

تبلیغ میں پریس اور میڈیا

سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے







ذاتی تجربات کی روشنی میں

سید شمشاد احمد ناصر

ادارہ الفضل آن لائن لندن

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

سید شمشاد احمد ناصر

مرتبہ

زاہد محمود

ادارہ الفضل آن لائن لندن



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

ادارہ الفضل آن لائن کی 48ویں کاوش



رابطہ کرنے کے لیے

ویب سائٹ: www.alfazlonline.org

ای میل ایڈریس: info@alfazlonline.org

editor@alfazlonline.org

فون نمبر: +44 7951 614020

+44 7376 159966

آن لائن ایڈیشن

دیباچہ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ادارہ الفضل آن لائن کو بالاقساط شائع ہونے والے مضامین اور آرٹیکلز کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اب تک 46 کتب منظر عام پر آکر قارئین سے قبولیت کی داد پارہی ہیں۔

عرصہ سواتین سال (19 دسمبر 2019ء-22 مارچ 2023ء) میں جس مضمون کی بالاقساط سب سے زیادہ اشاعت ہوئی وہ 83 اقساط میں شائع ہونے والا "تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے" مضمون ہے جو مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ امریکہ کے ذاتی تجربات پر مشتمل ہے۔ جس میں مکرم موصوف نے امریکہ، گھانا، سیرالیون اور دیگر مقامات پر قیام کے دوران اپنے بیتے واقعات کو تحریر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم مربی صاحب موصوف کو جہاں قلم کے استعمال کی طاقت سے نوازا ہے۔ وہاں علمی اور فکری استعدادوں سے بھی نواز رکھا ہے۔

موصوف کے ان تمام مضامین نے خوب داد حاصل کی بالخصوص دنیا بھر کے مربیان کرام کے لئے مشعل راہ ہیں۔ بعض مربیان جیسے مکرم مولانا عبدالستار خاں آف کمبوڈیا اور مکرم مبارک احمد منیر مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کے خطوط اس حوالہ سے روزنامہ الفضل آن لائن میں شائع ہوچکے ہیں۔

موصوف خاکسار سے جامعہ احمدیہ میں غالباً پانچ سال سینئر تھے۔ جامعہ میں آپ کو دیکھا بھالا۔ پھر سیرالیون میں ہم دونوں کو اکٹھا کام کرنے کا موقع ملا اور اب الفضل آن لائن میں اکٹھا کام کرنے کا موقع ملتا رہا۔ موصوف ماشاء اللہ محنتی اور دین کے لئے ہمہ وقت اپنے آپ کو مصروف رکھنے والی شخصیت ہیں۔ میں آپ کے اس مضمون کو مکمل طور پر نہ پڑھ سکا تاہم جتنا پڑھا زبان سے آپ کے لئے حبذا ہی نکلا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول

فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔ نیز دعا ہے کہ اس مضمون کو مربیان کے لئے راہ عمل کے طور پر بنادے۔ آمین

ان تمام مضامین کو یکجائی صورت میں کتابی شکل میں قارئین کے سامنے ادارہ الفضل آن لائن پیش کرنے جارہا ہے۔ یہ ادارہ کی 48ویں کاوش ہے جسے مکرم زاہد محمود نے تیار کیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الۡعَلِيمُ

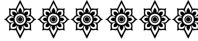
حنیف محمود

ایڈیٹر

روزنامہ الفضل آن لائن، لندن

21 مارچ 2023ء

انڈیکس



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط1

نوٹ: آج سے ایک بہت ہی اہم مضمون ’’تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے‘‘ بالاقساط شروع کیا جارہاہے جو ہر بدھ کو آیا کرے گا۔ یہ مائدہ ہمارے ایک دوست مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر آف امریکہ نے قارئین کے لئے تیار کیا ہے۔ اس مضمون سے نیٹ پر اخبار الفضل کی اہمیت بھی اجاگر ہو گی۔

مکرم مولانا موصوف نے اس مضمون کی کچھ اقساط حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھجوا کر جہاں دُعا کی درخواست کی وہاں رہنمائی بھی چاہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً مولانا موصوف کو تحریر فرمایا کہ:

’’ماشاء اللہ بڑی محنت سے اچھا مضمون لکھا ہے۔ اس کی باقی اقساط بھی تیار کریں اور پھر اگر آپ اسے اخبار میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو بے شک کرائیں۔‘‘

(ادارہ)

قرآن کریم کی سورۃ التکویر میں آخری زمانے کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اس سورۃ کی آیت نمبر10 کی تفسیر ’’ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ‘‘میں فرماتے ہیں کہ اس کے ایک معانی یہ ہیں کہ صحیفے پھیلائے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے

لئے مطابع نکل آئے ہیں۔ پھر ریل گاڑیاں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے شائع شدہ اخباریں اور کتابیں سارے جہاں میں پھیل جاتی ہیں۔

(سورۃ التکویر تفسیر کبیر جلد ہشتم نیا ایڈیشن صفحہ 224 نظارت اشاعت قادیان)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جوں جوں انسان سائنسی ایجادات میں ترقی کر رہا ہے اسی قدر پیغام حق کو دنیا کے مختلف قوموں، ملکوں اور انسانوں تک پہنچانا آسان سے آسان ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لئے مقدر تھا۔ اب ہمارا کام ہے کہ اس سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

میں ایک بالکل اناڑی قسم کا آدمی ہوں۔ مجھے جرنلزم سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے لیکن اس شعبہ میں دلچسپی ضرور ہے اور اس دلچسپی کی کئی وجوہات ہیں۔

ابھی خاکسار جامعہ میں ہی تھا۔ وہاں روزنامہ الفضل آتا تھا اور ایک سٹینڈ پر لائبریری کے بالکل سامنے برآمدے میں اسے لگا دیا جاتا تھا۔ طالب علم فرصت کے لمحات میں اس سٹینڈ پر جا کر مطالعہ الفضل کرتے تھے اور اس میں اکثر جامعہ احمدیہ کے طلباء کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ خاکسار تو ابھی ابتدائی کلاس میں تھا مگر صرف "جامعہ احمدیہ ربوہ" کا نام پڑھ کر دل میں جوش اٹھتا تھا کہ میں بھی تو جامعہ کا طالب علم ہوں پھر کیوں مضمون نہیں لکھتا۔ لیکن علم کی کمی ہمیشہ آڑے رہتی۔

جامعہ کی آخری کلاس غالباً درجہ رابعہ کے ایک طالب علم مکرم ملک رفیق صاحب مرحوم ہوتے تھے اُن کے مضامین اکثر شائع ہوتے تھے۔ جہلم کے رہنے والے تھے۔ اور پھر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے بھی۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم و مغفور تو فرمایا کرتے تھے کہ آپ تو سلطان القلم کے سپاہی ہیں، کوشش کریں۔ بس ان الفاظ نے ہمت اور ڈھارس بندھائی۔ مکرم ملک رفیق صاحب سے ایک دن یونہی سرسری بات ہوئی کہ آپ کے مضامین کثرت سے شائع ہوتے ہیں۔ آپ کیسے لکھتے ہیں؟ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے انڈیکس (ملفوظات، روحانی خزائن) دونوں کی طرف راہنمائی کی کہ جو مضمون لکھنا ہو تفسیر صغیر میں کافی عناوین ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے انڈیکس دیکھ لیں۔ آپ کو مطلوبہ حوالے مل جائیں گے۔

الحمدللہ کہ یہ نسخہ بہت کارگر ثابت ہوا۔ شروع شروع میں الفضل میں اور پھر خالد، مصباح اور تشحیذالاذہان میں بھی مضامین چھپتے رہے۔ اور ان رسائل میں مضامین چھپنے سے ڈھارس بندھی اور ہمت اور حوصلہ افزائی بھی ہوئی۔

پاکستان میں تو پریس کے ساتھ رابطہ رکھنے کی نہ ضرورت پیش آئی اور نہ ہی مواقع میسر آئے اور نہ ہی اس کا کوئی خاص تجربہ تھا۔

گھانا مغربی افریقہ میں

جب خاکسار کی ڈیوٹی گھانا میں لگی اور مئی 1978ء میں خاکسار گھانا آیا تو وہاں کے امیر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ ہیڈ کوارٹر اکرا میں کام کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار انہیں مشاہدہ کرتا کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ایک کام پریس، میڈیا، اخبارات، ریڈیو اور TV کے ساتھ رابطے کو مشاہدہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کارروائی کی اہم موقع کی خبر اخبار کے علاوہ TV اور ریڈیو پر بھی آتی تھی۔

یہ ایک خاص بات تھی جس کا خاکسار کی طبیعت پر اثر تھا۔ جب میری تقرری انہوں نے کوفوریڈوا (Koforidua) ایسٹرن ریجن میں کردی خاکسار نے بھی وہاں پہنچ کر اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

کوفوریڈوا ایسٹرن ریجن کا ہیڈ کوارٹر تھا یہاں اپنا مشن اور مسجد بھی نہ تھی بلکہ کرایہ کا گھر تھا جس میں مبلغ کی رہائش، پانچوں نمازیں، جمعہ اور مربی سلسلہ کا آفس نیز ریجن کے عہدے داروں کا کام کرنے کا ایک مشترکہ دفتر تھا۔

یہاں کے جنرل سیکرٹری صاحب سے خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا کہ ہم جو کام کریں اس کی اشاعت اخبار میں آنی چاہیئے اور کہا کہ یہاں کتنے اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کے نام بھی دیں۔ وہاں سے صرف ایک لوکل اخبار ہی شائع ہوتا تھا۔ خاکسار نے اس کے ایڈیٹر کا نام پوچھا اور انہیں دفتر جا کر ملا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ اس ملاقات کا بہت فائدہ ہوا۔ اس وقت بذریعہ فون کام نہیں ہوتا تھا بلکہ دفتر جا کر ملنا پڑتا تھا اور میرے خیال میں اب بھی یہی ذریعہ مؤثر ہے۔ میرے

نزدیک فون پر تو وہ نہ ملتے ہیں اور مصروفیت کے عذر سے آپ کو کہہ دیں گے کہ مشکل ہے۔ مگر آپ چلے جائیں۔ ملاقات ہو ہی جاتی ہے۔ میں نے اکثر اس بات کو آزمایا ہے۔ کوفوریڈوا کے چند واقعات اس وقت ذہن میں ہیں مثلاً:

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایسٹرن ریجنل منسٹر نے اپنے پیلس میں گھانا کے یوم آزادی کا دن منانا تھا۔ شہر کی بڑی بڑی اہم شخصیات کو مدعو کیا ہوا تھا یہ شام کا وقت تھا، خاکسار کو بھی بلایا ہوا تھا۔ خاکسار سب سے مل رہا تھا تو اس وقت خاکسار ریجنل منسٹر سے بھی ملا۔ اس سے مصافحہ ہو ہی رہا تھا تو اچانک اخبار کا فوٹو گرافر وہاں آگیا اور اس نے منسٹر صاحب اور خاکسار سے کہا کہ آپ اکٹھے کھڑے ہو جائیں تا کہ میں ایک فوٹو لے لوں۔ منسٹر صاحب کے ہاتھ میں شراب کا کپ تھا۔ جب فوٹو گرافر فوٹو لینے لگا تو منسٹر نے اسے کہا۔

Stop! Let me hide my cup Ahmadiyya does not like it.

یہ ایک واقعہ ہے جس کا نقش ذہن پر ابھی تک ہے کہ ابھی تصویر نہ لو میرے ہاتھ میں تو شراب کا کپ ہے اور میں اسے پہلے چھپالوں کیوں کہ احمدی اسے ناپسند کرتے ہیں۔

وہاں پر کوفوریڈوا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مواقع اکثر میسر آتے تھے اور بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بہت مواقع ملتے تھے۔ ان میں اکثر مواقع کی خبریں اخبارات میں شائع بھی ہوتیں۔ لیکن اس وقت اتنا شعور نہ تھا کہ ان کی کاپی بھی بنا کر رکھنی ہے۔ تبشیر کو تو بھجواتا تھا لیکن اپنے پاس کوئی اخبار کا تراشہ محفوظ نہیں ہے۔

وہاں پر جو خبریں شائع ہوتیں ان میں سے ایک تو یہ یاد ہے کہ ایک دفعہ خاکسار ریجنل جنرل سیکرٹری کے ساتھ وہاں کی کورٹ (عدلیہ) کے ہائی جج اور پھر فیڈرل جج کو ملنے گیا انہیں قرآن کریم کا تحفہ دیا۔ اس کی خبر مع تصویر شائع ہوئی تھی۔

پھر ایک موقع پر ہم نے وہاں کے قیدیوں کو تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ قید خانہ کے سپرنٹنڈنٹ اور وہاں حفاظت پر متعین عملہ کے ساتھ تصاویر اور خبر اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ کیونکہ قیدیوں کے لئے ہم نے جماعت کی طرف سے قرآن کریم تحفہ دیئے تھے جو گھانا میں ہی شائع ہوئے تھے۔

اسی طرح ریجن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی خبر وغیرہ شائع ہونے کے بارے میں خبر بنا کر دی تو انہوں نے شائع کی۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب بھی خبر دی گئی خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبار نے شائع کی۔ ریڈیو اور TV پر وہاں کوئی خبر نہیں آئی۔

سیر الیون میں

اس کے بعد خاکسار کا تبادلہ سیر الیون ہوا اور یہ 1982ء کی بات ہے۔ وہاں بھی اخبار کے ساتھ رابطہ مشکل تھا۔ خاکسار کی تعیناتی مگبور کا شہر میں ہوئی تھی۔ ایک تو یہاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا تھا دوسرے رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ خاکسار جماعتی خبروں کو البتہ خود شائع کرتا اور جماعتوں میں دے دیتا تھا۔

مثلاً میرے حلقہ میں مگبور کا، مکینی، کبالہ، ماٹاٹو کا بیلے، مکالی، منگبی، صفادو کا علاقہ تھا۔

کبالہ میں بھی ہمارا اسیکنڈری سکول تھا۔ منگبی میں بھی، منگبی میں نصرت جہاں کے تحت مکرم محمد دین صاحب ٹیچر ہوتے تھے اور مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب ہسپتال کے انچارج۔ کبالہ میں مکرم مبشر پال صاحب پرنسپل تھے۔

خاکسار نے اپنے علاقہ میں جو کام کیا ہوتا اور جس جس نے کیا ہوتا تھا، مکرم محمد دین صاحب اور مکرم ڈاکٹر ساجد صاحب اور مکرم مبشر پال صاحب سے بیٹھ کر انہیں DICTATE کراتا۔ پھر ان کے سکولوں میں سے ہر ماہ وہ بلٹن شائع کرتے اور جماعت کے سب افراد کو پہنچاتے۔ جن میں لوکل جماعتی خبروں کے علاوہ الفضل سے آمدہ خبریں بھی شامل ہوتی تھیں۔

غالباً 1984ء یا 1985ء کے شروع میں ہم نے مکینی میں سکول قائم کیا اور اس کے پرنسپل مکرم مبارک طاہر صاحب تھے۔ مکرم مبارک طاہر صاحب نے بھی اس سلسلہ میں کافی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ آمین

خاکسار 1987ء میں جب امریکہ آیا۔ تو مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے اپنے گھر کھانے پر بلایا۔ اور پھر اخبارات کی کچھ فائلیں دکھائیں کہ گھانا میں اور امریکہ میں کام کے دوران انہوں نے جو کام کیا اس کی خبریں وہاں کے اخبارات میں شائع ہوتی تھیں۔ خاکسار اس کام سے بے حد متاثر ہوا۔ ایک CLIP پر انہوں نے بتایا کہ جب گھانا میں میری یہ تصویر اخبار میں شائع ہوئی تو انہوں نے اپنی رپورٹ کے ساتھ وہ تصویر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ربوہ میں بھیجی تو کہنے لگے کہ حضورؒ نے میرے والد صاحب کو دفتر بلایا اور وہ تصویر دکھائی کہ دیکھو! کلیم صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے کس قدر اچھا کام کر رہے ہیں اب ان کی تصاویر وہاں کے بشپ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ اس بات نے بھی مجھے بہت متاثر کیا اور خاکسار نے سوچا کہ میں بھی ان شاء اللہ امریکہ میں پریس کے ساتھ رابطہ کروں گا اور جماعتی خبریں دیا کروں گا۔ اور اس کی کاپی بھی محفوظ رکھوں گا۔

امریکہ میں پریس سے رابطہ

اب یہاں سے اس عزم کا آغاز ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ 34 سالوں میں پریس کے ساتھ رابطے کی میرے پاس 98 فیصد کلپس موجود ہیں۔ ہر ایک کی کاپی اپنی ماہانہ رپورٹس کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وکالت تبشیر لندن اور ایک کاپی ہیڈ کوارٹر میں بھیجتا ہوں۔

ان اخبارات میں سے کچھ کے بارے میں یہاں ذکر کرنا مناسب خیال کروں گا۔ اس سے قبل یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ پریس میں رابطہ کرنے سے قبل اس کام میں آپ کی ذاتی دلچسپی ہونا ضروری ہے۔ جب تک آپ خود دلچسپی نہ لیں گے یہ کام نہیں ہو گا۔ ویسے تو ہر کام جس کو آپ احسن رنگ

میں کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے دلچسپی کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن پریس اور میڈیا سے رابطے کرنے میں یہ ازبس ضروری ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ جس شہر میں آپ رہتے ہیں وہاں کے اخبارات کے نام، ایڈیٹرز اور ان کا فون، فیکس نمبرز بھی آپ کے پاس ہونے ضروری ہیں۔ اب تو گوگل کریں تو آپ کو سب کچھ پتہ چل جائے گا۔

ایک اور بات یہ بھی ضروری ہے کہ اُن سے دفتر میں جا کر ملیں۔ دو ایک دفعہ انکار ہو گا مصروفیت کا کہا جائے گا مگر آپ بھی اُن کا پیچھا نہ چھوڑیں جب تک ملاقات نہ ہو جائے۔ کیونکہ ملاقات کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

گذشتہ رمضان کا ذکر ہے کہ یہاں اور مکہ کے نیشنل سیکرٹری امور خارجہ صاحب نے رمضان میں پریس ریلیز نکالا۔ میرے علاقہ ڈیٹرائیٹ کے ایک اہم ریڈیو سٹیشن نے وہ دیکھ لیا اور فوری نیشنل سیکرٹری سے رابطہ کیا کہ ہمیں ڈیٹرائیٹ میں بتائیں کہ آپ کا نمائندہ کون ہے؟ انہوں نے فوراً مجھے اُن کا نمبر دیا۔ میں نے کال کی۔ وہ خاتون تھیں اور ہیڈ تھیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی خبروں کے۔ کہنے لگیں کہ میں فون پر فلاں وقت آپ سے بات کروں گی اور انٹرویو لوں گی۔ اور یہ سب وہ ای میل کے ذریعہ کہہ رہی تھیں۔ میں نے انہیں ای میل کی کہ میں آپ کے ریڈیو سٹیشن پر آکر انٹرویو دینا چاہتا ہوں۔ کہنے لگیں کہ نہیں! فون پر ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں میں آنا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ دوبارہ کہنے لگیں کہ آپ دور سے آئیں گے اور ہم بھی بہت مصروف ہیں۔ میں نے کہا کوئی نہیں آپ اس کی فکر نہ کریں۔ آنا تو میں نے ہے اور آپ کا وقت اتنا ہی لگے گا جتنا آپ فون پر صرف کریں گی۔ خیر! 3، 4 ای میلوں کے بعد وہ مان گئیں۔ خاکسار نے اپنے ساتھ تین کتب قرآن شریف، لائف آف محمد ﷺ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے بارے میں خطبات کا مجموعہ لیا اور عین وقت مقررہ پر اُن کے سٹیشن چلا گیا۔ خاکسار نے اندر کارڈ بھجوایا۔ تو وہ خود مجھے Welcome کرنے اور لینے آئیں۔ انٹرویو ختم ہوا جو کہ انہوں نے شام کی خبروں میں دیا۔ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگیں کہ چلو میں تمہیں اپنے سٹیشن کا وزٹ کراتی ہوں۔ چنانچہ وہ ہر ایک کمرے میں لے کر گئیں اور سارا

کام دکھایا۔ انہوں نے لائبریری بھی دکھائی۔ میں نے جھٹ سے جو کتب ساتھ لے کر گیا تھا انہیں لائبریری کے لئے تحفۃً دے دیں جس پر انہوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے اب تک روابط ہیں۔ یہ صرف جا کر ملنے سے بات بنتی ہے۔ پھر ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ جب آپ پریس، ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی والوں سے ملیں تو اُن کو اپنا تعارف جماعت کے حوالہ سے کرائیں۔ اپنا بزنس کارڈ دیں اور بتائیں کہ آپ کو جب بھی اسلام کے بارے میں کوئی بات کہنی یا پوچھنی ہو تو مجھے کال کریں۔ پھر خواہ آپ کے پاس خبر ہو یا نہ ہو، اُن سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ یہاں تک کہ جوں ہی کوئی بات ہو اُن کے ذہن میں سب سے پہلے آپ آئیں اور اُن کے میز پر آپ کا کارڈ پڑا ہو۔ بے شک کبھی کبھی ان سے فون کر کے انہیں آپ لنچ یا ڈنر پر بھی لے جائیں۔ ان سب باتوں کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

جیسا کہ خاکسار نے بتایا ہے کہ امریکہ آکر مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سے ملاقات پر جب اُن کے جماعتی خبروں کی تفصیل کے کلپس دیکھے تو اس نے بھی مجھے متاثر کیا۔ یہاں امریکہ میں میرا سب سے پہلا سٹیشن ڈیٹن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیٹن میں کام کا آغاز کیا اور پریس سے رابطہ کرنے کی مہم چلائی۔ یہاں پر مکرم عبدالشکور صاحب جو ہمارے امریکن بھائی ہیں، انہوں نے بھی اس سلسلہ میں مدد کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جو مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہماری سب سے پہلی خبر یا اعلان جو ڈیلی ڈیٹن نیوز، اخبار کے صفحہ A-4 پر 9/جولائی 1988ء کو شائع ہوئی وہ Islamic عنوان کے تحت تھی۔ اس میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ ڈیٹن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبہ جمعہ کی ایک آڈیو کیسٹ Play کرے گی جس میں جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا نے پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کو مباہلہ کی دعوت دی ہے اور بعد میں سوال وجواب ہوں گے جو سید شمشاد احمد ناصر مڈویسٹ ریجن کے مشنری دیں گے۔ میرے Clipping کے فولڈر میں یہی پہلی خبر لگی ہوئی ہے۔

اس کے بعد 27/ اگست ہفتہ 1988ء کے اخبار صفحہ C-7 پر اس عنوان سے خبر لگی ہے کہ "Zia's Death seen as sign from Allah" جس میں جماعت احمدیہ ڈیٹن کے لیڈرز کی طرف سے یہ سٹیٹمنٹ ایشو کی گئی ہے کہ ضیاء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا نے مباہلہ کی دعوت دی تھی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا ہے۔

ڈیٹن ڈیلی نیوز کے علاوہ پٹس برگ کے اخبار New Pittsburgh Courier نے بھی 14/ستمبر 1988ء کو اپنے اخبار میں یہ ہیڈ لائن کے ساتھ خبر دی کہ

Muslim Sect believes special prayer caused Zia's plane crash.

اس اخبار نے خاکسار کا انٹرویو لیا تھا جس میں اس نے انٹرویو کے حصے شائع کئے۔

اس کے علاوہ ڈیٹن کا ایک اور اخبار جس کا نام The New Dayton Defender ہے نے اپنی 29/ستمبر تا 13/اکتوبر 1988ء کی اشاعت میں ایک مضمون دیا جس کا عنوان یہ تھا:

Present Day Pharaoh Perishes Great is Mirza Tahir Ahmad

اس مضمون میں جماعت کے بارے میں مختصر اً تعارف اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بیان اور حضورؒ کی تصویر شامل اشاعت ہے۔

خاکسار نے جب اس اخبار کی کٹنگ اپنی رپورٹ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ارسال کی تو حضور نے اس اخبار کی مزید کاپیاں مجھ سے منگوائیں۔

ان خبروں کے علاوہ یہاں کے اخبارات اور TV میں ہماری دیگر لوکل مقامی خبریں بھی شائع ہوتی رہیں۔

مثلاً ایک خبر یہ کہ Prophet Muhammad's Birthday Celebrated at Ahmadiyya Mosque۔ یہ خبر ڈیٹن ڈیفنڈر کی 21/نومبر تا 8/دسمبر کی اشاعت میں ہے۔ جس میں ناموں کے ساتھ پروگرام کی تفصیل بھی درج ہے۔

اس کے علاوہ رمضان، عید الفطر، عید الاضحیہ، خلافت ڈے کی خبریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

خاکسار نے ڈیٹن کے علاوہ بھی اپنی دیگر جماعتوں کا پریس اور میڈیا سے رابطہ رکھا۔ مثلاً کولمبس اوہایو کے اخبار دی کولمبس ڈسپیچ کی 15/اکتوبر 1988ء کی اشاعت صفحہ A-9 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ انہوں نے یہ خبر دی کہ

Moslem Sect Looks to Boost Its Rank

اس خبر کے رپورٹر Debra Mason ہیں۔ اس خبر میں خاکسار کا جماعت کے بارے میں انٹرویو ہے۔

ڈیٹن ڈیفنڈر کی 2/فروری تا 16/فروری 1989ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون ''عالمگیر جماعت احمدیہ'' کے عنوان پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

1989ء کا سال جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعتی مساعی اور صد سالہ جوبلی کی خبریں بھی اخبارات اور TV کی زینت بنیں۔

چنانچہ اس علاقہ کے ایک اور شہر Murfreesboro کے اخبار دی ڈیلی نیوز جرنل کے صفحہ 6 پر 17/مارچ 1989ء کی اشاعت میں جماعت کے بارے میں تعارف اور سارے سال پر محیط پروگرامز کے بارے میں مختصر معلومات نیز جماعت کی ترقی کا نقشہ دیا گیا ہے۔

صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے ہماری خبریں بھی یہاں کے سب سے بڑے اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز نے دل کھول کر دیں۔ یہ یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ مثلاً اس نے آدھے صفحہ سے زائد پر خاکسار کی تصویر مسجد فضل ڈیٹن کی تصویر جب کہ خاکسار ہاتھ میں قرآن کریم پکڑے ہوئے مسجد سے نکلتے ہوئے دی۔ مسجد کے باہر پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مسجد کا نام مسجد فضل عمر لکھا ہوا صاف نظر آ رہا ہے۔ بدبخت سلمان رشدی بھی خبروں میں آ رہا تھا اس کے متعلق بھی اس اشاعت میں خاکسار کا انٹرویو ہے۔

اسی اخبار نے اپنے 15/مارچ 1989ء کی اشاعت میں خاکسار کا انٹرویو شائع کیا جس میں اسلام کے بارے میں تعارف تھا۔ اس نے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے کی خاکسار کی تصویر بھی اشاعت میں شامل کی۔

اسی طرح 20/مارچ 1989ء کی اشاعت میں ڈیٹن ڈیلی نیوز صفحہ A-3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ یہ بڑی ہیڈ لائن کے ساتھ خبر دی:۔

Ahmadiyya Muslim To Celebrate Centenary

یہ خبر اور انٹرویو ڈیوڈ کیپل نے لیا اور خبر دی۔

انہی خبروں کو اخبار نے 19/اپریل 1989ء کی اشاعت 23-11 پر دہرایا اور پورے صفحہ کی خبر دی۔

جماعت کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا اہم حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جوبلی کے موقع پر پیغام بھی تھا چنانچہ نیو ڈیٹن ڈیفینڈر کی 27/اپریل کی اشاعت صفحہ 6 پر حضورؒ کا مکمل پیغام حضور کی 3 تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔

اسی طرح اس اخبار کی ایک اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ گیمبین ویسٹ افریقہ کے ہیڈ آف دی سٹیٹ His Excellency Daood Jawara کے ساتھ تصویر اور خبر کی سرخی یہ ہے۔

Service To Humanity – Keynote of Ahmadiyya Muslim Centenary

ڈیٹن ڈیفینڈر کی 24/مئی کی اشاعت میں صفحہ 12 پر سہ سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی ہے:۔

OHIO GOVERNOR PRESENTED WITH THE HOLY QURAN

گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر دونوں نے ڈیٹن کا دورہ کیا۔ جب خاکسار کو اس کی اطلاع ملی تو خاکسار نے سیاسی عمائدین سے رابطہ کیا۔ اور کہا کہ اس موقعہ پر خاکسار کو 3-4 منٹ بولنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے خاکسار کی بات مان لی۔ اور گورنر اور نائب گورنر کی تقریر کے فوراً بعد مجھے موقع دیا گیا۔ خاکسار نے گورنر اور سیاسی عمائدین کے اس موقعہ پر شکریہ ادا کیا۔ اور دونوں کو قرآن کریم مع

انگلش ترجمہ کے پیش کیا۔ خاکسار کے ساتھ ڈیٹن جماعت کے ایک مخلص برادر بشیر احمد صاحب بھی ہیں۔ ہر دو کی قرآن دیتے ہوئے تصاویر بھی اس اخبار نے شائع کیں۔ خاکسار نے جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے بارے میں بھی اپنی تقریر میں بتایا۔

اس کے بعد گورنر کی طرف سے خاکسار کو قرآن کریم دینے پر شکریہ کا خط بھی موصول ہوا۔

19/ مئی 1990ء کو ڈیٹن ڈیلی نیوز کی اشاعت میں ہماری ''ریجنل خلافت ڈے'' کی خبر شائع ہوئی۔ اور اخبار نے سب سے اوپر سورہ نور کی آیت استخلاف کا ترجمہ لکھا پھر ریجنل خلافت ڈے کے بارے میں لکھا کہ احمدی مسلم ڈیٹرائیٹ، کلیولینڈ، پٹس برگ، کولمبس اور ایتھنز اوہایو کے احمدی احباب خلافت ڈے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ اور خاکسار کا بیان شائع کیا۔

نیوز سن-سپرنگ فیلڈ نے اپنی اشاعت 24/ جون 1990ء میں ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر دی۔ جو ڈیٹرائیٹ کی ایک یونیورسٹی میں ہونا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کی خبر ڈیٹن ڈیلی نیوز نے بھی 23/ جون 1990ء C-5 کی اشاعت میں دی۔ یہی خبر علاقہ کے ایک اور شہر XENIA کے اخبار ڈیلی گزٹ نے اپنی اشاعت 27/ جون 1990ء صفحہ 5 پر دی۔

یہاں ڈیٹن کے ساتھ ایک اور شہر FAIRBORN ہے یہاں کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے 27/ جون 1990ء کے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ آدھے صفحہ سے زائد پر یہ جلسہ کی خبر دی۔ اس میں زیادہ تر جماعت کے بارے میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ معلومات دی گئی تھیں اور جلسہ سالانہ کے بارے میں خاکسار نے جو مقصد تھا وہ بیان کیا تھا۔

ڈیٹن میں قیام کے دوران جو کہ 1987ء دسمبر سے 1992ء تک کا عرصہ ہے، میں خاص طور پر جماعتی خبروں کے علاوہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اہم اور تاریخی پروگرامز ہوئے جن میں جماعت کا صد سالہ جوبلی پروگرام اول نمبر پر تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جنرل ضیاء کو مباہلہ کے چیلنج

کے نتیجہ میں جنرل ضیاء کی ہلاکت اور دیگر سالانہ تقریبات ہیں جن میں سیرت النبیؐ کا جلسہ، خلافت ڈے، رمضان اور عید وغیرہ شامل رہے۔

اس کے علاوہ ان سالوں میں ایک اور اہم بات گلف میں جنگ بھی تھی۔ خاکسار ان دنوں میں بھی یہاں ڈیٹن میں ہی مقیم تھا۔ خاکسار کو گلف میں جنگ کی وجہ سے جماعت کا مؤقف کھول کر وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق ملی نہ صرف ڈیٹن میں بلکہ اردگرد کے تمام شہروں میں۔ اور تمام اخبارات سے رابطہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی راہنمائی میں ہر چیز مل رہی تھی اور وضاحت کے ساتھ مل رہی تھی۔ حضورؒ کے خطبات ہی اصل میں سب کچھ سمیٹے ہوتے تھے اس کے علاوہ بھی حضور کی ہدایات مل رہی تھیں۔ اس جنگ کا سب سے بڑا فائدہ تو اسرائیل کو ہونا تھا۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز کے 25/اگست 1990ء کی ایک خبر شائع ہوتی ہے جس میں خاکسار کا ایک انٹرویو ہے اس کی ہیڈ لائن یہ ہے:

Western Role in Mideast Crisis Violates "Koran" Muslim Says.

اس خبر کے سٹاف رائٹر کا نام Edwina Blackwell Clark ہے۔ خاکسار کے انٹرویو میں (1/4 صفحہ کی پھیلی ہوئی خبر ہے) انہوں نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے لیڈر رز ظفر (برادر مظفر نائب امیر مراد ہیں) اور مشنری مڈویسٹ ریجن سید شمشاد احمد ناصر نے بتایا ہے کہ عراق پر کویت کا حملہ درست نہیں تھا۔ ویسٹرن ممالک اور امریکہ کا بیچ میں کودنے سے پہلے مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ آپس میں مل کر اس مسئلہ کا حل نکالتے۔ جو کہ نہیں کیا گیا اور یہ واضح طور پر قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کا ہے اور انہیں خود اس کا حل نکالنا چاہیئے۔

ڈیٹرائیٹ کے اخبار The Detroit News نے اپنی 11/ستمبر 1990ء کی اشاعت میں صفحہ 6، ڈیٹرائیٹ نیوز سٹاف رائٹر Don Tschirhast نے لکھا۔ جماعت احمدیہ کے روحانی عالمگیر پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ عراق کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر کویت پر کیا گیا قبضہ ختم کرے اور اپنے اختلافات کو ثالثوں کے سپرد کرے جو کہ دوسرے مسلمان ممالک ہوں (یعنی قرآنی حکم

کے مطابق اپنا معاملہ دوسرے مسلمان ممالک کے سپرد کرے جو ثالثی کا کام کریں) سٹاف رائٹر نے لکھا کہ ڈیٹن کے ریجنل مشنری شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ ان اختلافات کا حل اسلامی تعلیمات میں پہلے سے ہے۔ اُن پر عمل کرنے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور اس وقت یہ مسئلہ صرف عرب دنیا ہی کا نہیں بلکہ اس کی لپیٹ میں ساری دنیا آسکتی ہے۔ اس وقت غیر مسلم دنیا سے مدد مانگنا مسئلہ کو اور زیادہ خراب کر دے گا اور یہ اسلامی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔ احمد نے جو کہ لندن میں رہتے ہیں (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہیں) اور 125 ممالک میں رہنے والے کروڑوں احمدیوں کے لیڈر ہیں انہوں نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ عراق فوری طور پر کویت کو خالی کرے۔ اور دیگر مسلم ممالک ثالثی کا کردار ادا کریں جو کہ عین اسلامی تعلیمات قرآن کریم کے مطابق ہے۔ اسی طرح آپ نے کہا کہ مغربی طاقتیں خوراک اور ادویات بھی عراق میں پہنچانے میں مدد کریں۔ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ بہت بد قسمتی ہے کہ ایک مسلم عرب ملک نے دوسرے عرب مسلم ملک پر قبضہ کر لیا ہے۔

اسی طرح کلیولینڈ میں ہماری پرانی جماعت ہے جس کے صدر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب تھے اور اس وقت وہ نائب امیر امریکہ کے طور پر بھی خدمات بجا لا رہے ہیں اُن کی جماعت کا خاکسار نے دورہ کیا۔ وہاں کے اخبار Bedford Times Register نے 13 ر ستمبر کی اشاعت صفحہ 5 پر یہ خبر تھی:

A World Muslim Leader Suggests Solution to the Persian Gulf Crisis

اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے ہدایات پر مشتمل پریس ریلیز کو شائع کیا گیا جس میں حضور نے قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیات 10-11 سے اس مسئلہ کا حل مسلمان ممالک کو بتایا اور راہنمائی فرمائی اور اس کے ساتھ درج ذیل نقاط بھی بیان فرمائے کہ:

(1) عراق فوری طور پر کویت کا قبضہ ختم کرے۔

(2) عراق دوسرے مسلمان ممالک کی ثالثی کو تسلیم کرے۔

(3) عراق اور کویت میں جتنے بھی غیر ملکی پھنسے ہوئے ہیں اُن کو جانے کی اجازت دے۔

(4) اگر یہ بات نہ بھی مانے پھر بھی ادویات اور خوراک کا عراق میں جانا بند نہ کیا جائے۔

(5) اسی طرح سعودی عرب سے تمام غیر ملکی افواج کا انخلاء ہونا چاہیئے سوائے مسلم ممالک کی فوج کے۔

(6) عدل و انصاف سے پورا پورا کام لیا جائے۔ دشمن اور دوست سب کے ساتھ انصاف سے کام لیا جانا چاہیئے۔

مرزا طاہر احمد نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کا ویسٹ بنک پر ظالمانہ قبضہ بھی ایسا ہی ہے جیسا عراق کا کویت پر۔ کسی کو بھی ہوسٹیج نہیں بنانا چاہیئے یہ ظالمانہ فعل ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اسی طرح فیئر بورن ڈیلی ہیرلڈ اپنی 15/ستمبر 1990ء صفحہ 6 پر یہ خبر دیتا ہے کہ

Muslim Leader Suggest Solution to Gulf Crisis

اخبار لکھتا ہے کہ ڈیٹن کے مبلغ شمشاد احمد ناصر جو کہ اس ہمارے اخبار کے لئے بہت زیادہ وزٹ کرتا ہے (خاکسار ان کے دفتر میں خبریں اور پریس ریلیز دینے کے لئے بار بار جاتا تھا) چاہتے ہیں کہ ہمارے امریکن قارئین کو یہ پتہ لگے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ گلف کرائسس ہم سب کے لئے ایک بہت پریشان کن مسئلہ ہے۔ کیونکہ دو مدینہ کے مقدس مقامات پر اُن فوجیوں کا قبضہ ہو رہا ہے جس سے ان مقدس مقامات کے احترام و تقدیس کو بڑا چیلنج ہے۔

حضرت مرزا نے کہا کہ تمام مسلمان ممالک آپس میں اتحاد کریں اور اپنے مسائل کا حل خود نکالیں اسلامی تعلیمات کے مطابق۔ چنانچہ اخبار نے پوری پریس ریلیز شائع کی ہے۔

اسی طرح علاقہ کے ایک اور اخبار Troy Daily کی 26/ستمبر 1990ء کی اشاعت صفحہ 5 پر Julie Shaw سٹاف رائٹر نے خاکسار کا ایک انٹرویو مع تصویر کے شائع کیا۔ یہ قریباً 1/4 صفحہ پر محیط ہے۔ اور اس انٹرویو کا عنوان یہ ہے:

Solution?

اس میں خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایت کو بیان کیا ہے۔

اس کے ساتھ پھر کلیولینڈ کے اخبار 20/ستمبر 1990ء بیڈفورڈ ٹائمز رجسٹر میں بھی ان باتوں کو بار بار دہرایا گیا تا کہ ہر علاقہ کے امریکن عوام کو پتہ چلے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا کا گلف کرائسس کے بارے میں کیا مؤقف ہے اور جنگ کے جو بادل چھا رہے تھے انہیں کس طرح ٹالا جائے۔

اسی طرح فیئر بورن ڈیلی ہیرلڈ کی اشاعت 20/ستمبر 1990ء پر خاکسار کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں ان امور کو دہرایا گیا ہے تا کہ جماعت کی آواز گلف کرائسس کے بارے میں ہر جگہ پہنچ جائے۔

کلیولینڈ کے ایک اور بڑے اخبار "دی پلین ڈیلر" نے 19/ستمبر 1990ء کی اشاعت میں صفحہ A14 پر یہ خبر دی:۔

Small Sect Calls for Iraq Pull Out

اس اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے گلف کرائسس کے مسئلہ کا حل لکھا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اسلامی تعلیم کے بارے میں بیان کی۔

اسی اخبار نے اپنی 12/ستمبر 1990ء کی اشاعت میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے:

Peace For Believer

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے اپنے اس مضمون میں سب کو قرآنی تعلیمات کے مطابق موجودہ مسائل کے حل کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 ستمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط2

علاقہ کے ایک اور اخبار The Xenia Daily Gazette نے اپنی اشاعت 6/ اکتوبر 1991ء صفحہ 5 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے آمدہ ہدایات اور گلف کرائسس کا حل شائع کی ہیں۔
اسی طرح ڈیٹن کے نواحی علاقہ میں ایک اخبار The Kettering-Ookwood Times نے 10/ اکتوبر 1990ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کو خط کی صورت میں شائع کیا ہے جو کہ مربی صاحب کی طرف سے ہے۔
ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 9/ اکتوبر 1990ء کی اشاعت کے A 7- پر مربی صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے:

An Islamic Solution To The Middle East Crisis

اس خط میں بھی مربی صاحب نے حضور رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اسلامی تعلیمات بیان کیں۔
انہی دنوں سعودیہ حکومت نے اپنے ایک اعلامیہ میں کہا کہ انہوں نے سعودی عرب میں عورتوں پر گاڑی چلانے کی پابندی عائد کی ہے۔
مربی صاحب نے یہ خبر بی بی سی پر سنی تو فوری طور پر ڈیٹن کے علاقہ میں اخبارات اور TV میں اپنا بیان دیا کہ اسلام اس قسم کی کوئی تعلیم نہیں دیتا۔ چونکہ یہ اعلان سعودی حکومت کی طرف سے ہے اس لئے یورپ اور دیگر ممالک یہ خیال کریں گے کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام عورت کو اس حق سے محروم نہیں کرتا۔ بعض صورتیں ایسی آسکتی ہیں کہ ناگزیز حالات کی وجہ سے عورت کو گاڑی چلانی پڑ جاتی ہے تو وہ چلا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مربی صاحب کا یہ

بیان TV اور اخبارات میں شائع ہوا۔ چنانچہ ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 16/نومبر 1990ء کی اشاعت صفحہ 5 A- پر بڑی جلی حروف میں اس عنوان کے تحت خبر شائع ہوئی جس میں خاکسار کا انٹرویو بھی تھا۔ خبر کا حوالہ کہ سعودی عرب میں عورتوں پر گاڑی چلانے کی پابندی ہوتی ہے لاس اینجلس ٹائمز کا حوالہ سے تھی اور سٹاف رائٹر Edwina Black Well Clark نے یہ خبر بنائی۔

ڈیٹن کے ساتھ ایک اور بڑے اخبار ”سنسناٹی پوسٹ“ نے اپنی 25/دسمبر جو کہ کرسمس کا ایڈیشن تھا میں ”کارمن کارٹر“ پوسٹ سٹاف رائٹر نے خاکسار کا انٹرویو اسلامی تعلیمات کے بارے میں شائع کیا جس میں بتایا کہ اسلام کے بارے میں بہت ساری غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً جہاد کا نظریہ اور حضرت عیسیٰ کی حیات و وفات کے بارے میں اور کرسمس کے تہوار کو منانے کے بارے میں مربی صاحب کی گذارشات کو شائع کیا گیا۔ یہ نصف صفحہ سے زائد پر ہے۔ اور ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 7/دسمبر 1990ء میں صفحہ A8- پر ہماری خبر ہے کہ لوکل مسلم لیڈر کہتا ہے کہ امریکہ کو گلف سے نکل جانا چاہیئے۔ یہ اس کا کام نہیں ہے۔ مسلمان مل کر اس مسئلے کا حل نکالیں۔ مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔

ہیوبرہائٹس کوریر: ایک اور علاقہ کے اخبار نے اپنی اشاعت 16/جنوری 1991ء میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے کہ لوکل مسلم کمیونٹی مڈل ایسٹ کے بارہ میں بہت زیادہ تشویش رکھتی ہے اور مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے کہ حالات کی خرابی میں زیادہ بڑا ہاتھ اسرائیل کا ہے اور اسرائیل کو ہی اس کا فائدہ ہوگا اس لئے مسلم ممالک خود مل کر اسلامی طور پر اس کا حل نکالیں۔

فیئربورن ڈیلی ہیرلڈ نے 14/جنوری 1991ء کی اشاعت میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع کیا کہ جس میں مربی صاحب نے بتایا کہ اسلام Aggression کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی زمین یا ملک یا علاقے پر جابرانہ قبضہ کیا جائے۔ اور یہ کہ مسلم ممالک خود مل کر مڈل ایسٹ میں امن قائم کریں اور غیر ملکی فوجوں کا یہاں سے انخلاء ہونا چاہیئے۔

کلیولینڈ کے لوکل اخبار نے بھی مربی صاحب کا یہی انٹرویو شائع کیا۔ جو بیڈفورڈ ٹائمز کی 3/ جنوری 1991ء کی اشاعت میں ہے۔

پنسلوینیا کے اخبار ''یارک ڈسپیچ'' نے اپنی 23/ جنوری 1991ء کی اشاعت میں اس عنوان سے ایک خبر دی کہ ''یارک پولیس مسلمانوں کی مسجد کی حفاظت کرے گی۔'' اس خبر میں مربی صاحب کے اس شہر یعنی یارک میں وزٹ کرنے، خطبہ جمعہ کے اس بیان کو خبر کا حصہ بنایا کہ ''احمدیہ مسلم مشنری نے مسجد یارک کا وزٹ کیا ہے اور اپنے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ عراق اور کویت اور جو کچھ وہاں ہو رہا ہے اس کو ''ہولی وار'' نہیں سمجھتی۔ یہ جنگ اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف اور برعکس ہے۔ اسلام کا تو مطلب ہی ''امن'' ہے اس کا مطلب نہیں کہ ''قبرستان میں امن ہوگا۔''

اس خبر کی وجہ یہ بنی کہ بعض شرپسند عیسائیوں میں ملک کے اندر مڈل ایسٹ میں حالات کی خرابی کی وجہ سے مساجد کو گرانے یا اُن پر حملہ کی خبر گردش کر رہی تھی۔ اس خبر میں ایک اور احمدی برادر سلیم مہیمن کا بیان بھی شامل ہے۔

یارک ڈیلی ریکارڈ

یارک ڈیلی ریکارڈ بھی پنسلوینیا کے شہر کا ایک بڑا اخبار ہے اس کی 19 جنوری 1991ء کی اشاعت صفحہ A 10 پر ہماری اچھی بھلی خبر شائع ہوئی تصویر کے ساتھ جس میں جماعت کے لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے ہیں۔

اس کی ہیڈ لائن یہ ہے کہ ''Local Muslims praying for peace'' یعنی لوکل مسلمان امن کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اخبار نے گلف کے حوالہ سے خبر دی اور مربی صاحب کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیا کہ ہمیں امن قائم کرنا چاہئے اور یہی اسلام کی تعلیم بھی ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اگر ہم نے فتح پانی ہے تو ہمیں یہ فتح محبت کے ساتھ حاصل کرنی چاہئے نہ کہ جنگ کرنے سے۔ اس وقت خالد خان صاحب یہاں کے صدر جماعت تھے ان کا بیان اور

برادر سلیم مہیمن صاحب کا بیان بھی اس خبر میں شامل ہے۔ تصویر میں ناموں کے ساتھ اخبار نے یہ لکھا کہ آج کا پیغام یہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''

یو ایس اے ٹوڈے(USA Today)

یہ امریکہ کا انٹرنیشنل اخبار ہے بہت اشاعت ہے اس کی اور باہر کے ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ گلف کرائسس کے ابتدائی دنوں ہی میں ایک دن مربی صاحب نے شام کے وقت خبر پڑھی کہ اس اخبار نے لوگوں سے جنگ کے بارے میں رائے لی ہے اور جو بھی رائے دے گا اسے شائع کیا جائے گا۔ مربی صاحب ان دنوں کچھ عرصہ کے لئے واشنگٹن مسجد فضل میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ مربی صاحب نے اسی وقت شام کو ہی اخبار والوں سے رابطہ کیا اور اپنا پیغام ریکارڈ کروادیا۔ یہ جیسا کہ میں نے کہا ہے امریکہ کا لیڈنگ اخبار ہے چنانچہ اخبار نے اپنی 11 جنوری 1991ء کی اشاعت کے صفحہ 13 A پر سب سے اوپر مربی صاحب کا بیان شائع کیا اور دوسروں کے بیانات بعد میں نیچے۔ مربی صاحب نے دراصل ایک حدیث نبوی ﷺ بیان کر کے بتایا اور وہ یہ تھا کہ امریکہ سپر پاور ہے اسے باقیوں کی نسبت زیادہ صبر اور تحمل دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے اصل بہادری غصہ کو کنٹرول کرنا ہے۔ اگر اس وقت صبر کا مظاہرہ کیا جائے تو امن ہونے کے زیادہ امکانات ہیں۔ (شمشاد ناصر واشنگٹن ڈی سی)

مربی صاحب کے بیان کے نیچے ایک اور امریکن کا بیان تھا کہ ہمیں عراق پر 24 گھنٹے بمباری کرنی چاہیئے۔

دی سینٹرول۔ بیل بروک ٹائمز

علاقہ کا ایک اور اخبار جو دیگر مزید 3 شہروں میں جاتا ہے نے اپنی اشاعت 27 مارچ 1991ء صفحہ 4 A پر مربی صاحب کا ایک خط شائع کیا جس میں مربی صاحب نے مڈل ایسٹ میں جنگ کے خطرات اور بدنتائج 9 نقاط میں بیان کئے۔ یہ سب Points اور نقاط حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیان فرمائے تھے۔

میامی ویلی سنڈے نیوز کی 17 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 5 پر مربی صاحب کا مندرجہ بالا خط شائع ہوا اس اخبار نے مربی صاحب کے خط کا سارا متن شائع کیا ہے اور 11 پوائنٹس بیان کئے گئے تھے۔
یہ اخبار Troy اوہایو سٹیٹ سے شائع ہوتا ہے۔
بیڈ فورڈ ٹائمز رجسٹر کی 21 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 4 پر مربی صاحب کا ایک اور خط مڈل ایسٹ (عراق) میں جنگ کے بارے میں شائع ہوا۔ اس خط کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ لگائی

Muslim missionary says Israel benefits from war

مسلم مبلغ کہتا ہے کہ جنگ سے صرف اور صرف اسرائیل کو فائدہ پہنچے گا۔
ڈیٹن ڈیلی نیوز 9 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 4-6 پر مربی صاحب کا بیان شائع کرتا ہے کہ مڈویسٹ ریجنل مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے امریکہ کو موردالزام ٹھہرایا ہے کہ وہ مڈل ایسٹ میں حالات خراب کر کے اسرائیل کی مدد کرنا چاہتا ہے جو کہ درست نہیں ہے اگر ہم یہ دیکھیں کہ عراق نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے تو پھر آپ اسرائیل کے بارے میں کیوں یہ نہیں کہتے کہ اس نے عربوں کی زمین پر یورپین سیکورٹی کونسل کی خلاف ورزی میں قبضہ کیا ہوا ہے۔ آپ عراق کو موردالزام ٹھہرا رہے ہیں مگر اسرائیل کو نہیں۔
زینیا ڈیلی گزٹ نے بھی 25 مارچ 1991ء صفحہ 4 پر مربی صاحب کا پورا خط شائع کیا ہے جس میں یہی نقاط دہرائے گئے ہیں جس میں امریکہ کی زیادتی اور اسرائیل کی طرف داری اور مڈل ایسٹ میں حالات خراب کرنے کی ذمہ داری امریکہ پر ڈالی ہے۔
ہیوبر ہائٹس کوریر: 20 مارچ 1991ء میں مربی صاحب کا یہی خط شائع ہوا ہے اس کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ دی ہے کہ

Muslim missionary shares views on Gulf war situation.

کہ مسلمان مبلغ گلف وار کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

فیئر بارن ڈیلی ہیرلڈ: اپنی اشاعت 15 مارچ 1991ء صفحہ 7 رمضان المبارک کی خبر دیتا ہے اور ہمارا نقطہ نظر بیان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دو فوٹوز بھی شائع کرتا ہے۔ ایک فوٹو میں مربی صاحب جاپان کے منسٹر پبلک آفیسر Hon Hideaki Ueda کو جاپانی زبان میں قرآن کریم پیش کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مربی صاحب انگریزی ترجمہ قرآن کریم مسٹر کرسٹوفر لیمب کو جو کہ آسٹریلیا کے ایمبیسی میں مذہبی امور کے نمائندہ کے طور پر کام کر رہے ہیں کو دیا۔ اخبار نے مزید لکھا کہ شمشاد یہاں ہمارے شہر میں اکثر اسلام کی تعلیم بیان کرنے کے لئے وزٹ کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اس اخبار کی 6 اگست 1990ء کی ایک اشاعت میں صفحہ 9 پر اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار Kay Click نے مربی صاحب کا انٹرویو شائع کیا جس میں اس نے یہ ہیڈ لائن دی ہے۔

Islamic Missionary bringing his message to fairbarn

کہ اسلامی مبلغ اپنا پیغام ہمارے شہر فیر بارن میں لے کر آیا ہے اور اس نے بھی مربی صاحب کی ایک تصویر شائع کی جس میں مربی صاحب نے سیرالیون کے ایمبیسیڈر M.B. Carw کو اسلامی کتب کا تحفہ دیا۔ مربی صاحب کے ساتھ ڈیٹن کے برادر بشیر احمد بھی ہیں۔

زینیا Xenia گزٹ: 22 جون 1991 کی اشاعت میں صفحہ 61 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ ہمارے یہاں ڈیٹرائٹ کی یونیورسٹی میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر (پریس ریلیز شائع کرتا ہے) جس میں حضورؒ کے بارے میں تعارف بھی ہے اور جلسہ میں شامل ہونے کی خبر بھی۔ اسی طرح پلین ڈیلر نے بھی مختصراً خبر جلسہ کی، مندرجہ بالا خبر 29 جون 1991ء صفحہ 4 C پر دی ہے۔

بیڈفورڈسن بینر: 27 جون 1991ء صفحہ 6 A پر جلسہ سالانہ کی خبر میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع کرتا ہے یہ امریکہ کا 43 ویں جلسہ سالانہ کی خبر ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جلسہ سالانہ میں شرکت کے بارے میں بھی ہے اور آخر میں حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کا تعارف بھی شائع ہوا ہے۔

بیڈ فورڈ ٹائمز رجسٹر اپنی 27 جون 1991ء کی اشاعت صفحہ 10 پر اس عنوان سے مربی صاحب کا انٹرویو شائع کرتا ہے کہ:

Ahmadiyya Movement believes in Understanding

یہ انٹرویو میری بیتھ Mary Beth نے لیا تھا جس میں جماعت کا تفصیلی تعارف ہے اس انٹرویو میں دو تصاویر ہیں۔ ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اور آپ کے بارے میں معلومات اور دوسری کلیولینڈ مسجد کی تصویر ہے۔ دراصل یہ انٹرویو بھی جلسہ سالانہ کے بارے میں ہے جو کہ ڈیٹرائٹ میں ہونا تھا۔ جس کا ذکر پچھلے صفحہ پر گزر چکا ہے۔

بیڈ فورڈ ٹائمز رجسٹر: نے اپنی اشاعت 24 اکتوبر 1991ء میں کلیولینڈ میں ہماری احمدیہ مسجد میں ایک انٹر فیتھ کے انعقاد پر خبر مع تصاویر شائع کی۔ اس وقت یہاں کے صدر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب تھے۔

سڈنی ڈیلی نیوز: اپنی اشاعت 25 جون 1991ء صفحہ 8 A پر امریکہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کی مختصر خبر شائع کرتا ہے۔

فیر بورن ڈیلی، ہیر لڈ: نے 27 جون 1991 صفحہ 6 پر ہمارے 43ویں جلسہ کی خبر شائع کی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ مربی صاحب کی بھی تصویر ہے۔ جس میں مشی گن ڈیٹرائٹ میں حضورؒ کی جلسہ میں شرکت کی آمد اور تعارف پر مبنی رپورٹ ہے۔

Call and Post: اخبار کا نام ہے جو کہ اوہایو سٹیٹ سے ایفرو امریکن کا اخبار ہے۔ اس نے اپنی 27 جون 1991ء کی اشاعت میں مربی صاحب کا انٹرویو امریکہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شرکت کے بارے میں دیا ہے۔

فجی سن: یہ اخبار کیلیفورنیا سٹیٹ سے نکلتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر حنیف کویا صاحب ہیں۔ ان کے اخبار فروری 1992ء کی اشاعت میں ایک پورا مضمون مربی صاحب کے نام کے ساتھ شائع ہوا ہے ”مسلم

خلیفہ نے انڈیا کے 25 ہزار پیروکاروں کو خطاب کیا۔" اخبار میں مربی صاحب کا یہ مضمون مع حضورؒ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اور حضورؒ کے خطاب کا خلاصہ بھی ہے۔

بیڈ فورڈ سن بینر: 26 دسمبر 1991ء کی اشاعت صفحہ D1 پر کرسمس کے حوالہ سے مربی صاحب کا ایک انٹرویو شائع کرتا ہے۔ جس میں مربی صاحب نے قرآن اور بائبل سے ثابت کیا ہے کہ 25 دسمبر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔

اس وقت تک جتنی خبروں اور اخبارات کا تذکرہ ہوا ہے یہ کل اخبارات کا آٹھواں حصہ بھی نہیں ہے جن میں دیگر جماعتی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

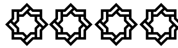
میری تقرری دسمبر 1987ء میں ڈیٹن میں ہوئی تھی اور قریباً ساڑھے 4 سال یہاں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے پریس اور میڈیا کے لحاظ سے بہت کامیابی عطا فرمائی اور ہمارے ہر فنکشن کی ہر تقریب کی خبر اخبارات میں شائع ہو جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ٹی وی کے سارے لوکل چینل بھی ہماری خبریں دیتے تھے۔ بعض اوقات ہم تھک جاتے تھے خبر بنانے یا پریس ریلیز نکالنے میں، لیکن جب بھی خبر دی ہے وہ شائع ہوئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہیوسٹن

خاکسار اس کے بعد ہیوسٹن آتا ہے اور یہ مارچ 1992ء کا سال ہے۔ یہاں پر مبلغ کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اور اضافی خدمت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں کی جماعت کا صدر بھی مربی صاحب کو بنایا تھا۔ یہاں پر آتے ہی ذمہ داریوں کے ساتھ پریس کے ساتھ بھی رابطہ رکھا گیا۔ مکرم داؤد منیر احمد صاحب، مکرم بابر چوہدری صاحب ابن محمد یونس چوہدری صاحب نے خاص طور پر اس سلسلہ میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ اصل میں خبر کی اہم بات یہ ہے کہ خبر وقت پر بنا کر اخبار کو دی جائے۔ یا پریس ریلیز وقت سے پہلے بنا کر اخبارات اور TV کو دیا جائے تاکہ انہیں وقت پر پہنچے اور شامل ہونے میں دقّت محسوس نہ ہو۔

مجھے اس بات کے کہنے میں بالکل عار محسوس نہیں ہوتی کہ امریکہ کی مختلف جماعتوں میں جہاں بھی مربی صاحب کو کام کرنے کا موقع ملا ہے اگر میں یہ کہوں کہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے پریس اور میڈیا کو اسلام اور احمدیت کے بارے میں شعور ملا ہے تو اس میں کچھ مغالطہ اور مضائقہ نہ ہو گا۔ اس سے قبل مسلمانوں کی کوئی برانچ، کوئی گروہ بھی پریس کے ساتھ رابطہ نہ رکھتا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ کی اتنی خبریں آرہی ہیں تو انہوں نے بھی پریس کے ساتھ رابطہ کیا اور چونکہ مسلمانوں کے گروہوں کو مڈل ایسٹ اور دیگر حکومتوں سے پیسہ بھی ملتا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے بڑی بڑی عالیشان مساجد اور اپنے مراکز بنائے ہوئے ہیں۔ جس کی زندہ مثال حالیہ سعودی حکومت کا بھی بیان ہے کہ اب ہم یورپ وغیرہ میں لوکل ائمہ کو چارج دے رہے ہیں اور ہم انہیں کوئی فنڈنگ نہیں کریں گے وغیرہ۔ دو تین ماہ پہلے یہ خبر گردش میں رہی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 ستمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 3

وائس آف ایشیا میں 23 اگست 1993ء صفحہ 13 پر ایک اعلان غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوا ہے جس کا عنوان تھا Message to All

اس میں وہ اعلان کراتے ہیں کہ قادیانی گروپ یا احمدیوں کی بہت سارے مضامین خبریں وغیرہ اسلام اور مسلمانوں کے عنوان کے تحت شائع ہو رہی ہیں۔ ہم اعلان کرتے کہ احمدی / قادیانی، غیر مسلم (کافر) ہیں۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین (آخری نبی) نہیں مانتے۔

یہ اعلان جمیعۃ العلماء آف ہیوسٹن کی طرف سے شائع ہوا تھا۔

نوٹ: اول تو یہ غلط ہے کہ احمدی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ دوسرے اس فتویٰ یا اعلان کا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کسی اخبار TV یا کسی اور ادارہ پر اثر نہیں پڑا۔ ہماری خبریں، مضامین، اسی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر شائع ہوتی رہی ہیں۔

وائس آف ایشیا 30 اگست 1993ء کی اشاعت صفحہ 51 پر ہمارے خدام کے ریجنل اجتماع کی خبر تصاویر کے ساتھ قریباً 3 چوتھائی صفحہ پر شائع ہوئی۔ الحمدللہ

یہ خبر واشنگٹن ڈی سی سے دی گئی تھی۔ کیونکہ خدام کا اجتماع وہاں ہوا تھا اور قریباً 500 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر کی بچوں کو انعامات دیتے ہوئے تصاویر بھی دی گئی تھیں۔ اس خبر میں وہ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی دیتا ہے کہ کب اس کی بنیاد رکھی گئی اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا کیا دعویٰ تھا۔ اس اجتماع میں خاص بات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے چوتھے روحانی پیشوا کا پیغام تھا جو لندن سے اس موقع کے لئے آیا تھا جس میں

آپؒ نے خدام کے اجتماع کا مقصد روحانی تربیت حاصل کرنا بتایا تھا۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب (نائب امیر) نے خدام و اطفال کو بتایا کہ وہ دوسرے لوگوں کو امن، پیار اور محبت سے تبلیغ کریں۔ مکرم ڈاکٹر قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ نے خدام و اطفال میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اچھے شہری بن کر قوم و ملک کی خدمت کریں۔ نیز خاکسار کے بارے میں لکھا کہ مکرم شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ساؤتھ ریجن نے بھی خدام و اطفال سے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ نوجوان ہماری ریڑھ کی ہڈی ہیں انہیں اسلام کی خدمت کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

انڈو امریکن نیوز یہ بھی ہیوسٹن کا ایک اور اخبار ہے اس نے بھی اپنی اشاعت 30 اگست 1993ء کے صفحہ 34 پر ہمارے اس اجتماع کی خبر ¼ صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

وائس آف ایشیا میں ہم نے جب مندرجہ بالا اعلان پڑھا کہ (نعوذ باللہ احمدی مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں) تو ہم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات اردو اور انگریزی میں اسی اخبار میں شائع کرائیں جن میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ایام الصلح کی ایک تحریر روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 سے شائع کرائی۔ جس میں تمام ارکان اسلام کو بھی بیان کیا گیا تھا۔

ہیوسٹن کرانیکل نے اپنی اشاعت 22 مئی 1993ء صفحہ E 3 پر یہ خبر دی ہے کہ مسلمان نوجوانوں اور خواتین کے سالانہ اجتماع میں مکرم قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ، سسٹر حلیمہ نصیر صاحبہ اور خاکسار شمشاد احمد ناصر تقاریر کریں گے۔

وائس آف ایشیا نے 21 جون 1993ء صفحہ 41 پر جماعت کی یہ خبر شائع کی:

Holy Quran presented to Rev. Moon

ہیوسٹن میں ریورنڈ مون کے کچھ لوگ اور پیروکار پائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ خاکسار کے تعلقات بنے ہوئے تھے۔ وہ ہمیں اپنی میٹنگز میں بھی بلاتے تھے۔ ان کے ریجنل کوآرڈنیٹر نے

خاکسار کو بتایا کہ ان کے پیشوا Rev. Moon یہاں ہیوسٹن میں آرہے ہیں اور ایک مجمع میں تقریر کریں گے۔ خاکسار نے کہا کہ اس موقع پر مجھے بھی دو تین منٹ دیئے جائیں۔ انہوں نے یہ بات منظور کرلی اور Rev. Moon کی تقریر کے بعد خاکسار کو بلایا گیا۔ خاکسار نے دو تین منٹ میں جماعت کا تعارف کرایا اور پھر انہیں قرآن مجید کورین ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس کی خبر وائس آف ایشیا میں شائع ہوئی۔

انڈوامریکن نیوز اخبار نے 12 جولائی 1993ء کی اشاعت میں یہ ہیڈلائن شائع کی:

Ahmadis can't use Islamic Forms of worship: Court

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک مذہبی فرقہ کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ پانچ رکنی بینچ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دائر کئے گئے کیس کو خارج کر دیا ہے۔ اس کی بنیاد 1984ء کا صدارتی آرڈیننس ہے جنرل ضیاء الحق نے جاری کیا تھا۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ جو احمدی مسلمان ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو انیسویں صدی کا ریفارمر مانا ہے جنہوں نے اسلام کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان اسے کفر گردانتے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ہزاروں احمدیوں کو اس وقت جیل میں ڈال دیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور پنجوقتہ نمازوں کے التزام پر یقین رکھتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔

اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ 9 سال سے ان کے سالانہ کنونشن کو بھی کرنے نہیں دیا جارہا۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت میں ہمارا ایک اشتہار جواباً شائع ہوا جس میں اردو اور انگریزی میں ازالہ اوہام سے ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔

"ہمارا مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ

کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں............ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“

نیز اس اشتہار میں جماعت کے تعارف کے علاوہ مشن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا تھا۔

وائس آف ایشیا کی 19 جولائی 1993ء کی یہ خبر ہے۔

Houston Ahmadiyyas React to Pak Supreme Court Verdict

اخبار لکھتا ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ دیا ہے جس میں ان سے ان کی مذہبی آزادی چھینی گئی ہے اور انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہیوسٹن کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے ایک پریس ریلیز ایشو کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک وقت تھا کہ مسلمان انصاف کرنے کے بارے میں مشہور تھے اور جانے جاتے تھے مگر اب ایسا وقت آن پڑا ہے کہ حکومتیں اور قومی اسمبلی لوگوں کے ایمانوں کا فیصلہ کرتی ہیں۔ جبکہ ایمان خدا اور بندے کے درمیان ہے کسی اور کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کے ایمان کا فیصلہ کرے۔

پریس ریلیز میں بازنین مسلمانوں کا حال بھی بیان کیا گیا ہے کہ سربین ان کے ساتھ کیا سلوک کر رہے پیش کئے گئے تھے۔

وائس آف ایشیا کی 19 جولائی 1993ء میں ہمارا اشتہار جس کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے ایک بار پھر شائع ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے ہیں۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 19 اگست 1997ء صفحہ 47 پر جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ منعقدہ 30 جولائی تا یکم اگست 1993ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ کی خبر شائع ہے جو 1/4 صفحہ پر مشتمل ہے۔ اس خبر میں 15 ہزار احباب کے شامل ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دوسرے روز کے خطاب میں بیان فرمودہ جماعتی ترقیات کا جائزہ بھی شائع ہوا۔ خبر کے آخر میں عالمگیر بیعت کا

بھی ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ کے آخری روز اپنے خطاب میں اسلام کی امن، پیار اور محبت کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

انڈو امریکن نیوز۔ ہیوسٹن کے اس اخبار نے اپنی 19 جولائی 1993ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط ایڈیٹر کے نام شائع کیا ہے جس میں لکھا گیا تھا کہ بازنیا میں مسلمانوں کی مساجد کو منہدم کیا جارہا ہے جو کہ ایک بہت شرمناک بات ہے۔ یہ ساری دنیا میں مذمت کے قابل ہے کہ کسی کو اس کی مذہبی عبادات سے اور عبادت گاہ سے روکا جائے۔ عیسائی اور یہودی بھی اس کام کی مذمت کرتے ہیں۔

پاکستان نے بھی یہی کچھ کیا ہے۔ ماضی میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان کے سابق ذوالفقار علی بھٹو نے سو سالہ مسئلہ کا حل یہ کیا تھا کہ انہوں نے ایک مذہبی گروہ کو غیر مسلم قرار دیا اور اس کے بعد آنے والے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے اس پر مزید دروازے بند کئے اور پھر انہیں خدا کے عذاب سے کوئی نہ بچا سکا۔

مسلمان تو زمینوں کو فتح نہیں کرتے وہ تو دلوں کو فتح کرتے ہیں۔

انڈو امریکن نیوز 16 اگست 1993ء کی اشاعت میں صفحہ 36 پر واشنگٹن ڈی سی میں منعقدہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر شائع کی ہے کہ اس میں مکرم ڈاکٹر برادر مظفر احمد ظفر صاحب، مکرم قمر احمد شمس صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ تقاریر کریں گے۔ اسی طرح اس اخبار نے اپنی 9 اگست 1993ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ یوکے کی خبر بھی شائع کی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطابات کا ذکر ہے کہ اسلام کی تعلیم امن کی تعلیم ہے۔ ان کے پیروکاروں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی اس حسین تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

1960 West Sun۔ ہیوسٹن کے اس اخبار نے خدام الاحمدیہ کے واشنگٹن میں ہونے والے اجتماع کی خبر شائع کی ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ مکرم ڈاکٹر برادر مظفر احمد ظفر صاحب قائمقام امیر جماعت USA نے افتتاحی اور اختتامی تقاریر کیں اور جیتنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم

کئے۔ مکرم قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ نوجوانوں کو اچھے شہری بن کر قوم اور ملت کی خدمت کرنی چاہیئے۔ نیز لکھا کہ مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب ریجنل مبلغ نے بھی خدام کے اجتماع میں تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان ”نوجوانوں کے سنہری کارنامے“ تھا۔ ریجنل مبلغ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ نوجوانوں کو وقت کی قربانی کی طرف خاص توجہ دلائی اور بتایا کہ انہیں اس کام کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

اجتماع میں بازنین مہمانوں نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے بازنیا میں ہونے والے مظالم سے خدام کو آگاہ کیا۔ اجتماع میں نماز تہجد باجماعت اور پانچوں نمازوں کا اہتمام رہا نیز خدام و اطفال نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

وائس آف ایشیا کی 6 ستمبر 1993ء کی اشاعت میں مکرم داؤد منیر صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اخبار کی آزادانہ صحافت کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور پھر کچھ حقائق بھی بیان کئے ہیں۔ مثلاً جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کے بارے میں تحریر کیا پھر مسلمانوں کی طرف سے ایک اعلان کا ذکر کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں کیونکہ پاکستان کی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے۔ اس بارے میں آپ نے لکھا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا اس وقت ایسی باتوں کے کرنے کی ضرورت ہے جبکہ تمام مسلمان ساری دنیا میں ایک بے چارگی کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ علماء کو تو چاہیئے تھا کہ وہ سب کے اندر یک جہتی اور اتحاد پیدا کرتے جو کہ اسلام کی تعلیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ہے۔ علماء کو چاہیئے کہ اسلام کی تعلیم کو امن اور پیار کے ساتھ پھیلائیں بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کو کافر کہیں۔ ان علماء کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کسی شخص کو بھی کسی دوسرے کو کافر کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ مکرم داؤد منیر صاحب نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے اسے کسی طرح بھی کافر کہنا درست نہیں ہے۔ ایسے علماء جو اس قسم کی تعلیم پھیلاتے ہیں اور مسلمانوں کو، کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں وہ حقیقی طور پر علماء کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ اگر ان علماء کو قادیانیوں سے

اختلاف ہے تو یہ طریق تو نہیں ہے کہ ان کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلائی جائیں بلکہ پیار اور محبت سے اپنے اختلافات کو سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نیز لکھا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے بھی بے شمار فرقے ہیں مگر نہیں دیکھا گیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کافر کہتے ہوں جس طرح مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ مجھے تنگ نظر علماء اور مسلمانوں کے اس اعلان کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا ہے۔ حالانکہ اسلام وہ مذہب جس نے پہلی بار دنیا کو پیار، محبت اور عالمگیر اخوت کا پیغام دیا ہے اور برداشت کی تعلیم دی ہے جس کو اب حال کے علماء نے اپنے سیاسی عزائم کی وجہ سے پس پشت ڈال دیا ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 27 ستمبر 1993ء کی اشاعت میں صفحہ 19 پر یہ خبر دی ہے:

Ahmadiyya to boycott poll in Pakistan.

اس خبر میں جماعت احمدیہ جو کہ پاکستان میں مظالم کا شکار ہے نے پاکستان میں ہونے والے انتخابات میں غیر مسلم کی سیٹ پر الیکشن میں حصہ لینے سے انکار کیا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ 1974ء میں بھٹو حکومت کی قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور ضیاء حکومت نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کے حقوق کو پامال کیا جس کی وجہ سے وہ نہ مسلمان کہلا سکتے ہیں نہ ہی اذان دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ احمدی اپنے آپ کو مسلم سمجھتے ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ انیسویں صدی میں آنے والے ریفارمر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ پر ایمان رکھتے ہیں جو کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آئے ہیں۔ اس خبر میں مزید بتایا گیا تھا کہ احمدیوں کا اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھنا حقیقت کے خلاف ہے۔ اس میں مزید لکھا ہے کہ گزشتہ مہینے سپریم کورٹ نے بھی اپنے ایک حالیہ فیصلے میں جماعت احمدیہ کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اپنی اشاعت 6 ستمبر 1997ء صفحہ 10 پر یہی خبر پھر شائع کی ہے۔

دی پاکستان پوسٹ انگریزی اخبار نے ستمبر 1993ء صفحہ 10 پر خاکسار کا تبصرہ شائع کیا ہے جس کا عنوان تھا:

Persecution Verses Perseverance

یعنی مظالم کے مقابلہ میں برداشت اور استقلال اس مضمون میں خاکسار نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر کہ احمدی اپنے آپ کو نہ مسلمان کہلا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر سکتے ہیں، تبصرہ کیا ہے۔1974ء اور 1984ء کے فیصلہ جات اور آرڈیننس پر تبصرہ کیا گیا ہے اور جماعت کا تعارف ہے کہ کب اور کس وقت جماعت کا آغاز ہوا۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ پانچ ارکان اسلام پر پورا یقین رکھتی ہے اور ان پر مکمل طور پر عمل کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ بھائی چارہ اور اسلامی اخوت پر عمل کرتی ہے اور جماعت اس وقت 130 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کسی کے لئے بھی کسی بھی رنگ میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ اس کے قیام کا یہ مقصد ہے۔ لیکن جماعت شروع دن سے ہی تکالیف اور مظالم کا نشانہ بنی ہوئی ہے جو اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ احمدیت نے بڑے جلیل القدر سپوت پیدا کئے ہیں مثلاً مکرم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور عالمی عدالت کے جج بھی رہے، مکرم ڈاکٹر عبد السلام نوبیل پرائز، ایئر مارشل مکرم ظفر چوہدری صاحب، مکرم ایم ایم احمد صاحب چیئرمین پلاننگ کمیشن کا بھی ذکرِ خیر کیا گیا تھا اس مضمون میں 1974ء کے اسمبلی کا فیصلہ اور 1984ء کے آرڈیننس کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ یہ سب مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے خلاف فیصلہ جات ہیں اور بنیادی حقوق کی پامالی ہے جو کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں قابل قبول نہیں ہے۔ ان قوانین کو قانونی حیثیت دینے سے احمدی مسلمانوں کو تکالیف اور ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بہت سارے احمدی صرف کلمہ پڑھنے، بسم اللہ لکھنے پر اور السلام علیکم کہنے پر پاکستان کی جیلوں میں مقیّد ہیں۔ اور 4 احمدیوں کو تو اس پاداش میں سزائے موت بھی سنائی جا چکی ہے جبکہ 6 احمدیوں کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ سب سزائیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں۔ احمدیوں کا پورا بھروسہ اور توکل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ احمدی ہر قدم پر قانون کی پاسداری کرتے ہیں۔ اخبار نے یہ مضمون

خاکسار کی ایک تصویر کے ساتھ شائع کیا تھا جو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں لی گئی تھی۔ (خاکسار خدام الاحمدیہ کا سکارف پہنے ہوئے تھا)

اسی طرح اس خبر کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر ہے جس میں دو تصاویر ہیں مکرم قائمقام امیر برادر مظفر صاحب خدام و اطفال کو انعامات دے رہے ہیں۔

دی پاکستان پوسٹ نے ستمبر 1993ء کی اشاعت کے صفحہ 11 پر پورے صفحہ کی خبر دی ہے۔ اس میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ اخبار نے ٹائٹل دیا ہے "Islam Today" ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ یہ عنوان لگایا ہے۔

Muslim Caliph 0.25million members one night.

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے یکم اگست 1993ء کو عالمی بیعت لی جس میں 204000 نئے لوگوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں 15000 لوگوں نے دنیا کے مختلف ممالک سے شرکت کی جس میں یو ایس اے، کینیڈا، رشیا، پاکستان، انڈونیشیا، جاپان، بازنیا، مغربی جرمنی، بنگلہ دیش، انڈیا، سیر الیون، نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، سینیگال، فلسطین، ایسٹ افریقن ممالک اور یورپین ممالک کے افراد شامل تھے۔ جلسہ کی تقاریر کارواں ترجمہ 8 دیگر زبانوں میں بھی نشر ہوا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے اپنے خطاب میں لوگوں کو بتایا کہ باوجود اس قدر مخالفت کے جس میں حکومت پاکستان بھی شامل ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تائید اور مدد فرمائی ہے اور ہر سطح پر ہر جگہ کامیابی عطا ہوئی ہے۔ 9 سال کی جماعتی ترقیات کا خاکہ اس میں پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت تک 50 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا تھا اور اخبار نے لکھا کہ قرآن مجید کا 100 زبانوں میں ترجمہ کرنے کا اصل منصوبہ ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ مضمون کے آخر میں جماعت کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔

1/4 صفحہ پر ''گلف وار'' کے بارے میں تبصرہ ہے۔ اس جنگ میں مسلمان ممالک کا یہ خیال غلط تھا کہ اس جنگ سے مسلمان ممالک میں امن قائم ہو گا اور مسلمان اس میں جیت جائیں گے۔ اس وقت صرف اور صرف ایک ہی آواز تھی جو مسلمانوں کو تنبیہ کر رہی تھی...... اور وہ آواز جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی تھی۔ آپؒ نے گلف وار پر پے در پے خطبات دیئے اور مسلمانوں کو اس جنگ سے باز رہنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات بھی بیان کیں کہ وہ امریکہ اور دوسرے ممالک کو اس جنگ سے باہر رکھیں۔ اور خود مل کر یعنی مسلم ممالک مل کر، اس کا حل سوچیں اور ثالثی کو ترجیح دیں کیونکہ یہ اسلام کی عین تعلیمات کے مطابق ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے اپنے خطبات میں جو کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں بتایا کہ یہ یورپین ممالک کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ایک پراپیگنڈا اور ناانصافی کی زبردست مثال ہے جو لوگ یہ خطابات اور اس کتاب کو پڑھیں گے وہ ضرور حقیقت حال سے واقف ہوں گے۔

انڈوامریکن نیوز کے صفحہ 16 پر ہمارا ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ ''مسیح موعود آچکے ہیں'' جماعت کے تعارف کے ساتھ اس اشتہار میں احمدیہ مشن ہیوسٹن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریر آپ کی کتاب ایام الصلح سے اردو اور انگریزی میں ہے جس میں ارکان اسلام کی تفصیل ہے۔ نیز اس وقت حضورؒ کے خطبات سیٹلائٹ چینل پر جمعہ کے دن نشر ہوئے تھے۔ اس کی تفصیل اور مشن کے ایڈریس اور فون نمبر درج ہیں۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت 27 ستمبر 1993ء میں صفحہ 42 پر پورے صفحہ پر ایک تبصرہ ہے جو کہ M.M. Clarke of Birmingham UK کا ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے 3 جولائی 1993ء کے فیصلہ پر کیا ہے۔ اس کا عنوان یہ تھا

Is there a patent for ideas and practices of Islam.

مضمون لکھنے والے نے لکھا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ جو احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کی اس بارہ میں اپیلوں کو مسترد کیا گیا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ کیا کسی اسمبلی یا حکومت یا عدالت کو کسی کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا قانونی حق ہے۔ اور یہ حق کہاں سے لیا گیا ہے؟

مذہبی عقائد کا تعلق مذہبی لیڈرز یا اس شخص سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے آپ کو اس مذہب سے منسلک رکھتا ہے اور اس کی باتوں پر عمل کرتا ہو۔ اس بات کی ہر قانون اجازت دیتا ہے اور یہ انسان کا بنیادی حق ہے کہ جس مذہب کا وہ چاہے اعلان کرے دوسرے کو اختیار نہیں ہے کہ اس میں دخل اندازی کرے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس xx ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور مکمل طور پر ناانصافی ہے اور واضح طور پر امتیازی سلوک ہے۔ انہوں نے لکھا کہ سپریم کورٹ مکمل طور پر صحیح انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے اور انہوں نے احمدیوں کی اپیل کو بلاوجہ مسترد کیا ہے۔

مضمون نگار نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو تحریر کر کے اس پر تنقید کی ہے کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ان سب لوگوں کے لئے عالمی سطح پر بھی شاک گزرے گا اور حیرانگی کا باعث ہو گا جو ان چیزوں کو انسان کا بنیادی حق سمجھتے ہیں اور مذہب کو انسان اور اس کے پیدا کرنے والے کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس سے احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ قانون مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے لیکن احمدیوں کے لئے یہ نہیں ہے وہ جو اپنا ایمان اور عقائد سمجھتے ہیں اس کے مطابق ان کو عمل کرنے نہیں دیا جاتا بلکہ ان کے بنیادی حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلہ سے جماعت احمدیہ پر مزید عرصہ حیات تنگ ہو گا اور ان کے بنیادی حقوق پامال ہوں گے۔ مثلاً کلمہ طیبہ، احمدیوں کا بنیادی ایمان ہے اور اگر کوئی احمدی کلمہ پڑھتا ہے تو اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے گا۔ اور اس پر C 298 کے مقدمات چلیں گے جو کہ عالمی سطح

پر بھی قابل قبول نہیں ہیں۔ کورٹ نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ احمدیوں کے خلاف یہ ایک ایسا قانون بنا ہے جس کی بنیاد پر وہ توہینِ مذہب اور توہینِ رسالت کے مرتکب قرار دیئے جا کر سزا کے مستحق ہوں گے۔

اسی اخبار نے اپنی اشاعت کے 27 ستمبر 1993ء میں ''پاکستان کی سپریم کورٹ کا فیصلہ'' پر ایک اور تبصرہ بھی شائع کیا ہے جو کہ اوپر لکھے ہوئے مضمون سے ملتا جلتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں ایک امتیازی سلوک روا رکھا ہے جس سے جماعت احمدیہ کے افراد کے بنیادی حقوق کی پامالی کی گئی ہے اور اس کی بنیاد 1974ء میں قومی اسمبلی کا فیصلہ اور 1984 میں xx آرڈیننس ہے۔ جس کی بنیاد پر احمدیوں کے خلاف 5 کیسز سپریم کورٹ میں دائر کئے گئے مگر سپریم کورٹ نے انصاف کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے فیصلہ کو مزید احمدیوں کے خلاف کیا۔ جس سے ان کے حقوق کی مزید پامالی کی گئی۔ دیکھنے والی بات ہے کہ عالمی سطح پر اس فیصلہ کو کیسے دیکھا جائے گا۔

انڈو امریکن نیوز کی اشاعت 27 ستمبر 1993ء میں انہوں نے لکھا کہ

Asia Watch Concern on Alleged Rights Abuse.

کے تحت اسلام آباد راوئٹر نیوز کے حوالہ سے مندرجہ بالا سپریم کورٹ کے فیصلہ پر خیالات کا اظہار ہے کہ اس فیصلہ سے انسان کے بنیادی حقوق کو پامال کیا گیا ہے اور یہ خصوصاً جنرل ضیاء الحق کے وقت سے زیادہ ہوا ہے۔ اور یہ قانون بنایا گیا تھا سیاسی اغراض کے مقاصد کے لئے۔ اس قانون کے تحت سینکڑوں لوگوں کو اب تک قید کیا گیا ہے اسی طرح حکومت کے توہین مذہب و رسالت کے قانون نے بھی ایک ''امتیازی سلوک'' کی طرف رجحان ڈال دیا ہے اور اس سے اقلیتوں کے حقوق پامال کئے گئے ہیں۔ 1980ء کے بعد سے اب تک دو ایسے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن میں احمدیوں کو زیادہ ٹارگٹ بنایا گیا ہے اور انہیں نہ صرف مشکلات کا سامنا ہے بلکہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ 1992ء جنوری میں ایک عیسائی ٹیچر کو قتل کر دیا

گیا تھا کہ اس کے سکول میں ایک پوسٹر توہین مذہب کی نشاندہی کر رہا تھا۔ اسی طرح جولائی 1992ء میں ایک احمدی کو بھی اسی وجہ سے مار دیا گیا تھا۔

ایشیا واچ نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ ان کے بنیادی حقوق کی بھی ضمانت دے۔

ہیوسٹن کرانیکل جیسا کہ میں نے لکھا کہ یہ اخبار ہیوسٹن کا سب سے بڑا اخبار ہے اور اس وقت اس کی 70 ہزار سے زائد اشاعت تھی۔ اس کے مذہبی کالم کی انچارج Cecile Holmes White تھیں۔ یہ ہفتہ میں ایک دفعہ اس اخبار میں مذہبی کالم لکھتیں یا کسی مذہبی لیڈر کا انٹرویو شائع کرتیں۔ یا عقائد پر تبادلہ خیالات یا کسی مذہبی خبر کو شائع کرتیں۔

خاکسار نے ان کے ساتھ بڑے اچھے روابط رکھے۔ اور انہوں نے بھی دل کھول کر جماعتی خبریں اور جماعت کا مؤقف اور مضامین شائع کئے۔ جب خاکسار کی فیملی 5 سال بعد ہیوسٹن آئی تو ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارا انٹرویو لینا چاہتی ہیں۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس تشریف لائیں اور انٹرویو لیا میرا بھی اور میری اہلیہ صفیہ سلطانہ صاحبہ کا بھی اور قریباً پورے صفحہ پر مبنی انٹرویو اور دو تصاویر شائع کیں۔ ایک تصویر خاکسار کی نماز پڑھتے ہوئے (سجدے کی حالت میں) ہے۔ اور دوسری تصویر میں میرے ساتھ میری اہلیہ پردہ میں، خاکسار ہاتھ میں قرآن شریف پکڑے ہوئے ہے۔

انٹرویو میں انہوں نے خبر کو اس طرح شروع کیا کہ

اگرچہ احمدیوں کو دیگر مسلمانوں نے اسلام سے خارج کیا ہوا ہے اور احمدی ان مسلمانوں کے سخت مظالم کا نشانہ بھی بنے ہوئے ہیں اور پاکستان میں خاص طور پر احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ بعض اوقات تو ان کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا بہت بڑا خطرہ مول لینے والی بات ہے۔ 1984ء کے قانون کے مطابق تو اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں تو 3 سال کے لئے قید ہو جائیں گے۔ سید شمشاد احمد ناصر جو کہ پاکستانی ہیں اور احمدیہ مبلغ ہیں یہاں پر، کہتے ہیں کہ یہ ناقابل برداشت بات ہے اور حال ہی میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے انہیں بنیادی حقوق سے

بھی محروم کیا ہے اور انہیں اس کے مطابق اپنی عبادت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ شمشاد کا کہنا ہے کہ جب ان باتوں کو قانونی حیثیت حاصل ہوگئی ہے تو ملاں کی مخالفت بھی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی تبلیغ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

شمشاد جس بلڈنگ میں یہاں ہیوسٹن میں رہتے ہیں اس کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ میں اس کی کمیونٹی کے لوگ ہر جمعہ کو صبح کے وقت اکٹھے ہو کر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو ان کے عالمگیر روحانی پیشوا ہیں کا خطبہ جمعہ Live سنتے ہیں جو کہ لندن سے نشر ہوتا ہے۔ اور پھر جمعہ کے وقت نماز جمعہ بھی ادا کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اٹھارویں صدی میں ساؤتھ ایشیا ہندوستان میں شروع ہوئی اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور احمدیہ جماعت کے بانی کو وہ امتی نبی سمجھتے ہیں جو کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آئے تھے یہ عقیدہ باقی مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔

شمشاد نے کہا ہے کہ وہ یہاں پر صرف اپنے احمدیہ ممبران کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس سے قبل شمشاد نے مڈویسٹ ریجن میں 5 سال تک خدمت کی ہے۔ وہ اس ریجن میں اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور میکسیکو میں بھی تبلیغ کرنے جاتے ہیں۔

خبر اور انٹرویو میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اس علاقہ میں قریباً 250 احمدی ہیں ٹیکساس کے علاوہ پاکستانی، ہندوستانی نائیجیرین اور دیگر لوگ احمدیہ مشن میں اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہیں اور یہ سب لوگ آخری زمانہ میں آنے والے موعود پر ایمان رکھتے ہیں اس کے بعد وہ لکھتی ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحبؑ نے 19 ویں صدی کے شروع میں جب دیکھا کہ اسلام کو دیگر مذاہب کا سامنا اور چیلنج ہے خصوصاً عیسائیت اور ہندو ازم سے تو انہوں نے ان کا مقابلہ کیا اور انہوں نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ کہ وہ نبی ہیں دیگر مسلمانوں کے لئے اس کو قبول کرنا بہت مشکل ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر سید سعید نے کیا جو

واشنگٹن میں اسلامک آفیسرز کے نگران ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے اس عقیدہ کی وجہ سے وہ اسلام سے باہر ہیں۔ ڈاکٹر سلینہ احمد جو کہ گریٹر ہیوسٹن کے میڈیا کے ڈائریکٹر ہیں نے کہا ہے کہ ان کے لئے احمدیوں کے بارے میں جج کرنا یا خیالات کا اظہار کرنا مشکل ہے وہ کہتی ہیں کہ ان کا علم کچھ زیادہ نہیں ہے اس بارے میں۔ البتہ پاکستان میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ہندوستان میں وہ مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سلینہ احمد نے کہا کہ میرے نزدیک سب برابر ہیں میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو پانچ ارکان اسلام پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں ہے۔

انٹرویو کے آخر میں وہ لکھتی ہیں اس کے برعکس شمشاد اور ان کی اہلیہ صفیہ سلطانہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کا پیغام صحیح صورت میں دوسروں تک پہنچائیں جو کہ ہر قسم کے نسلی امتیاز سے پاک ہو۔

صفیہ نے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو شروع ہی سے اسلامی تعلیم سکھا رہی ہیں اخبار نے خاکسار کے چاروں بچوں کے نام اور ان کی عمریں لکھ کر بتایا کہ ان سب نے چھوٹی عمر ہی میں قرآن کریم پڑھ لیا ہے جو کہ مسلمانوں کی کتاب ہے۔ شمشاد نے بتایا کہ اسلام تو امن اور پیار کا مذہب ہے، ہر شخص کو بلاامتیاز اسلام کا پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔

انڈوامریکن نیوز اپنی اشاعت 4 اکتوبر 1993ء میں خاکسار کے حوالہ سے کمیونٹی نیوز میں لکھتا ہے کہ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عراق پر بمباری کرنے سے، بازنیا میں مسلمانوں کا بے رحمی سے قتل عام، بمبئی میں خون بہانے سے، اسلام تنزل کی طرف جائے گا۔ اس کے برعکس لاکھوں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس خبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس قسم کی خبر ملین لوگوں نے ساری دنیا میں اس وقت دیکھی جب جرمنی میں ان کے اٹھارویں جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمدؒ نے 10 ستمبر 1993ء کو شرکت کی اور 18 ہزار لوگ اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ''احمد'' نے لوگوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے اور 1600 سے زائد یورپین لوگوں نے آپ

کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ اس سال جولائی میں یوکے میں 20 ہزار سے زائد لوگوں نے وہاں جلسہ سالانہ میں شرکت کی تھی۔ ”احمد“ نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔

وائس آف ایشیا نے بھی اپنی اشاعت 18 اکتوبر 1993ء میں یہی جلسہ جرمنی کی خبر اسی طرح دی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 18 اکتوبر 1993ء صفحہ 14 میں خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے جس میں خاکسار نے لکھا ہے کہ

Four Million Ahmadis Denied vote's rights.

خاکسار نے اس خط میں ایڈیٹر کے نام یہ لکھا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت ٹھہرایا گیا اور اسے قانونی حیثیت دے کر انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا۔ خاکسار نے خصوصی طور پر جنرل ضیا کے XX آرڈیننس کا ذکر کیا اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بارے میں بھی ذکر کیا اور احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے بارے میں لکھا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 30 ستمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط4

انڈوامریکن نیوز اپنی اشاعت 18 اکتوبر 1993ء میں صفحہ 26 پر ہندوستان میں زلزلہ کے بارے میں رپورٹ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ بہت سے لوگوں اور بچوں نے مہاراشٹر کے علاقہ میں جو زبردست اور ہلاکت خیز زلزلہ آیا تھا اس کے لئے فنڈز اکٹھے کئے ہیں۔ اس موقع پر ایک تقریب میں دیگر مذہبی لیڈروں نے دعائیں بھی کیں۔ جماعت احمدیہ کے مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا اور پھر پروگرام کے آخر میں کہا کہ یہ زلزلہ لوگوں کے لئے بہت نقصان کا موجب ہوا ہے اور بہت سی جانیں اس میں ضائع ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے انڈیا افریقہ فنڈ جاری کیا ہوا ہے جو لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

Port Lavaca The Wave۔ (ہیوسٹن کا ایک اور اخبار) Port Lavaca The Wave نے اپنے سٹاف رائٹر Charlyn Finn کے حوالہ سے لکھا کہ شمشاد احمد پاکستانی مبلغ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے یہاں اس شہر میں آیا Port Lavaca) پورٹ لواکا (شمشاد نے احمدی فیملیز کا یہاں وزٹ کیا اور ان کی خواہش ہے کہ یہاں پر بھی لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے تا یہاں پر بھی مسلمانوں کی عبادت گاہ بنائی جائے۔ (اخبار نے چرچ لکھا ہے)

اخبار مزید لکھتا ہے کہ سید اس ملک میں آزادانہ عبادت کر سکتا ہے بہ نسبت اپنے ملک پاکستان کے کیونکہ 1884ء میں پاکستان میں ایسے قوانین بنائے گئے جن کی وجہ سے وہ اپنے ملک میں آزادانہ عبادت بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ کریں گے تو انہیں جیل بھجوا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اخبار نے جماعت کا تعارف لکھا ہے کہ یہ جماعت 1889ء میں ہندوستان سے شروع ہوئی۔ سید جماعت احمدیہ

کا مبلغ اپنی زندگی وقف کرنے کے بعد بنا اور مشنری ٹریننگ کالج میں تعلیم حاصل کی۔ جو لٹریچر وہ یہاں پر تقسیم کر رہے ہیں اس کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض چیزوں میں اسلام اور عیسائیت کی مشابہت ہے۔ مسلمان خدا کو ''اللہ'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ سید نے ہیوسٹن میں تبلیغ مرکز قائم کیا ہوا ہے جو کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ سید کہتا ہے کہ اس نے انگریزی بولنا گھانا مغربی افریقہ میں سیکھا۔

وائس آف ایشیا کی یکم نومبر 1994ء کی اشاعت میں ہمارا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر ہے اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی۔ جس میں عنوان ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد نے فرمایا اور پھر نیچے دس شرائط بیعت انگریزی میں درج ہیں۔ اور سیٹیلائٹ کے ذریعہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ کا Live انفارمیشن ہے۔

انڈو امریکن نیوز یکم نومبر کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط شائع کرتا ہے جس میں خاکسار نے لکھا ہے کہ سپریم کورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی کے عقیدہ کی تعریف کرے یا اپنا فیصلہ کسی پر ٹھونسے کہ وہ یہ عقیدہ اختیار کرے۔

دی فجی سن نے اپنی اشاعت میں اکتوبر 1993ء میں یوکے کے مسٹر ایم ایم کلارک کا تبصرہ شائع کیا ہے جو اس سے قبل لکھا جاچکا ہے۔

واشنگٹن میں مسجد کا سنگِ بنیاد

دی فجی سن۔ نومبر 1993ء کی اشاعت میں خاکسار کے حوالہ سے یہ خبر دیتا ہے کہ اسلام میں مسجد کی کیا اہمیت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے مطابق مسلمان مسجد بناتے ہیں اور جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں مساجد بنانے میں مصروف ہے تاکہ لوگ خدائے واحد کی عبادت کر سکیں۔ دوسری طرف پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ظلم ہو رہے ہیں اور انہیں مساجد بنانے سے روکا جارہا ہے بلکہ بعض جگہوں پر جماعت احمدیہ کی مساجد کو گرا دیا گیا۔ بعض جگہ مساجد کے مینار گرا دیئے گئے اور بعض جگہ مسجدوں کو آگ لگادی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واشنگٹن کے علاقہ میں ”مسجد احمدیہ“ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا جو 3 ملین ڈالر کے خرچ سے تعمیر کی جائے گی۔ مضمون میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اگرچہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد کچھ عرصہ ہوا جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمدؒ نے رکھا تھا اب مسجد کی تعمیر کے لئے کام شروع کیا گیا ہے اور اس کی بنیادوں کی کھدائی کے کام کا آغاز مکرم ایم ایم احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کی دعاؤں سے شروع ہوا۔ قریباً 500 آدمیوں نے اس موقع پر شرکت کی۔ ایم ایم احمد صاحب نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے جہاں پر مومن پانچ وقت اکٹھے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اس کے علاوہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر مذہبی امور کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا کی عبادت سے لوگوں کو روکتا ہے اور تاریخی طور پر یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں ایک خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اس سے معلوم ہو گیا ہے کہ بانی اسلام کس قدر ان باتوں کا خیال رکھتے تھے۔

دی لیڈر۔ اخبار اپنی اشاعت 25 نومبر 1993ء صفحہ 36 پر یہ اہم خبر دیتا ہے کہ ”بہت اہم، تاریخی اور نہایت کامیاب پیشوایان مذاہب کا جلسہ“ جماعت احمدیہ ہیوسٹن نے سپانسر کیا جو کہ 6 نومبر 1993ء کو منعقد ہوا۔ اس کانفرنس کا مقصد بیان کرتے ہوئے سید شمشاد احمد ناصر نے بتایا کہ یہ اور اس قسم کے کانفرنسیں مذاہب میں آپس میں یکجہتی، اخوت اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس موقعہ پر ہندو ازم، بدھ ازم، سکھ ازم، عیسائیت اور اسلام کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ نمائندگان نے اپنی اپنی کتب سے ”امن“ کی ضرورت اور اہمیت کو بیان کیا۔

سید شمشاد احمد ناصر نے حاضرین کو خوش آمدید کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کی تحریرات سے کچھ اقتباسات پیش کئے جن میں تمام مذاہب کے بارے میں اسلام کی تعلیم کو بیان کیا گیا تھا۔ تمام مقررین کی تقاریر کے بعد ایک خاص سیشن سوال و جواب کا بھی منعقد ہوا۔ قریباً 300 لوگوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 22 نومبر 1993ء میں بھی یہی خبر دی ہے اور ہر دو اخبار نے مقررین کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

وائس آف ایشیا نے بھی مندرجہ بالا خبر اپنی اشاعت 22 ونومبر 1993ء کو صفحہ 40 پر سامعین اور مقررین کی تصاویر کے ساتھ دیں۔

دی فجی سن نے بھی یہی خبر اپنے نومبر کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اخبار نے کرسچین پادری کی تقریر کرتے ہوئے تصویر دی اور اور لکھا کہ کرسچن پادری مسلمانوں کے انٹر فیتھ میٹنگ میں مسلمانوں کی تعریف کر رہا ہے۔ ہینڈ ٹیبل پر مقررین کانفرنس بیٹھے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بینر بھی بہت نمایاں ہے۔ جس کے نیچے انگریزی میں ترجمہ بھی لکھا ہوا ہے۔

دی لیڈر اپنی اشاعت 24 فروری 1994ء میں ”احمدیہ مسلم جماعت“ کے عنوان سے خبر لگاتا ہے کہ رمضان المبارک کے پروگراموں کی تفصیل دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ پانچوں نمازوں، نماز تراویح اور درس کا باقاعدہ انتظام ہو گا۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر صاحب کا درس القرآن بھی ہر ہفتہ اور اتوار کو Live نشر ہوا کرے گا۔ روزانہ درس حدیث شمشاد احمد ناصر نماز عشاء کے بعد دیا کریں گے۔

ویسٹ سائڈ سن 10 فروری 1994ء کی اشاعت صفحہ 5 پر خبر دیتا ہے اور خاکسار کا انٹرویو رمضان کے حوالہ سے خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ انٹرویو اخبار کے رپورٹر Kim Coeplin نے لیا تھا۔ اسی انٹرویو میں رمضان المبارک کے حوالہ سے معلومات دی گئی ہیں۔ یہ انٹرویو اخبار کی اشاعت 2 مارچ 1994ء صفحہ A 6 پر شائع ہوا۔ اس سال رمضان 12 فروری سے 13 مارچ تک تھا۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی رمضان کے بارے میں ہماری یہی خبر دی کہ 12 فروری 1994 سے رمضان شروع ہو رہا ہے اور مسلمان طلوع فجر سے سورج غروب ہونے تک روزہ رکھیں گے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے بھی اپنے مذہبی سیکشن 12 فروری 1994ء صفحہ 2 E پر ہماری رمضان المبارک کی خبر دی ہے۔

نیوز ایشیا نے بھی اپنے 14 فروری 1994ء کی اشاعت میں رمضان کے شروع ہونے اور جماعت احمدیہ کے رمضان المبارک میں خصوصی پروگراموں کا تذکرہ کرکے ہمارے مشن ہاؤس کا نمبر بھی دیا تالوگ مزید معلوم حاصل کرسکیں۔

دی ہیوسٹن پوسٹ۔ انگریزی میں اس اخبار نے اپنی 12 فروری 1994ء کے صفحہ 1 E پر ¼ صفحہ کی رمضان المبارک کے بارے میں خبر دی اور خاکسار کا انٹرویو اور سٹیٹمنٹ شائع کی۔ ”رمضان مسلمانوں کی تربیت کا خاص مہینہ ہے اور یہ مہینہ غرباء اور کمزور لوگوں کی دیکھ بھال اور ان کی خدمت کا خاص مہینہ ہے۔“ سید شمشاد احمد ناصر

نیز یہ کہ اس مہینہ میں ہم کثرت سے تلاوت کرتے اور صدقہ و خیرات بھی کثرت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ شمشاد جو جماعت احمدیہ ہیوسٹن میں مبلغ ہیں رمضان میں روزانہ قرآن کریم کا درس بھی دیا کریں گے۔ جبکہ بازنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کی جائیں گی۔

اسلامک سوسائٹی آف ہیوسٹن کی بھی اس میں خبر ہے کہ انہوں نے نیشنل ریلیف فنڈ کے لئے رقم اکٹھی کی ہے۔

پورٹ لواکاویونے بھی اپنی اشاعت 12 فروری 1994 صفحہ 5 A پر رمضان المبارک کی ہماری خبر دی ہے جس کا عنوان یہ لگایا ہے۔

Muslims begin training.

یعنی ”مسلمانوں کی تربیت کا مہینہ“ شروع

انڈو امریکن نیوز۔ 9 مئی 1994ء میں ایک تصویر کے ساتھ جس میں دائیں طرف مکرم نوح ہنسن آف ڈنمارک، مکرم برادر مظفر احمد ظفر نائب امیر، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مشنری ہیوسٹن، بیٹھے ہوئے ہیں اور مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مبلغ تقریر کر رہے ہیں۔ اور بیک گراؤنڈ میں حدیث نبوی

ﷺ عربی اور انگریزی ترجمہ اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ حدیث نبوی کہ "ہمارے مہدی کے 2 نشانات ہیں: سورج اور چاند کا گرہن لگنا" شائع کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ جماعت ہیوسٹن آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے سو سال پورا ہونے پر کہ مہدی کی صداقت کی 2 علامات ہوں گی کہ اس کے وقت میں سورج اور چاند کو گرہن لگے، منا رہے ہیں۔ ہیوسٹن کے پریٹ ہال میں 17 اپریل کو یہ جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم یمن کے ایک احمدی مکرم محمد احمد شبوطی صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ برادر عبد اللہ آف نائیجیریا نے کیا (برادر عبد اللہ صاحب اس وقت نائیجیریا میں ایک سٹیٹ کے گورنر ہیں) داؤد منیر صاحب نے نظم پڑھی اور سید شمشاد احمد ناصر مبلغ نے خوش آمدید ایڈریس پڑھا۔ اس میں 300 سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ مہمانوں میں سکھ، ہندو اور بازنین مسلمان، عیسائی، رشین اور عرب مسلمان شامل ہوئے۔ ہیوسٹن کے علاوہ ڈلس، نیو آرلینز اور بیٹن روج اور آسٹن سے بھی احباب نے شرکت کی۔

شمشاد نے احمدیہ جماعت کا تعارف بھی کرایا اور اس زمانے میں آنے والے امام اور مسیح موعود کا ذکر بھی کیا۔

مختار چیمہ مبلغ نیویارک نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ہندو، سکھ، مسلمانوں اور عیسائیوں کی کتب سے آخری زمانے میں آنے والے کی صداقت کی تعلیم بیان کی۔ اختتامی تقریر میں الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر نائب امیر نے بتایا کہ سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی کس طرح بانی جماعت احمدیہ کے وجود میں پوری ہوئی۔

ویسٹ سائڈ سن ۔نے اپنی اشاعت 12 مئی 1994ء میں 5 بچوں کے ناموں کے ساتھ ایک تصویر شائع کی کہ وہ ایک فنکشن کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی تعریف میں نظم پڑھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر بھی اس میں نظر آ رہی ہے۔

وائس آف ایشیاء نے اپنی اپریل 1994ء کی اشاعت صفحہ 15 پر ہمارا اشتہار شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی تصویر کے ساتھ عربی اور انگریزی میں ان لمھدینا آیتین منذ خلق

السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق السموات والارض (دار قطنی) شائع ہوا ہے۔ نیز اخبار میں اس پیشگوئی کے سو سال پورا ہونے پر پریٹ ہال میں جو تقریب منعقد ہو رہی ہے اس کی خبر اور تفصیل ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی 9 مئی 1994 صفحہ 47 پر 2 بڑی تصاویر کے ساتھ اس پیشگوئی کے انعقاد کی تقریب کی خبر دی ہے۔ ایک تصویر میں ہماری بچیاں نظم پڑھی رہی ہیں۔ اور دوسری تصویر میں محمد احمد شبوطی صاحب تلاوت کر رہے ہیں جبکہ سٹیج پر مکرم چیمہ صاحب، مکرم نوح صاحب، مکرم برادر مظفر احمد صاحب نائب امیر اور خاکسار بیٹھے ہیں۔ خبر کی تفصیل بالکل وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

وائس آف ایشیا کی 18 اپریل 1994ء میں اس سیمینار کے بارے میں معلوماتی خبر دی گئی ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی مختصراً اسی خبر کو شائع کیا ہے اپنی 18 اپریل 1994ء کی اشاعت میں۔

دی لیڈر اخبار نے 5 مئی 1994ء کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ جو کہ پانچ اطفال کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ نظم آنحضرت ﷺ کی تعریف میں پڑھ رہے ہیں شائع کی ہے نیز خبر میں لکھا ہے کہ انہوں نے ہمارے مہدی کی علامات سورج اور چاند کو گرہن کی پیشگوئی پر سو سال پورا ہونے پر یہ تقریب پریٹ ہال میں منعقد کی ہے۔ مقررین کے نام اور دیگر مذاہب کے لوگوں کی شرکت کو بھی لکھا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی 11 اپریل 1994ء کی اشاعت میں اسی سلسلہ میں ہمارا اشتہار شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور حدیث نبوی ان لمھدینا آیتین۔ سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں، عربی اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور جماعت کا تعارف ہے۔

وائس آف ایشیا کی 18 اپریل 1994ء صفحہ 50 پر مکرم صالح محمد الہ دین کا ایک لیکچر اسی پیشگوئی کے بارے میں شائع ہوا ہے جو آپ نے 1992ء میں کلکتہ میں دیا تھا۔

ایک اہم خبر۔ میرے فولڈر میں ایک خبر لگی ہوئی ہے لیکن اخبار کا نام Missing ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے۔

Blasphemy Laws abused: Amnesty.

اسلام آباد راؤٹر کے حوالہ سے یہ خبر ہے کہ پاکستان میں توہین مذہب و توہین رسالت کے قوانین کو بے دردی کے ساتھ اقلیتوں کے خلاف غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ بات ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بدھ 27 جولائی کو کہی۔ اخبار یہ بھی لکھتا ہے کہ بے نظیر کی حکومت نے کہا ہے کہ ہم اس بات کا دھیان کریں گے کہ آئندہ توہینِ مذہب کے قانون کا غلط اور بے جا استعمال نہ ہو گا۔ اخبار لکھتا ہے کہ پاکستان میں یہ قانون بے جا طور پر استعمال ہو رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ یہ قانون لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اقلیتوں پر بے جا مظالم ڈھائیں۔

اقبال حیدر جو کہ قانون دان اور حکومت کے وزیر ہیں نے اس بات کو کنفرم کیا ہے کہ وہ علماء کو کہتے ہیں کہ سنی سنائی بات پر دھیان نہ دیں اور بلاوجہ فتویٰ ایشو نہ کریں۔ ہمیں مذہبی جنون سے باز رہنا چاہیئے۔ متشدد مسلمانوں کے علماء نے حیدر کے خلاف مظاہرے بھی کئے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ ایمنسٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ توہین مذہب کے کیسز میں سب سے زیادہ اقلیتی احمدیہ فرقہ کے لوگ اس کا نشانہ بن رہے ہیں۔

وائس آف ایشیا یکم اگست 1994ء صفحہ 33 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک تصویر شائع کرتا ہے اور مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کینیڈا کی بھی تصویر شائع کرتا ہے۔ جس میں وہ کینیڈا کے 18 ویں جلسہ سالانہ کی خبر تفصیل کے ساتھ دیتا ہے۔ جو یکم تا 3 جولائی 1994ء کو کینیڈا میں ہوا۔ مرزا طاہر احمد یہ جماعت کے روحانی پیشوا اس میں شامل ہوئے اور خطبہ اور نماز جمعہ سے جلسہ کا آغاز کیا۔ جمعہ مسجد بیت الاسلام میں پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے پیروکاروں کو نصیحت کی کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنائیں۔ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہمارے لئے بہترین نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے آپؐ ہی کے اخلاق کو سیکھیں اور اپنائیں۔ انہوں نے

کانفرنس کے اختتام پر اپنی بہت اعلیٰ تقریر میں ”دنیا کے امن“ کے بارے میں اسلامی تعلیم بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ناممکن ہے کہ اگر ہمارے ہاتھوں میں ہتھیار اور بندوقیں ہوں تو ہم امن حاصل کر سکیں۔ دنیا میں بے چینی کی وجہ یہ ہے کہ بندے کا خدا کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا مشن یہی ہے کہ اس وقت اخلاق کی اعلیٰ قدروں کو قائم کیا جائے اور یہی میرا پیغام ہے سب کے لئے۔ بلا امتیاز قوم و ملت۔ اس جلسہ میں 7000 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ 2000 سے زائد لوگ امریکہ سے سفر کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

کینیڈا کے منسٹر آف سٹیٹ Gerry Weiner نے کہا کہ ہم احمدیہ لوگوں کے مشکور ہیں اور ان کی قوم و ملک (کینیڈا) کی خدمات کو سراہتے ہیں۔

دی لیڈر اپنی 28 جولائی 1994ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا کی خبر شائع کرتا ہے اور حضرت صاحب کی تقریر ”دنیا کے عالمی امن“ کے بارے میں خاص طور پر ذکر کرتا ہے۔

انڈو امریکن نیوز اپنی یکم اگست 1994ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کرتا ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ ”احمدیہ کانفرنس میں امن کی بات اور تعلیم“۔ اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع کی ہے اور مضمون میں جلسہ سالانہ کینیڈا کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

West Sun 1960 نے اپنی 25 مئی 1994ء کی اشاعت میں ہیوسٹن میں سورج و چاند گرہن کے کی پیشگوئی پر سو سال پورا ہونے پر جو جشن منایا اس کی تفصیل مع تصویر شائع کی ہے۔

وائس آف ایشیا، انڈو امریکن نیوز، پورٹ لواکا دی ویو نے خدام، اطفال اور لجنہ کے اجتماعات کی مختصراً خبریں شائع کی ہیں۔

دی لیڈر نے اپنی 18 اگست 1994 صفحہ 19 پر ”چرچ نیوز“ کے تحت ”احمدیہ مسلم“ لکھ کر جلسہ سالانہ یوکے کی مختصراً خبر شائع کی ہے جو کہ 29-31 جولائی 1994ء کو منعقد ہوا۔ اخبار نے لکھا کہ یہ

جلسہ دنیا کے 5 براعظموں میں دیکھا اور سنا گیا جبکہ امریکہ ، کینیڈا، ایشیا، پاکستان، انڈیا، نائیجیریا، جاپان، بوزنیا، مغربی جرمنی، فلسطین اور یورپین ممالک سے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

East Sun 1960 نے اپنی 31 اگست 1994ء کی اشاعت میں ''مذہب'' کے نیچے ہماری خبر دی ہے کہ یوکے میں احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

اس میں مختلف ممالک سے لوگ شامل ہوئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب احمدیہ جماعت کے عالمگیر لیڈر نے خطاب کیا اور دنیا میں ہونے والی احمدیہ جماعت کی ترقیات سے آگاہ کیا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے یہ بھی بتایا کہ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہسپتال بھی قائم کئے گئے ہیں۔ نیز قرآن کریم کا 52 زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ نیز انہوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ ایک سال کے دوران 418000 نئے لوگ 120 ممالک سے احمدیت میں شامل ہوئے۔

وائس آف ایشیا نے 29 اگست 1994ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ یوکے 29 تا 31 جولائی 1994ء کی خبر شائع کی۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت صفحہ 36، 17 اکتوبر 1994ء۔ پورے صفحہ پر دو باتیں شائع ہوئیں ہیں۔ نصف صفحہ پر مسجد بیت الرحمن میری لینڈ امریکہ کی تصویر ہے۔ اس خبر میں بتایا گیا کہ واشنگٹن جو امریکہ کا ہیڈ کوارٹر ہے میں، جماعت احمدیہ نے 4 ملین ڈالر کی لاگت سے مسجد بیت الرحمان کی تعمیر مکمل کر لی ہے۔ پھر جماعت احمدیہ کا تعارف ہے کہ یہ انڈیا سے 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد کے ذریعہ شروع ہوئی۔ اور اس وقت دنیا کے 143 ممالک میں اس کی شاخیں قائم ہو گئی ہیں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر توربوہ پاکستان ہے لیکن لندن سے جماعت کے کام کو سپر وائز کیا جارہا ہے۔ امریکہ میں اس وقت جماعت احمدیہ کی 40 شہروں میں شاخیں قائم ہیں۔ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح جماعت احمدیہ امریکہ کے 46 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس مسجد کا افتتاح کریں گے۔

مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے وقت مسٹر ایم ایم احمد صاحب، جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل صدر نے کہا کہ اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے جبکہ دہشت گردی کا تعلق نہ اسلام سے ہے اور نہ ہماری زندگیوں سے۔ جماعت احمدیہ اس وقت بے شمار جگہوں پر خدمت خلق کے کام کر رہی ہے جو کہ عین اسلام کے مطابق ہیں۔ مسجد کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس میں اکٹھے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کریں۔ احمدیہ جماعت تمام مساجد اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کا پورا پورا احترام کرتی اور ان کے تقدس کا خیال رکھتی ہے اور اس کی حفاظت کرتی ہے۔ ایم ایم احمد نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کا مطمع نظر یہ ہے کہ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں ہیں ان کا ازالہ کرے۔

اخبار کے بقیہ نصف صفحہ پر اس عنوان سے خبر ہے:

Demolition of Ahmadiyya Mosque in Pakistan. Does anyone care?

پاکستان میں احمدیہ جماعت کی مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ کیا کوئی اس کا بھی فکر رکھتا یا کرتا ہے؟

راوئٹر نیوز ایجنسی سے لی گئی خبر میں بتایا گیا ہے کہ راولپنڈی کی مقامی انتظامیہ نے 15 ستمبر کو جماعت احمدیہ کی مسجد کو منہدم کر دیا۔ یہ مسجد جماعت کی گزشتہ 50 سال سے ہے۔ اس کی ملکیت پر نہ تو کوئی جھگڑا تھا۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ یہ اپنی عبادت گاہ نہیں رکھ سکتے۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ احمدیہ جماعت کی مسجد کو منہدم کیا گیا پورے پاکستان میں ایک درجن سے زائد مساجد کو (احمدیہ مساجد) منہدم کر دیا گیا۔ اور خصوصیت کے ساتھ یہ اس وقت سے ہو رہا ہے جب جنرل ضیاء کی حکومت نے 1984ء میں XX آرڈیننس لاگو کیا۔ اس مسجد کو گرانے میں پولیس نے مدد کی۔

مضمون میں عقائد کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ کس بناء پر انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے بھی اس سلسلہ میں کوئی مدد نہیں کی۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہ بنیادی حقوق کی پامالی پر خاموشی ہے جبکہ دنیا میں اس وقت خصوصیت کے ساتھ انسان کے بنیادی حقوق کی آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ خصوصاً امریکہ میں تو ان باتوں پر خاموشی کے کیا معانی ہیں؟ اس بات پر یورپین ممالک میں بھی خاموشی پائی جاتی ہے۔

یہ بھی حیران کن ہے کہ بابری مسجد کے گرانے پر شور ڈالا جارہا ہے جبکہ مسلمان ہی مسلمانوں کی مسجد کو گرا رہے ہیں۔ کیا اس سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ مسلمان تو مسلمانوں کی مسجد کو گرا سکتے ہیں۔ اس کی اجازت ہے؟

یہ مضمون Mr. David Frawly نے Santa. Fc نیو میکسیکو سے لکھا ہے۔

East Sun 1960 نے 12 اکتوبر 1994ء صفحہ B 4 پر مختصراً خبر شائع کی ہے کہ ہیوسٹن کے احمدیہ جماعت کے ممبرز نے واشنگٹن کے جلسہ سالانہ اور مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے فنکشن میں شرکت کی ہے۔

انڈو امریکن نیوز۔ 24 اکتوبر 1994ء صفحہ 12 پر یہ خبر دیتا ہے کہ

Ahmadiyya complain of murders by Fanatics.

اسلام آباد۔ انہوں نے راؤٹر کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ جماعت احمدیہ جسے پاکستان میں بین کیا ہوا ہے یعنی جس پر پابندی ہے نے کہا ہے کہ ان کے لوگوں کو قتل کیا جارہا ہے اور حکومت پاکستان ان کی حفاظت کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھارہی اور جماعت احمدیہ پر گزشتہ 20 سال سے ظلم کیا جارہا ہے۔ یہاں پر جو نسیم بابر صاحب کا قتل ہوا ہے حکومت نے اس پر کوئی ایکشن ہی نہیں لیا جبکہ بے نظیر بھٹو پرائم منسٹر آف پاکستان اور صدر پاکستان فاروق لغاری کو متعدد مرتبہ اس کی طرف توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اپریل تک یہ جماعت احمدیہ کے افراد کا تیسرا قتل ہے۔

ہیومن رائٹس تنظیموں نے بھی متعدد مرتبہ احمدیوں پر اس ناروا ظلم کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حال ہی میں پنڈی میں جماعت کی مسجد کو بھی منہدم کیا گیا ہے "ملاں" متشدد رویہ رکھنے کی وجہ سے خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ بھٹو حکومت نے 1974ء میں احمدیوں کو قانون کی اغراض کی خاطر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور 1984ء میں ضیاء آرڈیننس کی وجہ سے ان پر یہ ظلم کیا جارہا ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی اپنی اشاعت 24 اکتوبر 1994ء میں اسی حوالہ سے تفصیل کے ساتھ یہی خبر دی ہے۔

دی کالونی لیڈر اپنی اشاعت 21 ستمبر 1994 کو صفحہ 10 A پر Ahmadiyya Muslim کے عنوان سے خبر دیتا ہے کہ ”جماعت احمدیہ ڈلس“ کے لوگ یہاں پر جلسہ سیرت النبی (ﷺ) کر رہے ہیں جو کہ 25 ستمبر کو ہو گا۔ اس جلسہ میں آنحضرت ﷺ کی عالمگیر امن، پیار اور محبت کی تعلیم کو اجاگر کیا جائے گا اور اسلام اور بانی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کیا جائے گا۔ حمید نسیم ”خواتین کے مقام“ طارق حمید ”آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین“ اور سید شمشاد احمد ناصر مشنری ”آنحضرت ﷺ کا بلند مقام حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کی نگاہ میں“ تقاریر کریں گے۔

دی پورٹ لواکا ویو نے اپنی اشاعت میں خدام و اطفال کی ایک تصویر کے ساتھ نیشنل اجتماع کی واشنگٹن میں منعقد ہونے کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں ہیوسٹن سے بذریعہ Van، 1600 میل کا سفر طے کر کے خدام واطفال نے اجتماع میں شرکت کی تھی جو کہ 12 تا 14 اگست کو منعقد ہوا تھا۔

وائس آف ایشیا نے 19 ستمبر 1994ء کی اشاعت میں دو تصاویر کے ساتھ اسی کنونشن یعنی خدام واطفال کے نیشنل سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ شمشاد احمد نے بتایا ہے کہ اجتماع کا مقصد نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہے۔ ڈیٹن کے مبلغ مرزا محمود احمد صاحب اور جنرل سیکرٹری امریکہ جماعت مکرم ملک مسعود صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ ہیوسٹن سے 18 خدام و اطفال نے شرکت کی تھی۔ الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر نے بھی افتتاحی و اختتامی تقاریر کیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ یقین رکھتی ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والا موعود مرزا غلام احمد (1835-1908) ہے۔ اخبار نے اس خبر کے آخر میں ڈلس میں جلسہ سیرت النبی ﷺ والی خبر بھی دی ہے۔

میموریل سپرنگ برانچ دی سن نے اپنی اشاعت 15 ستمبر 1994ء میں خدام کے اجتماع میں شرکت کرنے کی خبر مع ایک تصویر کے شائع کی ہے جس میں سید سعادت احمد انعام حاصل کر رہے ہیں۔

دی لیڈر اخبار نے اپنی اشاعت 15 ستمبر 1994ء نے ’’احمدیہ موومنٹ اِن اسلام‘‘ عنوان سے مربی صاحب کی ایک تصویر تقریر کرتے ہوئے شائع کی ہے اور خبر میں لکھا ہے کہ 12 تا 14 اگست کو واشنگٹن میں جماعت کی تنظیم خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع ہوا جس میں ہیوسٹن کے خدام و اطفال نے شرکت کی۔ شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ نے اجتماع کا مقصد یہ بتایا کہ اس سے نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت مقصود ہے۔ اجتماع کے شروع ہونے سے قبل نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں شمشاد احمد ناصر مبلغ نے بتایا کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ اسلام کی تبلیغ کریں اور ہر ایک تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ مرزا محمود احمد، ملک مسعود اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا جبکہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

East Sun 1960 نے بھی دو تصاویر کے ساتھ اس اجتماع کی خبر مختصراً دی۔ بابر چوہدری جو ٹیم کے کیپٹن تھے نے اور وقار جمیل نے انعامات لئے۔

انڈو امریکن نیوز 26 ستمبر 1994ء نصف صفحہ کی خبر میں تصویر شائع کی ہے جس میں جماعت احمدیہ کے نیشنل امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں ہیوسٹن سے آئے ہوئے تمام 18 خدام و اطفال کو دعوت چائے دی ہوئی ہے۔ اجتماع کی خبر بھی ہے اور یہ تصویر بھی ہے۔

نوٹ: خاکسار نے مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر صاحب سے درخواست کی تھی کہ ہیوسٹن سے آئے ہوئے تمام خدام کو آپ سے ملاقات کرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان کے لئے آپ کی ملاقات صحبت صالحین کا ایک ذریعہ ہو گا۔ جو آپ نے از راہ شفقت منظور فرمائی اور سب کو اپنے گھر ڈائننگ روم میں بٹھا کر ملاقات کی۔ چائے اور دیگر لوازمات سے مہمان نوازی کی۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اخبار نے اس خبر کے آخر میں ڈلس میں ہونے والے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی بھی مختصراً خبر دی ہے۔

دی ہیوسٹن پوسٹ نے 24 ستمبر 1994ء صفحہ 3 E پر مذہب کے سیکشن میں Muslim کے عنوان کے تحت ہماری مختصراً خبر کہ حمید نسیم، طارق حامد (برادر منیر احمد حامد مرحوم۔ سابق نائب امیر جماعت یو ایس اے کے بیٹے) اور سید شمشاد احمد ناصر سیرت النبی (ﷺ) کے موضوعات پر ریجنل کانفرنس میں تقاریر کریں گے۔

پلانو سٹار کوریر نے اپنی اشاعت 22 ستمبر 1994 صفحہ 6 A پر، مربی صاحب کا ایک انٹرویو شائع کیا اور خبر دی۔ اس خبر کا عنوان ہے

اسلام کے بارے میں کانفرنس کا پلان

اس خبر اور انٹرویو لینے والی خاتون کا نام Cathy Spaulding ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اتوار کو ہونے والی کانفرنس میں ٹیکساس کے مسلم کہتے ہیں کہ اس سے اسلام اور بانی اسلام محمد (ﷺ) کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موقع ملے گا۔ وقت اور جگہ کی اطلاع لکھنے کے ساتھ وہ بتاتی ہیں کہ ساؤتھ ریجن کے مسلمان مبلغ سید شمشاد اے ناصر کہتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں بہت زیادہ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورت بحیثیت ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کے اسلام میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بعض مسلمان ممالک میں خواتین پر پابندیاں ہیں لیکن وہ اسلام نے نہیں لگائیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بعض لوگ مسلمان خواتین کو پردہ (برقع) اور لمبے لباس میں دیکھتے ہیں تو مردوں پر بھی لباس کی پابندی ہے۔ یہ بھی بہت غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ تمام مسلمان دہشت گرد ہیں۔ اگر کوئی شخص میرے گھر پر آکر مجھ پر حملہ کرے تو کیا مجھے اپنے دفاع کا حق نہیں ہے؟

”جہاد“ کے غلط معانی سے بھی لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ حالانکہ جہاد کے معانی ہیں اچھے کام کے لئے کوشش کرنا۔ اپنی اصلاح کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ مبلغ جماعت نے کہا کہ

اس کانفرنس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے ہم اپنے لوگوں کو اسلام کی اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کی تعلیمات سے آگاہی دیں گے تاکہ وہ اسلامی باتوں پر کاربند ہو جائیں۔ رپورٹر نے خبر کے آخر میں عناوین اور مقررین کا بھی ذکر کیا۔

لیئوس وِل لیڈر اخبار نے 17 ستمبر 1994ء صفحہ 6 B پر سیرت النبی ﷺ کے ریجنل جلسہ کا ڈلس میں انعقاد کی خبر دی اور مقررین کے نام مع عناوین جگہ، تاریخ اور وقت کی بھی اطلاع دی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 19 ستمبر 1994ء ڈلس میں ریجنل جلسہ سیرت النبی (ﷺ) کی خبر مع مقررین و عناوین دی۔ مقررین میں ڈاکٹر حمید نسیم، ''آنحضرت ﷺ کی نگاہ میں عورت کا مقام اور آزادی نسواں''

طارق حامد، ''آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین''

سید شمشاد احمد ناصر۔ ''آنحضرت ﷺ کی بلند شان حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں''

رچرڈسن نیوز۔ یہ اخبار بھی ڈلس ٹیکساس کے علاقہ کا اخبار ہے۔ اس نے بھی اپنی اشاعت میں ریجنل جلسہ سیرت النبی (ﷺ) کے بارے میں متذکرہ بالا خبر مع مقررین و عناوین اور جگہ و تاریخ کے ساتھ دی۔

ڈلس مارننگ نیوز نے 24 ستمبر 1994ء میں متذکرہ بالا خبر شائع کی۔ (ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 اکتوبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 5

انڈو امریکن نیوز 26 ستمبر 1994ء نے راؤٹر کے حوالہ سے اسلام آباد سے اس عنوان سے خبر دی

Ahmadiyya worship site razed.

یعنی احمدیہ عبادت گاہ کو منہدم کر دیا گیا۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ راولپنڈی کے احمدیہ کمیونٹی کے عہدے دار مجیب الرحمان نے فون پر بتایا کہ احمدیہ مسجد کو منہدم کرنے کی کارروائی کھلم کھلا ان کو (احمدیوں) ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اتھارٹیز نے عبادت گاہ کو متشدد مولویوں کے پریشر کی وجہ سے منہدم کیا ہے۔ اور یہ ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ احمدیوں نے ہائی کورٹ میں اس کے خلاف اپیل بھی پہلے سے دائر کر رکھی ہے۔ جس کی ابھی اگلے سوموار کو سماعت بھی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ ہتھوڑوں اور کلہاڑیوں اور دیگر چیزوں سے عبادت گاہ کا ہال اور باؤنڈری نیز رہائشی کوارٹر کو منہدم کیا گیا ہے۔

اس عبادت گاہ کے خلاف متشدد علماء نے شکایت کر رکھی تھی۔ جبکہ رحمان صاحب کا کہنا ہے کہ یہ جگہ پچھلے 50 سال سے جماعت احمدیہ کی ملکیت ہے۔ یہ نہایت شرمناک اور غیر قانونی پریشر ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 19 ستمبر 1994ء میں ریجنل جلسہ سیرت النبی کی خبر شائع کی ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اسی اشاعت میں صفحہ 14 پر جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ کے گرانے کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے

Ahmadiyya's place of worship demolished in Pakistan.

انہوں نے بھی راوئٹر کے حوالہ سے اسلام آباد سے خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً وہی ہے جو انڈو امریکن نیوز نے دیا ہے۔

دی ہیوسٹن پوسٹ نے اپنی 29 اکتوبر 1994ء صفحہ E 4 پر ہمارے جلسہ کی خبر دی ہے کہ میری لینڈ میں جلسہ سالانہ ہوا۔ اور اس موقع پر وہاں ''مسجد بیت الرحمن'' کا افتتاح بھی ہوا۔ ہیوسٹن کے مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔ ہیوسٹن کی مسجد Fairbank 8121 White Ook روڈ پر واقع ہے۔ جلسہ میں 6 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

دی فجی سن جو کیلیفورنیا سے نکلتا ہے نے اپنی نومبر 1994ء کی اشاعت میں مسجد بیت الرحمن کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ مسجد کے بارہ میں بتایا ہے کہ اس پر 4 ملین ڈالر کی لاگت آئی ہے۔ 6 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ لوکل اتھارٹیز نے جماعت احمدیہ جو کہ امن کی علمبردار ہے کو اور جماعت کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد کو اس موقع پر ان کی خدمات کو سراہا۔

پورٹ لاواکا دی ویو نے اپنی اشاعت 24 ستمبر 1994 صفحہ 9 A پر ہمارے ریجنل جلسہ سیرت النبی (ﷺ) کی خبر شائع کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کانفرنس سے لوگوں کی اسلام کے بارے غلط فہمیاں دور کرنے کا موقع ملے گا۔ جماعت احمدیہ کی اس وقت 142 ممالک میں شاخیں ہیں جنہوں نے دنیا کی 65 اہم زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز 31 اکتوبر 1994ء کی اشاعت میں ''مسجد بیت الرحمن'' کی تصویر دے کر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ کمیونٹی کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد نے شرکت کی اور 6 ہزار سے زائد مندوبین سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ہیوسٹن سے بھی 100 سے زائد احمدی لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔

مرزا طاہر احمد نے اس موقع پر جمعہ بھی پڑھایا اور خطبہ جمعہ دیا۔ اسکے بعد یو ایس اے کی بڑی بڑی سیاسی شخصیات کی طرف سے آپ کے لئے Proclamations بھی پڑھے گئے۔ ہفتہ 15 اکتوبر کو سید شمشاد احمد ناصر آف ہیوسٹن نے صبح کی نماز پڑھائی اور ''مسجد کے آداب'' پر درس بھی دیا۔

جلسہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا نے اختتامی تقریر کی اس موقع پر 25 لوگوں نے بیعت بھی کی جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

دی لیڈر 10 نومبر 1994ء کی اشاعت میں (جو نارتھ زون کے علاقہ کے لئے ہے) ''احمدیہ مسلم'' کے عنوان سے جماعت احمدیہ امریکہ کے 46 ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے کہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر میری لینڈ میں ہوا ہے، جہاں جماعت نے حال ہی میں 4:25 ملین ڈالر کی لاگت سے ''مسجد بیت الرحمن'' تعمیر کی ہے۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد لندن سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لائے تھے اور اس موقعہ پر 6 ہزار سے زائد احمدی جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ س موقع پر امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔ کینیڈا، برطانیہ، ٹرینیڈاڈ گوئٹے مالا، مغربی جرمنی، گھانا، ماریشس، برازیل، جاپان، انڈیا اور پاکستان۔ ہیوسٹن سے بھی 100 سے زائد احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ میں مختلف عناوین پر تقاریر بھی ہوئیں۔ مثلاً سیٹلائٹ کے ذریعہ نارتھ، ساؤتھ اور وسطی امریکہ میں احمدیہ مسلم ٹی وی پروگرامز۔ اور سیاسی لیڈروں کی طرف سے بھیجے گئے تہنیتی پیغامات جس میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے پیشوا مرزا طاہر احمد صاحب کی خواتین کے جلسہ میں تقریر جس میں انہوں نے خواتین کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اسلامی طرز پر تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

East Sun 1960 نے بھی جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر اشاعت 2 نومبر 1994ء صفحہ 4 B پر دی۔ خبر کا متن وہی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خواتین میں تقریر کہ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی کو بیان کیا ہے۔

وائس آف ایشیا نے 31 اکتوبر 1994ء کی اشاعت میں بھی جلسہ سالانہ اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ''ارتھ سٹیشن'' کی خبر دی ہے۔

دی فجی سن نے نومبر 1994 صفحہ 16 پر پورے صفحہ کی خبر 5 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ خبر خاکسار کے نام کے حوالہ سے ہے۔ ایک تصویر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کینیڈین ممبر آف پارلیمنٹ کے ساتھ معانقہ کر رہے ہیں جو کہ حضور کو دیکھ کر بہت خوشی اور اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔ دوسری تصویر میں حضورؒ ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ حضور کے ساتھ حکومتی سطح کے اور سیاسی لیڈرز بیٹھے ہیں جو کہ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ تیسری تصویر میں سامعین کا ایک منظر ہے۔ چوتھی تصویر مسجد بیت الرحمن کی ہے اور پانچویں تصویر خاکسار کی ہے۔

خبر میں لکھا ہے کہ جلسہ جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر شدہ مسجد بیت الرحمن میں ہوا جس میں 6 ہزار سے زائد مندوبین مختلف ممالک اور امریکہ سے شامل ہوئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ آپ نے تقاریر کیں اور خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جماعت امریکہ کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

حضورؒ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ پاکستان سے باہر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ جبکہ پاکستان میں جماعت کی مساجد کو مسمار کیا جارہا ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس کا نتیجہ ہے۔ حال ہی میں راولپنڈی میں جماعت کی مسجد کو منہدم کرنے کا واقعہ ہوا ہے۔ حضورؒ نے یہ بھی بتایا کہ اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ ساتھ مسجد سے ملحقہ سیٹلائٹ ارتھ سٹیشن کا بھی افتتاح کیا جارہا ہے اس کے ذریعہ امریکہ کے تمام ممالک میں صبح وشام TV پروگرام نشر کئے جائیں گے جو کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا اصل مقصد تو جماعت احمدیہ کے افراد کی علمی روحانی اور اخلاقی استعدادوں کو نشوونما دینا ہے۔ اس موقع پر حضور کی خدمت میں اکیس Proclamations سیاسی اور حکومتی شخصیات نے پیش کئے۔ حضورؒ

نے حاضرین کو بتایا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ (ﷺ) نے مسجد کو عبادت کرنے والوں کے لئے کھولا تھا اس لئے ہماری مساجد کے دروازے بھی ہر اس شخص کے لئے کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے۔ اس موقعہ پر مٹھائی بھی سب میں تقسیم کی گئی۔ اگلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد سید شمشاد احمد ناصر نے مسجد کے آداب پر درس دیا۔ لیڈیز کے اجتماع میں جو الگ بھی ہو رہا تھا جس میں امام جماعت احمدیہ نے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت پر زور دیا۔

امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی اپنے خطاب میں کہا کہ امریکہ کی آب و ہوا زہریلی ہو چکی ہے جس کو صاف کرنا ہو گا اور سوشل و سیاسی عناصر نے امریکہ کی ہوا کو خراب کیا ہوا ہے۔ احمدیوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ اس سوسائٹی میں رہتے ہوئے کس طرح اپنے آپ کو صحیح اسلامی تعلیمات سے آراستہ کرنا ہے۔

دوسرے دن کے افتتاح کے بعد شام کو مسجد میں سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔

اور بچوں کی آمین کی تقریب بھی ہوئی جو امام جماعت احمدیہ نے کرائی۔ آپ نے قران کریم کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کی۔ اس موقع پر 25 نو احمدی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کے موقع پر والنٹیرز نے کھانا بھی پکایا اور 6 ہزار لوگوں میں تقسیم ہوا۔

دی لیڈر نے 16 مارچ 1995ء کی اشاعت میں احمدیہ جماعت کی عید الفطر کی خبر دی۔ اخبار نے لکھا کہ ساؤتھ ویسٹ ریجن کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں رمضان کے روزوں کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

وائس آف ایشیا کی 20 مارچ 1995ء کی اشاعت میں ایک خبر اور انٹرویو شائع ہوا اس کا پس منظر یہ تھا کہ ملک میں "Gun" بندوقیں رکھنے کی کھلی اجازت ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر مقامات پر متشدد اور جارحانہ رویہ رکھنے والے لوگ حملہ کر کے لوگوں کو مارتے ہیں بعض اوقات یہ حملے سکولوں پر بھی ہوئے اور معصوم بچے مارے گئے؟ جس پر اخبار نے مختلف لوگوں کے انٹرویو لئے اس میں دیگر لوگوں کے ساتھ خاکسار کا بھی انٹرویو شائع ہوا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ شمشاد ناصر ریجنل مشنری آف احمدیہ مسلم جماعت نے "Sheebha" کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا ہے، اور کہا ہے کہ انسانی جان کا ضیاع ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انسانی جان کی قدر کرنی چاہئے اور اسے عزت دینی چاہئے۔ خواہ کوئی کسی مذہب یا رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو۔

وائس آف ایشیا نے 13 مارچ 1995 صفحہ 38 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری عید کی خبر دی جس میں دو تصاویر بھی شامل ہیں۔ ایک تصویر خاکسار کی ہے۔ خطبہ عید دیتے ہوئے اور ایک سامعین کی ہے۔ تصاویر کے نیچے خبر میں لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے 3 مارچ کو اپنے مشن ہاؤس میں عیدالفطر منائی سید شمشاد احمد ناصر نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں بتایا کہ رمضان کے مہینے میں امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمدؒ نے روزانہ 90 منٹ کا درس القرآن بھی دیا۔ آخری درس القرآن میں مرزا طاہر احمد عالمگیر روحانی پیشوا جماعت احمدیہ نے سب کو کہا کہ وہ اپنی دعاؤں میں امت مسلمہ کو یاد رکھیں۔ ضرورت مند لوگوں کو اور خصوصیت سے پاکستان کے لوگوں کے لئے دعائیں کریں۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 15 مارچ 1995ء صفحہ 2 B پر ہماری عیدالفطر کی خبر شائع کی۔

پاکستان لنک کی انگریزی اشاعت جس کا ایڈیٹر ایم فیض الرحمن صاحب تھے کی 17 مارچ 1995 کی صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں پاکستان میں 2 امریکن لوگوں کا قتل ہوا تھا۔ جن کے نام یہ ہیں:

Gary C. Drueu آف اوہایو اور Jackie Van آف ساؤتھ کیرولینا۔ ان کا کراچی پاکستان میں قتل ہوا تھا۔

خاکسار نے بتایا کہ کسی بھی انسانی جان کا قتل جائز نہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ یہ پرابلم پاکستان میں 1974ء میں شروع ہوا جب کہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نام نہاد

علماء کے دباؤ میں آئی اور نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے احمدیہ جماعت کو قانون کی اغراض کی خاطر انہیں ناٹ مسلم قرار دیا۔

اس کے بعد 1984ء میں ضیاء نے اس بنیاد پر ایک اور آرڈیننس جاری کیا جس کی وجہ سے کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس ملک میں یہ سب کچھ دہشتگردی کی بنیاد بنی ہے۔ اور اسی وجہ سے ''ہولی وار'' کا تصور پایا جاتا ہے اور انہی خیالات کی وجہ سے اس وقت یہ ''قاتلانہ'' اقدام اور منصوبہ نام نہاد علماء کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

خاکسار نے بتایا کہ مندرجہ بالا قانون یا کسی کا قتل کسی وجہ سے بھی اسلام میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک سیاسی گروپ چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے جس سے ایسے لوگوں کو شہ ملتی ہے۔ اگر ان خبروں کو نظر انداز کر کے حکومت امن و امان قائم کرنے کی کوشش کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ایسا نہ ہو۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی 13 مارچ 1995ء صفحہ 32 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری عید الفطر کی خبر شائع کی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 17 اپریل 1995ء کی اشاعت مس ایک خبر اس عنوان سے شائع کی۔

Ahmadi Stoned to death by mob.

ایک احمدی کو مشتعل ہجوم نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔

اخبار نے یہ خبر پشاور سے راؤٹر کے حوالہ سے لکھی ہے کہ 9 اپریل کو مسلمانوں کے متشدد لوگوں کے ایک گروہ نے ایک شخص کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا اور دوسرے کو زخمی کر دیا گیا۔ یہ واقعہ پاکستان کے علاقہ پشاور میں اتوار کو پیش آیا۔ یہ واقعہ عدالت میں سماعت کے دوران پیش آیا جبکہ مدعی کا کہنا تھا ''شب قدر'' شہر میں دو آدمی رشید اور ریاض اسی شہر کے ایک اور مکیں دولت خان کو احمدیت کی

تبلیغ اور اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لوگوں نے رشید اور ریاض پر پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے رشید تو موقع پر ہلاک ہو گئے اور ریاض کو ہسپتال لے جایا گیا۔

اخبار نے لکھا کہ 1974ء کے اسمبلی کے قانون کی وجہ سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور پھر ضیاء حکومت نے جو کہ 1977ء میں برسرِ اقتدار آئی نے 1984ء میں آرڈیننس احمدیوں کے خلاف پاس کیا جس کی وجہ سے ملک میں ایسا ہو رہا ہے۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے اپنی اشاعت 13 جولائی 1995ء میں ''احمدیہ'' عنوان کے تحت ایک مختصر سی خبر ہمارے جلسہ سالانہ کی دی ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ یہ 47 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا میری لینڈ میں ہوا۔ جہاں انہوں نے حال ہی میں ایک نئی مسجد تعمیر کی ہے۔ جس کا افتتاح گزشتہ سال مرزا طاہر احمدؒ نے کیا تھا۔

انڈیا لنک نے اپنی اشاعت اپریل 1995ء صفحہ 2 پر خاکسار کا وہ خط شائع کیا ہے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو پاکستان لنک نے دو امریکیوں کے کراچی پاکستان میں قتل پر شائع کیا ہے۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 26 اپریل 1995ء صفحہ B 7 پر اس عنوان سے خبر دیتا ہے ''مسلمان عورت کا ہماری سوسائٹی میں بہت بلند مقام ہے'' اخبار لکھتا ہے کہ یونیورسٹی آف آسٹن ٹیکساس کے احمدی مسلمان طلباء نے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس کی صدارت جماعت احمدیہ کے ریجنل مبلغ شمشاد ناصر نے کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کی سوچ کو تبدیل کیا جائے کہ اسلام میں عورت کا صحیح مقام کیا ہے۔ اس موقعہ پر مریم چوہدری نے جو کہ شکاگو سے تعلق رکھتی تھیں اور تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ نیز منعم نعیم صاحب جو نوجوانوں کے (احمدیہ مسلم یوتھ) کے صدر ہیں نے بھی اس موقعہ پر تقاریر کیں۔ مریم چوہدری نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''عورت کا صحیح مقام'' کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو سمجھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں مسلمان عورت وہی حقوق رکھتی ہے جو مرد کے حقوق ہیں۔ مسلمان عورت پر تو سوسائٹی میں اعلیٰ اخلاق کو قائم کرنے کی بڑی ذمہ داری ہے لیکچرز کے بعد سامعین نے سوالات بھی کئے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 17 اپریل 1995ء میں ”حماد ملک“ جو کہ آسٹن یونیورسٹی کے ایک طالب علم تھے کے حوالہ سے ”اسلام میں عورت کا مقام“ کے عنوان پر میٹنگ کی پوری تفصیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس میٹنگ کا مقصد لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا کہ اسلام میں عورت کا کوئی خاص مقام اور درجہ نہیں ہے اس میٹنگ کی صدارت ریجنل مبلغ جماعت احمدیہ سید شمشاد احمد ناصر نے کی۔ اس موقع پر مریم چوہدری نے تقریر کی جو شکاگو سے تشریف لائی تھیں۔ مریم چوہدری صاحبہ فرانس سے 1963ء میں امریکہ آکر آباد ہوئیں جہاں آپ نے اپنی تعلیم حاصل کی اور شکاگو میں تعلیم کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ ان کے علاوہ منعم نعیم صاحب جو کہ نوجوانوں کی آرگنائزیشن کے صدر ہیں نے بھی تقریر کی۔ حماد ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کے مشن پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس میٹنگ کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم منعم نعیم صاحب سے جماعت احمدیہ کا تعارف میں بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے 144 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ان کے بعد مریم چوہدری نے ”اسلام میں عورت کے مقام“ پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان عورت اسی طرح حقوق رکھتی ہے جس طرح مسلمان مرد۔ آخر پر شمشاد ناصر ریجنل مبلغ نے عورت کے مقام پر ”ماں، بیٹی، بہن اور بیوی“ کے مقام پر خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سوال وجواب ہوئے۔ اس موقعہ پر کتب اور لٹریچر بھی رکھا گیا تھا احباب نے اپنی پسند کے لٹریچر اور کتب بھی حاصل کیں نیز سب کی تواضع بھی کی گئی۔

پاکستان لنک 14 اپریل 1995ء کی اشاعت صفحہ 8 پر اس عنوان سے خبر دیتا ہے

Crowd stones an Ahmadi to death in NWFP.

مجمع نے ایک احمدی کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

اخبار نے پشاور کے علاقہ میں 19 اپریل کو ”ایک احمدی کا قتل“ کہ انہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ خبر دی ہے۔ یہ واقعہ عدالت میں کیس کی سماعت کے دوران پیش آیا کہ رشید اور ریاض نے شہر کے ایک آدمی دولت خان کو تبلیغ کی اور اسے احمدی بنانے کی وجہ سے پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ رشید تو

موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور ریاض کو ہسپتال لے جایا گیا۔ اس قسم کے واقعات کی بنیاد احمدیوں کے خلاف 1974ء کی اسمبلی کا قانون ہے اور اس کے بعد ضیاء حکومت کا آرڈیننس جو احمدیوں کو ان کی عبادت اور بنیادی حقوق سے محروم کرتا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے 3 اپریل 1995ء کو مختصر سی خبر میں بتایا کہ احمدیہ مسلم جماعت ''امام مہدی کا دن'' منا رہی ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی یہی خبر دی اور ہیوسٹن کرانیکل نے ''مسیح موعود ڈے'' کے حوالہ سے یہی خبر دی ہے۔

West Sun 1960 نے 29 مارچ 1995ء کو صفحہ A 4 پر مہمان کالم کے تحت خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

Violence always political in nature, Missionary says.

اخبار نے لکھا کہ شمشاد احمد جو جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت ساؤتھ ریجن کے انچارج ہیں۔ اخبار نے گزشتہ اور مندرجہ بالا خبر کو ہی من وعن بیان کیا ہے جس میں 2 امریکنوں کا قتل کراچی پاکستان میں ہوا ہے۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی خاکسار کے اس خط کو شائع کیا ہے 20 مارچ 1995ء صفحہ 38 پر۔

انڈو امریکن نیوز نے خاکسار کا یہی خط 20 مارچ 1995ء صفحہ 21 پر شائع کیا ہے۔

پورٹ لواکا ویو نے اپنی 18 مارچ 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر دے کر ہماری عید الفطر کی خبر دی ہے کہ احمدی مسلمانوں نے عید الفطر منائی۔

انڈو امریکن نیوز نے یکم مئی 1995ء کی اشاعت میں یونیورسٹی آف ٹیکساس آسٹن میں ایک ریلی کی خبر دی ہے جو کہ طلباء کی ایک ہیومن رائٹس کی تنظیم نے منعقد کی تھی۔ جس میں شمشاد ناصر احمدیہ مبلغ نے بھی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کو پاکستان میں مظالم کا نشانہ بننے کی

وجوہات بیان کیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ اگر احمدی کلمہ پڑھیں یا عبادت کریں یا مسجد کو مسجد کہیں تو انہیں جیل میں بند کر دیا جائے گا۔ اخبار نے آخر میں ہماری ایک اور خبر بھی اس کے ساتھ لکھی کہ یونیورسٹی آف ٹیکساس میں احمدیوں نے ”اسلام میں عورت کا بلند مقام“ کی تقریب بھی کی جس میں مریم چوہدری نے تقریر کی۔

پورٹ لواکا ویو نے اپنی اشاعت 13 مئی 1995ء میں اس عنوان کے تحت خبر دی۔

Texas Muslims visit with Nigerian Leaders.

ٹیکساس کے مسلمان نائیجیریا کے سیاسی لیڈر سے ملاقات کر رہے ہیں۔

اخبار نے ”مذہب“ کے عنوان کے تحت ایک تصویر دی ہے جس میں نیچے لکھا ہے کہ شمشاد ناصر (درمیان میں) جو کہ ساؤتھ ریجن میں مسلمانوں کے لیڈر ہیں نے حال ہی میں نائیجیریا کے سفیر جو ان کے دائیں طرف ہیں محمد زکریا کزاوری (Kazavre) اور ان کے نائب کو جو کہ یونائیٹڈ نیشن میں ہوتے ہیں کو ہیوسٹن میں ایک ملاقات کے دوران قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔

یو ایس ایشیانیوز۔ 20 مئی 1995ء کی اشاعت کے پہلے صفحہ پر تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہیوسٹن کے لوگوں نے اپنے مشن ہاؤس (سینٹر میں) عید منائی۔ یہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیہ۔ یہ عید 10 مئی 1995ء کو منائی گئی۔ یہاں احمدیہ جماعت کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے نماز عید (عید الاضحیہ) پڑھائی اور خطبہ دیا۔ خطبہ عید میں انہوں نے ابراہیم کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ یہ عید مسلمانوں کے ارکان اسلام جو کہ حج ہے کے ساتھ منسلک ہے۔ مسٹر شمشاد نے خطبہ میں حاضرین کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اسلامی طرز پر تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

تصویر میں لوگ نماز عید پڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور ان کے پیچھے کلمہ لا الله الا الله محمد رسول الله مع انگریزی ترجمہ کے بینر پر لکھا ہوا نمایاں ہے۔

دی لیڈر اخبار نے اپنی 25 مئی 1995ء کی اشاعت میں چرچ نیوز کے عنوان سے Ahmadiyya Movement لکھ کر خبر دی کہ شمشاد جو کہ احمدیہ جماعت کا ہیوسٹن میں مبلغ ہے نے آسٹن یونیورسٹی میں ہیومن رائٹس کی ریلی سے خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ان کی کمیونٹی پر پاکستان میں ناروا ظلم کیا جارہا ہے اور اس وقت وہ لوگوں کو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت یہ ہورہا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں ان کے بنیادی حقوق سے بالکل محروم رکھا جارہا ہے جن میں آزادی، امن اور اپنے مذہب کی باتوں پر عمل کرنے میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔

اس خبر کے آخر میں اخبار نے ہماری عید الاضحیہ کی خبر بھی شائع کی ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل 27 مئی 1995ء صفحہ E 2 پر 3-4 جون کو جماعت احمدیہ کی ہیوسٹن شہر میں خدام و اطفال کے ریجنل اجتماع کے انعقاد کی خبر دیتا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ ٹیکساس کے علاوہ اکلوہوما، فلوریڈا اور لوذیانا سے بھی نوجوان اس میں شرکت کریں گے۔ اجتماع میں سید شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل احمد تقاریر کریں گے۔ اجتماع میں نمازیں اور علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

دی پورٹ لاواکا ویو نے بھی 27 مئی 1995ء کی اشاعت میں صفحہ 5 پر ہماری عید الاضحیہ کی خبر تصویر کے ساتھ دی ہے۔ تصویر میں احباب نماز عید ادا کر رہے ہیں جبکہ پیچھے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہے۔ تصویر کے نیچے اخبار نے عید الاضحیہ کے بارے میں شمشاد احمد ناصر کے خطبہ کے بارے میں اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے کے بارے میں لکھا ہے۔

انڈو امریکن نیوز اپنی اشاعت 29 مئی 1995ء پر ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کرتا ہے۔ تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے امریکہ میں سفیر محمد زکریا کورے کو قرآن کریم پیش کر رہا ہے۔

خبر میں لکھا ہے کہ شمشاد احمد جماعت احمدیہ کے مبلغ نے ایمبیسڈر آف نائیجیریا کو جو امریکہ میں ہیں کی خدمت میں ہاؤ سازبان میں قرآن کریم پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو اس موقعہ پر بیان کیا۔ خصوصیت کے ساتھ نائیجیریا میں تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت کی خدمات کو بیان کیا۔ اس

کے ساتھ ہی نیچے اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ نے حال ہی میں اپنے سینٹر میں عید الاضحیہ بھی منائی۔

وائس آف ایشیا نے 29 مئی 1995ء صفحہ 33 پر ہماری دو خبریں ایک ساتھ شائع کی ہیں۔ پہلی خبر میں دو تصاویر جن میں عید الاضحیہ کے موقع پر احباب عید کی نماز پڑھتے نظر آرہے ہیں اور دوسری تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مع انگریزی ترجمہ بھی نمایاں ہے۔ تیسری تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم تحفہ دے رہا ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے احمدی مسلمانوں نے 10 مئی کو اپنے سینٹر میں عید الاضحیہ منائی۔ مسٹر ناصر نے خطبہ عید میں بتایا کہ حج ایک اہم رکن اسلام ہے اور لوگ حج کے لئے مکہ جاتے ہیں اور یہ عید حج کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے روحانی سفر کو خدا کی طرف جاری رکھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب انسان اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر کلیۃً خدا کا ہو جائے۔ نماز اور خطبہ عید کے بعد قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں پبلک کے لئے نمائش بھی لگائی گئی تھی۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 31 مئی 1995ء صفحہ 15 پر کمیونٹی نیوز کے تحت خدام و اطفال کے چوتھے سالانہ اجتماع کے بارے میں خبر لگائی ہے جو کہ 3-4 جون کو ہونا ہے۔ جس میں نماز تہجد باجماعت، پانچوں نمازیں، درس القرآن، درس حدیث (ﷺ) اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سے درس بھی دیا جائے گا۔ اس موقعہ پر سید شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل محمود تقاریر کریں گے۔

اس کے نیچے دوسری خبر بھی لگائی ہے کہ ریجنل خلافت ڈے بھی منایا جائے گا جس میں شمشاد احمد ناصر اور انور محمود خان تقریر کریں گے۔ خدام کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں کہ یہ آرگنائزیشن جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بنائی تھی یہ تنظیم نوجوانوں کے روحانی اور علمی استعدادوں کو بڑھانے کے لئے بنائی گئی تھی۔

دی لیڈر اخبار نے یکم جون 1995ء کی اشاعت میں صفحہ 17 پر ''احمدیہ موومنٹ اِن اسلام'' کے تحت خبر دی ہے کہ خدام و اطفال کی تنظیم اپنا چوتھا سالانہ ریجنل اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ خبر میں مندرجہ بالا باتوں کو ہی بیان کیا گیا ہے کہ درس ہوں گے، نمازیں ہوں گی، علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ اجتماع میں تقاریر کرنے والے شمشاد احمد ناصر، منعم نعیم اور ناحیل محمود ہوں گے۔ اسکے بعد اخبار نے نیچے دوسری خبر ہماری عید الاضحیہ کی دی ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی صفحہ 41 پر یہی خبر چوتھے ریجنل اجتماع خدام واطفال الاحمدیہ کی لگائی ہے۔

پاکستان لنک نے 2 جون 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے

Our Impotence in Bosnia.

یعنی بازنیا سے متعلق ہماری کمزوری اور بے بسی کی حالت

اس مضمون میں خاکسار نے بازنیا میں جو ظلم و ستم ہو رہا تھا کے بارے میں اپنے خیالات کا اور جو امن کے لئے غلط پالیسی بنائی گئی تھی اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

یو ایس ایشیا نیوز نے اپنی 3 جون 1995ء کی اشاعت میں ہمارے ریجنل چوتھے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کی خبر دی ہے۔ اس خبر میں اخبار نے ہماری ساری تنظیموں کے بارے میں لکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کیا ہے؟ اسی طرح انصار اللہ، اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے بارے میں بھی بتایا ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے ان سب تنظیموں کو قائم کیا تھا اور ان تنظیموں کے قائم کرنے کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے تا یہ سب تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ میں اپنے ممبرز کو روحانی اور علمی استعدادوں کے بڑھانے کے لئے کام کریں اور قوم و ملت اور ملک کے لئے بہترین وجود بنیں۔ اس اجتماع میں آسٹن، کالج سٹیشن، فلوریڈا، ڈلس، ہیوسٹن، نیو آرلینز اور تلسہ سے لوگ شامل ہوں گے۔ اجتماع کے پروگرام میں نماز تہجد، پانچوں نمازیں، درس قرآن و حدیث اور ملفوظات سے دیا جائے گا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوں گے۔ اس موقعہ پر سید شمشاد احمد ناصر ریجنل

مبلغ جماعت احمدیہ، منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ امریکہ اور ناحیل محمود ریجنل قائد خدام الاحمدیہ تقاریر کریں گے۔

دی ہیوسٹن بیچ نے جون 1995ء کی اشاعت میں ایک تصویر مع مختصر خبر کے شائع کی ہے۔ تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے ایمبیسڈر کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کر رہا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ زومانتا ایسوسی ایشن کی میٹنگ کے موقع پر قرآن کریم کا تحفہ ایمبیسڈر کو دیا گیا ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 3 جون 1995ء کی اشاعت صفحہ 37 A پر خاکسار کا مضمون بازنیا کی نازک حالت کے موقع پر شائع کیا۔ جس کا عنوان اخبار نے یہ لگایا۔

It is "Too Little, too late."

یعنی بازنیا کے لئے جو کچھ بھی کیا گیا یہ بہت ہی تھوڑا ہے اور بہت دیر سے کیا گیا ہے۔ بلکہ اوپر ایک کارٹون بھی اخبار نے بنا کر لگایا ہے۔ جس میں ایک بڑی قبر بنائی گئی ہے اور کتبہ پر بازنیا لکھا گیا ہے۔ ایک آدمی کی شکل ہے جس میں اس نے منہ پر ماسک لگایا ہوا ہے اوراس کی شکل پر لکھا ہوا ہے "The West" یعنی مغربی اقوام۔ اس کا ایک ہاتھ قبر کی طرف ہے اور دوسرے ہاتھ میں اس نے ابتدائی طبی امداد کا چھوٹا سا بیگ پکڑا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے۔

I am sorry for the delay.

افسوس کہ میں دیر سے آیا ہوں۔

اس تصویر میں بازنیا کی قبر کے ساتھ مٹی دکھائی گئی ہے اور شیول بھی جس سے مٹی ڈالی جاتی ہے۔

East Sun 1960 نے 7 جون 1995ء پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً خبر لگائی ہے جس میں خاکسار نائیجیریا کے ایمبیسڈر کو ہاؤسا زبان میں قرآن شریف پیش کر رہا ہے۔

دی لیڈر اخبار نے 8 جون 1995ء صفحہ 19 پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے

A Holy Presentation.

پاکیزہ اور مقدس تحفہ

تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر آنریبل محمد زکریا کورے کو ہاؤسا زبان میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

وائس آف ایشیا کی 12 جون 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا وہی مضمون ایڈیٹر کے نام خط کے طور پر شائع ہوا ہے جس میں بازنیا کی حالت زار اور مغربی اقوام کی بے حسی اور جو کچھ انہوں نے ظلم ہوتے دیکھ کر وقت پر مدد نہ کرنے کی بات کو بیان کیا گیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے 12 جون 1995ء کی اشاعت میں چوتھے ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کی مختصراً خبر دی ہے۔

East Sun 1960 نے اپنی اشاعت 14 جون 1995ء صفحہ 7 پر ایک تصویر کے ساتھ جس میں احباب جماعت ہیوسٹن عید الاضحیہ کی نماز عید ادا کر رہے ہیں کے ساتھ یہ خبر لگائی ہے کہ "مسلمان سالانہ حج کر رہے ہیں" اس خبر میں حج کے بارے میں اور قرآن کریم کی نمائش کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 اکتوبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط6

فجی سن نے اپنی جولائی 1995ء کی اشاعت میں "Islam Today" کے عنوان سے یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پوتے نے جماعت احمدیہ کے 47ویں جلسہ سالانہ سے خطاب کیا۔
خبر میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ یہ خبر اور 4 تصاویر شمشاد احمد ناصر نے ہمیں مہیا کی ہے۔ تصاویر میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ تقریر کر رہے ہیں۔ باقی تین تصاویر سامعین کی ہے۔ جس میں زیادہ تر بازنین لوگ شامل ہوئے ہیں۔
خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 47واں جلسہ سالانہ مسجد بیت الرحمٰن میں 23 تا 25 جون 1995ء منعقد ہوا جو کہ جماعت کی نئی مسجد ہے اور اس کا سال گزشتہ میں مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاح کیا تھا۔
جلسہ کا پہلا سیشن مرزا مظفر احمد کی صدارت میں ہوا۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور جماعت امریکہ کے امیر ہیں۔ آپ نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ حاضرین میں امریکہ کے مختلف ریاستوں سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ کینیڈا اور پاکستان سے بھی مہمان شریک تھے۔ جلسہ کے موقع پر حکومتی سطح کے نمائندے اور باز نیا کے لوگ بھی شامل تھے۔ مرزا مظفر احمد نے جلسہ کی غرض وغایت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے الفاظ میں بیان کی۔ اس موقع پر دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا جن میں منیر حامد نے "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"، "مسلمانوں کی طرز بودوباش غیر مسلم معاشرہ میں" مبشر احمد، "پہلے مبلغین کرام کی خدمات" کرنل

فضل احمد، ''اسلام امن اور برداشت کا مذہب ہے'' مظفر احمد ظفر نائب امیر امریکہ، ''تمام برکات کا سرچشمہ محمد ﷺ ہیں'' انعام الحق کوثر۔

ہفتہ و اتوار کو سید شمشاد احمد ناصر اور مرزا محمود احمد (ریجنل مبلغین) نے نماز تہجد اور درس دیا۔ جلسہ کے آخری سیشن کی صدارت شیخ مبارک احمد نے کی جو کہ جماعت امریکہ کے امیر و مشنری انچارج رہ چکے ہیں۔ اس موقعہ پر مرزا مظفر احمد صاحب نے بھی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے حاضرین کی توجہ اسلامی اخوت و محبت، برداشت کی طرف دلائی۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے آپ کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کرنا چاہئے۔ جس طرح کہ آنحضرت ﷺ نے پیش کیا تھا۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ہمیں بلا امتیاز مذہب، رنگ اور نسل کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ میں تین ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔ تینوں دن حاضرین کو مفت کھانا پیش کیا گیا۔ منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ نے رضا کار جلسہ کی خدمت کے لئے پیش کئے تھے۔

دی مارننگ نیوز آرکنساس سٹیٹ کا اخبار ہے جس نے 27 جولائی 1995ء صفحہ 12 A پر خاکسار کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جو کہ Mr Russul Ray نے لیا تھا۔ یہ اخبار کے 1/4 صفحہ شائع ہوا ہے۔ اس خبر اور انٹرویو کا عنوان ہے۔

Islamic Missionary Chides U.S. on role in Bosnia.

یعنی مسلمان مبلغ امریکہ کو بازنیا کے مسئلہ پر سرزنش کرتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ بازنیا کے مسئلہ پر امریکہ کی سرد مہری نے کام خراب کیا گیا ہے یہ ان کا دوغلا پن بھی ہے یہ لوگ ہیں جنہوں نے سربین کو مسلمانوں کے قتل پر آمادہ کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ریورنڈ سید شمشاد احمد ناصر نے جو امریکہ کے 6 مبلغین میں سے ایک ہیں نے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکہ تو سپر پاور ہے پھر اس نے کیوں موقع پر بازنین کی مدد نہیں کی۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت کا تعارف دیا کہ شمشاد جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں جو کہ ہیوسٹن میں رہتے ہیں۔ شمشاد نے مزید کہا کہ امریکہ تو صرف اور صرف اپنے مفاد کو سرفہرست رکھتا ہے اسے دوسروں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ جس طرح 1991ء میں گلف میں جنگ ہوئی گلف کے مسائل مسلمانوں کے اپنے تھے جنہیں وہ خود حل کرتے لیکن تیل کی پیداوار کی وجہ سے امریکہ نے وہاں دخل اندازی کی۔ جس کا اس کو فائدہ ہونا تھا۔ شمشاد نے کہا اسی طرح بازنین مسلمانوں پر پابندیاں لگائی گئیں اور انہیں ہر طرف سے نہتے کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ سربین سے اپنا دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہے اور سب سے زیادہ قابل افسوس امر یہ بھی ہے کہ انہیں ایسے مسلمان ممالک سے بھی ہتھیار اور مدد لینے کی اجازت نہ دی گئی جبکہ اس کے برعکس سربین کو بازنین مسلمانوں کو قتل عام کرنے کی اجازت تھی۔ یہ مسلمانوں کے خلاف امریکہ اور مغربی اقوام کی کھلم کھلا سازش ہے۔ اب یو ایس، برطانیہ اور فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ سربین پر حملہ کریں گے اگر وہ بازنین کے علاقوں پر حملہ کرنے سے باز نہ آئے۔

انڈیا ہیرلڈ۔ 17 جولائی 1995ء صفحہ 26 پر اپنی اشاعت میں جماعت احمدیہ امریکہ کے 47 ویں جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں دو تصاویر ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم مرزا مظفر احمد صاحب تقریر کر رہے ہیں (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) اور دوسری تصویر میں بازنین مسلمان تقریر سن رہے ہیں۔

اخبار نے نصف صفحہ پر خبر اور تصویریں دی ہیں۔ خبر میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کا 47 واں جلسہ سالانہ 23 تا 25 جون 1995ء مسجد بیت الرحمن میری لینڈ میں ہوا اس مسجد کا افتتاح گزشتہ سال جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد نے کیا تھا۔ جلسہ جمعہ کی نماز کے ساتھ شروع ہوا۔ جلسہ کی صدارت مرزا مظفر احمد امیر جماعت امریکہ نے کی۔ آپ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے بھی ہیں۔ آپ نے سب حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کیا۔ امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی مندوبین جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں حکومتی سطح اور سیاسی لیڈروں نے بھی

شرکت کی۔ اس کے علاوہ بازنین مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ ایم ایم احمد نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد دلوں کی صفائی ہے جس سے انسان خدا کی طرف جھکے اور ان میں تقویٰ آجائے۔ ایم ایم احمد کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ جس میں منیر حامد ''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے'' مبشر احمد نے ''مختلف قومیتوں کے درمیان رہتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا'' کرنل فضل احمد نے ''ابتدائی مبلغین کی خدمات'' نائب امیر مظفر احمد ظفر نے ''اسلام کا امن کا پیغام اور برداشت'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ہفتہ و اتوار کو نماز تہجد شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ اور مرزا محمود احمد نے پڑھائیں اور درس دیئے۔ درس کے موضوع تھے: ''نماز کی اہمیت'' اور ''اللہ تعالیٰ کی صفات'' آخری سیشن میں مرزا مظفر احمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسلامی محبت و اخوت کا پرچار کرنا چاہئے اور اپنے عملی نمونہ سے اظہار جس کا طریق آنحضرت ﷺ نے سکھایا ہے اپنانا چاہئے۔ اس سیشن کی صدارت شیخ مبارک احمد صاحب نے کی جو امریکہ کے سابق امیر و مشنری انچارج ہیں۔ جلسہ میں قریباً 3 ہزار مہمان شریک ہوئے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 19 جولائی 1995ء صفحہ 8 پر کمیونٹی نیوز کے تحت مختصراً خبر دی ہے کہ سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ساؤتھ ریجن نے جماعت احمدیہ کا 47واں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

یو ایس نیوز نے 15 جولائی 1995ء کی اشاعت میں امریکہ کے 47ویں جلسہ سالانہ کی ایک سامعین کی تصویر کے ساتھ مختصراً خبر دی کہ گزشتہ ماہ (جون) میں جماعت احمدیہ امریکہ نے اپنا 47واں جلسہ سالانہ میری لینڈ میں منعقد کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام بھی نشر کیا گیا۔ منعم نعیم صدر خدام الاحمدیہ نے جلسہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے رضاکار مہیا کئے۔

وائس آف ایشیا۔ 17 جولائی 1995 صفحہ 34 پر ہمارے 47ویں جلسہ سالانہ کی پورے صفحہ کی خبر دی۔ اس میں انہوں نے دو تصاویر شائع کیں۔ ایک مسجد بیت الرحمن کی اور ایک صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت یو ایس اے کی۔ خبر میں انہوں نے لکھا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 47

واں جلسہ سالانہ 23 تا 25 جون 1995ء سلور سپرنگ میری لینڈ میں ہوا۔ جس میں قریباً 3 ہزار احمدیوں نے سارے امریکہ سے شرکت کی۔ کینیڈا اور پاکستان سے بھی مہمان شامل ہوئے۔ اس جلسہ کے اختتامی سیشن کی صدارت صاحبزادہ ایم ایم احمد نے کی جو جماعت امریکہ کے نیشنل صدر ہیں اور آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ہیں۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ آپ کے علاوہ بھی مقررین نے جلسہ میں تقاریر کیں۔ ''اسلام کا امن کا پیغام'' پر مظفر احمد ظفر نائب امیر امریکہ نے۔ انعام الحق کوثر نے ''ہر قسم کی بھلائی اور برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہیں'' کے عنوان پر کی۔ دوسرے اور تیسرے دن نماز تہجد ہوئی جو سید شمشاد احمد ناصر اور مرزا محمود احمد ریجنل مبلغین نے پڑھائیں اور درس دیا۔

جلسہ کے فائنل اور اختتامی سیشن کی صدارت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کی جس میں ایم ایم احمد نے تقریر کرتے ہوئے سامعین کو آپس میں پیار و محبت اور اخوت جو کہ اسلامی تعلیم ہے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اقدار اور اخلاق کو اپنانے کی تلقین کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کی بھی ترغیب دی۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز نے صفحہ اول پر اپنے سٹاف رائٹر Rusty Garrett کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ جس کا عنوان ہے

Islamic Group says Prejudice fuels Bosnian conflict

''مسلمانوں کا گروہ کہتا ہے کہ تعصب نے بازنین مسئلہ کو زیادہ خراب کیا ہے۔''

اخبار نے لکھا کہ مسلمانوں کا گروہ ''جماعت احمدیہ'] جو کہ انٹرنیشنل مسلمانوں کی تنظیم ہے، نے کہا ہے کہ ''تعصب'' کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف بازنیا میں مسائل زیادہ خراب ہوئے ہیں۔ سید مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں کہتے ہیں کہ بازنین کا مسئلہ اور ان کے بے دریغ قتل عام پر جو امریکہ اور دیگر سیاستدانوں اور ملکوں نے سرد مہری دکھائی ہے اس میں بظاہر تو وہ ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں لیکن درحقیقت انہوں نے اس مسئلہ کے حل کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز کے ساتھ دیئے گئے ایک انٹرویو میں مسٹر ناصر نے کہا ہے کہ اگرچہ یونائیٹڈ نیشن نے نیو ورلڈ آرڈر کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے مگر اس کے نتیجہ میں سربین نے بہت زیادہ بازنین کے خلاف جارحانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بازنین مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ مغربی اقوام کا خیال ہے کہ یورپ کی سرزمین پر کہیں بھی اسلامی حکومت نہیں ہونی چاہئے۔ مسٹر ناصر اور مسٹر حمید نسیم نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اسی قسم کا تعصب گلف وار میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔ مسٹر ناصر نے یہ بھی کہا ہے کہ کیا50 سال بعد مسلمانوں کے لئے بھی اسی قسم کا ایک میوزیم بنا دیا جائے گا جس طرح ہالوکوسٹ کے لئے بنایا گیا ہے؟ ضروری ہے کہ بجائے اس کے کچھ بروقت اقدام کئے جائیں۔

مسٹر ناصر نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکن کو چاہئے کہ بازنین کے بارے میں اپنی پالیسی کو تبدیل کریں اور حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ بازنین کے بنیادی حقوق کے لئے اور ان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیں۔

مسٹر ناصر نے مزید بتایا کہ ان کی جماعت امریکن لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے بارے میں آگاہی دینا چاہتی ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے اسلام کے خلاف غلط فہمیاں بھی پھیل رہی ہیں۔ بعض امریکن تو اسلام اور دہشت گردی کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے اپنی 13 جولائی 1995ء صفحہ 6 پر ”احمدیہ“ کے عنوان سے ہمارے 47ویں جلسہ سالانہ امریکہ کی مختصراً خبر دی ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل۔4 اکتوبر 1995ء کمیونٹی نیوز کے تحت ”اسلامک میٹنگ“ کے عنوان سے خبر دی ہے کہ ہیوسٹن میں جماعت احمدیہ بانیءاسلام کی سیرت پر ایک ریجنل جلسہ کر رہی ہے جس میں مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر امریکہ (نیشنل نائب صدر)، مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ اور مکرم عیسیٰ جبرئیل صاحب تقاریر کریں گے۔

اس کانفرنس کا مقصد محمد ﷺ کی تعلیم سے آگاہی دینے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف شہروں انگلیٹن، وکٹوریہ پورٹ لواکا، ڈلس اور نیو آرلینز سے احباب شامل ہوں گے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 7 اکتوبر 1995ء سیکشن E میں نہایت مختصراً اعلان میں دوسری مرتبہ ہمارے ریجنل کانفرنس جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بتایا ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

انڈیا ہیرلڈ نے 2 اکتوبر 1995ء صفحہ 8 پر ہمارے ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کے منعقد ہونے کی خبر اعلان کے طور پر شائع کی اور جلسہ سیرت النبی ﷺ کا مقصد بیان کیا۔

میموریل سپرنگ برانچ سن نے 5 اکتوبر 1995ء میں صفحہ B 1 پر کلینڈر میں ہمارے مذکورہ بالا ریجنل سیرت النبی ﷺ کے جلسے کا اعلان شائع کیا ہے جس کا انعقاد 8 اکتوبر 1995ء کو ہونا ہے۔

وائس آف ایشیا نے بھی 2 اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کی خبر تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر میں جلسہ کا مقصد بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کے بارے میں بھی معلومات دی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم 1400 سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے اور آپ کے ذریعہ ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ مکمل اور کامل شریعت نازل فرمائی۔ مسلمانوں کے اعتقاد میں ہے کہ آپ جو مذہب لے کر آئے وہ کامل ہے یعنی اسلام۔ اور کامل شریعت جو لے کر آئے وہ قرآن کریم ہے۔ اس جلسہ کی آرگنائزیشن جماعت احمدیہ کا اعتقاد ہے کہ آخری زمانے میں جس مصلح نے آنا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں، جو آچکے ہیں۔ اور اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 48 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

پاکستان لنک 6 اکتوبر 1995ء کی اشاعت کے صفحہ 25 پر ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اعلان شائع کرتا ہے۔

ساؤتھ چائینیز ڈیلی نیوز۔ اخبار کی 4 اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں (چینی اخبار) چینی زبان میں ریجنل جلسہ سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا اعلان ہے۔ اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا تعارف نیز مقررین مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر امریکہ اور خاکسار شمشاد احمد ناصر کے نام بھی لکھے ہیں۔

دی لیڈر اخبار نے 5 اکتوبر 1995ء صفحہ 14 پر ”چرچ نیوز“ کے تحت ”احمدیہ موومنٹ اِن اسلام‘] کی خبریوں شائع کی ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ ہیوسٹن 8 اکتوبر کو اپنا ریجنل جلسہ سیرت النبی منعقد کر رہی ہے جس میں بانی اسلام محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اخلاق اور تعلیمات پر تقاریر ہوں گی۔ اس سے لوگوں کی اسلام کے بارے میں اور بانی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس ایک بجے دوپہر سے 3 بجے دوپہر تک پریڈ ہال میں ہوگی جس میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر اور مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ساؤتھ ریجن اور مکرم عیسیٰ جبرئیل صاحب تقاریر کریں گے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اس ریجنل جلسہ سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ذکر کیا ہے۔

ہیوسٹن ڈیفنڈر یہ کلیۃً ایفرو امریکن اخبار ہے۔ اس نے بھی ”چرچ“ کے تحت جماعت احمدیہ مسلمہ کے ریجنل جلسہ سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا اعلان صفحہ 4 پر شائع کیا ہے۔

دی ہیوسٹن پنچ نے دسمبر 1995ء صفحہ 22 پر ایک تصویر شائع کی ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لیڈر مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب ایک سمپوزیم میں نائیجیریا کے سفیر کو قرآن کریم اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ تصویر میں مکرم منعم نعیم صاحب بھی ہیں۔ (جو اس وقت صدر خدام الاحمدیہ امریکہ تھے)

دی ہیوسٹن پنچ ہی میں ایک چوتھائی صفحہ کا ہمارا اشتہار بھی ”What is Islam“ کے عنوان سے شائع ہوا۔ یعنی ”اسلام کیا ہے؟“ جس میں لکھا گیا تھا کہ اسلام کا مطلب امن ہے۔ اور اس مذہب کا

مقصد امن حاصل کرنا اور قیام امن کا حصول ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت سے ممکن ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنے نبی، مصلح اور ریفارمرز بھیجے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ مکمل اور جامع پیغام قرآن کریم کی صورت میں بھیجا جو تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ دیگر مذاہب کی تمام خوبیاں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔

اس اشتہار کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت یا اس زمانے میں اسلام آپ کے لئے کیا پیش کرتا ہے؟

1. عدل و مساوات ہر ایک کے لئے۔ عزت و احترام اور برابری کے حقوق سب کے لئے۔
2. آزادی ضمیر
3. تمام دنیا کی یک جہتی اور بلا امتیاز مذہب و ملت ورنگ و نسل برابری کے حقوق۔
4. اسلامی کا مالی نظام و معاشی نظام
5. توبہ اور اصلاح کے ذریعہ حصولِ نجات

اس کے آخر میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے تا مزید معلومات حاصل کرنے والے فون کے ذریعہ یا ملاقات کے ذریعہ اپنے مسائل اور سوالوں کا جواب حاصل کر سکیں۔

دی پورٹ لِوا کاویو نے 20 ستمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا ”کرسمس“ کے بارے میں مضمون شائع کیا ہے جو ایڈیٹر کے نام ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا ہے:

عیسائی دنیا میں زیادہ تر اس بات کا رجحان پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 25 دسمبر کو پیدا ہوئے۔ اگر ہم کتب مقدسہ اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ کسی صورت میں بھی 25 دسمبر کی تاریخ آپ کی پیدائش کی نہیں بنتی۔ خاکسار نے لوقا باب 2 آیات 7 اور 8 کا حوالہ دیا ہے کہ اس کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی گڈریئے رات کو باہر سوتے اور اپنے جانوروں کی حفاظت کرتے تھے چونکہ دسمبر کی ان تاریخوں میں سردی کی وجہ سے رات کو

باہر سونا ناممکن ہوتا تھا اس لئے 25 دسمبر حضرت عیسیٰ کی یوم پیدائش نہیں ہو سکتی۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا نے بھی لکھا ہے کہ یہ تو ایک Pagan Holiday تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم نے بھی حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ایسے دن تھے کہ جب کھجور کے درختوں پر پکی کھجوریں لگی ہوئی تھیں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ موسم دسمبر کا نہیں ہو سکتا بلکہ اگست اور ستمبر کا ہو سکتا ہے۔

ویسٹ سائڈسن نے بھی اپنی اشاعت 21 دسمبر 1995ء میں "Letter" کے تحت "Is it Dec 25" ایڈیٹر کے نام خاکسار کا مندرجہ بالا خط (مضمون) شائع کیا ہے۔ اور اس کے 4 پوائنٹس بیان کئے ہیں۔

انڈو امریکن نیوز نے 25 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا یہی مضمون خط کی صورت میں من و عن شائع کیا ہے جس کا عنوان تھا:

Why is Christmas Celebrated in December?

کرسمس دسمبر میں کیوں منائی جاتی ہے؟

وائس آف ایشیا نے بھی اپنی 25 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں خاکسار کا کرسمس کے بارے میں پورا مضمون خط کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن، تاریخ اور بائبل کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ 25 دسمبر کی تاریخ کسی صورت میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یوم پیدائش نہیں بنتی اور عیسائیت کے سکالرز بھی اس بات پر متفق ہیں۔

انڈیا ہیرلڈ نے بھی اپنی 25 دسمبر کی اشاعت میں خاکسار کے اس مضمون کو شائع کیا لیکن اس کا عنوان یہ دیا

Critique on Significance of Christmas.

"کرسمس کی اہمیت پر تنقید"

دی لیڈر نے خاکسار کا یہی مضمون کرسمس کے حوالے سے 28 دسمبر 1995ء کی اشاعت میں اس عنوان سے شائع کیا۔

It is the Wrong Time of the Year?

کیا سال کے ان دنوں میں (کرسمس کو منانا) غلط ہے؟

انڈیا ہیرلڈ نے 5 جنوری 1996ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک اور مضمون

Jesus Died in Kashmir.

”حضرت عیسیٰ کشمیر میں وفات پا گئے ہیں“ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ 18 دسمبر 1995ء کے ٹائم میگزین میں عیسائی سکالرز کی تحقیق پر کئی سوالات اٹھتے ہیں۔

ہمیں کس پر یقین کرنا چاہئے؟ کیا ہمیں ان محققین پر یقین رکھنا چاہئے جنہوں نے برسوں سے Dead Sea Scrolls پر اپنی تحقیقات چھپائے رکھیں یا ہمیں Turin Shroud کے مسیحی محققین پر یقین کرنا چاہئے جو ان حقائق سے انکار کرتے ہیں جو ان کے عقیدے کے منافی ہیں۔

اگر حضرت عیسیٰ کو مصلوب کیا گیا تھا اور وہ صلیب پر مارے گئے تھے تو پھر ان کی قبر یروشلم میں ہونی چاہئے تھی اور ان کی قبر کو عیسائیوں کے ذریعہ محفوظ کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ وہ اس قبر کو اپنی سب سے مقدس جگہ سمجھتے۔ مسلمانوں کو بھی ان کی قبر کی حفاظت کرنی چاہئے تھی کیونکہ مسلمان ان کو نبی سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے تھے۔ وہ بے ہوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمن سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا۔ اور انہوں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ وہ ایک نبی کی حیثیت میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔ انہوں نے اپنا مشن مکمل کر کے کشمیر ہی میں وفات پائی اور وہ اسی طرح وفات پا گئے جس طرح حضرت موسیٰؑ یا حضرت داؤدؑ وفات پا گئے تھے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی 15 جنوری 1996ء کی اشاعت میں رمضان المبارک کے بارے میں مختصراً خبر شائع کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ رمضان المبارک 22 جنوری سے 19 فروری تک ہوگا اور احمدیہ مسلم سینٹر واقع Fairbank 8121 میں روزانہ درس القرآن، پانچوں نمازیں اور نماز تراویح کا اہتمام ہوا کرے گا۔

انڈو امریکہ نیوز نے رمضان المبارک کی خبر اپنے 29 جنوری 1996ء میں شائع کی۔

دی لیڈر اخبار نے بھی 18 جنوری 1996ء صفحہ 16 پر مندرجہ بالا خبر رمضان المبارک کے بارے میں شائع کی۔

West sun نے اپنی 24 جنوری 1960 کی اشاعت میں پورے صفحہ پر رمضان المبارک کی خبر دی۔ جس میں خاکسار کی تصویر بھی ہے۔ خاکسار نے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا ہوا ہے۔ اس میں خبر کے ساتھ خاکسار کا انٹرویو بھی شامل اشاعت ہے کہ رمضان کا کیا مطلب ہے اور اس کے فوائد و برکات کیا ہیں؟ غرباء کا خاص طور پر خیال رکھنا انسان کی حقیقی روح ہے۔ یہی وہ رمضان کا مہینہ ہے کہ جس میں نبی کریم بانی اسلام محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ رمضان سے انسان اپنی تربیت کرتا ہے۔

خاکسار کی تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا کہ سید شمشاد احمد ناصر جو کہ مسلمانوں کا مبلغ ہے اور یہاں 1992ء میں آیا ہے یہ یہاں کی کمیونٹی کو اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے تاکہ لوگ بہتر رنگ میں اسلام کی تعلیم اور مذہب کو سمجھ سکیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلم مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے اگرچہ بہت سے ممالک کے سفراء اور لوگوں سے تعلق رکھا ہوا ہے لیکن ان کا بڑا مقصد یہاں کے لوکل عوام کی خدمت کرنا ہے اور یہاں ان کی جماعت اور کمیونٹی کے 200 سے زائد لوگ ہیں۔ مسٹر شمشاد نے بتایا کہ مجھے فون پر کالز آتی ہیں اور لوگ اسلام کے بارے میں معلومات لیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اسلام میں کس طرح داخل ہوا جاتا ہے (یعنی کس طرح مسلمان ہونا ہوتا ہے)۔ مسٹر شمشاد کے دفتر میں کتب کی بہت سی الماریاں ہیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی ہیں مثلاً رشین، سپینش اور جاپانی۔ مسٹر شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ اس کی کمیونٹی کے لوگ امریکن بھی ہیں، میکسیکن بھی ہیں اور ایشیا، مڈل ایسٹ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اخبار نے خاکسار کے متعلق بھی کافی معلومات لکھی ہیں کہ کب مبلغ بنا اور کہاں کہاں خدمت کی توفیق ملی۔ لباس کے بارے میں اور پانچوں نمازوں علاوہ اور دیگر باتیں بھی لکھیں ہیں۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 24 جنوری 1996ء کی اشاعت میں ''اسلامک کمیونٹی رمضان منارہی ہے'' کے عنوان سے نصف صفحہ کی خبر دی ہے۔ جس میں خاکسار کی ایک تصویر بھی جس میں ہاتھ میں قرآن کریم پکڑا ہوا ہے اور پیچھے خلفائے کرام کی تصاویر نظر آرہی ہیں، شائع کی ہیں۔

اخبار کی رپورٹر Cheryl, Dorsett نے یہ انٹرویو لیا۔ خبر میں رمضان کی اہمیت کے بارے میں بیان کرنے کے بعد لکھا کہ مسٹر شمشاد احمد ناصر علاقہ کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ہماری مسجد میں آکر رمضان کی عبادت میں شامل ہوں۔ رمضان کے دنوں میں خاص طور پر نمازوں کا اہتمام اور لیکچر (درس) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

رمضان کی عبادات میں ہر شخص کے لئے پیغام اور سبق ہے۔ رمضان اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ (اخبار نے پانچوں ارکان اسلام کی بابت بیان کیا ہے جو خاکسار نے بتایا) رمضان کی فلاسفی، کن کن لوگوں پر روزہ فرض ہے اور کون کون لوگ روزے سے مستثنیٰ ہیں کا بھی ذکر ہے۔ روزہ رکھنے اور کھولنے کے اوقات نیز عید منانے کے بارے میں بھی تفصیل ہے۔

انڈیا ہیرلڈ نے بھی اپنی 19 جنوری 1996ء کی اشاعت میں ایک چوتھائی صفحہ پر رمضان المبارک کی تفصیل کے ساتھ خبر دی ہے۔

یو ایس ایشین نیوز نے اپنی اشاعت 20 جنوری 1996ء میں رمضان کی مندرجہ بالا خبر دی ہے۔

دی ہیوسٹن پنچ نے اپنی فروری 1996ء صفحہ 16 کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط ایڈیٹر کے نام شائع کیا ہے جس میں عیسائی دنیا کے عقیدہ 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بارے میں ہے کہ یہ تاریخ نہ ہی بائبل سے اور نہ ہی قرآن سے درست معلوم ہوتی ہے بلکہ عیسائی سکالرز بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہوگئے ہیں اور ان کی ریسرچ بھی یہی بتارہی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش ستمبر کے مہینہ میں معلوم ہوتی ہے اور دسمبر کے مہینہ میں غلط ثابت ہوگئی ہے۔ (یہ خط / مضمون دسمبر میں شائع ہونے کی بجائے فروری میں شائع ہوا)

یو ایس ایشیا نیوز نے اپنی 24 فروری 1996ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کی خبر شائع کی ہے۔

اخبار نے ہیوسٹن کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ انڈیا کا 104 جلسہ سالانہ قادیان انڈیا میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے علاوہ دیگر 24 ممالک کے نمائندگان بھی شامل ہوئے جن میں بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، بھوٹان، جرمنی، انگلینڈ، کینیڈا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس، سویڈن، آسٹریلیا، سنگاپور، ڈنمارک، برما، جاپان، ساؤتھ افریقہ، ملائیشیا، یو اے ای اور نیدرلینڈ کے ممالک شامل تھے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جلسہ کا افتتاحی خطاب اور اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ خطابات لندن سے لائیو سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر ہوئے۔

نیز لکھا کہ جلسہ سالانہ میں روحانیت کا منظر تھا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں پاکستان اور ہندوستان کے عوام کو نصیحت کی کہ وہ آپس میں پیار، محبت اور اخوت اور برداشت کی فضاء کو بہتر رنگ میں پیدا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک کے لوگ اپنے اپنے ملکوں سے وفاداری بھی رکھ سکتے ہیں۔ آپ نے دونوں ملکوں کو نصیحت فرمائی کہ آپس میں جو ٹینشن ہے اس کو دور کر کے امن اور آشتی کی فضاء دونوں ملکوں میں پیدا کریں۔ دونوں ملک جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ دونوں ملک غریب ہیں پھر بھی انہوں نے اپنے دفاع کے لئے ایک اچھا خاصا بجٹ مختص کیا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے دونوں ملکوں کی غربت کے اعداد و شمار بھی بیان کئے۔ آپ نے فرمایا (یہ 1995ء کی بات ہو رہی ہے) کہ ہندوستان کے 300 ملین لوگ غربت کی نچلی سطح پر زندگی گزار رہے ہیں اور پاکستان میں 130 ملین لوگ۔ آپ نے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف آنے اور بلخصوص احمدی مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اس کام کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں کہ لوگ خدائے واحد کی طرف آئیں۔ آپ نے جلسہ کے اختتام پر دعا بھی کرائی۔ آپ

نے جلسہ کے شاملین کو محبت بھرا اسلام بھی پہنچایا اور ان کے حق میں دردمندانہ دعائیں بھی کیں۔
جلسہ کے موقعہ پر ہندوستان کے وزیر خارجہ مسٹر آر ایل بھاٹیا بھی شامل ہوئے تھے۔
انڈیا ہیرلڈ نے اپنی 9 فروری 1996ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر افتتاحی واختتامی خطاب کا ذکر کیا اور اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی خبر کے ساتھ شائع کی۔ (تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے) اس اخبار نے خبر کے آخر پر لکھا ہے کہ اگر آپ کو مزید معلومات چاہئیں تو آپ مسٹر سید شمشاد احمد ناصر سے 713-896-8969 پر فون کر کے رابطہ اور معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
دی ہیوسٹن پنچ نے بھی فروری 1996 صفحہ 15 کی اشاعت میں جلسہ سالانہ قادیان کا 104 ویں جلسہ کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اخبار نے خبر کا عنوان یہ دیا ہے۔
Ahmadiyya Muslim Held 104th Annual Convention in India کہ احمدیہ مسلم جماعت نے انڈیا میں اپنا 104 واں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔
تفصیل قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔
دی لیڈر اخبار نے اپنی 14 مارچ 1996ء کی اشاعت میں صفحہ 19-20 پر ہماری عید الفطر منانے کی خبر شائع کی ہے۔ اخبار نے لکھا احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران نے 20 فروری کو عید الفطر اپنے سینٹر میں منائی۔ ساؤتھ ریجن کے مشنری شمشاد ناصر نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے رمضان کے فلسفہ اور عید الفطر منانے کے بارے میں بیان کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے کہا کہ غرباء کی خدمت اور مدد کا سبق جو رمضان میں حاصل کیا ہے اسے جاری رکھیں۔
وائس آف ایشیا نے قادیان کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے اس عنوان کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا نے انڈیا اور پاکستان کو امن کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے۔ اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع کی ہے اور خبر کا متن قریباً وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

وائس آف ایشیا نے 11 مارچ 1996ء کی اشاعت سید ممتاز احمد کے حوالہ سے عیدالفطر کی خبر شائع کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ رمضان کے بعد احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اپنے سینٹر واقع 8121 Fairbank White Oak Rd. پر اپنی عیدالفطر منائی۔ ریجنل مبلغ مسٹر شمشاد ناصر نے نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ خطبہ عید میں سب سے پہلے انہوں نے امریکہ کے نیشنل صدر مسٹر ایم ایم احمد کا پیغام اور عید مبارک دی۔

مسٹر شمشاد ناصر نے حاضرین کو عید کا مقصد بتایا۔ اب رمضان اور عید کے بعد بھی ہمیں رمضان کے سبق کو یاد رکھنا چاہئے اور غرباء کی ہمدردی اور خبر گیری کرتے رہنا چاہئے۔ شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ رمضان کے بعد سب کو اپنے اپنے شیطان کو زنجیر میں جکڑے رہنے دینا چاہئے۔ جس کو رمضان المبارک میں آپ نے جکڑ کر رکھا تھا۔ عید کے موقع پر صرف اچھے کپڑے پہننا اور اچھے کھانے کھا لینا ہی عید نہیں ہے بلکہ حقیقی عید یہ ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچائیں۔ شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا درس القرآن ہم سنتے رہے۔ یہ درس Live تھا جس کا مختلف زبانوں میں بھی ساتھ کے ساتھ ترجمہ نشر ہو رہا تھا۔ رمضان کے آخری دن حضرت مرزا طاہر احمد نے اجتماعی دعا بھی کرائی۔ جس میں آپ نے یاددہانی کرائی کہ سب امۃ مسلمہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور تمام احمدیوں اور پاکستان کی عوام کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اس موقعہ پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 اکتوبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط7

یو ایس ایشیا نیوز نے 9 مارچ 1996ء کی اشاعت میں نصف صفحہ پر ہماری عید الفطر کی خبر دی۔ خبر قریباً اوپر درج شدہ کے مطابق ہی ہے۔ خبر کے ساتھ تصویر بھی دی ہے جس میں خاکسار عید کا خطبہ دے رہا ہے اور سامعین بھی نظر آرہے ہیں۔

انڈیا ہیرلڈ نے 15 مارچ 1996ء کی اشاعت میں نصف صفحہ کی خبر عید الفطر کی دی ہے۔ خبر کا متن قریباً اوپر والا ہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصویر بھی دی ہے جس میں ہم عید پڑھ رہے ہیں۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اپنی اشاعت میں 20 فروری کو ہماری عید الفطر کے منانے کی خبر مع تصویر کے شائع کی ہے۔ تصویر میں ہم نماز عید ادا کر رہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے "احمدی مسلم نماز پڑھتے ہوئے" خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اوپر لکھا جاچکا ہے۔

دی مارننگ نیوز۔ آرکنساس نے 20 مارچ 1996ء صفحہ 8 A پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں خاکسار نے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا ہوا ہے جبکہ بیک گراؤنڈ میں خانہ کعبہ کی بہت بڑی تصویر ہے۔ خبر کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ باسکٹ بال کے ایک بہت مشہور کھلاڑی جو مسلمان تھے انہوں نے امریکہ کے قومی ترانہ سنائے جانے کے وقت کھڑے ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر بہت بڑا شور برپا ہوا۔ یہ چونکہ مسلمان تھے اس لئے لوگوں نے خیال کیا اور ان کے بیانات کی وجہ سے بھی کہ اسلام قومی ترانہ کا ادب نہیں سکھاتا اس پر خاکسار نے انٹرویو دیا اور اس مذکورہ بالا اخبار نے شائع کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام تو ہر ایک کی عزت و احترام سکھاتا ہے۔ قومی ترانہ کے وقت کھڑے ہونا عبادت نہیں ہے بلکہ احترام ہے۔ اسلام کی تعلیم تو احترام اور عزت

سکھاتی ہے اس لئے لوگوں کو غلط فہمی نہ ہو کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے جو مسلمان کھلاڑی مسٹر رؤف نے کیا ہے۔ جس پر باسکٹ بال کی لیگ نے ان کی رکنیت ختم کر دی۔ بعد میں جب مسٹر رؤف نے دوسرے مسلمانوں سے مشورہ کیا اور پھر اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اسلام تو ہر ملک کے شہری کو یہ بات سکھاتا ہے کہ وہ ملک کے قوانین کی پابندی اور احترام اور اطاعت کرے۔
مکرم حمید نسیم جو کہ آرکنساس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (یاد رہے کہ مکرم حمید نسیم بھی احمدی ہیں) حمید نسیم نے بتایا کہ ملک سے محبت کرنا بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ شمشاد کے وزٹ (اس علاقہ میں) کا مقصد یہ ہے تا اسلام کی تعلیمات کو پھیلایا جائے اور خصوصیت کے ساتھ کہ اسلام محبت، امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا مذہب ہے۔ ''ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک آجائیں۔'' شمشاد نے بتایا۔
شمشاد نے یہ بھی کہا کہ ہم چاہتے ہیں معاشرہ میں اخلاقی اور روحانی تبدیلی لائیں۔ قرآن کریم کے اب تک 60 سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔
شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان میں ایک آئینی ترمیم کی وجہ سے احمدیوں پر مختلف قسم کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں کیونکہ قانونی طور پر انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکا گیا ہے اگر وہ کریں گے تو سیدھا جیل جائیں گے۔ شمشاد نے تفصیلات بیان کیں کہ اس وقت تک ہمارے بہت سے لوگوں کو جیل میں بند کر دیا گیا ہے اور 23 لوگوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ احمدیوں کے بہت سے گھر جلا دیئے گئے۔ مساجد کو سیل کر دیا گیا ہے اور احمدیوں کے خلاف بہت سے جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں۔ شمشاد نے بتایا کہ خود ان کے والد سید شوکت علی کو بھی ایک اسی قسم کے جھوٹے مقدمہ کی بناء پر 2 ہفتے تک جیل میں رہنا پڑا ہے۔
''ہمیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف خدا کی مدد چاہیئے ہم چاہتے ہیں کہ احترام کیا جائے۔'' شمشاد نے کہا۔

East Sun 1960 نے 13 مارچ 1996ء صفحہ B 2 پر ہماری عید الفطر کی خبر دی ہے۔ عید الفطر کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ وہی متن ہے۔

وائس آف ایشیا نے 6 مئی 1996ء کی اشاعت میں ہماری عید الاضحیہ کی خبر دی ہے۔ خبر میں خاکسار کے حوالہ سے حج کی فلاسفی، یہ اسلام کا رکن ہے اور دیگر امور بیان کئے گئے ہیں۔ جس میں نماز عید اور دعا کے بعد خاکسار ایک بچے عزیزم سعد خان کی آمین کرا رہا ہے۔ خبر میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ 250 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 18 مئی 1996ء کی اشاعت میں صفحہ E 2 پر ہمارے خدام اور لجنہ کے ریجنل اجتماع کے بارے میں خبر شائع کی ہے جو کہ 25 اور 26 مئی کو ریجنل ہیڈ کوارٹر ہیوسٹن میں ہونا ہے۔ جس میں لوزیانا، آرکنساس، اُوکلوہوما سے قریباً 300 افراد شامل ہوں گے۔ اس موقعہ پر کھیلوں کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز (آرکنساس) نے 23 مارچ 1996ء کی اشاعت صفحہ A 9 پر اس عنوان کے ساتھ خبر دی ہے۔

Muslim Missionary spreads beliefs.

”مسلمان مبلغ اپنے عقائد کو پھیلا رہا ہے۔“

یہ خبر ٹائمز کے نیوز رپورٹر Rusty Garret نے دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ آج کی تاریخ احمدی مسلمانوں کے لئے بڑی مقدس ہے۔ کیونکہ 107 سال پہلے بانی جماعت احمدیہ نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لی تھی۔ اس وقت سے اب تک یہ 150 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ سید شمشاد احمد ناصر جو جماعت احمدیہ کے ساؤتھ ریجن کے مبلغ ہیں اس ہفتہ ہمارے شہر میں تھے۔ جو یہاں اپنا جماعت احمدیہ کا پیغام لے کر آئے تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے پیار اور محبت کی اسلامی تعلیمات کو بیان کیا۔ یہ مبلغ ہیوسٹن میں ہوتے ہیں اور ان کے تحت ٹیکساس، لوذیانا، اوکلوہوما اور آرکنساس کی

سٹیٹس ہیں یہ اپنے عقائد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو بھی دور کرتے ہیں۔

شمشاد نے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں اس غلط بات کی تردید کی ہے جس میں باسکٹ بال کے کھلاڑی مسٹر رؤف نے قومی ترانہ کے احترام میں کھڑے ہونے سے انکار کیا تھا۔ ناصر شمشاد نے کہا کہ اسلام تو حقیقت میں احترام سکھاتا ہے اور اسلام کی یہ بھی تعلیم ہے کہ اس کے ماننے والے ہر جگہ وہاں کے قانون کا احترام بھی کریں اور اطاعت بھی۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے جو لوگ حضرت عیسیٰ کا دو ہزار سال سے انتظار کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس وقت عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ آسمان پر ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے، اس کے برعکس جماعت احمدیہ کا عقیدہ اس طرح نہیں ہے جس طرح سمجھا جارہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی صفات لے کر اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں ایک شخص کو اس نام کے ساتھ بھیجے گا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور زمانے کے امام ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے

"The Promised Messiah has come."

یعنی مسیح موعود آچکے ہیں۔ اس میں یہ تمام تفاصیل موجود ہیں۔ اس میں سے ایک بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کے وقت میں یہود نے ان کو پہچاننے سے انکار کر دیا اسی طرح اس زمانے میں بانی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہوا ہے۔

شمشاد ناصر نے یہ بھی بتایا کہ عیسائی اور یہودی مذہب میں جن انبیاء کا ذکر ہے مسلمان ان سب کو خدا کا برگزیدہ مانتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ سب لوگ امۃ واحدہ بن کر مسلمان ہو جائیں گے۔ بعض متشدد قسم کے مسلمان مذہب کی غلط تشریح کر کے دوسروں کو بہکا رہے ہیں۔ شمشاد کے خیال میں جہاد کا اس وقت مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ اس وقت جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مساجد، ہسپتال اور سوشل ویلفیئر کی خدمات، نوع انسان کے

لئے بجالا رہی ہے۔ ایک پمفلٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی قدروں کو بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ انٹرویو اور خبر نصف سے زائد صفحہ کی ہے۔ جس میں خاکسار کی ایک تصویر بھی شامل ہے۔ اور خاکسار نے ہاتھ میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ پکڑے ہوئے ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 3 اپریل 1996ء صفحہ 10 کی اشاعت میں احمدی مسلم یوتھ (اطفال الاحمدیہ) کے ایک تربیتی کیمپ کا ذکر کر کے خبر دی ہے کہ 7 سے 15 سال تک کا تربیتی کیمپ ہوا جس میں 45 بچوں نے شرکت کی۔ اخبار نے لکھا کہ اس کیمپ کا مقصد علاقہ کے ریجنل مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے یہ بتایا کہ انہیں تربیت دیں اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی صحیح رنگ میں عبادت کر سکیں۔ بچوں کو اس کلاس میں قرآن بھی عربی زبان میں سکھایا گیا۔ نماز اور دعائیں بھی سکھائی گئیں۔

بچوں اور بچیوں کے نام بھی اخبار نے دیئے ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا۔ دعائیں یاد کیں اور انعامات حاصل کئے۔

دی ہیوسٹن پنچ نے مارچ 1996ء کی اشاعت میں صفحہ 17 میں ہماری عید الفطر منانے کی مع تصویر خبر شائع کی ہے۔

قبل ازیں اقساط میں 1988ء سے 1996ء قریباً 8 سال تک کی پریس سے رابطہ اور خبروں کی قدرے تفصیل آچکی ہے۔ ایک بات جو نہیں آسکی وہ یہ کہ ڈیٹن، ڈیٹرائیٹ اور ہیوسٹن کے علاقہ میں خاص طور پر جہاں اخبارات میں خبریں آئیں وہاں پر TV کے قریباً سبھی چینلز جن میں چینل نمبر 2، نمبر 5، نمبر 7 اور 22 اور 27 خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان چینلز پر ہمارے رمضان، عید الفطر، عید الاضحیہ، ریجنل اجتماعات کے علاوہ گلف میں جنگ پر ہماری پریس کانفرنسز اور جلسہ کی خبریں بھی آئیں۔ ہیوسٹن میں قیام کے دوران تو ایک چینل نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جلسہ کا خطاب کا حصہ خود لے کر اپنی خبروں میں دیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہماری حقیر کوشش کو برکت بخشی۔ اور ہر لحاظ سے اس وقت پیغام حق پہنچانے کی ان ذرائع کے ذریعہ سے توفیق ملی جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے تھے۔ اس وقت خاکسار اس قسط میں دو تین امور بیان کرے گا۔ ایک تو یہ کہ جب ان اخبارات کے تراشے اور رپورٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں پیش ہوتی تھیں اس پر حضور انورؒ کے ریمارکس، ہدایات اور اسی طرح وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے اور وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے ریمارکس آتے تھے وہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔

دوسرے یہ کہ اخبارات میں خبر شائع کرنے یا کرانے کے لئے کس قدر محنت درکار ہوتی ہے یا ہمیں کرنی چاہئے اس کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ تیسرے یہ کہ بعض اوقات خبر شائع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات نہیں، لیکن خبر شائع نہ ہونے پر بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا کام کوشش اور دعا ہے اللہ تعالیٰ کوشش کو ضرور پھل لگاتا ہے۔

ایک اور بات اس رپورٹ میں یہ لکھنے لگا ہوں کہ بعض اوقات جو خبر شائع ہوتی ہے اس کا پس منظر معلوم نہیں ہوتا لیکن خاکسار ہر امر کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی ماہانہ رپورٹس میں لکھ دیتا تھا اس لئے میں وہ حصہ بھی اپنی رپورٹس سے لکھتا ہوں تا معلوم ہو کہ آپ نے جو پڑھا ہے اس کا کیا پس منظر ہے۔ اور اس کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک قسم کی گائڈ لائن بھی ہو سکتی ہے جس سے میدانِ عمل میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اس وقت اگرچہ حالات بدل چکے ہیں۔ زمانہ ترقی کی رفتار بڑی تیزی سے چل رہا ہے۔ ایک خبر، ایک بات آناً فاناً سیکنڈوں میں کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے۔ ہمیں ان سب ذرائع سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پرنٹ میڈیا سے غافل نہ ہوں۔ ابھی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو اخبار پڑھنا پسند کرتی ہے۔ اور ریٹائرڈ لوگوں کو تو پڑھنے کا کافی وقت مل جاتا ہے اور وہ پسند بھی کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں کچھ چیز ہو جسے پڑھا جائے۔

میں نے قریباً ہر جگہ یہ دیکھا ہے کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر مسجد سے گھر آتا ہوں تو بہت سارے لوگ اپنے گھروں سے نکل کر اپنے گھر کے سامنے سے اخبارات اٹھاتے ہیں۔ یا میل بکس سے اخبار اٹھاتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ اس لئے یہ میں اپنے تجربہ کی بناء پر بات کر رہا ہوں کہ پریس اور پرنٹ میڈیا سے جس حد تک ممکن ہو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور ہم سب سلطان القلم کے سپاہی اور خلیفہ وقت کے سلطان نصیر بنیں۔ آمین

جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا تھا کہ ڈیٹن میں جب پریس اور میڈیا سے رابطہ کیا گیا تو اس کے بعد میرے فولڈر میں سب سے پہلا اخبار کا تراشہ جنرل ضیاء کے بارے میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اس کے کیسٹ سنانے کا ایک مختصراً اعلان ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار میں ہے۔ اس لئے میں اپنی رپورٹس کے حصہ جات جو پریس سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی رپورٹس میں ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے کچھ لکھتا ہوں۔

خاکسار نے جولائی 1988ء کی جو رپورٹ حضورؒ کی خدمت میں بھجوائی تھی اس میں سے دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ایک تو یہ کہ رپورٹ میں اس عنوان سے ”حضور کا دعوت مباہلہ اور پاکستان میں احمدیوں پر مظالم“ یہاں کے اخبارات میں ڈیلی ڈیٹن نیوز اور نیوڈیفنڈر میں خبر بھجوائی گئی۔

دوسری بات جو میرے لئے بہت اہم ہے اور اس رپورٹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے:

عیدالاضحیہ کا پروگرام اور تبلیغ کے عنوان سے خاکسار نے لکھا ہے کہ یہ عیدالبقر 23 جولائی 1988ء بروز ہفتہ منائی گئی۔ خاکسار نے خطبہ عید میں حضرت خلفیۃ المسیح الثانیؓ کا ایک خطبہ عید الاضحیہ پڑھ کر سنایا۔ عید کا پروگرام یہ بنایا گیا تھا کہ مسجد کے ہمسایوں کو کھانے پر بلایا جائے اور تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ خاکسار نے عید سے 3۔4 روز قبل ہمسایوں کے گھر گھر جا کر انہیں عید میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ 40 مرد و زن اور بچے (ہمسائے) عید میں بھی شامل ہوئے۔ بعض نے تو عید کی نماز میں بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی

مجلس عرفان کی ایک کیسٹ جو ستمبر 1984ء کی تھی جس میں "اسلام میں عورت کا مقام اور بچوں کی تربیت کے بارہ میں تھی سب کو سنائی گئی۔ خاکسار نے کہا کہ ہمارے امام نے لندن سے یہ پیغام بھجوایا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ بہت پیار اور محبت کی جائے۔ اس پر سننے والوں کے چہروں پر نہ صرف خوشی کا اظہار تھا بلکہ ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ خاکسار نے ان کے اس رد عمل سے محسوس کیا کہ وہ اس بات پر حیران تھے کہ ہمارے لئے محبت اور پیار کرنے کے لئے کوئی شخص ہے جو اپنی جماعت کو یہ تعلیم دے رہا ہے۔"

اگست 1988ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھا کہ اس ماہ دو جنرل میٹنگز جماعت کی بلائی گئیں۔ دوسری میٹنگ میں جماعت کے سب چھوٹوں بڑوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں "ضیاء کی عبرت ناک موت" کے بارے میں بتایا گیا۔ مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب نے 45 منٹ تک تقریر کی اور پھر خاکسار نے آخر میں مباہلہ کا پس منظر، کن وجوہات کی بناء پر مباہلہ دیا گیا اور پھر اسلم قریشی کی برآمدگی (بازیابی) اور ضیاء کی موت کا تازہ اور اعجازی نشان کے بارہ میں بیان کیا گیا۔

مباہلہ کی انگریزی کی کاپیاں فوٹو سٹیٹ کر کے لوگوں کو دی گئیں اور مزید فوٹو کاپیاں کروائی جارہی ہیں۔

اس جنرل میٹنگ کا اعلان بھی اخبار میں شائع کرایا گیا۔ خاکسار نے مزید لکھا:

سیدی! 9 جولائی 1988ء کے اخبار میں ہم نے جو اعلان کرایا تھا اس میں صدر ضیاء کا نام شائع کرایا تھا کہ اسے مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔

فرعون کی عبرت ناک موت پر پریس کانفرنس کے عنوان سے خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں اپنی رپورٹ ماہ اگست 1988ء میں لکھا:

سیدی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ڈیٹن میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں اخبار اور ٹی وی کے نمائندے اور ریڈیو کے نمائندے آئے۔ 35 منٹ تک انٹرویو ہوا۔ مکرم برادر مظفر

صاحب نے ایک پریس ریلیز تیار کیا تھا وہ پڑھ کر سنایا پھر خاکسار نے مباہلہ کے بارہ میں اور تازہ نشان جو ظہور پذیر ہوا تھا (یعنی ضیاء کی عبرت ناک موت) اس کے بارہ میں بیان کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔ اس کی خبر اخبار ڈیلی ڈیٹن نے دی ہے۔

پریس کے نمائندگان کو پریس ریلیز کے ساتھ اس صدارتی آرڈیننس کی کاپیاں بھی دی گئیں جس نے احمدیوں کو بنیادی حقوق سے محروم کیا۔ ساتھ ہی مباہلہ کی انگریزی کاپیاں بھی دی گئیں۔

مباہلہ کے بارہ میں پٹس برگ میں پریس کانفرنس۔ اس وقت پٹس برگ کی جماعت بھی خاکسار کے ریجن میں تھی۔ چنانچہ یہاں پر بھی صدر جماعت مکرم برادر جمیل الرحمٰن صاحب مرحوم کو خاکسار نے فون کر کے بتایا کہ وہ یہاں پر جمعہ کے دن ایک پریس کانفرنس بلائیں۔ چنانچہ پریس کے نمائندگان آئے۔ جن میں TV ، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ خاکسار نے 35 منٹ تک مباہلہ کے بارہ میں اور جنرل ضیاء کی ہلاکت کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اخبار نے 14 ستمبر 1988ء کی اشاعت میں خبر لگائی۔

اکتوبر 1988ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا:

اس وقت تک 5 مرتبہ یہاں کے ایک لوکل اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر میں ہمارا یہ اشتہار ”مسیح موعود آچکے ہیں“ تصویر کے ساتھ شائع کرایا۔

”TV اور پریس سے رابطہ“ کے بارہ میں لکھا کہ خاکسار نے مباہلہ اور فرعون ثانی کی موت کا پرچار کرنے کے لئے یہاں کے دو TV سٹیشنز پر خود جا کر رابطہ کیا۔ ان کے نیوز ڈائریکٹر صاحبان سے ملا اور مباہلہ کے بارہ میں وضاحت کی۔ نیز جو کچھ احمدیوں کے پاکستان میں حالات ہیں ان کی تفاصیل بیان کیں۔ نیز 6-7 اخبارات کے مختلف تراشے ایک پریس ریلیز، مباہلہ کی کاپیاں اور پاکستان میں جو احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے اس کے کاپیاں ڈائریکٹر صاحبان کو دی گئیں۔ انہوں نے کچھ سوالات بھی کئے...... اس کے علاوہ یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ساتھ رابطہ

کیا اور انہیں بھی حالات بتائے۔ مگر انہوں نے دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر شائع کی۔

خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات ہم کوشش کرتے ہیں لیکن اخبارات پریس اور میڈیا اس میں دلچسپی نہیں لیتا۔ نہ لے، ہم نے اپنا کام کئے جانا ہے اور جب بار بار رابطہ کریں گے، بار بار ملاقات کریں گے، بار بار فون کریں گے تو ان کے دماغ اور ذہن میں ضرور آپ کے بارہ میں آئے گا۔ اور پھر ایک دن ان شاء اللہ آپ کی خبر شائع ہو جائے گی۔ ہمت نہیں ہارنی، بددِل اور مایوس نہیں ہونا۔ اپنی پوری کوشش اور دعا ہو تو نتیجہ اللہ تعالیٰ نکالے گا۔

کلیولینڈ کے بارہ میں خاکسار نے اپنی رپورٹ اکتوبر 1988ء میں لکھا:

کلیولینڈ کے اخبارات سے بھی رابطے کی کوشش کی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی۔ البتہ مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت کلیولینڈ نے ضیاء کے مرنے پر ایک خط وہاں کے اخبارات کو لکھا انہوں نے وہ خط بھی شائع نہیں کیا۔ خاکسار نے ان سے وہ خط لے لیا تھا چنانچہ نیو ڈیٹن ڈیفنڈر کے ایڈیٹر کے پاس خاکسار گیا اور انہیں وہ خط دیا جسے انہوں نے مضمون کی شکل دے کر شائع کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ مضمون شائع ہوا۔ چنانچہ خاکسار کو مکرم محترم مبارک احمد صاحب ساقی مرحوم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے 27 مارچ 1989ء بحوالہ T2047 اس مضمون کے بارہ میں یوں تحریر کیا:

مکرم سید شمشاد احمد ناصر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

"آپ کی طرف سے ارسال کردہ The New Dayton Defender کا تراشہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس میں جماعت کا تعارف شائع ہوا ہے اور ایک خط ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کا بھی طبع ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا: جزاک اللہ۔ اس بات کی خوشی ہے کہ

جماعت کی مساعی اور لٹریچر کے بارہ میں پورے صفحہ پر مشتمل یہ مضمون اخبار نے لکھا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔"

والسلام خاکسار

مبارک احمد ساقی

ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

ریڈیو پروگرام۔ اسی رپورٹ میں ریڈیو پروگرام کے عنوان سے خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھا کہ:

"مباہلہ کی اشاعت ریڈیو پر بھی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ اس طرح کہ مکرم برادر شکور صاحب کے ذریعہ ایک ریڈیو سٹیشن پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے مباہلہ کے بارہ میں ان کو مواد بھجوایا اور مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب کا انٹرویو رکھا۔ مکرم برادر مظفر صاحب نے اسلام کے بارے میں تعارف کرایا۔ ریڈیو پر انٹرویو لینے والے اناؤنسر نے کافی سوالات اسلام کے بارہ میں کیئے۔ مگر مباہلہ کے بارہ میں سوال نہ کیا۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ تھی کہ دوران انٹرویو ہر شخص سوال پوچھ سکتا تھا چنانچہ خاکسار نے فوراً ہی فون پر مکرم برادر مظفر صاحب سے مباہلہ کے بارہ میں سوال کیا۔ یہ سوال ریڈیو پر بھی اسی وقت نشر ہو رہا تھا۔ چنانچہ مکرم برادر مظفر صاحب نے مباہلہ کی تفصیلات بتائیں۔ خاکسار نے پھر دوسرا سوال احمدیت کے بارے میں کیا اور پھر مکرم برادر مظفر صاحب نے احمدیت کا تعارف بھی کرایا۔ ہمارے احمدی بھائی مکرم عبد الشکور صاحب نے اخبار کے حوالہ سے پوچھا کہ احمدی سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کر رہے ہیں اس بارہ میں معلومات دیں۔

چنانچہ مکرم مظفر صاحب نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پروگرام بھی ریڈیو پر بتایا اور اس طرح ریڈیو پر احمدیت، مباہلہ اور ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پروگرام بھی ہزاروں آدمیوں نے سنا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک"

کولمبس اوہایو کے اخبار میں انٹرویو:

کوشش کی گئی تھی کہ کولمبس میں پریس کانفرنس ہو۔ پہلے تو وہاں کے اخبارات نے مثبت جواب دیا مگر جب وقت آیا تو انہوں نے جواب دے دیا کہ ہم فارغ نہیں ہیں۔ لیکن کولمبس ہی کے ایک کثیر الاشاعت اخبار کولمبس ڈسپیچ نے کہا کہ آپ ہمارے دفتر میں ہی آجائیں۔ چنانچہ خاکسار ان کے دفتر چلا گیا اور ایک گھنٹہ سے زائد کا انٹرویو دیا۔ خاکسار نے مباہلہ کے بارہ میں جس قدر میرے پاس مواد تھا پمفلٹ جماعت کے بارے میں تعارف وہ سب کچھ ان کو دیا۔ خیال تھا کہ یہ مباہلہ کے بارے میں ہماری خبر دیں گے۔ مگر مباہلہ کے بارہ میں کچھ شائع نہ کیا بلکہ کولمبس میں جماعت کے بارے میں (جو کہ نئی جماعت حال ہی میں بنی تھی) ہمارے عقائد اور پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں انہوں نے مضمون شائع کر دیا۔ اور پھر خاکسار کے انٹرویو کے بعد کولمبس میں ہی مسلمانوں کے دوسرے گروہ سے مل کر بھی کچھ معلومات حاصل کیں۔ کولمبس میں مسلمانوں کے گروہ کے صدر مسٹر سہیل خان صاحب نے جو انہیں جواب دیا تھا اس سلسلہ میں خاکسار نے ایک صفحہ پر مشتمل خط لکھ کر کولمبس ڈسپیچ کے ایڈیٹر صاحب کو بھجوا دیا اور اخبار کی معرفت ہی مکرم سہیل صاحب کو بھی ایک کاپی مباہلہ کی بھجوادی۔ اس سے قبل بھی انہیں مباہلہ کی کاپی بطور پوسٹ بھجوادی گئی تھی۔ جو انہیں مل گئی تھی۔

یہاں کئی باتیں سوچنے والی ہیں۔ نمبر ایک ہمیں اپنا کام کرتے رہنا چاہئے اس بات کی قطعاً فکر نہیں کرنی چاہئے کہ ہماری خبر یا مضمون شائع نہیں ہوا۔ اپنا کام، کوشش ہے اور دعا ہے بس!

دوسرے خاکسار کو یہ احساس ہوا کہ ضیاء کی عبرت ناک موت جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بار بار ذکر کیا اور مباہلہ کی دعوت دی اس کی موت پر غالباً امریکہ کے تمام سیاسی حلقے، پریس اور میڈیا خاموش رہا ہے۔ یہ ان کی کوئی سیاسی چال معلوم ہوتی تھی۔

تیسرے یہ کہ اصل کام تو پیغام حق پہنچانے کا ہے وہ کسی صورت میں بھی ہوتے رہنا چاہئے اگر انہوں نے مباہلہ کی خبر تو شائع نہ کی لیکن جماعت کی خبر تو شائع ہو گئی۔

چوتھے یہاں کے اخبارات اور پریس کی ایک اور اچھی بات یہ ہے کہ وہ ہر دو کا نقطہ نگاہ معلوم کر کے عوام تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ صرف ایک طرف یا یکطرفہ کارروائی نہیں کرتے جس طرح پاکستان میں ہو رہا ہے۔ وہ صرف غیر از جماعت کی خبریں اور باتیں شائع کریں گے۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ نہ پوچھتے ہیں نہ معلوم کرتے ہیں اور نہ ہی بیان کرتے ہیں۔ یہ صحافت کا فرق نمایاں ہے۔ مغرب کا اور پاکستانی صحافت کا۔ پاکستان میں احمدیوں پر ہر قسم کی پابندی ہے اور ہمارے مخالفوں کو ہر طرح آزادی ہے کہ وہ صرف اپنا نقطہ نظر ہمارے خلاف بیان کریں۔ ہمیں جواب دینے کا موقع نہیں دیتے اور یہی ان سب کی سب سے بڑی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ ان کے پاس ہمارے دلائل کا جواب نہیں ہے۔

خاکسار نے اپنی اکتوبر کی رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں اس امر کا بھی اظہار کیا کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مباہلہ کی 475 کاپیاں اور انگریزی زبان میں مباہلہ کی 30 کاپیاں بذریعہ پوسٹ لوگوں کو بھجوائی گئیں یہ کاپیاں ڈیٹن اور کولمبس کے گردونواح میں بھجوائی گئی تھیں۔

Marfressboro۔ مرفریس برو، ڈیٹن سے قریباً پونے چار سو (375) میل ہے۔ خاکسار نے اپنی فروری 1989ء کی رپورٹ میں لکھا: یہاں پر خاکسار دورہ پر گیا اور یہاں کے ایک بڑے اخبار The Daily News Jornal (دی ڈیلی نیوز جرنل) کے ایک رپورٹر سے مل کر وقت لیا۔ انہیں اپنی صد سالہ جوبلی (1989ء۔1889ء) کے بارہ میں تفصیلات بتائیں اور اس کے بعد ان کے ساتھ مسلسل رابطہ بھی رکھا گیا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مربی جہاں متعین ہو وہاں پر تو موجودگی کی وجہ سے پریس اور میڈیا سے جب چاہے رابطہ کر کے وقت لے سکتا ہے۔ لیکن اسے اپنی دیگر جماعتوں (جو بھی ان کے سپرد ہوں) یعنی ریجن کی جماعتوں میں بھی پریس اور میڈیا سے رابطہ رکھنے اور رابطہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض اوقات تو معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کے ایڈیٹر کو اور نہ ہی کسی رپورٹر کو اسلام کے بارہ میں

کچھ بھی معلومات ہیں وہ اسلام اور مسلمان کو اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اور مسلمان کیا ہے دونوں میں کیا فرق ہے، وغیرہ۔

پھر جہاں آپ کسی ایڈیٹر سے ملتے ہیں یار پورٹر سے ملتے ہیں اس کا نمبر ضرور لیں یا آجکل ای میل چلتی ہے۔ اسے بار بار یاد دہانی کرانی چاہئے تا اسے معلوم ہو کہ آپ اپنی خبر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں گویا یہ خبر آپ کی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اگرچہ ایک دو دفعہ وہ انکار بھی کرے، نہ بھی شائع کرے۔ آخر ایک دن وہ ضرور خبر شائع کرے گا۔ اس کے لئے مستقل مزاجی ہمت اور یاد دہانی اور پھر دعا کرتے چلے جانا چاہئے۔ برکت اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

بدنام زمانہ سلمان رشدی کے بارہ میں انٹرویو۔ گزشتہ تحریر میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ گستاخ رسول سلمان رشدی نے جو کتاب لکھی اور اس پر جو تمام مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑی اس پر ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار ''ڈیٹن ڈیلی نیوز'' کے رپورٹر نے فون پر خاکسار کو سلمان رشدی کی کتاب کے بارہ میں انٹرویو کے لئے کہا۔ خاکسار نے جواب دیا کہ آپ میرے مشن ہاؤس تشریف لائیں اور تسلی کے ساتھ بیٹھ کر باتیں پوچھیں۔ چنانچہ وہ اگلے دن مشن ہاؤس آئے اپنے آنے سے پہلے انہوں نے اخبار کا فوٹو گرافر بھی بھجوایا جس نے احمدیہ مسجد (مسجد فضل) مشن ہاؤس، دفتر وغیرہ کی مختلف تصاویر لیں پھر وہ خود آئے اور ایک گھنٹہ 10 منٹ سے زائد کا انٹرویو لیا۔ چنانچہ 15 مارچ کے اخبار میں انہوں نے خاکسار کے انٹرویو کی فرنٹ پیج پر تصویر کے ساتھ خبر دی۔ خاکسار نے اس کا ذکر اپنی رپورٹ محررہ یکم مارچ تا 16 مارچ 1989ء میں کیا۔ اسی رپورٹ میں خاکسار نے مزید لکھا کہ ڈیٹن ہی میں اسی اخبار (ڈیٹن ڈیلی نیوز) کے دوسرے رپورٹر جس کے ساتھ خاکسار کا پہلے ہی سے رابطہ تھا اور انہیں صد سالہ جوبلی کے بارے میں پروگرام اور جماعت کے متعلق تعارف پر مبنی لٹریچر دیا ہوا تھا (یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر جماعت نے مختلف قسم کا لٹریچر معلومات کے لئے شائع کیا تھا) انہوں نے بھی فون کر کے انٹرویو لینا چاہا۔ خاکسار نے انہیں بھی مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی، انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس وقت گاڑی نہیں ہے چنانچہ خاکسار انہیں خود

جاکر اپنی گاڑی پر مشن ہاؤس لے آیا اور 1½ گھنٹہ انٹرویو ہوا۔ یہ اخبار دو لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کی خبر بہت عمدہ طور پر اس اخبار نے شائع کی۔

ڈیٹن میں ہی ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن سے رابطے کئے اور انہیں 23 اور 25 مارچ 1989ء کے پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی۔

پٹس برگ میں 3 اخبارات کے دفاتر میں جاکر جوبلی کی خبریں اور معلومات دی گئیں۔

صد سالہ جشن تشکر کی رپورٹ۔ خاکسار نے 28 مارچ 1989ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ ڈیٹن مڈ ویسٹ کی ریجنل رپورٹ بھجوائی۔ جس میں لکھا: 25 مارچ کو ڈیٹن میں ریجنل جلسہ ہوا جس میں ڈیٹرائٹ سے کثیر تعداد میں احمدی احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئے۔ اسی طرح کلیو لینڈ، کولمبس اور ایتھنز سے بھی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی 400 کے قریب حاضری رہی۔ 150 غیر از جماعت شامل ہوئے۔ علاقہ کے میئر نے بھی شرکت کی اور Proclamation بھی پڑھا اور تقریر کی۔ نیز انہوں نے جماعت کی خدمات کو بھی سراہا۔ سٹیٹ ڈسٹرکٹ کے نمائندہ نے بھی شرکت کی اور تقریر کی۔ جلسہ میں 3 تقاریر ہوئیں ایک ڈاکٹر محمد سوہنا صاحب آف گیمبیا نے جو ڈیٹرائیٹ سے تشریف لائے تھے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر، برادر مظفر احمد صاحب صدر جماعت ہیوسٹن نے حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی انقلاب پر، خاکسار نے جلسہ کی صدارت کی اور آخر میں ریمارکس دیئے۔

اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پیغام ٹی وی پر موجود احباب کو دکھایا اور سنایا گیا۔

یہ پیغام ریڈیو اور ٹی وی اور پریس کو بھی بھجوایا گیا اس کے ساتھ پریس کٹ بھی بھجوائی گئی۔

صد سالہ جوبلی کے بارہ میں ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار (ڈیٹن ڈیلی نیوز) نے انٹرویو لیا تھا۔ اخبار نے اپنے سیکنڈ فرنٹ پیج پر خبر دی۔ الحمد للہ

اسی طرح مر فریس برو ٹینیسی سٹیٹ کے اخبار The Daily News (دی ڈیلی نیوز جرنل) کو بھی جوبلی کے بارے میں میٹریل مہیا کیا گیا۔ اس نے بھی بڑی اچھی خبر دی۔

خاکسار نے لعین سلمان رشدی کا ذکر کیا تھا اس کی کتاب پر جو خاکسار کا انٹرویو ہوا تھا وہ 3 مرتبہ ڈیلی ڈیٹن نیوز میں شائع ہوا۔

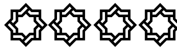
فروری 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا کہ:

"ڈیٹن ڈیلی نیوز کو "احمدیوں پر مظالم کی داستان" کے عنوان سے مرکز کی طرف سے ایک شائع شدہ کتاب مہیا کی اور سٹاف رائٹر سے رابطہ کر کے اس کی اشاعت کے بارہ میں کہا گیا۔"

ڈیٹن ڈیفنڈر اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ رابطہ کیا گیا کیونکہ ان کے سٹاف کے کچھ لوگ تبدیل ہو گئے تھے۔ ان کے دفتر جا کر 45 منٹ تک سب نئے سٹاف کے لوگوں سے گفتگو، تعارف اور تعاون کی اپیل کی گئی۔

ایک اور اخبار۔ زینیا گزٹ سے پہلی مرتبہ رابطہ کیا گیا۔ (خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ رابطہ مسلسل رہا اور اس اخبار نے ہماری خوب کورج دی اور جو خبر اور پریس ریلیز انہیں بھجوایا گیا اسے شائع کیا اور انٹرویوز لئے۔ خصوصاً گلف کرائسس کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر اس نے شائع کیا۔ الحمدللہ)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 اکتوبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 8

مارچ 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ دی جس کا موضوع تھا ''ڈیٹن میں گورنر سٹیٹ آف اوہایو کی خدمت میں قرآن کریم''۔ اس خبر کا پہلے ذکر ہو چکا ہے لیکن اس کی تفصیل خبر میں نہیں ہے۔ خاکسار اس کا ذکر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

''سیدی! گورنر سٹیٹ آف اوہایو Hon Richard F. Celeste کی طرف سے دعوت نامہ ملا کہ وہ کولمبس سے ڈیٹن دو دن کے لئے آرہے ہیں اور 16 مارچ کو وہ ڈیٹن کو ایک دن کے لئے اوہایو سٹیٹ کے لئے Capital for a Day کا اعلان کریں گے۔ 15 مارچ کو ان کا استقبالیہ تھا اور 16 مارچ کو یہ تاریخی دن تھا۔ دعوت نامہ ملتے ہی خاکسار نے برادر مظفر احمد صاحب (صدر جماعت ڈیٹن و نائب امیر) سے رابطہ کیا اور ان سے مشورہ کیا کہ اس موقعہ پر انہیں قرآن کریم پیش کیا جائے۔ انہوں نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ گورنر کے ڈیٹن میں انتظامیہ کمیٹی کے ساتھ خاکسار نے متعدد مرتبہ رابطہ کیا اور پروگرام میں اپنا نام رکھوایا۔

اسقبالیہ میں برادر مظفر صاحب، برادر بشیر احمد صاحب اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) تھے۔ اس موقعہ پر برادر مظفر صاحب نے خاکسار کا بہت سے لوگوں سے تعارف بھی کرایا۔ کچھ عرب اور ایرانی بھی تھے ان کے ساتھ رابطہ ہوا۔ لیکن مسلمانوں کی لوکل تنظیم کا کوئی نمائندہ نہ تھا۔ اس میں کوئی 400 کے قریب شہر کی اہم شخصیات مدعو تھیں۔ اگلے روز ایڈٹو ایم B کے، سن کلیر کالج میں تاریخی فنکشن تھا۔ انتظامیہ کمیٹی نے خاکسار کو بتایا کہ پہلے دن استقبالیہ کے لئے آپ 3 ممبران کا وفد

لا سکتے ہیں اور دوسرے دن 16 مارچ کو 10 احباب کا۔ چنانچہ ہم اس تاریخی فنکشن میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ

اگلے روز برادر مظفر صاحب اپنے کسی کام سے کینیڈا چلے گئے اس وجہ سے وہ 16 مارچ کے فنگشن میں شریک نہ ہو سکے۔ اس تقریب میں قریباً 300 افراد شامل تھے۔

پہلے گورنر کو سٹیج پر بلانے کے لئے کالج کے چیئرمین نے تقریر کی۔ پھر لیفٹیننٹ گورنر نے اور پھر گورنر نے تقریر کی۔ اس کے بعد میئر نے گورنر کو تحائف پیش کئے اور گورنر نے خاکسار کو سٹیج پر بلایا۔ خاکسار نے تشہد کے بعد جماعت کا مختصراً تعارف پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی "قرآن کی خدمت" خصوصاً تراجم کے سلسلہ میں بیان کی۔ اور گورنر کی خدمت میں قرآن کریم شارٹ کمنٹری والا (انگریزی ترجمہ) پیش کیا۔ اس کے بعد پھر خاکسار نے حاضرین کو بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 125 ممالک میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم کر چکے ہیں اور اس وقت اپنی صد سالہ جوبلی کی تقریبات منا رہے ہیں۔ اور اس موقع کی مناسبت سے گورنر کی خدمت میں احمدیہ جوبلی کا "Pen Set" پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد خاکسار نے لیفٹیننٹ گونر Hon Paul Leonard کو بھی قرآن کریم اور احمدیہ جوبلی کا پین سیٹ پیش کیا۔ اور گورنر کی کابینہ کے ہر ممبر کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو کہ گورنر صاحب نے ہی وصول کیا۔ اپنے شکریہ کے ریمارکس میں گورنر صاحب نے کہا:

I deeply grateful and specially I appreciate having a copy of the Holy Quran translated in English.

ٹی وی چینل 30 پر یہ ہماری "Presentation" کی ساری کارروائی دکھائی گئی تھی اور پھر دوبارہ 2 مئی کو بھی دکھائی گئی۔ گورنر صاحب اور لیفٹیننٹ گورنر صاحب کو حضورؒ کا جوبلی کا پیغام بھی دیا گیا تھا۔" گورنر کی طرف سے خاکسار کے نام شکریہ کا خط بھی آیا تھا۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا ”ڈیٹن کے ساتھ ایک اور شہر Xenia (زینیا) ہے (اس کے بارہ میں پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) یہاں سے ایک اخبار زینیا گزٹ نکلتا ہے۔ اس اخبار کے (مذہبی سیکشن) ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ”مذہب کے نام پر خون“ کا انگریزی ترجمہ بھجوایا۔ دوبارہ فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ تبدیل ہو کر کسی اور جگہ چلے گئے ہیں جو نئے ان کی جگہ آئے ان سے متعدد مرتبہ فون پر رابطہ کیا اور ملاقات کا وقت لیا گیا اور اپنی صد سالہ جوبلی کے بارہ میں خبریں دیں چنانچہ انہوں نے 24 مارچ کی اشاعت میں خبر دی۔ بعد میں خاکسار نے انہیں شکریہ کا فون بھی کیا۔ اس کے علاوہ انہیں احمدیوں پر پاکستان میں مظالم پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری بھی دی۔ اس اخبار کی اشاعت 11 ہزار ہے۔“

TN۔ ٹے نے سی سٹیٹ میں جس اخبار نے جوبلی کی خبر دی تھی ان کو بھی خاکسار نے ”احمدیوں پر پاکستان میں مظالم کی رپورٹ“ بھجوائی۔

مئی 1990ء کی رپورٹ میں اخبارات اور پریس سے رابطہ کے بارہ میں خاکسار نے اپنی رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں لکھا کہ خاکسار نے اپنے علاقہ کے دو اخبارات سے رابطہ کیا اور ڈیٹن ڈیلی نیوز کے سٹاف رائٹر کو ”خلافت ڈے“ کے بارے میں انٹرویو دیا۔ چنانچہ اخبار نے اپنی 19 مئی کی اشاعت میں بڑی عمدہ رپورٹ شائع کی۔ بہت سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے یہ خبر پڑھ کر خاکسار کو بتایا کہ آپ کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ایفروامریکن اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر نے بھی گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر کو قرآن کریم کا تحفہ دینے کی خبر شائع کی۔

ڈیٹن میں مقامی طور پر 27 مئی کو خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی لوکل خلافت ڈے منایا گیا اس سے قبل یہاں ریجنل خلافت ڈے بھی منایا گیا تھا۔ لوکل خلافت ڈے میں برادر حبیب شفیق صاحب اور برادر شکور صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور برادر اسرافیل صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم اسرافیل احمد صاحب کی تقریر کی ٹی وی والوں نے کوریج دی۔ اس موقعہ پر چینل نمبر 7 اور چینل نمبر 22 والے آئے ہوئے تھے انہوں نے متعدد مرتبہ مختلف اوقات میں کوریج دی۔ الحمدللہ

جون 1990ء کی ڈائری میں خاکسار نے لکھا جو حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی گئی کہ
" Mr David E. Kepple جو یہاں کے سب سے بڑے اخبار کے سٹاف رائٹر ہیں اور مذہبی سیکشن کے انچارج بھی ہیں، کو خاکسار نے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کی۔ چنانچہ انہوں نے ایک گھنٹہ مشن ہاؤس میں گزارا اور بہت عمدہ سوالات کئے۔ اس دوران انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کینیڈا کی ایک سوال وجواب کی ویڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی۔ جس میں حضورؒ نے "امام خمینی اور سلمان رشدی" کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیا تھا۔ اس کو سن کر یہ اخبار کے سٹاف رائٹر بہت متاثر ہوئے۔ خاکسار نے انہیں ریویو آف ریلیجنز کے دو شمارے بھی دیئے۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے "اخبارات کے ذریعہ احمدیت کا پیغام و تبلیغ" کے عنوان سے یہ ذکر کیا کہ ڈیٹن کے مضافات کے 3 شہروں میں سے جو اخبارات نکلتے ہیں ان میں ایک تبلیغی اشتہار دیا گیا۔ جس کا عنوان یہ تھا:

"Promised Messiah has Come"

یعنی مسیح موعود آچکے ہیں۔

اس کے علاوہ کل 6 اخبارات کے ساتھ مختلف شہروں میں رابطہ کیا گیا اور انہیں جلسہ سالانہ ڈیٹرائٹ کی خبر اور انٹرویوز دیئے۔

ایک اخبار یہاں سے 40 میل دور سپرنگ فیلڈ سے نکلتا ہے۔ خاکسار اس اخبار کے دفتر بھی دو مرتبہ ایڈیٹر صاحب سے ملنے گیا اور فون پر بھی رابطہ رکھا۔ اس اخبار کی سرکولیشن 45 ہزار ہے۔

زینیا گزٹ اور فیئر بارن اخبارات کے دفاتر میں بھی خاکسار دو دو مرتبہ گیا اور ان کے سٹاف رائٹر سے فون پر بھی بات کی۔ نیز ان اخبارات کے نمائندگان کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شرکت کے دعوت نامے بھی دیئے۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے مزید لکھا کہ عید الاضحیہ یہاں پر 3 جولائی کو ہونی تھی اس لئے ڈیٹن ڈیلی نیوز کے نمائندہ کو فون کر کے عید کے پروگرام کے بارے میں بتایا گیا۔ انہوں نے مختصراً اسی عید کے بارے میں خبر دی۔ کل 6 اخبارات کے 7 تراشے ارسال کئے گئے۔

جولائی 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں لکھا۔ (اصل بات لکھنے سے پہلے یہاں ایک واقعہ درج کر رہا ہوں جو اس رپورٹ میں لکھا ہے جو میرے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہے)

12 جولائی کو خاکسار ویسٹ ڈیٹن کے علاقہ میں گیا۔ یہ علاقہ سارے کا سارا افرو امریکن کا علاقہ ہے۔ یہاں پر حکومتی سطح پر ایک پروگرام تھا کہ "ڈرگس اور نشہ آور چیزوں کی کس طرح روک تھام کی جائے"۔ اس کے لئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ آیا تھا اس میٹنگ میں 150 بچے اور والدین شامل تھے اور مذہبی پاسٹر بھی۔ خاکسار نے دعوت نامہ ملتے ہی آرگنائزر سے فون پر اس موقعہ پر تقریر کرنے کی اجازت لی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی اور اس طرح یہاں پر نشہ آور چیزوں یعنی شراب اور ڈرگس کے بارے میں کہ اسلام نے ان چیزوں کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے، بیان کرنے کا موقع ملا اور نئے عہد نامہ سے خاکسار نے انہیں سنایا کہ عیسائی اس پروگرام کو کامیاب نہیں بنا سکتے۔ نہ اس موضوع پر کوئی مؤثر بات کر سکتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ نے پہلا معجزہ دکھایا وہ پانی کو شراب بنانے کے لئے ہی تھا۔ (یوحنا باب نمبر 2 آیات 6 تا 9) اب عیسائی کس طرح نشہ آور چیزوں سے روک سکتے ہیں۔ یہ کام صرف اسلام کا ہی ہے کیونکہ بانی اسلام نے شراب اور نشہ آور چیزوں کو کلیۃ حرام قرار دیا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ میں سب نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے تھے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں اور آپ کو کہیں کہ یہ شراب پینا اور دیگر نشہ آور چیزیں انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اس لئے ان کا استعمال نہ کریں۔ خاکسار کی تقریر کے بعد سب نے تالیاں بجائیں اور پھر خاکسار نے اُن کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور تقریر کے بعد ایک دو پادریوں نے شکریہ بھی ادا کیا کہ آپ کی بات واقعی درست ہے۔

(یہ تفصیل خاکسار کی رپورٹ میں نہیں ہے لیکن خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ یہ بات بیان کی گئی تھی)۔ الحمدللہ

اسی رپورٹ میں خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ خاکسار FairBorn ڈیٹن سے قریباً 20 میل دور ہے۔ یہاں پر کوئی احمدی نہیں ہے، یہاں سے ایک اخبار نکلتا ہے۔ خاکسار اُن کے دفتر گیا اور انٹرویو دیا۔ انہیں اپنے پمفلٹ دکھائے، پوسٹر دکھائے اور اس شہر میں اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ خاکسار دوسرے اخبارات کی چند ایک خبریں بھی ساتھ لے کر گیا تھا وہ انہیں دیں۔ (اس کا بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی نئے شہر یا نئے اخبار یا TV سٹیشن اور ریڈیو والوں کے دفاتر میں جائیں تو کچھ اپنا پرانا ریکارڈ ساتھ لے جائیں اور انہیں وہ دکھائیں۔ اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے اور وہ اس سے اپنی خبر بنانے میں اسے مفید سمجھتے ہیں) اس اخبار والوں کو ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع کرنے کے لئے دیا۔ اسی طرح جماعتی پوسٹر کو وہاں کی پبلک لائبریری کے سامنے لگایا۔ لوگوں نے پوسٹر بھی پڑھے اور لٹریچر بھی لیا۔ پھر خاکسار وہاں سے اپنے پوسٹر لے کر ڈاکخانے چلا گیا۔ پوسٹ آفس کے اندر کام کرنے والے اس وقت صرف دو آدمی تھے۔ پہلے انہیں اپنا تعارف کرایا اور پھر لٹریچر دیا پھر ان سے پوسٹ آفس کے باہر لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت لی۔ جو انہوں نے دے دی۔ اس طرح وہاں پر چیمبر آف کامرس میں بھی گیا۔ 2 احباب کو لٹریچر دیا۔ ایک نوجوان جس نے پوسٹ آفس کے سامنے لٹریچر لیا تھا وہ لائبریری میں مل گیا اس کے ساتھ پھر تبلیغی گفتگو ہوئی۔

اس نے اپنا ایڈریس دیا اسے ”مسیح ہندوستان میں“ کا انگریزی ترجمہ بھجوایا گیا۔ یہاں کی لائبریری میں لائبریرین سے ملا۔ اسلام و احمدیت کے لٹریچر کی پیشکش کی۔ خاکسار یہاں ایک بار پھر گیا۔ ایک خاتون نے اخبار میں ہمارا اشتہار پڑھا تھا اس کے ساتھ ملاقات کی اور اسے بھی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ کا انگریزی ترجمہ دیا جا چکا تھا اس کے ساتھ 45 منٹ تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔ یہ ایک معمر خاتون ہیں اس نے اس کتاب کا مطالعہ شروع کر رکھا تھا اور کتاب پر نوٹس اور سوالات لکھے ہوئے تھے جن کا

جواب دیا۔ اس خاتون نے یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے چرچ کے پاسٹر سے بات کر کے اپنے چرچ میں میری تقریر بھی کرائیں گی۔ چنانچہ خاکسار نے ان کے پاسٹر کے لئے بھی کچھ اسلامی کتب تحفہ دیں:

خاکسار اُس نوجوان کے گھر بھی گیا جس کو کتب بھجوائی گئی تھیں اس نے بھی بتایا کہ وہ کتب مل گئی ہیں اور وہ ان کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اس کے بعد خاکسار یہاں کے ایک شاپنگ سینٹر گیا وہاں پر ایک ہاتھ میں اپنا پوسٹر پکڑ کر رکھا جس پر لکھا تھا۔

Good News. Messiah has Come.

خوشخبری۔ مسیح آ چکے ہیں۔ مسیح آ چکے ہیں۔

لوگ اسے پڑھتے تھے اور لٹریچر بھی لیتے تھے چنانچہ ایک جوڑے نے لٹریچر لیا اور چلا گیا۔ نصف گھنٹہ کے بعد وہ واپس آیا ان کے ہاتھ میں بائبل تھی۔ انہوں نے سوالات شروع کر دیئے۔ خاکسار جواب دیتا رہا۔ آخر میں طے پایا کہ وقت مقرر کریں گے اور پھر بیٹھ کر آرام سے باتیں کریں گے۔ انہوں نے مجھے اپنا گھر دکھایا کہ ان کے گھر جا کر گفتگو ہوگی۔ اگلے روز انہیں مزید لٹریچر بھجوایا گیا۔ تا میرے وہاں آنے سے پہلے وہ مزید مطالعہ کر لیں۔ جب خاکسار دوبارہ ان کے گھر گیا تو بڑے اچھے دوستانہ ماحول میں بات ہوئی۔ ان کے وہاں ایک مصری خاتون کے ساتھ بھی جو اپنے بچوں کے ساتھ تھی، گفتگو کا موقعہ ملا۔ اسے اگلے روز عربی زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس دن بھی قریباً اسی شہر میں 5 گھنٹے گزارے اور قریباً 70 افراد کو پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ اس علاقہ کے دو پولیس افسران سے بھی ملا اور انہیں بھی اپنا تعارف کرایا، لٹریچر دیا۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ اس علاقہ میں اخبار میں تبلیغی اشتہار اور خبریں شائع ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا اچھا تعارف ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

پریس اور اخبارات کے ساتھ رابطہ کے حوالہ سے خاکسار نے اپنی اسی رپورٹ میں مزید یہ بھی لکھا:

1۔ Fair Born اخبار کے دفتر دو مرتبہ گیا۔ حضور رحمہ اللہ کی 24 فروری کی لندن میں جو تقریر تھی اس کا خلاصہ اور اسی طرح ”مذہب کے نام پر خون“ کتاب کا ریویو بھی انہیں دیا گیا تا اگر وہ اسے شائع کرنا چاہیں تو شائع کریں۔

2۔ ڈیلی ڈیٹن نیوز کے دفتر بھی دو مرتبہ گیا اور انہیں بھی حضور رحمہ اللہ کی 24 فروری کی تقریر کا خلاصہ اور ”مذہب کے نام پر خون“ کا ریویو دیا گیا۔

3۔ اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر کے دفتر بھی 3 مرتبہ گیا۔ ان سب اخبارات کے سٹاف رائٹرز یا مذہبی سیکشن میں لکھنے والوں سے ملاقات کی جاتی رہی۔

4۔ Spring Field کے دفتر میں فون پر رابطہ رکھا گیا۔

5۔ زینیا گزٹ کے دفتر بھی گیا۔ انہیں بھی حضور رحمہ اللہ کے 24 فروری کے لندن کے خطاب کا خلاصہ اور ”مذہب کے نام پر خون“ والی کتاب کا ریویو دیا۔

6۔ عرصہ زیر رپورٹ میں 3 اخبارات میں تبلیغی اشتہار بھی شائع کرایا گیا۔

اگست 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کے سلسلہ میں جو کام کیا تھا اس کی تفصیل درج ہے:

پریس کانفرنس ڈیٹن میں مسجد احمدیہ میں پریس کانفرنس ہوئی۔ 3 ٹی وی سٹیشن والے اور ایک اخبار کے نمائندہ نے شرکت کی۔ برادر مظفر احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے پریس کانفرنس میں سوالوں کے جواب دیئے۔ ہر سہ سٹیشن نے دو دو مرتبہ ہماری خبر دی اور اگلے دن کی اشاعت میں اخبار نے بھی خبر دی۔ ٹی وی والوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بیان کیا۔ حضور انورؒ کی کتاب مذہب کے نام پر خون کے انگریزی ترجمہ والی تصویر بھی نمایاں پورے سائز کی دکھائی۔ ہمارے پاس اس کا پوسٹر موجود تھا۔ اور پھر ایک پوسٹر جو تبلیغ کے لئے تیار کیا گیا تھا اس کا اتنا حصہ کہ Islam is the only Solution. دکھایا گیا۔ یہ اخبار یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ 2 لاکھ اشاعت ہے۔ پریس اور ٹی وی والوں کو لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا تھا۔

پریس کے ساتھ رابطہ

1۔ رائٹ سٹیٹ یونیورسٹی آف ڈیٹن کا ایک پرچہ ڈیلی نکلتا ہے جس کا نام ڈیلی گارڈین ہے ان کے سٹاف رائٹر سے جا کر ملا۔ اسے جماعت کا تعارف اور 2 خبریں دی گئیں۔

2۔ فیئر بورن کے اخبار کی سٹاف رائٹر اور نیوز ایڈیٹر سے فون پر رابطہ رکھا گیا۔ ایک مرتبہ ان کے دفتر بھی گیا اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز عراق و کویت کے مسئلہ پر جو کہ حضور انورؒ کی ہدایت کے مطابق تھا انہیں دیا گیا۔

3۔ کیٹرنگ اخبار کے دفتر گیا۔ Victorian Ross یہاں کے اخبار کی نیوز ایڈیٹر ہیں۔ ان کے ساتھ 20 منٹ تک تعارف ہوا اور خاکسار نے لندن سے آمدہ پریس ریلیز انہیں دیا۔

4۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ایک نئے رائٹر سے ملاقات ہوئی تھی۔ 2 مرتبہ اس کے ساتھ بھی فون پر رابطہ کیا گیا۔

5۔ زینیا گیا۔ یہ ڈیٹن سے 20 میل دور ایک اور شہر ہے یہاں پر بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔

6۔ 2 مرتبہ ڈیٹن کے ایک اور اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر کے دفتر گیا۔ اور ان کے سٹاف رائٹر سے ملاقات کی۔

7۔ کلیولینڈ میں یہاں کے تین اخبارات سے رابطہ کیا۔ ایک اخبار نے ہمارے سمر سکول گرلز کی خبر بھی دی۔

8۔ ٹی وی کے چینل 22 اور چینل نمبر 7 کے دفاتر بھی گیا اور مزید رابطہ بڑھایا۔

ستمبر 1990ء کی رپورٹ میں وہ حصہ خاکسار پیش کرتا ہے جو علاقہ میں پریس سے رابطہ کے بارہ میں ہے۔ خصوصاً وہ ہدایات اور نقاط جو لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے آئی تھیں، ان کے بارے میں ہے۔

ڈیٹن میں First Baptist چرچ والوں کی طرف سے عیسائیوں کے دوسرے فرقوں یہودی اور مسلمانون کو ''امن کے لئے دعا'' کرنے کے لئے ایک دعوت نامہ دیا۔ چنانچہ 5 عیسائی فرقوں، ایک یہودی، ایک مسلمان نمائندہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے نمائندگی کی۔ مڈل ایسٹ میں جو حالات ہیں ان کے بارہ میں دعا کرنی تھی۔ ہر ایک نے دعا بھی کی تقریر بھی کی۔ خاکسار نے بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے دعا کی اہمیت بتلائی۔ انبیاء کرام نے جس رنگ میں دعائیں کی ہیں ان کا طریق کار بتلایا اور مسلسل دعا کرنے کی طرف توجہ دلا کر سورۃ فاتحہ اور اس کا ترجمہ سنایا۔

اس موقعہ پر پادریوں، یہودیوں کے نمائندہ اور دیگر اہم شخصیات کو Invitation to all good Christians جو کہ محترم مشنری انچارج صاحب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی ایک تقریر ہے دی گئی۔ قریباً 12 شخصیات کو یہ رسالہ دیا گیا۔

تبلیغی اشتہار Fair Born کے اخبار جس کی اشاعت دس ہزار ہے میں ایک تبلیغی اشتہار شائع کرایا گیا۔

پریس کانفرنس عرصہ زیر رپورٹ میں دو جگہ ڈیٹرائیٹ اور کلیولینڈ میں پریس کانفرنس کی گئی۔ ڈیٹرائٹ میں بھی ایک چینل نمبر 7 نے کوریج کی اور ایک اخبار کے نمائندہ نے شرکت کی۔ ایک اخبار کو پریس ریلیز Fax کے ذریعہ بھجوایا گیا۔ فون پر اس کے ساتھ متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ اس کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے دن کی اشاعت میں اس نے خبر دی۔ چینل نمبر 7 بھی یہاں کا سب سے بڑا چینل ہے۔ اس نے بھی شام کی خبروں میں بہت اچھی کوریج دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پوری سکرین پر دکھائی جو کہ 24×36 انچ والی ہے یہ خاکسار ساتھ لے کر گیا تھا۔ اس کے علاوہ Islam is the only Solution of the Problems of mankind. والا پوسٹر بھی ساتھ لے کر گیا تھا۔ وہ بھی آویزاں کیا گیا تھا۔ یہ بھی انہوں نے پورا دکھایا اس کے علاوہ حضورؒ کی ہدایت کے مطابق بھی پریس ریلیز تھی اس سے بھی انہوں نے سنایا اور ملک ناصر محمود صاحب صدر جماعت، مکرم ڈاکٹر محمد سوہنا صاحب آف گیمبیا،

اور ایک خادم عرفان شیخ صاحب اور خاکسار کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ الحمدللہ۔ سب احباب اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر انہوں نے دکھائی۔ الحمدللہ۔ اچھی خبر دی تھی۔

کلیولینڈ میں بھی پریس کانفرنس تھی۔ مگر شہر میں ہنگامے اور آگ لگنے کے واقعات کی وجہ سے کوئی بھی نہ آیا۔ اگلے روز خاکسار نے مختلف چینلز سے خود رابطہ کیا۔ چنانچہ چینل نمبر 43 کی انتظامیہ مان گئی۔ مگر انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سٹوڈیو آجائیں۔ یہاں پر ہم انٹرویو لیں گے۔ خاکسار مکرم ڈاکٹر جعفر علی صاحب اور مکرم مائیکل حمید الرحمن صاحب کے ساتھ ان کے سٹوڈیو گیا۔ آدھا گھنٹہ تک انٹرویو ہوا۔ الحمدللہ اسی روز رات کو 10 بجے کی خبروں میں انہوں نے بڑی اچھی خبر دی۔ الحمدللہ

پریس کے ساتھ رابطہ

1۔ عرصہ زیر رپورٹ میں زینیا گزٹ والوں سے فون پر 2 مرتبہ رابطہ ہوا اور ان سے پریس ریلیز کے بارہ میں دریافت کیا گیا اور اب انہیں ایک خط ایڈیٹر کے نام بھجوایا گیا جو کہ مڈل ایسٹ کے بارے میں تھا۔

2۔ کیٹرنگ اخبار کی ایڈیٹر سے گزشتہ ماہ مل کر انہیں پریس ریلیز دیا گیا تھا۔ پھر وہ اچانک چھٹی پر چلی گئیں۔ ان کے اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب سے 2 مرتبہ رابطہ کیا گیا اور ان سے بھی پریس ریلیز کی اشاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ایک خط ایڈیٹر کے نام بھی اب بھجوایا ہے۔

3۔ Fairborn کے اخبار والوں کے ساتھ بھی فون پر رابطہ رکھا گیا اور پریس ریلیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے خبر شائع کر دی ہے۔

4۔ ڈیٹن میں یہاں کے سب سے بڑے اخبار کے ایڈیٹر کے نام ایک خط مڈل ایسٹ کے بارے میں بھجوا کر فون پر رابطہ کیا۔ اس کے علاوہ اس اخبار کے مذہبی سیکشن کے رائٹر سے ذاتی طور پر ان کے دفتر جا کر بھی ملاقات کی۔

5۔ Spring Field کے اخبار کے ساتھ فون پر رابطہ کیا انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز اور ایک خط ایڈیٹر کے نام بھجوایا گیا۔

6۔ Huber Hights ایک جگہ ہے ڈیٹن کے ساتھ یہاں سے ان کا اپنا ایک اخبار نکلتا ہے۔ ان کے ساتھ فون پر رابطہ کیا گیا اور ایڈیٹر سے ملاقات کا وقت بھی ملا۔

7۔ ڈیٹرائٹ میں وہاں کے سب سے بڑے اخبار "ڈیٹرائٹ نیوز" کے علاوہ جس نے ہماری خبر دے دی ہے کے علاوہ مندرجہ ذیل اخبارات سے فون پر متعدد مرتبہ رابطہ کیا گیا۔

1.Southfiled Ecuntric News

2.The Michigan Chronicle

نمبر 2 اخبار کے نمائندہ نے انٹرویو بھی لیا۔ اس کے علاوہ چینل نمبر 2 اور نمبر 4 کے ساتھ بھی متعدد مرتبہ فون پر رابطہ کیا گیا۔ چینل نمبر 4 نے کہا کہ وہ خاکسار کو مڈل ایسٹ کے بارے میں انٹرویو کے لئے ڈیٹن سے بلائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ان کے ساتھ بھی رابطہ کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

8۔ کلیولینڈ میں چینل نمبر 8، نمبر 5 اور نمبر 3 کے ساتھ متعدد مرتبہ رابطہ کرنا پڑا مگر وہ ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ صرف ایک چینل نمبر 43 نے کوریج دی۔ جس کی تفصیل لکھ دی ہے۔ البتہ یہاں پر بھی اخبارات کے ساتھ خاکسار نے متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ یہاں کے سب سے بڑے اخبار The Plain Dealer جس کی اشاعت 5 لاکھ ہے، سے 4 مرتبہ رابطہ کیا گیا۔ پہلے تو ایڈیٹر صاحب کے ساتھ پھر انہوں نے ایک رپورٹر کے ساتھ فون پر رابطہ کرادیا۔ چنانچہ انہوں نے تعارف اور انٹرویو لیا۔ جب خاکسار نے یہ بتایا کہ میں تو پریس ریلیز دینا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ یہ پریس ریلیز آپ میرے نام پر Fax کر دیں۔ چنانچہ مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب کے ذریعہ فوراً فیکس کرایا گیا۔ پھر ان کا فون آیا اور فون پر مزید سوال وجواب ہوئے جب خاکسار ڈیٹن پہنچ گیا تو انہوں نے کلیولینڈ سے ڈیٹن فون کیا کہ ہم اس پریس ریلیز کی ایک مختصر خبر بنا کر شائع کریں گے جس پر خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس اخبار نے مکرم صدر جماعت نسیم رحمت اللہ صاحب کا ایک خط بھی شائع کیا ہے۔

9۔ اس کے علاوہ یہاں ہماری مسجد کے علاقہ سے دو اخبار نکلتے ہیں خاکسار ان کے دفتر گیا اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز اور انٹرویو دیا۔

ان دونوں اخباروں میں ہمارا ایک اشتہار بھی شائع ہوا جو مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں ہے اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز کا خلاصہ ہی ہے جو شائع کرایا گیا۔

اکتوبر 1990ء کی رپورٹ میں پریس اور میڈیا سے رابطہ کی رپورٹ یوں درج ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں 3 اخبارات میں جماعتی خبریں شائع ہوئیں۔

1۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز میں خط شائع ہوا اس اخبار کی اشاعت 2 لاکھ ہے بہت سے لوگوں نے یہ خط پڑھ کر سراہا اور اس اخبار نے مڈل ایسٹ کے بارے میں ہمارے نقطہ نظر سے متعلق پہلے بھی خبر دی تھی۔

نوٹ یہ وہ ایام ہیں جب مڈل ایسٹ خصوصاً عراق پر حملہ کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھیں اور امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر یہ کر رہا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے گلف کرائسز پر بہت سارے خطبات دیئے تھے اور ان ملکوں کی خصوصاً عرب ملکوں کی راہنمائی کی تھی اور بتایا تھا کہ اسلامی طور پر جو قرآن شریف کہتا ہے اس کا حل کریں اور سورۃ الحجرات سے بار بار استدلال پیش فرمایا تھا۔ بار بار انہیں متنبہ کیا تھا کہ اگر یہ جنگ ہوئی تو ان ملکوں خصوصاً عراق کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ لیکن افسوس! مسلمان ملکوں نے اس بات پر بالکل کان نہیں دھرے اور بالکل اسلامی حل کی پرواہ نہ کی جو جماعت احمدیہ نے قرآن شریف سے ان کے سامنے بیان کیا یا پیش کیا۔ لیکن یہاں جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے جو ہدایات ملتی تھیں انہیں بار بار پریس کے سامنے پیش کیا گیا تا امریکہ کے عوام کی آنکھیں کھلیں اور عرب ملکوں کو کچھ ہوش آئے۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں اکثر جگہوں پر مظاہرے بھی ہوئے اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو کہا گیا کہ وہ جنگ مسلط نہ کریں۔ مگر کسی نے بھی نہ سنی۔ زیادہ افسوس مسلمان ممالک پر ہے کہ جنہوں نے مسلمان کہلا کر بھی قران شریف کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور قرآن شریف کی تعلیمات کے مطابق اس مسئلہ کا حل نہ نکالا اور

جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے جو بروقت انہیں بتادیا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا آج بعینہٖ سو فی صد وہی نتیجہ نکلا ہے۔ مسلمان ممالک کی حالت خصوصاً عراق، شام، لیبیا کی کیا ہوئی۔ سب کے سامنے ہے اور اس جنگ کا فائدہ بھی کس کو ہوا یہ بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔

اس لئے خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو بار بار پریس کے سامنے پیش کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی کوریج بھی ہوئی تو اگلی رپورٹس میں اسی کا ذکر بار بار آئے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ جس قدر تکلیف جماعت احمدیہ کو اس جنگ سے ہوئی کسی اور کو نہیں ہوئی۔

2۔ زینیا گزٹ میں لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا تھا۔ اخبار سے بار بار رابطہ بھی کیا گیا۔ چنانچہ اخبار کے مذہبی سیکشن میں پریس ریلیز کا متن شائع ہوا۔ اس اخبار کی اشاعت 11 ہزار ہے۔

3۔ کیٹرنگ سے شائع ہونے والے ایک اور اخبار میں بھی یہ خط شائع ہوا خط اور پریس ریلیز ہر دو کا تعلق مڈل ایسٹ کی جنگ سے ہے اور جماعت احمدیہ جنگ کے خطرات اور اس کے بھیانک انجام سے عرب ممالک کو خصوصاً اور دوسری دنیا کو عموماً بار بار آگاہ کر رہی تھی۔

ستمبر 1990ء کی ہی اگلی دو ہفتہ کی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا کہ

1۔ فیئر بورن اخبار کے ایڈیٹر سے بھی خاکسار جا کر ملا اور اسے خط شائع کرنے کے لئے دیا۔ یہ خط اخبار نے اپنی 20 ستمبر 1990ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ فون پر بھی ان سے رابطہ کیا جاتا رہا۔

2۔ Spring Field (سپرنگ فیلڈ) 45 میل دور شہر ہے وہاں کے اخبار کے ایڈیٹر سے ملا اور پھر رپورٹر سے بھی فون پر بار بار رابطہ کیا انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔

3۔ زینیا گزٹ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سے فون رپر رابطہ کیا انہیں پریس ریلیز جو لندن سے آیا تھا دیا گیا۔

4۔ ڈیلی ڈیٹن نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ممبرز سے فون پر رابطہ انہیں بھی خط شائع کرنے کے لئے دیا گیا۔

5۔ ہیوبر ہائٹس۔ یہ بھی ایک اور شہر کا اخبار ہے اس اخبار کے ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا گیا۔ ملاقات کا وقت لیا گیا۔ ان کے ساتھ نصف گھنٹہ تک مڈل ایسٹ کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے۔ انہیں لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے نقطہ نگاہ اور اس مسئلہ کا ''اسلامی حل'' اپنے اخبار کے صفحہ 5 پر شائع کیا۔

6۔ Conneaut Ohio ایک اور جگہ ہے جو ڈیٹن سے قریباً 300 میل دور ہے۔ یہاں کے ایک لوکل اخبار کے ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا گیا اور انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز بھجوایا گیا۔

ان سب پریس ریلیز میں حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کی ہدایات اور جماعت کا نقطہ نظر ہوتا تھا۔ اور مڈل ایسٹ میں جنگ کی مخالفت، مسلمانوں کا یہ آپس کا مسئلہ ہے نیز مسلمانوں کو آپس میں مل کر ہی اس کا حل نکالنا چاہئے۔ جنگ اس کا حل نہیں ہے وغیرہ امور شامل ہوتے تھے۔

7۔ ایک اور شہر Troy ہے یہاں کے اخبار کے ایڈیٹر سے بھی فون پر رابطہ کیا گیا اور ملاقات کا وقت لیا چنانچہ انہوں نے ایک رپورٹر دیا جس نے ایک گھنٹہ تک انٹرویو لیا اگلے روز کی اشاعت میں انہوں نے صفحہ اول پر ہماری خبر شائع کی۔ الحمدللہ

8۔ کولمبس میں وہاں کے اخبار کے نیوز روم سے رابطہ کیا گیا مگر انہوں نے اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔

9۔ اسی طرح یہاں کے (ڈیٹن کے علاقہ) اور ایک اور مشہور شہر سنسنیاٹی Cincinati جو کہ قریباً 50 میل دور ہے کے ایک اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سے بھی فون پر رابطہ کیا مگر انہوں نے بھی کوئی دلچسپی نہیں لی۔

10۔ کیٹرنگ سے ایک اخبار Times نکلتا ہے جس کی اشاعت 60 ہزار ہے ان سے متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر کو پریس ریلیز دیا گیا مگر وہ خبر انہوں نے شائع نہ کی البتہ اپنی اشاعت میں ایک خط اس پریس ریلیز سے بنا کر شائع کر دیا۔ جب خاکسار کو علم ہوا تو اخبار کی سب کاپیاں نکل چکی تھیں اس لئے اس کا تراشہ نہ مل سکا۔

کلیولینڈ کے اخبار Beadford Times گزشتہ ماہ انہیں انٹرویو دیا گیا تھا اور پریس ریلیز بھی۔ انہوں نے بھی اپنے فرنٹ پیج پر ہماری خبر شائع کی۔

12۔ڈیٹرائٹ کے چینل نمبر4کے ساتھ ڈیٹن سے رابطہ کیا گیا اس کے علاوہ ہر اخبار اور ٹی وی چینل جنہوں نے ہماری خبر دی تھی سب کو فون کر کے شکریہ بھی کہا گیا۔

13۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز بھی ہماری ایک اور خبر جو ریجنل تبلیغ ورکشاپ سے متعلق تھی 15 ستمبر کو شائع کی۔

14۔میپل ہائٹس اخبار نے بھی ہماری خبر کو شائع کیا۔الحمدللہ

خداتعالیٰ کے فضل سے اس ایک ماہ میں 14 اخبارات میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ شائع ہوا اور جماعتی خبریں شائع کیں جس سے علاقہ کے لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ وذالك فضل اللہ۔الحمدللہ

خاکسار نے نہ صرف اخبارات کے ساتھ رابطہ کیا اور امریکن عوام کو جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بیان کیا بلکہ واشنگٹن ڈی سی میں جہاں ممکن ہو سکا وہاں پر دوسرے ممالک کے سفارتخانوں میں جا کر بھی اس بارہ میں بات کی چنانچہ

جنوری 1991ء کی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا

سفارتخانوں کے ساتھ رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں گھانا، سیرالیون اور آسٹریلیا کے سفارتخانوں میں رابطہ کیا۔جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور انہیں حالات کی سنگینی سے اطلاع دی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 04نومبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 9

پریس کے ساتھ رابطہ

واشنگٹن میں بھی اور یہاں سے ڈیٹن کے علاقہ میں بھی پریس کے ساتھ رابطہ رکھا گیا۔ واشنگٹن میں مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں CBS والوں نے انٹرویو لیا اور میامی فلوریڈا میں دکھایا۔ اس کے علاوہ ڈیٹن میں بھی ایک ہفتہ قیام کے دوران چینل نمبر 2 اور چینل نمبر 22 نے مسجد آکر نماز جمعہ کے دن انٹرویو لیا اور مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں نشر کیا۔

York میں جمعہ پڑھایا۔ یہاں پر 3 اخبارات والے آئے اور 2 ٹی وی چینل کے نمائندگان آئے۔ ہر دو چینلز نے اسی دن کی نشریات میں ہماری Peace Prayer اور انٹرویو کا حصہ دکھایا اور 3 اخبارات نے خبریں دیں۔

ڈیٹن کے علاقہ میں ہیوبر ہائٹس سے اور فیئر بورن سے جو اخبارات نکلتے ہیں ان میں انٹرویو شائع ہوا۔ یہاں واشنگٹن کے سب سے بڑے اخبار USA Today جس کے 6 ملین ریڈرز ہیں، میں ایک سوال آیا تھا کہ امریکہ کو 15 جنوری کے بعد کیا کرنا چاہئے؟ خاکسار نے اس کا جواب بھجوایا تو وہ بھی شائع ہوا۔ اس اخبار میں انٹرویو بھی شائع ہوا تھا۔

اس کے علاوہ فرنٹیئر پوسٹ جو پاکستان میں پشاور اور لاہور سے شائع ہوتا ہے، اس کے نمائندہ سے فون پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے بھی ہمارے پریس ریلیز کی خبر بنا کر پاکستان بھجوائی۔ اسی طرح انہیں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں بھی خاکسار نے تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس پر بھی انہوں نے ایک سٹوری بنا کر اخبار کے لئے بھجوائی۔

گورنر آف اوہایو کو مبارک باد کا خط

اوہایو کے نئے گورنر کا 4 سال کے لئے انتخاب ہوا۔ ان کو خاکسار نے مبارک باد کا خط لکھا۔ ان کی طرف سے شکریہ کا جواب بھی آیا۔

ڈیٹن میں نئے سال کی آمد پر یہاں کانگرس مین کے دفتر گیا اور سب کو نئے سال کی مبارک باد بھی دی۔ اسی طرح دیگر سرکاری محکموں میں بھی جاکر انفرادی طور پر لوگوں سے ملاقات کرکے انہیں نئے سال کی مبارک باد دی۔ پریس کے نیوز ڈائریکٹرز سے خصوصاً چینل نمبر22، چینل نمبر2، ڈیلی ڈیٹن نیوز کے دو رائٹرز سے اور ہیوبر ہائٹس کے اخبار کے ایڈیٹر اور فیئر بورن کے ایڈیٹر اور زینیا گزٹ کے ایڈیٹر سے فون پر رابطے کے علاوہ وہاں جاکر بھی ان سے ملا۔

واشنگٹن کے چینل نمبر4 سے رابطہ کیا گیا۔ وہ مسجد آئے۔ انہوں نے مڈل ایسٹ کے بارے میں نصف گھنٹہ تک خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ جو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی کو پوری کوریج دی۔ اس کے بعد جماعت کے مختلف احباب سے انہوں نے انٹرویو لیا جن میں خاص طور پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم مسعود ملک صاحب شامل تھے۔ قریباً 2 گھنٹے انہوں نے مسجد میں گزارے اور کہنے لگے کہ آج شام کی نشریات میں یہ دیں گے۔ مگر انہوں نے کوئی خبر نہیں دی۔ خاکسار نے 2 دن بعد پھر ان سے رابطہ کیا تو کہنے لگے کہ ہمارے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ وہ کچھ اور موضوع چاہتے تھے۔ اس وجہ سے ہم نشر نہیں سکے۔

اس کے علاوہ ڈیٹن اور علاقہ کے دیگر پریس اور اخبارات کے ساتھ بذریعہ فون بھی رابطہ رکھا گیا۔

سفارتخانوں سے رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل سفارتخانوں سے رابطہ کیا گیا:

1۔ آسٹریلیا: آسٹریلیا کے سفیر صاحب سے ملاقات کا وقت لے لیا گیا تھا۔ مگر 4 روز بعد سفارتخانے سے فون آیا کہ سفیر صاحب کو آسٹریلیا جانا پڑ گیا ہے اس وجہ سے وہ تو ملاقات نہ کر سکیں گے البتہ مسٹر کرسٹوفر لیمب Mr. Christopher Lamb جو کہ منسٹر ہیں وہ آپ سے ملاقات کریں گے۔

چنانچہ خاکسار برادر رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ واشنگٹن کو ساتھ لے کر ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ ان کی خدمت میں قرآن کریم شارٹ کمنٹری اور حضور کا آسٹریلیا میں فرمودہ خطاب کی کاپی پیش کی۔ ملاقات ایک گھنٹہ 10 منٹ تک رہی۔ مختلف موضوعات مثلاً موجودہ مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں، جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں فرق کے بارے میں بہت ہی اچھے اور دوستانہ ماحول میں بات ہوئی۔ خاکسار ان کے ساتھ مستقل طور پر یہاں سے بھی رابطہ رکھے گا۔ یہ مسٹر لیمب دیگر ممالک میں آسٹریلیا کے سفیر بھی رہ چکے ہیں۔ مڈل ایسٹ کے تعلق سے خاکسار نے اپنا موقف بیان کیا نیز یہ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اگر آپ کی حکومت وہاں پر امن کے لئے کوشش کرے تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

2۔ جاپان: جب جاپان کے سفار تخانے میں رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ گلف کے حالات کی وجہ سے سفیر صاحب تو آج کل بہت مصروف ہیں ان کی بجائے سفار تخانے کے منسٹر آف پبلک آفیسرز آپ سے ملاقات کریں گے۔

چنانچہ مکرم محترم ملک مسعود صاحب، مکرم برادر رشید صاحب اور مکرم عبد الشکور صاحب کے ساتھ خاکسار ان سے ملنے گیا۔ ان کا نام Mr. Hideaki Ueda ہے۔ 20 منٹ ملاقات رہی۔ انہیں جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن مجید پیش کیا گیا۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ پھر مختلف سولات کئے۔ خاص طور پر یہ سوال کہ مسلمان دہشت گردی پھیلاتے ہیں کیا آپ کا مسلک بھی ایسا ہی ہے؟ خاکسار نے اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔

3۔ ٹوگو لینڈ کے سفار تخانے سے جب رابطہ کیا گیا تو پہلے 3، 4 دن تک یہی کہتے رہے کہ آپ کی درخواست پر غور ہو رہا ہے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ سفیر صاحب بہت مصروف ہیں وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔

4۔ اٹلی کے سفارت خانے میں ابھی مسئلہ زیر غور ہے ان کے ساتھ رابطہ کیا جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

5۔ سپین کے سفارت خانے سے بھی رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمارے سفیر صاحب مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں ضروری مشورہ کرنے کی خاطر سپین گئے ہوئے ہیں۔ جب آئیں گے پھر آپ کو مطلع کیا جائے گا۔

6۔ گوئٹے مالا کے سفارتخانے میں جب سفیر صاحب سے ملنے کے لئے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پرانے سفیر صاحب کل واپس گوئٹے مالا جارہے ہیں۔ ابھی نئے سفیر نہیں آئے۔ جب نئے سفیر آئیں گے تو پھر آپ سے رابطہ کریں گے۔

7۔ گھانا کے سفارتخانے میں وہاں کے ایک منسٹر سے خاکسار کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ فون پر ان سے اکثر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے سفیر صاحب انگلستان گئے ہیں کیونکہ وہ ورلڈ بنک کے ہمارے ملک کے نمائندہ بھی ہیں۔ وہاں میٹنگ سے جب واپس آجائیں گے تو پھر آپ کے ساتھ ملاقات کا وقت لے لیا جائے گا۔

8۔ سیر الیون کے سفیر صاحب کے ساتھ بھی خاکسار کا فون پر رابطہ ہوا اور دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ رابطے کے اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مارچ 1991ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطے میں جو مساعی کی گئی اس بارے میں یہ لکھا گیا:

پریس کے ساتھ رابطہ

حضورؒ کے خطبات یکم فروری، 8 فروری، 15 فروری اور 22 فروری 1991ء سے اہم پوائنٹس نکالے گئے اور مکرم محترم میجر فضل احمد صاحب سیکرٹری پبلیکیشن کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ ان کا انگریزی ترجمہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے جو ترجمہ بھجوایا اس کا ایک پریس ریلیز تیار کیا گیا جو 24 پوائنٹس پر مشتمل تھا۔ یہ پریس ریلیز اپنے علاقہ کے 12 اخبارات کو دیا گیا جس میں سے 8 اخبارات نے انہیں شائع کیا۔ اکثر اخبارات نے پہلے تو شائع کرنے سے انکار کیا کہ یہ بہت بے ٹوک موقف ہے لیکن جب فون پر یا بذریعہ ملاقات ان کو یہ باور کرایا گیا کہ آپ کے ملک میں جب خیالات کی

آزادی ہے تو پھر آپ ہمارے خیالات کو بھی شائع کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 اخبارات نے شائع کیا۔ ایک اخبار نے پورے کے پورے 24 پوائنٹس شائع کئے جبکہ دیگر اخبارات نے کم۔ کسی نے خبر کی صورت میں اور کسی نے لیٹر ٹو دی ایڈیٹر میں اور کسی نے Opinion والے صفحہ پر جگہ دی۔ الحمدللہ۔ اسی طرح رمضان المبارک کا بھی ایک پریس ریلیز 2 اخباروں کو دیا گیا۔ الحمدللہ۔

حضورؒ کی خدمت میں 8 مختلف اخبارات کے 9 تراشے ارسال کئے گئے ہیں۔ ایک اخبار نے مذکورہ بالا پریس ریلیز اور رمضان کے بارے میں ایک ہی خبر دی۔ اور ڈیٹن ڈیلی نیوز نے خاکسار کا رمضان کے بارے میں انٹرویو مسلمانوں کے دوسرے گروہ کے ساتھ شائع کیا۔ TV کے چینل 2 اور چینل 22 سے بھی رابطہ ہے۔ الحمدللہ۔ ان سب اخبارات کا بذریعہ فون شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

اپریل 1991ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ کے سلسلہ میں حسب ذیل کام ہوا۔

ٹی وی چینل نمبر 2 نے خاکسار کے ساتھ فون پر رابطہ کیا کہ وہ ''کردوں'' کے مسائل کے بارہ میں خاکسار کا انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے شام کو ان کو بلا لیا اور انٹرویو دیا۔ اسی طرح چینل نمبر 22 کو بھی انٹرویو دیا۔ ہر دو چینلز نے شام کی خبروں میں خاکسار کا انٹرویو نشر کیا۔ اس کے علاوہ عید الفطر کے لئے بھی ہر دو چینل آئے اور شام کی خبروں میں ہماری عید کی جھلکیاں خبروں کے ساتھ دیں۔ حضورؒ کا عید کا پیغام بھی ہر دو ٹی وی چینلز کو دیا گیا۔

یہاں کے سب سے بڑے اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز نے بھی انٹرویو لیا اور وہ شائع ہوا۔ اسی طرح ''کردوں'' کے بارے میں بھی ایک اور اخبار نے خاکسار کا خط شائع کیا۔ اس سلسلہ میں مکرم ملک مسعود احمد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری امریکہ اور مکرم میجر فضل احمد صاحب سیکرٹری پبلیکیشن نے بھی خاکسار کی مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے ڈیلی ڈیٹن نیوز، فیئر بورن، زینیا گزٹ، Troy News، ہیوبر ہائٹس اور TV چینلز کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ڈائریکٹر صاحبان سے بھی رابطہ ہے۔ ایڈیٹر صاحبان اور رائٹرز کے ساتھ بھی فون پر بات چیت ہو رہی ہے۔

اس دوران خاکسار کا تبادلہ ڈیٹن سے ہیوسٹن ٹیکساس میں ہوا۔ وہاں جا کر پریس کے ساتھ رابطے کی جو کوشش کی گئی اس کی جھلک یہاں پیش کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو جو اپنی رپورٹ کی کاپی ملی وہ مئی 1992ء کی ہے۔

ہیوسٹن مئی 1992ء کی رپورٹ: اس رپورٹ میں خاکسار نے لکھا کہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ یہاں کے ٹی وی کے قریباً 4 چینلز والوں کے ساتھ مسلسل رابطہ کیا جارہا ہے۔ ان سب کو اپنی تقاریب میں آنے کی دعوت دی جارہی ہے لیکن ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ الحمد للہ اخبارات نے خبریں دینی شروع کر دی ہیں۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر (ہیوسٹن میں) دوسرے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ہم عددی لحاظ سے ان کے مقابلہ پر کم ہیں۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ اس کی مثال یہ ہے کہ گزشتہ عید پر مسلمانوں نے جو اپنا پریس ریلیز دیا اس میں لکھا تھا کہ وہ یہاں پر 20 ہزار کی تعداد میں ہیں۔ لیکن جو پریس ریلیز ہم نے بھجوایا تو اس میں صرف عید الفطر کی اسلام میں اہمیت کے بارے میں اور عید کے پروگرامز کے بارے میں لکھا تھا۔ اس پر پریس اور میڈیا والوں نے ہم سے فون پر پوچھا کہ آپ کو کتنے لوگوں کی آمد متوقع ہے کہ وہ عید الفطر پر حاضر ہوں گے (یاد رہے اس وقت ہماری تعداد کم و بیش 200 / 250 تھی۔ اگر ارد گرد کی جماعتیں جب آجاتی تھیں تو تعداد میں سوڈیڑھ سو کا مزید اضافہ ہو جاتا تھا) خاکسار نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ: خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ناامید نہیں ہیں۔ تبلیغ کے ذریعہ اپنی تعداد بڑھانی ہے اور پریس کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنا ہے اور وقت آئے گا کہ یہ لوگ احمدیت کی خبریں بھی شائع کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ خاکسار نے ایک تبلیغی اشتہار بھی

شائع کرایا۔ اس رپورٹ کے لکھنے تک متعدد عیسائیوں کے گالیوں سے بھرے فون بھی آئے لیکن اور لوگوں نے اچھے ریمارکس بھی دیئے۔ ان شاء اللہ اس سے بھی تبلیغ کی راہ کھلے گی۔
کل 12 تراشے ارسال کئے گئے ہیں۔ایک اخبار نے پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں پوری رپورٹ شائع کی ہے۔
اس رپورٹ پر مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) نے یہ نوٹ دیا۔
"الحمد للہ بہت اچھا کام کیا گیا ہے۔ جماعتی بھی اور پریس سے رابطہ بھی تراشے اور دوسری رپورٹ بھی مل گئی ہیں۔" دستخط مرزا مظفر احمد 6/8/92
مارچ 1993ء کی رپورٹ کا پریس کے ساتھ رابطے، رد عمل اور اچھے نتائج پر مشتمل حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔
وائس آف ایشیا: یہ اخبار ہندوستانیوں کا ہے۔7 ہزار کے قریب اس کی اشاعت ہے۔ قریباً پاکستانی، ہندوستانی، بنگلہ دیشی لوگ خصوصیت کے ساتھ اسے پڑھتے ہیں۔ اس میں Promised Messiah has Come کا 13 ہفتوں کے لئے اشتہار دیا گیا۔ بہت سے پاکستانیوں اور بنگالیوں کو بذریعہ فون جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ چند نمونے حضور کی خدمت میں پیش ہیں۔ ایک خاتون مکرمہ عابدہ اکمل صاحبہ نے پہلے ہی دن ایک گھنٹہ فون پر بات کی۔ انہیں جماعت کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بتایا۔ وہ اپنے مولویوں کو ظالم اور برا بھلا کہہ رہی تھیں۔ مجھے فرمانے لگیں کہ آپ ایک مضمون ضرور اخبار میں لکھیں کہ آپ لوگ مسلمان ہیں۔ پھر اس نے براہین احمدیہ منگوائی۔ خاکسار نے اگلے دن براہین احمدیہ اور دوسرا لٹریچر بھی اسے بھجوایا۔ اس کا شکریہ کا فون آیا۔ پھر اسے حضور کا جمعۃ الوداع کی ویڈیو کیسٹ بھجوائی۔ اس کا پھر شکریہ کا فون آیا۔ اسی طرح اس خاتون کے ساتھ رابطہ ہے۔ اسی طرح ایک اور دوست انور صاحب نے کال کی۔ انہوں نے لٹریچر منگوایا۔ اسی طرح ایک بنگالی دوست نے احمدیت کے بارے میں فون پر ہی نصف گھنٹہ تک معلومات حاصل

کیں۔ خصوصاً عید سے ایک روز قبل اسی اخبار سے بے شمار مسلمانوں نے ہم سے عید کا پوچھا۔ کیونکہ مسلمانوں نے اگلے دن عید منائی تھی۔ ہماری عید کی خبر اس اخبار میں بھی آئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹی وی پر بھی آئی۔ ہماری ایک امریکن بہن کا انٹرویو بھی عید کے بارے میں ٹی وی پر نشر ہوا۔ الحمدللہ۔

ٹی وی کے چینل نمبر 13 پر جو یہاں کا سب اہم چینل ہے، یہ جماعت کی پہلی خبر تھی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

ایک اور پاکستانی دوست مکرم راجہ آصف صاحب بھی زیر تبلیغ ہیں۔ دو مرتبہ تو یہ حضور کا خطبہ جمعہ بھی سن چکے ہیں۔ انہیں مزید خطبات کی کیسٹ دی جارہی ہے۔ اچھے سلجھے ہوئے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔

3 نائیجیرین دوست مسجد آنا شروع ہوئے ہیں۔ انہیں بھی لٹریچر دیا ہے۔ ان میں سے ایک کے بھائی تو نائیجیریا میں احمدیہ کلینک میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ لیکن یہ خود احمدی نہیں ہیں۔

2 بعض سیر الیونین سے بھی رابطہ ہوا ہے۔

ایک مارکیٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر سات پاکستانیوں اور انڈین سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی عید کا موضوع بنا کر اپنے ہی مولویوں کو برا بھلا کہا۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ مولوی کے چنگل سے نجات حاصل کریں اور پھر احمدیت کے بارے میں ابتدائی باتیں بھی ہوئیں۔

اخبار وائس آف ایشیا میں اشتہار کی وجہ سے اور پھر ٹی وی پر خبر آنے کی وجہ سے مسلمانوں میں بڑا شدید رد عمل ہوا ہے۔ ہمیں بھی دھمکیوں والے فون آتے رہے اور ٹی وی والوں کو بھی۔ عید کے روز ہم نے پولیس کو اطلاع کر دی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے امن رہا۔

ایک نائیجیرین مسلمان کے گھر گیا۔ اس کے گھر بچہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے کان میں اذان بھی دی اور اسے تحفہ بھی دیا۔

پریس سے بھی رابطہ رہا۔ یہاں کے سب سے بڑے اخبار Houston Chronicle میں ہماری عید کی اطلاع کی خبر کے ساتھ حضور انور کے لائیو خطبہ کا اعلان بھی شائع ہوا اور ہماری خبر کے نیچے دوسرے مسلمانوں کی خبر آئی۔ اس اخبار کی اشاعت ہفتہ واتوار کو6لاکھ سے زائد ہے۔

ٹی وی پر بھی ہزاروں لوگوں نے ہماری عید کا منظر دیکھا۔ جبکہ باقی مسلمانوں کی کوئی خبر نہیں آئی۔ Houston Post نے اگرچہ خبر تو نہ دی لیکن عید کا اور درس قرآن کا کیلنڈر والے سیکشن میں تھوڑا ساذکر کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ وائس آف ایشیا میں ایک خط باز نیا کے بارے میں شائع ہوا۔

یونیورسٹی آف آسٹن میں احمدیہ بک سٹال

آسٹن جوTX کا دارالخلافہ ہے، ہیوسٹن سے 150 میل دور ہے۔اس یونیورسٹی میں ہمارے4نوجوان طلباء زیر تعلیم ہیں۔ انہوں نے چند روز ہوئے احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ آرگنائزیشن کے تحت اپنی رجسٹریشن کرائی اور30-31مارچ کو دو دن یونیورسٹی کے زیر اہتمام مختلف ممالک کا کلچرل شو تھا۔ ہمارے طلباء نے بھی اجازت لی۔ ہیوسٹن سے ہم قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور دوسری کتب اور لٹریچر ساتھ لے کر گئے اور دو دن سٹال لگایا۔ ہمارے سٹال پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکن اور ایفرو امریکن کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈیا، ایران، کویت، یمن، الجزائر، چین، جاپان، فلپائن، ملائیشیا، فلسطین، کوریا، مصر، تیونس، انڈونیشیا کے ملکوں کے طلباء آئے اور اپنی اپنی زبانوں میں تراجم قرآن کریم دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور لٹریچر بھی لے کر گئے۔

سٹال پر جماعت احمدیہ کا بینر بھی آویزاں تھا۔ ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ وہ عرصہ 5 سال سے یہاں رہ رہا ہے۔ اس کا ایک بھائی بھی ہے۔ اس سٹال کے لگانے سے دو احمدی بھی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مل گئے۔ الحمدللہ

ایک اور نوجوان آیا اس نے کہا میں حیدرآباد دکن سے ہوں اور اس وقت میری ”احمدیت“ پر Presentation ہے اس کے سوال کے جواب دیئے اس نے ”مرزا غلام احمد“کتاب بھی خریدی۔

اس موقعہ پر یونیورسٹی کی طرف سے Human Rights پر ایک ریلی بھی ہو رہی تھی۔ خاکسار ریلی کے چیئر مین کے پاس گیا اور تقریر کرنے کے لئے وقت مانگا۔ انہوں نے خوشی کے ساتھ 5 منٹ اجازت دی۔ حالانکہ صرف یونیورسٹی کے طلباء ہی جو کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آسکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی ایک موقعہ پیدا کر دیا۔ تقریر کے بعد طلباء نے خوب تالیاں بجائیں۔ خاکسار سے پہلے ایک مسلمان طالبعلم کی تقریر تھی۔ اگلے دن خاکسار نے ان سب کو جوبلی کے Pens کا تحفہ دیا۔ ایک پاکستانی نوجوان حذیفہ بھی Human Right انٹر نیشنل کی تنظیم میں کام کرتا ہے اس سے بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا آئندہ آپ کو بھی بلائیں گے۔ بہت سے لوگ ہمارے سٹال پر Jesus in India اور Where Did Jesus Die کی کتب دیکھ کر حیران ہوئے اور انہوں نے یہ کتب خریدیں۔ ایک اندازے کے مطابق قریباً 200 طلباء ہمارے سٹال پر آئے، قریباً 80 طلباء نے سوالات کئے، 60 طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ 55 ڈالر کی کتب اور لٹریچر فروخت ہوا۔ الحمدللہ

بعض مسلمان طلباء نے جن میں مصری اور پاکستانی تھے ہمارا اسٹال دیکھ کر بہت جوش دکھایا۔ ایک مصری تو غصے میں تھا کہ آپ لوگ کافر ہیں۔

بہر حال اس سٹال سے آسٹن میں ایک ہلچل مچی ہے۔ خاکسار نے اپنے نوجوانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا مطالعہ بڑھائیں اور سوال وجواب کی مجالس کریں۔

نوٹ: ہمارے یہ طلباء جن میں مکرم ناحیل محمود احمد صاحب، مکرم خالد کڑک صاحب، مکرم حماد ملک صاحب اور سید نعمان خضر صاحب ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کر کے اب مختلف مقامات پر نہ صرف جاب کر رہے ہیں بلکہ دینی خدمات بھی احسن رنگ میں بجالا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بہت اخلاص کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ تبلیغ و تربیت کے کاموں میں حصہ لیا۔

مئی 1993ء کی رپورٹ (ہیوسٹن) میں خاکسار نے لکھا کہ:

1۔ مکرم جاوید راج صاحب سے مسلسل رابطہ ہے۔ ان سے تبلیغی اشتہار کے ذریعہ رابطہ ہوا تھا۔ انہیں لٹریچر بھجوایا گیا وہ انہوں نے آگے اپنے مولوی صاحب کو دیا ہے۔ فون پر جاوید صاحب سوالات کرتے رہتے ہیں۔ اب کہہ رہے تھے کہ ان کے گھر ایک نشست ہو جائے جس میں ان کے مولوی صاحب اور ایک دو دوست اور ہوں گے۔

2۔ محترمہ عابدہ اکمل صاحبہ سے بھی دو مرتبہ فون پر تفصیلی بات ہوئی۔ وہ براہین احمدیہ پڑھ رہی ہیں۔

3۔ ایک دوست جو شیخوپورہ مانا والے کے ہیں سے فون پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے بھی ہمارا تبلیغی اشتہار پڑھا تھا۔ سب سے پہلے درثمین کا مطالبہ کیا جو انہیں دے دی گئی۔ یہ ربوہ آکر حضور کی تقاریر جلسہ سالانہ کی سنتے رہے ہیں۔ اب جمعہ میں باقاعدگی کے ساتھ آرہے ہیں اور حضور کا خطبہ سن کر جاتے ہیں۔ ان کا نام ہاشم خان صاحب ہے۔ انہیں محضر نامہ بھی دیا گیا تھا ایک ہفتہ میں پڑھ کر واپس کر گئے اب دعوت الامیر لے کر گئے ہیں۔ عنقریب پاکستان میں جائیں گے۔ اچھے صاحب ذوق شاعرانہ طبیعت رکھنے والے ہیں۔

4۔ ایک دوست رابرٹ آشٹن نے فون کیا وہ اپنے کسی مقصد سے فون کی ڈائریکٹری دیکھ رہے تھے کہ انہیں احمدیہ کے تحت ہمارا فون ملا۔ انہوں نے کہا کہ وہ 50ء میں احمدی ہوئے تھے لیکن اس کے بعد سے رابطہ نہیں رہا کبھی کہیں اور کبھی کہیں۔ ان کے ساتھ فون پر مسلسل رابطہ ہے یہ کافی دور رہتے ہیں۔ 55 سال سے زائد کی عمر بتاتے ہیں۔ کار وغیرہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جاب کرتے ہیں۔

5۔ برادر محمد جاہ آف سیرالیون جو زیر تبلیغ ہیں ان کے ساتھ فون پر بھی رابطہ رہا اور مشن بھی تشریف لائے۔ یہ بیعت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہیں۔

6۔ اسی طرح ایک اور دوست محمد عبداللہ صاحب آف نائیجیریا۔ یہ نائیجیریا بھی گئے تھے۔ جانے سے پہلے ملے تو کہنے لگے کہ ایک سوال ہے میں نے کہا پوچھیں۔ کہنے لگے کہ احمدیت ٹھیک ہے میں نے

کتب پڑھ لی ہیں لیکن احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اب میں نائیجیریا اپنے گاؤں 2ہفتوں کے لئے جارہا ہوں کیا کروں گا؟ اسے سمجھایا گیا کہ کیا کرنا ہے۔ پھر سفر کے لئے اسے دعوۃ الامیر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا۔ وہاں اس کے گاؤں کے امام صاحب کے لئے بھی یہی کتاب دی گئی۔ وہ واپس آگئے ہیں کہنے لگے کہ امام صاحب شکریہ بھی ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کتاب پڑھ کر کہا کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے ٹھیک ہے اور آگے وہ کتاب دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(نوٹ: یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوئے اور اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کی ایک سٹیٹ کے گورنر ہیں۔ گزشتہ دنوں نائیجیرین احمدی وفد بھی انہیں ملنے گیا تھا۔ میرے ساتھ ابھی تک ان کا رابطہ ہے۔ الحمدللہ)

7۔ ایک خاتون نے ہمارا تبلیغی اشتہار پڑھا جن کا نام تنویر الرحمٰن ہے۔ انہوں نے لٹریچر کا مطالبہ کیا جو فوراً بذریعہ Mail انہیں بھجوایا گیا۔

8۔ ایک اور دوست سعید اقبال صاحب نے فون کیا کہ انہوں نے بھی تبلیغی اشتہار پڑھا ہے۔ وہ مڈل ایسٹ سے آئے ہیں اور لٹریچر چاہتے ہیں خاکسار فوراً خود جاکر انہیں جہاں انہوں نے کہا تھا لٹریچر پہنچا یا۔ پھر ان کا شکریہ کا فون بھی آیا۔ اس وقت وہ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

9۔ ایک اور شخص کا جمعرات کی رات کو ساڑھے گیارہ بجے فون آیا کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ صاحب کا خطبہ جمعہ کس وقت کس چینل پر آئے گا جو انہیں بتایا گیا۔ کہنے لگے میرے پاس تو ڈش انٹینا نہیں ہے خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ یہاں آجایا کریں یا اپنا ایڈریس دے دیں ہم ریکارڈ کر کے آپ کو Mail کر دیا کریں گے۔

10۔ راجہ آصف صاحب اور ان کے دوست خالد صاحب سے بھی بذریعہ فون رابطہ ہے۔ انہیں بھی اسلامی احکامات پر عمل کی تلقین کی جاتی ہے کتب وغیرہ پڑھنے کا ان کے پاس وقت نہیں ہے۔

11۔ ایک جاپانی اور ایک امریکن پادری جو کہ ”سن مون“ کے پیروکار ہیں، مشن آئے ان کے ساتھ بذریعہ فون رابطہ ہوا تھا۔ دو تین مرتبہ مشن بھی آچکے ہیں۔ انہیں Life of Mohammad ہر دو کو ایک ایک کتاب تحفہ دی گئی۔

”Rev Moon“ کو کورین میں قرآن کریم۔ ان کے پیروکاروں نے ڈاؤن ٹاؤن ہیوسٹن میں ایک جلسہ کیا جس میں Rev Moon نے ½ 1 گھنٹہ تقریر کی۔ اس موقعہ پر خاکسار بھی مدعو تھا۔ خاکسار جماعت کے ممبران (5 ممبران) کے ساتھ وہاں گیا۔ اس موقعہ پر ان کی تقریر کے بعد خاکسار کو بھی موقعہ دیا گیا۔ خاکسار نے جماعت کا مختصر تعارف کرایا اور انہیں کورین زبان میں قرآن کریم دیا۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی اور لائف آف محمد انگریزی میں دی گئی۔ ان کی طرف سے شکریہ کا خط بھی آیا۔ حاضرین نے بھی اسے بہت پسند کیا۔ قریباً 7 سو کی حاضری تھی۔ (اس کی خبر بھی اخبار میں آئی)

پریس سے رابطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں پریس اور ٹی وی کے ساتھ مسلسل رابطہ رہا۔ ہمارے ہونے والی تقریبات کی 9 خبریں یہاں کے 4 مختلف اخبارات میں آئیں۔ یہ تبلیغ کا بھی ذریعہ بنیں الحمدللہ اور اس کے ذریعہ رابطے بڑھے۔ .Promised Messiah has come کا اشتہار 4 مرتبہ اس ماہ میں شائع ہوا۔ Voice of Asia نے اس سلسلہ میں بہت تعاون کیا۔ الحمدللہ۔ انڈوپاک کمیونٹی میں جماعت کا خوب خبروں کے ذریعہ اور اشتہار کے ذریعہ چرچا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

جولائی 1992ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطہ اور پھر اس کے نتائج کے بارے میں اور اس سے جو تبلیغی فوائد حاصل ہوئے، کے بارے میں لکھا:

1۔ حضور انور نے جو جلسہ سالانہ امریکہ کے لئے پیغام دیا تھا اس کی روشنی میں افریقن امریکن کمیونٹی میں جاکر تبلیغ کرنے کا لائحہ عمل تجویز ہوا اور اس پر عمل کیا گیا۔ پہلے دن خاکسار اور مکرم رانا کلیم

صاحب اس علاقہ میں گئے۔ ایک میز لگا کر کتب رکھی گئیں اور ہم دونوں نے 4 گھنٹے تک اس علاقہ میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ اس دوران وہاں پر چرچ والوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان سب کو لٹریچر دیا گیا۔ انہوں نے تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اگلے روز کلیم صاحب، عامر ایوبی صاحب، مرزا مظفر صاحب اور خاکسار ان کے چرچ گئے۔ ان کی باتوں کو ہم نے سنا پھر انہوں نے خاکسار کو تقریر کے لئے بلایا۔ موقع کی مناسبت سے خاکسار نے 20 منٹ تقریر کی اور عجیب اتفاق ہے کہ بائبل کا جو حصہ انہوں نے حاضرین کو سنایا اس میں آنحضرت ﷺ کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ بس اس کو خاکسار نے موضوع بنایا اور اس طرح تبلیغ کا اچھا موقع میسر آیا۔ اب مہینے میں کم سے کم دو مرتبہ اسی جگہ جاکر تبلیغ کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور کی خدمت میں دعا کی خاص درخواست ہے۔

2۔ ہمارا تبلیغی اشتہار Voice of Asia میں آرہا ہے لوگوں کے فون آتے ہیں۔ ایک شخص مکرم جاوید راح صاحب سے کافی عرصہ سے فون پر بات ہو رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مولوی صاحب کے ساتھ خاکسار کی گفتگو اپنے گھر میں رکھی۔ ہم مندرجہ ذیل دوست اُن کے گھر گئے۔ مرزا مظفر صاحب، داؤد منیر صاحب، کلیم صاحب، ڈاکٹر شیخ اعجاز صاحب اور خاکسار۔ موضوع ہم نے پہلے ہی طے کر لیا تھا کہ وفات مسیح ہو گا۔ انہوں نے اپنا موضوع معراج، مردوں پر فاتحہ، قرآن خوانی اور آنحضرت ﷺ نور تھے یا بشر رکھا۔ ان کے مولوی صاحب انتہائی سخت کلام تھے۔ جو کچھ عرصہ قبل ہندوستان سے آئے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے احسن پیرایہ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق دی۔ اس بات کو انہوں نے بھی فون پر تسلیم کیا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم یقیناً اپنے مولوی صاحب کے رویہ سے پریشان تھے۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان سے مولوی صاحب آرہے ہیں ان کے ساتھ گفتگو ہو گی۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ (خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں یہ گفتگو بہت موثر ثابت ہوئی تھی جس کا انہوں نے اعتراف بھی کیا تھا۔ الحمد للہ)

3۔ ایک شاپنگ سنٹر میں بھی ایک ناصر اور 5 اطفال اور ایک خادم نے 100 کاپیاں پمفلٹ کی تقسیم کیں۔

4۔ پریس میں ایک تبلیغی اشتہار اردو زبان میں مسیح موعودؑ کی آمد کے بارے میں شائع کرایا۔ 2 آدمیوں نے مزید رابطہ کیا۔ ایک کے تو گھر جا کر نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اور انہیں پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ ایک نے بذریعہ Mail لٹریچر منگوایا۔ انہیں بھی فوری Mail کر دیا گیا۔ اب یہ اشتہار عرصہ زیر رپورٹ میں 2 ایشین اخباروں میں 4،4 مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ ان شاءاللہ اس کے اچھے نتائج بر آمد ہوں گے۔

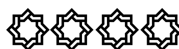
5۔ عابدہ اکمل صاحبہ کا ذکر خاکسار کئی مرتبہ اپنی رپورٹ میں کر چکا ہے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ یہ اپنے خاوند کو لے کر مشن ہاؤس بھی آئی ہیں اور خاکسار بھی ان کے گھر گیا تھا۔ اس کے بعد وہ مشن بھی آئے۔

یہاں (ہیوسٹن) کے سب سے بڑے اخبار ہیوسٹن کرانیکل کے مذہبی سیکشن کی ایڈیٹر کو خاکسار نے گھر بلایا تھا۔ انہوں نے یہ دعوت قبول کر لی۔ ان کے ساتھ اخبار کی فوٹو گرافر بھی تھیں۔ انہوں نے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ صفیہ سلطانہ خانم صاحبہ کا بھی انٹرویو کیا۔ خاکسار کی اہلیہ سے بھی انہوں نے اسلام کے بارے میں سوالات کئے (جن میں خواتین کا پردہ، بچوں کی تربیت اور دیگر امور شامل تھے) خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ انٹرویو انہوں نے شائع بھی کیا۔ الحمدللہ

تبلیغی اشتہار اس ماہ 2 اخباروں میں شائع ہوا اس سے قبل یہی اشتہار 4-4 مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ کل 9 تراشے بھجوائے گئے۔

پریس کے ساتھ رابطہ میں یہ بات بھی اہم ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر ایک خط مکرم کرنل فضل احمد صاحب کی مدد سے لکھ کر یہاں کے اخبارات کو بھجوایا گیا پھر جلسہ سالانہ یوکے کے موقعہ پر حضور کی (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی تقاریر کا خلاصہ لکھ کر اخبارات کو پریس ریلیز کی شکل میں بھیجا گیا۔ ایک اخبار نے لندن کے حوالہ سے خبر دی۔ خاکسار نے ہر دو خبروں کی کاپیاں لندن حضورؒ کی خدمت میں بھجوائیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 نومبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط10

ستمبر 1993ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ، ردعمل اور اس کے نتائج کے بارے میں خاکسار نے جو لکھا اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

1۔ آسٹن میں ہمارے احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے 5 ممبر ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ انہوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں 2 مرتبہ بک سٹال لگایا گیا۔ مختلف قومیتوں کے لوگ بک سٹال پر تشریف لائے جو کہ یونیورسٹی کے طلباء تھے۔ احمدی طالبعلموں میں ہمارے ایک طالبعلم مکرم محمود شبوطی صاحب یمن کے بھی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب طلباء کے ساتھ مراسم بڑھا رہے ہیں اور عربی زبان میں لٹریچر دے رہے ہیں۔ ان کی ہر لحاظ سے یہاں سے مدد کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ

1. مکرم محمد نجم عثمانی صاحب (جو کہ مکرم مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے نواسے ہیں) اٹلانٹا میں گئے وہاں سے بذریعہ خط و کتابت اور فون پر ان سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے دو خط بھی لکھے ہیں وہ حضور کے ملاحظہ کے لئے لف ہیں۔ انہوں نے سپینش زبان میں لٹریچر منگوایا تھا جو دو مرتبہ ان کو بھجوایا گیا۔ اٹلانٹا میں بھی اور میکسیکو بھی وہ لٹریچر ساتھ لے کر گئے ہیں۔
2. ایک ایفرو امریکن فیملی کے ساتھ فون پر رابطہ تھا۔ انہیں مشن آنے کی دعوت دی گئی وہ مشن آئے۔ 2 گھنٹے تک اسلام پر گفتگو ہوئی انہیں اس سے قبل لٹریچر بذریعہ Mail

بھجوایا گیا تھا۔ وہ پڑھ رہے ہیں۔ ان کی بیٹی مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ بذریعہ فون اس ساری فیملی کے ساتھ رابطہ ہے ہفتہ میں کم سے کم 3 مرتبہ ضرور بات ہوتی ہے۔

3. عابدہ اکمل صاحبہ نے حضور کی ویڈیو کیسٹ دیکھی تو خاکسار کو فون کیا اور بہت تعریف کی۔ ساتھ ہی اپنے مولویوں کو برا بھلا بھی کہا۔

4. ایک پاکستانی دوست مکرم سہیل احمد صاحب کو لٹریچر بھجوایا تھا۔ فون پر رابطہ ہے وہ لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔

5. 2 نائیجیرین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جمعہ میں آتے ہیں۔ اب انہوں نے چندہ بھی تھوڑا تھوڑا ازخود دینا شروع کر دیا ہے۔ مگر ابھی بیعت کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔

6. ایک عرب نوجوان فرید عوّاد سے رابطہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ گفتگو ہوئی پھر خاکسار انہیں رسالہ التقویٰ دے کر آیا اور اب فون پر ان سے رابطہ ہے۔

7. یہاں کے ایک بڑے اخبار میں انٹرویو شائع ہوا۔ ساتھ ہی اخبار والوں نے مسلمانوں کی ایک خاتون ڈاکٹر "Salina" سے بھی ہمارے متعلق انٹرویو لیا۔ خاکسار نے اس خاتون سے رابطہ کیا اور انہیں جماعت کا لٹریچر بھجوایا۔ اس کے بعد فون پر 2-3 مرتبہ بات ہو چکی ہے۔

8. ایک ایفرو امریکن جو Law کر رہے ہیں سے رابطہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مسجد آئے، گفتگو ہوئی لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ فون پر رابطہ ہے۔

9. ایک اور نوجوان Mr. David Slamen سے رابطہ ہوا۔ ان کے والد شام کے ہیں۔ یہ بھی مشن آئے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں لٹریچر لیا اب کہہ رہے تھے کہ جمعہ پر آئیں گے۔

10. سیرالیون کے 5 احباب سے رابطہ ہوا۔ ایک تو ان میں امام ہیں ان کے ساتھ فون پر رابطہ ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ اگلے ہفتہ ان کو ملنے بھی جانا ہے۔ اسی طرح ایک اور سیرالیون

کے پا ابو بکر ہیں۔ بہت اچھے آدمی ہیں بذریعہ فون بھی ان کو تبلیغ ہو رہی ہے ایک دفعہ خاکسار ان کو مل کر بھی آیا ہے۔

بازنین کے ساتھ رابطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بازنین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس وقت ایک سو سے اوپر تعداد ہو چکی ہے۔ خاکسار 18 فیملیز کو ان کے اپارٹمنٹس میں خود جا کر مل کر آیا۔ ان کی ضروریات معلوم کیں کئی عورتیں اور مرد تو بیچارے روتے تھے۔ کسی نے کہا آٹا، چینی، خورونوش کا سامان نہیں ہے۔ کسی نے میز کرسیوں کے بارے میں کسی نے کپڑوں کے بارے میں بتایا۔ اسی دن خاکسار نے بازار سے خورونوش کا سامان خرید کر ان کے گھر بھجوایا۔

لوتھرن چرچ میں تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں ہیوسٹن سے باہر ایک شہر الون میں لوتھرن چرچ میں اسلام اور بانی اسلام ﷺ پر تقریر کی۔ 30 حاضری تھی۔ ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ہر ایک کو لٹریچر بھی دیا۔

پریس کے ساتھ رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس سے بھی رابطہ رہا۔

1. ہیوسٹن کرونیکل جو یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے میں خاکسار کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس کی تعداد اشاعت 5½ لاکھ ہے۔ اس کے ایڈیٹر سے متعدد مرتبہ فون پر رابطہ ہوا ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بارے میں انہیں تجزیہ بھی بھجوایا ہوا ہے۔ تاہم ابھی انہوں نے فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کچھ شائع کریں گے یا نہیں۔
2. ہیوسٹن پوسٹ کے ریلیجس ایڈیٹر کو بھی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بارے میں تجزیہ بھجوایا ہے اور فون پر رابطہ ہے۔
3. وائس آف ایشیا کو بھی سپریم کورٹ کا تجزیہ بھجوایا تھا جو اس نے سارے کا سارا خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع کر دیا ہے۔

4. ہیومن رائٹس کی رپورٹ بھی انہوں نے شائع کی ہے جس میں احمدیوں کے بارے میں ہے۔
5. انڈو امریکن نیوز کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ کا تجزیہ دیا تھا۔ اگلی اشاعت میں وہ چھ دیں گے۔
6. اسی اخبار کو حضور کے جرمنی کے جلسہ اور وہاں پر 1600 یورپین بیعتوں کی خبر دی تھی جو اس خبار نے شائع کی ہے۔ الحمد للہ
7. انڈو امریکن نیوز نے بھی Human Rights کی خبر شائع کی ہے جس میں احمدیوں کا ذکر ہے۔
8. پاکستان پوسٹ میں بھی سپریم کورٹ کے فیصلہ کا تجزیہ بھجوایا تھا جو انہوں نے شائع کیا ہے ابھی اخبار ملا نہیں ہے ملنے پر ارسال کروں گا۔
9. یہاں کے لوکل اخبار لیڈر کے ایڈیٹر کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ اور تجزیہ بھجوایا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم لوکل خبریں دیتے ہیں نیشنل لیول کی بھی نہیں دیتے یہ تو انٹر نیشنل ہے۔ تاہم انہیں کہا گیا ہے کہ وہ خاکسار کا انٹرویو ہی لے لیں کیونکہ احمدیوں کی ایک کثیر تعداد آپ کی کمیونٹی میں رہتی ہے۔ اس پر وہ مان گئے ہیں کل کو ان شاء اللہ انٹرویو ہے۔
10. اسی طرح ایک اور اخبار لوکل The Sun کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ بھجوایا گیا تھا انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ وہ شائع نہیں کر سکتے۔
11. ہیوسٹن پوسٹ کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا گیا تھا جو ابھی شائع نہیں ہوا۔
12. 2 ایفرو امریکن نیوز پیپر سے رابطہ ہوا ہے اسی طرح ایک اور African World (افریقن دنیا) کے اخبار سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ان کے ایڈیٹر سے بھی ملاقات کا وقت مل گیا ہے۔

13. ہیوسٹن پوسٹ کے ایک کالم نویس کو بھی سپریم کورٹ پر تجزیہ کی کاپی بھجوائی گئی ہے۔

اکتوبر 1993ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کے سلسلہ میں تحریر کیا:

پریس کے ساتھ رابطہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ رہا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. انڈیا میں زلزلے سے ہلاکت کی وجہ سے یہاں کے انڈین لوگوں نے گاندھی سینٹر ہیوسٹن میں ایک میٹنگ کی۔ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی تھی اس کی رپورٹ وائس آف ایشیا اور انڈو امریکن نیوز نے دی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کی تھی۔ ہمارے ساتھ متعلقہ حصہ کی خبر بھی شائع ہوئی۔
2. پاکستان میں جماعت احمدیہ کے الیکشن میں حصہ نہ لینے کا پریس ریلیز بنا کر اخبارات کو دیا۔ جو ایک اخبار نے لیٹر ٹو دی ایڈیٹر میں شائع کیا۔
3. جرمنی کے جلسہ کی خبر وائس آف ایشیاء نے شائع کی۔
4. 3 قسم کے تبلیغی اشتہار شائع ہوئے۔ ایک میں بیعت کی دس شرائط بھی شامل ہیں۔
5. خاکسار پورٹ لوا کا گیا۔ جاتے ہی وہاں کے اخبار کے دفتر بھی گیا۔ میرا انٹرویو انہوں نے لیا جو شائع ہوا۔
6. سپریم کورٹ کے فیصلہ کے سلسلہ میں ہدایات کے مطابق کام کیا گیا۔ ایک اخبار کو مکرم ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ دیا گیا تھا جسے خط کی صورت میں خاکسار نے شائع کرایا۔
7. ایک لوکل اخبار Leader لیڈر کے ایڈیٹر کو انٹرویو دیا جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہو جائے گا۔
8. فجی سن جو سان فرانسسکو کے علاقہ سے شائع ہوتا ہے، میں سپریم کورٹ کے فیصلہ پر ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ شائع ہوا۔
9. واشنگٹن مسجد کی خبر بھی اسی اخبار میں شائع ہوئی تھی۔

10. ہیوسٹن کرانیکل، جو سب سے بڑا اخبار ہے، کے ایڈیٹر صاحب کو Opinion Page کے لئے ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ اور دیگر معلومات فراہم کی گئی تھیں۔ متعدد مرتبہ فون پر ان سے رابطہ ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ عنقریب یہ معاملہ بورڈ میں پیش کریں گے۔
11. ہیوسٹن پوسٹ میں ہمارے فونڈرز ڈے کا اعلان شائع ہوا۔ حضور انور کی خدمت میں مختلف اخبارات کے 10 تراشے پیش ہیں۔
12. اِفریکن ورلڈ اخبار کے عملے سے ملاقات کی۔
13. بالٹی مورسن کو 2 خط لکھے گئے۔ بالٹی مورسٹی کونسل کے صدر کو شکریہ کا خط لکھا گیا۔
14. ٹی وی پر ہمارا اشتہار بھی آیا۔ یہ فونڈرز ڈے کا اشتہار تھا۔

خاکسار نے ایک خط 31 مارچ 1994ء کو محترم امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں لکھا جس میں پریس سے رابطہ کے بارہ میں یہ تحریر تھا کہ رمضان المبارک کے بارے میں ایک پریس ریلیز تیار کر کے یہاں کے آٹھ اخبارات کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اخبارات نے ہماری خبر دی۔

اس کے علاوہ پھر عید الفطر کے موقع پر ٹی وی والوں کو پریس ریلیز بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہیوسٹن کے سب سے بڑے ٹی وی چینل نمبر 13 نے کوریج کی اور مسلسل دو دو دن (14-15 مارچ) کو ہماری عید کی خبر دیتے رہے۔ اسی طرح چینل نمبر 51، جو کہ صرف خبروں کا چینل ہے، نے بھی ہماری عید کی کوریج کی اور خبر شائع کی اور پورا ایک دن مسلسل ہماری عید کی خبر سناتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

اسی طرح عید کی خبر یہاں کے ایک انڈین چینل نمبر 49 نے بھی دی۔ الحمد للہ

ستمبر 1994ء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں جو رپورٹ پریس اور میڈیا کے ساتھ رابطے کی پیش کی، اس میں لکھا:

1. اشتہارات اور اخبارات کی خبریں پڑھ کر 4 پاکستانیوں نے رابطہ کیا۔انہیں اردو میں لٹریچر بھجوایا گیا۔اسی طرح 6 ایفرو امریکن نے بھی رابطہ کیا۔انہیں مشن ہاؤس بلایا گیا۔ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔
2. ہیوسٹن، ڈلس، پورٹ لواکا کے اخبارات نے جلسہ سالانہ انگلستان، ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ، جو ڈلس میں ہوا تھا، نیز نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ واشنگٹن اور مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) کے افتتاح اور جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ کل 29 تراشے ارسال ہیں۔
3. ہیوسٹن کے ٹی وی چینل نمبر 49 جو کہ انڈین اور پاکستانیوں کے لئے خبریں دیتے ہیں، کے پروڈیوسر سے خاکسار کے اچھے تعلقات ہیں، انہیں جلسہ سالانہ امریکہ اور مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کا پروگرام دیا گیا تھا۔جو انہوں نے سیٹیلائٹ کے ذریعہ Catch کیا اور Houston میں Live دیکھا اور گزشتہ اتوار کو یہ حساب نیشنل خبروں میں دکھایا۔الحمد للہ
4. ایک ریڈیو نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خبر دی۔
5. ٹی وی کے ایک چینل Rainbow Vision (رین بو وژن) نے ایک پروگرام ریکارڈ کیا جو کہ آن ایئر کیا جائے گا۔اس میں اسلام کے بارے میں معلومات ہیں۔خاکسار کے ساتھ مکرم منعم نعیم صاحب اور مکرم محمد داؤد منیر صاحب بھی ساتھ تھے۔

خاکسار نے 16 نومبر 1994ء کو مکرم امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں جو پریس سے متعلق رپورٹ دی تھی اس میں لکھا کہ رین بو وژن پر 3 پروگرام ریکارڈ کرائے گئے تھے۔اس کے دو پروگرام TV پر دکھائے جاچکے ہیں اور تیسرا پروگرام اگلے ہفتہ آرہا ہے۔ان شاء اللہ

اسی طرح خاکسار نے اس خط میں یہ بھی اطلاع دی تھی کہ آسٹن میں ریڈیو پروگرام پر اسلام کے بارے میں پروگرام ریکارڈ کرایا جو گزشتہ سوموار کو شام 7 بجے ریڈیو پر نشر ہوا۔

دسمبر 1995ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کیا اور اس کے نتیجہ میں تبلیغ اور لوگوں سے رابطہ کی رپورٹ درج ذیل لکھی:

1. ہیوسٹن کے ایک چرچ میں ”Religion in daily life“ کے عنوان سے تقریر کی۔ اسی موضوع پر چرچ کے پادری نے، جو فلاڈلفیا سے بلایا گیا تھا، تقریر کی۔ بعد میں سوال و جواب ہوئے۔ حاضرین کی تعداد قریباً 50 تھی۔
2. مشن ہاؤس میں آسٹن سے ایک تھائی لینڈ کے مسلمان نوجوان تشریف لائے۔ اسی طرح ایک انڈونیشین نوجوان بھی آئے۔ ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اور انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ یہ مکرم ناحیل محمود صاحب آف آسٹن کے زیر تبلیغ ہیں۔
3. جماعت کا ایک وفد لبنان کے سفیر سے ایک کانفرنس میں ملا اور انہیں قرآن کریم کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضور انور کی کتاب Islam's Response to Contemporary Issues دی گئی جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ اسی طرح لبنانی کمیونٹی کے صدر اور سیکرٹری کو بھی یہ کتب تحفہ میں دی گئیں۔
4. کرسمس کے بارے میں ایک خط لکھ کر مختلف اخبارات کو بھجوایا گیا۔ 6 اخباروں میں یہ خط شائع ہوا۔
5. Time میگزین میں بائبل کے بارے میں 10 صفحات کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا: ”بائبل سچ ہے یا فسانہ“۔ ان کے ایڈیٹر کو بھی اس کا جواب لکھ کر بھجوایا گیا جبکہ یہی خط دیگر اخبارات میں بھی بھجوایا گیا۔

6. گزشتہ ماہ نائیجیریا کے سفیر سے بھی ہمارا وفد ملا۔ وہاں پر تقریر کا بھی موقعہ ملا۔ نائیجیرین کمیونٹی کا سمپوزیم تھا۔ انہیں حضور انور کی کتاب تحفۃً دی گئی۔ اگلے دن انہوں نے بھی ہماری طرف اپنا ایک نمائندہ بھجوایا۔

7. ہیوسٹن پنچ اخبار نے سفیر کو کتب دیتے ہوئے صدر جماعت ہیوسٹن کے ساتھ اخبار میں ایک فوٹو بھی شائع کی۔

8. جیل میں تبلیغ: ہیوسٹن کی دو جیلوں میں ہر سوموار اور بدھ کو خاکسار ایک ایک گھنٹہ کے لئے جاتا ہے۔ مسلمان قیدیوں کے ساتھ میٹنگز ہوتی ہیں۔ انہیں نماز، قرآن اور دینی کے مسائل کے علاوہ احمدیت سے متعارف کرایا جاتا رہا۔ حاضری 8 سے 10 تک رہی۔ یہاں پر سوال وجواب بھی ہوتے ہیں۔

9. اسی طرح ٹیکساس سٹیٹ کی مختلف جیلوں سے 12 خطوط موصول ہوئے۔ان کے جوابات دیئے گئے اور انہیں لٹریچر بھجوایا گیا۔ خطوط کے جواب لکھنے میں نو ہمارے مبائع احمدی مکرم مائیکل مجاہد صاحب مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں جیلوں میں تبلیغ سے 5 افراد احمدی ہوئے۔ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے اور انہیں مزید کتب بھی بھجوائی جارہی ہیں۔ احمدیہ گزٹ بھی انہیں دیا جاتا ہے۔

10. ہیوسٹن کی ایک داعیہ الی اللہ سسٹر حلیمہ صاحبہ کے ذریعہ بھی ایک بیعت ہوئی۔ الحمدللہ

11. Houston Punch اخبار میں جو نائیجیرین کمیونٹی کا اخبار ہے، جماعت کی طرف سے What is Islam? کا ایک اشتہار بھی شائع کرایا گیا۔

جنوری 1996ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطہ کی درج ذیل رپورٹ دی:

پریس کے ساتھ رابطہ: عرصہ زیر رپورٹ میں رمضان المبارک کی آمد کی وجہ سے پریس ریلیز تیار کر کے 10 اخبارات کو بھجوایا گیا۔ دو اخبارات نے مشن آکر انٹرویو لیا اور بڑی اچھی طرح کوریج

دی۔ الحمدللہ۔ 8 اخبارات نے رمضان کی خبر شائع کی۔الحمدللہ۔ یہ خبریں پڑھ کر مسلمانوں نے بذریعہ فون رابطہ بھی کیا۔

یہاں کے سب سے بڑے اخبار USA Today کو بھی پریس ریلیز بھجوایا گیا اور اس کے ساتھ مسلسل رابطہ کیا جارہا ہے۔

گزشتہ ماہ Time میگزین کو جو خط لکھا گیا تھا اسے دو مزید اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔

رمضان المبارک کی خبر یہاں ٹی وی پر آئی۔ پہلے دن اور دوسرے دن چینل نمبر 11 اور چینل نمبر 13 جو کہ یہاں کے بڑے ٹی وی سٹیشن ہیں، نے نشر کی۔ ان اخبارات میں 3 اخبارات ہندوستانی اور پاکستانی ہیں۔ جب ان میں خبر آتی ہے تو ہیوسٹن کے مسلمانوں میں ایک کھلبلی مچ جاتی ہے۔ خاکسار نے یہاں کے چار اخبارات کو حضور (رحمہ اللہ) کی جلسہ سالانہ قادیان کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر کا خلاصہ لکھ کر حضور کی تصویر کے ساتھ دیا ہے جو ان شاء اللہ چند دنوں میں ان اخبارات میں شائع ہو جائے گا۔

فروری 1996ء کی رپورٹ میں پریس اور میڈیا کے بارے میں درج ذیل مساعی کا ذکر کیا گیا:

پریس کے ساتھ رابطہ: جلسہ سالانہ قادیان کی رپورٹ انٹرنیشنل الفضل لندن سے شائع ہوئی تھی۔ اس رپورٹ میں سے حضور انور کے افتتاحی اور اختتامی خطابات کا خلاصہ نکال کر مکرم نفیس الرحمٰن صاحب سے انگریزی میں ترجمہ کرا کر 4 ایشیائی اخبارات کو حضور کی تصویر کے ساتھ دیا۔ الحمدللہ۔ یہ 4 اخبارات میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ عید الفطر کی خبر یہاں کے سب سے بڑے چینل نمبر 13 پر آئی۔الحمدللہ۔ اس کے علاوہ ایک اخبار ہیوسٹن پنچ میں تبلیغی اشتہار What is Islam? کے عنوان سے شائع کرایا گیا۔ نائیجیرین لوگ اس اخبار کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔ اسی اخبار میں رمضان المبارک اور کرسمس کے بارے میں بھی ایک خط شائع ہوا۔

ایک انڈین اخبار میں ایک ہندو کا مضمون Semitic Prophet in Kashmir شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے خاکسار کے ایک مضمون کا حوالہ دیا۔ انہیں بھی اب خط لکھا جارہا ہے اور اس بارے میں (یعنی حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں) مزید معلومات بھجوائی جارہی ہیں۔

خاکسار نے مئی 1996ء تک ہیوسٹن میں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ مئی 1996ء کے آخر میں خاکسار کا تبادلہ ہیوسٹن سے امریکہ کے نیشنل ہیڈ کوارٹر سلور سپرنگ میری لینڈ (MARYLAND) مسجد بیت الرحمان میں کر دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار مئی کے آخر میں مسجد بیت الرحمان پہنچ گیا۔ اس وقت یہاں پر مکرم ظفر احمد سرور صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ خدمت بجالا رہے تھے، اُن سے چارج لیا۔ اور کام شروع کر دیا۔

ہیڈ کوارٹرز کی مصروفیات اور قسم کی تھیں۔ یہاں پر بھی خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطے کی کوشش کی مگر اس میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے تسلسل قائم نہ رکھ سکا۔ یہاں پر زیادہ تر جماعتی تربیت، تبلیغ اور ہیڈ کوارٹر سے متعلقہ امور کی سرانجام دہی کرنا ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی تھی کہ پریس میں مسلمانوں کے خلاف تعصب بھی پایا جاتا تھا اور وہ مسلمانوں کو ایک بے جان چیز خیال کرتے تھے۔ رابطہ کرنے پر بھی وہ کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

مجھے اپنے فولڈرز میں ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہوئے جو اخبار کی کلپ نظر آئی ہے، وہ 19/ستمبر 2001ء کی ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے جس کو "نائن الیون" 9/11 کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ خاکسار چاہتا ہے کہ نائن الیون کے بارے میں اور اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے جو خدمت کی ہے، اس کا ذکر یہاں تحریر کر دیا جائے کیونکہ اس موقعہ پر مختلف جگہوں پر جب فنکشن اور تقاریب ہوئیں تو پریس اینڈ میڈیا نے کوریج دی ہے۔ خاکسار ان سب کا یہاں پر ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ اور اس کے بعد اخبار میں جہاں جو خبریں آئی ہیں، ان کا ذکر کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

11/ستمبر 2001ء کا دن امریکہ کی تاریخ میں بڑے دکھ اور غم کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس دن قریباً صبح کے 9 بجکر 15 منٹ پر نیویارک کے 2 اہم مقامات "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" اور "پینٹاگان" کو ہوائی جہاز

سے ٹکرا کر تباہ کیا گیا جس میں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔ نیویارک اور واشنگٹن میں قیامت کا ساسماں تھا۔ جیسا کہ بعد کی خبروں میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات نے بار بار یہ خبریں نشر کیں کہ اس سانحہ عظیمہ کے پیچھے مسلمانوں کی بعض تنظیموں اور ممالک کا ہاتھ ہے اور اس کے ساتھ ہی پریس اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں یہ غلط تأثر پیش کیا جانے لگا کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے اور یہ بھی کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور اس طرح اسلام پر پورے زور کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اُس محاذ پر مقابلہ کرتی ہے جہاں اسلام پر حملہ ہو رہا ہو۔ چنانچہ اس سانحہ کے فوراً بعد ہی جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے ایک تعزیتی خط امریکہ کے صدر جناب عزت مآب جارج ڈبلیو بش کے نام لکھا جس میں اس بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا کہ اسلام پُر امن مذہب ہے اور احمدیہ مسلم جماعت دہشت گردی کی کلیۃً مذمت کرتی ہے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد اور تعاون بھی کرنے کو تیار ہے۔ خصوصاً ہسپتالوں میں جو لوگ زخمی ہیں، انکی خدمت کرنا چاہتی ہے، نیز خون کے عطیات دینے کی بھی پیشکش کی۔

اس خط کی نقل محترم امیر صاحب کی ہدایت پر سیکرٹری آف سٹیٹ جرنل کولن پال کو بھی FAX کی گئی۔

اس خط کے علاوہ محترم امیر صاحب نے ایک پریس ریلیز بھی فوری جاری کیا جو تمام احمدی جماعتوں کو بذریعہ FAX اور MAIL روانہ کیا گیا اور پریس اور میڈیا میں ہر دو کی نقل ارسال کی گئیں۔

پریس اور ٹی وی نے ملک میں بہت سی جگہوں پر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کیا اور اُن سے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنے بھی انٹرویوز دیئے یا پریس میں بیانات دیئے وہ بالکل اُن کے عقائد اور خیالات کے برعکس تھے جو آج تک وہ اختیار کئے ہوئے تھے۔

اب مسلمانوں کے علماء اور لیڈر یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا اور یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ نہ ہی اسلام میں ایسا جہاد ہے۔ گویا اب جہاد کی وہی تعریف ہونے لگی جو آج سے سوا سو سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے کی تھی۔ اور جہاد کی اس تعریف پر اُس وقت اور حال کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

پریس، اخبارات اور TV نے جماعت احمدیہ کے مختلف مراکز میں بھی رابطہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ جماعت نے اسلام کی صحیح تعلیم اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا اور دہشت گردی کی مذمت کی۔

یہاں ہیڈ کوارٹر میں 3 مقامی اخبارات ایک نیشنل اخبار اور ایک اردو اخبار نے کوریج دی۔ ان اخبارات کے 15 تراشے مرکز میں ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ 3 لوکل TV چینلوں پر بھی ہمارا انٹرویو نشر ہوا۔ الحمد للہ۔

پریس اور میڈیا میں اسلامی تعلیم کی کوریج کے علاوہ علاقہ کے پادریوں نے، یہودی ربائیوں اور دیگر مذہبی اداروں نے بھی ہم سے رابطہ کیا اور اسلام پر لیکچر دینے کے لئے کہا نیز ملک میں امن کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس کی بھی مختصر اًرپورٹ پیش ہے۔

1۔ 11ر ستمبر کے واقعہ کے بعد سب سے پہلے ایک یہودی ربائی Mr. GARY S.FINK نے خاکسار کو فون کیا اور اُن کی عبادت گاہ میں آکر امن کی دعا میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار قریباً 15 احمدیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔ باقی مذاہب کے نمائندوں نے بھی امن کے لئے دعا کی۔ خاکسار نے امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی۔ قریباً 200 افراد کی حاضری تھی۔ خاکسار کی تقریر کو حاضرین نے خوب سراہا۔ بعد میں انفرادی ملاقاتوں میں بھی لوگوں نے اسلامی تعلیم کی تعریف کی۔ Mr. GARY FINK نے بھی اپنے اختتامی ریمارکس میں بار بار خاکسار کی تقریر کے حوالہ سے ریمارکس دیئے۔ خاکسار نے انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا۔

2۔ “CHURCH OF THE RESURECTION” کے پادری نے خاکسار کو اپنے چرچ بلایا۔ خاکسار جماعت کے 8 افراد کے ساتھ ان کے چرچ میں گیا۔ امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی گئی۔ لوگوں نے انفرادی طور پر اسلامی تعلیمات سن کر تعریف کی۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازہ کے مطابق 250 کی حاضری تھی۔ خاکسار نے سب حاضرین کو مسجد بیت الرحمان وزٹ کرنے کی دعوت بھی دی۔

3۔ ROCK VILLE شہر جو کہ مسجد بیت الرحمان سے 30 منٹ کی مسافت پر واقع ہے، کی ایک بنگلہ دیشی خاتون محترمہ سیما رضاصاحبہ نے شہر کے درمیان میں واقع ایک پارک میں INTERFAITH PRAYER کا انتظام کیا۔ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی۔ یہاں پر مسلمانوں کے علاوہ یہودی، عیسائی اور ایک کثیر تعداد میں لوکل امریکن بھی شامل ہوئے۔

خاکسار نے امریکہ میں مذہبی آزادی کی تعریف کی اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔ یہ بھی اچھا پروگرام رہا۔ خاکسار کے ساتھ 6 احمدی بھی گئے۔

4۔ مسجد بیت الرحمان میں دعا کا پروگرام:

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یوایس اے نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مسجد بیت الرحمان میں بھی INTERFAITH PRAYER کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار فوری طور پر ہمسایہ چرچوں کے پادری صاحبان اور دیگر مذہبی لیڈروں سے جا کر ملا اور انہیں مسجد بیت الرحمان میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس موقعہ پر بہت سے امریکن ہماری مسجد میں تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم محترم امیر صاحب امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر جماعت میری لینڈ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے تعارفی کلمات کہے۔ بعد ازاں خاکسار نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس سانحہ کی مذمت کی اور اسلام کی امن کی تعلیم پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ سٹیج پر تشریف لاکر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ

15 سے زائد مرد و خواتین اور مذہبی لیڈروں نے امن کے لئے دعا بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

محترم امیر صاحب نے آخر میں اسلام کی مذہبی رواداری کے 3 اہم واقعات بیان کئے اور اسلامی تعلیم کا حسن پیش کیا۔ اس سے قبل اتنی تعداد میں امریکن ہماری مسجد میں پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قریباً 200 سے زائد مرد وزن اور بچے باہر سے تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب نے یہ پروگرام بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں مقامی پولیس اور ہمسایوں نے بھی بہت اچھا تعاون کیا۔

5۔ Mr. DAVID BAKER جو HATE CRIME ڈیپارٹمنٹ کے چیف ہیں، نے خاکسار کو فون کیا کہ مسلم کمیونٹی سینٹر میں منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو تشریف لا رہے ہیں اور پریس کانفرنس بھی کریں گے۔ آپ بھی آئیں۔ خاکسار ایک اور احمدی دوست کے ساتھ وہاں گیا۔ دیگر مذہبی نمائندے بھی تھے اور کونٹی کے اعلیٰ افسران، پولیس کے افسران وغیرہ کی موجودگی میں انہوں نے خاکسار کو بھی بولنے کی دعوت دی۔

خاکسار نے وقت کی مناسبت سے بات کرنے کے بعد اپنی مسجد بیت الرحمان کی بڑی تصویر دکھائی اور بتایا کہ آئندہ میٹنگ کرنی ہو تو ہماری جگہ بھی حاضر ہے۔ کیونکہ محترم امیر صاحب نے خاکسار کو فرمایا تھا کہ کوشش کریں کہ یہ پریس کانفرنس وہ مسجد بیت الرحمان میں کریں مگر اس کا پروگرام نہ بن سکا۔ اس کے علاوہ اس وقت 10 بڑے افسران کی خدمت میں مسجد کا بروشر بھی پیش کیا گیا۔ اس سے کونٹی کے افسران کے ساتھ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مستقل رابطہ ہو گیا ہے۔

اس موقعہ پر مسلمانوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعد میں مسلم کمیونٹی کے صدر جناب صابر رحمان صاحب کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی تو وہ مسجد تشریف لائے۔ اثنائے گفتگو میں پتہ چلا کہ وہ ربوہ بھی جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ خاکسار نے انہیں حضور انور کی 2 کتب بھی تحفةً پیش کیں اور اردو ترجمہ قرآن کریم بھی۔

اس موقعہ کی کوریج کے لئے لوکل اخبار اور لوکل TV والے بھی موجود تھے۔ شام کی خبروں میں یہ ساری کوریج TV پر آئی۔

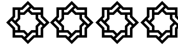
اس پریس کانفرنس کے بعد Mr. BAKER اور کونٹی ایگزیکٹو کے 2 بڑے افسران مسجد بھی آئے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے اور بعد میں ان کی سفارش اور تجویز پر کونٹی ایگزیکٹو نے مسجد بیت الرحمان میں INTERFAITH PEACE PRAYER کا خود انتظام کیا۔ الحمد للہ۔

6۔ یونیٹیرین یونیورسل چرچ آف سلور سپرنگ کی Rev. Elizebith Larner نے خاکسار کو فون کیا۔ اور پھر ملنے آئیں۔ ایک گھنٹہ سے زائد اسلام کے تعارف پر باتیں ہوتی رہیں۔ مسجد دیکھی ۔ مسجد میں نمائش دیکھی، جماعت سے متعلق تعارفی لٹریچر لیا۔ جب خاکسار نے حضور کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth دکھائی تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں لے سکتی ہوں اور پڑھ سکتی ہوں؟ چنانچہ انہیں یہ کتاب بھی دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خاکسار 70 احباب کے ساتھ ان کے چرچ میں گیا۔ اسلام کے تعارف پر تقریر سے قبل Rev. Elizebith نے جماعت کا تعارف کرایا۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس جو کہ نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اخلاص کے بارے میں تھا پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اور پھر بہت عمدہ ماحول میں سوال وجواب ہوئے۔ الحمد للہ۔ قریباً 120 افراد چرچ والوں کے تھے۔

7۔ واشنگٹن میں ایک چرچ ST. STEPHEN CHURCH والوں نے بلایا۔ یہاں پر ANTI WAR ORGANIZATION کی میٹنگ تھی۔ 60، 70 کے قریب لوگ تھے۔ ہمارے ساتھ بھی 4 احمدی تھے۔ ہمارا تعارف ہوا اور پھر اسلام نے امن کے بارے میں جو تعلیم دی ہے اس کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ ایک شامی عرب خاتون جو کہ ریڈیو چلاتی ہیں نیویارک میں اس نے تفصیلی انٹرویو لیا اور اسے نشر بھی کیا۔

8۔ COLESVILLE PROSBYTERIAN CHURCH نے بھی ”امن کی دعا“ کے لئے چرچ میں بلایا۔ خاکسار 2 دوستوں کے ساتھ گیا۔ خاکسار نے تقریر کی اور اسلام میں دعا کی قبولیت کا مسئلہ بھی واضح کیا۔ کہ تعصب سے پاک ہو کر دعا کی جائے تو اللہ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ اس بات کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ خاکسار نے تقریر میں دعا کے لئے سورۃ فاتحہ اور رَبَّنَا اٰتِنَا والی دعائیں پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ قریباً 45 لوگ شامل ہوئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 نومبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 11 (سابقہ کا تسلسل)

9۔ ایک چرچ نے ایک ہائی سکول میں INTERFAITH PEACE PRAYER کا اہتمام کیا اور خاکسار کو بھی دعوت دی۔ اس پروگرام میں دیگر مذاہب کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے یہاں پر امن کی تعلیم اور دعا کے فلسفہ کو بیان کر کے اور سورۃ الفاتحہ اور دیگر دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ پیش کیا۔ اس مجلس میں خاکسار کے ساتھ جماعت کے 15 احباب تشریف لے گئے تھے۔ یہاں پر ایک اندازہ کے مطابق 150 سے زائد حاضری تھی۔

اس چرچ کے منتظمین دیگر مسلمانوں کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی تھی مگر کوئی نہیں آیا۔

10۔PILGRIM CHURCH UNITED CHURCH OF CHRIST پلگرم چرچ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے منتظمین نے بھی خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 1½ گھنٹہ سے زائد پروگرام کا دورانیہ رہا۔ سوال و جواب بڑے اچھے ماحول میں ہوئے۔اس چرچ کے پادری Mr. Rev Stephen Anderson اچھے آدمی ہیں۔ کئی دفعہ جمعہ پر حاضر ہوئے۔ رمضان المبارک میں ہفتہ کے دن ہماری افطاری میں بھی شامل ہوتے رہے۔ حضور انور کا خطبہ بھی سنتے رہتے ہیں۔ 11ر ستمبر کے بعد جتنے فنکشن مسجد بیت الرحمان میں ہوئے، سب میں شامل ہوئے ہیں۔ 2 مواقع پر تقریر بھی کی اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

11۔ کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے مسجد بیت الرحمان میں سالانہ دعا کے پروگرام: کونٹی ایگزیکٹو کے نمائندہ نے خاکسار کو فون کیا کہ ہم اپنی ساتویں سالانہ دعائیہ کانفرنس مسجد بیت الرحمان میں کرنا

چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا انتظام انہوں نے خود کیا۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی کتب سے دعائیہ کلمات پڑھے۔ خاکسار نے سب سے پہلے خوش آمدید کرنے کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ یہ پروگرام سب نے بہت پسند کیا۔ اس موقع پر قریباً 250 امریکن لوگ شامل ہوئے۔ ایک نزدیکی سکول کے 60 کے قریب بچوں نے بھی شرکت کی اور ملک کا ترانہ پیش کیا۔ مسجد میں منعقدہ نمائش بھی سب نے دیکھی اور اچھے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔

منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو Mr. Douglas M. Dunea اور اس کے نمائندوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی اس فراخدلانہ ضیافت سے بہت متاثر ہوئے۔ انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

12۔ مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں قریباً 1½ میل کے فاصلہ پر مسلم کمیونٹی سینٹر ہے جسے MCC کہتے ہیں۔ ان کے صدر مسٹر صابر رحمان صاحب (جن کا ذکر پہلے بھی کر چکا ہوں) نے فون پر دعوت دی کہ کل ہمارے سینٹر میں میری لینڈ سٹیٹ کی لیفٹیننٹ گورنر صاحبہ تشریف لا رہی ہیں، اس موقعہ پر آپ بھی آئیں اور اپنے ساتھ 5 دوست مزید بھی لے آئیں۔ چنانچہ وہاں پر لیفٹیننٹ گورنر سے ملاقات کا موقع ملا۔ خاکسار نے انہیں احمدیہ گزٹ اور مسجد بیت الرحمان کا بروشر پیش کیا۔ اس کے علاوہ گورنر صاحبہ کے آفس کے اعلیٰ عہدیداران اور افسران سے گفتگو اور تعارف کا موقع ملا۔

Welcome ایڈریس میں مسٹر صابر رحمان صاحب نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر مسلمانوں کی دیگر تنظیمیں بھی موجود ہیں اور ان کے لیڈر بھی۔ انہوں نے دیگر مسلمان تنظیموں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا نام بھی لیا گیا۔ اس موقعہ پر دیگر مسلمانوں کے نمائندگان سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔

13۔ PRESBYTERIAN CHURCH میں دوسری مرتبہ گیا۔ انہوں نے تقریر کا عنوان دیا UNDERSTANDING ISLAM TODAY ۔ چنانچہ خاکسار جماعت کے

دوستوں کے ساتھ وہاں گیا۔ خاکسار نے 20منٹ تقریر کی۔ سوال و جواب ہوئے۔ خاکسار نے پادری صاحب کو قرآن مجید کا تحفہ دیا اور اسلامی کتب بھی پیش کیں۔

14۔اسی چرچ کے پادری صاحب نے علاقہ کے دیگر مذہبی راہنماؤں کو بھی اپنے چرچ میں بلایا۔ خاکسار کے علاوہ 4 دیگر مذہبی لیڈرز بھی شامل ہوئے جو سب کے سب عیسائیت کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب اور فرقہ کا تعارف کرایا۔

ان کے ساتھ دوسری میٹنگ مسجد بیت الرحمان میں ہوئی۔ انہیں مسجد دکھانے کے علاوہ نمائش بھی دکھائی گئی۔ پھر مختلف موضوعات پر ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی جس میں اسلام میں عورت کا مقام خاص طور پر زیر بحث رہا۔ باقی پادریوں نے بھی مختلف سوالات کئے۔ جب خاکسار نے یہ تجویز دی کہ اگلے ایجنڈے میں ”عورت کے مقام“ پر ہی گفتگو کی جائے اور ہر فرقہ و مذہب اپنی اپنی کتاب سے ثابت کرے کہ عورت کا کیا مقام ہے۔ تو کوئی بھی اس بات پر رضامند نہ ہوا بلکہ یہ تأثر دیا کہ اگر ہم نے یہ موضوع رکھ لیا تو ہمارے لئے چرچ میں مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ ان سب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

ان کے ساتھ تیسری میٹنگ ابھی حال ہی میں ہو چکی ہے۔

15۔ مسجد بیت الرحمان سے 45 میل دور ایک مڈل سکول ہے۔ انہوں نے بھی اسلام پر تعارف کے لئے بلایا۔ چنانچہ ان کے ساتھ دو سیشن اور بہت عمدہ سوال و جواب کا سلسلہ رہا۔ بچوں کی تعداد 35 تھی۔ سب کو اسلام کے بارے میں لٹریچر اور مسجد بیت الرحمان کی تصویر بھی تحفۃً دی گئی۔

16۔ گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک دعوت نامہ ملا جس میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کے لئے ایک سیمینار کرنا تھا۔ اس میں جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار میری لینڈ کے 2 مخلص دوستوں مکرم امجد چوہدری صاحب اور مکرم اقبال خان صاحب کے ساتھ اس سیمینار میں شامل ہوا۔

اس سیمینار کے منعقد کرانے کے لئے جو کمشنر مقرر ہوئے تھے جب خاکسار اُن کو ملا اور اپنا کارڈ پیش کیا تو پڑھ کر فوراً چونکے ”احمدیہ“۔ احمدیہ کو تو میں جانتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ میں سیرالیون، مغربی افریقہ میں ماٹاٹوکا کے علاقہ میں رہا ہوں، وہاں کے پیراماؤنٹ چیف احمدی تھے۔ میں نے بتایا کہ میں اس علاقہ میں مبلغ رہا ہوں اسپر انہوں نے خاکسار سے 2 مرتبہ خوشی کے ساتھ معانقہ کیا۔ ان کے ساتھ بہت دوستانہ ماحول میں باتیں ہوئیں۔ انہیں مسجد بیت الرحمان کے بروشر اور احمدیہ گزٹ کی کاپی بھی پیش کی گئی۔ اس سیمینار پر 15 افسران اور مذہبی لیڈروں سے ملاقات ہوئی۔ انہیں جماعت کا تعارف کرایا نیز لٹریچر بھی دیا۔

17۔PILGRIM چرچ والوں کے ساتھ ہمارا رابطہ ہوا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ اس چرچ کے پادری کو دعوت دی گئی کہ وہ مسجد بیت الرحمان آکر اپنے عقائد کے بارے میں تقریر کرے اور اپنے ساتھ چرچ کے دیگر احباب کو بھی ساتھ لائے۔ چنانچہ وہ اپنے 12 دوستوں کے ساتھ تشریف لائے۔ تقریر کی اور ہمارے احباب نے اُن سے سوال وجواب کئے۔ ان سب کو کھانا پیش کیا گیا۔ اب ان کی طرف سے پھر خط ملا ہے اور انہوں نے اپنے چرچ آنے کی دعوت دی ہے کہ قرآن کریم کے موضوع پر تقریر کریں اور سوال و جواب بھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے ساتھ 20 احباب لاسکتے ہیں کیونکہ اُن کے پاس جگہ تھوڑی ہے۔ اس طرح چرچوں میں تقاریر اور اسلام کے بارے میں تعارف کا یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ الحمد للّٰہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

18۔ مسجد کے ہمسایہ میں ایک اور چرچ ہے۔ اس کے پادری مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور پون گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔ اچھے ماحول میں گفتگو اور سوال وجواب ہوتے رہے۔ احمدیت و اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی لے کر گئے۔

19۔ لیفٹیننٹ گورنر کے آفس سے 4 افسران اعلیٰ کو خاکسار نے مسجد بیت الرحمان دیکھنے کی دعوت دی چنانچہ یہ افسران تشریف لائے۔ مسجد اور نمائش دکھائی گئی۔ ضیافت کی گئی۔ اُن کے ساتھ 2 گھنٹہ

سے زائد ملاقات رہی۔ دلچسپ گفتگو کے علاوہ سوال وجواب اور لٹریچر بھی لے کر گئے۔ انہوں نے ہمارا MTA کا ارتھ سٹیشن بھی دیکھا اور بہت متاثر ہوئے۔ اس مجلس میں مکرم صدر جماعت میری لینڈ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اور مکرم امجد چوہدری صاحب بھی شامل تھے۔

20۔ ان پروگراموں کے علاوہ کونٹی کی طرف سے جن مزید پروگراموں میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا، ان میں زیادہ تر علاقہ کے مذہبی نمائندے، سیاسی نمائندے اور کونٹی کے ورکرز شامل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وفد کے دیکھتے ہی وہ خود ہمارا تعارف کرانے لگ گئے ہیں کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نمائندے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں اور اُن کے فلاں فلاں نمائندے موجود ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے۔ الحمدللہ۔

21۔ لوکل اخبارات میں کوریج کے بارے میں خاکسار نے تراشے بھی مرکز میں بھجوائے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اسلام کے بارہ میں جب عوام میں دلچسپی بڑھی اور انہوں نے مساجد اور اسلامک سینٹرز میں آنا شروع کیا اور افہام و تفہیم کا سلسلہ پھر سے چل نکلا تو فوراً ہی پریس اور میڈیا نے اسلام کے بارے میں دوبارہ منفی پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔ مختلف پادریوں نے اسلام کے خلاف TV پر تقریریں کرنی شروع کر دیں اور اب تو یوں لگتا ہے کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے ساتھ اسلام پر حملہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے لوکل اخبارات میں بھی اسلام کے خلاف زہر اگلا جانے لگا اور Letters to the Editor میں مختلف یہودیوں اور عیسائیوں نے اعتراضات لکھ کر شائع کرانے شروع کر دیئے۔ ہماری کونٹی کے ایک اخبار منٹگمری جرنل میں یہ اسلام مخالف مضامین شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان خطوط اور مضامین کا نوٹس لیا گیا اور قریباً ہر ایک کا جواب دیا گیا۔ ان مضامین میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کئے گئے تھے کہ آپؐ نے خود ہی اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا۔ یہودی قبائل کو جلاوطن اور قتل کیا وغیرہ۔ نیز اسلام میں عورت کی کچھ حیثیت نہیں ہے اور اس قسم کے مختلف اعتراضات تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا شافی جواب لکھ کر اخبارات کو بھجوایا گیا۔ اخبارات نے ہمارا نقطہ نظر بھی بیان کیا لیکن کانٹ چھانٹ کر اور وہ بھی

نامکمل۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اس اخبار میں کوئی اعتراض والا خط پھر شائع نہیں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

خطوط کے جواب لکھنے میں خاکسار کی مدد مکرم مولونامختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ڈاکٹر خالد عطاء صاحب، مکرم ڈاکٹر عمر خان صاحب نے کی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

22۔ لوگوں کو اسلام میں دلچسپی تھی اور اس موضوع پر لٹریچر بھی تیار کرنا تھا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم مختار احمد چیمہ صاحب اور خاکسار نے ایک پمفلٹ Islam The Religion Of Peace And Tolerence تیار کر کے 10 ہزار کی تعداد میں شائع کیا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً سارا تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسی پمفلٹ کو خطوط والے حصہ میں دو لوکل اخباروں منٹگمری جرنل اور گزٹ میں بھی خط کی شکل میں شائع کرا دیا گیا۔ اس طرح یہ قریباً 50 ہزار گھروں تک پہنچا۔ الحمد للہ۔

23۔ جس یہودی ربائی کا ذکر خاکسار پہلے کر چکا ہے، اس نے اپنے ایک سکول کی پرنسپل کو میرا نام اور کارڈ بھی دیا۔ چنانچہ اس سکول کی پرنسپل نے خاکسار کو اپنی سنڈے کلاس کے بچوں کے ساتھ، (اُن کے سینیگاگ میں) وزٹ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار 30 بچوں، 14 اساتذہ اور 2 خدام کے ساتھ ان کے سکول گیا۔ وہاں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں عہد نامہ قدیم کے بارے میں اُن کی ایک بچی نے تقریر کی جبکہ ایک دوسری بچی نے یہودی مذہب میں تہواروں کے بارے میں بیان کیا۔

انہوں نے مجھے اسلام کے تعارف کے علاوہ اسلام میں مہمان نوازی کے بارہ میں تعلیم پر کچھ کہنے کی درخواست کی تھی۔ خاکسار نے احادیث کی روشنی میں مہمان نوازی کے واقعات سنائے جس کا بچوں اور بڑوں پر اچھا اثر ہوا۔ پرنسپل سمیت 5 لوگوں کو مسجد بیت الرحمان کا بروشر اور پمفلٹ دیئے گئے نیز سب بچوں کو تحائف بھی دیئے گئے۔

اس کے بعد 7/اپریل کو یہ بچے اور اساتذہ ہماری مسجد دیکھنے آئے۔ اس پروگرام میں ہم نے بھی اپنے دو بچوں سے اسلام کا تعارف اور قرآن کے تعارف پر تقاریر کرائیں اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ نیز انہیں مسجد اور نمائش بھی دکھائی گئی۔

24۔ لوگوں میں اسلام کے بارہ میں ابھی بہت منفی خیالات پائے جاتے ہیں اور پریس اور میڈیا اس میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک اور پروگرام ترتیب دیا جس کے مطابق مہینہ میں کم از کم ایک بار مسجد بیت الرحمان میں مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہو تا جہاں ہمسایوں، دوستوں اور چرچ کے لوگوں کو دعوت دی جائے گی کہ وہ مسجد آئیں اور سوال و جواب کریں۔ چنانچہ ہم نے ایک بڑا بینر اس دعوت کا بنوا کر مسجد کے باہر لگایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 13 غیر از جماعت اور غیر مسلم اس پہلی میٹنگ میں شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ تک پروگرام جاری رہا۔ سوالوں کے جواب دینے میں مکرم برادر سلام صاحب مشنری بالٹی مور، مکرم ڈاکٹر خالد عطاء صاحب آف میری لینڈ اور ہمارے نیشنل جنرل سیکرٹری ملک مسعود احمد صاحب نے خاکسار کی مدد کی۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان 13 احباب میں تھائی لینڈ کی ایک فیملی، ایک ایفرو امریکن فیملی، ایک وائٹ امریکن فیملی، ایک چرچ کا نمائندہ اور 2 پاکستانی جن میں ایک ڈاکٹر تھے، تشریف لائے۔ پاکستانی ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور اگلی میٹنگ میں دوبارہ اپنے ساتھ امریکن دوستوں کو لانے کا وعدہ کر کے گئے۔ خاکسار نے میٹنگ کے شروع میں اس کا مقصد اور جماعت کا تعارف کرایا اور ایک سوال کے جواب میں جماعت احمدیہ کے دوسرے مسلمان فرقوں سے جو اختلاف ہے، اس کو بیان کیا۔

25۔ لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک افسر نے فون کیا اور خاکسار کو لیفٹیننٹ گورنر کے ساتھ ایک میٹنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ قریباً 150 افراد تھے جن میں حکومتی نمائندے، گورنر کی پارٹی کے اعلیٰ عہدیداران، مذہبی نمائندے اور پاکستانی کمیونٹی کے لوگ شامل

تھے۔ یہاں پر بھی انفرادی طور پر لوگوں کے ساتھ ملاقات اور تعارف کا موقع ملا۔ گورنر کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی اور انہیں اس سے قبل مسجد بیت الرحمان کا بروشر اور احمدیہ گزٹ پیش کیا گیا تھا۔

11/ستمبر کے سانحہ کے بعد مختلف لوگوں کے ساتھ، اداروں کے ساتھ، مذہبی لیڈروں کے ساتھ حکومتی سطح پر خدا تعالیٰ کے فضل سے رابطہ ہوا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

سانحہ 9/11 کے بعد بعض شر پسند عناصر اور سخت جنونی قسم کے لوگوں نے ہمیں فون پر دھمکیاں بھی دیں لیکن یہ صرف برائے نام تھیں اور ایک قدرتی ردّ عمل تھا کیونکہ بار بار مسلمانوں کا نام TV اور اخبارات میں آرہا تھا۔ اس کے بر عکس رابطے اور نتائج خوشکن ہیں۔

اسی سلسلہ میں مقامی پولیس اور حکومتی اداروں کی کارکردگی اور تعاون بھی مثالی رہا۔ جوں ہی ملک میں مسلمانوں کی چند مساجد کے گھیراؤ اور نقصان کے بارہ میں خبریں ملیں، مقامی پولیس ہر جگہ مساجد کی حفاظت کی خاطر پہنچ گئی اور ہر ممکن تعاون کیا۔ اس کے علاوہ ہمسایوں نے اور دیگر عوام نے بھی بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ لوگ مسجد پھول لے کر آتے رہے۔ کئی لوگوں نے ہمدردی کے کارڈز ہمیں بھجوائے۔ کئی لوگوں نے خطوط لکھے اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

مسجد کے ہمسایہ چرچ کے پادری خود تشریف لائے اور کہا کہ اگر آپ کی خواتین اور بچیوں کو کچھ پرابلم ہو، ٹرانسپورٹ نہ ہو، جاب پر جانے کا مسئلہ ہو تو ہمیں بتائیں ہم ہر ممکن مدد کریں گے۔ ایک چرچ کے چند نوجوان ایک بڑا پوسٹر بنا کر لائے جس پر دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔ اسی چرچ کے لوگوں نے ایک 18 افراد کی فہرست دی۔ اُس فہرست پر نام، پتے اور فون نمبرز لکھے تھے کہ یہ لوگ آپ کی خدمت کے لئے موجود ہوں گے۔ آپ انہیں فون کر کے بلا سکتے ہیں۔ یہ کردار بھی ان لوگوں کا عظیم کردار ہے جنہیں لوگ کافر کہتے ہیں۔

خاکسار نے اس وقت تک جو کچھ بھی آپ کی خدمت میں اس سانحہ کے حوالے سے پیش کیا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سیاسی و مذہبی اور حکومتی سطح پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مسجد بیت الرحمان میں (ہیڈ کوارٹرز) اور دیگر جگہوں پر جہاں بھی جماعت نے نمائندگی کی، خدا

تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی خاص توفیق جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

(اس سانحہ عظیمہ پر جماعت کے امیر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے پریس ریلیز جاری کی اور امریکہ کے صدر اور سیکرٹری آف سٹیٹ کو تعزیت نامہ ارسال کیا۔ کونٹی کے مختلف ہائی آفیشلز کی طرف سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے)

ان خطوط سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو کئی جگہوں پر اور کئی طریق پر نائن الیون کے بعد خدمت کی توفیق ملی۔ اور اسلام کی حسین تعلیم بیان کرنے اور لوگوں کے شکوک وشبہات کے ازالہ کی توفیق ملی جسے ہر طبقہ کے لوگوں نے سراہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

نائن الیون کے بعد کے حالات لکھنے سے قبل خاکسار اب اخبارات کے تراشوں کی طرف آتا ہے جن میں اس علاقہ یعنی مسجد بیت الرحمان میری لینڈ ہیڈ کوارٹر کے علاقہ میں ہماری مساعی کو کوریج ملی۔

دی گزٹ: یہ اخبار بہت سارے علاقوں میں شائع ہوتا ہے اور ہر کونٹی کا الگ الگ اور ہے۔ چنانچہ اس اخبار نے اپنی 19/ستمبر 2001ء کی اشاعت میں نائن الیون کے حادثہ کے ٹھیک 9 دن بعد ایک بڑی تصویر شائع کی جس میں خاکسار مسجد بیت الرحمان میں نماز پڑھا رہا ہے اور دیگر بہت سے احمدی نماز میں شامل ہیں۔ اس خبر کی سٹاف رائٹر TERRIE HEARTLY ہیں۔ تصویر کے نیچے انہوں نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر جو بیت الرحمان سلور سپرنگ میں مذہبی منسٹر (یعنی امام) ہیں، نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے نماز میں دعا کرا رہے ہیں۔

خبر کا عنوان ہے: ”ہم سب کے لئے یہ ایک افسوسناک حادثہ فیونرل (جنازہ) کی طرح ہے۔“ خبر میں انہوں نے لکھا ہے کہ باوجودیکہ علاقہ کے مختلف جگہوں پر نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں اور تقریبات منعقد کی جارہی ہیں لیکن پھر بھی یہاں کے لوکل مسلمان ایک خوف کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں نیویارک اور واشنگٹن میں دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے لوکل مسلمان بھی ان دعائیہ تقریبات میں حصہ لے رہے ہیں ان دہشت گردی کے

واقعات کی مذمت کر رہے ہیں۔ اخبار نے ایک مسلمان مکرم حبیب غنیم صاحب جو یہاں کالوکل باشندہ ہے، کا مذمتی بیان بھی شائع کیا۔

اخبار نے خاکسار کے حوالے سے لکھا: امام شمشاد احمد ناصر جو بیت الرحمان میں مذہبی منسٹر ہیں، نے کہا ہے کہ ہمیں حکومت کے قوانین کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ انہوں نے گذشتہ جمعہ کے روز اپنے خطبہ جمعہ میں نائن الیون کے متاثرہ لوگوں کے لئے دعا بھی کرائی اور کہا کہ ہماری مسجد ہر شخص کے لئے کھلی ہے۔ ہمارا تو نعرہ ہی یہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں''۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام تو ہر ایک کے لئے بلا امتیاز ہمدردی سکھاتا ہے۔

صفحہ 9 A پر خبر جاری رکھتے ہوئے اخبار نے دو تصاویر دی ہیں۔ ایک مسجد بیت الرحمان کی باہر سے اور ایک میں مسجد کے اندر بیٹھے لوگ خطبہ سن رہے ہیں۔ مسجد بیت الرحمان کی تصویر کے ساتھ امریکہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور اسے نمایاں دکھایا گیا ہے۔ خبر میں مزید لکھا ہے کہ یہاں کی مسلم کمیونٹی سینٹر نے بھی اس سلسلہ میں تقاریب کیں۔ اس خبر میں گرونانک فاؤنڈیشن (سکھ گردوارہ) کے حوالہ سے بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں کو مسلمان اور سکھوں میں امتیاز کرنا چاہیئے۔ اور سمجھنا چاہیئے کہ ہر دو میں فرق ہے۔ چونکہ سکھ بھی سر پر پگڑی باندھتے ہیں اور ان کی داڑھی ہوتی ہے اور مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں۔ صرف لباس کے سٹائل سے ہی نہ سمجھ لیں کہ سکھ بھی مسلمانوں کی طرح ہیں۔

آخر میں خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ ناصر نے کہا ہے کہ جب میں گذشتہ ہفتے مسجد میں نماز پڑھانے آیا تو مسجد کے باہر دروازے پر پھولوں کے گلدستے پڑے تھے اور غیر مسلم ہمسایہ کی طرف سے ایک تحریری نوٹ تھا: کہ ہمیں آپ کے ساتھ مکمل ہمدردی ہے۔ ہمیں کونٹی پولیس اور دیگر لوگوں کی طرف سے بہت اچھا تعاون ملا ہے۔ اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس حادثہ کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ نفرت سے پیش آرہے ہیں اور مسجد کی سڑک کے سامنے سے گذرتے ہوئے وہ ہمیں گالیاں دیتے ہوئے گذرتے ہیں۔ ناصر نے کہا یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ یہ لوگوں کا طبعی ردعمل ہے۔

دی منٹگمری جرنل:۔ 3/ اکتوبر 2001ء کی اشاعت میں صفحہ A1 اور اپنی بقیہ خبر صفحہ A6 پر دیتے ہوئے سرخی لگاتا ہے۔ ''پولیس نفرت پھیلانے کے جرم پر قابو پارہی ہے۔'' مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی تلقین اور پولیس کی نفری میں زیادتی کر دی گئی ہے۔ 11/ ستمبر میں جو دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ورجینیا اور نیویارک میں مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا گیا ہے۔ HATE کرائم کے کوارڈینیٹر مسٹر ڈیوڈ آر بیکر اور پولیس کے نمائندہ نے کہا ہے کہ ممکن ہے بہت زیادہ واقعات ہوئے ہوں جو ابھی تک پولیس کے علم میں نہیں آئے۔

مسلمانوں کے کمیونٹی کے صدر نے کہا ہے کہ ذاتی طور پر تو انہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہے لیکن یہ واقعات مسلمانوں کو بہر حال خوفزدہ کرنے والے ہیں۔

Mr. DUG DUNCAN۔ منٹگمری کونٹی کے چیف نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جس سے ان کی زندگی پر اثرات پڑیں۔ اسی طرح چیف پولیس نے بھی اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگرچہ دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوا ہے اس لئے ہمیں مزید واقعات کو روکنے کے لئے اقدام کرنے پڑیں گے۔

مذہبی منسٹر امام شمشاد احمد ناصر کے جو مسجد بیت الرحمان میں ہوتے ہیں، نے کہا ہے کہ۔ 11/ ستمبر کے واقعہ کے بعد ہمیں بہت سی دھمکیوں آمیز فون کالز آئی ہیں جس میں ایک شخص نے کہا ہے ''DEATH TO ISLAM'' کہ اسلام مردہ باد۔ اور اسرائیل زندہ باد کے نعرے لگائے گئے تھے، نیز کہا گیا تھا امریکہ زندہ باد۔ تم سب کو اس دہشت گردی کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

امام شمشاد احمد صاحب نے مزید کہا کہ اب جب کہ حکومت اور پولیس اس کی نگرانی کر رہی ہے۔ اس قسم کے واقعات پر قابو پالیا جائے گا۔

دی گزٹ جو کمیونٹی کا اخبار ہے نے 3/ اکتوبر 2001ء صفحہ A4 پر ایک تصویر کے ساتھ مختصراً یہ خبر دی ہے۔ جس میں مسٹر ڈگ ڈنکن چیف کونٹی ایگزیکٹو مسلم کمیونٹی سینٹر میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں۔ تصویر میں مسلم کمیونٹی سینٹر کی مسجد کا مینارہ ہے اور کونٹی ایگزیکٹو کے ساتھ مسلمانوں

کی کمیونٹی کے صدر صابر رحمان اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) نیز جماعت کے اور نمائندگان بھی ساتھ ہیں۔

تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ کونٹی ایگزیکٹیوڈگ ڈنکن چیف پولیس دیگر مسلمان اور مذہبی راہنماؤں کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی اور نسلی امتیاز کی مذمت کرتے ہیں۔

دی منٹگمری جرنل:۔ 4 نومبر 2001ء کی اشاعت صفحہ A9 پر دنیائے مذاہب کے آخرت کے بارے میں عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ یہودی مذہب، بدھ ازم، عیسائیت کے مذہبی لیڈروں کے آخرت کے بارے میں ان کے عقائد کا بیان ہے۔ یہ سارے انٹرویوز دیگر مذاہب کے، اخبار کے رائٹر KARL HILLE نے لئے۔ خاکسار کے بارے میں انہوں نے لکھا: شمشاد احمد ناصر امام مسجد بیت الرحمان نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں (انسانوں کو) دوزخ کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ جنت میں رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ناصر نے دوزخ کو ایک ہسپتال کے ساتھ تشبیہ دی۔ جیسا کہ اس دنیا میں ہم ہسپتال میں رہنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ صحت و توانائی والی زندگی گزارنے کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی صحت کا ہر لحاظ سے (جسمانی وروحانی) خیال رکھنا پڑے گا۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ”ایمان امید اور خوف کے درمیان ہوتا ہے۔ اور زندگی ہمیشہ بہتری کی طرف کوشش کو کہتے ہیں۔“

دی گزٹ برٹنس وِل نے 20/نومبر 2001ء کی اشاعت میں صفحہ A4 پر پورے صفحہ کی خبر لگائی اس میں ایک تصویر ہے جس میں خاکسار مسجد بیت الرحمان میں نماز پڑھا رہا ہے اور پیچھے احمدی نماز پڑھ رہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے شمشاد ناصر، امام مسجد بیت الرحمان رمضان کے پہلے دن مسجد میں اپنے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ یہ خبر TERRIE HEARTLEY نے لکھی ہے۔

خبر یوں شروع ہوتی ہے کہ مسجد بیت الرحمان کی FENCE (چار دیواری۔ جنگلہ) کے باہر ایک بینر پر لکھا ہوا ہے جو کہ نیلے رنگ کا ہے۔ جس پر ”السلام علیکم“ لکھا ہوا ہے۔ یعنی تم پر سلامتی ہو احمدی مسلمان رمضان کس طرح گزارتے ہیں۔

ایک احمدی خاتون ڈاکٹر نجمہ الٰہی نے بتایا کہ رمضان ہمارے لئے تربیت کا مہینہ ہے۔ اور جو کچھ بھی ہم اس مہینہ میں سیکھیں اس کو ہمیں سارا سال اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیئے۔

اس ایک صفحہ کے مضمون میں رمضان کے روزوں کے علاوہ مسلمانوں کے باقی ارکان اسلام کی بھی تفصیل ہے مثلاً روزہ کس طرح رکھا جاتا ہے۔ نمازوں کے کیا کیا اوقات ہیں وغیرہ۔ اخبار لکھتا ہے کہ شمشاد ناصر جو کہ امام ہیں انہوں نے کہا کہ رمضان ہمارے لئے روحانی ترقیات کا مہینہ بھی ہے۔ جس طرح موسم بہار آنے پر لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کا مہینہ ہمارے لئے موسم بہار کا مہینہ ہے۔ نمازوں کے علاوہ یہاں پر ہر روز جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ریکارڈ شدہ درس القرآن بھی سب کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

اخبار نے بتایا کہ خواتین بھی مردوں کی طرح ہی نماز پڑھتی ہیں اور ان کی نماز کے لئے الگ ہال بنا ہوا ہے۔ جو کہ مردوں کے ہال کے اوپر ہے۔ جب ہم نماز میں صفیں بناتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم سب برابر ہیں۔ ہمارے نبی (بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ نماز میں صفیں سیدھی بنائی جائیں۔ نماز میں مردوں اور عورتوں کا الگ الگ رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام میں اس معاملہ میں (مرد اور عورت میں) مساوات نہیں ہے۔ وہ بھی بالکل اُسی طرح نماز پڑھتی ہیں جس طرح مرد نماز پڑھتے ہیں۔

نجمہ الٰہی صاحبہ کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ اس وقت جو زمانہ کی موجودہ حالت ہے اس کی وجہ سے ہمارے لئے اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں اس ماہ میں تربیت کریں اور انہیں اپنی روایات سکھائیں۔

ایک اور احمدی دوست عارف نسیم صاحب کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ ہم عفو اور بخشش پر یقین رکھتے ہیں انتقام پر نہیں۔ 11 ستمبر کا واقعہ ایسے لگتا ہے کہ یہ ہم سب پر حملہ تھا۔

شمیم احمد صاحب کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ دہشت گرد جنہوں نے نائن الیون کے دن حملہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے ان کا خدا پر بالکل یقین نہیں تھا اور وہ خدا سے دور جاچکے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ سب کچھ ہر دو کی سیاست ہے۔ یعنی دہشت گردوں کی اور امریکہ کی۔ خبر کے آخر میں خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ ہم ساری امت مسلمہ کے لئے دعا کرتے ہیں اور ساری انسانیت کے لئے یہ بہت اہم ہے۔

دی منٹگمری جرنل نے اپنی اشاعت 27/دسمبر 2001ء میں ایک شخص Mr. LAWRENCE K. MARSH کا خط شائع کیا ہے جس میں اس نے اسلام پر اعتراض کئے ہیں مسلمانوں کا مذہب اسلام کس قدر امن والا ہے؟ اس نے لکھا کہ موجودہ حکومت جو بار بار یہ کہہ رہی ہے کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے نہ کہ مسلمانوں یا اسلام کے خلاف تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اسلام کا مذہب کس قدر پر امن ہے۔ یا کس قدر امن کی تعلیم دیتا ہے؟

مضمون نگار نے قرآن کریم 9:5 کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے اس کو پڑھ کر دیکھ لیں کہ مسلمان کس قدر پُرامن ہیں۔ اور ان کے اندر کس قدر دوسرے مذاہب کے لئے برداشت کا مادہ ہے؟ اسی طرح اس نے قرآن سے 9:73 اور 5:49 کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اور پھر 5:51-74 کا حوالہ دے کر بتایا کہ یہ آیات پڑھ لیں کہ ان کی روشنی میں پھر کیا ہوگا؟

مصنف نے مزید لکھا کہ اگرچہ امریکہ میں بے شمار مسلمان امن سے رہتے ہیں لیکن انفرادی طور پر موجودہ حالات آپ کو بتا رہے ہیں کہ یہ کہاں تک درست ہے؟ عیسائی اس وقت مسلمانوں کے ہاتھوں تکالیف برداشت کر رہے ہیں خصوصاً انڈونیشیا، سوڈان اور دیگر مسلمان ممالک میں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کسی عیسائی حکومت میں مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جارہی لیکن اس کے برعکس مسلمان حکومتوں میں عیسائیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ مصنف نے اپنے خط کے آخر میں عیسائی مذہب کی پر امن تعلیم کا ذکر کیا ہے۔

خاکسار نے اس خط کے شائع ہونے پر اس کا جواب لکھ کر بھجوایا۔ اور اس کے علاوہ ہر جگہ جہاں بھی ہمیں میٹنگز یا انٹر فیتھ اور سکول اور کالجوں یا حکومتی سطح پر کسی تقریب میں مدعو کیا گیا تھا اس کا جواب دیا گیا۔ اور ہر سطح پر قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ سے ثابت کیا گیا کہ اسلام پر امن مذہب ہے۔

خاکسار نے بتایا کہ اگر کوئی انفرادی طور پر کسی کے خلاف قدم اٹھاتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ اسلام اس غلط کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خاکسار نے سوالات کے جوابات میں بھی اس بات کو بار بار پبلک میں دہرایا کہ اسلام ہر لحاظ سے مکمل اور امن کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔

پاکستان پوسٹ اردو کا اخبار ہے۔ اس اخبار کی 27/ دسمبر 2002ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں لیفٹیننٹ گورنر میری لینڈ کیتھلین کینڈی مسلم کمیونٹی سینٹر میں خطاب کر رہی ہیں اس موقعہ پر جماعت کے وفد کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ خاکسار مکرم امجد چوہدری صاحب، مکرم سید شوکت علی صاحب مکرم اسلم پرویز صاحب، مکرم چوہدری مشتاق صاحب اور مکرم مجیب خان صاحب کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ ان میں سے بعض احباب شائع ہونے والی چار تصاویر میں نمایاں نظر آرہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 25 نومبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط12

دی واشنگٹن ٹائمز۔ یہاں کا بہت بڑا اخبار ہے۔ اس کی 24/ اپریل 2002ء کی اشاعت میں صفحہ A8 پر یہ ایک خبر شائع کرتا ہے جس کی سہ سرخی ہے:

''خودکش بمبار شہید نہیں ہیں''۔ واشنگٹن ٹائمز کے رائٹر JOYCE HOWARD PRICE علاقہ کے بہت سے مسلمان لیڈروں کا بیان لکھتے ہیں کہ فلسطین میں جو لوگ خودکش بمبار حملوں میں مر رہے ہیں کیا اُن کو شہید کہا جاسکتا ہے؟ اس بارے میں اس مضمون میں کئی مسلمان لیڈروں کے بیانات پر تبصرہ اور خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مسلمان لیڈروں سے اس بارے میں معلومات لی گئیں تو صرف ایک خاتون نے کہا ہے کہ ایسے لوگ شہید ہیں۔ بعض مسلمان لیڈوں نے اس بارے میں گفتگو کرنے سے پرہیز کیا۔ کئی لوگوں نے شہید کی اصطلاح استعمال کرنے سے گریز کیا۔ بہت سے لیڈروں نے کھل کر اس کی مذمت بھی نہیں کی۔ بعض نے کہا کہ بلاشبہ یہ شہید ہیں کیونکہ وہ لوگ اپنی جانوں، اپنی فیملی کی جانوں اور اپنی سرزمین کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یہ مکرمہ فاطمہ حسین صاحبہ کا بیان ہے جو کہ ادارہ جعفریہ اسلامک سینٹر کی رکن ہیں۔

اخبار نے اور لیڈروں کے بیانات دینے کے ساتھ خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) کا بیان بھی شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسجد بیت الرحمان علاقہ کی ایک سب سے بڑی مسجد ہے اور یہ اس کے امام ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دوسری مساجد کی طرف سے یہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مسٹر ناصر جو کہ پاکستانی ہیں، کہتے ہیں کہ میں اس کے لئے شہید کی ٹرم استعمال نہیں کروں گا۔ کیونکہ اسلام خودکشی کو منع کرتا ہے۔ دوسری طرف فلسطینی اپنی سرزمین کی حفاظت کر رہے ہیں اور میڈیا جو ہے وہ ساری تصویر

نہیں دکھا رہا۔ اپنی سرزمین کی حفاظت کے لئے وہ یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ جاپان کے ایک شخص نے جنگ عظیم دوم میں کیا تھا۔

مسٹر ناصر نے مزید کہا کہ معصوموں کی جان لینا یہ بھی تو ٹھیک بات نہیں ہے۔ اور اسرائیل کا مشن صرف یہ ہے کہ وہ معصوم فلسطینیوں کی جان لے۔

دی واشنگٹن ٹائمز اپنی اشاعت 10/ ستمبر 2002ء صفحہ A1 پر یہ خبر دیتے ہیں: ''مسلمان اپنے تشخص کو بحال کرنے کے لئے کوشاں ہیں''۔

اس خبر کی رائٹر JOYCE HOWARD PRICE ہیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ نائن الیون کے ایک سال بعد اب بھی مسلمان اپنے تشخص کو بحال کرنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔

''مسجد بیت الرحمان کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے بتایا کہ بعض مسلمان اب بھی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ 9/11 کے بعد انہیں نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ عوام الناس کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کریں۔ اسلام تو سب کے ساتھ محبت سکھاتا ہے اور کسی سے بھی نفرت نہیں سکھاتا۔''

اخبار لکھتا ہے کہ بہت سے یہودی اور عیسائی اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں نے امریکہ پر حملہ کر کے اصولوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ آج رات (10/ ستمبر 2002ء) جب کہ امریکہ پر حملہ (9/11) کو ایک برس گذر چکا ہے، اس کی برسی منائی جارہی ہے۔ مسلمان اس موقعہ پر اس دہشت گردی کے حملہ کی مذمت کریں گے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ ''کونسل آن امریکن اسلامک تعلقات'' جسے متشدد اسلامی گروہ کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، مسلمان اسے "DAY OF UNITY" کے نام سے موسوم کر رہے ہیں۔ ایک پروفیسر نے کہا کہ اب تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بھی نروس ہو رہے ہیں۔ یہ پروفیسر 40 سال سے اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ بہت سے

امریکن اس وقت محسوس کر رہے ہیں کہ اب مسلمانوں میں کچھ برداشت کا مادہ پایا جارہا ہے۔ اور وہ پہلے سے زیادہ نرم ہیں۔

نوٹ: خاکسار یہاں پر اس بات کو مزید وضاحت سے بیان کرنا چاہتا ہے کہ 9/11 کے بعد حالات بہت بدلے ہیں۔ مثلاً مسلمانوں کی جہاد کی تعریف جسے خاکسار پہلے بھی بیان کر چکا ہے، امریکن اور دیگر لوگ 9/11 کے بعد خصوصاً مسلمانوں سے بہت زیادہ خائف ہوگئے تھے۔ ایک تو ان کے مزعومہ عقائد کی وجہ سے اور پھر 9/11 کے حملہ کی وجہ سے جس کی وجہ سے اخبار کو یہ خبر دینی پڑی کہ مسلمان اپنے تشخص کو بحال کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہر فرقہ نے پھر اتحاد کی طرف، برداشت کی طرف اور یک جہتی کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور اپنے عقائد میں اور نظریات کو جو اس حملہ سے پہلے تھے، بدلے۔

دی منٹگمری جرنل۔ 8/ فروری 2002ء کی اشاعت کے صفحہ A4 پر خاکسار کا ایک خط شائع کرتا ہے یہ خط NELSON MARANS کے اعتراضات کا جواب ہے جو اس نے اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی ذات پر کئے۔ اس کا یہ خط 27/ جنوری 2002ء کے اخبار میں اس عنوان سے شائع ہوا: ”اس پر یہ لوگ عمل نہیں کرتے جس کا پرچار کرتے ہیں“۔

اس شخص نے تاریخ سے بہت سے واقعات کو غلط اور توڑ مروڑ کر پیش کیا تھا کہ مسلمانوں میں ”برداشت کا مادہ بالکل نہیں ہے۔“ خاکسار نے اس کے جواب میں لکھا۔ HISTORY OF ISLAM A TALE OF TOLRANCE یعنی اسلامی تاریخ حوصلہ اور برداشت سے بھری پڑی ہے۔ خاکسار نے اپنے اس مضمون میں (جو خط کی شکل میں شائع ہوا) سب سے پہلے یہ لکھا کہ یہ وقت آپس میں اتفاق اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کے لئے ہے، نہ کہ آپس میں نفرت اور علیحدگی کے تصور کو پھیلانے کا۔

خاکسار نے لکھا کہ تنقید کرنے والے نے اسلام کی تاریخ کا صحیح طور پر خود مطالعہ نہیں کیا بلکہ اسلام کے خلاف دشمنوں کی تحریرات سے کچھ لے لیا ہے اور اعتراض کر دیئے ہیں۔ اگر اس نے تھوڑا سا

بھی اسلام کا مطالعہ کیا ہوتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ بانیٔ اسلام نے قرآنی تعلیمات پر سب سے اول اور سب سے بہتر رنگ میں عمل کیا ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ ”مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں“۔

مسٹر نیلسن ماران نے اپنے مضمون (خط) میں آنحضرت ﷺ پر تنقید کی تھی کہ انہوں نے مدینہ کے یہودیوں کو اسلام نہ لانے پر قتل کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ تشریف لا کر سب سے امن کا معاہدہ کیا تھا اور اس میں یہ بات شامل تھی کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ مسلمان بھی اور یہود بھی مدینہ کی حفاظت کے لئے آپس میں متحد رہیں گے اور ایک دوسرے کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے۔ تمام جھگڑے اور معاملات کو آنحضرت ﷺ ایک دوسرے کی مذہبی کتب کی تعلیمات کے مطابق حل کریں گے۔ جب مدینہ پر مکہ کے لوگوں نے 1000 کی نفری سے حملہ کیا تو 313 مسلمانوں نے لڑائی کی۔ اس میں ایک بھی یہودی شامل نہ ہوا۔ اس کے بعد یہودیوں کے قبائل نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی لیکن آنحضرت ﷺ پھر بھی ان کے ساتھ کمال شفقت اور احسان سے پیش آتے رہے۔

مسٹر نیلسن ماران کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ یہودیوں نے نہ صرف فساد کھڑا کیا بلکہ بدعہدی بھی کی۔ ایک یہودی عورت نے آنحضرت ﷺ کے قتل کی بھی کوشش کی تھی جس نے آپؐ کو گھر کھانے کی دعوت پر بلایا تھا اور اس میں زہر ملا دیا تھا۔ یہودی اپنی شرارتوں میں بڑھتے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو ان امور سے باز رہنے کی تلقین بھی کی لیکن انہوں نے آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف حملہ کیا اور پھر قلعہ بند بھی ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے اُن کا محاصرہ کیا۔ 14 دن بعد انہوں نے اپنے آپ کو اسی شرط پر کہ ان کی جانوں کو امان بخشی جائے، اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شرط کو قبول کر لیا حالانکہ تورات کے حکم کے مطابق اُن سب کو قتل کیا جانا جائز تھا۔

یہودی قبائل میں سے قبیلہ بنو نظیر نے بھی ایسا ہی کیا، یعنی بدعہدی۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کی سازش بھی کی۔ انہوں نے مدینہ کو چھوڑ کر جانے کی خود درخواست کی تھی۔

خاکسار نے آخر میں نیلسن فاران سے سوال کیا کہ تورات کے مطابق بدعہدی کرنے والوں، قتل کی سازش کرنے والوں اور فساد برپا کرنے والوں کی کیا سزا ہے؟ یا اِس وقت دنیا کے قوانین میں ایسے جرم کا ارتقاب کرنے والوں کی کیا سزا ہو گی؟

دی جرنل منٹگمری۔ 20/جنوری 2002ء کے اخبار میں صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک تفصیلی مضمون تعارف کے ساتھ شائع کرتا ہے کہ شمشاد اے ناصر بیت الرحمان مسجد سلور سپرنگ کے امام ہیں۔

اس خط میں خاکسار نے اپنے مضمون کا یہ عنوان دیا ہے:

"اسلام کے بارے میں آپ جو کچھ بھی جاننا چاہتے ہیں"

دی منٹگمری جرنل نے اپنی اشاعت 21/فروری 2002ء کے صفحہ A4 پر خاکسار کا ایک مضمون OPINION کے تحت بطور خط شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے ایک شخص LAWRENCE K. MARSH کے اعتراضات کا جواب لکھا ہے۔ اس معترض کا خط اسی اخبار میں یکم فروری 2002ء کو شائع ہوا تھا۔ اس شخص نے افغانستان میں عورتوں کے ساتھ بدسلوکی اور امریکہ میں خواتین کے حقوق کی پوری نگہداشت کے بارے میں (لکھا) ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ مضمون نگار نے افغانستان اور امریکہ کی خواتین کا موازنہ کرکے درست کام نہیں کیا اور نہ ہی یہ درست تجزیہ ہے۔ ایک تو امریکہ کی حکومت نے کبھی بھی اپنے آپ کو عیسائی حکومت قرار نہیں دیا اور نہ ہی مسلمانوں کی اکثریت نے طالبان کی حکومت کو اسلامی سمجھا ہے۔ پھر مصنف نے کیوں زحمت گوارا کی کہ وہ افغان اور امریکن خواتین کا موازنہ کریں۔ اور کیوں انہوں نے بائیبل کے صفحات کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی جس میں عورت کا مقام بیان کیا گیا ہے۔

انہیں چاہیئے تھا کہ سیاسی پالیسیوں کو الگ رکھ کر اسلام کو اسلام کے آئینہ میں ہی دیکھیں نہ کہ سیاست کے آئینہ میں۔

کیا وجہ ہے کہ اسلام کی تو ہر بات کو سیاست کے آئینہ میں دیکھتے ہیں تو پھر کیوں امریکہ کے ہر قانون کو بائیبل کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا؟ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب کسی اسلامی ریاست میں سیاست کی بات ہو تو اسے قرآن کریم کی رو سے پرکھا جاتا ہے۔ یا کہا جاتا ہے کہ یہ ان کا اسلام ہے۔ اسی طرح امریکہ کے قوانین کو کیوں بائیبل کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اور کہا جاتا کہ یہ عیسائی قانون ہے؟

مصنف نے سلسلہ وراثت پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ قرآنی تعلیمات کا بائیبل کی تعلیمات سے موازنہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کون سی تعلیم اعلیٰ و افضل ہے۔ خاکسار نے اس کے لئے بائیبل کا حوالہ (گنتی باب 27 آیت 8) پیش کیا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ اگر وہ بائیبل سے مسئلۂ وراثت بہتر طور پر دکھا سکتے ہیں تو پیش کریں۔

اسی طرح مصنف نے مسئلہ خلع و طلاق پر بھی اعتراض اٹھایا تھا جس کا خاکسار نے اپنے اسی مضمون میں شافی جواب دیا ہے اور پوچھا ہے کہ خلع و طلاق کے ضمن میں جو اسلامی تعلیم ہے وہ بائیبل کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھ لیں۔ خود ہی ثابت ہو جائے گا کہ کون سی تعلیم اعلیٰ اور قابل عمل ہے۔ خاکسار نے آخر میں لکھا کہ کوئی شخص بھی ''اسلام میں عورت کے مقام'' پر عیسائیت کی تعلیم سے موازنہ کرنا چاہتا ہے تو ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ یہ سب کچھ تعلیمات پر مبنی ہو، نہ کہ کلچر اور سیاست کے ساتھ موازنہ۔

دی گزٹ برٹنسِول ۔ 23/ جنوری 2002ء صفحہ A-15 پر قریباً پورے صفحہ پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کرتا ہے جس میں مسجد بیت الرحمان کے مینار اور گنبد کی بڑی اچھی تصویر دی ہے اور ساتھ لکھا ہے کہ مسجد بیت الرحمان کے امام سید شمشاد احمد ناصر ہیں۔ اس کا عنوان ہے: ''اسلام کی حقیقت۔ اسلام امن اور برابری کا مذہب''۔

خاکسار نے اپنے اس مضمون میں لکھا کہ نائن الیون 11/9 (امریکہ میں مہینہ پہلے لکھا جاتا ہے اور تاریخ بعد میں اسی لئے نائن الیون کہتے ہیں یعنی 11/ ستمبر 2001ء) کے بعد لوگوں میں اسلام کو

جاننے کے بارے میں زیادہ دلچسپی دیکھنے میں آئی ہے۔ وہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ فی الواقعہ / حقیقۃً اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

خاکسار نے لکھا کہ اسلام کے معانی ہیں: ’’امن‘‘ اور ’’اپنے آپ کو کلیۃً سپرد کر دینا‘‘ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے اخروی دنیا میں خوشی اور امن نصیب ہوگا۔ یہ تبھی ممکن ہے کہ انسان کلیۃً اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے تابع کر دے جو کہ ہمارا اور سب مخلوق کا خالق ہے۔ امن اور سلامتی کے لئے کوشاں رہنا ہر مسلمان کا مطمع نظر ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں قرآن کریم کی مختلف آیات درج کیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ آیت 257 اور دیگر آیات سے ثابت کیا کہ اسلام میں جبر، فتنہ وفساد کلیۃً منع ہے اور اسلام تو انسانی بہبود کو فروغ دینے کا مذہب ہے۔

اس ضمن میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا اسوہ لکھا کہ ایک جنازہ گذر رہا تھا جو کہ ایک یہودی کا تھا۔ آپؐ اس کے احترام کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آنحضرتؐ نے ایک مردہ کو اتنا احترام دیا تو زندہ کے لئے کس قدر احترام ہوگا۔ اسی طرح ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی میں عیسائی لوگوں کو اپنے طور طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دی۔

خاکسار نے اس مضمون میں بتایا کہ اسلام تمام دیگر مذاہب، انبیاء، کتب اور انسانوں کا احترام سکھاتا ہے۔

جہاد کے نظریہ کے بارہ میں بھی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا کہ کس طرح مسلمانوں اور غیر مسلم لوگوں کو جہاد کے معانی سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ اسلام میں جہاد مذہب کی آزادی کے لئے ہے نہ کہ مذہب کو ختم کرنے کے لئے۔ خاکسار نے جہاد کی تین قسمیں بیان کیں۔ ایک تزکیہ نفس کا جہاد ہے یعنی انسان اپنی اصلاح کرے۔ دوسرے قرآن کریم کی تعلیمات کا پرچار کرے اور تیسرے یہ کہ ضمیر اور مذہب کی آزادی کے لئے، دفاع کے طور پر۔

اسلام لوگوں کے دلوں کو جیتنے کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے کہ بہادر وہ شخص نہیں جو لڑائی میں دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔

اس ضمن میں مضمون کے آخر پر خاکسار نے حجۃ الوداع کے خطبہ سے اسلام کی تعلیمات کو بیان کیا۔

دی منٹگمری جرنل نے اپنی اشاعت 13/ جنوری 2002ء کے صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک خط شائع کیا جس میں خاکسار نے 9/11 کے واقعات کے پس منظر میں اسلامی تعلیمات پر لگائے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

خاکسار نے بتایا ہے کہ اس موجودہ دور کا سب سے بڑا مسئلہ ناانصافی اور غیر اخلاقی سیاست ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کر کے اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ ناانصافی، ظلم، جبر اور تشدد سے امن کا قیام ناممکن ہے۔

دی گزٹ برٹنسول نے اپنی اشاعت 6/ فروری 2002ء میں ایک خط شائع کیا ہے جو کہ Mr. GRAG GRAPSAS کا تحریر کردہ ہے۔ انہوں نے خاکسار کا نام لکھ کر میرے اس مضمون کا جواب دیا ہے جو خاکسار کا اسی اخبار کی 23/ جنوری 2002ء کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں خاکسار نے اسلام کے بارے میں تفصیل سے بتایا تھا کہ اسلام امن، محبت و پیار اور صلح آشتی کا مذہب ہے اور ایک دوسرے کے احترام کرنے کا درس دیتا ہے۔

اسی خط میں Mr. GREG نے لکھا: ''اسلام کے چہرے کا دوسرا رُخ''

مصنف نے یہ غلط تصور بیان کرنے کی کوشش کی کہ امام شمشاد نے جو یہ بتایا ہے کہ اسلام امن و پیار اور صلح کا مذہب ہے۔ بدقسمتی سے بہت سے لوگ اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ان کا عمل اسکے خلاف ہے۔ اسی وجہ سے مغرب میں یہ ردعمل اور غلط فہمی پائی جاتی ہے کیونکہ جو کچھ اس وقت طالبان اور القاعدہ کے لوگ کر رہے ہیں وہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ 9/11 کے حملہ کی کوئی معقولیت نہیں اور یہ ناقابل فہم ہے کہ یہ حملہ کیوں کیا گیا۔

جب مسلمان اپنے نوجوانوں کو ”شہادت“ کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں تو پھر یہ معصوم لوگوں کی جانیں لینے لگ جاتے ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔

دی منٹگمری جرنل نے اپنی اشاعت 10/ مئی 2002ء کے صفحہ A9 پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ”کونٹی میں مذہب کی بنیاد پر نفرت بڑھ رہی ہے“۔

اس مضمون کو KELLY SMITH نے لکھا ہے جس میں دیگر مذاہب کے علاوہ ہماری مسجد بیت الرحمان کے حوالہ سے بھی یہ لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے مسجد کے فون پر کال کر کے دھمکی آمیز پیغام چھوڑے ہیں۔ مثلاً ”اسلام مردہ باد“ (نعوذ باللہ) اور ”امریکہ زندہ باد“۔ اس خمیازے کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی وغیرہ۔ خاکسار اس کا ذکر پہلے بھی کر چکا ہے۔

گزٹ کمیونٹی نیوز۔ 3/ دسمبر 2002ء میں انٹر فیتھ کی خبر دیتا ہے کہ مسجد بیت الرحمان میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام بین المذاہب میٹنگ ہوگی اور اس میں یہودی، عیسائی، ہندو، بدھ اور دیگر عقائد سے تعلق رکھنے والے امریکن شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی شامل ہو رہے ہیں جس کا مقصد مذاہب میں ہم آہنگی، محبت، بھائی چارے کی تعلیم، برداشت اور ایک دوسرے کے احترام کو فروغ دینے کی بات ہوگی۔ تقاریر کے بعد سوال وجواب بھی ہوں گے۔

دی گزٹ برٹنسِول۔ اپنی اشاعت 4/ ستمبر 2002ء کے صفحہ 7 پر 3/4 صفحہ پر مشتمل ایک خبر تصویر کے ساتھ دے رہا ہے۔ اس تصویر میں جماعت کی کچھ بچیاں اپنے کیمپ میں بعض مضامین پر کچھ لکھ اور بتا رہی ہیں۔ یہ خبر BROOKS STANLEY نے لکھی ہے۔ اس کا عنوان ہے:

”بطور مسلمان زندگی کس طرح گزر رہی ہے“۔

مسجد بیت الرحمان میں ہر سال بچیوں کا تربیتی کیمپ لگایا جاتا ہے جس میں ریجن کی تمام جماعتوں سے بچیاں آتی ہیں اور اُن کی تربیت و اخلاقی امور کے حوالہ سے تعلیم دی جاتی ہے۔ سسٹر شکورہ نوریہ صاحبہ امسال اس کی ریجنل سپروائزر تھیں۔ انہوں نے رپورٹر کو بتایا کہ اس سال کے کیمپ میں بچیوں کو قدرے مختلف عناوین دیئے گئے ہیں تا وہ صحیح اسلامی تعلیمات کو سمجھیں۔ اسی کیمپ میں

قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور تعلیمات، تاریخ اسلام سکھانے کے ساتھ ساتھ بچیوں کو آرٹ اور ڈرائنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔ اور ایک وقت روزانہ اُن کی جسمانی صحت و ورزش کا بھی رکھا جاتا ہے۔ شکوریہ نوریہ نے بتایا کہ 9/11 کے بعد حالات بدلے ہیں۔ ہم اپنی بچیوں کو بہتر رنگ میں سمجھا اور سکھا رہے ہیں کہ 9/11 کے بعد کیا حالات ہیں۔ تا کہ اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں اُن کا ازالہ بھی کیا جاسکے۔ اور یہ پھر دوسروں کو بھی بتا سکیں۔ امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ 9/11 سے پہلے جب ہم لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات بتانے کے لیے آنے کی کوشش کرتے تھے تو وہ کوئی دھیان نہیں دیتے تھے لیکن 9/11 کے بعد لوگوں میں اسلام کی تعلیمات کو سننے اور سمجھنے میں ایک دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔

(ہماری خواتین اور بچیوں کے انٹرویوز کے علاوہ اس خبر میں دیگر مسلمان خواتین اور بچیوں کے بھی انٹرویوز شامل ہیں) ایک مسلمان بچی نے بتایا کہ 9/11 کے بعد اب جب بھی ہم باہر نکلتے ہیں لوگ ہمیں گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ ایک اور نے بتایا کہ پہلے میں بلا جھجک اپنے کام پر جایا کرتی تھی مگر اب نہیں کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور کسی وقت بھی ہم امریکنوں کو قتل کر دیں گے۔ لوگ جہاد کے غلط معانی سمجھ رہے ہیں۔

سسٹر شکوریہ نوریہ نے غلط فہمی دور کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جہاد نہیں ہے کہ معصوم لوگوں کو قتل کیا جائے یا اُن سے لڑائی کی جائے۔

جہاد کے معانی کوشش کے ہیں جس کا اطلاق بہت سی باتوں پر ہو سکتا ہے۔ لڑائی کی صرف دفاع کے طور پر اجازت ہے۔ اسلام قطعاً جارحیت، تشدد اور زبردستی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی اجازت دیتا ہے۔ کیمپ کی ایڈمنسٹریٹر سیدہ صبیحہ صاحبہ نے بتایا کہ اس وقت بہت ضروری ہے کہ بچیوں کو جہاد کا صحیح مطلب سمجھایا اور سکھایا جائے تا ایسا نہ ہو کہ وہ دوسروں سے اس کے غلط معنی اور مطلب سیکھ جائیں جو کہ درست نہیں ہے۔

آخر میں خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ امریکہ میں ہمیں ہر طرح مذہبی آزادی میسر ہے اپنے ضمیر کی بات کو کھول کر بیان کرنے میں پوری آزادی ہے۔ اور اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے ملک کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور تمام انسانیت کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

دی گزٹ برٹنسِول نے اپنی اشاعت 11/ستمبر 2002ء صفحہ A10 پر قریباً 3/4 صفحہ کی خبر مسجد بیت الرحمان میں جماعت کے احباب کی دی ہے جس میں وہ خطبہ سن رہے ہیں۔ یہ خبر سٹاف رائٹر CORINNE PORTILL نے دی ہے۔ جس کا عنوان ہے کہ ''(9/11) کے حملہ نے ایمان کی ضرورت کو اور بھی بڑھا دیا ہے''

رائٹر نے مختلف مذہبی لیڈروں سے اُن کے تاثرات قلمبد کئے ہیں۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے نقطہ نظر کے مطابق 9/11 کے واقعات اور اس کے بعد کی ذمہ داریوں کو بیان کیا۔

خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے لکھا کہ مسجد بیت الرحمان کے امام شمشاد ناصر نے اُن کوششوں کا ذکر کیا جو انہوں نے بذریعہ خطوط، دعوت ناموں اور دیگر ذرائع سے مختلف مذاہب کے لیڈروں کو لکھے جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے آپس میں ہم آہنگی، احترام اور ایک دوسرے کو قریب لانے میں کتنی کوشش کی ہے۔ اور جواباً جو اُنہیں خطوط موصول ہوئے وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اُن کی کوششیں بر آئیں انہوں نے کہا کہ ہمارا نعرہ ہی یہ ہے کہ محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں۔ اگر اسلام خدا تعالیٰ سے محبت سکھاتا ہے تو اس محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی مخلوق یعنی انسانیت سے بھی پیار کریں۔

شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ ہمارا عملی نمونہ لوگوں کے دل جیتے گا۔ نہ کہ دہشت گردوں کا نمونہ۔ جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

تجزیہ نگار نے مسجد کی ہمسائیگی کے چرچ کے لیڈر پادری گائے کیری GUY CARAY کے حوالہ سے لکھا کہ اس کے مسجد بیت الرحمان کے لوگوں کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ 9/11 کے

فوراً بعد بعض لوگوں نے اسلام کے خلاف باتیں بیان کیں جس سے نفرت پھیلتی تھی۔ گائے کیری نے کہا کہ سارے مسلمان ایک جیسے نہیں ہیں اُن میں بھی بعض امن پسند ہیں جس طرح کہ احمدیہ مسلم فرقہ کے لوگ ہیں۔

مضمون کے آخر میں انہوں نے خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ 11/9 کے زخم اگرچہ اب مندمل ہو رہے ہیں لیکن اس قسم کی برسی منا کر ہم اُن کے زخم دوبارہ تازہ کر رہے ہیں۔

دی گزٹ۔ 3/ جولائی 2002ء کی اشاعت میں گزٹ کمیونٹی نیوز میں ہماری خبر شائع کرتا ہے۔ ”احمدی اپنا سالانہ جلسہ کر رہے ہیں۔“ اس خبر کے رائٹر ہیں BROOKS STANLAY انہوں نے ہمارے 54ویں جلسہ سالانہ جو مسجد بیت الرحمان میں 2002ء میں منعقد ہوا تھا کی خبر دی۔

پہلے مکرمہ محترمہ سسٹر عائشہ شریف صاحبہ کے انٹرویو میں لکھا کہ ”ہم اسلام میں امن کے بارے میں پوری طرح لوگوں کو آگاہی دینا چاہتے ہیں کہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ عائشہ شریف صاحبہ کی ڈیوٹی اس سال میڈیا اور ضیافت میں تھی۔ عائشہ شریف صاحبہ نے مزید بتایا کہ ہم نے احمدی خواتین و مرد حضرات سے کہا ہے کہ وہ جلسہ میں اپنے مہمانوں کو لاسکتے ہیں جو اسلام کی تعلیمات کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ اسی جلسہ میں دیگر مذاہب کے لیڈر اور ان کے پیروکار بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مثلاً بدھ ٹیمپل سے، مختلف عیسائی چرچوں کے لوگ، سکھ مذہب، یہودی، امریکن ریڈ کراس، گورنمنٹ کے آفیشلز، احمدی مسلم بچے بھی اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں تو ایک مثال بھی ایسی نہیں ملے گی۔ ہاں اپنے دفاع کی اجازت ہے۔ مردوں اور خواتین کے اجلاس ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ الگ الگ بیٹھیں۔ اور میں نہیں سمجھتی کہ ایسا کوئی شخص بھی تھا جو جلسہ سالانہ کے دوران مسلمانوں کی وجہ سے خوف زدہ ہو۔

خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ شمشاد احمد ناصر جو جماعت احمدیہ کے یہاں مذہبی لیڈر ہیں نے بتایا9/11 کے بعد عوام الناس میں اسلام کو جاننے کے لئے ایک خاص دلچسپی پائی جاتی ہے۔ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں مسجد آرہے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ عام سوالات جو پوچھے جارہے ہیں وہ امن کے بارے میں، اسلام میں عورت کے مقام اور جماعت احمدیہ کے لوگوں کا کمیونٹی کے دوسرے لوگوں کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں، کے بارہ میں ہیں۔

یہ جلسہ 3 دن کا تھا تمام ملک سے لوگ اس میں شامل ہونے کے لئے آئے اور سب نے اکٹھے نمازیں پڑھیں۔ اکٹھے کھانا کھایا۔ تقاریر میں اہم موضوع یہ تھا کہ ''قرآن کریم دنیا کے لئے راہنما اصول، عورتوں کا مقام۔''

خبر میں یہ بھی تھا کہ گذشتہ 9 سالوں سے ہمارا جلسہ سالانہ یہاں مسجد بیت الرحمان میں ہورہا ہے۔

دی منٹگمری جرنل۔ 10/ ستمبر 2002ء کی اشاعت میں KELLY SMITH رپورٹر ہیں۔ اس خبر کا عنوان ہے کہ مذہبی عبادت گاہیں9/11 کی یاد میں۔ برسی منانے کے لئے تیار ہیں۔

خبر میں ہے کہ سارے ملک میں عیسائیوں کے چرچ اور دیگر عبادت گاہوں میں 9/11 کے حملہ کی یاد میں دعائیہ تقاریب منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جارہا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کے لئے زائد حفاظتی اقدامات کی ضرورت نہیں ہے۔

خبر میں ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں کے مذہبی لیڈروں کے بیانات شائع ہوئے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے لکھا: کہ سال گزشتہ جب یہ واقعہ ہوا تو ایک غصہ سے بھرے شخص نے ہمارے خلاف الٹی سیدھی باتیں کی تھیں۔ امام شمشاد نے بتایا کہ ہمیں فون کالز بھی موصول ہوئی تھیں جن میں غم وغصہ کا اظہار تھا کیونکہ بعض اراکین اس واقعہ کے بعد عربوں اور مسلمانوں کے خلاف ہوگئے تھے۔ ایک خاتون تو مسجد کے اندر آگئی تھی اور اس نے بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا تھا۔ یہ معمول کے مطابق ہے۔ کونٹی کے حکومتی سطح پر ہمیں بہت اچھا تعاون حاصل رہا۔ شمشاد نے یہ بھی

بتایا کہ ہم بھی دعائیہ تقریب کا انعقاد کر رہے ہیں جس میں علاقہ کے سبھی مذہبی لیڈروں اور ان کے پیروکاروں کو بلایا جارہا ہے۔

ایکسپریس انڈیا نے 9/ جولائی 2002ء کی اشاعت صفحہ 4 پر قریباً پورے صفحہ کی خبر ہمارے جلسہ سالانہ کی دی۔ اس خبر کے رائٹر ہیں مسٹر LAVANYA RAO ۔ انہوں نے خبر کے ساتھ دو تصاویر بھی دیں۔ ایک تصویر جلسہ سالانہ کے سٹیج کی ہے جس میں سٹیج پر لیفٹیننٹ گورنر میری لینڈ کیتھلین کینڈی، کونٹی ایگزیکٹیو ڈگ ڈنکن، سیر الیون کے ایمبیسڈر، کمیونٹی کے دیگر مذہبی وسیاسی لیڈرز بیٹھے ہیں۔ اس اجلاس کی صدارت اس وقت کے نائب امیر مکرم برادر منیر حامد صاحب کر رہے تھے۔ دوسری تصویر میں ایم ٹی اے کے والنٹیئر لیفٹیننٹ گورنر کیتھلین کینڈی کا انٹرویو لے رہے ہیں اور ان کے ایک طرف ایڈ مرل لارسن ہیں اور دوسری جانب خاکسار ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مسجد بیت الرحمان میں ہوا۔ اس جلسہ میں دیگر مسلمان مصر، انڈیا، پاکستان، کینیڈا، یو کے، مغربی افریقہ اور زائن سے شامل ہوئے تھے۔ احمدیہ مسلم جماعت اس وقت 172 ممالک میں پھیل چکی ہے ایک نوجوان اسلم شیخ نے کہا کہ میں نیو جرسی سے آیا ہوں۔ اتنا بڑا لوگوں کا مجمع دیکھ کر مجھے بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ جو اس میں شامل تھے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں مذہب نے ہی اکٹھا کیا ہے۔ عیسائیت کے بعد اس ملک میں مسلمان سب سے زیادہ ہیں۔ یہ جلسہ اس بات کے لئے بھی ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں باہمی احترام اور مذہب کے بارے میں زیادہ معلومات بہم پہنچائی جاسکیں۔ اخبار نے لکھا کہ اس جلسہ میں دیگر ریاستوں سے بھی نمائندگان شامل ہوئے۔ اس سال جلسہ کے منتظمین نے یہ خیال کیا کہ اس مرتبہ "اسلام کے پرامن مذہب" ہونے کو پیش کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مسجد بیت الرحمان کے امام شمشاد احمد ناصر نے کیا یہ کامیاب جلسہ رہا جس میں 4500 سے زائد مندوبین شامل ہوئے، زیادہ تر موضوعات قرآن کریم اور عدل و مساوات کے بارے میں تھے۔ ایک سپیشل سیشن خواتین کے لئے الگ بھی تھا۔

حکومتی سطح پر کونٹی ایگزیکٹیو مسٹر ڈگ ڈنگن، لیفٹیننٹ گورنر میری لینڈ کیتھلین کینڈی، سیر الیون کے سفیر اور دیگر مذہبی و سیاسی شخصیات تھیں۔ کونٹی ایگزیکٹیو ڈگ ڈنکن نے کہا کہ جہاد کے نام پر بہت تھوڑے ہیں جو امن کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک مثال کے طور پر ہے جو صحیح مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت کی قدر اور احترام سکھا رہی ہے۔

خبر میں جماعت احمدیہ کا تعارف بھی دیا گیا ہے کہ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ تھے اور اب ان کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ جو 1982ء میں خلیفہ منتخب ہوئے۔

اس قسم کے جلسوں میں شامل ہونے سے نفرت میں کمی آئے گی۔ اخبار نے لکھا۔ لیفٹیننٹ گورنر کیتھلین کینڈی نے کہا کہ ہمیں پیار، محبت اور انصاف کا پرچار کرنا چاہئے۔ اور اس قسم کے جلسے یقیناً فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کا اعزاز ملا ہے۔ خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہے۔

دی گزٹ۔ 13/نومبر 2002ء صفحہ A4 پر پورے صفحہ کی خبر دو تصاویر کے ساتھ دیتا ہے اس خبر کے رائٹر BROOKE STANLAY ہیں۔ انہوں نے رمضان المبارک کی خبر دی ہے۔ اخبار میں علاقہ کے دیگر مسلمان لیڈروں کے بھی انٹرویوز شامل ہیں۔ اور رمضان المبارک کی تمام تفصیل شائع کی ہے کہ مسلمان رمضان کیوں اور کس طرح گذارتے ہیں اور اس کے کیا کیا فوائد ہیں۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے حوالہ سے انہوں نے خاکسار کا انٹرویو بھی دیا جس میں لکھا کہ مسجد بیت الرحمان کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ ہم رمضان کے لئے اسلامک کیلنڈر کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اور دوسرے کلینڈر سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے مزید لکھا کہ نماز فحش اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔

گزٹ ریجنل نیوز۔ نے اپنی اشاعت 15/مئی 2002ء میں اپنے سٹاف رائٹر MANJU SUBRAMANYA کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ 11/ستمبر کے بعد مسلمانوں کے خلاف جرائم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ منٹگمری کونٹی میں گذشتہ 5 سالوں کی نسبت صرف ایک سال ہی میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور جرائم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ کونٹی کے چیف پولیس کو 42 رپورٹس ایسی رجسٹرڈ ہوئی ہیں جن میں یہ بات ہے کہ مذہبی منافرت میں صرف ایک سال ہی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔
اخبار نے مذہبی منافرت کی مثالیں بیان کی ہیں کہ مسجد میں یا یہودیوں کی عبادت گاہوں میں داخل ہوتے ہوئے کسی چیز پر یا دیوار پر غلط نشان لگانا ان کے جذبات کو مجروح کرنا ہے یا کسی فرد پر یا اس کے پیروکاروں پر مذہبی منافرت کے سلسلہ میں غلط بیانات دینا جب کہ کرنے والے کی نسبت دوسرے کے جذبات کو مجروح کرنا ہوتا ہے وغیرہ یا کسی خاص گروہ کو اس کا نشانہ بنانا ہے۔
منٹگمری کونٹی کے کمیشن ایگزیکٹیو ڈائریکٹر نے کہا کہ ایسی صورت میں ہمیں فوری ایکشن لینا چاہئے۔ بجائے اس کے کہ دیر کریں اور معاملہ بگڑ جائے۔ پولیس کے نمائندہ نے اس موقعہ پر کہا کہ مسجد (اس سے مراد احمدیہ مسجد ہے) میں بعض لوگوں نے فون کر کے بڑے غلط قسم کے پیغام چھوڑے ہیں جیسا کہ۔ اسلام مردہ باد، امریکہ زندہ باد اور یہ کہ تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی وغیرہ۔ مسٹر بورجو کہ پولیس کے نمائندہ تھے نے کہا کہ اسرائیل زندہ باد کا پیغام بھی مسجد کی پیغام والی مشین میں چھوڑا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 دسمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 13

منٹگمری کو نٹی سینٹینل (SENTINEL) نے اپنی اشاعت 6/ مئی 2000ء میں اپنے سٹاف رائٹر JULICE AHN کے حوالہ سے وہی خبر دی ہے کہ کو نٹی میں مذہبی منافرت کے جرائم بڑھ رہے ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ پریس کانفرنس میں کو نٹی چیف پولیس نے ان خدشات کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہم اس بات سے سخت پریشان ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ ڈیوڈ بیکر جو کہ اس پروگرام کے کوارڈینیٹر تھے، نے بتایا کہ مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز واقعات اس سال زیادہ ہوئے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ اسلامک منسٹر امام شمشاد ناصر جو اس کانفرنس میں شریک تھے، نے کہا ہے کہ اس وقت تک جتنے بھی حقائق سامنے آئے ہیں اُن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کام خراب ہو رہا ہے۔ اور یہ خبر ”جرم اور ظلم“ میں مزید بڑھائے گی اس لئے اس وقت ہم سب کو ایک ہونا پڑے گا۔ اگر ہم الگ الگ ہوئے تو اس کا نتیجہ پھر آپ کے سامنے ہو گا اگرچہ کسی کو انفرادی طور پر نقصان نہیں ہوا لیکن ایسے فون کالز موصول ہو رہی ہیں جن سے نفرت کا اظہار ہو رہا ہے یا کسی کو ہراس کیا جا رہا ہے یا زبانی کسی سے نفرت انگیز بات کی جا رہی ہے۔

دی منٹگمری جرنل سنڈے۔ 6/ جنوری 2002ء کی اشاعت میں صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کرتا ہے جو کہ ایک شخص Mr. LAWRENCE K. MARSH کی تنقید یا اس کے اعتراضات کا جواب ہے۔ اس کا ایک خط گذشتہ سال اسی اخبار میں 27/ دسمبر 2001ء کی اشاعت

میں صفحہ A4 پر شائع ہوا تھا۔ اس کا عنوان انہوں نے یہ لگایا تھا کہ ”آئیں دیکھیں کہ اسلام کس قدر پرامن مذہب ہے“۔

خاکسار کا جواب اخبار کے نصف سے زائد صفحہ پر ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے کہ ”مذہب اسلام کا خلاصہ اور لب لباب امن و آشتی ہے۔ نہ جنگ اور نفرت۔“ خاکسار نے بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں یہ بات ثابت کی ہے کہ اسلام ہی حقیقی معنوں میں امن کا مذہب ہے اور محبت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے نیز یہ کہ اسلام فساد اور جنگ کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ خاکسار نے قرآن کریم اور بائیبل کی تعلیمات کا موازنہ بھی کیا۔ قرآن کریم نے جارحیت، تشدد، نفرت کا قلع قمع کیا ہے اور اس میں جبر کی کوئی تعلیم نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فتح مکہ کے موقع پر سب دشمنوں کو معاف کر دیا تھا۔ خاکسار نے متی باب 10 آیت 34 کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کی تعلیم تو یہ بیان ہوئی ہے جہاں انہوں نے خود یہ کہا ہے کہ میں امن کے لئے نہیں بلکہ تلوار کے لئے آیا ہوں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسٹر مارش نے قرآنی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ جو نظریہ انہوں نے اپنے خط میں پیش کیا ہے اس سے نفرت میں مزید اضافہ ہو گا اور اتحاد کو نقصان پہنچے گا۔ مجھے تمام مذاہب کا احترام ہے کیونکہ مذہب کے ذریعہ ہی ہم سوسائٹی میں ایک دوسرے کا احترام سیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی تعظیم کرنے کا حکم بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے ہے۔ اور میرا یہی مذہب ہے اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

دی سن اِن ہاورڈ (THE SUN IN HOWARD) نے اپنی 21؍ فروری 2002ء کی اشاعت میں صفحہ B 4 پر ایک یہودی عبادت گاہ میں انٹر فیتھ (بین المذاہب کانفرنس) کے انعقاد کی خبر دی ہے۔

مسجد بیت الرحمان کی ہمسائیگی میں ایک شہر کولمبیا ہے جہاں پر یہودیوں کی عبادت گاہ واقع ہے، یہاں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے بارہ میں اس اخبار کی رائٹر .DONNA W

PAYNE نے ایک خبر دی ہے کہ یہاں پر اب تک مختلف موضوعات پر اس قسم کی کانفرنسیں ہوچکی ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اس دفعہ یہ موضوع ہے کہ آپ کے بنیادی عقائد کیا ہیں؟ نجات کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ جو لوگ آپ کے عقیدہ سے اختلاف رکھتے ہیں کیا وہ بھی جنت میں جائیں گے؟ وغیرہ۔

(یہودی) ربائی نے اپنے عقائد بیان کئے اور میٹنگ کا مقصد بھی بیان کیا۔ ربائی نے بیان کیا کہ اس قسم کی ایک کانفرنس جماعت احمدیہ کی مسجد میں بھی رکھی گئی تھی لیکن اس دِن شدید برفباری کی وجہ سے میٹنگ کو کسی اور وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ دوسرے اسلامک فرقے احمدیہ جماعت کو گمراہ سمجھتے ہیں۔

اس موقعہ پر مسٹر شمشاد ناصر نے کہا کہ ہم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر ہیں۔ ہم اُس جہاد کے خلاف ہیں کہ ہر شخص سے بلاوجہ لڑتے پھرو۔ ہم جہاد کی یہ تعریف نہیں کرتے۔

مسٹر شمشاد نے مزید کہا کہ بین المذاہب کانفرنس ہمیشہ اچھی ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں لوگ اکٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے مطمع نظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ دوسرے مذہبی لیڈروں نے بھی اس موقعہ پر اپنے اپنے عقائد اور خیالات کا اظہار کیا۔

دی گزٹ برٹنسِول۔ 22/ اکتوبر 2003ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دیتا ہے۔

WEEK LONG PILGREMAGE UNITES FAITH

اس خبر کے سٹاف رائٹر MATT BOYD ہیں جنہوں نے لکھا کہ مختلف مذاہب کے مذہبی لیڈر اور اُن کے پیروکار ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کا وزٹ کر رہے ہیں جس سے آپس میں یگانگت اور اتحاد پیدا ہوگا۔ اس سال یہ دوسرا موقعہ ہے کہ ایسا ہو رہا ہے۔ یہ کام گزشتہ سال سے شروع ہوا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمان کے امام سید شمشاد نے بتایا ہے کہ اس وقت انسانیت دکھوں کا شکار ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ آپس میں ہم آہنگی نہیں ہے۔

مختلف مذاہب کے لیڈروں اور اُن کے پیروکاروں کے لئے پہلا وزٹ مسجد بیت الرحمان میں ہو گا جہاں پر شمشاد جمعہ کا خطبہ دیں گے اور نماز پڑھائیں گے وہ حاضرین کو بتائیں گے کہ اسلام میں عبادت کا کیا مقام ہے اور یہ کس طرح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد نماز ہو گی۔ پھر سب شامل ہونے والوں کی مہمان نوازی کی جائے گی اور سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے۔

اخبار نے آخر میں دیگر مذاہب کا پروگرام بھی دیا کہ کس دن اور کس وقت کہاں کہاں کن عبادت گاہوں میں یہ پروگرام ہوں گے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے سب کو دعوت ہے۔ مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الرحمان کا فون نمبر 301-879-0110 بھی دیا گیا ہے۔

دی مسلم نیوز نے مارچ 2002ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کا ایک مضمون اسلام کے بارے میں شائع کیا ہے۔ اور ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔ اس تصویر میں خاکسار نائیجیریا کے سفیر کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

مضمون میں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات کا تعارف کرایا ہے۔ خاکسار نے لکھا:

نائن الیون کے بعد لوگوں میں اسلام کو جاننے کے بارے میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ لفظ اسلام کے معانی ہیں امن اور اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے سپرد کر دینا۔

جیسا کہ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی سلام بھی ہے اس لئے ایک مسلمان کا سب سے بڑا مطمع نظر امن کو قائم کرنا اور دوسروں کو امن کی ضمانت دینا ہے۔ مضمون میں خاکسار نے قرآنی آیات کے حوالہ سے لکھا:

مذہب میں کوئی جبر نہیں (ہر شخص جو چاہے مذہب اختیار کرے)۔ زمین میں فساد پیدا نہ کرو۔ اگر کوئی شخص ایک آدمی کو بھی قتل کرتا ہے تو گویا وہ ساری انسانیت کو قتل کرتا ہے۔

اسی طرح لکھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہمارا مذہب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام خواہ وہ کہیں پر بھی ظاہر ہوئے ہوں سب کی تعظیم اور احترام کرنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔

خاکسار نے جہاد کے بارے میں بھی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور بتایا کہ جہاد کے معانی یہ قطعاً نہیں ہیں کہ مذہب کے اختلاف کی بنیاد پر مسلمان دوسروں کو یوں ہی قتل کرتے پھریں۔ جہاد کی 3 قسمیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

1. اصلاح نفس بہت بڑا جہاد ہے۔
2. قرآن کے ذریعہ جہاد۔ یعنی قرآن کریم کی تعلیمات کا حسن بیان کیا جائے۔ قرآن کریم کی طرف یا قرآن کے ذریعہ تبلیغ کی جائے۔
3. ایسا جہاد جو دشمن کے حملہ سے دفاع کے لئے کیا جائے۔

اسلام میں دفاعی جنگ کی اجازت ہے لیکن جارحانہ جنگ کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیات سے ظاہر ہے۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں آنحضرت ﷺ کا نمونہ اور امن کے قیام کے سلسلہ میں حجۃ الوداع کا خطبہ سے اقتباس نوٹ کیا ہے کہ تمام لوگ برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ ہر شخص کی زندگی محترم ہے۔ کسی شخص کی جان یا اس کا مال قبضہ میں کرنا حرام اور مطلق حرام ہے اور ناانصافی ہے۔

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الرحمٰن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے تا لوگ پڑھ کر مزید معلومات حاصل کر سکیں۔

لورل لیڈر نے اپنی اشاعت 31 اکتوبر 2002ء میں "مذہب" کے تحت ایک اعلان لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الرحمٰن میں ایک بین المذاہب کانفرنس 3 نومبر کو ہو رہی ہے جس میں مختلف یعنی مذاہب بدھ ازم، عیسائی، سکھ، یہودی، ہندو اور مسلمان شامل ہو رہے ہیں۔ اس کانفرنس

کا عنوان ہے: ”ہمسایہ کے حقوق اپنے مذہبی تعلیم کی روشنی میں“۔ اخبار نے مسجد احمدیہ بیت الرحمان کا ایڈریس بھی دیا ہے۔

گزٹ کمیونٹی نیوز 30 اکتوبر 2002ء کی اشاعت میں بھی ہماری اس بین المذاہب کانفرنس کا اعلان شائع ہوا ہے اور وہی معلومات ہیں جو اوپر درج ہو چکی ہیں۔

دی گزٹ برٹنسوِل نے اپنی اشاعت 6 نومبر 2002ء میں اس عنوان سے خبر دی:

”بین المذاہب کانفرنس میں شامل ہونے کے خواہشمند“

اخبار لکھتا ہے کہ اس علاقہ میں لوگ مضبوطی کے ساتھ اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی مذہبی رسومات اور عبادات بجالا رہے تھے اور خصوصاً نائن الیون کے بعد اس بات نے خاص طور پر زور پکڑ لیا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الرحمٰن نے کہا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی سالہا سال سے بین المذاہب کانفرنس کر رہی ہے لیکن اس وقت لوگوں نے جو دلچسپی ظاہر کر کے اس میں شمولیت کی ہے، وہ ایک ریکارڈ ہے۔ اخبار نے لکھا کہ قریباً 400 مہمان اس میں شریک ہوئے جس میں بدھ مت، اسلام، یہودیت، سکھ ازم اور عیسائیت کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ اس کانفرنس کا موضوع تھا: ”ہمسایوں کے بارے میں آپ کے مذہب کی تعلیم“

اس کانفرنس میں بدھ مت کے نمائندہ نے کہا کہ مجھے حیرت ہوئی ہے کہ کس قدر مذاہب کی تعلیمات آپس میں ملتی جلتی ہیں اور یہ ایک دوسرے کے مذہب کو عالمی سطح پر بھی سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

عیسائی نمائندہ نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنس ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع دیتی ہیں جو کہ امن کے قیام کے لئے مفید ہے۔ اس سے بہت سی غلط فہمیوں اور بدظنیوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

ایک اور عیسائی پادری ''گائے کیری'' جو اپنے چرچ سے 100 سے زائد لوگ لے کر آئے تھے، نے کہا کہ حال ہی میں جب ہم نے ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کا وزٹ کیا اور ان کی عبادات کے طریق دیکھے اور سمجھے تو یہ ایک بہت بڑی بین المذاہب کانفرنس تھی۔

ایک اور پادری Currie Burris نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا: اس کانفرنس سے بہت سے فوائد ملے ہیں اور خصوصاً اسلام کو سمجھنے میں معلومات ملی ہیں گویا ہم سب ایک ہی دنیا ہیں۔

دی گزٹ نے بھی اپنی 23 اکتوبر 2002ء کی اشاعت میں A-3 پر انٹر فیتھ کانفرنس کا اعلان شائع کیا ہے کہ مختلف مذاہب کے مذہبی نمائندے احمدیہ مسجد بیت الرحمٰن میں شریک ہو رہے ہیں اور مسجد کا یہ ایڈریس ہے۔ اس خبر کا عنوان یہ تھا:

''ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم اپنے عقیدہ و مذہب کی رو سے''

دی گزٹ 16 اکتوبر 2002ء صفحہ A10 پر یہ خبر دیتا ہے:

''ہم دعا کر رہے ہیں کہ شوٹنگ ختم ہو جائے اور امن قائم ہو''۔

اس خبر کا پس منظر یہ ہے کہ منٹگمری کونٹی میں چند دنوں سے چھپ کر پوشیدہ طور پر کوئی شوٹنگ کر رہا تھا جس سے نہ صرف امن عامہ خراب ہو رہا تھا بلکہ معصوم جانوں کا بھی خون ہو رہا تھا اور ساری کمیونٹی میں ایک خوف و ہراس کی کیفیت تھی یہاں تک کہ ہر شخص کام پر جاتے ہوئے، بچے سکول جاتے ہوئے خوف محسوس کر رہے تھے۔ اس شوٹنگ میں جو کئی دن جاری رہی، بڑوں کے علاوہ ایک بچہ بھی مارا گیا۔

اخبار نے یہ خبر دی کہ لوگ دعائیں کر رہے ہیں کہ اس کا خاتمہ ہو اور دوبارہ امن بحال ہو۔ اس سلسلہ میں مختلف عبادت گاہوں میں دعائیہ تقاریب بھی ہوئیں اور حکومتی سطح پر کونٹی ایگزیکٹو مسٹر ڈگ ڈنکن نے پریس کانفرنسز بھی کیں جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو متعدد بار بلایا گیا۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الرحمان میں احمدیہ جماعت کے لوگوں نے تمام متاثرین کے لئے اور ان کے عزیزو اقارب کے لئے دعا کی ہے اگرچہ مسجد کا کوئی ممبر بھی اس شوٹنگ سے متاثر نہیں ہوا۔ امام شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ جب علاقہ میں ایک فرد بھی حادثاتی طور پر فوت ہوتا ہے تو علاقے کے سارے لوگ اس کے غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر دعاؤں پر زور دیا۔

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے مزید لکھا کہ 4 اکتوبر کی پہلی شوٹنگ کے فوراً بعد انہوں نے کونٹی ایگزیکٹو کے آفس میں فون کیا اور مسٹر ڈگ ڈنکن سے تعزیت کی اور کہا کہ کسی ایک جان کا ضائع ہونا بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے اور ہمیں سب سے ہمدردی کرنی چاہئے۔

اسی طرح اخبار نے دیگر مذاہب کے لیڈران کے بھی ہمدردانہ، تعزیت اور خیر سگالی کے بیانات کو درج کیا ہے۔

دی منٹگمری جرنل نے بھی اپنی اشاعت صفحہ A 1 پر تفصیل کے ساتھ ایک خبر دی ہے جس کا عنوان یہ تھا:

Muslims prepare for backlash of bias.

اخبار نے اس ضمن میں چیف پولیس کا بھی بیان دیا کہ چھپ کر اور پوشیدہ طور پر شوٹنگ کرنے سے 10 آدمی مارے گئے اور 3 بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے قاتل کو پکڑ لیا ہے۔ مسلمان طبقہ کے لئے یہ ایک پریشان کن خبر ہے کہ قاتل کا نام بانیٔ اسلام کے نام پر ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ کے امام شمشاد ناصر کہتے ہیں کہ ان کی جماعت کے دیگر افراد مسلمانوں کے خلاف ممکنہ منفی ردعمل کے بارے میں پریشان ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو شخص اس قسم کی حرکت کرتا ہے وہ کسی صورت قابلِ رحم نہیں۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شخص کو اس کے انجام تک پہنچانا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ منٹگمری کونٹی کے مسلمان اس موقع پر علاقہ کے دیگر تمام باشندوں کے ساتھ ہمدردی اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس شخص کو اپنے نام کو بانیٔ اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر تبدیل کرنے پر ہمیں یقیناً غصہ اور تشویش ہے کیونکہ مسلمانوں کو ان کے نبی محمدؐ کے نام سے خاص عقیدت ہے۔ اپنے آپ کو خدا کہنا یا نبی کہنا ہمارے مذہب کے اصول کے خلاف ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ شخص کیوں مسلمان ہوا یا اس نے کیوں بانیٔ اسلام کا نام اپنے لئے اپنایا۔ یہ بات یقینی ہے کہ صرف ایک نام سے ہی کسی کو استثناء حاصل نہیں ہو جاتا۔ اگر کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

علاقے کی مسلمان برادری کو اس بات سے یقیناً ٹھیس پہنچی ہے کہ گولی چلانے والے مجرم نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا ہے۔ مسٹر شمشاد نے مزید کہا:

یہ جان کر کہ گولی چلانے والے محمد کا تعلق Sniper حملوں سے ہے، سب مسلمان اس کو اپنی برادری سے خارج کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

خاکسار نے اس وقت تک اخبارات میں جو خبریں آئی ہیں اُن کی مختصر اًرپورٹ پیش کی ہے۔ لیکن یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ ان خبروں کا پس منظر اور پھر اخبارات میں شائع ہونے کے بعد کیا ردعمل ہوا۔ کہاں کہاں مخالفت اور پھر کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی توفیق ملی اور کس طرح تبلیغ کے مزید دروازے کھلے وہ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں خاکسار نے 29/جولائی 2002ء کو دفتر وکالت تبشیر میں جو رپورٹ بھجوائی وہ یہاں درج کرتا ہوں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ریجن میں مذہبی رواداری کی فضاء میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ عیسائی، یہودی اور دیگر مذاہب کے لوگ آپس میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور ایسے پروگرام بنا رہے ہیں جس

میں سب کو مدعو کیا جائے۔ لوگ ایک دوسرے کی مذہبی عبادت گاہوں میں بھی جانے لگے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور احترام انسانیت کی باتیں کرنے لگے ہیں۔

سانحہ 11/ ستمبر 2001ء کے بعد ایک یہودی آرگنائزیشن نے ہمیں اپنے سکول میں بلایا تھا جہاں پر خاکسار نے اسلام کے بارے میں تقریر کی۔ اب اسی آرگنائزیشن نے ہمیں فون کیا کہ وہ اپنے اساتذہ، والدین اور طلباء کو لے کر آنا چاہتے ہیں اور مسجد دکھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ 35 طلباء، 7 والدین اور 2 اساتذہ مسجد بیت الرحمان آئے۔

ہم نے اُن کے لئے یہ پروگرام طے کیا تھا کہ ہمارے سنڈے کلاس کے دو بچے تقریر کریں گے۔ پہلی تقریر اسلام کے تعارف پر تھی۔ دوسری تقریر قرآن کریم کے بارے میں تھی۔

تقاریر سے قبل خاکسار نے جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف نیز مسجد بیت الرحمان کے بارے میں بتایا۔ جب دو تقاریر ہو چکیں تو سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ چنانچہ 45 منٹ تک سوال و جواب ہوئے۔ اس کے بعد ان سب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ انہوں نے شکریہ کا خط بھی لکھا بلکہ اُن کے بچوں نے بھی شکریہ کے خطوط بھجوائے۔

2۔ کولمبیا یونین کالج کا ذکر خاکسار اس سے قبل رپورٹ میں کر چکا ہے۔ اس کالج کے 2 پروفیسر باقاعدہ اپنے طلباء کو مسجد لا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی پروفیسر اپنے 36 طلباء کو لے کر مسجد بیت الرحمان آئے۔ ان سب کو اسلام کے بارے میں بتایا گیا نیز سوال و جواب بڑے دلچسپ اور دوستانہ ماحول میں ہوئے۔ ان سب کی ضیافت بھی کی گئی۔

انہوں نے مسجد میں نمائش بھی دیکھی اور اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔ زیادہ تر یہ سوالات تھے۔

(1) اسلام امن کا مذہب کہلاتا ہے لیکن مسلمانوں میں کہیں بھی امن نظر نہیں آتا۔

(2) اسلام میں جہاد کا کیا نظریہ ہے۔

(3) جب اسلام قتل وغارت اور دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا تو مسلمان کیوں ایسا کرتے ہیں۔

(4) عورتوں کے ساتھ کیوں برا سلوک کیا جاتا ہے نیز انہیں پردے میں کیوں الگ رکھا جاتا ہے۔

(5) قرآن تو کہتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جہاں کہیں پاؤ انہیں قتل کر دو۔ وغیرہ اعتراضات پر مشتمل سوالات تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے احسن رنگ میں جواب دینے کی توفیق ملی۔

3۔ COLES VILLE PRESBYTERIAN چرچ کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے چنانچہ انہوں نے ایک اور پروگرام کیا اور خاکسار کو اپنے چرچ میں بلایا جس دن انہوں نے اپنا پروگرام رکھا تھا ہماری مسجد میں 2 پروگرام تھے اور اسی وقت تھے۔ جب ہم نے معذرت کی تو کہنے لگے کہ اگر آپ نہیں آسکتے تو کوئی نمائندہ ضرور بھجوائیں چنانچہ میری لینڈ کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب اُن کے پروگرام میں شریک ہوئے۔

4۔ علاقہ جہاں مسجد بیت الرحمان واقع ہے۔ میں بہت سی دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں بھی ہیں۔ ہندو، سکھ، عیسائیوں کے بہت سے فرقوں کی چرچ اور یہودیوں کی عبادت گاہ، کورین عیسائیوں کے چرچ وغیرہ

مختلف مذہبی لیڈر مل کر مہینہ میں ایک بار میٹنگ کرتے ہیں خاکسار نے ہی اس کو شروع کیا ہے۔ چنانچہ خاکسار ان کی میٹنگز میں شامل ہو رہا ہے۔ اسے ہم کلرجی میٹنگ کہتے ہیں اس طرح ایک میٹنگ جو کہ قریباً 2 گھنٹہ جاری رہی اور مختلف مذہبی سوالات ایک دوسرے سے کرتے رہے تاکہ آپس میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا ہو۔ اس مرتبہ 6 مذہبی لیڈر شامل ہوئے تھے خاکسار نے ان سب کو احمدیہ گزٹ کا ''مسیح موعود نمبر'' جس میں مسیح کی آمد ثانی اور نظریہ جہاد کے بارے میں حضرت مسیح

موعودؑ کی کتب سے حوالہ جات شائع کئے تھے پیش کئے۔ نیز جماعت امریکہ نے اس سانحہ 11/ستمبر کے بعد 2 نئے پمفلٹ (کتابچے)

1. UNDERSTANDING ISLAM

2. JIHAD AND WORLD PEACE

شائع کئے ہیں جو ان سب کو دیئے۔ اگلے دن خاکسار نے ان سب کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ان کتابچوں کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔

5۔ عوام الناس جو کہ زیادہ تر عیسائی ہیں جب اِن کے چرچوں میں جا کر اسلام کی تعلیم بیان کی جاتی ہے یا جب یہ لوگ مسجد آتے ہیں تو سوال و جواب کر کے اپنی تشنگی دور کر لیتے ہیں لیکن پادری صاحبان ایسا بہت کم کرتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے یہ پروگرام بنایا کہ ایک ایک کو دعوت دی جائے اور اس کے ساتھ گفتگو کی جائے چنانچہ اس دوران درج ذیل پادریوں کے ساتھ الگ الگ میٹنگ اور گفتگو اور سوال و جواب کئے گئے۔

1.Rev RICHARD KUKOWSKI

ان کے بارے میں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ یہ پہلے کیتھولک فرقہ کے ایک چرچ میں پادری تھے۔ اور ایک لمبا عرصہ اُن کے پادری رہے ہیں۔ یہ خود سناتے ہیں کہ چونکہ ہم لوگ شادی نہیں کرتے۔ اسی چرچ میں ایک اور خاتون نَن (NUN) تھیں۔ ہر دو نے کیتھولک فرقہ کو خیر باد کہہ کر اپنی شادی کر لی اور پھر دوسرے چرچ میں جا کر ملازمت کر لی۔ یہ چرچ ہمارے نزدیک ہی ہے۔ اور یہ اس کے پادری ہیں۔

2. Rev Elizbeth Lerner (الزبتھ)

یہ بھی ایک ہمسایہ چرچ یونیٹیرین چرچ کی پادری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

3. Rev Stephen M.Anderson

یہ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے پادری ہیں انہیں تو جب بھی کوئی خلش ہوتی ہے اسلام کے متعلق فوراً مسجد آجاتے ہیں۔

4. Rev Donald R. Kelly

یہ BAPTIST چرچ کے پادری ہیں اسلام کے بارے میں انہوں نے مختلف اعتراضات کئے جن کے جواب دینے کی توفیق ملی۔

5. Rev Lanther Marie Mills

یہ مسجد بیت الرحمان کے ہمسایہ میں ایک ایفرو امریکن چرچ کی پادری ہیں اسلام کے متعلق بہت متعصبانہ رویہ رکھتی ہیں۔ ملنا بھی گوارا نہیں کرتیں۔ متعدد مرتبہ ان کو فون کئے گئے مگر کوئی جواب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار کے رابطے سے پھر یہ مسجد آئیں 1½ گھنٹہ تک رہیں۔ جماعت کا لٹریچر بھی از خود ساتھ لے کر گئیں۔ اب انہیں ایک فنکشن کے لئے مسجد میں بلایا ہے اور اس نے آنے کی حامی بھری ہے۔

6. Rev Dr Ted Durr

یہ بھی ایک ہمسایہ چرچ کے پادری ہیں اچھے شریف النفس ہیں۔ احترام سے پیش آتے ہیں۔ ہماری کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں جو چیز اچھی معلوم ہو اپنے چرچ میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جس دن خاکسار کو ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ گذشتہ رات اُن کے چرچ میں قریباً ایک سو لوگ جمع تھے میٹنگ کے لئے، اُن سب کو ہمارے دو کتابچوں یعنی ''جہاد'' (اور دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔) اور ''اسلام'' میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے تھے اور یہ بھی کہا کہ ہم امن کی کوششوں اور جہاد کی جو تشریح آپ نے کی ہے اس کی بھرپور تائید اور حمایت کرتے ہیں جو باتیں بھی آپ نے ان کتابچوں میں لکھی ہیں جہاد کی تشریح میں وہ درست ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مزید 100،100 کتابچوں کا مطالبہ کیا تا کہ اپنے چرچ کے لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے سکیں۔

ایک مرتبہ خاکسار اتوار کے دن ان کے چرچ گیا تو یہ پادری صاحب اپنی عبادات بجالا رہے تھے۔ میں ایک طرف بیٹھ گیا۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران خاکسار کو سٹیج پر بلایا۔ خوش آمدید کہا اور پھر درخواست کی کہ میں بھی حاضرین کو کچھ کہوں۔ چنانچہ اس دن کی عبادت کی تقریب میں یہ "MOTHER DAY" منا رہے تھے۔ خاکسار نے اسی کی مناسبت سے اسلام میں والدین کے عزت و احترام اُن کی محبت و اطاعت کے بارے میں بتایا جس پر انہوں نے خوب تالیاں بجائیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ میری تقریر کے بعد انہوں نے حاضرین کو ہمارے دونوں کتابچے نہ صرف دکھائے بلکہ پڑھنے کی تلقین کی۔ اس وقت چرچ میں عبادت میں شریک لوگوں کی حاضری 80-90 کے قریب تھی۔

7. Pastor Brian D. Melaren

یہ بھی ایک نزدیکی چرچ کے پادری ہیں بڑے اچھے ہیں بذریعہ فون نہ صرف حالات پوچھتے ہیں بلکہ یہ پیشکش کرتے ہیں کہ کسی وقت کوئی ضرورت پڑ جائے آپ کی جماعت کے لوگوں کو تو ہمیں فوراً فون کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اِن سات پادریوں کے ساتھ الگ الگ میٹنگ کی گئی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کے مؤقف کے بارہ میں خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، اسلام اور جہاد، امن کی تعلیم، عورتوں کے مقام وغیرہ کے بارے میں ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

6۔ منٹگمری کونٹی ایسٹرن حلقہ کی ایک میٹنگ تھی جس کی انچارج BECKY SMITH ہیں۔ انہوں نے علاقہ میں "انسانی خدمات" کے سلسلہ میں چند رضاکارانہ پروگرام چرچوں کے لیڈروں اور دوسری آرگنائزیشن سے مل کر بنائے ہیں چنانچہ ہمیں بھی دعوت نامہ بھجوایا۔ خاکسار مکرم چوہدری امجد صاحب، مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب کے ساتھ اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ یہاں پر 35 لوگ تھے جب ہر ایک نے اپنا اپنا تعارف کرایا تو ایک پادری جن کا اوپر تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے "TED DURR" انہوں نے اپنے تعارف میں بتایا I am a friend of Ahmadiyya

کہ میں ’’احمدیہ‘‘ کا دوست ہوں۔ ان سب لوگوں کو ہم نے اپنے دو کتابچے دیئے اور مسجد آنے کی بھی دعوت دی۔

میٹنگ کے اختتام پر یہ بات سامنے رکھی گئی کہ اگلی میٹنگ کہاں کی جائے۔ جب سب خاموش رہے تو ہم نے کہا کہ ہم مسجد بیت الرحمان کی آفر کرتے ہیں کہ اگلی میٹنگ آپ ہمارے ہاں کریں۔ اس پر سب خوش ہوئے۔ چنانچہ اگلی میٹنگ مسجد بیت الرحمان میں کی گئی اور علاقہ کے مذہبی لیڈر اور دوسری تنظیموں کے سربراہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور میٹنگ کی جس پر یہ بہت خوش ہوئے انہوں نے جا کر شکریہ کا خط بھی لکھا۔

7۔ PBC (پبلک ٹی وی چینل نمبر 32) والوں کا فون آیا کہ وہ ایک پینل ڈسکشن کرانا چاہتے ہیں جس میں یہودی، عیسائی، مسلمان ہوں گے۔ اس ڈسکشن کے لئے میں اُن کے سٹوڈیو میں آجاؤں خاکسار کا تعارف پبلک ٹی وی چینل والوں کو ہمارے علاقہ کے ایک پادری نے کرایا کہ اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کو بلانا چاہتے ہیں تو مسجد بیت الرحمان واشنگٹن جو کہ احمدیہ جماعت کی ہے کے امام کو بلائیں۔ خاکسار وقت مقررہ پر اس ڈسکشن میں شامل ہونے کے لئے پہنچ گیا۔ الحمدللہ کہ ½ گھنٹہ کا پروگرام ریکارڈ کرایا گیا۔ یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد مرتبہ TV پر دکھایا جا چکا ہے۔ اور بعض جاننے والے غیر از جماعت دوستوں نے فون پر بتایا کہ آپ کا پروگرام دیکھا تھا۔ یہ پروگرام میں امریکہ میں مذہب کی صورت حال اور 11 ؍ستمبر کے واقعہ کے بعد جو رد عمل ہوا کے بارے میں تھا۔

اس پینل میں ایک آدمی ایسا بھی شامل تھا جو کہ ABC (امریکن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کی طرف سے رومن کیتھولک پر فلم بنارہا ہے، اس کو خاکسار نے اس وقت لٹریچر نہ دیا جب کہ دوسرے سب موجود 8 احباب کو جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر اور مسجد بیت الرحمان کی تصویر دی۔ اگلے دن اِن کا فون آیا کہ مجھے آپ نے کوئی لٹریچر نہ دیا۔ اُن کا ایڈریس لے کر اسی وقت اُن کو ضروری چیزیں بذریعہ ڈاک بھجوائی گئیں اب انہیں دعوت دی گئی ہے کہ وہ مسجد آئیں۔

8۔ایک پادری صاحب جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔" Rev Richard Kukowski مسٹر رچرڈ کواسکی"، انہوں نے خاکسار کو فون پر بتایا کہ 28 چرچوں اور یہودیوں کے لیڈر صاحبان کی ایک میٹنگ ہے۔ آپ اس میں ضرور شامل ہوں۔

خاکسار اس میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے مع جماعت کے درج ذیل دوستوں کے وہاں پر پہنچ گیا۔
1۔ مکرم چوہدری امجد صاحب 2۔ مکرم سید آفتاب علی شاہ صاحب 3۔ مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب 4۔مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب۔

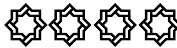
اس میٹنگ میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس، کونسل ممبران اور سکولوں کے بورڈ کے ممبران بھی موجود تھے۔خاکسار کو بھی مختصراً تقریر اور تعارف کا موقع ملا۔اس موقع پر جو حاضری بتائی گئی وہ 472 تھی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اتنی تعداد میں لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا خود ہی بندوبست کر دیا ورنہ کہاں یہ پادری اور کہاں اسلام کا پیغام۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو برکت بخشی کہ خاکسار کی تقریر ختم ہوتے ہی ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

پھیر دے میرے مولیٰ اس طرف جگ کی مہار

وہاں موجود چیدہ چیدہ اور اہم شخصیات کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 دسمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 14 (سابقہ کا تسلسل)

9۔ کونٹی کے ناظم اعلیٰ کے دفتر سے فون آیا کہ ناظم اعلیٰ صاحب ایک پریس کانفرنس کر رہے ہیں جس میں انہوں نے آپ کو بھی بلایا ہے۔ چنانچہ خاکسار دو دوستوں کو ساتھ لے کر ناظم اعلیٰ کے دفتر پہنچ گئے۔ پریس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو ہوشیار کیا جائے کہ علاقہ میں جرائم بڑھ رہے ہیں۔ اور خصوصاً مذہبی تنظیموں اور لوگوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔

اس پریس کانفرنس میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس اور HATE CRIME کو آرڈینیٹر Mr Baker ایک یہودی مذہبی راہنما، ایک عیسائی اور خاکسار نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

خاکسار کا تعارف خود کونٹی کے ناظم اعلیٰ نے کرایا۔ اپنے بیان میں خاکسار نے یہ کہا کہ انسانیت سے پیار اور محبت کیا جائے۔

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اسی ایک طریق سے ہم معاشرہ سے نفرت دور کر سکتے ہیں اور انسان کو انسان کے قریب لا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مذہبی لیڈر اہم کردار ادا کریں اور اپنے اپنے لوگوں کو اس پر عمل کرانے کی تلقین کریں۔

پریس کے لوگوں کے بعض سوالات کے جواب بھی خاکسار نے دیئے۔ چیف آف پولیس اور HATE CRIME کے کوآرڈینیٹر مسٹر بیکر جماعت سے پہلے ہی سے کافی متعارف ہو چکے تھے اور مسجد بیت الرحمان تشریف لا چکے تھے اور جو پرابلم ہمیں 11 / ستمبر کے سانحہ کے بعد پیش آئے

اُن سے وہ اچھی طرح متعارف تھے انہوں نے پریس کو اپنی بریفنگ میں ہماری مسجد کے حوالہ سے ذکر کیا۔

دو اخباروں نے ان کے حوالہ سے اپنے اخباروں میں لکھا اور ایک اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے اپنے اخبار میں خبر دی۔

یہ پریس کانفرنس منٹگمری کونٹی کے لوکل چینل پر پوری کی پوری کئی مرتبہ دکھائی جاچکی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لوکل TV پر بھی مختصراً آچکی ہے۔

یہاں پر موجود ایک TV چینل والوں کو خاکسار نے کہا کہ آپ ہماری مسجد میں بھی تشریف لائیں چنانچہ کانفرنس کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ مسجد آچکے تھے اور مسجد بیت الرحمان کے فوٹو اور پوز لیتے رہے۔ چنانچہ شام کی خبروں میں انہوں نے ہماری مسجد کے حوالہ سے خبر پڑھی۔ مسجد کے باہر جو بڑا بینر لگا ہوا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی تصویر بھی نمایاں طور پر دکھائی۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس خبر کو TV پر دیکھ کر ہمیں اطلاع دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔

10۔ منٹگمری کونسل ممبرز کی ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے لیڈر آکر میٹنگ کے شروع میں دعا کراتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار کو بھی اس کے لئے دعوت ملی۔ اس موقعہ پر چیف آف کونسل نے خاکسار کا جماعت احمدیہ اور مسجد بیت الرحمان کے حوالہ سے تعارف کرایا یہ پروگرام LIVE لوکل چینل پر دکھایا گیا۔ اس کے بعد بھی 2 مرتبہ TV پر دکھایا گیا۔

11۔ اوپر ایک پینل ڈسکشن کا ذکر کیا تھا جو TV پر دکھایا گیا اس میں ایک یہودی ربائی مائیکل فیش بیک بھی تھے۔ خاکسار نے انہیں مسجد دیکھنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مسجد آئے، انہیں نمائش بھی دکھائی گئی۔ تراجم قرآن اور اسلامی لٹریچر بھی، انہوں نے حضور انور کی عیسائیت کے بارے میں جو کتاب CHRISTIANITY A JOURNEY FROM FACT TO FICTION

بڑے غور سے اور دلچسپی کے ساتھ دیکھی۔ اور لینے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ اس میں ضرور یہودیوں کا بھی ذکر ہو گا۔ چنانچہ اس کتاب کے ساتھ اور کتب بھی لے گئے۔

12۔ یہ واقعہ جو لکھنے لگا ہوں دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ میں اچانک کسی کام کے سلسلہ میں مسجد کے دفتر سے باہر نکلا تو باہر پارکنگ لاٹ کے قریب کچھ لڑکیوں کو بھاگتے دیکھا۔ میں بھی قدرے تیز تیز چل کر پہنچا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے جانے ہی لگی تھیں میں نے راستہ روک لیا۔ اُن کا سانس پھولا ہوا تھا۔ رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ عجیب قسم کے سفید لباس میں ملبوس تھیں اوپر سے لے کر پاؤں تک ڈھکا ہوا تھا۔ جس طرح خلا میں جانے والوں کا ہوتا ہے۔ میں نے انہیں روکا تو بڑی مشکل سے اُن کی آواز نکلی جو سمجھ بھی نہ آئی۔ خاکسار نے اُن سے کہا کہ آپ ڈرو نہیں، ہم مسلمان ایسے نہیں ہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ اپنی طرز اور سمجھ میں وہ پردہ کر کے آئی تھیں اور چوری چھپے اپنے سکول کے پراجیکٹ کے لئے مسجد کی تصویریں اور ویڈیو کیمرہ سے فلم بنا رہی تھیں۔ خاکسار نے انہیں کہا آپ مسجد کے اندر آئیں مسجد دیکھیں اپنی ویڈیو مکمل کر لیں۔ کوئی سوالات ہوں تو وہ بھی کر لیں۔ بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا کہ انہیں قید نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کوئی سزا دی جائے گی۔ چنانچہ وہ مسجد آئیں مسجد میں موجود دوستوں کو میں نے اُن کے اس واقعہ کے بارے میں بتایا سب دوست ہنسے، سب سے پہلے سوال و جواب کے سلسلہ میں میں نے پوچھا آپ لوگوں کے اس طرح کے لباس پہن کر آنے اور پھر اس طرف بھاگنے کی کیا وجہ تھی؟

وہ کہنے لگیں کہ ہم تو عیسائی ہیں۔ سکول کا پراجیکٹ تھا جو کہ تھا بھی بہت ضروری کہ مسجد میں جائیں اور فلم بنائیں اور پوری کلاس کو سمجھائیں۔

لیکن مسلمانوں نے جو عورتوں کے ساتھ سلوک کیا ہے یا کرتے ہیں (انہوں نے افغانستان اور سعودی عرب کی عورتوں کے بارے میں حوالہ دیا جو وہاں عورتوں سے سلوک کیا جاتا ہے) کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے TV پر بہت سی خبریں دیکھی ہیں جس سے انہیں یہ احساس ہے کہ آپ

لوگ عورتوں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہو۔ نیز سر سے لے کر پاؤں تک پردہ کراتے ہو اور جو نہ کریں انہیں مارتے اور قید بھی کر دیتے ہو وغیرہ۔

یہ سن کر دل میں اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ سخت شرمندگی بھی محسوس ہوئی کہ مسلمانوں نے خود اسلام کو بدنام کرنے میں کسر نہیں چھوڑی بہرکیف ان پانچ طالبات کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ تواضع کی گئی۔ لٹریچر بھی دیا گیا چنانچہ وہ خوش ہو کر واپس لوٹیں۔ الحمد للہ۔

13۔ یونی ٹیرین چرچ کی ایک پادری اپنے 90 لوگوں کو مسجد بیت الرحمان دکھانے کے لئے لائیں۔ اس کا پروگرام ہم نے پہلے سے بنایا ہوا تھا۔ ان سب کو ڈنر بھی پیش کیا گیا مسجد اور نمائش بھی دکھائی گئی۔ اس کے بعد تقاریر ہوئیں۔ پادری نے اپنے عقائد اور مذہبی رسومات کے بارے میں بتایا۔ خاکسار نے اسلام میں توحید کا نظریہ اور دیگر تعلیمات و عقائد کے بارے میں بیان کیا۔ بعد میں بڑے عمدہ رنگ میں سوال و جواب بھی ہوئے۔

14۔ کولمبیا یونین کالج کا پہلے بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کے ایک اور پروفیسر اپنے 12 طلباء کو لے کر شام ½7 بجے آئے یہ ایک گھنٹہ کا پروگرام تھا مگر ½9 بجے واپس گئے۔ سوال و جواب دلچسپ رہے۔ 11/ ستمبر کے حوالہ سے جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ اور اس قسم کے متعلقہ سوالات ہوتے رہے۔ اس طرح ان طلباء کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے ازالہ کی توفیق ملی۔ لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔ الحمد للہ۔

15۔ منٹگمری کونٹی کے رفاہی ادارے کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ خاکسار مکرم اقبال خان صاحب، امجد صاحب، اسلم پرویز اور چند دوستوں کے ساتھ اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ یہاں پر جماعتی تعارف اور جماعت جن جن رفاہی کاموں میں حصہ لے رہی ہے بتانے کا موقع ملا۔ اس میٹنگ میں بھی علاقہ کے 10 پادری صاحبان اور مذہبی لیڈر شامل تھے اُن سب کو جماعت امریکہ کا احمدیہ گزٹ، مسجد بروشر اور عائشہ میگزین دیا گیا (عائشہ میگزین لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی پبلیکیشن ہے)

16۔ کمیونٹی کونسل کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا خاکسار جماعت کے دوستوں کو ساتھ لے کر اس میں شریک ہوا۔ یہاں پر 30 کے قریب غیر مسلموں سے تعارف کا موقعہ ملا۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

17۔ 2001ء دسمبر میں کونٹی ایگزیکٹیو (کونٹی کے ناظم اعلیٰ) نے مسجد بیت الرحمان میں سالانہ دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ اور اس میں مذہبی لیڈروں اور عوام کو دعوت نامہ بھی انہوں نے ہی بھجوایا تھا۔ ایک سکول کے 60 کے قریب طلباء بھی شامل ہوئے تھے۔

چنانچہ ان مذہبی لیڈروں اور سکول کے طلباء کی تصاویر بھی احمدیہ گزٹ میں رپورٹ کے ساتھ شائع کی گئی تھی۔ جب ناظم اعلیٰ کو یہ احمدیہ گزٹ بھجوایا گیا تو ان کے سیکرٹری کی طرف سے فون آیا کہ کونٹی کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے ایک تو شکریہ قبول کریں نیز اس پبلیکیشن یعنی احمدیہ گزٹ کو باقاعدگی کے ساتھ ہمارے دفتر میں بھجوایا کریں اس سے اسلام کے بارے میں ہمیں اچھی انفارمیشن ملتی رہیں گی۔ اسی طرح سکول میں ایک کاپی ارسال کی گئی تھی انہوں نے مزید 8 کاپیاں احمدیہ گزٹ کی منگوائیں۔

18۔ مسٹر ٹیڈ ڈوور کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ انہوں نے 9/جون کو اپنے چرچ میں ہمارے ساتھ ایک پروگرام رکھا تھا یہ اتوار کا دن تھا اور ان کی عبادت کا بھی۔ چنانچہ ان کی عبادت کے دو سیشن تھے ایک صبح 9 بجے اور ایک 11 بجے ہر دو میں شمولیت کا موقع ملا اور جماعت کے 6 افراد بھی ساتھ تشریف لے گئے تھے۔

پادری TED DURR نے اپنی تقریر میں 11/ستمبر کے واقعہ کا ذکر کیا نیز مسجد بیت الرحمان میں آکر تقاریر سننے کا ذکر بھی کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے حاضرین کو سمجھایا کہ جب متشدد قسم کے مسلمانوں نے تہذیب یافتہ دنیا کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو ہم امید کر رہے تھے۔ کہ اس کے خلاف کون سے امن پسند مسلمان ہیں جو آواز اٹھائیں گے اور ان لوگوں کو چیلنج کریں گے جو قرآن کے معانی کو غلط جامہ پہنا کر اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ہمیں وہ مسلمان مل گئے ہیں، ہمارے ہمسایہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے حال ہی میں ایک کتابچہ اس عنوان پر شائع کیا ہے کہ

JIHAD AND WORLD PEACE

پادری محترم نے اس کتابچہ سے کئی اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اس کتابچہ میں قرآن سے جو ریفرنس دیئے گئے ہیں انہوں نے وہ سارے خود چیک کئے ہیں جو کہ درست ثابت ہوئے ہیں انہوں نے سب حاضرین کو اس کتابچہ کے پڑھنے کی تلقین کی۔(اُن کی تقریر کا یہ حصہ لف ہذا ہے) یہ کتابچہ اس وقت سب کو دستیاب کر دیا گیا تھا۔ ہم ایک بڑی تعداد میں ساتھ لے کر گئے تھے۔

ہر دو سیشن کی حاضری350 کے قریب تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

19۔ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔ انہوں نے بھی 9/ جون کو ہمیں اپنے چرچ میں دعوت دی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر بھی اسلامی تعلیم بیان کرنے کی توفیق ملی نیز ہر دو مذکورہ چرچ کے احباب کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی گئی جو کہ 28-29 اور 30/ جون کو مسجد بیت الرحمان میں ہونا تھا۔ اس چرچ میں بھی حاضری 100 کے قریب تھی۔ دونوں جگہ سوال وجواب بھی ہوئے تھے۔

20۔ مسٹر رچرڈ کواسکی کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے ان کو اور ان کے چرچ کے لوگوں کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کا جب دعوت نامہ دیا گیا تو یہ مجھ سے ملنے آئے کہنے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ آپ کی مسجد میں آیا تو خوف محسوس کر رہا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ آیا تو زیادہ اچھا لگا اور خوف کم ہوا۔ اب تیسری مرتبہ آیا ہوں تو بالکل دوستانہ ماحول میں ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ میرے یہ سب کچھ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ جب میری یہ حالت ہے تو میرے چرچ کے لوگوں کی یا عام لوگوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ لوگ مسجد آتے ہوئے خوف اور جھجک محسوس کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس کا تو بڑا اچھا علاج ہمارے پاس ہے، وہ کہنے لگے کہ کیا میں نے کہا کہ جلسہ سے پہلے ہم آپ کے

لوگوں کی مسجد میں دعوت کرتے ہیں چنانچہ 16/جون کو یہ اپنے چرچ کے 110 لوگ لے کر ہماری مسجد بیت الرحمان میں تشریف لائے۔

ہم نے سب کو پہلے لنچ پیش کیا۔ جو سب نے بہت پسند کیا پھر ایک سوال و جواب کی مجلس منعقد کی گئی۔ خاکسار نے حاضرین کو مسجد بیت الرحمان کے بارے میں بتایا نیز اسلام کی امن کے بارے میں تعلیم کو پیش کیا۔ مذہبی رواداری کے واقعات سنائے اور پھر سوالوں کے جواب دیئے۔ الحمدللہ کہ اس طرح ان لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بھی شکریہ کا خط لکھا جو لف ہذا ہے۔

خاکسار یہاں پر دعا کی خاطر کچھ دوستوں کا ضروری طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ ہمیشہ ساتھ دیا بلکہ پورا پورا تعاون بھی کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب بھی کوئی تبلیغی موقعہ ہوا انہوں نے ضیافت کا حق بھی خوب ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم چوہدری امجد صاحب، مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب، مکرم چوہدری مشتاق صاحب، مکرم سید آفتاب علی شاہ صاحب، مکرم اقبال خان صاحب، مکرم محمود احمد بھٹی صاحب، مکرم ملک رفیق صاحب، مکرم عثمان چوہدری صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم نسیم عارف صاحب، مکرم طارق بھٹی صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ آمین

خاکسار مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہے کہ جنہوں نے سانحہ 11/ستمبر کے فوراً بعد خاکسار کو بلا کر راہنمائی کی اور پھر حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور جب بھی بیماری کے دوران ان سے ملنے گیا انہوں نے ہمیشہ ہی ان رابطوں کے بارے میں پوچھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب جو اُس وقت امیر جماعت امریکہ تھے نے بھی مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی بیماری کے دوران اور بعد میں بھی راہنمائی فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

خاکسار نے یہ رپورٹس مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی خدمت میں بھی بھجوائی تھیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور رپورٹ پریس کورج اور 11/9 کی ہر سال کی برسی کے موقعہ پر یہاں کی حکومت اور دیگر تنظیموں میں جو تقاریب ہوئیں ان میں شامل ہو کر کس طرح ہماری خبروں کو پریس میں کورج ملی اور کس طرح اسلام کی صحیح تعلیمات کا پرچار کیا گیا اور اسلام کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کا کس طرح ازالہ کیا گیا پیش ہے:

اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب ہر سال حکومتی سطح پر 11/9 منایا جاتا رہا اس وجہ سے دیگر مذہبی اور سیاسی تنظیمیں بھی نہ صرف اس میں شامل ہوئی ہیں بلکہ ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ خود بھی اس برسی کو منائیں۔ میں نے تو ایک دفعہ کہہ دیا تھا کہ جوں ہی 11/9 کا زخم مندمل ہونے لگتا ہے اگلے سال آپ پھر اس کو کھرچنے کی کوشش کرتے ہو اور زخم کو دوبارہ تازہ کر دیتے ہو۔ جس سے پھر مسلمانوں کے خلاف ابال پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور متشدد قسم کے لوگ پھر بے جا حرکتیں کرنے لگ جاتے ہیں اور اسلام کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہمارے لئے اس طرح بہتر ہو جاتا تھا کہ تبلیغ کی راہیں کھل جاتی تھیں اور لوگوں میں جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس کے بارے میں شکوک وشبہات ہوتے تھے یا انہوں نے سنی سنائی باتوں پر یقین کیا ہوتا تھا کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں جیسا کہ ہائی سکول کی طالبات کا واقعہ خاکسار پہلے درج کر چکا ہے۔ان کو دور کرنے کا موقع مل جاتا تھا اور یہی آگے ان چند سطور مین پیش کیا گیا ہے۔

1۔ 11 ستمبر 2002ء کو واشنگٹن کی ایک یورنیورسٹی ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کے صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور دیگر ممبرز آف سٹاف نے یونیورسٹی کے سامنے ایک لان میں Inter Faith Prayer کا انتظام کیا۔ جس میں انہوں نے مختلف مذاہب کے مذہبی لیڈرز کو دعائیں کرنے کے لئے

بلایا۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں انہوں نے ایک اخبار سے ہماری خبر پڑھی اور ہمیں بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اپنی بارے آنے پر خاکسار نے قرآنی آیات اور دعائیں پڑھیں نیز موقعہ کی مناسبت سے اسلام کی مذہبی رواداری اور پرامن مذہب ہونے کے بارے میں بیان کیا۔ میٹنگ کے اختتام پر صدر نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور پھر لوگوں کو مزید اسلام کے بارے میں متعارف کرانے کا موقع ملا۔ خاکسار لٹریچر بھی ساتھ لے کر گیا تھا جو یونیورسٹی کے صدر، نائب صدر اور پروفیسر صاحبان کو دیا گیا، عوام الناس نے اور طلباء نے بھی دلچسپی لی اور سوالات پوچھے انہیں بھی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ پر 300 سے زائد حاضری تھی۔

2۔ مسجد بیت الرحمن میں بھی 11 ستمبر 02ء کی شام کو ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

اس سلسلہ میں 25 مذہبی تنظیموں سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ 16 نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ دوسروں نے معذرت کی کہ اس دن خود ان کے ہاں دعائیہ تقریب ہے لیکن بعض مذہبی لیڈروں اور لوگوں نے ہماری تقریب میں بھی شرکت کی اور اپنے اپنے پروگراموں میں بھی شامل ہوئے اور کچھ لوگ ہمارے پروگرام میں بھی شامل ہوئے اور دیگر مذاہب کے پروگراموں میں بھی شرکت کی۔ اس کے لئے ہم نے ایک پریس ریلیز بھی تیار کیا جسے اخبارات میں بھجوایا گیا۔ چنانچہ علاقہ کے 3 اخبارات (ایک نیشنل، ایک ریجنل اور ایک لوکل) نے 11 ستمبر سے قبل انٹرویوز لئے اور 10 ستمبر کی اشاعت میں شامل کئے ایک لوکل اخبار "The Gazette" نے تو ایک ہی اشاعت میں 2 انٹرویوز شامل اشاعت کئے الحمد للہ۔ ایک اشتہار بھی اس دعائیہ تقریب کا انہوں نے خود ہماری طرف سے شائع کیا۔

اس دعائیہ تقریب کا ایک بہت بڑا بینر مکرم کلیم اللہ خان آف میری لینڈ نے بنایا جسے مسجد بیت الرحمن کے باہر Fence پر لگایا گیا اور 3 طرفہ ٹریفک جسے آسانی کے ساتھ پڑھ سکتی تھی اس میں لوگوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہ

Working Day تھا پھر بھی لوگوں نے بہت دلچسپی لی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 225 غیر مسلم اس تقریب میں شامل ہوئے۔الحمد للہ

اس موقعہ پر مختلف مذاہب کے 21 سپیکرز تھے جنہوں نے اپنے اپنے مذہبی کتب سے امن کے لئے دعائیں کیں ہر سپیکر کو 3 سے 4 منٹ دیئے گئے تھے۔

خاکسار نے تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد Welcome ایڈریس پیش کیا جس میں انسانیت سے پیار اور انسانیت کے نام پر متحد ہونے کی تلقین کی۔ نیز صاف دل اور پاک دل ہو کر بغیر کسی تعصب کے، دشمنی کے، دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ نیز اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی وضاحت کی گئی۔

تمام مہمانوں کو تقریب سے قبل ہی کھانا بھی پیش کیا گیا جسے سب نے بہت پسند کیا۔ زیادہ تر سپیکرز عیسائیوں کے مختلف چرچوں کے پادری تھے۔ اس کے علاوہ 2 یہودی رابائی، ایک بدھ مت اور ایک سکھ ازم نیز ہمارے علاوہ مسلمانوں کے بھی 2 سپیکرز تھے۔

منٹگمری کونٹی کے ناظم اعلیٰ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی انہوں نے اپنا نمائندہ اس کے لئے بھجوایا۔

کمیونٹی منسٹری آف راکولس اور کمیونٹی منسٹری آف منٹگمری کونٹی نے بھی اپنے اپنے نمائندے بھجوائے۔

2عیسائی پادری جو اپنے چرچوں میں تقاریب کی وجہ سے ہمارے ہاں شامل نہ ہو سکے لیکن معذرت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ای میل کے ذریعہ ہماری تقریب کا پروگرام اپنے لوگوں تک پہنچایا۔

تقریب کے اخر میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر جماعت میری لینڈ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مذہبی لیڈروں نے اور انفرادی طور پر بعض لوگوں نے بذریعہ فون اور خطوط بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور تقریب سے متعلق اپنے تاثرات بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

مکرم امجد چوہدری صاحب، مکرم اقبال خان صاحب، مکرم اسلم پرویز صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا دے۔ آمین

ایک شخص Mr. Stephen D. Murphy نے شکریہ کا خط لکھا اور اپنے چرچ کے دوسرے لوگوں کو بذریعہ ای میل اپنے تاثرات بھی بھجوائے جس میں انہوں نے ہمارے متعلق لکھا:

''کہ آپ لوگوں کی گرمجوشی، محبت اور مہمان نوازی آپ کے مذہب کی کھلی کھلی تعلیم کے نتیجہ میں تھی۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مفید لٹریچر اس موقعہ پر آپ نے ہمیں مہیا کیا۔

اپنے لوگوں کو انہوں نے لکھا کہ اگرچہ 11 ستمبر کی شام کو میں نے چرچ میں جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ایک مسجد بیت الرحمن میں جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے میں بھی دعائیہ تقریب ہے۔ اس سے قبل ہمیں کسی مسلمانوں کی مسجد میں جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور چرچ کی دعا میں شامل ہونے کی بجائے مسجد کی دعائیہ تقریب میں شامل ہوا۔ یہ بہت ہی متاثر کن اور دل پر اثر کرنے والی میٹنگ تھی۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے ہمارا بڑا گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ یہ ہمارے لئے نہ صرف خوشی بلکہ اعزاز تھا کہ ہم اس تقریب میں شامل ہوئے۔''

ایک عیسائی خاتون Mrs. Kathy نے شکریہ کے خط میں لکھا:

''میں ذاتی طور پر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اس قسم کی میٹنگ کا اہتمام بہت زیادہ محنت چاہتا ہے، مجھے اس سے قبل کبھی بھی کسی مسجد میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ ہی اس سے قبل مختلف مذاہب کے لوگوں کو سننے کا موقع ملا سوائے اپنے کیتھولک پادریوں کے یہ موقعہ میرے لئے

بہت اچھا تھا کہ میں آپ لوگوں سے ملی اور کمیونٹی کے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے آپ کی مہمان نوازی کا بہت شکریہ۔"

ایک اور عیسائی خاتون نے لکھا:"میں اور میرا خاوند مسجد بیت الرحمٰن میں دعائیہ تقریب میں شامل ہوئے تھے اس اجتماع میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دیکھ کر دل بہت متاثر ہوا۔ اور یہ احساس ہوا کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ خواہ کسی طریقے سے بھی ہم عبادت کریں۔ ہم آپ کی مہمان نوازی کے بھی شکر گزار ہیں۔"

3۔یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ والوں کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہوا تھا۔ اس چرچ کی ایک فیملی مسجد بیت الرحمن کی ہمسائیگی میں ایک میل سے کم فاصلے پر رہتی ہے۔ یہ ہماری 11 ستمبر کی دعائیہ تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے انہوں نے اپنے گھر چرچ کے 18 ممبرز بلائے ہوئے تھے ہمیں بھی اس میں بلایا گیا تھا۔ پروگرام ایک گھنٹہ کا تھا جس میں اسلام کا تعارف اور سوال و جواب ہونے تھے۔ پروگرام اس قدر دلچسپ رہا کہ ایک گھنٹہ کی بجائے ½2 گھنٹے صرف ہوئے۔ خاکسار نے اسلام کے تعارف پر 15 منٹ تقریر کی۔ پھر سوال وجواب ہوئے۔ انہوں نے Understanding Islam اور جہاد کے بارے میں بھی ہمارا لٹریچر لیا۔ سوال وجواب کی مجلس میں بھی جہاد کا موضوع زیر بحث آیا۔ الحمدللہ اس طرح اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے ازالے کی توفیق ملی۔

4۔ ایک یہودی مسٹر ڈیوڈ نے بذریعہ فون ہم سے رابطہ کیا۔ یہ بھی ہماری 11 ستمبر کی دعائیہ تقریب کی میٹنگ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اپنی عبادت گاہ میں بلایا۔ ہم 8 افراد پر مشتمل دوست وہاں گئے۔ قریباً ½2 گھنٹہ رہے۔ اسلام اور یہودیوں کے مذہب میں جو چیزیں مشترک ہیں ان کے بارے میں زیادہ تر گفتگو رہی۔

5۔29 ستمبر کو ہم نے Open House کیا۔ جس کا مطلب تھا کہ مسجد بیت الرحمن سب کے لئے کھلی اور جو لوگ ہماری مسجد میں تشریف لائیں اور مسجد دیکھیں گے ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بھی ہوگی۔ اس غرض کے لئے بھی ایک بڑا بینر بنوا کر باہر لگایا گیا اور لوگوں کو دعوت دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 غیر مسلم اس پروگرام میں شامل ہوئے سب سے پہلے انہیں کھانا پیش کیا گیا پھر مسجد دکھائی گئی اور نمائش میں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس کے بعد ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی جو بہت دلچسپ رہی۔ اس میں 5 عرب بھی شامل ہوئے تھے۔

6۔ ایک نائیجیرین مسلمان فیملی کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔ انہوں نے خاکسار کو اپنے بچہ کے عقیقہ کی تقریب میں بلایا تھا۔ خاکسار ایک اور دوست مکرم امجد چوہدری صاحب کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ وہاں پر 15 اور نائیجیرین دوست تھے۔ ان میں سے کچھ تو احمدیت سے واقف تھے ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تک احمدیت کے بارے میں اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اختلافات کے بارے میں اور مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ ان سب کو مسجد بیت الرحمن آنے کی دعوت دی گئی چنانچہ ان میں سے 9 احباب مسجد میں تشریف لائے اور ان کے ساتھ احمدیت پر مزید گفتگو ہوئی۔ لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔

7۔ یہاں پر دیگر مذہبی تنظیمیں خصوصاً عیسائی تنظیمیں مل کر کچھ رفاہی کام کرتی ہیں اس میں مختلف مذاہب کے لیڈر اور ان کے ممبرز شامل ہوتے ہیں۔ اس میں ایک پادری کے ذریعہ ہمیں بھی شامل ہونے کا دعوت نامہ ملا۔ خاکسار جماعت کے 5 دوستوں کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ یہاں پر قریباً 1200 (بارہ سو) کی حاضری تھی۔ وہاں پر لوگوں سے ملاقات اور جماعت کا تعارف کرانے کا موقع ملا۔ الحمدللہ۔

8۔ ایسٹ افریقہ کی ایک فیملی سے رابطہ ہوا۔ یہ یوگنڈا سے تھے پھر خاکسار ان کے ساتھ مسلسل فون پر رابطہ رکھا۔ ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ملک کے دیگر باشندوں کو جو ادھر رہتے ہیں کو ہماری طرف سے مسجد بیت الرحمن میں ڈنر کی دعوت دیں۔ چنانچہ ایک دن مقرر کر کے سب کی دعوت کی گئی۔ الحمدللہ کہ 17 لوگ شامل ہوئے۔ کھانے کے بعد سوال و جواب کی مجلس لگی۔ اس

سے قبل انہوں نے مسجد بیت الرحمٰن میں نمائش بھی دیکھی۔ نمائش کے دوران بھی مسیح کی آمد ثانی اور دیگر موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

9۔ ایک عیسائی پادری جو مسجد سے 11 میل دور ایک چرچ St. Philip's Episcopal Parish کے پادری ہیں، سے بھی رابطہ ہوا۔ خاکسار نے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی ان کے ساتھ 1½ گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ پادریوں سے گفتگو کرنے پر یہ بھی تاثر ملتا ہے کہ اسلام کے بارے میں یا تو ان کو کچھ بھی علم نہیں ہے اگر ہے تو بہت سطحی قسم کا۔ یا پھر جو کچھ انہوں نے بھی سن رکھا ہے اور وہ بھی ایسا جس سے یہ اسلام کے منفی پہلو ظاہر کرتے ہیں۔

10۔ ایک چرچ کے پادری جو کہ ہمارے ہمسایہ میں ہیں ایک دن مسجد تشریف لائے۔ اس وقت ہماری نماز ظہر کا وقت تھا، انہوں نے مسجد کے حصہ میں بیٹھ کر نماز دیکھی کہ کس طرح پڑھتے ہیں۔ پھر دفتر میں تشریف لائے اور گفتگو کا آغاز ہوا۔ اس سے پہلے بھی وہ کئی مرتبہ آچکے ہیں۔ لیکن آج ان کا سوال تھا کہ ”آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟“ خاکسار نے نماز کا چارٹ انہیں دکھایا جس میں مکمل نماز باتصویر عربی اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ تھی دکھائی۔ انہوں نے بغور اسے پڑھا اور پھر کہنے لگے کہ کیا میں یہ چارٹ اپنے گھر لے جا سکتا ہوں۔ انہوں نے یہ چارٹ اب اپنے گھر لٹکایا ہوا ہے۔

11۔ یونائیٹڈ پلگرم چرچ کے پادری کی آنر میں ان کے چرچ نے ایک دعوت کی ہوئی تھی۔ جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ چنانچہ خاکسار مکرم مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ظفر سرور صاحب، مکرم ارشاد ملہی صاحب کے ساتھ ان کی تقریب میں شامل ہوئے۔ تقریب کے بعد چرچ کے لوگوں کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کا موقع ملا۔

12۔ بالٹی مور کے ایک بہت بڑے چرچ میں رفاہی کام کرنے والی 2 آرگنائزیشنز کی میٹنگ تھی جس میں لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ بھی شامل تھیں۔ اس میٹنگ میں شرکت کے لئے خاکسار کو بھی

دعوت نامہ ملا تھا اور پروگرام میں خاکسار کا نام بھی تھا کہ Opening Prayer کرنی ہے۔ خاکسار نے دعا کرنے سے پہلے 5 منٹ تک انسانیت کے احترام اور انسانیت کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مختصر تقریر کے بعد ہال میں خوب تالیاں بجائی گئیں۔ خاکسار کے ساتھ جماعت کے 4 افراد بھی شامل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازے کے مطابق 3500 سے زائد حاضری تھی۔ ہم خود تو اتنے لوگوں کو بلا نہ سکتے تھے مگر ہمارے مولیٰ نے خود انتظام کر دیا اور پیغام حق پہنچانے کا موقع پیدا کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔

اس موقعہ پر سٹیٹ آف میری لینڈ کی اہم شخصیات اور مذہبی لیڈروں سے تعارف کا موقع بھی ملا۔

13۔ ورجینیا سے ایک یہودی ملنے آیا۔ وہ ایک کتاب لکھ رہا تھا اس نے جو سوالات کئے اور اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہا تو ان کے جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی 2 کتابوں میں تفصیل کے ساتھ درج تھے۔ یعنی

1.Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

2.Islam Response to Contemporary Issues.

جب انہیں حضور انور کی دونوں کتب سے یہ جوابات دکھائے گئے تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں ان سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ کتب لے کر گیا۔

14۔ سیر الیون مغربی افریقہ کے سفیر امریکہ میں Hon. John Leigh اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔ اس وجہ سے سیر الیون کے سفارتخانے نے ان کی آنر میں ایک عشائیہ دیا اس عشائیہ میں ہمیں بھی بلایا گیا تھا۔ چنانچہ خاکسار مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب اور میاں اسماعیل وسیم کو ساتھ لے کر ان کی اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس موقعہ پر سینٹ کے ممبران، مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک

کے سفراء کرام اور دیگر اہم شخصیات سے تعارف کا موقع ملا۔ تقریب میں خاکسار کو بھی کچھ کہنے کا موقع ملا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے انہیں تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 دسمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط15 (سابقہ کا تسلسل)

15۔ چرچوں کے ساتھ مختلف پروگرام

جس طرح پاکستان میں ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کی مساجد میں نہیں جاتے، نماز نہیں پڑھتے وغیرہ کی ذہنیت رکھتے ہیں یہی حال یہاں پر ہے کہ ایک فرقہ کے عیسائی دوسروں کی عبادت گاہوں میں نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ توفیق دی کہ ہر ایک جگہ جاکر ان کی عبادت گاہوں کو دیکھا جائے اور یہ کس طرح عبادت کرتے ہیں۔ چنانچہ سب نے مل کر پروگرام بنایا کہ ہر ایک پادری اور اپنے فرقہ کے عالم 20-25 افراد کو لے کر دوسروں کی عبادت گاہوں میں جائیں۔ اس طرح 20 اکتوبر سے یہ پروگرام شروع ہوا۔ خاکسار چند دوستوں کے ہمراہ Presbyterian Church گیا۔ وہاں پر مزید 4 پادری بھی اپنے اپنے لوگوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے بھی تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں انسانیت کے ساتھ پیار اور انسانیت کا احترام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 80 کے قریب تھی۔ اسی طرح 20 اکتوبر کو شام کو ایک اور چرچ میں جانے کا موقع ملا۔

25 اکتوبر کو تمام چرچ والے پادری صاحبان اپنے اپنے لوگوں کو لے کر مسجد بیت الرحمن میں آئے۔ یہ دن ان کے لئے مشکل تھا۔ کیونکہ جمعہ کا دن اور جمعہ کا وقت تھا۔ لوگ کاموں پر ہوتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 سے 50 تک کی حاضری رہی۔ انہوں نے پورا وقت بیٹھ کر خطبہ سنا۔ خاکسار نے اسلام میں عبادت کا مفہوم، عبادت کا طریق اور عبادت کا فلسفہ سمجھایا۔ انہوں نے نماز بھی دیکھی۔ نماز جمعہ کے بعد پھر ان کے ساتھ سوال وجواب بھی ہوئے۔ جس میں مسیح کی آمد ثانی

کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نظریہ، جہاد، عورت کا مقام، نماز کا طریق، مسجد کے بارے میں مختلف سوالات تھے۔

اگرچہ پروگرام ½ 2 بجے ختم ہونا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا دلچسپ تھا کہ ½ 3 بجے ختم ہوا۔ الحمد للہ۔ لوگ جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔

اس کے بعد جمعہ کی شام 25 اکتوبر کو ہی ایک یہودیوں کی عبادت گاہ میں ہم گئے جبکہ دوسرے پادری صاحبان اپنے اپنے لوگوں کو لے کر پہنچے ہوئے تھے۔

قریباً ½ 1 گھنٹہ کی ان کی یہ سروس تھی۔ اس کے بعد سوال وجواب کا پروگرام تھا۔ خاکسار نے ان کے ربائی سے چند سوالات کئے مثلاً آپ نے جتنی دعائیں تورات سے کی ہیں اس میں اسرائیل کا خدا اور صرف اسرائیل کا خدا کا ذکر تھا۔ ہمارا خدا کہاں ہے؟ ہم تو اسرائیلی نہیں ہیں۔ یا افریقہ کے لوگوں کا خدا کہاں ہے؟ وغیرہ۔ اس ربائی نے کہا میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

میں نے پوچھا آپ تبلیغ کرتے ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ پھر آپ کا مذہب سب کے لئے نہیں ہے۔ جس طرح خدا سب کے لئے نہیں ہے صرف اسرائیل کا ہے۔ اسی طرح آپ کا مذہب بھی سب کے لئے نہیں ہے۔

26 اور 27 اکتوبر کو بھی ہم اس طرح مختلف 4 چرچوں میں گئے اور ہر جگہ سوال وجواب کا موقع ملتا رہا اور جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کا موقع ملا۔

27 اکتوبر کو شام کو ایک چرچ میں تاثرات بیان کرنے تھے کہ جو لوگ مختلف عبادت گاہوں میں گئے ہیں ان کے کیا تاثرات ہیں۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں نے جمعہ کے دن کی مسجد بیت الرحمان میں عبادت کی اور پروگرام کی زیادہ تعریف کی۔ مثلاً

1۔ مسجد صاف ستھری تھی۔

2۔ عبادت کے دوران خاموشی تھی۔ جس سے عبادت کرنے کا لطف آتا۔

3۔ دوستانہ ماحول رہا۔ 4۔ سوال وجواب زیادہ دلچسپ تھے۔ 5۔ ضیافت بہت اچھی تھی وغیرہ۔

16۔ کونٹی ایگزیکٹو کے آفس سے فون آیا کہ آج شام ایک چرچ میں Interfaith Prayer ہورہی ہے اور پریس کانفرنس ہورہی ہے۔ آپ بھی آئیں۔ خاکسار شام کو اس چرچ میں گیا۔ وہاں پر کونٹی کی اہم شخصیات سے ملاقات ہوئی۔ یہ پریس کانفرنس عالمی نوعیت کی تھی۔ اگرچہ لوکل اور نیشنل ٹی وی پر خبریں آئیں۔ مگر بی بی سی اور CNN کے نمائندگان بھی تھے۔ اس موقعہ پر بہت سے لوگوں کے ساتھ تعارف کا موقع ملا۔ یہ خبر ساری جگہ نیشنل ٹی وی پر شام کو لائیو آئیں۔ الحمدللہ

17۔ اخبارات میں انٹرویو۔ علاقہ کے تین لوکل اخبارات

The Gazette

Montgomery Journal

The Leader

میں ہمارے انٹرویو اور پروگراموں کے بارے میں اعلانات شائع ہوئے۔

18۔ کولمبیا یونین کالج کے ایک پروفیسر اپنے 11 طلباء لے کر مسجد بیت الرحمان میں آیا۔ نماز عشاء سے قبل 6:45 پر وہ تشریف لائے۔ نماز عشاء کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے 9 بجے تک جاری رہا۔ بہت اچھا تاثر لے کر گئے۔ الحمدللہ۔ لٹریچر بھی لیا۔

19۔ یونین کولمبیا کالج کا ایک اور دوسرے پروفیسر بھی اپنے 16 طلباء کو لے کر مسجد بیت الرحمان میں 7 بجے تشریف لائے اور 8:45 تک رہے۔ اُن کے ساتھ بھی اچھا اور دلچسپ پروگرام رہا۔ لٹریچر بھی لے کر گئے۔

20۔ ایک امریکن ہماری ایک Interfaith میٹنگ میں آئے تھے۔ وہ میری لینڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے پھر یونیورسٹی میں خاکسار کو ''اسلام کے تعارف'' پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار 3 احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر گیا۔

90 سے زائد طلباء کو ایک گھنٹہ تک تقریر کے ذریعہ اسلام کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد 1½ گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔ سوال و جواب اتنے دلچسپ رہے کہ پروگرام ختم ہونے کے بعد بھی 12

افراد پر مشتمل ایک گروپ کے ساتھ پون گھنٹہ مزید گفتگو اور سوال و جواب ہوتے رہے۔ ہم اس موقعہ کے لئے مختلف قسم کا لٹریچر لے کر گئے تھے۔

1۔Understanding Islam

2۔Jihad and Peace

3۔Why Islam

4۔What is Ahmadiyyat

5۔ریویو آف ریلجنز کی کاپیاں

6۔جلسہ سالانہ کے سوینئرز

7۔مسجد کا بروشر

8۔Islam' Response to Contemporary Issues

تمام پروفیسروں کو اہم اہم لٹریچر دیا گیا۔ طلباء نے بھی اپنی اپنی پسند کا لٹریچر از خود لیا۔

اس یونیورسٹی کا ایک اپنا ٹی وی چینل بھی ہے۔ اس کے لئے انہوں نے ہمارا سارا پروگرام ریکارڈ کیا اور براڈکاسٹ کیا۔

21۔ جلسہ پیشوایان مذاہب۔ 3 نومبر کو مسجد بیت الرحمان میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے لئے خاکسار نے مکرم صدر جماعت میری لینڈ اور مکرم جنرل سیکرٹری صاحب میری لینڈ اور مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا۔ قریباً علاقہ کے تمام چرچوں سے رابطہ کیا گیا۔ خطوط لکھے گئے اور اخباروں میں Ad دیا گیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 225 سے زائد غیر مسلم شامل ہوئے۔ صرف ایک چرچ کے پادری 120 لوگ لے کر آئے تھے۔ باقی پادری صاحبان اور یہودی ربائی، سکھ نمائندے بھی اپنے اپنے لوگوں کے ساتھ تشریف لائے۔ اس پروگرام میں جو عیسائی پادریوں نے ایک ربائی،

ایک بدھ مت، ایک سکھ نے تقریر کی۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر عنوان یہ تھا کہ "ہمسایوں کے حقوق"

Duties towards neighbor according to my faith

خاکسار نے اپنی تقریر میں بعض سوالوں کو مد نظر رکھ کر بھی جواب دیئے کہ قرآن کریم کی تعلیمات بائبل سے نہیں لی گئیں اور پھولوں کی مثال دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہر اچھی تعلیم جو دوسرے مذاہب میں ہے قرآن کریم اس کو بھی بیان کر دیتا ہے۔ لوگوں نے اس مثال کو بہت پسند کیا۔ خاکسار نے قرآن کریم اور حدیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسائیگی کے حقوق کے بارے میں وضاحت سے تعلیم بیان کی۔ الحمد للہ

انفرادی طور پر پادریوں نے اور دیگر لوگوں نے بھی اس میٹنگ کی کامیابی پر ہمیں مبارکباد اور شکریہ کے خطوط بھی لکھے۔

22۔ ایک پاکستانی خاتون شاہدہ سلیمان صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ یہ ایک احمدی ڈاکٹر کی کلاس فیلو رہی ہیں۔ اس وقت بالٹی مور کے علاقہ میں تھیں ان کے خاوند یونائیٹڈ نیشن میں کام کرتے ہیں۔ احمدیت سے متعلق لٹریچر لے کر گئیں۔

23۔ 2 امریکن مسجد تشریف لائے۔ آدھا گھنٹہ اسلام کے بارے میں مختلف سوالات کرتے رہے۔ لٹریچر بھی لے کر گئے۔

24۔ رمضان المبارک میں وائس آف امریکہ کی ایک نمائندہ رپورٹر وقت لے کر تشریف لائیں۔ 5 بجے سے 8:15 تک رہیں۔ نمازوں میں، درس میں شمولیت کی۔ مختلف احباب کا انٹرویو بھی لیا۔ جس میں صدر جماعت میری لینڈ، چوہدری امجد صاحب، برادر پیر احمد صاحب اور خاکسار شامل تھے۔

ان کا یہ پروگرام دنیا کی مختلف 54 زبانوں میں ترجمے کے ساتھ نشر کیا گیا اور نمائندہ رپورٹر Ms Mausa Farreg کے مطابق ان پروگراموں کو 90 ملین لوگ سنتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس طرح اتنی بھاری تعداد میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

اس رپورٹر سے رابطہ رکھا جارہا ہے تاکہ مستقبل میں بھی ان سے کام لیا جاسکے۔ زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وائس آف امریکہ کے نمائندہ کو ہمارا پتہ چرچ کے ایک عیسائی نے دیا۔ یہ عیسائی ہماری میٹنگ جلسہ پیشوایان مذاہب میں شامل ہوا تھا۔ وائس آف امریکہ کے نمائندہ ان کو جانتے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ رمضان کے بارے میں ہم نے ایک پروگرام کرنا ہے تو مسلمانوں کے نمائندہ اور ان کی کمیونٹی سے رابطہ کرنا ہے تو اس عیسائی نے فوراً ہمارا نام بتادیا اور انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرح سامان پیدا ہو گیا۔ الحمد للہ

25۔ مسلم کمیونٹی سینٹر کے صدر مسٹر صابر رحمان نے بھی بالٹی مور یونیورسٹی میں اسلام کے بارے میں تقریر کی تھی۔ خاکسار بھی موجود تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں بڑا غلط تصور پیش کیا۔ خاکسار نے لوگوں کو اس بارے میں وضاحت کی۔ خاکسار نے پھر 4 صفحات پر مشتمل مسٹر صابر رحمان کو خط لکھا اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے بعض حوالہ جات جن میں قرآن کریم کی عظمت بیان کی گئی تھی وہ انہیں بھجوائے۔ مزید احمدیہ لٹریچر بھی ارسال کیا گیا۔

26۔ ایک مقامی اخبار ”دی گزٹ“ کی نمائندہ نے بھی فون پر انٹرویو اور اس کے فوٹو گرافر نے آکر مسجد میں نمازیوں کی تصاویر لی اور شائع کی۔

27۔ اپنے علاقہ کے 5 کلرجی کے ساتھ میٹنگ کی۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک رہی اس دفعہ موضوع تھا ”مختلف مذاہب میں عبادت کا نقطہ نظر۔“

28۔ اسی طرح ہمارے علاقہ کے ایک پادری نے Aspin Hill کے 4 پادریوں کو مسجد دکھائی اور پھر خاکسار کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ ایک گھنٹہ تک ہوئی۔

چرچ میں آذان اور تلاوتِ قرآن کریم

29۔ گزشتہ سال منٹگمری کونٹی کے ناظم اعلیٰ نے مسجد بیت الرحمان میں ساتویں سالانہ دعائیہ تقریب کا انتظام کر دیا تھا۔ اس مرتبہ یہ تقریب ایک چرچ میں منعقد ہوئی۔ خاکسار کو اس میں شرکت کا

دعوت نامہ ملا تھا اور پروگرام میں بھی 2 جگہ خاکسار کا نام درج تھا۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ آپ نے Call for Worship کرنی ہے۔ میں نے بتایا کہ ہم تو مسجد میں 5 وقت عبادت سے پہلے جو Call کرتے ہیں وہ آذان کہلاتی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو ہم آذان دیں گے اور پھر اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

چنانچہ خاکسار اپنے ساتھ مکرم نسیم عارف صاحب کو لے کر گیا۔ یہ اچھی طرح خوش الحانی سے آذان دیتے ہیں۔ جب مجھے بلایا گیا تو نسیم عارف صاحب نے آذان دی اور خاکسار نے بعد میں انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مختلف مذاہب کے لوگوں نے اپنے اپنے رنگ میں دعائیں کیں۔ دوبارہ جب خاکسار ڈائس پر گیا تو سورہ فاتحہ اور دیگر دعاؤں کے علاوہ عدل و انصاف کے بارے میں جو قرآنی آیات تھیں ان کی 4 منٹ تک تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔

بعد میں ایک پادری نے کہا کہ آذان کا ترجمہ مجھے دے دیں کیونکہ یہ تو بہت ہی اچھا ہے اور عالمگیر پیغام لگتا ہے میں اس کو اپنے بلٹن بورڈ پر لگواؤں گا۔

اس دعائیہ تقریب کے موقع پر لوکل حکومتی سطح کے نمائندے، مختلف مذاہب کے نمائندے، سکول کے طلباء موجود تھے۔ جن سے بعد میں تعارف ہوا اور تمام اہم شخصیات کو مسجد کا بروشر اور دیگر لٹریچر بھی دیا۔ یہاں ہر کونسل ممبر کے نئے منتخب شدہ صدر سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی مسجد آنے کا وعدہ کیا۔ الحمد للہ یہ ایک تاریخی بات تھی کہ چرچ میں آذان اور قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق ملی۔ جو سب نے پسند کی۔ الحمد للہ

30۔ نومنتخب شدہ لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ کے اعزاز میں بالٹی مور میں ایک عشائیہ تھا۔ جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ خاکسار اپنے ساتھ مکرم چوہدری امجد صاحب کو بھی ساتھ لے کر گیا۔ اس موقعہ پر بھی حکومتی سطح کی چند اہم شخصیات تھیں جن کے ساتھ تعارف کا موقع ملا اور ان سب کو مسجد بیت الرحمن کا بروشر بھی دیا گیا۔

جب پروگرام شروع ہوا تو معززین کا تعارف بھی کرایا گیا۔ چنانچہ اس طرح جماعت احمدیہ کا بھی خداتعالیٰ کے فضل سے تعارف ہوا۔ الحمد للہ

31۔ ایک ایسٹ افریقن خاتون مسجد تشریف لائیں۔ ان کے ساتھ تعارف اور ان کو سواحیلی زبان مین لٹریچر پیش کیا گیا اور خصوصاً نماز کے بارے میں بتایا گیا کہ ہم خداتعالیٰ کی کس طرح عبادت کرتے ہیں۔

دعوت الی اللہ اور رابطوں کے پھل

یہ جو دعوت الی اللہ ہو رہی ہے اور رابطے بڑھ رہے ہیں ان کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ مثلاً

1۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں رائے عامہ بہتر ہو رہی ہے۔

2۔ چرچ کے پادری اپنے چرچوں میں آنحضرت ﷺ کا نام عزت اور احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ جس طرح دیگر انبیاء پر الہام نازل ہوا اسی طرح بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔ اپنے چرچ میں دیگر عیسائیوں کے سامنے پادری صاحب کا یہ اعتراف بہت بڑی بات ہے۔

3۔ کونٹی کی سطح اور سٹیٹ آف میری لینڈ کی سطح پر حکومتی افسران کے ساتھ اور ان کے دفاتر میں رابطے بڑھے ہیں اور مضبوط ہوئے ہیں۔

4۔ پریس کے ساتھ رابطہ مضبوط ہوا ہے۔ کونٹی، لوکل، نیشنل سطح کے اخبارات میں ہماری بھی اب خبریں آنی شروع ہوئی ہیں۔ اب ٹی وی پر اور ریڈیو کے ساتھ رابطہ بڑھایا جارہا ہے۔

5۔ کونٹی کی طرف سے جب پریس کانفرنس ہوتی ہے تو اسلام کی نمائندگی میں ہمیں بلاتے ہیں۔ کونٹی کا ایک اور ٹی وی چینل ہے جس پر اب تک ہمارے مختلف پروگرام جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پروگرام اور 2 پریس کانفرنس متعدد مرتبہ دکھا چکے ہیں۔

6۔ ایک موقعہ پر جماعت کے لوگ بھی تھے اور پاکستانی کمیونٹی کے لوگ بھی وہاں پر تعارف کرانے والے نے جماعت کے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ مسلم کمیونٹی کے نمائندے ہیں اور یہ

پاکستانی کمیونٹی کے۔ جب 3-4 مرتبہ وہ ایسا کہہ چکا تو پاکستانی کمیونٹی کے آدمی نے کہا کہ جناب ہم بھی مسلمان ہیں اور یہ بھی پاکستانی ہیں۔

7۔ پولیس کے ساتھ بھی رابطہ بڑھا ہوا ہے۔

8۔ چرچوں میں جانے سے وہاں پر نہ صرف تقاریر کا موقع ملا بلکہ اسلام کے خلاف جو نفرت تھی اس میں کمی واقع ہوئی ہے اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔

9۔ کالجوں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلباء کی آمد پہلے سے زیادہ ہوئی ہے اور اسی طرح ہمیں بھی طلباء کو خطاب کرنے کے لئے بلایا جارہا ہے۔

10۔ حکومتی سطح پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے (لوکل) امن کے بارے میں جماعت کی کوششوں کو سراہا جاتا ہے۔

11۔ ایک پادری نے لوکل اخبار میں بیان دیا کہ جماعت احمدیہ پر امن جماعت اور کمیونٹی ہے۔

12۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کے لئے ہمیں سپیکر بھی بڑی مشکل سے ملتا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف سپیکر بلکہ یہ لوگ اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں۔ جن کا بعد میں ہم Follow Up کر رہے ہیں۔

13۔ پادری صاحب اور علاقہ کے مذہبی لیڈر اپنے چرچوں اور عبادت گاہوں میں ہماری میٹنگز اور فنکشن کا اعلان کرتے ہیں اور اپنے نیوز لیٹر اور بلیٹن میں خبریں دیتے ہیں تاکہ ان کے لوگ ہماری مسجد میں آکر پروگراموں میں شامل ہو سکیں۔ اور جو لوگ شامل ہوتے ہیں وہ واپس جاکر دوسرے لوگوں کو ہمارے نظریات اور کردار کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔ جس طرح خاکسار ذکر کر چکا ہے کہ وائس آف امریکہ کے نمائندہ کو ہمارے بارے میں کسی نے بتایا جو ہمارے پروگرام میں شامل ہو چکا تھا۔ الحمدللہ

اس ساری رپورٹ کو خاکسار نے لندن مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر عبد الماجد طاہر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل ہیڈ کوارٹر میں قریباً 8 سال تک خدمت کی سعادت بجالانے کے بعد خاکسار کا تبادلہ مکرم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے لاس اینجلس کیلیفورنیا کیا۔ اس موقعہ کی رپورٹ احمدیہ گزٹ نے شائع کی۔ مکرم کلیم بن حبیب صاحب نے یہ رپورٹ لکھی جو احمدیہ گزٹ کی جولائی / اگست 2004ء کے صفحہ 49-50 پر شائع ہوئی۔ اس سے قبل یہاں کونٹی ایگزیکٹو نے اور کونٹی کے ممبران نے خاکسار کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کی Live کورج کونٹی کے ٹی وی سٹیشن پر دکھائی گئی۔ اس میں کونسل کے ممبران اعلیٰ نے گزشتہ 8 سال میں اور خصوصیت کے ساتھ 9/11 کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا۔

تقریب کے اختتام پر کونٹی ایگزیکٹو مسٹر ڈگ ڈنکن نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے ساتھ ایک Proclamation بھی پڑھا۔ جس میں جماعت کی خدمات کو بیان کرکے 15 جون 2004ء کے دن کے بارے میں اعلان کیا کہ:

آج کا دن جو کہ 15 جون بروز منگل ہے کونٹی ایگزیکٹو اور کونسل کے صدر، امام شمشاد ناصر کے دن کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کونٹی کے تمام مکین ہمارے ساتھ مل کر ان کو خراج تحسین پیش کریں اس دعا کے ساتھ کہ آئندہ بھی ان کو مزید کامیابیاں ملیں۔

احمدیہ گزٹ امریکہ کی رپورٹ جولائی اگست 2004ء صفحہ 49-50۔

مکرم کلیم بن حبیب لکھتے ہیں:

18 جولائی 2004ء کو مسجد بیت الرحمن میں ایک خاص دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ امیر جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی ہدایت کے مطابق سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ جنہوں نے میری لینڈ (مسجد بیت الرحمان) کے ریجن میں 8 سال تک خدمات بجالائی ہیں اور اب اُن کا تبادلہ یہاں سے لاس اینجلس ہوا ہے۔ مکرم داؤد حنیف صاحب جو کہ نیویارک میں خدمات بجالارہے تھے وہ بطور نائب امیر اور مشنری انچارج ہیڈ کوارٹر میں خدمات بجالائیں گے۔

گزٹ نے لکھا کہ ریجن کی چار جماعتوں کے لوگ مدعو کئے گئے تھے اور خاص دعوت نامہ علاقہ کے مذہبی لیڈروں کو بھجوایا گیا تھا جو کہ اس تقریب میں اپنے لوگوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ حکومتی سطح پر بھی نمائندے شامل ہوئے۔650 سے زائد لوگ اس الوداعیہ میں شامل ہوئے۔

تمام احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد پروگرام شروع ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد میری لینڈ کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے سب کو خوش آمدید کہا۔ اور اس کے بعد لوگوں کو دعوت دی جو اس موقعہ پر کچھ کہنا چاہتے تھے چنانچہ ڈاکٹر ٹیڈ ڈوورDr ۔ Ted Durr سابقہ پادری پریسبیٹیرین چرچ نے کہا کہ ہمارا رابطہ امام شمشاد کے ساتھ 11/9 کے بعد ہوا۔ جس کی وجہ سے تعلقات میں اضافہ بھی ہوا اور مسجد میں انہوں نے جس طریق پر استقبال کیا وہ متاثر کرنے والا تھا۔

انہوں نے کہا کہ میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ شمشاد نے جب بھی مجھے فون کیا ہمیشہ میری بیوی کی صحت کے بارے میں بھی پوچھا جس کی وجہ سے میری بیوی بھی ان سے متاثر ہیں۔

اگرچہ ان کا یہاں سے جانا ہمارے لئے Loss ہے۔ لیکن LA کے لئے بہتر ہی ہے اور فائدہ مند ہے۔

ایک اور پادری رچرڈ کوکاسکی نے کہا کہ مسلمانوں میں شمشاد واحد شخص ہے جس نے تمام چرچوں اور دیگر تنظیموں کے ساتھ سب سے پہلے رابطہ کیا اور ان سب کو دوستانہ ماحول میں بات کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ ان کی غیر حاضری یہاں بہت زیادہ محسوس کی جائے گی۔

ایک اور پادری مسٹر گائے کیری خود نہ آسکے مگر اپنے نمائندہ کو اس موقعہ پر اپنے پیغام کے ساتھ بھجوایا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ امام شمشاد نے محبت، یگانگت، باہمی افہام و تفہیم کا اس علاقہ کی کمیونٹی میں۔ بیج بونے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

پادری سٹیون اینڈرسن نے کہا (یہ ہمارے مسجد کے بہت اچھے ہمسایہ ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ کے ہمارے مہمانوں کو بھی اپنے گھروں میں ٹھہرایا) کہ ہم ایسے دوست کی موجودگی سے محروم ہو رہے ہیں جو کہ ہمیں متحد رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔

ایک اور پادری مسٹر میکائل نے کہا کہ میں اپنے چرچ میں نیا آیا ہوں لیکن مجھ سے پہلے پادری نے ہمارے چرچ میں امام شمشاد کے بارے میں بہت اچھی باتیں کی ہیں اس لئے میں بھی اب آپ کے نئے آنے والے امام (داؤد حنیف صاحب) سے رابطہ رکھوں گا۔

مس ربے کا ویگنر Ms Rebecca Wagner جو کہ منٹگمری کونٹی میں کمیونٹی منسٹری کی ڈائریکٹر ہیں نے کہا کہ امام شمشاد نے جو ہماری کمیونٹی کو متحد کرنے میں خدمات کی ہیں ان کو آسانی سے نہیں بھلایا جاسکتا۔

بدھسٹ کمیونٹی کے صدر نے اس موقعہ پر کہا کہ میں اپنی تمام بدھ کمیونٹی کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

Ms Becky Smith نے جو کہ کمیونٹی کے کوارڈینیٹر تھیں کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے یہاں کے غریب عوام اور لوگوں کو خدمت کرنے میں پہل کی ہے اور اسے خوب سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے امام شمشاد کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہر وقت ہر قسم کی مدد کے لئے آمادہ رہتے تھے۔

سیر الیون ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری شینخو مسالے نے سفیر سیر الیون کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام دیا۔

چیف آف پولیس منٹگمری کونٹی Thomas Manager نے امام شمشاد کا پر خلوص شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بہت محنت کے ساتھ مخلصانہ ان تھک کوششیں کی ہیں جس سے یہاں کے تمام مذہبی کمیونٹی کے اندر اتحاد پیدا ہوا ہے۔ جس سے کمیونٹی میں امن کی فضا قائم ہوئی ہے۔ چیف پولیس نے محکمہ پولیس کی طرف سے شمشاد کو ایک ایوارڈ بھی دیا۔

گورنر آف میری لینڈ کے نمائندہ مسٹر الیشا پلوارتی نے امام شمشاد کی خدمات کو بیان کیا اور انہیں میری لینڈ کے گورنر کی طرف سے سرٹیفکیٹ دیا۔

منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر (کونٹی کے ناظم اعلیٰ آنریبل ڈگلس ڈنکن کی طرف سے ان کے نمائندہ نے بھی امام شمشاد کے بارہ میں سپاسنامہ پڑھا اور انہیں سرٹیفکیٹ دیا جس میں بتایا گیا تھا کہ کونٹی نے 15 جون کا دن امام شمشاد کے نام کیا۔ امام الحاج بی اے فافونا آف سیرالیون نے مسلمانوں کی سیر الیونین کمیونٹی کی طرف سے امام شمشاد کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہماری کمیونٹی کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھا۔ انہوں نے اس موقعہ پر امام شمشاد کو تحفہ بھی دیا۔

منٹگمری کونٹی کونسل کے صدر سٹیو سلورمین نے امام شمشاد کی خدمات کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مسجد بیت الرحمان کے دروازے تمام مذاہب کے لئے کھولے۔ انہوں نے اپنی فراخدلانہ حکمت عملی اور جوش جذبے کی وجہ سے جو ان کے اندر یہاں کے لوگوں کے لئے پایا جاتا ہے مشہور ہیں اور اس وجہ سے وہ یہاں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ جس دن کونٹی میں یہ پروگرام ہوا اسے ٹی وی پر بھی دکھایا گیا تھا۔

مہمانوں کے خطاب اور بیان کے بعد جماعت احمدیہ کی تنظیموں کے نمائندگان اور احباب نے بھی اپنے اپنے خیالات کا ذکر کیا جس میں لجنہ اماءاللہ، زعیم انصار اللہ، قائد خدام الاحمدیہ (لوکل اور ریجنل) سب نے شمشاد احمد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور ان کے لئے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ہی مکرم داؤد حنیف صاحب کو استقبالیہ دیا۔ اس موقعہ پر مکرم کلیم اللہ خان صاحب نے ایک نظم بھی لکھی تھی جو خود انہوں نے پڑھ کر سنائی۔ جس میں شمشاد احمد صاحب کی خدمات کا تذکرہ تھا اور مکرم داؤد حنیف صاحب کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔

اس کے بعد شمشاد احمد نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے احباب جماعت کا بھی ان کے تعاون پر شکریہ ادا کیا کہ جو کچھ ہوا آپس میں مل کر کام کرنے سے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔ کام کا طریق کار وہی رہے گا صرف آدمی

تبدیل ہوا ہے۔ شیطان کے خلاف جنگ اسی طرح جاری رہے گی یہاں تک کہ کمیونٹی میں امن قائم ہو جائے۔ مکرم داؤد حنیف صاحب نے بھی احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے فرمایا کہ جماعت کے اندر یہ تبادلے روزمرہ کی روٹین ہے۔ جہاں مبلغین کو انہیں مقرر کیا جاتا ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق اچھا کام کرتے ہیں۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوگی۔

الوداع مرحبا

قابل صد رشک ہے شمشاد خدمت آپ کی
یمن و برکت کی ضامن نیک فطرت آپ کی

اے مربی! طالع ور اے داعیٔ راہِ ہدیٰ!
نو بہ نو پھیلی زمن میں حسن دعوت آپ کی

وہ تکلم پُر معارف پُر امید و پُر یقین
دلپسند شستہ زباں میں وہ خطابت آپ کی

چشمِ الفت میں رہے توقیر سے سب ارجمند
دلربا انداز سے جھلکی فراست آپ کی

قوت جذب و تحمل خوب دیکھی چشم نے
مسکراتی جوش آرا وہ طبیعت آپ کی

درس و تدریس سے بھی حالِ دل ہے منعکس
آئینہ سی بن کے نکھری خوب طینت آپ کی

جاں نثارِ احمدیت، جاں گسل تبلیغ میں
دیں کی خاطر جان کاری بھی ہے راحت آپ کی

ہر کس و ناکس کے دل کو رام کرنا کام ہے
جھک کے ملنا، پیار کرنا، پیاری عادت آپ کی

اپنے بیگانوں میں عزت خیر اندیشوں میں نام
ظاہر و باہر ہوئی سب پر لیاقت آپ کی

مشورے صائب میں مخفی عجز بھی تھا موجزن
دائرہ در دائرہ پھیلی وجاہت آپ کی

بزلہ سنجی، نکتہ دانی، وہ یقین افزا مزاح
مدتوں تک گدگدائے گی ظرافت آپ کی

محو دل سے ہو بھلا کیا وہ خلوصِ دلکشا
وہ سلوکِ مہرباناں وہ مروت آپ کی

الوداع شمشاد ناصر! ہو سدا تم شاد کام
ملک و قریہ سے نہیں مشروط خدمت آپ کی

ہر مربی عرصہ توحید میں ہے بے مثال
کاتب تحریر نے لکھ دی ہے نصرت آپ کی

خوش بیانی سے کہیں ہم مرحبا داؤد کو
دستگاہِ دین میں ہو گی رفاقت آپ کی

مرحبا! اے آنے والے، قابلِ صد احترام!
منتظر ہیں بارور ہو خوب محنت آپ کی

اے نصیحت گر! تمہیں کیا قافلے والے کہیں
ہر جرس پر یاد آئے گی قیادت آپ کی

(کلیم بن حبیب، میری لینڈ (18 جولائی 2004ء))

یہاں قیام کے دوران جن اخبارات سے رابطہ رہا اور ان میں جماعتی خبریں شائع ہوئیں ان کی فہرست درج ذیل ہے:

Silver spring Maryland 2001-2002-2003-2004

The gazette Burtonsville

The Montgomery journal

The Washington times

Gazette community news

Express India

Gazette regional news

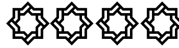
The Montgomery county sentinel

Pakistan post

The sun in Howard

The Muslim News

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23دسمبر2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط16

خاکسار جولائی 2004ء میں لاس اینجلس کیلیفورنیا آیا۔ یہاں پر چینو Chino ایک جگہ ہے جہاں پر ہماری مسجد بیت الحمید واقع ہے۔ خاکسار نے یہاں پر آکر بھی پریس کے ساتھ رابطے کی کوشش کی۔ چنانچہ یہاں کا دوسرے نمبر پر سب سے بڑا اخبار ڈیلی بلٹن ہے۔

اس اخبار نے سب سے پہلی خبر 27 ستمبر 2004ء پر سٹاف رائٹر Joe Florkowski سے دی ہے۔ یہ قریباً نصف صفحہ کی خبر ایک فوٹو کے ساتھ ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

New Imam urges harmony

نیا امام آپس میں محبت واخوت اور ہمدردی سے رہنے کی تلقین کر رہا ہے۔

یعنی اخبار نے لکھا کہ 9/11 کے حملہ کے بعد شمشاد ناصر نے میری لینڈ کے علاقہ میں عام لوگوں کو اور مذہبی لیڈروں کو آپس میں پیار ومحبت سے رہنے کی تلقین کی اور یہ کہ "اسلام" کو سمجھنے میں مدد دی۔ ان کا خیال ہے کہ وہ یہاں اس جگہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مسجد بیت الحمید کے امام ہیں اور اس علاقہ میں بھی دوسرے مذہبی لیڈروں سے ملنے کی کوشش کریں گے۔ امام نے بتایا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ اس کے لئے "احترام" بہت ضروری ہے۔

اخبار نے لکھا کہ ناصر نے جو 9/11 کے بعد منٹگمری کونٹی میری لینڈ میں خدمات سرانجام دیں ہیں ان کی وجہ سے وہاں پر ان کو بہت سراہا گیا ہے اور حکومتی اور مذہبی سطح پر انہیں بہت سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا ہے۔

اخبار کے رائٹر نے میری لینڈ کی کونٹی کے چیف سٹاف سے فون پر رابطہ کر کے خاکسار کے بارے میں پوچھا تو چیف رائٹر Ms Peggy نے کہا:

امام کو یہاں پر بہت زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ناصر نے یہاں پر حکومتی سطح پر کونٹی کے افسران کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور یہاں کے مذہبی لیڈروں اور دیگر عوام الناس کو مذہب اسلام کے بارے میں اچھی طرح آگاہ کیا ہے۔ نیز دہشت گردی کی کھل کر مذمت کی ہے۔ انہوں نے دیگر مذہبی لیڈروں سے مل کر یہاں کے لوگوں کے سامنے کھل کر ایسے کاموں کی مذمت کی ہے جن سے دہشت گردی کا امکان ہوتا تھا۔

چیف سٹاف نے مزید بتایا کہ امام نرمی سے بولنے والا اور سادہ آدمی ہے جس کا تعلق جماعت احمدیہ مسلمہ سے ہے۔ لیکن احمدی فرقہ کو کئی دیگر ممالک میں ظلموں کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس فرقہ کا تعلق قریباً 200 ممالک سے ہے جہاں پر یہ اپنا مشنری کام کر رہے ہیں۔ امام ناصر نے 8 سال تک میری لینڈ کے علاقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کی ہے اور اب ان کا تبادلہ مسجد بیت الحمید میں ہوا ہے۔ امام ناصر 1987ء میں امریکہ میں آئے تھے اور اب ان کا تبادلہ یہاں ہوا ہے۔

امام ناصر نے اس بات کا بھی اشارہ کیا ہے کہ مسجد بیت الحمید کا کچھ حصہ جو بجلی کے کنکشن کی خرابی کی وجہ سے اپریل 2003ء میں جل گیا تھا۔ اسے دوبارہ بہتر رنگ میں تعمیر کیا جائے گا۔

امام ناصر نے کہا کہ انہوں نے 9/11 کے بعد کسی خاص مسئلہ کا سامنا نہیں کیا۔ اگر کچھ سامنے آیا بھی ہے تو اس کے بھی کئی بہتر پہلو نکل آئے۔ مثلاً یہی کہ علاقہ کی کمیونٹیز سے بہتر اور پختہ رابطے اور تعلقات ہوئے ہیں۔ لوگوں کے اندر 9/11 کے بعد اسلام کے بارے میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بطور امام میں سب لوگوں کو مسجد میں خوش آمدید کہتا ہوں کہ وہ آئیں اور اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے اپنے شکوک و شبہات مٹائیں۔

اس خبر کے ساتھ انہوں نے خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے جس کے عقب میں مسجد بیت الحمید ہے۔ تصویر کے نیچے انہوں نے لکھا ہے کہ امام شمشاد نے امید دلائی ہے کہ مسجد کا جو حصہ 2003ء میں جل گیا تھا اسے جلد ہی دوبارہ تعمیر کیا جائے گا۔

دی پریس انٹرپرائز کی رائٹر مِس سبرینا مسجد بیت الحمید آئی تھیں اور کافی دیر تک انہوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا جو انہوں نے 15 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس وقت رمضان کا مہینہ شروع ہو رہا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ مڈل ایسٹ میں اس وقت رمضان کے ساتھ ساتھ دہشت گردوں کا خوف بھی پھیلا ہوا ہے لیکن یہاں کے امام شمشاد ناصر امن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے جہاد کے خیالات کو تقویت نہیں پہنچاتے بلکہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کروں۔ اس سے معاشرہ میں انسانیت کے عزت واحترام اور یک جہتی میں بھلائی کے ساتھ ساتھ مذاہب کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔

وہ لکھتی ہیں کہ شمشاد اور ان کی اہلیہ صفیہ خانم ابھی حال ہی میں میری لینڈ سے یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے میری لینڈ میں عیسائیوں، یہودیوں، دیگر مذہبی لیڈروں، سیاسی اور حکومتی سطح کے لوگوں کو میری لینڈ کی احمدیہ مسجد میں سب کو اکٹھے کیا ہے۔ امام نے مزید کہا کہ ہم تو مشنریز ہیں جو کام ہم نے وہاں کیا ہے وہی ہم یہاں پر کریں گے۔ بدقسمتی سے ہمارے مذہب کو دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے ہم دیگر مذہبی کمیونٹیز کی طرح ہی ہیں۔

رمضان کے حوالہ سے امام شمشاد نے بتایا کہ یہ مہینہ تربیت کا اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اگر کوئی شخص محتاج ہے یا اسے کھانے کی ضرورت ہے تو وہ ہماری مسجد میں آئے ہم اس کی خدمت کریں گے۔ ہماری مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔

جہاں تک مردوں اور عورتوں کے مسجد میں الگ الگ نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو اس بارہ میں امام شمشاد نے کہا: یہ ہمارے مذہب کی تعلیم ہے اور یہ خواتین کی حفاظت کا بھی ذریعہ ہے۔

شمشاد کی اہلیہ نے بتایا کہ جب مَیں پردہ کے ساتھ باہر جاتی ہوں تو لوگ مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مسجد میں بین المذاہب کانفرنسز کا مطلب سب کو اکٹھا کرنا اور اتحاد پیدا کرنا ہے۔ شمشاد نے کہا کہ ہر مذہب، ہر کلچر اور ہر نسل میں اچھے اور برے لوگ ہوتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کے لوگ امن پسند ہیں اور امن پھیلاتے ہیں۔ شمشاد نے مزید بتایا کہ

انٹرویو کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

انڈیا ویسٹ 15 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں صفحہ 22 B پر ہماری ایک مختصراً خبر دیتا ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

"ساؤتھ کیلیفورنیا مسجد میں قرآن کلاس کا انعقاد"

اپنے سٹاف رپورٹ کے حوالہ سے یہ خبر ہے کہ مسجد بیت الحمید میں روزانہ رمضان المبارک کے ایام میں قرآن کریم کی کلاسز (درس) کا انعقاد ہوا کرے گا۔ اخبار نے لکھا کہ جنرل پبلک کو عام دعوت دی جاتی ہے کہ وہ رمضان کے دنوں میں ہماری مسجد میں آئیں۔ نمازوں، درس، نیز افطاری اور ڈنر میں شامل ہوں۔

امام شمشاد ناصر نے کہا کہ رمضان کا پیغام یہ ہے کہ اس وقت انسانیت کو امن و سلامتی کی بہت ضرورت ہے اور رمضان ہمیں صبر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انسانیت کی بے لوث اور بے غرض خدمت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ان باتوں سے یقیناً امن کو فروغ ملے گا۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے (یہ اخبار یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور امریکہ میں پڑھا جاتا ہے) اپنی 22 اکتوبر 2004ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"بے لوث خدمت کے ذریعہ امن کا قیام" رمضان کا قیمتی پیغام

خاکسار کے حوالہ سے اخبار لکھتا ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے اور مسجد بیت الحمید میں روزانہ درس قرآن کا انتظام ہو گا۔ رمضان ہمیں ہر سال بہت اہم پیغام سکھانے آتا ہے کہ

انسانیت کی بے لوث خدمت کرنی ہے اور اس سے امن کا قیام ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم پیغام رمضان کا یہ ہے کہ ہم خدا کی طرف جھکیں اور اسے سب کا پیدا کرنے والا سمجھیں اور ہر ایک کی بلا امتیاز و تفریق اور نسل و مذہب بے لوث خدمت کریں۔ رمضان ہم میں صبر اور برداشت کی صفت پیدا کرتا ہے۔

آخر میں خاکسار کے بارے میں لکھا ہے کہ شمشاد نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ شمشاد نے امریکہ کے مختلف شہروں میں اس سے قبل خدمت کی ہے اور ہر جگہ وہاں کے سیاسی، مذہبی اور حکومتی سطح کے لوگوں سے تعلقات استوار کئے ہیں تا کہ مذہب اسلام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ امریکہ آنے سے قبل شمشاد نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی خدمت کی ہے۔

العرب: یہ اخبار بھی لاس اینجلس سے شائع ہوتا ہے۔ لاس اینجلس میں بہت بڑی کمیونٹی عربوں کی بھی ہے۔ اس اخبار کا انگریزی سیکشن 3 نومبر 2004ء صفحہ 3 پر خاکسار کی ایک تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

"بے لوث خدمت کے ذریعہ امن کا قیام۔ رمضان کا اہم پیغام"

خبر میں ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ رمضان یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ انسانیت کی بے لوث خدمت کی جائے اور اس سے قیام امن میں مدد ملے گی نیز مسجد بیت الحمید میں رمضان کے دنوں میں روزانہ درس قرآن کا انتظام ہو گا۔ ہر شخص کو شامل ہونے کی دعوت ہے۔ خبر کے آخر میں مسجد کا فون نمبر ہے تا لوگ مزید معلومات حاصل کر سکیں۔

العرب کی 10 نومبر 2004ء کی اشاعت صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ایک خبر ہے جس کا عنوان ہے:

"امید ہے کہ مسجد کی دوبارہ تعمیر جلد ہو جائے گی"

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے نصف سے زائد صفحہ کی خبر دی ہے جس میں لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر جو کہ میری لینڈ سے یہاں کیلیفورنیا آئے ہیں انہوں نے میری لینڈ میں 11/9 کے حملہ کے بعد بہت خدمات کی ہیں اور وہ یہاں بھی اس قسم کی خدمات کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ یہاں کے لوگ بھی "اسلام" مذہب کو صحیح طور پر سمجھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کو نزدیک آنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی اور ایک دوسرے کے احترام کی بہت ضرورت ہے۔ اس سے امن کی راہ استوار ہو گی۔

اخبار نے میری لینڈ کے ہائی آفیشلز سے رابطہ کر کے بھی خاکسار کے بارے میں معلومات لیں اور لکھا کہ میری لینڈ میں انہیں ان کے بے لوث خدمات کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

مسجد بیت الحمید کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ 2003ء میں بجلی کی خرابی کی وجہ سے اس کا ایک حصہ جل گیا تھا۔ اب ہم اسے دوبارہ بہتر طور پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ یہ جگہ اچھی اور خوبصورت لگے۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہم ہر ایک کو مسجد بیت الحمید میں آنے کی دعوت دیتے ہیں تا وہ اپنے شکوک و شبہات کا ازالہ کر سکے اور مذہب اسلام کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔

العرب اپنی 17 نومبر 2004ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دیتا ہے:

"بغض و کینہ کو چھوڑو اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

گزشتہ ہفتہ تمام مسلمانوں نے دنیا بھر میں اختتام رمضان (عید الفطر) منایا۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے شکر کے طور پر اور انسانیت کی خدمت کے طور پر یہ دن منا رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے تربیتی مہینہ ہے اور مسلمان یہ سیکھتا ہے کہ قرآن کریم کی کیا تعلیمات ہیں اور ہم نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کس طرح حاصل کرنی ہے۔ اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

خطبہ عید الفطر میں امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف بھلا کر ایک ہو جانا چاہئے جس طرح بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ اس سے اتحاد پیدا ہوگا۔ قریباً 700 لوگ عید الفطر کے موقع پر مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے۔

آخر میں خاکسار کے بارے میں اخبار نے لکھا کہ شمشاد نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے قبل انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات کی ہیں۔

اخبار چینو چیمپئن (Chino Champion) نے دسمبر 2004ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ جس میں پیچھے قرآن کریم کی تفاسیر کی مختلف جلدیں نظر آرہی ہیں اور اسی طرح انگریزی تراجم احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتب ہیں، نے لکھا:

"لوکل مسجد کے نئے امام آئے ہیں" اس خبر کی سٹاف رائٹر مِس پریتی چندن ہیں۔ انہوں نے مسجد بیت الحمید آکر خاکسار کا انٹرویو لیا۔ انہوں نے لکھا:

نئے امام نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت، باہمی افہام و تفہیم میرا سب سے بڑا مشن ہے کہ علاقہ کے لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کیا جائے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ وہ ابھی حال ہی میں تبدیل ہو کر یہاں آئے ہیں اور یہاں پر آتے ہی یہاں کے دیگر مذہبی لیڈروں سے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا پیغام تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد ناصر نے امام انعام الحق کوثر کی جگہ لی ہے اور امام کوثر کی تبدیلی نیویارک میں ہوگئی ہے اور یہ روٹین کی تبدیلی ہے کہ ایسا ہوتا رہتا ہے۔

خاکسار کے حوالہ سے انہوں نے مزید لکھا کہ یہ اسلام کے سکالر ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی خدمت بجالا چکے ہیں۔ وہ مسجد میں خود بھی نماز پڑھاتے ہیں اور اپنی غیر حاضری میں کسی کو مقرر بھی کر دیتے ہیں (سوال یہ تھا کہ جب میں نہیں ہوتا تو کون نماز پڑھائے گا۔ کیونکہ خاکسار نے ریجن کی

دوسری جگہوں (جماعتوں) میں بھی جانا ہوتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ سوائے پادری کے کوئی اور عبادت نہیں کرا سکتا)

امام شمشاد مسجد میں روزانہ شام کو قرآن کی کلاسز بھی شام کو لیتے ہیں۔

2003ء میں مسجد میں بجلی کی خرابی کی وجہ سے آگ لگی تھی جس کی وجہ سے دفاتر، لائبریری اور کچن وغیرہ جل گئے تھے۔ اس کی از سرِ نو تعمیر بھی جلد کی جائے گی۔

چینو چیمپئن 15 جنوری 2005ء کی اشاعت میں ہماری عید الاضحیہ کی خبر شائع کرتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں عید الاضحیہ کی تقریب 21 جنوری 2005ء کو بروز جمعہ منائی جائے گی۔ تعارف کے طور پر اخبار مزید لکھتا ہے کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں یعنی عید الفطر اور دوسری عید الاضحیہ۔

امام شمشاد نے کہا کہ عید الاضحیہ کی تقریب حج کے اختتام کے طور پر ہے جو مکہ میں حج منایا جاتا ہے اور اس عید کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی مکمل اطاعت کے لئے پیش کرے۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا ہے کہ لوگوں کو ساؤتھ ایشیا کے زلزلہ سے متاثرین کی دل کھول کر مدد کرنی چاہئے۔

العرب۔ (عربی اخبار) نے انگریزی سیکشن 19 جنوری 2005ء میں ہماری جماعت احمدیہ کی یہ خبر شائع کی ہے:

”مسلمان عید الاضحیہ منا رہے ہیں اور اس وقت جو سونامی آیا ہے اس کے لئے اپنے وقت اور مال کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔“

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ امریکہ میں 21 جنوری 2005ء کو عید الاضحیہ منا رہی ہے۔ اس عید کے بارے میں امام شمشاد احمد آف مسجد الحمید نے پریس کو بتایا کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عید الاضحیہ کے بارے میں انہوں نے کہا:

یہ ہر سال مسلمانوں کو اس بات کی یاددہانی کراتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کریں اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ یہ عید ہمیں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے تا کہ ہمارے بچے مذہب کے لئے اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اسی ذریعہ سے ہم سوسائٹی میں ایک خوشگوار تبدیلی لا سکتے ہیں۔

اس وقت اور اس موقعہ مَیں آپ کو خصوصیت کے ساتھ سونامی سے متاثر افراد اور خاندان کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جو بھی اس سونامی کے متاثر افراد کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ پر جا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ خبر کے آخر میں اخبار نے خاکسار کا تعارف لکھا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے مبلغ ہیں جنہوں نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور مختلف ملکوں میں انہوں نے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔

بیروت ٹائمز 20 جنوری 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 28 پر خاکسار کے خطبہ عید کا پیغام اور خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ نے عید الاضحیہ 21 جنوری 2005ء کو منائی۔ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد نے عید الاضحیہ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسے موقعہ پر گائے، بکرے اور دنبہ وغیرہ کی قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت سونامی کی وجہ سے بہت سارے متاثرین ہیں اس لئے ان کی مدد کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس عید سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ہم اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔ سونامی اور دوسرے آفات سے متاثر ہونے والے افراد کے لئے جو معاونت کرنا چاہتے ہوں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ پر جا کر کر سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار کا تعارف لکھا ہوا ہے کہ امام شمشاد نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہے اور امریکہ آنے سے پہلے انہوں نے پاکستان، غانا، سیرالیون (مغربی افریقہ) میں خدمت بجالائی ہیں۔ اخبار نے اس کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے نے 21 جنوری 2005ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر دی ہے کہ ”مسلمان عیدالاضحیہ منارہے ہیں“۔ اپنا وقت اور مال قربانی کریں۔

احمدیہ مسلم امریکہ میں عیدالاضحیہ 21 جنوری کو منارہے ہیں۔ ایک پریس ریلیز میں امام شمشاد آف بیت الحمید نے کہا ہے کہ مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ ایک آج عیدالاضحیہ جو قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ اس عید کا مقصد انہوں نے بتایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی پوری طرح اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اطاعت کرنی چاہئے۔ یہ عید ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح معنوں میں تربیت کریں تاکہ وہ قوم کے کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ یہ عید ہمیں سکھارہی ہے کہ اس وقت سونامی کی وجہ سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کی ہم دل کھول کر مدد کریں۔

امام نے کہا کہ ہر ایک شخص ہماری مسجد میں آسکتا ہے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب کے وہ ہماری تقریب میں شامل ہو سکتا ہے۔ جو لوگ سونامی کے متاثرہ لوگوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں وہ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کرسکتے ہیں۔

اخبار نے آخر میں خاکسار کا تعارف لکھا ہے کہ امام شمشاد جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں امریکہ آنے سے پہلے انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات کی ہیں۔

انڈیا جرنل۔ کمیونٹی نیوز میں 21 جنوری 2005ء ہماری عیدالاضحیہ کے بارے میں مختصراً اعلان شائع ہوا ہے۔

انڈیا ویسٹ 21 جنوری 2005ء کی اشاعت صفحہ B11 پر ہماری جماعت کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے

”مسلمان عیدالاضحیہ منارہے ہیں سونامی کے متاثرین کے لئے مدد کریں“

خبر میں بتایا گیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے عیدالاضحیہ مسجد بیت الحمید میں منائی۔ عیدالاضحیہ کا مقصد قربانیوں کو زندہ کرنا ہے جو حضرت ابراہیم اور آنحضرت ﷺ نے کیں۔ اس عید کا ایک مقصد بچوں کی صحیح تربیت بھی ہے تا وہ سوسائٹی کے مفید وجود بن سکیں۔ یہ عید ہمیں اس بات کا بھی

پیغام دے رہی ہے کہ ہم اس وقت زلزلہ زدگان اور سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد اور خاندانوں کی ہر ممکن مدد کریں۔ اخبار نے خاکسار کی تصویر بھی شائع کی اور تعارف بھی دیا ہے۔

العرب اخبار نے 26 جنوری 2005ء صفحہ 26 پر ہماری عید الاضحیہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے جس میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے اور احباب جماعت مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے قریباً 600 لوگ عید الاضحیہ کی تقریب منانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ امام شمشاد ناصر نے اپنے خطبہ عید میں لوگوں کو قربانی کی حقیقت کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر سونامی اور دیگر آفات کے موقعہ پر مدد کرنے کی اپیل کی۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون درج ہے۔

بیروت ٹائمز نے اپنی اشاعت 27 جنوری 2005ء میں صفحہ 27 پر ہماری عید الاضحیہ کی تقریب کی خبر شائع کی ہے یہ قریباً اخبار کے نصف صفحہ پر مشتمل ہے اور 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ ایک تصویر میں احباب جماعت دکھائے گئے ہیں جو خطبہ عید سن رہے ہیں ایک تصویر خاکسار کی خطبہ دیتے ہوئے ہے۔ تیسری میں لوگ عید مل رہے ہیں (یہ اخبار عیسائیوں کا ہے اور بہت مشہور اخبار ہے اور شام، لبنان اور دیگر عرب لوگ اسے پڑھتے ہیں۔) خبر میں عید الاضحیہ کے بارے میں تفصیل ہے کہ امریکہ میں 21 جنوری 2005ء جمعہ کے دن عید الاضحیہ منانے کے لئے احمدی مسلمان مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے اور اس سے قبل احمدی مسلمانوں نے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد کا خطبہ عید سنا جو مسجد بیت الفتوح لندن سے نشر ہوا تھا۔ امام مرزا مسرور احمد کے خطبہ کا مرکزی نقطہ سورۃ الحج کی آیات لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ (الحج 38) جس میں خصوصیت کے ساتھ تقویٰ کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ خدا کے حضور تقویٰ ہی قبولیت کا درج رکھتی ہے۔

امام شمشاد نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہر چیز کی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس عید کے موقعہ پر اس وقت خصوصاً کمزور اور غریب اور نادار لوگوں کا خیال

رکھنا چاہئے جو زلزلہ سے متاثرہ افراد ہیں یا سونامی کی وجہ سے یا عراق اور دیگر مسلمان جو ہماری مدد کے مستحق ہیں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2005ء صفحہ B-13 پر ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے ”چینو کی بیت الحمید مسجد میں عید کی تقریب“ ہوئی جس میں 600 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اس سے قبل انہوں نے جماعت احمدیہ کے عالمگیر اور روحانی پیشوا کا خطبہ عید، جو آپ نے یوکے سے ارشاد فرمایا تھا سنا۔ امام شمشاد نے اپنی جماعت کے لوگوں کو زلزلہ سے متاثرین کے لئے امداد کرنے کی ترغیب دی۔

العالم العربی نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2005ء میں صرف ہماری ایک خبر عنوان میں چار تصاویر کے ساتھ دی۔ خبر یہ ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو میں صلوٰۃ العید کے لئے 600 سے زائد لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایک تصویر خاکسار کی خطبہ عید دیتے ہوئے ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار ایک امریکن احمدی دوست مکرم عبدالرحیم صاحب کے ساتھ عید مل رہا ہے۔ تیسری تصویر میں سامعین خطبہ عید سن رہے ہیں اور چوتھی تصویر میں لوگ مسجد سے باہر نماز عید کے بعد ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں۔

بیروت ٹائمز نے اپنی اشاعت 10 فروری 2005ء میں صفحہ 28 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ فی نکس کی خبر دیتی ہے۔ خبر کا عنوان ہے

”فی نکس ایروزونا میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد عیدالاضحی کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں“

نمائندہ خصوصی کی طرف سے خبر میں لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد جو فی نکس ایروزونا کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، عید ملن پارٹی میں شامل ہوئے۔ اس عید ملن پارٹی کا اہتمام جماعت فی نکس کے صدر شیخ انیس نے کیا تھا۔

نماز ظہر کے بعد احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب بھی ہوئی جس میں امام شمشاد نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ امام نے اپنے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی،

عورتوں سے حسن سلوک اور لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ امام نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کی حدیث کا بھی ذکر کیا کہ جنت ماؤں کے قدموں میں ہے۔اس کے مطابق ماؤں کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت بھی کرنی چاہئے۔

تصویر میں مکرم شیخ انیس صاحب صدر جماعت، مکرم ملک منیر صاحب، مکرم عثمان صاحب، مکرم سلمان صاحب، مکرم نجیب صاحب، مکرم ظہیر صاحب، مکرم رفیق اسلام صاحب اور خاکسار کے ساتھ دیگر نوجوان ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 24 فروری 2005ء کی اشاعت میں قریباً ایک صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں جماعت کی 3 خبریں ایک ساتھ 3 تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہیں۔ پہلی خبر اور تصویر میں جماعت احمدیہ کے وفد کی چیف پولیس چینو سے ملاقات کی خبر جس میں خاکسار چیف پولیس کو قرآن کریم پیش کر رہا ہے اور دوسری تصویر میں خبر کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ امام شمشاد مسجد بیت الحمید نے فی نکس جماعت کا دورہ کیا اور وہاں پر عید ملن پارٹی میں شرکت کی۔ امام نے جماعت کے لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ نماز باجماعت، بیویوں کے ساتھ حسن سلوک، تبلیغ کرنے اور ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔اس موقعہ پر سوال وجواب بھی ہوئے۔

تیسری خبر اور تصویر میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں عید الاضحیہ کی تقریب ہوئی۔ امام شمشاد نے خطبہ عید دیا جس میں تقویٰ اور خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے سے انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے کے بارہ میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے، باہمی محبت و پیار کے ساتھ، حقوق العباد کی ادائیگی بھی کرنی چاہئے۔ خبر کے آخر میں ہے کہ سونامی کی وجہ سے جماعت کے افراد کو متاثرہ لوگوں کی بھی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔

انڈیا ویسٹ نے 25 فروری 2005 صفحہ B-13 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ”جنوبی کیلیفورنیا میں مسلم کمیونٹی کا وفد علاقہ کے چیف پولیس سے ملاقات کرتا ہے۔“

خبر کا خلاصہ لکھنے سے قبل خاکسار یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہے کہ مبلغ اور مربی کو جہاں متعین کیا جائے وہاں پر علاقہ کے پولیس کے محکمہ سے روابط رکھنے چاہئیں۔ جس کا بہت فائدہ ہوتا ہے بلکہ پولیس کے محکمہ کو ملنے کے لئے نہ صرف کوشش کرنی چاہئے بلکہ گاہے بگاہے خود ان کے دفتر جا کر ملنا چاہئے۔ میں نے امریکہ میں ہر جگہ اس کا فائدہ اٹھایا ہے کہ اگر کوئی غلط خبر بھی آپ کے خلاف یا جماعت کے خلاف انہیں پہنچا تا ہے تو ان کو آپ کے بارہ میں ساری معلومات پہلے سے ہونی چاہئیں۔ انشاء اللہ موقعہ اور مناسب وقت پر خاکسار اس بارہ میں مزید وضاحت کرے گا اور فوائد کا بھی تذکرہ کرے گا۔

ہمارا وفد علاقہ کے چیف پولیس سے ان کے دفتر جا کر ملا۔ اخبار نے جو تصویر شائع کی دائیں سے بائیں، مکرم جمیل محمد، مکرم ڈاکٹر طاہر خان چیف پولیس Eugene J. Hernandez ۔ انہوں نے ہاتھ میں قرآن مجید اٹھایا ہوا بلکہ نمایاں کیا ہوا ہے۔ جو خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں پیش کیا تھا ان کے ساتھ خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) ہاتھ ملاتے ہوئے اور برادر محمد عبد الغفار اور ان کے ساتھ عمر خان ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد احمد ناصر کر رہے تھے آج پولیس چیف سے اُن کے گھر میں۔ اور یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک رہی۔ یہ امام کی جب سے وہ اس علاقہ میں سلور سپرنگ میری لینڈ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں چیف کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ وفد نے چیف پولیس کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ جماعت احمدیہ ہر موقعہ پر خدمت کرنے کو تیار ہے۔ اس وزٹ میں ”ناصر“ نے چیف پولیس کو قرآن کریم مع مختصر تفسیر کے انگریزی میں تحفہ پیش کیا۔ چیف نے وفد کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ انہیں اسلام کے بارے میں تعارف کرایا گیا۔

بیروت ٹائمز نے عربی سیکشن میں 3 مارچ 2005ء صفحہ 32 پر خبر دی ہے کہ ”جماعت احمدیہ مسلمہ کے وفد نے چینو کے چیف پولیس سے ملاقات کی“ خبر کے ساتھ تصویر بھی ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد اور چینو چیف پولیس۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد امام شمشاد ناصر کی قیادت میں چینو کے چیف پولیس سے ان کے دفتر میں ملا۔ وفد میں ڈاکٹر طاہر خان، عبدالغفار محمد مصطفیٰ، عمر خان، جمیل محمد شامل تھے۔ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس بھی دیا ہے خبر میں ہے کہ مسجد 11941 رامونا ایونیو پر واقع ہے۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر چیف کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور اپنی اور جماعت کی طرف سے بوقت ضرورت بھرپور مدد اور تعاون کا یقین دلایا۔ امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کی طرف سے چیف پولیس کو قرآن کریم کا تحفہ مع انگریزی ترجمہ و تفسیر بھی پیش کیا۔ جس پر چیف نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔

Focus۔ اخبار جو ساؤتھ کیلیفورنیا سے نکلتا ہے نے اپنی اشاعت مارچ 2005ء صفحہ 6 پر ہماری جماعت کی ایک خبر شائع کی ہے۔ اس خبر میں ایک تصویر بھی شامل ہے جس میں خاکسار جماعت احمدیہ چینو کے وفد کے ساتھ چیف پولیس چینو کو قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کر رہا ہے۔ خبر میں اس کی تفصیل ہے۔

نیوز ایشیا اپنی 16 مارچ 2005ء کی اشاعت صفحہ 56 پر دو تصاویر کے ساتھ ایک خبر شائع کرتا ہے۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید جو کہ چینو کیلیفورنیا میں واقع ہے۔ سفیر پاکستان کو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ پیش کر رہے ہیں۔

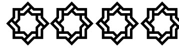
دوسری تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید، چینو کونسل جنرل کو کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ پیش کر رہے ہیں۔ خبر کا عنوان ہے کہ

”جہانگیر کرامت نے لاس اینجلس کے ورلڈ افیئر کونسل کے ممبران کے ساتھ ایک شام منائی۔“

اس خبر میں لاس اینجلس ورلڈ افیئر کونسل کی طرف سے پاکستان کے امریکہ میں متعین سفیر جہانگیر کرامت جن کا یہ دوسرا وزٹ تھا، نے خطاب کیا، حکومت کی پالیسیوں کا ذکر کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔

اس کانفرنس میں امام شمشاد احمد ناصر اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے اور کانفرنس کے اختتام پر امام شمشاد ناصر نے سفیر پاکستان جہانگیر کرامت کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پیش کی۔ اسی طرح کونسل جرنل پاکستان آف لاس اینجلس کو بھی امام شمشاد نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پیش کی۔ ہر دو نے شکریہ ادا کیا کہ وہ (جماعت احمدیہ کا وفد) اس کانفرنس میں شریک ہوا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 30 دسمبر 2020ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط17

پریس انٹر پرائز۔ 17 مارچ 2005ء میں اپنی رپورٹ Bettye W. Miller کے حوالہ سے خبر دیتا ہے جس کا موضوع تھا کہ عراق میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے ؟

مذہبی لوگوں کی نظر سے دیکھا جائے تو عراق میں جنگ غیر اخلاقی اور غیر ضروری ہے۔ اگرچہ اس میں بھی مختلف مذاہب مختلف خیال رکھتے ہیں۔ ایک خاتون میڈ لین میکے کہتی ہیں کہ ''حضرت عیسیٰؑ نے کہا ہے کہ اپنے ہمسایوں سے محبت کرو۔ کسی بھی طریق سے آپ عراق کی جنگ کو صحیح نہیں کہہ سکتے۔''

شمشاد ناصر جو جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام ہیں کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا تو یہ فرض ہے کہ وہ امن قائم کریں۔ ان کا مذہب انہیں یہی سکھاتا ہے۔

فون پر انٹرویو دیتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ اسلام میں بلاوجہ جنگ یا کسی بھی دہشت گردی کی بالکل کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم کا غلط مطلب نکال کر اپنے حق میں ثابت کر لیتے ہیں جو غلط ہے۔ اسلام تو ہر ایک مسلمان کو اپنے اپنے ملک کے قوانین کی پابندی سکھاتا ہے اور یہ کہ جب کوئی حکومت مذہب میں دخل اندازی کرے تو سیاست دانوں کے ساتھ اس کے خلاف بات کی جائے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمارے نزدیک جنگ کوئی ذریعہ اصلاح نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا تو نعرہ ہی یہ ہے کہ

''محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں۔''

اسی طرح اخبار نے یہودی نظریہ اور دیگر لوگوں کے نظریات بیان کئے ہیں جس میں جنگ کو ضروری قرار دیا گیا تھا۔

ڈیلی بلٹن اپنے 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں مختصر اً خبر شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے:

"چینو امام پاکستانی سفیر سے ملاقات کرتا ہے"

خبر میں بتایا گیا ہے کہ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید چینو نے پاکستان کے امریکہ میں متعین سفیر جناب جہانگیر کرامت صاحب کے ساتھ لاس اینجلس کی ایک تقریب میں ملاقات کی۔ سفیر محترم نے پاکستان کے موقف کو واضح کیا جو اس وقت دہشت گردی کے سدّباب میں وہ کر رہا ہے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد کر رہے تھے، بھی سفیر پاکستان کو ملا۔ یاد رہے کہ احمدیہ فرقہ کو پاکستان میں مظالم کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور انہیں بے حیثیت سمجھا جاتا ہے خصوصاً سنی اور شیعہ علماء کی جانب سے اور حکومت کی جانب سے انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 19 پر ہماری ایک خبر دی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

"جماعت احمدیہ کا وفد پاکستانی ایمبیسیڈر سے ملتا ہے" اس کے ساتھ ایک تصویر بھی ہے جس میں خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) سفیر محترم کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہا ہے۔ انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اخبار نے خبر دی کہ لاس اینجلس میں ورلڈ افیئر کونسل نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں پاکستان کے سفیر جہانگیر کرامت صاحب مہمان خصوصی تھے۔

سفیر محترم نے دیئے گئے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستان 1947ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کے بعد سے اب تک اقلیتوں کے حقوق کی اس ملک میں حفاظت نہیں ہوئی۔ بلکہ متشدد قسم کے گروہ حکومت پر ہمیشہ اثر انداز رہے ہیں۔ سفیر محترم نے دہشت گردی اور موجودہ جنگ میں پاکستان کی کیا ذمہ داریاں ہیں، کے بارے میں حاضرین کو بتایا۔ اس موقعہ پر

جماعت احمدیہ کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد کر رہے تھے، بھی سفیر محترم سے ملا اور انہیں جماعت کی طرف سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پیش کی۔

العالم العربی نے عربی سیکشن میں ہماری ایک خبر دی ہے جو 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں شائع شدہ ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ

''جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد پاکستان کے امریکہ میں سفیر سے ملاقات کرتے ہیں''

اس خبر میں ایک تصویر بھی ہے۔ تصویر میں خاکسار پاکستان کے سفیر جناب جہانگیر کرامت صاحب کو کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پیش کر رہا ہے۔ تصویر میں خاکسار کے پیچھے مکرم انور محمود خان صاحب نظر آرہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ لاس اینجلس میں ورلڈ آفیئر کی آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ایک سیمینار ہوا جس میں مہمان خصوصی امریکہ پاکستان کے سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کی پالیسیوں کا ذکر کیا۔ اس آرگنائزیشن کے زیر اہتمام یہ دوسری میٹنگ تھی جس میں پاکستانی سفیر نے شرکت کی۔ خبر کے آخر میں ہے کہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کا وفد جو مسجد بیت الرحمید چینو سے تعلق رکھتا تھا، نے بھی سفیر محترم سے ملاقات کی اور انہیں اس موقعہ پر کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔ امام شمشاد نے یہی کتاب کونسل جرنل آف لاس اینجلس کو بھی پیش کی۔

الانتشار العربی اپنی 24 مارچ 2005ء صفحہ 22 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ 1/4 صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ آپ کی تصویر کے نیچے لکھا ہے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس۔

یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد بیت الفتوح میں 4 مارچ 2005ء کو ارشاد فرمایا تھا جس میں قرآن کریم کی عظمت اور فضائل کا تذکرہ ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ آپ نے سورۃ البینہ کی آیات 3 اور 4 تلاوت کی اور آپ نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم کے فضائل اور برکات بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود وامام مہدیؑ فرماتے ہیں:

خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں“......

آپ مزید فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کو نہ کبھی حاصل ہوا اور نہ آئندہ حاصل ہو گا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے۔

آپ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث بیان فرمائی کہ جب آپ سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: كَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰہِ ﷺ القرآن۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، آپ ﷺ نے عبادت کی۔ قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو، آپ ﷺ نے حقوق العباد ادا کئے۔ قرآن کریم میں جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپؐ نے ان باتوں اور حکموں پر عمل کیا۔ قرآن کریم نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا گیا ہے آپ ﷺ نے ان کو ترک کیا۔

آپ نے آنحضرت ﷺ کے قرآن کریم کے پڑھنے اور تلاوت کرنے کے بارے میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے اور آپ تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ کے کلام پر بہت غور و فکر بھی کرتے تھے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عبارت بھی بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو کہ صرف ایک حکم نے کہ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ (ہود: 113) نے ہی بوڑھا کر دیا۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ ہم اس سے سبق لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور کُل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ کی زندگی کے تمام واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سی احادیث نبویہ بیان فرمائیں جن میں آنحضرت ﷺ کے قرآن کریم کی تلاوت کا بیان تھا اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔ ان احادیث کو بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یعنی قرآن کریم کو پڑھو، اس کی تعلیم کو پھیلاؤ اور اس پر عمل بھی کرو اور دوسروں کو بھی بتاؤ۔ پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہو گا جو بہت معزز ہوں گے۔

آپ نے قرآن کریم کی برکات اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھیں! آپ ﷺ کو ہر وقت یہ لگن تھی کہ اس کتاب کو امت ہمیشہ پڑھتی رہے اس پر عمل کرتی رہے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔ یقیناً اس کے لئے آپؐ دعائیں بھی کرتے تھے۔ خدا کرے کہ امت آپؐ کی اس دلی تمنا کو سمجھے۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ امت قرآن کریم کی تعلیم کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تا قرآن کریم کی تعلیم دنیا میں رائج ہو جائے۔

الاخبار نے عربی سیکشن میں 24 مارچ 2005ء کو ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔ جس کا عنوان ہے: ”جماعت اسلامیہ احمدیہ پاکستانی سفیر سے مل رہی ہے“ اور امام شمشاد پاکستانی سفیر کو کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہے ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ لاس اینجلس میں ورلڈ آرگنائزیشن کی میٹنگ میں جہاں پاکستانی سفیر مہمان خصوصی تھے، ان کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کا وفد ان سے ملا اور امام شمشاد ناصر نے انہیں بانی جماعت احمدیہ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔

الانتشار العربی عربی اخبار ہے۔ اس کے انگریزی سیکشن میں 24 مارچ 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 26 پر ہماری جماعت کی ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے:

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا وفد امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر سے ملتا ہے

اخبار نے خبر کے ساتھ ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔ تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ پاکستانی سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہا ہے۔ خاکسار کے پیچھے لاس اینجلس جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم انور محمود خان صاحب بھی کھڑے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ لاس اینجلس ورلڈ آفیئرز نے ہلٹن ہوٹل میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں مہمان خصوصی پاکستان کے سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب تھے جو امریکہ میں متعین ہیں۔ ڈائریکٹر آف لاس اینجلس ورلڈ افیئر نے مکرم جہانگیر کرامت صاحب کا تعارف کرایا جس کے بعد سفیر محترم نے تقریر کی اور پاکستان کی پالیسیوں اور امریکہ کے ساتھ تعلق کے بارے میں بھی بیان کیا۔

خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس موقعہ پر احمدیہ مسلم کمیونٹی کے وفد جس کی قیادت امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید کر رہے تھے، نے بھی پاکستانی سفیر سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب بطور تحفہ پیش کی۔ (یہ کتاب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے لکھی ہے) اس موقعہ پر احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اس تقریب میں شامل بہت سے اعلیٰ افسران سے بھی ملاقات کی اور تعارف کروایا۔

الانتشار العربی ۔ یہ ایک عربی اخبار ہے۔ اس کی ایڈیٹر مکرمہ فاطمہ عطیہ صاحبہ ہیں جو کہ ایک مسلمان ہیں۔ ان کا یہ اخبار الانتشار العربی، شامی فلسطینی اور لبنانی کمیونٹی میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے دیگر عربی اقوام بھی اس اخبار کو پڑھتی ہیں۔ مسجد بیت الحمید سے ان کا آفس قریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔ خاکسار مہینہ میں ایک دو دفعہ ضرور ان کو ملنے جاتا اور ان کے سٹاف سے

سلام دعا ہوتی۔ جماعت کے عقائد پر بات بھی ہوتی۔ ان کو متعدد مرتبہ عربی زبان میں شائع شدہ جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ ان کو انگریزی ترجمۃ القرآن ان کی فرمائش پر مہیا بھی کیا گیا۔
عربی میں خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب الاستفتاء، اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ، کرامات الصادقین اور القول الصریح فی ظهور المهدی جو کہ مکرم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی کتاب ہے، دی گئیں۔ اس کے علاوہ گاہے بگاہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا عربی ترجمہ بھی دیا جاتا رہا ہے۔
چینو چیمپئن 16 اپریل 2005ء کے شمارے میں صفحہ B-7 پر ایک تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے: "اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ" اس خبر میں ہے کہ 35 احمدی بچے اور بچیاں (جو وقف نو ہیں) مسجد بیت الحمید میں اپنے اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم بھی سنایا اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔
الانتشار العربی نے 21 اپریل 2005ء کے شمارے کے صفحہ 26 پر انگریزی سیکشن میں ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

احمدیہ مسلم کمیونٹی۔ بیت الحمید مسجد چینو کیلیفورنیا

نو عمر واقفینِ نو مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اخبار نے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تصویر بھی شائع کی ہے جس میں مکرم ناصر نور صاحب اور خاکسار بچوں کے ساتھ ہیں۔ تصویر کے پیچھے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه نظر آرہا ہے اور وقف نو کا بینر بعض دعاؤں کے ساتھ بھی نمایاں طور پر نظر آرہا ہے۔
اخبار نے لکھا کہ قریباً 35 بچے اور بچیاں جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام / احمدیت کے لئے وقف کی ہوئی ہیں مسجد بیت الحمید میں اپنے اجتماع کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس اجتماع کی صدارت امام شمشاد ناصر نے کی تلاوت قرآن کے بعد بچوں نے تقاریر کیں۔ عزیزم فراز احمد جس کی عمر 10 سال

ہے، نے سب شاملین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ باقاعدہ نماز پڑھیں، تلاوت کریں اور مسجد سے پکا تعلق قائم رکھیں نیز جھوٹ سے اجتناب اور دیانت داری کو شعار بنائیں۔

عزیزم رضوان جٹالہ جن کی عمر 15 سال ہے، نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق سادہ زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔ اسی طرح یہ بھی کہا کہ بچوں کو چاہئے کہ وہ بڑوں کا ادب و احترام بھی کریں۔

عزیزہ عنبر خان جو 9 سال کی بچی ہے، نے بڑی عمدہ خوش الحانی سے قصیدہ پڑھا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں کہا ہے۔ اخبار نے قصیدہ کے درج ذیل ابتدائی اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی نقل کیا ہے۔

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے بچوں اور والدین کو نصیحت کرتے ہوئے بتایا کہ بچوں کو خصوصی توجہ دی جائے اور ان کی صحیح تربیت کی جائے انہوں نے ماؤں کو خاص طور پر اسکی طرف توجہ دلائی۔ اس سلسلہ میں امام نے کہا کہ صحیح تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ سیٹیلائٹ کے ذریعہ MTA کو دیکھا اور سنا جائے۔ آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور خاکسار کا تعارف لکھا ہے۔

نوٹ: خاکسار یہاں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ ایک خبر بار بار دہرائی جارہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک خبر مختلف اخباروں میں اور پھر انگریزی، اردو، عربی اور عربی اخبار کے انگریزی سیکشن میں آرہی ہے اس لئے یہ بات محسوس ہو رہی ہوگی کہ یہ دہرائی گئی ہے۔ لیکن اخبار یا ان کے سیکشن زبان کے لحاظ سے اور ہیں اور اس طرح ہمارا پیغام مختلف کمیونٹیز مثلاً امریکن، عرب اور ایشین کمیونٹیز تک پہنچا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

ایک ہی اخبار نے ایک ہی خبر دو مرتبہ دی ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک دفعہ اپنے عربی سیکشن میں اور دوسری دفعہ انگریزی سیکشن میں دی ہے۔ اسی طرح عربی اخبارات کے مختلف نام ہیں۔ اخبار کا نام دہرایا جارہا ہے لیکن اس کے سیکشن الگ الگ ہیں۔

ایک یہ اخبار (الانتشار العربی) نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ 1/4 صفحہ پر حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ کا موضوع تھا ''آنحضرت ﷺ کا توکل علی اللہ''۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کے کئی واقعات مثلاً طائف کا واقعہ، ہجرت مدینہ کا واقعہ، خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق کو غار ثور میں جواب دینا کہ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اور آنحضرت کی شجاعت کا واقعہ جب سراقہ نے آپؐ کا پیچھا کیا، تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی توکل کے ضمن میں بیان فرمائی کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر حقیقی توکل کروگے تو خدا تمہیں وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ جیسے پرندے صبح خالی پیٹ اپنے گھونسلوں سے جاتے ہیں اور جب شام کو واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے اس خلاصہ کے نیچے لکھا ہے کہ اگر آپ کو اسلام و احمدیت کے بارے میں مزید معلومات درکار ہیں تو جماعت کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ اور فون نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2005ء کے صفحہ C-42 پر واقفین نو اور واقفات نو کی ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

''احمدی بچے اور بچیاں، مسجد بیت الحمید میں''

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے 35 چھوٹے بچیاں اور بچے مسجد بیت الحمید چینو میں اکٹھے ہوئے ہیں جنہیں ان کی پیدائش سے ہی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ یہ اپنے سالانہ اجتماع میں شریک ہوئے تھے۔ اس اجتماع کی صدارت امام شمشاد احمد ناصر نے کی۔ تلاوت کے بعد

بچوں نے قرآن کریم کے یاد کئے ہوئے حصے سنائے اور مختلف عناوین پر تقاریر بھی کی گئیں۔ عزیزم فراز احمد جن کی عمر دس سال ہے، نے بچوں کو ایک مسلمان ہونے کے حوالہ سے ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ وہی شخص اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتا ہے جو مسجد کے ساتھ تعلق رکھے۔ قرآن پڑھے اور پانچ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ پڑھے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ایمانداری کو اپنانا چاہئے اور جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

عزیزم رضوان احمد جن کی عمر 15 سال ہے، نے سادگی پر تقریر کی کہ سادہ زندگی اختیار کرنی چاہئے۔ والدین اور بڑوں کا عزت و احترام کرنا چاہئے اور آپ کا دل ہمیشہ مسجد سے اٹکا رہنا چاہئے۔ عزیزہ عنبر خان جس کی عمر 9 سال ہے، نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

امام ناصر نے والدین اور بچوں کو صحیح تربیت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اس پر خاص توجہ دینی چاہئے۔ انہوں نے خصوصاً ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تربیت کے لئے ہمارے پاس بہترین ذریعہ MTA ہے۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خبر کے آخر میں جماعت کی ویب سائٹ الاسلام کا ایڈریس لکھا گیا ہے۔ نیز جو تصویر شائع کی ہے اس میں بچے اور بچیاں نظر آرہی ہیں جنہوں نے اپنے اپنے انعامات اور سرٹیفیکیٹ ہاتھ میں اٹھائے ہوئے ہیں۔

چند بچوں کے نام جو اس تصویر میں نمایاں ہیں، یہ ہیں: سید زکریا، (یہ اس وقت لاس اینجلس جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں)، جلیس ڈار، (اس وقت جامعہ کینیڈا کی آخری کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں)، رضوان جٹالہ (اس وقت ڈاکٹر بن رہے ہیں)، اور خاکسار کے ساتھ مکرم ناصر نور صاحب ہیں اوران کے بچے بھی اس تصویر میں شامل ہیں۔ مکرم ناصر نور صاحب اس وقت جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے صدر ہیں۔ حزقیل ڈار اور بچیوں میں صالحہ ڈار ہیں۔

الانتشار العربی نے 19 مئی 2005ء کی اشاعت میں انگریزی سیکشن میں ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ جماعت احمدیہ چینو (کیلیفورنیا) کے ممبران کی نیشنل شوریٰ (مجلس مشاورت) میں شرکت۔ جو تصویر شائع کی گئی ہے اس میں دائیں سے مکرم مولانا مبشر احمد صاحب

(مشنری)خاکسار سید شمشاد احمد ناصر (مشنری)مکرم داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر امریکہ نظر آرہے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے 60 جماعتوں سے نمائندگان 3 دن کی مجلس مشاورت کے لئے میری لینڈ میں اکٹھے ہوئے جو کہ موجودہ حالات کے تناظر میں بہت سے مسائل پر گفتگو کریں گے۔

لوکل جماعت چینو کے ریجن کے درج ذیل احباب مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب، مکرم انور خان صاحب، مکرم وسیم اے سید صاحب، مکرم جلال الدین صاحب صدر جماعت، مکرم جمیل محمد صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم آفتاب خان صاحب اور مکرم محمود خان صاحب شامل ہوئے۔

اس سال شوریٰ میں 160 احباب حاضری تھے۔ شوریٰ کے موقعہ پر بجٹ کی تجویز، اسی طرح تبلیغ کی سب کمیٹی اور دیگر سب کمیٹیوں کے اجلاسات ہوئے۔ اس موقعہ پر منعم نعیم صاحب ہیومینیٹی فرسٹ کے صدر نے بھی رپورٹ دی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح اس کے ذریعہ کام ہو رہا ہے۔

شوریٰ کے بعد ایک سیشن ہوا جس میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ جس میں جماعت کے علماء اور دیگر لوگوں نے سوالات کے جوابات دیئے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 مئی 2005ء میں قریباً نصف صفحہ پر حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سورۃ مزمل کی آیت 73:7 اور سورۃ الشوریٰ کی آیات 219-220 سے آنحضرت ﷺ کا ارفع مقام اور آپ کی عبادات کے بارے میں فرمایا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی نماز تہجد کا نقشہ کھینچا کہ اتنی دیر عبادت کرتے کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔

حضور انور نے حضرت عائشہؓ کا بھی ذکر فرمایا کہ ایک رات ان کے ہاں آپ کی باری تھی تو ان سے عبادت کی اجازت لی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بھی بعض خوبیاں یہاں بیان فرمائیں۔ آپ کو اپنی آخری بیماری کے ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا کتنا خیال تھا کہ اس وقت بھی مسجد جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی خواہش تھی۔ پس جس طرح آنحضرت ﷺ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عبادت کا خیال ہر وقت غالب رہتا تھا اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد کو خدا تعالیٰ کی محبت اور عبادت کرنی چاہئے اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنانا چاہئے۔

العالم العربی یہ بھی لاس اینجلس کا ایک اور بڑا مشہور عربی کا اخبار ہے۔ یہ اپنی 20 مئی 2005 صفحہ 12 B پر عربی میں ہمارے خدام الاحمدیہ اجتماع کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ تصویر میں شاملین اجتماع خدام و اطفال ہیں جن کے ساتھ درمیان میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر امریکہ اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا اجتماع ہوا۔ جس میں بچوں کے لئے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اور اول دوم سوم آنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اس میں 70 نوجوان شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ہمیں اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے بھی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ انہیں اعمال صالحہ بجالانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہئے۔

خبر کے بعد خاکسار کے تعارف میں لکھا ہے کہ شمشاد احمد مسجد بیت الحمید کے امام ہیں۔ جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے پہلے وہ پاکستان گھانا اور سیرالیون میں خدمات اسلامیہ بجالا چکے ہیں اور لاس اینجلس آنے سے پہلے وہ ڈیٹن، میری لینڈ،

ہیوسٹن میں خدمات بجا لا چکے ہیں۔ اگر کسی کو مزید معلومات چاہئیں تو وہ مسجد کے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ 20 مئی 2005ء کی اشاعت میں اخبار نے ہمارے ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی خبر ایک رنگین تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے خبر لکھتا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی لاس اینجلس نے مسجد بیت الحمید میں خدام و اطفال کا ریجنل اجتماع کیا۔ اس میں 70 کی حاضری تھی یہ 7 مئی کو ہوا۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں قرآن کی تلاوت، اردو اور انگریزی نظم اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی، باسکٹ بال اور دوڑ کے مقابلہ جات ہوئے۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت نے کہا کہ ہمارے بچے ہماری کمیونٹی کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ آخری سیشن میں جیتنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

امام شمشاد ناصر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہمیں پیار، محبت سکھاتا ہے اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ احترام کرتے ہوئے اپنے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہئے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہئے اور اس قسم کے اجتماعات ہمارے مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا۔

ہماری جماعت اور ہمارے نوجوان گزشتہ 25 سالوں سے یہاں اس علاقہ میں خون کے عطیات دینے، غرباء کی ہمدردی اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے، خوراک و لباس مہیا کرنے اور سڑکوں کی صفائی میں بھی مصروف ہیں۔ تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب اور خاکسار بچوں کو انعامات تقسیم کر رہے ہیں۔

چینو ہلز چیمپئن نے 21 مئی 2005ء کی اشاعت میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر شائع کی ہے کہ 70 مسلم نوجوان ساؤتھ کیلیفورنیا کے ریجن سے بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، اردو، انگریزی تقریر نظم اور باسکٹ بال وغیرہ۔

اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امام شمشاد ناصر نے کہا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیں آپس میں پیار و محبت و اخوت کا مظاہر کرنا ہے اور یہ اجتماع اس بات میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 24 مئی 2005ء کی اشاعت صفحہ 29 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری جماعت کی خبر دی ہے ایک تصویر میں سامعین بیٹھے ہیں۔ خبر کا عنوان ہے

''چینو سے جماعت احمدیہ کے ممبران نے مجلس مشاورت میں شرکت کی''

سامعین کی تصویر کے نیچے لکھا ہے ''شوریٰ کے نمائندگان امریکہ کی 60 جماعتوں سے'' دوسری تصویر میں بائیں سے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب آف LA ، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب آف کلیولینڈ، مکرم امام داؤد حنیف صاحب آف ڈی سی، مکرم امام شمشاد صاحب آف LA ، مکرم امام مبشر صاحب آف شکاگو سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

جیسا کہ خبر کے عنوان سے ظاہر ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کی خبر ہے۔ خبر میں لکھا ہے کہ جماعت کی مجلس مشاورت جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں 3 دن کے لئے ہوئی اس میں امریکہ کی 60 جماعتوں سے نمائندگان، مختلف مسائل پر گفتگو اور حل نکالنے کے لئے جمع ہوئے۔ یہاں لاس اینجلس کی جماعت سے نمائندگی کرتے ہوئے یہ لوگ شامل ہوئے۔ مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب نیشنل صدر، نیشنل سیکرٹریز مکرم انور محمود خان صاحب، مکرم وسیم سید صاحب، مکرم جلال الدین احمد صاحب صدر جماعت، منتخب نمائندے، مکرم جمیل محمد عاصم انصاری صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم آفتاب خان صاحب اور مکرم محمود خان صاحب شامل ہیں۔

شوریٰ میں نیشنل ایگزیکٹو اور قریباً 160 نمائندگان شامل ہوئے۔ سب کمیٹی مال نے بجٹ پر بحث کی۔ اسی طرح تبلیغ سب کمیٹی نے بھی ممبران کو بتایا کہ جب بھی اسلام کے بارے میں اعتراضات کا جواب دینا ہو تو سنجیدگی اور نرمی کو اختیار کرنا چاہئے جس میں احترام کا پہلو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

خبر کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کے بارے میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ نے مختلف قدرتی آفات کے موقعہ پر متاثرافراد کی بے لوث خدمت کی۔

شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ نے کی۔ جبکہ ان کی معاونت مختلف سیشن میں مکرم داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج امریکہ، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب، مکرم ڈاکٹر ظہیر باجوہ صاحب، مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے کی۔

شوریٰ کے اختتام پر ایک سیشن سوال وجواب کا بھی ہوا۔ سوالوں کے جواب دینے والے پینل میں مولانا داؤد حنیف صاحب اور امام شمشاد ناصر شامل تھے۔

الاخبار عربی اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 24 مئی 2005ء کی اشاعت صفحہ 23 پر مسجد بیت الحمید میں ہونے والے اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصویر میں ڈاکٹر مکرم حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس اور خاکسار (سید شمشاد) نیز تمام شاملین اجتماع خدام واطفال ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس میں 70 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر مکرم حمید الرحمٰن صاحب اور امام شمشاد ناصر نے تقاریر کیں۔ خدام کے علمی وورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے، جیتنے والوں کو انعام بھی دیئے گئے۔

خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس وقت دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے اور اس کا ماٹو ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ مسجد کا پتہ اور فون نمبر بھی آخر میں درج ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 جنوری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 18

’الانتشار العربی‘ اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ 1/4 صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ اپنی اشاعت 9 جون 2005ء صفحہ 20 پر شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور نے دارالسلام تنزانیہ مشرقی افریقہ میں 13 مئی 2005ء کو ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی امام مرزا مسرور احمد نے یہ خطبہ دارالسلام تنزانیہ میں دیا جبکہ وہ افریقن ملکوں کے وزٹ (دورہ) پر تھے۔ آپ نے اس خطبہ جمعہ میں ’’تقویٰ‘‘ کی تشریح فرمائی ہے کہ:

صرف یہ دعویٰ ہی کافی نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہوں بلکہ اگر اپنے ہر عمل سے یہ ثابت کروگے کہ اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف خدا کا خوف ہے...... دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مجھے خدا محبوب ہے اور پھر یہی نہیں کہ کبھی اس کا اظہار ہو گیا اور کبھی نہ بلکہ اب یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔

حضور نے مزید فرمایا: جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کا ضامن ہیں ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس وسائل ہیں اور نہ طاقت ہے۔ ہم تو غیروں کا اپنے وسائل کے ساتھ ایک منٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن اگر ہم میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں وہ طاقتیں عطا کروں گا جن کا کوئی غیر اور بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ

کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہو کر ہم نے جو عہد کیا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں گے۔ اس کی عبادات بجالائیں گے، اس کے حکموں پر عمل کریں گے دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، مخلوق کے حقوق ادا کریں گے، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے...... جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سوچ کے ساتھ آپ اپنا ہر فعل کر رہے ہوں گے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور آپ نہ صرف جماعتی لحاظ سے مضبوط ہوں گے بلکہ ذاتی طور پر بھی معاشرے میں آپ کا مقام بلند ہو گا۔ آپ کے مال اور اولاد میں خدا تعالیٰ برکت نازل فرمائے گا اور آپ کو عزت کا مقام عطا کرے گا۔

اخبار لکھتا ہے کہ (امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے سورۃ الطلاق کی آیت وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق 3-4) کو بیان کر کے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچالیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔

حضور انور کے خطبہ سے اخبار نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی نقل کیا ہے کہ:

پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے بارے میں امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ:

پس دیکھیں آپ لوگ جو افریقہ کے اس ملک میں بیٹھے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے درخت وجود کی شاخیں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آپؑ کی جماعت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والوں اور تقویٰ سے ہٹے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ سلوک فرماتا ہے۔ پس یہ مخالفین جھوٹے ہیں اور یقیناً جھوٹے ہیں۔

اخبار نے حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کے آخر میں جو فرمایا اس کو لکھا کہ:

امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ہمیشہ صدق کے قدم پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر قائم رکھتے ہوئے اس مضبوط بندھن کو اور مضبوط کرنے کی توفیق دے۔ آپ مجھے پیارے ہیں اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور ہر وہ شخص مجھے پیارا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے روحانی فرزند سے آپ سے محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے یہ سب تقاضے پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

'الاخبار' نے اپنے عربی سیکشن میں 18 جون 2005ء صفحہ 25 پر ہمارے طوسان ایریزونا میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

ایک تصویر میں سٹیج پر خدام کا عہد دہرایا جارہا ہے اور ایک تصویر میں امام شمشاد ناصر صاحب ایک طفل کو انعام دے رہے ہیں اور سید وسیم صاحب ساتھ کھڑے ہیں۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ 28 تا 29 مئی کو طوسان میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا جس میں لاس ویگاس اور فی نکس سے خدام و اطفال شامل ہوئے یہ اجتماع جماعت احمدیہ کی مسجد یوسف میں ہوا۔ اس اجتماع میں ریجنل قائد امجد محمود خاں اور ناظم اطفال ناصر رانا کے علاوہ امام شمشاد ناصر، سید وسیم بھی شامل ہوئے۔ اجتماع سے ان سب نے خطاب بھی کیا۔ امجد محمود خان نے نیکیوں میں مسابقت اختیار کرنے۔ امام شمشاد ناصر نے خدام نوجوانوں کو وقت کے ضیاع سے بچنے کے لئے اور سستی و غفلت دور کرنے اور جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کی خدمت کرنا ایک بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے اور انہیں ہر روز اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اجتماع کے موقع پر اکرم کاشمیری صدر جماعت نے بھی خطاب کیا۔ عطاء کشمیری نے تقریر بعنوان بڑوں کا ادب و احترام، طٰہٰ قریشی نے انفاق فی سبیل اللہ پر، امیر قریشی نے سچائی کے عنوان پر

اور کاشف ملک نے بانی جماعت احمدیہ کے بچوں سے حسن سلوک اور تربیت کے واقعات سنائے۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اور جیتنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا پر اجتماع ختم ہوا۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر دیا ہوا ہے کہ مزید معلومات امام شمشاد سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

'الانتشار العربی' اخبار اپنی 21 جولائی 2005ء کی اشاعت صفحہ 20 کے 1/4 صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 7 جولائی کی پریس ریلیز شائع کرتا ہے جو لندن سے موصول ہوئی تھی۔

اس پریس ریلیز کا مضمون اور متن وہی ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں بم دھماکوں کی مذمت کی تھی کہ یہ دھماکے انسانیت کے احترام کے خلاف تھے۔ اور آپ نے متاثرہ افراد کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور اظہار ہمدردی کیا تھا۔

پریس ریلیز کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف بھی عربی زبان میں شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا قیام حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ (1835-1908) کے ذریعہ عمل میں آیا اور یہ کہ آپ ہی موجودہ زمانے میں امام مہدی ہیں۔ آپ کے ذریعہ ایک نیک اور پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور دنیا میں عالمی اخوت و برادری قائم کرتی ہے۔ اس جماعت کا قیام خدا کے منشاء کے مطابق عمل میں آیا ہے تا دنیا میں اخلاق اور روحانیت کا صحیح قیام ہو اور مختلف مذاہب کے درمیان عزت و احترام قائم ہو اور ''لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ'' کا منشاء یہ ہے کہ مذہب میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ آخر پر جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر ہے اور خاکسار کا تعارف ہے کہ امام شمشاد احمد ناصر نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ امریکہ آنے سے پہلے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی خدمت کی سعادت پا چکے ہیں۔

الاخبار اپنی انگریزی سیکشن کے صفحہ 29 پر 21 جولائی 2005ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو کے ساتھ ہماری ایک پریس ریلیز شائع کرتا ہے۔ پریس ریلیز کے اوپر لکھا ہے

کہ یہ پریس ریلیز جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے آج صبح جاری کی ہے۔اس کا عنوان ہے:

”لندن میں جو بم کا حملہ ہوا ہے وہ انسانیت کے خلاف ہے“

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور صاحب احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ہونے والے بم دھماکوں کی شدید مذمت کی ہے۔

آپ نے کہا ہے کہ آج صبح (7 جولائی 2005ء) لندن میں جو بم دھماکے ہوئے ہیں، وہ کھلم کھلا فساد اور دہشت گردی ہے۔ مَیں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ حملہ آوروں نے انسانیت کی بے حرمتی کی ہے اور اس واقعہ کی اور بم دھماکوں کی کوئی بھی وجہ نہیں ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

اسلام تو انسانیت کی اقدار قائم کرنے کے لئے آیا تھا نہ کہ معصوموں کی جان لینے کے لئے۔اسلام کی تعلیم کے مطابق جو کوئی ایک شخص کی جان لیتا ہے وہ تمام انسانیت کا قاتل ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متاثرہ افراد اور خاندانوں کو ہمدردی کا پیغام بھی بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دلی ہمدردی کے ساتھ فوت ہونے والوں کے خاندانوں سے تعزیت کرتا ہوں اور دیگر زخمی ہونے والوں اور متاثرہ افراد کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں۔

میں سب کے لئے دعا کر رہا ہوں اور اس مشکل وقت میں ہم سب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

ڈیلی بلٹن اپنی اشاعت 2 اگست 2005ء کے صفحہ A3 پر ایک خبر شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے:

”چینو کی مسجد کی لیڈر شپ حملہ کی مذمت کرتے ہیں“

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر جو احمدیہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں، نے لندن بم حملہ کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حملہ آوروں نے انسانیت کے تقدس کو پامال کیا ہے اور قرآن اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی کی جان لی جائے۔ اخبار نے لکھا کہ بم کے ذریعہ لندن

میں ٹرین اور بس پر جو حملہ ہوا تھا اس میں 52 لوگ مارے گئے ہیں اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے 4 مسلمانوں پر شبہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ خبر میسن سٹاک سٹل نے دی ہے۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے نے اپنی اشاعت 5 اگست 2005ء کے صفحہ 19 پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے "لندن میں بم کے ذریعہ حملہ اور دہشت گردی کی سخت مذمت کی ہے۔" اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ انسانیت کے خلاف دہشت گردی ہے۔ اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی دی ہے اور لکھا:

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا ہیں، نے لندن میں بم کے ذریعہ حملہ کو انسانیت کے خلاف کھلم کھلا دہشت گردی قرار دیا ہے اور اس کی شدید مذمت کی ہے۔ حملہ آور نے مکمل طور پر انسانیت کی قدروں کے خلاف کام کیا ہے اور گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔

دہشت گردی خواہ کسی قسم کی بھی ہو اس کی مذہب میں بالکل گنجائش نہیں ہے اور اسلام کی تعلیمات بھی یہی ہیں کیونکہ اسلام تو ہے ہی امن کا مذہب۔ قرآن کریم نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ جو ایک معصوم کی جان لے اس نے گویا ساری انسانیت کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متاثرین کے خاندانوں کو ہمدردی کا پیغام بھجوایا ہے اور سب کے ساتھ مخلصانہ تعزیت کی ہے۔ جو لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے آپ نے دعا کی۔

خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ کا تعارف بھی دیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت 175 ممالک میں قائم ہے (یہ 2005ء کی بات لکھی گئی ہے) جماعت احمدیہ کا قیام 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ عمل میں آیا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کا آخری زمانے میں امام مہدی، ریفارمر، مسیح موعودؑ کے طور پر انتظار ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ مختلف محاذوں پر خدمات بجا لا رہی

ہے۔ جماعت احمدیہ کو امن پسند جماعت، قانون کی پابند جماعت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ مذہب کو طاقت کے ذریعہ نہیں پھیلانا چاہئے جیسا کہ قران مجید میں حکم ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا بھی جبر نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ مکمل طور پر کھلم کھلا دہشت گردی اور فساد کے خلاف ہے۔ اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

العرب۔ اخبار نے اپنی اشاعت 10 اگست 2005ء میں صفحہ 25 پر خدام الاحمدیہ کے ریجنل اجتماع کی تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔ یہ اخبار کے انگریزی سیکشن میں ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ لاس اینجلس سے قریباً 55 خدام واطفال نے سلی کین ویلی کا سفر کیا اور 19 ویں ریجنل اجتماع میں شامل ہوئے۔ یہ اجتماع 15 تا 17 جولائی 2005ء کو منعقد ہوا۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ ہر سال خدام و اطفال یہ اجتماع کرتے ہیں تا کہ ان کے نوجوان علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیں۔ کچھ عرصہ پہلے لندن میں جو بم کے ذریعہ حملہ کیا گیا اس حوالہ سے اس سال کے اجتماع کا موضوع قدرے مختلف ہے۔ جو یہ ہے کہ نوجوانوں کو دہشت گردی کی حقیقت کے بارے میں بتایا جائے اور اسلام کی صحیح تصویر اور واضح تعلیمات سے انہیں آگاہی دی جائے کہ اسلام میں یا دیگر مذاہب میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مذہب یہ سکھاتا ہے۔

اس اجتماع کے موقعہ پر ریجنل قائد خدام الاحمدیہ مکرم امجد محمود صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر گزشتہ 116 سال سے محبت اور پیار اور بھائی چارے کا درس دے رہی ہے اور دہشت گردی کی کھلم کھلا مذمت کر رہی ہے۔ اس قسم کے اجتماع نوجوانوں کی تربیت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں تا کہ وہ معاشرہ کا امن پسند حصہ بنیں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو نے کہا کہ قرآن کریم ہمیں آپس میں پیار محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہمیں نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے

سبقت لے جانے کی تلقین کرتا ہے۔ امام شمشاد نے آنحضرت ﷺ کے نوجوان صحابہ کے سنہری کارنامے بھی بیان کئے تانوجوان انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

امام ارشاد ملہی آف شمالی کیفلیورنیا نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ خدام واطفال کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا چاہئے کیونکہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس اجتماع کے موقع پر خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف بھی شامل ہے۔

انڈیا ویسٹ نے 12 اگست 2005ء کے شمارے کے صفحہ A 31 پر اس عنوان سے خبر دی ہے:

”احمدیوں کے لیڈر نے لندن حملہ کی مزمت کی ہے“

اخبار اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے خبر دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا نے لندن میں بم حملہ کی شدید مذمت کی ہے جس سے 50 لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ مسجد بیت الحمید سے جو اس سلسلہ میں پریس ریلیز شائع ہوا ہے اس کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ دہشت گردی اور فساد پھیلانے والا ہے۔ دہشت گردوں اور حملہ آوروں نے انسانیت کے تقدس کا بالکل احترام نہیں کیا۔ یہ ظالمانہ اقدام انسانیت اور انصاف دونوں کے خلاف ہے۔ دہشت گردی خواہ کسی بھی قسم کی ہو اس کا مذہب کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے اور اسلام کے ساتھ تو اس کا کچھ بھی جوڑ نہیں ہے۔ اسلام سراسر امن کا مذہب ہے۔ آپ نے کہا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو شخص کسی ایک معصوم کی جان لیتا ہے گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔ امام جماعت احمدیہ نے متاثرین افراد کے لواحقین کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار بھی کیا ہے۔ انہوں نے سب کے لئے دعا بھی کی۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 18 اگست 2005ء کے صفحہ 20 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح کا خلاصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اپنے 1/4 سے زائد صفحہ پر شائع کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطبہ امانت دیانت، اور عہد کی پابندی سے متعلق آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع و پیروی اور آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے واقعات کی روشنی میں ارشاد فرمایا۔

اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے پر 178 ممالک میں سنا اور دیکھا گیا۔ اپنے خطبہ ٔجمعہ میں امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ آج آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اسوہ پر جس پہلو کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ہے امانت و دیانت اور عہد کی پابندی۔ یہ ایک ایسا خلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے، نہ دیانت رہتی ہے اور نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے ہادی کامل ﷺ نے اپنے عمل سے اور اپنے اسوہ سے اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا:

اب دیکھیں! آجکل بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو بڑی پڑھی لکھی اور مہذب کہنے والی قومیں کمزور قوموں کو نیچا دکھانے کے لئے ایسے حربے استعمال کر رہی ہوتی ہیں کہ انسانیت شرما جائے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی حالت میں (یعنی جنگ کے دوران) جب کہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح دشمن کو ایسی حالت میں لایا جائے جس سے وہ مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دے، آپ نے امانت و دیانت کے کیا اعلیٰ نمونے دکھائے اور تاریخ اس کی گواہ ہے کہ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے یہودی سردار کا ایک ملازم، ایک جانور چرانے والا، جانوروں کا نگران جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقہ میں آگیا اور مسلمان ہو گیا اور کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں

میں واپس نہیں جانا چاہتا۔ یہ بکریاں میرے پاس ہیں ان کا میں کیا کروں؟ ان کا مالک یہودی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعے کی طرف پھیر کر ہانک دو، وہ خود اپنے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے (امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے) فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے منافق کی یہ تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مزید حالات بیان کئے جن سے امانت اور عہدوں کی پاسداری ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کئے۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے اور ان خوش قسمتوں میں شامل فرمائے جو آنحضرت ﷺ کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بھی بننے والے ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ مَیں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انڈونیشیا میں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا کہ مخالفین نے حملہ کیا۔ کچھ احمدی زخمی بھی ہوئے۔ آج وہاں ایک اور شہر پر حملہ کرنا تھا۔ وہاں پر بھی کچھ احمدی زخمی ہوئے ہیں اور انتظامیہ کا تعاون بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ انتظامیہ نے ہمارے احمدیوں سے مسجد بھی خالی کرا لی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی ان مخالفین سے نمٹے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بیروت ٹائمز۔ یہ بھی عربی کا بڑا مشہور اخبار ہے جو لاس اینجلس ہی سے نکلتا ہے۔ خاکسار نے اس اخبار کے ایڈیٹر اور رپورٹرز سے متعدد مرتبہ بذریعہ فون بات کی ہے اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا ہے۔ اس کے ایڈیٹر بھی عیسائی ہیں۔ اس اخبار نے اپنی اشاعت 18 اگست 2005ء میں صفحہ 32 پر موجود عربی سیکشن میں ہمارے خدام الاحمدیہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر لگائی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ 15 تا 17 جولائی 2005ء کو جماعت احمدیہ کے خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع ہوا جس میں قریباً 55 نوجوان شامل ہوئے۔ جبکہ تمام ریجن سے 170 خدام و اطفال شامل ہوئے۔ یہ اجتماع سلی کین ویلی میں ہوا۔ مکرم امجد محمود صاحب نے خدام کو بتایا کہ ہم دنیا میں محبت اور عفو کا پیغام دے رہیں ہیں۔

امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو نے بھی اس موقع پر خدام سے خطاب کیا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانے کے نوجوانوں کی قربانیوں کی مثالیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ قربانیاں اور وفا جو انہوں نے دکھائے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں ان کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

شمالی علاقہ جات کے مبلغ امام ارشاد ملہی صاحب نے بھی اس موقعہ پر خطاب کیا جس میں انہوں نے نوجوانوں کو کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔

خبر کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ اگر آپ کو جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات درکار ہیں تو جماعت کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ پر جائیں۔

الانتشار العربی نے اپنے اگست کے شمارہ کے صفحہ 20 پر ''مسجد بیت الحمید چینو'' کے عنوان سے عربی سیکشن میں عربی زبان میں خبر دی کہ خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کا 15 تا 17 جولائی سالانہ اجتماع سلی کین ویلی میں ہوا جس میں لاس اینجلس سے 55 خدام واطفال شریک ہوئے۔ اس اجتماع کی کل حاضری 170 تھی اور 12 مجالس سے خدام واطفال شامل ہوئے۔ اجتماع میں علمی وورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ گزشتہ 116 سال سے یہ تعلیم دے رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ جماعت احمدیہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں پر یقین رکھتی ہے۔ مکرم امجد محمود خان صاحب ریجنل قائد نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسابقت الی الخیرات کی طرف توجہ دلائی۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں محبت واخوت اور مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے مثالوں کے ذریعہ بیان کئے۔

امام ارشاد ملہی صاحب نے بھی اس موقع پر نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں۔ خبر کے آخر میں ہماری ویب سائٹ اور مسجد بیت الحمید کا فون نمبر درج ہے۔

چینو چیمپئن نے بھی اپنی اشاعت 20 اگست 2005ء کے صفحہ A-8 پر تصویر کے ساتھ یہی مذکورہ بالا خبر دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کی۔ مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھنے والے قریباً 70 خدام و اطفال شمالی کیلیفورنیا میں اجتماع کے لئے گئے۔

الانتشار العربی نے اپنی یکم ستمبر 2005ء صفحہ 20 پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ یہ عنوان لگایا کہ یہ وقت تیر و تلوار کا نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب "مواہب الرحمان" سے ایک اقتباس شائع کیا گیا ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل اور تیر و تفنگ کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ اپنے آپ کو توبہ و پاکبازی سے مسلح کریں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اسی طریق پر آئے گی۔ دنیا اس وقت کثرت گناہ سے بھر گئی ہے اور یہ وقت شمشیر زنی کا نہیں ہے۔ بلکہ تزکیہ نفس کرنے کا ہے اور اس وقت جس طرح فساد دشمنوں کے دلوں میں ہے اسی طرح قریباً مسلمانوں کے دلوں میں بھی ہو گیا ہے۔ اس وقت بجز عفت اور تقویٰ کے کچھ نہیں ہو گا۔ خدا مسلمان بادشاہوں کی غفلت اور سستی کی وجہ سے مدد نہیں کرے گا اور وہ لوگ دین سے بالکل بے پرواہ اور غافل ہو گئے ہیں بلکہ اپنا غضب نازل کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا کی حدود کو بالکل بھول گئے ہیں اور خدا کے حکموں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اور وہ متقی نہیں ہیں۔

الاخبار یہ بھی عربی کا اخبار ہے۔ اس کے ایڈیٹر ایک عیسائی ہیں ''سام سبا'' بہت اچھے شریف النفس ہیں۔ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں بڑے ادب اور احترام کے ساتھ۔ اس اخبار کے ساتھ بھی خاکسار نے رابطہ کیا۔ اور اب قریباً پندرہ برس ہو رہے ہیں کہ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ رمضان المبارک اور دیگر مواقع پر خاکسار کو توجہ دلائے گا کہ عربی میں مضمون لکھ کر دیں اور اخبار کو بھجوائیں۔ باوجود عیسائی ہونے کے اب آنحضرت ﷺ کا نام بھی بہت ادب اور احترام سے لیتا ہے۔

اس کی خصوصیت کے ساتھ وجہ یہ بنی کہ جب سے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پڑھنے اور اپنے اخبار میں دینے شروع کئے ہیں ان کا علم بھی بڑھا اور انہیں جماعت کے عقائد کا بھی علم ہوا اور جو عقیدت ہمیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے اس کا بھی علم ہوا۔ اس لئے ہمیشہ ادب واحترام کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ حضور انور کے خطبات کا ہی اثر ہے الحمد للہ علیٰ ذالك۔ حالانکہ خود عیسائی ہے۔

یہ اخبار اپنی ستمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 30 پر (انگریزی سیکشن) میں ہمارے جلسہ سالانہ امریکہ کی خبر دیتا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 57واں جلسہ سالانہ ورجینیا کے ایکسپو سنٹر میں جو کہ 2 تا 4 ستمبر 2005 منعقد ہوا بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں قریباً 4 ہزار سے زائد مندوبین سارے امریکہ سے شامل ہوئے۔ امریکہ کے علاوہ کینیڈا اور پاکستان سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ جمعہ کے دن جماعت امریکہ کے نیشنل صدر ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر نے پہلے سیشن کی صدارت کی۔ سیشن شروع ہونے سے پہلے انہوں نے لوائے احمدیت بھی لہرایا۔

انہوں نے احباب کو جلسہ میں خوش آمدید کہا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جو کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ہیں، کا اس موقعہ کے لئے پیغام پڑھ کر سنایا۔

اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ جماعت کے لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے تا وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ ممبران جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کے لئے وقف رکھیں۔ نیز وہ ہر قسم کی بدعات و شروعات سے بھی اجتناب کریں۔ خصوصیت کے ساتھ شادی بیاہ کے مواقع پر غیر شرعی و غیر اسلامی رسومات سے بچیں۔

ہفتہ کے دن مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے مہمانوں کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کے صحابہ کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ انہوں نے کس طرح ہر موقع پر ہر قسم کی قربانی دے کر بھی امن کو قائم کیا اور برداشت اور ایک دوسرے کے ساتھ احترام کا سلوک کیا باوجود اس کے کہ انہیں سخت تکالیف دی گئیں۔ مکرم ڈاکٹر ظفر صاحب نے اسلام کے بارے میں جو شبہات اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ بھی کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔

اس کے بعد ایک پینل نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پینل میں امام شمشاد ناصر آف کیلیفورنیا، امام مبشر صاحب آف شکاگو، امام انعام الحق کوثر آف نیویارک، مسٹر ناصر ملک، سیکرٹری تربیت نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ 3 دن کے جلسہ میں جن عناوین پر تقاریر ہوئیں ان میں ”اللہ تعالیٰ پر توکل، آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی سیرت کے پہلو، اخوت و محبت، اطاعت“

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ مکرم منعم نعیم صاحب نے گزشتہ 2 سال کی ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات اور جو ہدف حاصل کئے کو بیان کیا۔ انہوں نے خاص طور پر بتایا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ انڈونیشیا کے سونامی سے متاثر ہونے والے خاندان، اسی طرح گیانا میں، پھر امریکہ میں قطرینہ سونامی سے متاثرین کی مدد کی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ویسٹ کوسٹ کے علاقہ سے بھی مقررین نے تقاریر کیں جن میں امام شمشاد ناصر، مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب اور مکرم امجد محمود خان صاحب شامل ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امجد محمود خان صاحب نے بتایا کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آنے کی غرض یہ تھی کہ تلوار کی بجائے قلم سے جہاد کیا جائے۔ اور امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ خلافت کی پوری پوری اطاعت کی جائے کیونکہ اس میں جماعت کی ترقیات ہیں اور خلافت کے ذریعہ ہی اتحاد قائم ہو گا۔ اور خلافت کے ذریعہ ہی ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔

انڈیاویسٹ نے 9 ستمبر 2005ء صفحہ C-34 پر ہمارے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر ایک تصویر کے ساتھ اس عنوان سے دی ہے۔

''مسلم نوجوان اکٹھے ہوئے ہیں'' تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ مسلمان نوجوان اور امام شمشاد ناصر سلی کین ویلی میں اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ:

ویسٹ کوسٹ کی 12 مجالس سے قریباً 270 خدام واطفال (مسلم نوجوان) یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تا 3 دن روحانی اور دینی ماحول میں رہ کر اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں۔ دوران اجتماع علمی وورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ ریجنل قائد مکرم امجد محمود خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو شروع دن سے ہی دہشت گردی اور فساد کے خلاف ہیں اور اسی بات کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس قسم کا اجتماع اس مقصد کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

امام شمشاد ناصر نے بھی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے اسلاف کی تاریخ کو بھی پڑھنا چاہئے، کہ کس طرح نوجوانوں نے اسلامی تاریخ میں سنہری کارنامے سرانجام دیئے، ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ اجتماع میں مقابلہ جات میں جیتنے والوں کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 جنوری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط19

الانتشار العربی۔ اس اخبار کا خاکسار پہلے تعارف کرا چکا ہے۔ اس نے اپنی اشاعت 15 ستمبر 2005ء میں صفحہ 27 پر ہمارا ایک پریس ریلیز شائع کیا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ امریکہ کے 57 ویں جلسہ سالانہ کی تفصیل ہے۔ اخبار نے دو فوٹوز بھی دی ہیں۔ ایک بڑی فوٹو میں، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب جلسہ کی صدارت کر رہے ہیں۔ اور ان کے دائیں طرف استاذی المکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر تشریف فرما ہیں جبکہ دوسری طرف مکرم ملک ناصر محمود صاحب، دوسری تصویر میں جلسہ سالانہ کے سامعین نظر آرہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا 57 واں جلسہ سالانہ ورجینیا کے ایکسپو سینٹر میں 2 تا 4 ستمبر منعقد ہوا۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نیشنل صدر امریکہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ لوائے احمدیت کے لہرانے کے بعد پہلے سیشن میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ حضرت مرزا مسرور احمد عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا نے اس موقعہ کے لئے ارسال کیا تھا۔

حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا کہ ممبران جماعت احمدیہ کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے جس کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔ ممبران کو چاہئے کہ وہ اپنے اوقات کو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کے لئے وقف کریں اور اپنی زندگیوں میں سے غیر شرعی اور غیر اسلامی رسومات کو نکال باہر کریں۔ خصوصاً ایسی بدعات اور غیر اسلامی باتیں جو شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے مہمانوں کے سیشن میں انہیں خوش آمدید کیا اور آنحضرت ﷺ کی حالات زندگی بیان کئے کہ باوجود سخت تکالیف کے آپ نے ہر قیمت پر امن کو قائم رکھنے کی کوشش کی۔

ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے مہمانوں (غیر مسلموں) کے شکوک وشبہات کا بھی اپنی تقریر میں ازالہ کیا جو کہ وہ مذہب اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ سے متعلق رکھتے ہیں۔

اس کے بعد ایک پینل نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ پینل میں امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو، امام مبشر احمد آف شکاگو، امام انعام الحق کوثر صاحب آف نیویارک کے علاوہ ناصر محمود ملک نیشنل سیکرٹری تربیت امریکہ شریک تھے۔

مکرم منعم نعیم نے ہیومینیٹی فرسٹ کے بارے میں بتایا۔ ساؤتھ کیلیفورنیا سے بھی لوگ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے امام شمشاد ناصر نے خلافت کی اطاعت پر تقریر کی اور بتایا کہ ہماری ساری ترقیات خلافت اور خلافت کی اطاعت سے وابستہ ہیں۔ سید وسیم نے نظام وصیت میں شامل ہونے کی برکات پر اور امجد محمود خان نے بتایا کہ یہ زمانہ قلم کے جہاد کا ہے نہ کہ طاقت کے زور سے منوانے کا۔ انہوں نے کہا کہ مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کے آنے کی غرض بھی یہی ہے کہ لوگوں کو پیار، محبت سے اسلام کی دعوت دی جائے۔ کسی کو طاقت کے زور سے نہیں منوانا چاہیئے۔

خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کیا گیا ہے اور جماعت کی ویب سائٹ کا ذکر ہے۔

چینو ویلی نیوز 17 ستمبر 2005ء صفحہ B-7 پر ’’لوکل لیڈر جلسہ میں شامل ہوئے ہیں‘‘ کے عنوان سے ہماری خبر شائع کرتا ہے۔

ہم نے تو جلسہ سالانہ کی خبر دی تھی۔ تفصیل کے ساتھ۔ مگر اخبار نے صرف یہ خبر دی کہ مسجد بیت الحمید کے لوکل لیڈر امام شمشاد ناصر نے جماعت احمدیہ امریکہ کے 57 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور تقریر کی۔ جلسہ میں 4 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے شمشاد ناصر نے اس سے پہلے پاکستان، گھانا، سیرالیون میں بھی خدمت کی ہے۔

یوز ایشیا نے اپنی 21 ستمبر 2005ء کی اشاعت میں ہمارے 57 ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ اس میں سامعین جلسہ کی ایک تصویر بھی ہے جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ سامعین جلسہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر کی تقریر سن رہے ہیں۔

جلسہ کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جلسہ کی حاضری 4 ہزار سے زائد تھی۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے جلسہ کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں تقویٰ اور عبادت الٰہی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں تقریر کی اور غیر مسلموں کے شبہات کا ازالہ بھی کیا۔ اخبار نے لکھا کہ سب مہمانوں کے اعزاز میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔

پاکستان ٹائمز نے 22 ستمبر 2005ء مذہبی سیکشن میں ایک بڑی تصویر کے ساتھ ہماری جماعت کی خبر شائع کی ہے۔ کہ ہزاروں احمدیوں نے ورجینیا میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ تصویر میں سامعین دکھائے گئے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کا 57 واں جلسہ سالانہ ورجینیا کے ایکسپو سینٹر میں ہوا جس میں ہزاروں احمدی شریک ہوئے۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت امریکہ نے جلسہ کی صدارت کی اور آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات سنائے۔ اس موقعہ پر ایک پینل بھی تشکیل دیا گیا تھا جنہوں نے مہمانوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ اس پینل میں امام شمشاد ناصر آف کیلیفورنیا، امام مبشر آف شکاگو، امام انعام الحق کوثر آف نیویارک اور ناصر ملک تھے۔

امجد محمود نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت قلم کا جہاد ہے اور یہی مقصد بانی جماعت احمدیہ کے آنے کا ہے۔ منعم نعیم چیئرمین آف ہیومینیٹی فرسٹ نے بھی تقریر کی اور اس کے ذریعہ سے ہونے والی خدمات کا ذکر کیا۔

انڈیا ویسٹ۔ 23 ستمبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 34 C پر ہماری ایک خبر شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے۔

”طلباء اسلام سیکھنے کے لئے مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔“

اخبار لکھتا ہے کہ مختلف سکولوں سے بہت سے طلباء نے جماعت احمدیہ کیلیفورنیا کی مسجد بیت الحمید چینو کا وزٹ کیا تا وہ اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ اور ان کے سکول میں جو سوشل سٹڈیز پڑھائی جاتی ہے اس کے امتحان میں وہ زائد نمبرز بھی حاصل کر سکیں۔

امام شمشاد ناصر جو یہاں پر جماعت احمدیہ کے آفس ہولڈر ہیں انہوں نے طلباء کو اسلامی تاریخ، عقائد اور مسلمان کس طرح اسلامی تعلیمات پر عقائد کے مطابق عمل کرتے ہیں، کے بارے میں بتایا۔

سوالوں کے جواب میں امام نے طلباء کے درج ذیل سوالوں کا جواب بھی دیا کہ مسلمان خواتین پردہ کیوں کرتی ہیں، سؤر کھانا کیوں حرام ہے، پانچ وقت کی نمازیں کیوں رکھی گئی ہیں۔

طلباء نے دہشت گردی کے بارے میں بھی سوالات کئے۔ فلسطین اور اسرائیل کے معاملہ کے بارہ میں۔ امام شمشاد نے بتایا کہ بعض اوقات سیاسی لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مذہب کو استعمال کرتے ہیں۔ اس وزٹ میں طلباء کو مسجد بھی دکھائی گئی اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

اس خبر کے ساتھ طلباء کی ایک تصویر بھی شائع ہوئی ہے جس میں طلباء کرسیوں پر بیٹھے اپنے والدین کے ساتھ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔

چینو چیمپئن 24 ستمبر 2005ء پر ہماری رمضان المبارک کی مختصر اًخبر شائع کرتا ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک روزہ رکھنا بھی ہے۔ رمضان المبارک سے متعلق اگر کوئی معلومات چاہتے ہیں تو امام شمشاد سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون نمبر بھی درج ہے۔

بیروت ٹائمز نے 29 ستمبر 2005ء صفحہ 25 پر پورے صفحہ کا رمضان المبارک کے بارے میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ مضمون شائع کیا ہے۔

یہ عیسائی اخبار ہے تاہم اس نے مضمون کا عنوان خود ہی قرآن کریم کی ایک آیت سے اخذ کیا ہے یعنی

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔ شهر رمضان المبارك

مضمون میں خاکسار نے امریکہ میں رمضان کے بارہ میں لکھا کہ شروع ہو رہا ہے پھر آنحضرت ﷺ کی احادیث نبویہ سے ماہ رمضان کی عظمت اور برکات اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی اور ہمیں اس وقت سونامی سے جو افراد متاثرہ ہوئے ہیں، ان کی دل کھول کر مدد کرنی چاہئے اور اس کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ بھی دی گئی ہے۔

پھر روزہ کیا ہے؟ روزے کے مقاصد، روزہ کس پر فرض ہے، کن امور سے روزہ باطل ہو جاتا ہے، روزہ کھولنے کے اوقات، بغیر عذر کے روزہ نہ رکھنے والے نیز رمضان کا پیغام لکھا ہے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا تعارف ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 29 ستمبر 2005ء پر خاکسار کا مضمون ''رمضان کا بابرکت مہینہ'' از امام سید شمشاد احمد ناصر آف لاس اینجلس کے عنوان سے پورے صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے روزہ کی حکمت و فلسفہ، روزے کی حکمت اور غرض و غایت، رمضان اور روزہ کی برکات و فوائد، روزہ کس پر فرض ہے، رمضان کا اصل مقصد، روزہ رکھنے کا طریق و آداب، روزہ کی نیت، روزہ افطار کرنے کا وقت، وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ رکھنے کا ثواب وفضیلت، روزہ اور قبولیت دعا کے اوقات، وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلا عذر روزہ نہ رکھنے والے اور رمضان کیا پیغام دینے آتا ہے، جیسے امور لکھے ہیں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبرز درج ہیں۔

اردو لنک نے 30 ستمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر اور مسجد نبوی میں روضۂ رسول کے گنبدہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے ''رمضان کا

بابرکت مہینہ“ خاکسار نے اس مضمون میں تفصیل کے ساتھ روزے کے مسائل، برکات اور فضائل بیان کئے ہیں۔ یہ پورے صفحہ پر محیط مضمون ہے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام، مسجد کا ایڈریس اور فون نمبرز دیئے گئے ہیں۔

وائس آف اسلام کی اشاعت میں بھی خاکسار کا رمضان کے حوالہ سے مضمون اردو سے انگریزی ترجمہ میں شائع ہوا۔ یہ وہی مضمون ہے جو پاکستان ٹائمز میں شائع ہوا تھا۔ یعنی ”رمضان کا بابرکت مہینہ“۔ ایڈیٹر نے مضمون کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

الاخبار ستمبر 2005ء صفحہ 27 پر جو عربی اخبار ہے اس نے اپنے انگریزی کے سیکشن میں خاکسار کا مضمون انگریزی زبان میں ”رمضان کی برکات“ کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے رمضان کا مقصد، روزہ کیا ہے اور اس کے فوائد وبرکات کے بارے میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں خاص طور پر غرباء کا خیال رکھنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں فون نمبر دیا گیا ہے تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں، رابطہ کرلیں۔

اِن لینڈ ویلی ڈیلی بلٹن نے اپنے سٹاف رائٹر میسن سٹاک سٹل کے حوالہ سے مختصراً خبر امریکہ کے 57 ویں جلسہ سالانہ کی دی جس کا عنوان یہ ہے:

”امام جلسہ سالانہ سے واپس آگیا ہے۔“

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا سالانہ جلسہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ورجینیا ہوا تھا جس میں 4 ہزار کے قریب مندوبین شامل ہوئے۔ جلسہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کی تفصیل کے علاوہ ایک پینل نے سوالوں کے جواب دیئے جس میں امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو بھی شامل تھے۔

العرب اخبار نے اپنے عربی سیکشن 5 اکتوبر 2005ء کے صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون ”رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ“ کے عنوان سے شائع کیا اور جس میں روزہ کی برکات، فضائل اور روزہ کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا، شائع کیا۔

العرب اخبار نے عربی سیکشن میں خاکسار کے مضمون ”رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ“ کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اس حصہ مضمون میں خاکسار نے جن امور کو بیان کیا وہ یہ ہیں:

روزہ رکھنے کی عمر، کن پر روزہ فرض ہے، روزہ رکھنے کے اوقات، وہ امور جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور وہ کون سے امور ہیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا نیز بغیر عذر کے روزہ چھوڑنا گناہ ہے اور رمضان کا کیا پیغام ہے۔

مضمون کے آخر میں جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ الاسلام کا حوالہ اور فون نمبرز دیئے گئے ہیں تا لوگ مزید معلومات کے لئے رابطہ کر سکیں۔

الانتشار العربی نے اپنے 6 اکتوبر 2005ء کے شمارہ کے صفحہ 18 پر ¼ صفحہ کا ہماری مسجد کی طرف سے علاقہ کے تمام مسلمانوں کو رمضان المبارک کی مبارکباد، خیر سگالی اور نیک تمناؤں کا پرخلوص پیغام شائع کیا ہے۔ مسجد کا فون نمبر بھی ہے۔

الانتشار العربی۔ اس اخبار نے بھی اپنے عربی سیکشن میں خاکسار کا مندرجہ بالا رمضان المبارک کے بارے میں مضمون شائع کیا۔ 6 اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 32 پر مضمون کے ساتھ انہوں نے خاکسار کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

مسلم وائس کمیونٹی نیوز پیپر۔ یہ انگریزی کا اخبار مسلم کمیونٹی کی طرف سے ایروزونا سٹیٹ سے نکلتا ہے اور ایروزونا کے علاقہ کیلیفورنیا اور لاس ویگاس میں مسلمانوں کی کونٹی میں پڑھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی ترجمانی کا اخبار ہے۔ خاکسار نے ان کے ایڈیٹر سے رابطہ کیا اور تعارف کرایا۔ انہوں نے تعاون کا یقین دلایا۔

خاکسار نے ان کو اپنا ایک مضمون انگریزی میں بھجوایا جس کا عنوان تھا:

"رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔"

اس مضمون میں خاکسار نے درج ذیل امور کی طرف توجہ دلائی ہے:

1۔ پنجوقتہ نماز باجماعت کا اہتمام۔

2۔ نماز تہجد میں باقاعدگی۔

3۔ رمضان میں روزانہ نماز تراویح کی ادائیگی۔

4۔ تلاوت قرآن کریم۔

5۔ زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے کی طرف توجہ۔

6۔ ذکرِ الٰہی کرنے کی تلقین۔ (اس ضمن میں خاکسار نے قرآن کریم کی چند دعائیں اور احادیث نبویہ کی بعض دعائیں بھی نقل کی ہیں۔)

7۔ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ترغیب۔

8۔ استغفار اور توبہ کی طرف توجہ۔

9۔ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے کی تلقین۔

10۔ فطرانہ کی بروقت ادائیگی تاکہ بروقت مستحقین میں تقسیم کیا جاسکے۔

11۔ رمضان المبارک میں مسنون اعتکاف اور اس کے مسائل۔

12۔ رمضان میں لیلۃ القدر کی تلاش اور اس کی راتوں میں عبادت اور تہجد کا قیام۔

13۔ عید الفطر کیسے منائی جاتی ہے وغیرہ

اس مضمون میں قرآن واحادیث اور فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آخر میں اپنا نام، مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور 1-800 WHY ISLAM کا ٹول فری نمبر دیا گیا ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 6 اکتوبر 2005ء کے صفحہ 9 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ پورے صفحہ پر رمضان المبارک کے حوالہ سے مضمون شائع کیا گیا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

اس مضمون میں بھی مذکورہ بالا امور لکھے گئے ہیں۔

لاس اینجلس ٹائمز۔ یہ یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس کی 8 اکتوبر 2005ء بروز ہفتہ کی اشاعت کے صفحہ A5 پر ہماری جماعت کی ایک خبر آئی ہے۔

پاکستان کے حوالہ سے خبر کا عنوان ہے کہ

"اقلیتوں کی مسجد پر حملہ میں 8 ہلاک"

اخبار لکھتا ہے کہ حملہ آور نے مسجد کے اندر گھس کر فائر کر دیا۔ یہ مسجد مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) کی تھی۔ حملہ کرنے سے 8 آدمی موقعہ پر ہی مارے گئے اور 19 زخمی ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی مسجد پر یہ حملہ "مونگ" جگہ پر ہوا جو کہ اسلام آباد سے 150 میل دور ہے۔ انتہا پسند مسلمان، احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

اخبار نے لکھا کہ ممتاز علی خان جن کی عمر 55 سال ہے، نے بتایا کہ میں نیچے گر گیا تھا۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آئی تو میں نے اپنے آپ کو ہسپتال میں پایا۔ وقار حیدر ضلع کے چیف پولیس نے کہا ہے کہ یہ بتانا مشکل ہے کہ اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے یا کون اس حملہ کا ذمہ دار ہے۔ (یہ مسجد جماعت احمدیہ کی تھی اور احمدیوں کی مساجد پر اس طرح کے حملہ ہوتے رہتے ہیں۔)

ڈیلی بلٹن۔ یہ لاس اینجلس کا دوسرا بڑا اہم اخبار ہے۔ اس نے اپنی اشاعت 8 اکتوبر 2005ء کے صفحہ B3 پر قریباً نصف صفحہ کی خبر دی جس میں ایک تصویر بھی ہے۔ اس تصویر میں خواتین روتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ اس تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن خواتین سوگ مناتے ہوئے۔ مونگ رسول پاکستان میں قاتل نے ایک اقلیتی مسلمان فرقہ کی مسجد میں گھس کر نمازیوں پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 8 افراد جاں بحق ہو گئے۔

خبر کا عنوان ہے:

"پاکستان میں مسجد پر حملہ کر کے 8 اشخاص مار دیئے گئے"

یہ خبر دلشاد خان نے لکھی ہے اور ایسوسی ایٹڈ پریس سے لی گئی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ مونگ، پاکستان میں جمعہ کا دن تھا جب وہاں ایک اقلیتی فرقہ کی مسجد میں گھس کر حملہ آور نے فائرنگ کی۔ یہ فرقہ وہ ہے جسے پاکستان میں مسلمان کہلانے کی ممانعت ہے۔ پولیس اور ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق حملہ میں 8 لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔

یہ واقعہ مونگ میں پیش آیا جس کی آبادی 18،000 افراد پر مشتمل ہے اور یہ علاقہ اسلام آباد سے 150 میل دور واقع ہے۔

اس شہر میں احمدیہ فرقہ کے قریباً 150 لوگ رہتے ہیں۔ یہ بانی اسلام محمد ﷺ کے ختم نبوت کے بارہ میں دوسرے فرقوں سے مختلف عقیدہ رکھتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ پولیس آفیشل محمد عارف نے کہا کہ 3 آدمی موٹر سائیکلوں پر آئے جن میں سے دو نے جمعہ کے دن مسجد کے اندر جا کر فائرنگ شروع کر دی۔ ڈاکٹر ارشد نے بتایا کہ اس کے نتیجہ میں 8 آدمی قتل ہو گئے اور 19 زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

مسعود احمد راجہ جو کہ ہارٹ سپیشلسٹ ہیں اور اسی اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، نے بتایا کہ انہوں نے 3 آدمیوں کو دیکھا جو چہرے پر ماسک چڑھائے ہوئے تھے اور وہ فرار ہو رہے تھے۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون تھے؟ جب میں مسجد پہنچا ہوں تو دیکھا کہ لوگ رو رہے ہیں اور ہر طرف خون ہی خون ہے۔ یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ یہ حملہ کس نے کیا لیکن ایسا لگتا ہے کہ مذہبی دہشت گردی کی گئی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ فرقہ کا قیام 1889ء میں ہوا جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام تھے جنہوں نے 19 ویں صدی میں نبی ہونے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دعویٰ کیا۔ اس احمدیہ فرقہ کو

بہت سے ممالک میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور پاکستان میں 1970ء سے قانونی طور پر انہیں مسلمان کہلانے سے روکا گیا ہے۔

صادق احمد شیر از جو کہ نماز پڑھا رہے تھے، نے کہا ہے کہ گولی میرے سر سے گزر کر دیوار کو لگی۔ حملہ آوروں نے مسلسل 5 منٹ تک فائرنگ کی اور کوئی شخص بھی مسجد سے باہر نہیں جاسکتا تھا۔ بس اس کے بعد ہر طرف رونے کی آوازیں تھیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر وقار حیدر نے کہا ہے کہ اس وقت پتہ نہیں لگ رہا کہ اس حملہ کے پیچھے کن تنظیموں کا ہاتھ ہے۔

تمام اقلیتی فرقوں نے اس حملہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت اقلیتوں کو تحفظ دینے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ شہباز بھٹی جو پاکستان میں اقلیتوں کے لیڈر ہیں، نے کہا کہ یہ سفاکانہ حملہ ہے اور بربریت کی مثال ہے اور یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں کے جان، مال اور عزت کے تحفظ میں بالکل ناکام ہوچکی ہے۔ شیخ رشید وزیر اطلاعات نے حملہ کی مذمت کی۔

نیوز ایشیا 12 اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں صفحہ A 12 پر یہ خبر شائع کرتا ہے:

”8 احمدی حملہ میں قتل کر دیئے گئے“

منڈی بہاؤ الدین۔ اخبار لکھتا ہے کہ 8 آدمی مارے گئے اور 19 شدید زخمی ہوئے ہیں۔ حملہ آوروں نے منڈی بہاؤ الدین میں ایک احمدیہ مسجد پر حملہ کیا۔ حملہ آور نے بیت الذکر میں فائرنگ کی جبکہ احمدی اپنی مسجد میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ جگہ مونگ کہلاتی ہے۔ جو لوگ مارے گئے ہیں ان میں محمد اسلم کولا، یاسر احمد کولا، راجہ محمد الطاف، عابد خان، راجہ محمد اشرف، نوید احمد، راجہ عبد المجید اور راجہ محمد ایوب شامل ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے پولیس نے کہا ہے کہ یہ دہشت گردی ہے۔ فرقہ واریت کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔ گورنمنٹ کے وزیر شیخ رشید اور دیگر لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے۔

بیت الذکر کے امام الصلوٰۃ نے کہا کہ وہ نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے فائرنگ کی آوز سنی۔ انہوں نے فوراً اپنے آپ کو زمین پر لٹادیا۔ حملہ آوروں نے سمجھا کہ میں مر گیا ہوں اس طرح میری جان بچی۔

لوگوں نے بتایا کہ وہاں پر ہر طرف خون ہی خون نظر آرہا تھا اور رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہمسائے وہاں پہنچے اور انہوں نے زخمیوں کو طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچانے کی کوشش کی۔

پاکستان ٹائمز 13 اکتوبر 2005ء کے پہلے صفحہ پر خبر دی جس کا بقیہ حصہ صفحہ 37 پر ہے۔ خبر کا متن یہ ہے:

"منڈی بہاؤالدین میں قادیانی عبادت گاہ پر فائرنگ۔8 افراد ہلاک"

ملزمان نے اندر گھس کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ حملہ آور موٹر سائیکلوں پر فرار ہو گئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ منڈی بہاؤالدین سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع موضع مونگ میں 4 نامعلوم ملزمان نے گزشتہ روز علی الصبح قادیانی عبادت گاہ میں داخل ہو کر اچانک کلاشنکوف سے فائرنگ کر دی۔ اس افسوسناک واقعے میں 8 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ حملہ آور موٹر سائیکلوں پر فراد ہو گئے۔ اخبار نے ناموں کی اور ان کی عمروں کی تفصیل بھی دی ہے جو اس موقعہ پر مارے گئے۔

اخبار مزید لکھا ہے کہ منڈی بہاؤ الدین میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کے خاندانوں کی درجنوں خواتین صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں۔

جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر چوہدری محمود احمد نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس واقعہ کو کھلی دہشت گردی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ امن پسند اور محبِّ وطن جماعت ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ پولیس اسے کیا رنگ دے گی؟

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 13 اکتوبر 2005ء کے صفحہ 37 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مضمون کا عنوان ہے:

"رمضان کا بابرکت مہینہ"

اس مضمون میں خاکسار نے روزہ کیا ہے، روزہ کے فقہی مسائل، روزہ رکھنے کے اوقات، روزہ کا مقصد، روزہ رکھنے کا ثواب، روزہ کی فضیلت اور اہمیت، روزہ رکھنے کی عمر اور دیگر مسائل بیان کئے ہیں۔ قرآنی آیات، احادیث نبویہ بھی اس ضمن میں درج کی گئی ہیں۔

پاکستان ٹائمز نے 13 اکتوبر 2005ء کے صفحہ 9 کی اشاعت پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ایک اپیل شائع کی ہے جس عنوان ہے:

ہم وطنوں سے مخلصانہ، محبانہ اور دردمندانہ اپیل۔ از امام سید شمشاد احمد ناصر۔ لاس اینجلس

خاکسار نے پاکستان میں زلزلہ سے متاثرہ افراد کے لئے، پاکستان اور امریکہ میں رہنے والے احباب کو دل کھول کر چندہ اور مالی معاونت کی اپیل کی ہے اور رمضان المبارک کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سخاوت ان دنوں میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہو جاتی تھی اور آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی درج کی ہے کہ رحم کرنے والوں پر رحمان خدا بھی رحم کرے گا۔

خاکسار نے اپیل کی کہ سب کو متحد ہو کر اور اختلافات بھلا کر اس سانحہ کے وقت متاثرین کی مدد کرنی چاہئے۔ خاکسار نے آخر میں یہ بھی لکھا:

"اسی طرح گزشتہ سال اور پیوستہ سالوں میں بھی رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی سنی، شیعہ مساجد میں ایک دوسرے کا قتل عام ہوا۔ اس قبیح فعل سے اسلام کی کون سی خدمت ہوئی؟

مضمون کو خاکسار نے احادیث نبویہ ﷺ بیان کرنے کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ پر ختم کیا ہے۔ اور نام کے ساتھ فون نمبر بھی درج کیا ہے۔

انڈیا ویسٹ 14 اکتوبر 2005ء کی اشاعت صفحہ B24 پر مذہب کے سیکشن میں جماعت احمدیہ کی خبر شائع کرتے ہوئے عنوان لکھتا ہے کہ

"رمضان کے مہینہ میں زلزلہ سے متاثر لوگوں کی فوری مدد کی جائے"

اخبار نے اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا کہ مسلمانوں کو اس وقت خاص طور پر یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ قطرینہ اور ریٹا کے آفت زدگان کے لئے دل کھول کر مدد کریں۔ ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے کیا کہ اس وقت بہت ضروری ہے کہ مسلمان فراخدلانہ سخاوت کریں اور سیلاب زدگان اور طوفانوں سے تباہ شدگان اور متاثر لوگوں کی مدد کریں۔ اس سلسلہ میں اخبار نے ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف بھی دیا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے 20 اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں "اسلامی صفحہ" خاکسار کا ایک مضمون اردو میں شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "رمضان کا بابرکت مہینہ" یہ پورے صفحہ کا مضمون ہے جس میں روزہ کی تعریف، روزہ کب رکھا جاتا ہے، روزہ سے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات، مثلاً جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اس کا روزہ رکھنا بے کار ہے۔ پھر یہ بیان کیا گیا ہے کہ روزہ کا مقصد نفس کی اصلاح ہے۔ جس سے روحانی واخلاقی تبدیلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (185:2) اگر تم روزہ رکھا لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔ اور فرمان نبوی ﷺ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ پھر روزہ رکھنے کی فضیلت، روزہ کے مسائل، سحری وافطاری کے اوقات اور آخر میں رمضان کا پیغام بیان کیا گیا ہے مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر ہے تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ کال کر سکیں۔

الانتشار العربی نے اپنی 2 0اکتوبر 2005 صفحہ 30 کی اشاعت پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ نصف صفحہ پر شائع کیا ہے۔

یہ خطبہ جمعہ رمضان المبارک کی برکات سے متعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ نے روزے اس لئے فرض کئے ہیں تا تم تقویٰ اختیار کرو اور پھر روحانی و اخلاقی کمزوریوں سے بھی بچو اور تا تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو۔ یہ حقوق اللہ ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں رمضان کا انتظار کرنا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں کی تھیں جو تقویٰ اختیار کیا تھا جو منزلیں حاصل کی تھیں ان کا فیض پا سکتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی بہت سی احادیث بھی بیان فرمائیں۔ جن میں رمضان کی برکات کا ذکر ہے۔ اخبار نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرشِ الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ میں سے اخبار نے یہ حدیث بھی لکھی کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے، ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے......

حضرت ابوہریرہؓ کی اس روایت کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کو اس حدیث میں کھول دیا کہ صرف روزے رکھنا کافی نہیں ہیں بلکہ روزے ان تمام لوازمات کے ساتھ رکھنے ضروری ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اپنے روزوں کے معیار کو دیکھنا اور تقویٰ کی طرف قدم بڑھنے کا تبھی پتہ چلے گا جب ہم اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے، دوسرے کا عیب تلاش نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے عیب اور کمزوریاں

تلاش کر رہے ہوں گے، یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے اور کتنی برائیاں ترک کی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں حقیقی تزکیہ نفس عطا کرے اور ہماری روحانی حالت میں بہتری پیدا ہو اور ہمارا ہر فعل خدا کی رضا کے لئے ہو۔

اخبار نے خطبہ کے آخر میں لکھا کہ:

امام (حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے مزید بتایا کہ آج ایک افسوسناک خبر آئی ہے TV پر آپ نے سن لی ہو گی کہ منڈی بہاؤالدین کے نزدیک مونگ رسول ایک جگہ ہے کہ وہاں پر احمدی فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ دو مخالفین احمدیت ہماری مسجد احمدیہ میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ شروع کر دی اور پھر فرار ہو گئے۔ جس سے 8 احمدی شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کا بھی خود سامان پیدا فرمائے۔ رمضان میں جہاں احمدی نیکیوں کے حصول اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے یہ ملاؤں کے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان ٹولہ، سارے مسلمان تو ایسے نہیں ہیں ان میں سے ایک مخصوص ٹولہ ہے، یہ لوگ اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شاید ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ امام مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 20 اکتوبر 2005ء میں صفحہ 28 پر خاکسار کا ایک مضمون عربی زبان میں شائع کیا۔ عنوان تھا "كيف يمكن ان نستفيد من شهر رمضان المبارك" کہ ہم رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس میں خاکسار نے درج ذیل باتیں بیان کیں۔ پانچ نمازوں کے باجماعت قیام سے، نماز تہجد سے، نماز تراویح پڑھ کر، روزانہ تلاوت

قرآن کریم سے، بہت دعا کریں یعنی بہت زیادہ دعاؤں کے ذریعہ سے، ذکر الٰہی، استغفار اور درود شریف کے ذریعہ سے۔ اخبار نے خاکسار کی تصویر بھی مضمون کے ساتھ شائع کی۔

اردو لنک 20 اکتوبر 2005ء صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے

رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے۔

یہ پورے صفحہ کا مضمون ہے جس میں خاکسار نے نماز باجماعت، قیام اللیل (تہجد و تراویح)، تلاوت قران کریم، دعائیں کریں دعائیں کریں دعائیں کریں، ذکر الٰہی، توبہ استغفار، درود شریف کا ورد، صدقہ و خیرات، فطرانہ کی بروقت ادائیگی اور اہمیت، رمضان کا آخری عشرہ، لیلۃ القدر، اعتکاف اور عید الفطر، امور کی قرآن اور حدیث سے اہمیت و برکات اور فضائل بیان کئے ہیں۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون اور ایڈریس بھی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 جنوری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط20

اِن لینڈ ڈیلی بلٹن اپنی 23 اکتوبر 2005ء کی اشاعت صفحہ A3 پر خبر دیتا ہے کہ

"مسلمان زلزلہ سے متاثرین کے لئے فنڈز (رقم) اکٹھے کر رہے ہیں"

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد چینو کی مسجد میں پاکستان، انڈیا اور افغانستان میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین کے لئے رقم اکٹھی کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید مسجد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ رقوم اکٹھی کر رہے ہیں تا متاثرین کی مدد کی جاسکے۔ ہیومینٹی فرسٹ جماعت احمدیہ کے زیر انتظام آرگنائزیشن ہے جو ہر کسی کی بلا امتیاز مذہب اور رنگ و نسل خدمت کرتی ہے۔ یہ خبر اخبار کے سٹاف رائٹر میسن سٹاک سٹل نے لکھی ہے۔

'الاخبار' نے جو عیسائی اخبار ہے نے بھی خاکسار کا رمضان المبارک سے متعلق مضمون اکتوبر 2005ء کی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

'العرب' عربی اخبار نے 26 اکتوبر 2005ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کے ایک مضمون عربی زبان میں بعنوان "ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھاسکتے ہیں" کا بقیہ شائع کیا ہے جس میں صدقۃ الفطر، خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے، رمضان کے آخری عشرہ، لیلۃ القدر اور پھر عید الفطر کس طرح منائی جاتی ہے وغیرہ احکامات لکھے ہیں۔ اخبار نے مضمون کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے اور آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس، فون نمبر اور ہماری Alislam.org کی ویب سائٹ بھی درج ہے۔

ہفت روزہ 'پاکستان ٹائمز' کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 27 اکتوبر 2005ء میں خاکسار کے اردو میں 2 مضامین خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کئے۔

ایک مضمون کا عنوان ہے کہ جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال۔ یہ مضمون رمضان المبارک کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی آیات اور پھر 4 احادیث نبویہ ﷺ لکھی گئی ہیں جن میں جمعہ کی برکات، فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر ایک حدیث جس میں جمعہ نہ پڑھنے والوں کے لئے انذار بھی ہے اور پھر رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے بارہ میں جو غلط تصورات ہیں ان کے بارہ میں لکھا گیا ہے۔

دوسرا مضمون بھی اسی اخبار کے صفحہ 12 پر ہے۔ جس کا عنوان ہے ''رمضان المبارک اور عید'' اس مضمون میں خاکسار نے ''عید کی روح اور عید کیسے منانی چاہئے'' رمضان المبارک کا ایک پیغام عبادت الٰہی دوسرا پیغام خدمت خلق اور مضمون کے آخر میں خاکسار نے عید کے موقعہ پر زلزلہ (پاکستان میں) سے متاثر افراد کے لئے ان کا خاص خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی۔

پاکستان پوسٹ نے اپنی 27 اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ 45 پر ''اسلامی صفحہ'' کے عنوان سے خاکسار کی تصویر کے ساتھ ''رمضان کا بابرکت مہینہ'' پر خاکسار کا پورے صفحہ کا مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون میں روزہ کے مسائل، روزے کا مقصد اور غرض وغایت کہ صرف بھوکا اور پیاسا رکھنا نہیں ہے بلکہ خداتعالیٰ کا قرب اور تقویٰ کا حصول ہے۔

روزہ رکھنے کی ترغیب، روزہ کس پر فرض ہے، روزہ کی عمر، روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا وقت، سحری کی برکت، وہ امور جن سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بلاعذر روزہ نہ رکھنے والے، رمضان کا پیغام اور روزہ کے فقہی مسائل، قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے درج کئے گئے ہیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبرز درج ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک۔ اس کے ایڈیٹر مکرم شبیر غوری صاحب تھے۔ ان کے ساتھ خاکسار کے دوستانہ مراسم تھے۔ یہ کراچی میں ہوتے تھے اور بہت لمبا عرصہ اس اخبار کی ادارت انہوں نے کی ہے۔ کراچی سے ہی یہ اخبار کی ادارت کرتے تھے بلکہ اس اخبار کے علاوہ کینیڈا کے دو اور اخبار بھی چلاتے تھے۔ خاکسار امریکہ سے ایک دفعہ چھٹی پر پاکستان گیا تھا تو کراچی ان کو ملنے ان کے دفتر بھی گیا تھا۔ اچھے شریف النفس انسان ہیں۔ اللہ ان کو جزا دے۔ اب یہ کچھ عرصہ سے کینیڈا میں مقیم ہیں ان پر مقدمہ ہو گیا تھا پاکستان میں۔

اس اخبار کی 28 اکتوبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 7 پر پورے صفحہ پر خاکسار کے دو مضمون انہوں نے شائع کئے۔ اوپر والے مضمون کا عنوان ہے جمعۃ الوداع اور نیچے دوسرے مضمون کا عنوان ہے رمضان المبارک اور عید کا پیغام۔ انہوں نے مضمون کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی شائع کی ہے اور نیچے لکھا ہے:

تحریر امام سید شمشاد احمد ناصر لاس اینجلس۔ مضمون میں نماز جمعہ کی اہمیت و برکات اور رمضان کے حوالہ سے کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ نیز عید الفطر سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مضمون میں ایڈیٹر نے خانہ کعبہ کی تصویر اور ایک شخص کی تصویر دی ہے جو آذان دے رہا ہے۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ "پس ہمیں جن کو خدا تعالیٰ نے ثروت اور سہولت دی ہے اور روزے رکھنے کی توفیق ملی، چاہیئے کہ شکرانے کے طور پر ان کی مدد کے لئے آگے بڑھیں۔ (یعنی زلزلہ سے متاثر افراد کے لئے) غرباء کی غربت صرف انہی کی نہیں بلکہ امراء کی بھی آزمائش ہے۔ محروم، مظلوم کی آہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ہم میں سے جو مالی مدد نہ کر سکیں وہ خوش گفتاری سے پیش ائیں اور اپنے شیطان کو ہمیشہ کے لئے جکڑ دیں۔ مضمون کے آخر میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد کا فون نمبر دیا گیا ہے۔

'پاکستان ایکسپریس' 28 اکتوبر 2005ء صفحہ 11 پر خاکسار کا ایک اعلان، تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے۔

"ہم وطنوں سے مخلصانہ، محبانہ اور درد مندانہ اپیل"

جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اسے بدلے میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ ساری قوم اس وقت ایک عظیم سانحہ اور المیہ سے دوچار ہے۔ کون سی آنکھ ہے جس نے یہ سانحہ دیکھ کر اور سن کر آنسو نہ بہایا ہو۔ ہر دل درد سے دوچار ہے، سینکڑوں بچے عمارتوں کے نیچے دب گئے، ہزاروں جانیں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

خاکسار نے لکھا کہ اس کڑے وقت میں ان تمام ہم وطنوں کو جو وطنِ عزیز میں ہیں یا یورپ کے ممالک اور امریکہ میں ہیں سب کو اس سانحہ کے موقع پر قوم و ملک اور افراد کی مدد کرنے کے لئے دل و جان سے کوشش کرنی چاہئے۔

چونکہ یہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بھی تھا، اس لئے خاکسار نے لکھا کہ رمضان میں آنحضرت ﷺ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

اور آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی لکھی۔ آپؐ نے فرمایا:

"رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحمت کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔"

خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ:

”زلزلہ کے سانحہ سے صرف ایک دن پہلے یہاں امریکہ کے تمام ٹی وی چینلوں اور اخبارات میں یہ خبر گرم رہی کہ منڈی بہاؤالدین کے علاقے مونگ رسول میں جماعت احمدیہ کی مسجد میں نہتّے عبادت گزاروں پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے آٹھ افراد کو مار دیا۔

اسی طرح گزشتہ سال اور پیوستہ سالوں میں بھی رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی سنی، شیعہ مساجد میں ایک دوسرے کا قتل عام ہوا۔ اس قبیح فعل سے اسلام کی کون سی خدمت ہوئی۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلام کے چہرے پر ایک دھبہ لگایا گیا اور وطن عزیز کا نام بھی بدنام ہوا۔

خاکسار نے زلزلہ کے متاثرین کے لئے دل کھول کر عطیات دینے کی استدعا کی۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور فون نمبر درج ہے۔

’الانتشار العربی‘ نے عربی سیکشن میں خاکسار کا مضمون مع خاکسار کی تصویر کے صفحہ 28 پر بتاریخ 3 نومبر 2005ء شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں بھی خاکسار نے رمضان المبارک اور دیگر مسائل کے علاوہ، مسلمانوں کو عید کس طرح منانی چاہئے، رمضان کا کیا پیغام ہے۔ اس پیغام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اجاگر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ مضمون کے آخر میں خاکسار نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ پاکستان میں زلزلہ کے متاثرین کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔

’اردو ٹائمز‘ یہ اردو کا بہت بڑا پاکستانی اخبار ہے۔ جو امریکہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی 3 نومبر 2005ء کی اشاعت صفحہ A 3 پر خاکسار کا ایک مضمون اردو زبان میں بعنوان ”رمضان المبارک اور عید کا پیغام“ شائع ہوا ہے جس میں خاکسار نے عید کی روح اور اسے کس طرح منانا چاہئے، پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر رمضان کا پہلا پیغام عبادت الٰہی اور دوسرا پیغام خدمت خلق بیان کیا ہے۔ خاکسار نے احباب کو تلقین کی کہ عید کے موقعہ پر زلزلہ سے متاثر افراد کا بھی خاص خیال رکھا جائے اور غرباء کی خدمت کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ جس طرح رمضان میں

آپ نے اپنے شیطان کو جکڑا تھا اسی طرح رمضان کے بعد بھی شیطان کو جکڑا ہی رہنے دیں۔ یہ آپ کا کھلم کھلا دشمن ہے اور یہی رمضان کا حقیقی پیغام ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 3 نومبر 2005ء کے صفحہ 30 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ ½ صفحہ پر شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کنے مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا۔ اخبار نے لکھا کہ عالمگیر امام جماعت احمدیہ اسلامیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کہا کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں جو زلزلہ آیا تھا مَیں اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقوں میں بہت زیادہ تباہی پھیلائی۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دکھ محسوس کر رہا ہے اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دکھ دیکھ کر انتہائی تکلیف اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیف کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے صدر پاکستان اور صدر آزاد کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ وطن کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ تمام پاکستانی اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں اور دوسرے کی تکلیف کا خیال کریں۔ جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے، ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہمیں "وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے" کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ ان حالات میں جب کہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان کی مدد میں حصہ

لینا چاہئے۔ اور جہاں ہیومینیٹی فرسٹ نہیں ہے وہاں پاکستانی سفارتخانوں میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔ آج اگر دکھی انسانیت ہمیں بلا رہی ہے تو ہمیں اس کی مدد کے لئے آگے آنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے خدام نے اسلام آباد سے کئی کئی دیگیں چاول کی پکوا کر اور ان کے پیکٹ بنا کر اُن علاقوں میں خوراک کی تقسیم کے لئے پہنچے جہاں پہنچنا مشکل تھا۔ اس کے علاوہ خشک راشن اور کمبل کپڑے وغیرہ کے دو تین ٹرک جماعت کی طرف سے بھی جاتے رہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ یو کے نے 500 کے قریب خیمے خریدے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کا ایک گروپ تقریباً 20 ہزار پاؤنڈ کی ادویات بھی ساتھ لے کر گئے ہیں۔ اس وفد میں 5 ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کے دو افراد شامل ہیں۔ جرمنی سے بھی دو ڈاکٹرز گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم امریکہ سے بھی جانے والی ہے۔

الانتشار العربی 3 نومبر 2005ء کے صفحہ 34 پر انگریزی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے کہ ”ساؤتھ ایشیاء کے زلزلہ میں متاثرہ افراد کی مدد کے لئے احمدیوں کو اپیل“

اس مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے کہا ہے کہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی طرف سے پاکستان، انڈیا اور افغانستان میں آنے والے زلزلہ سے متاثرہ افراد کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ ہماری دعا تمام متاثرہ افراد کے لئے ہے۔

آپ نے پاکستان کے صدر اور دیگر اعلیٰ حکام کو خطوط بھی لکھے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر قسم کی مدد اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وطن کے ساتھ محبت رکھے اور اپنے ہم وطنوں کی اس مشکل گھڑی میں کام آئے۔ ہم مدد کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ احمدی اپنے وطن عزیز سے محبت رکھتے ہیں۔ قدرتی

آفات یہ نہیں دیکھتیں کہ کون امیر ہے اور کون غریب۔ یہ سب پر آن پڑتی ہیں۔ اس زلزلہ میں بہت جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور بے شمار گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ کئی جگہوں پر تو ابھی پوری طرح پتہ نہیں لگ سکا کہ کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آپ نے زلزلہ کے بارہ میں جماعت کی خدمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض جگہوں پر تو ہمارے نوجوان اور ورکرز سب سے پہلے پہنچے ہیں۔ اسلام آباد کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وہاں پر کھانا پکا کر بھجوایا گیا۔ اسی طرح جماعت کی تنظیموں نے بھی بے لوث کام کیا اور متاثرہ افراد کی خدمات کے لئے پہنچے۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت نے متاثرہ افراد کے لئے یوکے سے ٹینٹ بھی بھجوائے ہیں اور چائنا سے بھی ہم نے ٹینٹ منگوائے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت جرمنی اور یوکے سے ڈاکٹرز کی ٹیم پہلے ہی سے پاکستان پہنچ چکی ہے۔ ان تفصیلات دینے کے بعد خاکسار نے مضمون کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف بھی دیا ہے۔

سب سے آخر میں ایڈیٹر نے اپنے نوٹ میں خاکسار نے اس بارہ میں لکھا کہ امام شمشاد ناصر جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور اس وقت جماعت احمدیہ (یعنی 2005ء تک) دنیا کے 182 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور شمشاد نے اپنے مذہب کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور آخر میں مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور 1800 Why-Islam-کا فون نمبر دیا گیا ہے۔

بیروت ٹائمز نے اپنی 3 نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 28 پر خاکسار کا عربی زبان میں ایک مضمون، خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے:

”رمضان المبارک اور عید کا پیغام“ خاکسار نے یہ مضمون اردو میں لکھا تھا۔ پھر اس کا انگریزی ترجمہ بھی ایک دوست نے کیا اور انگریزی سے عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی صاحب آف سیریا نے کیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مکرم عابد ادلبی صاحب نے حضور انور مزید معلومات کے لئے کے خطبات کا انگریزی

سے عربی میں ترجمہ اور خطبات کا عربی میں خلاصہ نکال کر دینے میں بھی بہت مدد کی ہے جو الانتشار العربی اور الاخبار میں شائع ہوتے تھے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکات اور رمضان المبارک کا پیغام اور عید کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور خاکسار کا تعارف بھی شامل ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی 5 نومبر 2005ء کی اشاعت میں صفحہ A-3 پر قریباً پورے صفحہ کی خبر دی جس میں 4 تصاویر بھی شامل ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم فیصل چوہدری صاحب نماز کے لئے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ایک تصویر میں لوگ التحیات میں بیٹھے ہیں اور ایک بچہ عزیزم ریان محمود عمر 5 سال کے بارہ میں لکھا ہے کہ عزیزم جمعہ کا خطبہ سن رہا ہے۔ ایک میں کچھ لوگ بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

خبر کا عنوان ہے رمضان کا اختتام، عید الفطر، مقدس تقریب۔ اس خبر کی رائٹر محترمہ سارہ کارٹر صاحبہ ہیں۔

خبر میں ہے کہ جمعہ کے دن رمضان کا اختتام ہوا اور مسجد بیت الحمید میں جمعہ کی اذان دی گئی اور امام شمشاد نے کہا اللہ اکبر۔ جس کا مطلب ہے خدا سب سے بڑا ہے۔ امام شمشاد مسجد بیت الحمید میں مذہبی منسٹر ہیں۔ رمضان نئے چاند سے شروع ہوتا ہے اور اگلے مہینے کا چاند نظر آنے سے ختم ہوتا ہے۔ دنیا میں لاکھوں مسلمان روزہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مسلمان صبح سے شام تک روزہ سے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر مکرم خالد شیخ صاحب نے کہا کہ۔

خبر میں اذان کے معانی اور نماز کے طریق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام شمشاد نے لوگوں کو توجہ دلائی کہ رمضان ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں کو سب کے لئے کھولیں اور یہ بلا امتیاز ہونا چاہئے۔

اورنج کونٹی کی ڈاکٹر عزیزہ رحمان صاحبہ نے کہا کہ انسان رمضان میں خدا کو قریب پاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے قطرینہ کے متاثرین کے لئے ہزاروں ڈالر اکٹھے کئے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ اگرچہ رمضان تو اختتام کو پہنچ گیا ہے لیکن اس ماہ جو آپ نے سیکھا ہے اس کو آئندہ بھی اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

العرب۔ یہ عربی کا اخبار ہے جس نے اپنی 9 نومبر 2005ء کے صفحہ 25 کی اشاعت میں انگریزی سیکشن میں اس عنوان سے خبر دی:

"مسلمان رمضان کا اختتام منارہے ہیں"

اخبار نے ایک تصویر بھی شائع کی ہے جس میں احباب جماعت ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں اور کھانا بھی کھا رہے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے مؤرخہ 4 نومبر بروز جمعہ صبح 10 بجے مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہو کر عید کی نماز پڑھی جس کا مطلب ہے کہ رمضان اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ اس عید کے موقع پر 750 لوگ اکٹھے تھے۔ امام شمشاد نے نماز عید پڑھائی اور اس کے فوراً بعد خطبہ عید دیا۔

خطبہ عید میں امام شمشاد نے توجہ دلائی کہ جس طرح ہم دعویٰ کرتے ہیں اسی کے مطابق خدا تعالیٰ سے محبت کے ہمارے اعمال بھی ہونے چاہئیں۔ رمضان صرف تقاریر کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس مبارک مہینے میں ہم نے اپنی روحانی تربیت کرنی ہوتی ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور ہمیں مخلوق کی بھلائی اور ہمدردی کے طریق بھی سوچ کر ان کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ اسی طرح عبادت صرف رمضان کے دنوں تک ہی محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ سارا سال خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد ناصر نے خطبہ عید میں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بھی سنایا جو کہ اسی دن لندن سے MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا تھا اور دنیائے احمدیت کے 182 ممالک میں جماعت کے لوگوں نے سنا۔ خطبہ میں حضرت

مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو کچھ بھی رمضان کے مہینہ میں آپ نے تربیت حاصل کی ہے اسے سارے سال پر محیط کریں۔ مومنوں کو چاہئے کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں۔ ماں باپ کے ساتھ رحم اور حسن سلوک کا معاملہ کریں۔ اسی طرح اپنے رشتہ داروں، ہمسایوں، دوستوں اور غرباء کا بھی خاص خیال رکھیں بلکہ ساری انسانیت کا خیال رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے خاص طور پر کہا کہ اس وقت اپنے ہمسایوں کا خاص خیال رکھیں اور ان کو عید کے موقع پر تحائف بھی دیں اور اس میں کسی قسم کا کسی سے بھی کوئی امتیازی سلوک نہ ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

پاکستان ٹائمز کی 10 نومبر 2005ء کے صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات شائع ہوا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم القران کی اہمیت قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثابت کی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے لکھا:

جس زمانہ سے ہم گزر رہے ہیں یہ کئی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت دنیا میں نئی نئی سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں۔ کتب لکھی جارہی ہیں۔ علوم کا چرچا ہے۔ نت نئی ایجادات نے سہولتوں کے دروازے کھولے ہیں۔ نئی نسل یورپ، امریکہ کے کلچر اور یہاں کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ بلکہ ان رنگینیوں کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اخبارات میں آپ یہ سب پڑھ رہے ہیں اور کہیں بھی راہ نجات نہیں ہے کہ کیا کیا جائے؟ اور کس طرح کیا جائے؟ دنیا ایک پریشانی کے عالم میں ہے۔ دنیا کو تو چھوڑیں خود مسلمان کہلانے والے بھی اس مصیبت کا شکار ہیں۔ ان باتوں کا کیا حل ہے؟ آپ اگلی قسطوں میں پڑھ لیں گے۔ آخر میں معلومات کے لئے فون نمبر دیا گیا ہے۔

اخبار اردو لنک 10 نومبر 2005ء کے صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن و فضائل اور برکات'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مضمون میں قرآن کریم کی اہمیت و برکات کو قرآن کریم کی آیات سے واضح کیا گیا ہے اور احادیث نبویہ بھی درج کی گئی ہیں۔ اخبار نے

ایک حدیث کو بہت نمایاں کر کے لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ”حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو۔ اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہو گا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہو گا۔“

مضمون کے آخر میں فون نمبر اور ویب سائٹ کا ایڈریس بھی درج ہے۔

پاکستان ایکسپریس۔ 11 نومبر 2005ء کی اشاعت نے ہماری عید الفطر کی ایک تصویر دی اور نیچے لکھا۔ چینو کیلیفورنیا میں جماعت احمدیہ بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے بیت الحمید میں نماز عید پڑھائی۔ اپنے خطبے میں انہوں نے اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو پانچ وقت نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے زلزلہ زدگان کی بھی بھرپور مدد پر زور دیا۔

اس تصویر میں جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے چند بزرگان اور دیگر نوجوان مکرم اکرام الحق جٹالہ صاحب مرحوم، مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم ڈاکٹر طاہر خاں صاحب، مکرم برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم محمد عابد ادلبی صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم سعید سعود خان صاحب، مکرم امجد فاروق صاحب اور خاکسار نظر آرہے ہیں۔

چینو چیمپئن نے 12 نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ C4 پر ایک خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

”رمضان المبارک اختتام کو پہنچ گیا ہے“

خبر کے ساتھ تصویر بھی ہے جس میں احباب جماعت عید کی نماز کے بعد کھانا کھاتے نظر آرہے ہیں اور ایک خادم مکرم انس احمد صاحب کھانا Serve کر رہے ہیں۔

خبر کے نیچے لکھا ہے کہ ایک مہینہ پورا روزے رکھنے کے بعد مسلمان عید الفطر منا رہے ہیں جو کہ رمضان کا اختتام ہے۔ عید الفطر کی یہ تقریب مسجد بیت الحمید میں ہوئی۔ نماز عید امام شمشاد ناصر نے پڑھائی۔ اس کے بعد آپس میں لوگ روایتی انداز میں ملے اور ایک دوسرے کو تحائف بھی دیئے گئے۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے 4 نومبر کو مسجد بیت الحمید میں عید الفطر منائی جس کا مطلب ہے کہ رمضان اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ ناصر نے اس موقع پر کہا کہ ہم عید الفطر اس لئے منا رہے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان میں روزے رکھنے کی توفیق دی اور خیریت اور سلامتی کے ساتھ رمضان گزرا۔ یہ تربیت کے لئے ایک ریفریشر کورس تھا جس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کرنی ہے۔

لوگوں نے نماز کے بعد مسجد ہی میں دوپہر کا کھانا کھایا اور ایک دوسرے کے ساتھ گلے ملے۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہمیں عبادت صرف رمضان ہی میں نہیں کرنی بلکہ رمضان کے بعد بھی عبادتوں کو زندہ رکھنا چاہئے۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ درج ہے۔

انڈیا ویسٹ۔ 18 نومبر 2005ء کے صفحہ B17 پر ہماری عید الفطر کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ اخبار اپنے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ: احمدیہ مسلم کمیونٹی نے رمضان کا اختتام عید الفطر کے ساتھ کیا جس میں 700 کے قریب لوگ شامل ہوئے۔ امام شمشاد ناصر نے خطبہ عید میں بتایا کہ ہم عید الفطر اس لئے مناتے ہیں تا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ہم نے رمضان اطمینان کے ساتھ گزرا۔ یہ ہماری تربیت کے لئے ایک ریفرشر کورس کے طور پر تھا جس کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کریں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ محبت کریں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ہیں، نے بھی خطبہ عید الفطر لندن میں دیا جسے 180 ممالک میں بذریعہ MTA سنا اور دیکھا گیا۔ شمشاد نے ''احمد'' (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں) کے خطبہ کے حوالہ سے سامعین کو بتایا کہ ہمیں بلاامتیاز مذہب و ملت اور قوم ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ زلزلہ اور طوفان میں جو لوگ بے گھر ہوئے ہیں یا مارے گئے ہیں ان کی دل کھول کر خدمت کریں اور مدد کریں۔

جس تصویر کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کے نیچے لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے احمدی ممبران جو عید کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، امام شمشاد ناصر کے ساتھ۔

تصویر میں نمایاں طور پر مکرم چوہدری جلال الدین احمد صاحب (صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم ڈاکٹر طاہر خاں صاحب، مکرم عابد ادلبی صاحب، مکرم برادر علیم صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب، مکرم فداء الحق صاحب، مکرم برادر مہر شلال علی حش باز صاحب، مکرم برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم منار احمد بنگالی صاحب، مکرم ابوالبشر حسن صاحب، مکرم فہد راجپوت صاحب ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 22 نومبر 2005ء کے صفحہ 20 پر ہماری عربی زبان میں ایک خبر نشر کی۔ یہ خبر عیدالفطر منانے کی ہے۔ اس کے ساتھ 3 تصاویر بھی ہیں۔ ایک میں خاکسار خطبہ عیدالفطر مسجد بیت الحمید چینو میں دے رہا ہے اور باقی دو تصاویر میں احباب ایک دوسرے کو عید مل رہے ہیں اور کھڑے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے مسجد بیت الحمید میں عید الفطر مؤرخہ 4 نومبر کو منائی۔ عید کی حاضری قریباً 750 افراد تھی۔

امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بیان کیا جو کہ MTA پر ساری دنیا میں نشر کیا گیا تھا۔ اسے دنیا کے 182 ممالک میں سنا گیا۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیت وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ...... کی تشریح میں تمام دنیا کے احمدیوں کو روزہ سے حاصل کردہ سبق کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی نیز شرک سے اجتناب، والدین کے ساتھ عزت و احترام، ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک اور غرباء پروری کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی۔

آپ نے اس بات کی ضرورت کا احساس دلایا کہ رمضان کے بعد بھی نمازوں کی پابندی کی جائے۔

خبر کے آخر پر اخبار لکھتا ہے کہ اس سال رمضان میں امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم کا درس دیا جس میں روزانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی، نماز تہجد، صلوٰۃ تراویح اور اعتکاف کے مسائل بیان کئے نیز لوگوں کو ذکر الٰہی اور لیلۃ القدر کے بارے میں بھی بتایا۔

الانتشار العربی نے عربی سیکشن میں 23نومبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 20 پر نصف صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

"مسلمانوں کا اجتماع، رمضان کے اختتام اور عید الفطر کے موقع پر"

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے عید الفطر منائی۔ جس میں 750 افراد مختلف شہروں سے جمع ہوئے تھے۔ امام شمشاد ناصر نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ خطبہ عید میں امام نے کہا کہ ہمیں اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کا شکر بھی ادا کرنا چاہئے۔ جس نے رمضان کے روزوں کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت بھی کرنی چاہئے۔ ہم نے رمضان سے جو سبق سیکھا ہے اس کو آئندہ زندگیوں میں بھی عملی جامہ پہنانا چاہئے اور اس میں حقوق العباد بھی ہیں۔

امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید کا خلاصہ بھی پیش کیا جو لندن سے ایم ٹی اے پر آج ہی نشر ہوا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے آیت قرآنی وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْـًٔا (النساء: 37) پڑھ کر اس کی تشریح فرمائی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت، شرک سے اجتناب، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور ہمسایوں اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی گئی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ رمضان کے 29 یا 30 دنوں میں آپ نے جو روحانی ورزش کی ہے اس کا اثر سارے سال کے بقیہ دنوں میں بھی ہونا چاہئے اور وہ نیکیاں جو اس مہینے میں کی ہیں وہ جاری و ساری رہنی چاہئیں۔

خدمت انسانیت کے حوالہ سے بھی آپ نے جماعت کے لوگوں کو تلقین کی۔ خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں رمضان المبارک کے ایام میں روزانہ پانچوں نمازیں اور درس القرآن باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہا جو امام شمشاد دیتے تھے اور آخری دنوں میں اعتکاف بھی ہوا۔

اس خبر کے ساتھ اخبار نے 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ ایک میں لوگ نماز عید کے بعد آپس میں مل رہے ہیں ایک میں خاکسار سید شمشاد ناصر خطبہ عید دے رہا ہے اور ایک فوٹو میں خاکسار دیگر احباب جماعت کے ساتھ ہے۔

اردو لنک۔ اخبار نے مؤرخہ 24 نومبر 2005ء میں دو تصاویر کے ساتھ خبر دی ہے کہ

"مسلمان ماہ رمضان کے بعد بھی اپنی عبادات اور انسانی خدمت کے جذبہ کو بحال رکھیں"

چینو۔ نمائندہ لنک۔ جامع مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد ناصر نے نماز عید کے بعد اپنے خطاب میں حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنی عبادات اور نیکی کے کاموں کا سلسلہ جاری رکھیں گے جیسا کہ ماہ رمضان کے دوران تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ زندگی میں اپنے پروردگار کی زیادہ سے زیادہ عبادت کے ساتھ انسانیت کی خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنے والدین، عزیز و اقارب اور معاشرے میں لاچار لوگوں کی خبر گیری سے غافل نہ ہوں گے۔ امام شمشاد ناصر نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں زلزلہ سے متاثرہ انسانیت کی بحالی کے سلسلہ میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں۔

دو تصاویر میں سے ایک میں حاضرین کو عید کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور ایک دوسرے سے ملتا دکھایا گیا ہے جبکہ دوسری تصویر میں خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) خطبہ عید دے رہا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27 جنوری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط21

'پاکستان ایکسپریس' نومبر 2005ء صفحہ 10 پر خاکسار کا اردو میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے

''قرآن کریم کے محاسن و فضائل''

خاکسار نے اس میں لکھا کہ ''قرآن ''کا لفظ قرآن کریم میں قریباً 68 بار استعمال ہوا ہے۔ مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد بھی درج ہے:

''اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔''

اس مضمون مین تعلیم القرآن کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور 6-7 احادیث نبویہ بھی لکھی گئی ہیں جن میں قرآن کریم کی اہمیت، برکت اور فضائل بیان ہوئے ہیں مثلاً ایک یہ حدیث کہ قرآن پڑھا کرو قیامت کے دن یہ تمہاری شفاعت کرے گا۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کی بہت سی اقساط اور بھی لکھی جائیں گی۔ معلومات کے لئے مسجد کا فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

'پاکستان ٹائمز' یکم دسمبر 2005ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''قران کریم کے محاسن و فضائل اور برکات'' شائع کرتا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے جو اخبار کے قریباً نصف صفحہ پر پھیلا ہوا ہے۔ درج ذیل امور بیان کئے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کی قدر نہیں کی۔ ہم نے قرآن پڑھا ضرور لیکن سوچ کر اور سمجھ کر نہیں پڑھا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہم عمل صالح سے بہت دور جا پڑے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی حدیث درج کی ہے کہ میری امت پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام بھی نام کا رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف کتابی صورت میں رہ جائے گا اور حالی کا یہ شعر لکھا ہے کہ

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا اسلام کا نام باقی

اور قرآن کریم کی یہ آیت لکھی کہ رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک چھوڑا ہے۔ خاکسار نے کچھ حقائق بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تجزیہ خود کریں کہ کتنے فی صد مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں، جو پڑھنے والے ہیں کیا انہیں نماز کا ترجمہ آتا ہے۔

کتنے فی صد لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں؟ کتنے لوگ وعدہ کے پابند ہیں؟ آج سب سے زیادہ غیر معتبر بات مسلمان کی ہے؟ کیونکہ قرآن کریم سے عمل اٹھ گیا ہے۔

پھر ''اللہ میاں کا خط'] کا عنوان دے کر لکھا ہے کہ یہ احکم الحاکمین کی طرف سے خط آیا ہے لیکن اس کے پڑھانے اور پڑھنے کی طرف توجہ کم کی جاتی ہے۔ ہاں لوگ تعویذ، گنڈوں میں ضرور اس کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب قرآن کریم کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ یعنی قرآن پڑھنے کا ان پر کچھ اثر نہ ہو گا۔

'اردو لنک' نے اپنے 2 دسمبر 2005ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتوں'' کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن و فضائل و برکات'' کی دوسری قسط شائع کی ہے۔ مضمون میں قرآن و احادیث سے محاسن اور برکات و فضائل لکھی گئی ہیں۔ ایڈیٹر نے ایک پیراگراف کو خصوصیت کے ساتھ نمایاں کر کے لکھا ہے اور وہ حصہ یہ ہے:

”لاکھوں ایسے لوگ ہوں گے کہ اگر کبھی قرآن پڑھ بھی لیا تو اس کے معانی سے قطعی ناواقفیت ہو گی۔ قران ضرور پڑھ لیتے ہوں گے مگر پڑھنے میں انہیں کوئی لطف اور مزا نہیں آتا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انہیں قرآن سے محبت بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔

آجکل تو قرآن کریم کی آیات سے لوگ وظیفے کر رہے ہیں، کوئی تعویذ گنڈوں میں استعمال کر رہا ہے اور لوگوں نے اسے اپنے مادی وسائل اور مسائل اور روزی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ جو کہ قرآن کریم کی ہتک ہے۔

’چینو چیمپئن‘ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2005 صفحہ C6 پر ایک مختصراً خبر دی ہے جس کا عنوان ہے ”مختلف المذاہب گروپس کا مسجد کا وزٹ“

خبر میں لکھا ہے کہ بہت سے سکولوں کے طلباء اور مذہبی لوگوں نے مسجد بیت الحمید کا گزشتہ ماہ نومبر میں وزٹ کیا جس کا مقصد اسلام کی تعلیمات سے آگاہی تھا۔

مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر جو احمدیہ مسلمہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں نے طلباء اور مذہبی گروپس کو اسلام کے بارے میں بتایا۔

’چینو ہل چیمپئن‘ نے 3 دسمبر کی اشاعت صفحہ C5 پر ہماری خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان یہ لگایا ہے کہ ”مختلف المذاہب گروپس کا مسجد میں وزٹ“ یہ خبر پہلے بھی آچکی ہے۔ لیکن اخبار کا نام تھا چینو چیمپئن۔ یہ چینو ہل چیمپئن اخبار ہے۔

’الاخبار‘ عربی اخبار نے بھی اپنے انگریزی سیکشن میں مندرجہ بالا خبر دو تصاویر کے ساتھ اپنی 7 دسمبر 2005ء کی اشاعت صفحہ 30 پر شائع کی ہے۔ خبر کے آخر میں اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد اور جماعت احمدیہ کے تمام لوگ سب کو کھل دعوت دیتے ہیں کہ وہ جب چاہیں ہمیں آکر مل سکتے ہیں۔ اور اپنے اپنے سوالات کے جواب لے سکتے ہیں۔ کال کرنے کے لئے مسجد کا فون نمبر بھی درج ہے۔

'مسلم وائس' یہ اخبار مسلم کمیونٹی کا ہے جو کہ ایروزونا فی نکس سے نکلتا ہے اور امریکہ کی مختلف ریاستوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس نے اپنی 7 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ہماری خبر شائع کی۔ خبر کا عنوان ہے: ''طلباء اور مذہبی گروپس نے احمدیہ مسلم مسجد کے وزٹ پر خوشی محسوس کی۔''

اخبار لکھتا ہے کہ

چینو۔ چینوہل اور مسجد بیت الحمید احمدیہ مسلم مسجد کے ارد گرد کے علاقوں اور شہروں سے سکول کالج کے طلباء ان کے والدین اور مذہبی گروپس نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا تاکہ وہ اسلام کے بارہ میں زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ سینکڑوں طلباء نے اس سال اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔ طلباء اپنے والدین کے ساتھ مسجد بیت الحمید آئے۔ بعض لوگ دوبارہ بھی مسجد میں آئے کیونکہ انہوں نے مسجد بیت الحمید کے لوگوں کو محبت کرنے والا پایا کیونکہ ان کا ماٹو ہی یہ ہے ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' اور یہ سب کے لئے بلا امتیاز مذہب، رنگ و نسل ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ: لوگ جب مسجد بیت الحمید آتے ہیں تو یہ لوگ آنے والے مہمانوں کی پہلے ضیافت کرتے ہیں کیونکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ کیونکہ بعض لوگوں کے لئے جو پہلی دفعہ مسجد آرہے ہوتے ہیں مسجد کا وزٹ پریشان کن ہوتا ہے۔ اس طرح ان کی پریشانی دور ہو جاتی ہے اور ان کے لئے دوستانہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ جو طلباء اور والدین مسجد میں آئے انہیں پہلے مسجد دکھائی گئی۔ مسجد کا اندرونی حصہ بہت صاف اور سادہ ہے۔

صرف دیوار پر پانچ نمازوں کے بتانے کے لئے گھڑیاں نصب تھیں۔ امام شمشاد ناصر جو مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے مشنری ہیں طلباء سے ملے اور طلباء اور والدین کو اسلام کی تاریخ، عقائد اور تعلیمات کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔

بچوں نے مختلف قسم کے سوالات کئے مثلاً مسجد میں مرد اور عورتیں الگ الگ کیوں نماز پڑھتے ہیں؟ عورتیں اپنے سروں کو کیوں ڈھانپتی ہیں؟ مسلمان سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے؟ کعبہ کی طرف

نماز میں منہ کیوں کرتے ہیں؟ پانچ وقت نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ کالج کے طلباء نے خاص طور پر یہ سوال بھی پوچھا کہ مسلمان جو مڈل ایسٹ میں ہیں وہ کیوں امن سے نہیں رہ سکتے؟ دہشت گردی کا ان کے ساتھ کیسا جوڑ ہے؟ فلسطین اور اسرائیل کا کیا معاملہ ہے؟ امام شمشاد نے سب کے سوالوں کا جواب دیا۔

اخبار لکھتا ہے تمام طلباء اپنے سوالوں کے صحیح جواب لے کر لوٹے جس سے ان کی تسلی ہوئی۔ اخبار نے لکھا:

All the students left with much clearer understanding of the issues discussed and cheered the Imam for his "Great Answers" as remarked by many students and even their parents.

اس کے علاوہ طلباء کو بہت سا اسلامی لٹریچر بھی دیا گیا تا وہ اپنے اپنے پراجیکٹ کو احسن طور پر کر سکیں۔ والدین نے امام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی مسجد کے دروازے ان کے لئے کھولے جس سے انہیں اسلام کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوئی۔

اخبار نے مزید لکھا کہ امام شمشاد کو اس سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے جنہوں نے مسجد کا وزٹ کیا تھا احسن رنگ میں شکریہ کہا۔

اسی طرح ایک اور کالج جس کو کلیر مانٹ کالج کہا جاتا ہے۔ میں بھی امام شمشاد نے لیکچر دیا جہاں انہیں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ وہ احمدیہ فرقہ کے بارے میں اور ان کا دوسرے مسلمان فرقوں سے اختلاف کے بارے میں ہی لیکچر دیں۔ اس پر امام نے کالج کے طلباء کے سامنے قرآن اور حدیث سے وہ دلائل پیش کئے جن میں آخری زمانے میں آنے والے موعود کے بارے میں پیشگوئیاں تھیں۔ اسی طرح انہوں نے بتایا کہ ان سب پیشگوئیوں کے مصداق بانیٔ جماعت احمدیہ تھے اور مسیح و مہدی کے بارے میں جو روایات ہیں وہ ایک شخص کے ہی دو منصب ہیں نہ کہ دو الگ الگ شخصیات اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں۔ امام شمشاد نے تفصیل کے ساتھ معلومات دیں اور اختلافات کے

بارے میں بتایا۔ امام شمشاد نے ہر سوال کے جواب پر سوال کرنے والے سے پوچھا کہ آیا میرا جواب آپ کو سمجھ آگیا ہے یا نہیں؟

اس اخبار کے آخری حصہ میں جو خبر دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ پومونا کی ایک کونسل جو سب لوگوں کو متحد رکھنے کی کوشش کرتی ہے، کے ممبران نے 13 نومبر کو مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا۔ اس موقعہ پر بھی امام شمشاد نے حاضرین کو ''اسلامی عبادت'' کا مفہوم اور طریق سکھایا۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد اور جماعت احمدیہ کے ممبران ہر ایک کو مسجد میں آنے کی کھلی دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ کرسکیں۔ اس خبر میں دو تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ایک تصویر میں کالج اور سکول کے طلباء اپنے والدین کے ساتھ اسلام کے بارہ میں معلومات سن رہے ہیں جبکہ دوسری تصویر میں پومونا کونسل کے ممبران امام شمشاد ناصر کے ساتھ ہیں۔

الانتشار العربی اخبار اپنی اشاعت 8 دسمبر 2005ء میں صفحہ 22 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ قریباً ایک پورے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ عربی زبان میں شائع کرتا ہے۔ اخبار نے لکھا:

یہ خطبہ جمعہ حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا جسے ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام ممالک میں دیکھا اور سنا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف کی آیت 158 تلاوت فرمائی تھی۔ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَہٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَھُمۡ فِی التَّوۡرٰۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ....

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے استدلال فرمایا تھا کہ اسلام نے بدعات ورسومات سے منع فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا کہ ان تمام رسومات جو گلے کا طوق بن چکی تھیں، سے آپؐ نے ہمیں آزاد کروایا ہے۔

اخبار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے وہ حصے نقل کئے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ شادی بیاہ کے مواقع پر خصوصیت کے ساتھ ہمارے معاشرہ میں غلط رسومات،

غیر اسلامی باتیں رواج پاگئی ہیں۔ ان رسومات میں گانے بجانے اور رقص ڈانس وغیرہ ہوتا ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کریں اور بدعات سے بکلی اجتناب کریں اور حکم و عدل کی باتوں پر چلیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کے حق مہر کی ادائیگی بھی کرنی چاہئے جو کہ اسکا حق ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی روشنی میں بطیب خاطر ادا ہونا چاہئے۔

شادی بیاہ کے موقع پر لوگ اسراف سے بھی کام لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ ان سب باتوں میں میانہ روی کو اختیار کرنا چاہئے جو کہ عین اسلامی تعلیم ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی 9/ دسمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 22 پر قریباً پورے صفحہ پر خبر 2 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

''طلباء اور دیگر مختلف مذہبی گروپس نے احمدیہ مسلم مسجد کا وزٹ کیا''

انڈیا پوسٹ نے اپنے سورسز کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ چینو میں مسجد بیت الحمید جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے، کو وزٹ کرنے کے لئے بہت سارے مذہبی اور دیگر گروپس آئے تا اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ بہت سے طلباء نے اپنے پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے جو ''اسلام'' کے بارے میں یا ''مسجد بیت الحمید'' کے بارے میں تھے، معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد آئے۔ طلباء کے ساتھ ان کے والدین بھی تھے۔

ان طلباء نے دوسروں سے سنا تھا کہ مسجد بیت الحمید کے مسلمان محبت اور پیار اور احترام سے پیش آنے والے مسلمان ہیں۔ اور ان کا ماٹو بھی یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اور ان کا یہ عمل ہر ایک کے لئے بلا امتیازِ مذہب ہے۔

مسجد میں ایسے گروپس کے آنے پر سب سے پہلے ان کی ضیافت کی جاتی ہے تا کہ لوگوں کے ساتھ باہمی میل ملاپ سے ان کی اگر کوئی فکر اور پریشانی ہے تو وہ دور ہو جائے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو پہلی دفعہ مسجد کا وزٹ کر رہے ہیں انہیں کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہ ہو۔

نوٹ: بعض لوگ مسلمانوں کی کسی بھی مسجد کا وزٹ کرنے سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں وہ کیا کر دیں۔ جیسا کہ خاکسار واشنگٹن کے بارے میں لکھ آیا ہے کہ ایک دفعہ 3 بچیاں جن کے سکول کا پراجیکٹ تھا وہ مسجد کی تصویریں لے رہی تھیں لیکن خاکسار کو دیکھ کر بھاگ رہی تھیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ہم ایسے نہیں ہیں تو ان کو کچھ تسلی ہوئی کیونکہ انہوں نے بتایا کہ ہم نے سنا ہے کہ مسلمان عورتوں کو مارتے ہیں اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہیں وغیرہ۔

اخبار نے لکھا کہ جب طلباء یا غیر مسلم وزٹ کرتے ہیں تو انہیں مسجد کا معائنہ بھی کروایا جاتا ہے۔ ان کی مسجد بہت سادہ ہے۔ اندر کسی قسم کی کوئی تصویر وغیرہ نہیں ہے۔ سوائے 5 گھڑیوں کے جن کے ذریعہ روزانہ کی پانچ نمازوں کے اوقات Fix ہوتے ہیں۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید طلباء سے ملتے ہیں اور انہیں اسلام کی تاریخ کے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کے ارکان وعقائد اور ان کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا:

سوالوں میں زیادہ معروف سوال یہ ہوتے ہیں کہ عورت اور مرد کیوں الگ الگ ہال میں نمازیں پڑھتے ہیں؟ مسلمان سؤر کیوں نہیں کھاتے؟ کعبہ کی طرف کیوں رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟ دن میں 5 مرتبہ کیوں نماز پڑھتے ہیں؟

طلباء نے دہشت گردی کے بارے میں بھی سوالات کئے اور خصوصاً مڈل ایسٹ کے مسلمانوں کے حوالہ سے کہ وہ کیوں دہشت گردی میں ملوث ہوتے ہیں؟ اس کے علاوہ اسرائیل اور فلسطین کے حوالہ سے بھی سوالات ہوئے۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے سب سوالوں کے جواب دیئے اور

طلباء اپنے شکوک و شبہات ختم کر کے واپس گئے۔ امام شمشاد نے کہا کہ اس میں کچھ سیاسی نوعیت کے سوال ہیں اور کچھ مذہبی۔ میں آپ کو سب کے جواب دوں گا۔

تمام طلباء اور والدین نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ان کو مسجد آنے کی اجازت دی گئی اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ''شکریہ'' کے جذبات اور شکریہ کا اظہار بہت سارے والدین اور طلباء نے کیا۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے کلیرمانٹ کالج میں بھی اسلام کے بارے میں لیکچر دیا تھا اور اس میں بھی تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور سوالوں کے جواب دیئے جس پر انہیں وہاں پر بھی خاص احترام سے نوازا گیا۔

اس کے علاوہ مسجد بیت الحمید میں اس ماہ انٹر فیتھ کلرجی میٹنگ ہو گی جس میں 20 سے زائد لوگ (مذہبی لیڈر) شامل ہوں گے۔ ان پروگراموں میں قرآن کریم کی تعلیمات اور عبادت کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 9 دسمبر 2005ء کے صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن و فضائل اور برکات'' کی تیسری قسط شائع کی ہے جس میں قرآن کریم کی تاثیر کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان واقعات میں خصوصیت کے ساتھ حضرت عمرؓ کا قبول اسلام اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہ واقعہ جو تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تجھے میرا قرب صرف قرآن کریم سے حاصل ہو سکتا ہے تحریر تھے۔

الانتشار العربی نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ عربی میں اخبار کے 1/4 حصہ پر شائع کیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے صحیح معانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی نیز خدمت انسانیت کی طرف بھی متوجہ کیا۔

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی خدمات جو ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہی ہیں، اُن کا ذکر فرمایا۔

الاخبار عربی نے بھی اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 1/4 صفحہ پر خطبۂ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں شائع کیا ہے۔ اس خطبۂ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیت 22 کی تشریح فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام کاموں میں اسوۂ حسنہ بنانے کی تلقین فرمائی ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔(الاحزاب: 22) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی پوری پوری اطاعت اور پیروی کریں یعنی اخلاقیات میں، عبادات میں، بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک میں، عیادت مریض وغیرہ میں۔ خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات پڑھیں جن میں آنحضرت ﷺ کی ارفع واعلیٰ شان بیان کی گئی تھی۔

ڈیلی بلٹن اپنی اشاعت 15 دسمبر 2005ء کے صفحہ A3 پر خبر دیتا ہے جو Mason Stackstill نے لکھی ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"مسلم نوجوانوں نے قومی ایوارڈ جیتا"

احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نوجوانوں نے جن کا تعلق لاس اینجلس ایسٹ کی جماعت سے ہے، نیشنل لیول پر خدمات کا ایوارڈ جیتا ہے۔ نوجوانوں نے پیسے اکٹھے کر کے بے گھر لوگوں (مردو خواتین اور بچوں) کے لئے کھانا مہیا کیا جو کہ خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہے۔ اسی طرح احمدیہ مسلم نوجوانوں نے شہر کے مختلف دیواروں پر سے نازیبا اشتہارات اور کلمات کو بھی صاف کیا۔ اسی طرح ان نوجوانوں نے خون کے عطیہ جات کے لئے بھی انتظام کیا۔

چینو چیمپئن نے 17 دسمبر 2005ء کے شمارے کے صفحہ B7 پر مختصراً خبر دی کہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو جماعت احمدیہ کے ویسٹ کوسٹ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں 800 سے زائد لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔

الاخبار عربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں 21 دسمبر 2005ء کے صفحہ 5 پر احمدیہ مسلم نوجوانوں کے ایوارڈ جیتنے کی خبر فوٹو کے ساتھ دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم نوجوان امام شمشاد ناصر کے ساتھ ٹرافی تھامے ہوئے جو انہوں نے سوشل سروسز کرنے پر جیتی ہے۔

خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر لکھی جاچکی ہے۔ اس خبر میں دو باتوں کا مزید ذکر ہے۔ ایک یہ کہ سوشل سروسز میں ان کی مجلس امریکہ کی دیگر مجالس (خدام الاحمدیہ) میں سب سے اول رہی اور ٹرافی جیتی۔ دوسرے انہوں نے دیگر سروسز (خدمات) کا ذکر کرنے کے علاوہ ملکی شاہراہ کی صفائی کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان کے نوجوانوں نے ملکی شاہراہ کی صفائی بھی اپنے ذمہ لی ہوئی ہے جس کی صفائی وہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور ویب سائٹ کا ذکر ہے نیز مسجد بیت الحمید اور خاکسار کا ذکر کیا گیا ہے کہ امام شمشاد ناصر نے کہا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو سوشل سروسز کرتے رہنا چاہئے اور خاص طور پر یہ کہ ہر ایک کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ اس کی ہمسائیگی میں کوئی بھوکا نہ سوئے۔ آخر پر مسجد کا فون نمبر بھی درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 23 دسمبر 2005ء کے صفحہ C 39 پر ویسٹ کوسٹ کے سالانہ جلسہ کی تاریخوں کا اعلان کیا ہے کہ یہ جلسہ 23 تا 24 دسمبر کو Fairplex میں منعقد ہو گا۔ جلسہ میں تقاریر، سوال وجواب اور کھانا بھی پیش کیا جائے گا۔

دی سن۔ سین برنارڈینو کونٹی نیوز پیپر۔ خاکسار اس اخبار کے دفتر اور ایڈیٹر سے ملنے کے لئے بھی متعدد مرتبہ گیا۔ ان کا تعاون بھی حاصل رہا۔ اس اخبار نے اپنی 24 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں

صفحہ B3 پر نصف صفحہ سے زائد کی خبر دی ہے۔ خبر میں ایک تصویر بھی ہے جس میں جماعت کی دو بچیاں دعا کر رہی ہیں۔ بچیوں کے نام عزیزہ سارہ احمد اور عزیزہ شمع راجپوت ہیں۔

اس خبر میں ویسٹ کوسٹ کے 20ویں جلسہ سالانہ کی خبر ہے۔

خبر کی رائٹر Monica Rodriguer ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران فیئر پلیکس (Fairplex) میں 3 دن کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے اپنا 3 روزہ سالانہ جلسہ کیا جس میں روحانیت کو بڑھانے اور علاقہ میں انٹر فیتھ کو مزید مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی باتیں ہوئیں۔

اس ویسٹ کوسٹ جلسہ میں قریباً 700 سے ایک ہزار مندوبین شامل ہوئے۔

اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے مکرم سید وسیم صاحب نے بتایا کہ اس میں شامل ہونے سے اس بات کا بھی موقع ملتا ہے کہ انسان اپنے روزانہ کے کاموں کے پریشر سے نکل کر روحانیت میں قدم بڑھائے۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے کہا کہ ہمارے جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ علاقہ کے انٹر فیتھ لوگوں سے مضبوط تعلقات استوار کریں۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہی مسیح موعود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔'' شمشاد ناصر نے مزید کہا:

اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے جماعت کے افراد کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کا احترام کیا جائے اور انہیں سمجھا جائے۔

شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ اس طریق پر ایک دوسرے کو قریب لایا جائے۔ جب یہ مقصد حاصل ہو جائے گا تو دنیا میں امن قائم کرنے کا ایک زینہ طے ہو سکے گا۔

جلسہ کے پہلے دن یعنی جمعہ کے دن علاقہ کے مذہبی لوگ اور گورنمنٹ کے افسران بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ عیسائی پادری محترمہ جائس کرک نے کہا کہ اس جلسہ کی وجہ سے ہمارے لوگوں

اور جماعت احمدیہ کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور گہرے رشتے کا تعلق پیدا ہوگا۔ جلسہ کے مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اپنے عیسائی چرچ کے لوگوں کی طرف سے سب حاضرین سے معافی مانگتی ہوں کیونکہ ہمارے لوگ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ ہم دوسرے مذاہب کے لوگوں کا احترام کریں۔

چینو کے کونسل ممبر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں پر جتنے مذاہب والے بھی ہیں سب کا یہ پکا عقیدہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

محترمہ صوفیہ مقصود صاحبہ خواتین کے سیشن میں تقریر کریں گی جو جماعت احمدیہ بیت البصیر کی ممبر ہیں۔ تقریر کا موضوع ہوگا "امریکہ میں رہتے ہوئے ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے ہیں۔" امریکہ میں ہمیں اتنے چیلنجز ہیں جس سے یہ کام بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ اسی طرح ہمارے بچوں کو جو شادی بیاہ کے چیلنجز ہیں ان کا مقابلہ ہمیں کس طرح کرنا ہے۔ اور ہمیں اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیمات سکھانے میں کس طرح مدد کرنا ہوگی۔

محترمہ صوفیہ مقصود صاحبہ نے مزید کہا کہ ہمیں امریکہ میں ہر قسم کی مذہبی آزادی بھی میسر ہے اور ہم اس آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی 24 دسمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ A-6 پر خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

"نوجوان خدمت کا ایوارڈ حاصل کرتے ہیں۔"

اس خبر میں ایک تصویر بھی ہے اور تصویر کے نیچے اخبار نے تمام نوجوانوں کے نام بھی لکھے ہیں جو یہ ہیں:

احمدیہ مسلم نوجوان ٹرافی دکھا رہے ہیں جو کہ انہوں نے حال ہی میں سوشل سروسز کرنے کی وجہ سے جیتی ہے۔ (تصویر میں بائیں سے دائیں طرف) مکرم فہد راجپوت صاحب، مکرم جمیل متین صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم توثیق اسلام صاحب، مکرم سفیان فاروق صاحب، مکرم بلال راجپوت صاحب، مکرم سید زکی صاحب، مکرم انس چوہدری صاحب، مکرم فیضان فاروق

صاحب، مکرم فیصل راجپوت صاحب، مکرم ارمغان جٹالہ صاحب، مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ناصر نور صاحب، مکرم ایشان خالد صاحب، مکرم رضوان جٹالہ صاحب اور مکرم چوہدری احمد صاحب۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے حال ہی میں سوشل سروسز بجالانے پر ٹرافی جیتی ہے۔ اس ایوارڈ کو حاصل کرنے کی تقریب دراصل واشنگٹن میں ہونے والا ان کا نیشنل اجتماع تھا۔ مکرم فیصل راجپوت صاحب جو کہ نوجوانوں کے سوشل سروسز کے سیکرٹری ہیں، نے اپنے نوجوانوں کو ساتھ لے کر اس خدمت کے لئے پیسے اکٹھے کئے اور 300 سے زائد بے گھر افراد میں کھانا تقسیم کیا۔ انہوں نے خون کے عطیہ جات کے لئے بھی انتظام کیا۔

مسجد بیت الحمید میں ایک تقریب کے انعقاد کے دوران امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر نے ان کی اس خدمت کو سراہا اور انہیں مزید کام کرنے کی ترغیب دی کیونکہ اس قسم کی خدمات سے ان کی اپنی کمیونٹی اور سوسائٹی مضبوط ہوتی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت مورخہ 24 دسمبر 2005ء بروز ہفتہ میں قریباً پورے صفحہ کی خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

مسلمان روحانیت بڑھانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ یہ رپورٹ Monica Rodriguez نے لکھی ہے اور دو تصاویر ہیں۔ ایک تصویر بڑی ہے جس میں ہماری دو بچیاں دعا کر رہی ہیں۔ جن کے نام اخبار نے عزیزہ سارہ احمد اور عزیزہ شمع راجپوت لکھے ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ وہ 20ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فیئر پلیکس میں دعا کر رہی ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک دوست مکرم علی مباشر اللہ شہباز صاحب قرآن کریم پڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔

یہ خبر جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کے 20ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممبران فیئر پلیکس میں اپنے جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ مکرم سید وسیم صاحب نے بتایا کہ جلسہ کا

ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے دنیاوی کاروبار کو ایک طرف رکھتے ہوئے روحانیت کو حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں۔ اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ 19 ویں صدی میں ظاہر ہونے والے ہندوستان کے (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) پر یقین رکھتی ہے کہ وہ اس زمانے کے ریفارمر اور مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اس جماعت کا ماٹو ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد نے بتایا کہ ہمارے جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اپنے روابط اور تعلقات کو بھی مضبوط کیا جائے اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اپنے اس ماٹو کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، جماعت کوشش کرتی ہے کہ دوسرے مذاہب کا احترام کیا جائے اور انہیں سمجھا جائے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ سے پہلے صرف جمعہ کے روز دیگر مذہبی لیڈروں نے اور حکومتی سطح کے آفیشلز نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

ایک چرچ کے پادری صاحب نے کہا کہ اس قسم کے جلسوں سے میرے چرچ کے لوگوں اور جماعت احمدیہ کے افراد کے درمیان تعلقات مضبوط ہوں گے اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ہمارا یہ مطمح نظر ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت اور احترام بھی کریں۔ ایک کونسل ممبر نے بھی تقریر میں کہا کہ دیگر مذاہب کے لیڈروں کی باتیں سننے سے ہی میں اس یقین پر قائم ہوا ہوں کہ ہم اختلافات رکھنے کے باوجود آپس میں عزت واحترام سے اس معاشرہ میں رہ سکتے ہیں۔

جلسہ کے دوران مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مکرمہ صوفیہ مقصود صاحبہ جو سلی کین ویلی سے آئی تھیں نے کہا اس وقت ہم سب کو معاشرہ میں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے اور خصوصاً اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں بہت سے روزمرہ کے مسائل ایسے ہیں جو ہمیں خدا کی عبادت سے دور لے

جاسکتے ہیں جن کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مزید کہا کہ شادی بیاہ کے بارے میں جو اسلام کی صحیح تعلیمات ہیں ان کو روشناس کرانا ضروری ہے تا غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

انہوں نے کہا امریکہ میں ہمیں مذہب پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے بغیر کسی خوف کے کہ ہمیں کوئی ظلم کا نشانہ بنائے گا۔

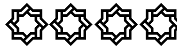
سین برناڈینو کونٹی سن 25 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں سٹاف رائٹر مونیکا نے ہمارے ویسٹ کوسٹ کے بیسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دی ہے اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد جمعہ کے دن فیئر پلیکس پومونا میں اپنے بیسویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جس کا مقصد اپنے لوگوں کی روحانیت بڑھانا۔ دیگر مذاہب کے درمیان افہام و تفہیم پیدا کرنا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اس میں 800 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ وسیم سید جو ناظم پروگرام ہیں نے کہا ہے کہ اس قسم کے جلسوں میں شامل ہو کر انسان زندگی کے دوسرے مشاغل کے اثر سے نکل کر روحانیت کی طرف آتا ہے۔ امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو کا کہنا ہے کہ دیگر فوائد کے علاوہ ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے رابطہ اور تعلقات بڑھتے ہیں اور انہیں سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ 19 ویں صدی میں آنے والے مصلح، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں جن کے آنے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے۔ اس جماعت کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اس قسم کے جلسوں کی ایک غرض یہ بھی ہے تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ ملے۔ پادری جوائس کرک نے کہا کہ جلسہ میں شامل ہو کر ہمارے فرقہ کے لوگوں کا جماعت احمدیہ کے لوگوں کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا ہو گا۔ انہوں نے حاضرین سے معافی مانگی کہ بعض اوقات عیسائیوں نے غلطیاں کی ہیں اور دوسروں کو دکھ پہنچایا ہے۔ میں سب سے معافی مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا: ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔

چینیو کونسل ممبر مسٹر ڈنکن نے کہا کہ مختلف مذاہب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں جو ہمیں اکٹھا اور پرامن رہنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تین دن کے جلسہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان سے ایک انسان سوسائٹی میں بہتر زندگی گزار سکتا ہے۔

مکرمہ صوفیہ مقصود صاحبہ جو سلی کین ویلی کی مسجد بیت البصیر سے یہاں جلسہ کے لئے آئی ہیں وہ خواتین کے اجلاس میں تقریر کریں گی کہ اس سوسائٹی میں رہتے ہوئے ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے۔ انہوں نے کہا ان میں سے ایک چیلنج یہ ہے کہ بعض چیزیں ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے بھی غافل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے معاملات میں بھی لوگوں کو غلط فہمیاں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03 فروری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط22

’الانتشار العربی‘ نے عربی سیکشن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام علاقہ کے مسلمانوں کو عید الاضحیہ پر عید مبارک کا پیغام شائع کیا۔ 29 دسمبر 2005ء صفحہ 19 پر مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی درج ہے۔

’الانتشار العربی‘۔ اپنے 29 دسمبر 2005ء صفحہ 22 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں شائع کرتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے دیا گیا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں نے سنا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت مرزا مسرور احمد جو امام جماعت احمدیہ عالمگیر ہیں نے آیات کریمہ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (الشعراء:182) کی تشریح میں پورا پورا تول، امانت اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے سورۃ الاعراف کی آیت 86 بھی اس ضمن میں تلاوت فرمائی۔ اخبار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے حدیث بھی نقل کی کہ اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت کی حفاظت نہیں کرتا اور جو شخص بدعہدی کرتا ہے اس کا کوئی دین نہیں۔ اس ضمن میں اخبار نے حضور کے خطبہ سے صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی لکھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں صحیح اسلام پر عمل کرنا چاہئے اور صحیح اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا چاہئے ورنہ ہمارے عمل ہماری تعلیم کے برعکس ہوں گے۔ آپ نے تمام احباب جماعت احمدیہ کو تلقین کی کہ اپنے لین دین

کے تعلقات کو صحیح کریں۔ اور آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع کی جس کے نیچے لکھا ہوا ہے:

"حضرت مرزا مسرور احمد، عالمگیر جماعت اسلامیہ احمدیہ کے امام۔"

'الانتشار العربی' نے اپنے 29 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں عربی میں مندرجہ بالا خبر کو شائع کیا کہ احمدی مسلمان نوجوانوں نے ایوارڈ حاصل کیا۔

اس خبر میں بھی ایک تصویر دکھائی گئی ہے۔ جس میں نوجوان ٹرافی تھامے ہوئے ہیں۔ خبر کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور ان کی ویب سائٹ بھی درج ہے۔ نیز جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور 1-800-WHY-ISLAM کا نمبر بھی درج ہے۔ خبر کے آخر میں خاکسار کا تعارف بھی ہے کہ امام شمشاد ناصر نے اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے قبل انہوں نے پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی خدمات بجالائی ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 30 دسمبر 2005ء صفحہ B 16 پر اس عنوان سے خبر دی کہ

مسلم نوجوانوں نے خدمت کا ایوارڈ جیتا۔

اس خبر میں ایک تصویر بھی شائع کی گئی ہے جس میں جماعت احمدیہ چینو کے نوجوان اپنے ہاتھ میں ٹرافی لئے ہوئے ہیں جو انہوں نے واشنگٹن ڈی سی کے اجتماع میں حاصل کی تھی۔ تصویر میں چوہدری عبدالاحد صاحب اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر مشنری لاس اینجلس بھی ہیں) اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ لاس اینجلس ایسٹ کے خدام نے نومبر میں ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر رفاہی کاموں میں اول آنے پر ٹرافی جیتی۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ اخبار نے لکھا کہ یہ 60 مجالس کا مقابلہ تھا۔ انہوں نے 300 سے زائد غرباء (بے گھر) لوگوں کے لئے خوراک اکٹھی کر کے تقسیم کی۔ جماعت احمدیہ کے نوجوان ایک اور پروگرام میں بھی شامل ہوتے ہیں جس کا کام سڑکوں کی

صفائی ہے۔ اس کے علاوہ دیواروں سے نازیبا اشتہار اور عبارتیں بھی انہوں نے صاف کی ہیں۔ لوکل تقریب میں امام شمشاد ناصر نے خدام کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس قسم کی خدمات سے لوکل کمیونٹیز کے ساتھ بہتر روابط مستحکم ہوں گے۔ ہر شخص اس بات کو مدنظر رکھے کہ اس کے ہمسایہ میں کوئی بھی رات کو بھوکا نہ سوئے۔

'الاخبار عربی' نے اپنے انگریزی سیکشن میں اس عنوان سے ہماری خبر دی

''احمدیہ کمیونٹی کا20واں سالانہ جلسہ''

احمدیہ مسلم کمیونٹی آف چینو کیلیفورنیا آپ کو دعوت دیتی ہے کہ آپ ان کے 20 ویں جلسہ سالانہ میں جو 23 تا25 دسمبر کو فیئر پلیکس پومونا میں ہو رہا ہے شرکت کریں۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس سال اس جلسہ میں ویسٹ کوسٹ سے قریباً800 افراد کی آمد متوقع ہے۔ اور ایک خاص سیشن مہمانوں کے لئے بھی ہو گا۔ سیشن کے بعد مہمانوں کے لئے ڈنر بھی ہو گا اور ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے جائیں گے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی آپ کی شرکت سے عزت محسوس کرے گی۔ آخر میں فون نمبر درج ہے۔

'نیوز ایشیا' نے اپنی اشاعت کے سیکشن B پر جماعت احمدیہ کی خبر دیتے ہوئے عنوان لگایا:

''احمدیہ جماعت نے زلزلہ کے متاثرین کے لئے مدد کرنے کا عہد کیا ہے۔''

یہ خبر اخبار کے فرنٹ پیج پر آئی ہے جس کا بقیہ B2 پر ہے۔ خبر میں ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ اس وقت لندن میں ہیں نے زلزلہ سے متاثرین (پاکستان، انڈیا، افغانستان) کے لئے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری دعائیں متاثرہ افراد اور ان کے خاندان کے لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے احمدی اس تکلیف میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان اور پاکستان کے دیگر حکام بالا کو خطوط لکھے ہیں جن میں زلزلہ سے متاثرین افراد اور لواحقین کے لئے مدد کا یقین دلایا ہے۔ اور کہا ہے کہ متاثرین کے لئے اس وقت رہائش کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور جماعت احمدیہ اس کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے اور حکومت کو اس

سلسلہ میں مدد فراہم کر رہی ہے اور اس کے لئے ٹینٹ حاصل کئے جارہے ہیں۔ بہت سے ٹینٹ یوکے اور چائنا سے بھجوائے جاچکے ہیں اور مزید کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ڈاکٹروں کی ٹیم بھی یوکے سے جاچکی ہے۔ اور امریکہ سے ٹیم جانے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جہاں جن ملکوں میں ہیومینیٹی فرسٹ نہیں ہے وہاں وہ پاکستان کے سفارتخانوں میں جاکر معاونت کریں۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن وفضائل اور برکات'' کی تیسری قسط 1/4 صفحہ پر شائع کی۔ اس قسط میں خاکسار نے ''تاثیر قرآن'' کی مثالیں پیش کیں۔ جیسے حضرت عمر کا قبول اسلام۔ اسی طرح ایک اور مثال جس کا ذکر حضرت خلیفۃ اول نے درس القرآن میں زیر آیت یَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا (طٰہٰ:106) کے تحت بیان فرمائی ہے۔

ایک اور مثال جو حضرت مسیح موعودؑ نے ملفوظات میں ابوالخیر یہودی کی بیان فرمائی کہ وہ ایک کوچے سے گزر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص سے یہ آیت سنی أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ یُّتْرَكُوْٓا أَنْ یَّقُوْلُوْٓا آمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (العنکبوت:3) اگرچہ وہ یہودی تھا لیکن یہ آیت سن کر رونے لگا۔ رات کو خواب میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ابوالخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل وکمال والا انسان مسلمان نہ ہو۔ اگلے دن وہ مسلمان ہوگیا۔

ایک مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی والدہ کی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کا پڑھنا کبھی قضاء نہ کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا، کہ آپ بڑی رقت کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے۔ مکہ کے لوگ خصوصاً عورتیں اور بچے آپ کی تلاوت سے متاثر ہوتے تھے۔ پس ہمیں بھی قرآن مجید طوطے کی طرح نہ پڑھنا چاہئے بلکہ سوچ سمجھ کر تاہمیں قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

'الانتشار العربی' نے اپنی دسمبر 2005ء کی اشاعت میں نصف صفحہ سے زائد پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں دو تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ 23 تا25 دسمبر 2005ء کو فیئر پلیکس میں ہوا، اس میں قریباً ایک ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں سی آٹل سان فرانسسکو، سین ہوزے، طوسان، فی نکس، سین ڈی آگو، واشنگٹن، نیوجرسی، ٹکساس، میری لینڈ اور اوہایو سے احباب شامل ہوئے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے سیشن کی صدارت کی اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے اس موقع پر بتایا کہ جلسہ کا مقصد روحانیت میں زیادتی اور آپس میں باہم محبت و پیار اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی ہندوستان میں 19 ویں صدی میں ظاہر ہوئے اور ان کے آنے کے بارے میں پہلے سے ہی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں میں خبر موجود تھی۔ اور ہمارا ماٹو یہ ہے کہ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہمیں دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے عدل وانصاف سے کام لینا ہو گا۔ بغیر عدل اور انصاف کے امن ممکن نہیں ہے۔ امریکہ کے TV چینل ABC کو انٹرویو دیتے ہوئے امام نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جماعت احمدیہ تشدد اور نفرت پر یقین نہیں رکھتی بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت احمدیہ ہے جو قرآن کے احکامات کے مطابق عمل کرتی ہے اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتی ہے اور جماعت کے قیام سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ یہی تعلیم دے رہی ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور دوستوں کے ساتھ بھی تواضع سے پیش آؤ۔ اور اپنے ہمسائیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو اور یہ ہمیں اس لئے بھی کرنا چاہئے کہ اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔

جلسہ پر دوسرے مقررین نے بھی تقاریر کیں۔ جن میں مکرم جمیل محمد صاحب نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے موضوع پر جبکہ مکرم منعم نعیم صاحب نے انسانیت کی خدمت کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ کے موقع پر نیشنل سیکرٹری مال مکرم ملک مبارک صاحب اور ان کے معاون مکرم منصور مبشر صاحب نے ایک اجلاس میں مالی نظام کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

سیکرٹری تعلیم القرآن مکرم ظہیر الدین منصور صاحب نے قرآن کریم کی عظمت اور برکات پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے جو نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو ہیں، نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے انٹرنیٹ کے صحیح استعمال اور جماعت کی ویب سائٹ الاسلام کے بارہ میں بھی لوگوں کو آگاہی دی۔ اس موقعہ پر مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم رضا احد صاحب، مکرم عبد الرحیم شیخ صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

اس موقعہ پر ایک مہمان پادری نے تقریر کرتے ہوئے امام شمشاد کے بارہ میں بتایا کہ انہوں نے ہمارے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے اور تعلقات کو استوار کیا ہے جس سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملی ہے اور یہ تعلقات ہمارے لئے مستقبل میں مزید بہتری پیدا کریں گے۔ چیف پولیس نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امام شمشاد ناصر نے اس علاقہ میں مذہبی اور سیاسی لوگوں کے درمیان افہام و تفہیم اور احترام کی فضا قائم کی ہے۔ ہم اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ امن اور محبت کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر مبلغ مکرم داؤد حنیف صاحب نے ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا جو اجتماع میں شامل ہوئے اور جنہوں نے تقاریر کیں۔ آخر میں مزید معلومات کے لئے مسجد کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے۔

جن دو تصاویر کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ایک میں سٹیج پر مکرم مونس چوہدری صاحب دائیں طرف (ناظم پروگرام) درمیان میں مکرم امام داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت

اللہ صاحب نائب امیر امریکہ ہیں جبکہ پوڈیم پر خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں جلسہ کے سامعین تشریف فرماہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ فی نکس ایروزونا میں عید ملن پارٹی کی خبر دی جس میں خاکسار کے ساتھ وہاں کی جماعت کے افراد بیٹھے ہیں۔ خبر میں انہوں نے لکھا کہ اس موقعہ پر امام نے احباب کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بعد میں سوالوں کے جواب دیئے۔ خدام نے اس عید ملن پارٹی کا انتظام کیا تھا جس کے انچارج مکرم منیب احمد صاحب تھے۔

پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن و فضائل و برکات نصف صفحے پر شائع کیا ہے۔ یہ اس مضمون کی پہلی قسط ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں عبادات کے بارے میں بتایا کہ اس کے کیا معانی ہیں؟ اور اس کی کیا غرض وغایت ہے؟ اور آیت قرآنی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْٓ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الأنبیاء:26) کا ترجمہ اور تشریح بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسلام میں مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ یہ معاملہ انسان اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہے۔ اسلام کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی کھلی اجازت دیتا ہے جیسے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ میں ارشاد ہے۔

مضمون میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنانا چاہئے۔ ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر ایک شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا تھا مگر ایک مسلمان نے اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے افسوس کا اظہار فرمایا اور کہا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟

اس کے بعد احادیث نبویہ ﷺ سے لاالہ الا اللہ کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ پاکستان پوسٹ نے یہ مضمون ''اسلامی صفحہ'' کے عنوان میں شائع کیا ہے۔

جیسا کہ گزشتہ رپورٹس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاس اینجلس کیلیفورنیا میں اور ایروزونا سٹیٹ اور نواڈا اسٹیٹ میں پریس کے ساتھ رابطوں کا خاص موقع میسر آیا اور اسلام اور

احمدیت کا حقیقی پیغام ہر ایک طبقہ تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ ہماری خبروں، اشتہارات اور مضامین کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام نمایاں طور پر لکھا جاتا تھا اور پھر مسجد کا فون نمبر اور ہماری ویب سائٹ کا Link بھی درج ہوتا تھا جس کے نتیجہ میں سارے ملک سے ہمیں روزانہ فون کالز آتی تھیں۔ ہمارا ایک اور ٹول فری نمبر WHY ISLAM800-1 ۔ بھی ہے۔

اس کی فون کالز بھی خاکسار کو آتی تھیں۔ خاکسار کے علاوہ مکرم محمد عبد الغفار صاحب (امریکن) بھی فون پر سوالات کے جوابات دیتے تھے۔ الغرض خدا تعالیٰ کے فضل سے پریس کے ذریعہ بہت سارے علاقوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك۔ اب مَیں اخبارات سے ان خبروں کی قدرے تفصیل پیش کرتا ہوں کہ 2006ء میں ہمارے پروگراموں کی پریس میں کیا کوریج آئی۔

نیوز ایشیا نے اپنی اشاعت 4 جنوری 2006ء کے صفحہ B-1 فرنٹ پیج پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر قریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ دی۔ ایک تصویر میں مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب (مشنری انچارج) صدارت کر رہے ہیں اور آپ کے دائیں طرف مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ تشریف رکھتے ہیں اور بائیں جانب مکرم مونس چوہدری صاحب بیٹھے ہیں۔ دوسری تصاویر جلسہ کے سامعین کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ قریباً ایک ہزار کے قریب احمدی مسلمان پومونا فیئر پلیکس میں اپنے 20 ویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھے ہوئے جو 25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی پریس ریلیز کے مطابق یہ جلسہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا جس میں ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔ ویسٹ کوسٹ کے قریباً تمام علاقوں مثلاً سی آٹل، سان فرانسسکو، سین ہوزے، طوسان، فی نکس اور سین ڈی آگو سے لوگ شامل ہوئے تھے اور ان کے علاوہ گورنمنٹ کے آفیشلز، مذہبی لیڈرز اور ان کے ماننے والے بھی کثیر تعداد میں شریک تھے۔

ویسٹ کوسٹ کے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد واشنگٹن ڈی سی، نیوجرسی، ٹیکساس، میری لینڈ اور اوہایو سٹیٹ سے بھی شامل ہوئے۔

ایک سیشن میں نائب امیر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کیا اور حاضرین کو جلسہ میں شامل ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید جو کہ جلسہ کے نظام میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، نے بتایا کہ جلسہ کا مقصد اپنی روحانیت کو بڑھانا اور مذہبی کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنا اور باہم تعارف بڑھانا ہے۔

اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف لکھتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ 19 ویں صدی میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ آپؑ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے آنے کی خبر قرآن واحادیث میں پائی جاتی ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہم لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کرتے ہیں تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے۔ ہمارا ماٹو ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔''

امام شمشاد نے اپنی تقریر میں خاص طور پر یہ بات بیان کی کہ جماعت احمدیہ کے ممبران کو ہر قسم کے فساد سے دور رہنا چاہئے جیسا کہ بانئ جماعت کی تعلیم ہے۔ ABC کو حال ہی میں دیئے گئے ایک انٹرویو میں امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو معصوم لوگوں کو بموں سے اڑا رہے ہیں یا خودکش بمبار حملے کر رہے ہیں۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دوسروں سے ممتاز فرقہ ہے جو کسی قسم کی بھی دہشت گردی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی ہے، ہم قرآن کریم اور بانئ اسلام حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحیح تعلیمات پر گامزن ہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام سے لے کر آج تک احمدیہ جماعت امن سے رہنے والی اور امن قائم کرنے والی جماعت ہے۔ ہم اس بات کی تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم اپنی فیمیلیز کے ساتھ، اپنے ہمسایوں کے ساتھ، اپنے مذہبی لیڈروں کے ساتھ بلا امتیاز رنگ و نسل امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کو مانیں اور آپ کی تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں جو کہ عین قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس زمانے میں اصلاح خلق اور قرآن کریم کی غلط تشریحات کی تصحیح کرنے آئے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اور بھی بہت سے مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم جمیل محمد صاحب نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے عنوان پر خطاب کیا۔ مکرم منعم نعیم صاحب جو ہیومینیٹی فرسٹ کے امریکہ میں چیئرمین ہیں، نے بھی تفصیل کے ساتھ مساعی کا ذکر کیا کہ اس وقت کہاں کہاں جماعت نے بے لوث خدمات کی ہیں۔ جیسے کہ کشمیر میں زلزلہ کے موقعہ پر اور پھر سیلاب زدگان کی مدد اور گیانا میں بھی بے لوث خدمت کی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جلسہ کے موقعہ پر نیشنل عاملہ کے ممبران بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ جن میں مکرم ملک مبارک صاحب نیشنل سیکرٹری مال اور ان کے اسسٹنٹ مکرم منصور مظفر صاحب شامل ہیں۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے جلسہ سالانہ کے موقع پر قرآن کی اہمیت وبرکات پر تقریر کی۔

مکرم خالد عطاء صاحب نیشنل سیکرٹری نے اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب جو کہ نیشنل سیکرٹری سمعی وبصری بھی ہیں اورالاسلام ویب سائٹ کے انچارج بھی، انھوں نے ویب سائٹ کا تعارف کروایااور بتایا کہ اس سے کس طرح سب فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس وقت تک اس ویب سائٹ میں جو جو چیزیں تھیں ان کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ خصوصاً قرآن کریم اور ان کے تراجم کے بارے میں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکرم عاصم انصاری

صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم شیخ عبد الرحیم صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گورنمنٹ کے آفیشلز اور مذہبی لیڈروں نے بھی تقاریر کیں جن میں خصوصیت کے ساتھ کرِک مُور، یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ نے اپنی تقریر میں امام شمشاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ساؤتھ کیلیفورنیا میں آپ جیسا مسلمانوں کا لیڈر ہے اور اس سے ہم اپنے تعلقات کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ساتھ بھی تعلقات استوار کر سکتے ہیں۔

چینو چیف پولیس Mr. Eugene J. Hernand نے کہا کہ میں امام شمشاد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی ہر قسم کی خدمات ہماری کمیونٹی کے لئے آفر کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب تو یہی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایسی باتیں تلاش کریں جو ہمیں ایک ہونے اور متحد ہونے میں ممد و معاون ہو۔

چینو کے میئر Mr. Glem Dumcam نے 20ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے Plaque پیش کی۔ اختتامی خطاب میں مکرم داؤد حنیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 6 جنوری 2006ء کی اشاعت میں دو تصاویر کے ساتھ ویسٹ کوسٹ کے 20ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ ایک تصویر میں سٹیج پر مکرم داؤد حنیف صاحب صدارت کر رہے ہیں۔ آپ کے دائیں جانب مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر اور دوسری طرف افسر جلسہ گاہ مکرم مونس چوہدری صاحب ہیں۔ خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) پوڈیم پر تقریر کر رہا ہے۔ جبکہ دوسری تصویر سامعین کی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ مسلمان بین المذاہب کانفرنس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اخبار نے اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مقررین نے یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں اپنی روحانیت بڑھانی چاہئے اور بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینا چاہئے۔ احمدیہ مسلم کنونشن میں ایک

ہزار کے لگ بھگ حاضری تھی۔ مقامی لوگوں کے علاوہ حکومتی سطح کے آفیشلز اور عموماً سارے ملک سے ہی لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔

تقریر میں امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے کہا کہ ہم اپنی پوری کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے قریب آئیں اور بین المذاہب احترام پیدا ہو۔ اس سے بہتر طور پر ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور عالمی سطح پر امن قائم ہوگا۔

اپنے ممبران کو امام شمشاد نے تقریر میں کہا کہ ہمیں عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے کیونکہ ہم دوسرے مسلمان فرقوں سے الگ ہیں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم دہشت گردی اور فساد پر بالکل یقین نہیں رکھتے اور ہم قرآن کی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

اخبار نے الاسلام ویب سائٹ کا بھی تعارف دیا اور ہیومینیٹی فرسٹ کا بھی۔ اخبار نے لکھا کہ چینو کے میئر نے اس موقع پر کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے Plaque بھی جماعت کو دی۔ اس موقعہ پر مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب اور مکرم ہارون شکور صاحب نے نظمیں بھی پڑھیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2006ء کے صفحہ D-6 (بروز ہفتہ) میں ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ چینو کے امام نے جلسہ سالانہ کا اہتمام کیا جس میں ایک ہزار کے قریب لوگ مختلف مقامات سے شامل ہوئے۔ یہ جلسہ 23 تا 25 دسمبر 2005ء کو منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے کہا کہ ہماری ہر ممکن کوشش ہے کہ ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں تا ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے۔ اس سے ہم عالمی امن قائم کر سکیں گے۔ جلسہ کے موقع پر دیگر مقررین نے بھی تقاریر کیں جس میں خصوصیت کے ساتھ مکرم منعم نعیم صاحب ہیں جو امریکہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے چیئر مین ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ ہونے والی خدمات کو بیان کیا۔

اس موقعہ پر چینو کے چیف پولیس نے امام شمشاد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیں ہر قسم کی مدد اور تعاون کی آفر کی ہے۔ اسی طرح چینو کے میئر نے کونٹی کی طرف سے Plaque بھی جماعت احمدیہ کو پیش کی۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی 13 جنوری 2006ء کی اشاعت میں میسن سٹاک سٹل کے حوالہ سے ہماری عید الاضحیہ کی مختصراً خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

"سینکڑوں لوگوں نے چینو کی مسجد میں عید منائی"

اخبار نے لکھا کہ 600 سے زائد لوگ مسجد بیت الحمید میں عید منانے کے لئے اکٹھے ہوئے جو کہ مسلمانوں کا ایک بہت اہم مذہبی فریضہ ہے۔ امام شمشاد نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں حج کے بارہ میں اور اس موقعہ پر قربانیوں کی اہمیت کو بیان کیا۔ امام نے مزید بتایا کہ حج بھی ایک اہم اسلامی رکن ہے اور ہر وہ شخص جس کو موقع ملے حج ضرور کرے۔

الاخبار نے 19 جنوری 2006ء کے صفحہ 16 پر اپنے عربی سیکشن میں ایک تصویر کے ساتھ جماعت کی خبر دی ہے۔ تصویر میں مسجد بیت الحمید میں بیٹھے لوگ عید کا خطبہ سن رہے ہیں جبکہ خاکسار خطبہ دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے کہ احمدی مسلمان عید الاضحیہ منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور امام شمشاد کا چینو مسجد میں خطبہ سن رہے ہیں۔ اس پروگرام میں 600 لوگ شریک ہوئے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں بتایا کہ ہم مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عید الفطر اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر ہوتی ہے اور عید الاضحیہ قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر لوگ جانوروں کی قربانی بھی کرتے ہیں جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی خدا کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

اس موقعہ پر امام شمشاد نے خصوصاً وقت کی قربانی، مال کی قربانی پیش کرنے اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 جنوری 2006ء میں نصف صفحہ سے زائد پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2005ء کا خلاصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ننسپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اخبار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے چند اقتباس لکھے ہیں جن میں حضور نے آیت :وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (فصلت:34) کی روشنی میں نصائح فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم لوگ جو ایمان لائے ہو اور دین کی کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہو اور یہ دعویٰ کرتے ہو کہ مسلمان ہو گئے ہو۔ اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو اور نام کے مسلمان نہیں بلکہ کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ رکھتے ہوئے اور تم نے اسلام قبول کیا ہے تو یاد رکھو کہ تم پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان میں سے ایک ذمہ داری تبلیغ دین بھی ہے۔ اور تبلیغ بھی اس وقت فائدہ مند ہو گی اور اسی وقت اس کو پھل لگیں گے جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔

پس ایک احمدی جس نے اس زمانے کے امام اور حکم و عدل کو اس لئے مانا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حکموں پر عمل کرے اور اس لئے مانا ہے کہ آج خدا تک پہنچے کا راستہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہی دکھایا ہے تو یہ حکم ماننا پڑے گا کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام تمام دنیا کو پہنچانا ہے۔ کیونکہ آپؐ کو قرآن کریم میں سراج منیر قرار دیا گیا ہے۔ تم دنیا میں جو بات بھی کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ پیاری بات یہ ہے کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ۔ لیکن یہ بات بھی مد نظر رہے کہ تمہاری یہ تبلیغ اسی وقت مؤثر رہے گی جب تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ہوں گے۔

ہوسکتا ہے کہ تمہاری باتیں سن کر کوئی وقتی طور پر اثر لے لے لیکن اگر تمہارے اندر آکر تمہارے اعمال دیکھے اور وہ اعمال ایسے نہ ہوں جیسے خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہونے چاہئیں تو ہو سکتا ہے اس کو دھکا لگے۔ امام (جماعت احمدیہ) نے کہا کہ اس سفر میں (ہالینڈ میں) اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے کچھ لوگ شدت پسند بھی ہیں لیکن یہ بہت تھوڑے ہیں۔ یہاں بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو دین سے دلچسپی رکھتی ہے اور اسلام کے بارے میں بھی سننا چاہتی ہے۔ یہاں بہت سی اکثریت شریف النفس لوگوں کی ہے۔ یہاں پر باہر کے ممالک سے بھی لوگ آکر آباد ہوئے ہیں آپ تبلیغ کا پروگرام بنائیں اور ان میں جا کر تبلیغ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے عمل بھی ان کو متاثر کرنے والے ہوں اور انہیں اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچائیں اور مجھے امید ہے کہ یہاں پر ایسے تبلیغ کے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ کسی وقت بک سٹال لگالیا اور یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ یہ بھی ایک ذریعہ ہے تبلیغ کا، لیکن اس کے علاوہ بھی اور بھی بہت سے راستے ہیں، مثلاً دیہاتوں میں رابطے بڑھائیں، پھر عرب وغیرہ جو یہاں مختلف جگہوں سے اور ملکوں سے آکر آباد ہوئے ان کے پاس جائیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو ہمارے طلباء ہیں وہ سیمینار کریں۔

فرمایا: پھر اپ کے نیک نمونے، آپ کی شرافت، آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جب ان لوگوں پر ظاہر ہو گا تو تبلیغ کے زیادہ میدان کھلیں گے۔ جب ایک لگن کے ساتھ اور صبر کے ساتھ تبلیغی رابطہ کریں گے اور لوگوں تک پہنچائیں گے، اپنے عملوں سے ان پر ایک نیک اثر بھی قائم کریں گے اور سب سے بڑھ کر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے قافلے کے کئی افراد سے بھی لوگوں نے اسلام کے بارے میں معلومات لی ہیں اور ویب سائٹ کا پوچھا ہے۔ فرمایا:

ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ کی باتوں کو، نیک اور پاکیزہ باتوں کو لوگوں تک پہنچانا ہے اور اپنے آپ کو پاک رکھتے ہوئے اپنے عملوں کے معیاروں کو اونچا کرتے ہوئے، دعاؤں کے ساتھ یہ پیغام پہنچانا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ برکت ڈالنے والا ہے جو نیک فطرت ہو گا وہ آئے گا۔ان شاء اللہ۔ ہدایت دنیا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

فرمایا: آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور بد قسمتی سے مسلمان کہلانے والوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کر سکتا ہے تو وہ احمدی ہی ہیں۔ آج اگر ہم نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا اور نہ ادا کیا تو پھر ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق دے۔

اس خطبہ کے خلاصہ کے آخر پر ہماری جماعت کی ویب سائٹ کا حوالہ درج ہے۔ نیز مسجد چینو کا فون نمبر اور خاکسار کے نام کے ساتھ کہ اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو اس نمبر پر کال کر سکتے ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2006ء صفحہ C-34 پر ہماری یہ خبر دی۔

''مسلمان عید الاضحیہ منا رہے ہیں'' اخبار نے خبر کے ساتھ دو تصاویر بھی دیں ایک تصویر میں بتایا گیا کہ خطبہ عید اور نماز کے بعد لوگ مسجد کے باہر اکٹھے ایک دوسرے کو مل رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں خاکسار عید کا خطبہ دے رہا ہے اور سامعین سامنے بیٹھے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ حج کا اختتام مکہ میں ہوا ہے۔اس کی یاد میں مسجد بیت الحمید میں 600 سے زائد لوگ عید الاضحیہ منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

اخبار نے حج کے بارہ میں اور عید الاضحیہ کے بارہ میں تفصیل دی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام شمشاد نے اپنے خطبہ عید میں لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا نمونہ سامنے رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کریں تا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر وقت مقدم رکھنے والے ہوں۔ اور اس عید کے

موقعہ پر ہمیں زیادہ سے زیادہ محروم اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنا چاہئے اور اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 فروری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 23

بیروت ٹائمز نے اپنی اشاعت 12-19 جنوری 2006ء صفحہ 27 پر قریباً پورے صفحہ کی ہماری جماعت کے ویسٹ کوسٹ میں ہونے والے 20 ویں جلسہ سالانہ کی خبر دی ہے۔ خبر کے ساتھ دو تصاویر بھی ہیں۔ ایک تصویر میں مولانا داؤد حنیف مشنری انچارج اور نائب امیر امریکہ صدارت کر رہے ہیں ان کے ایک طرف ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ اور دوسری طرف مونس چوہدری صاحب افسر جلسہ گاہ و ناظم پروگرام بیٹھے ہیں۔ پوڈیم پر خاکسار تقریر کر رہا ہے اور دوسری تصویر میں سامعین جلسہ ہیں۔

یہ خبر انگریزی سے عربی میں مکرم عابد ادلبی صاحب نے تیار کی تھی۔ جو اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں تفصیل کے ساتھ دی۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا جلسہ سالانہ 23-25 دسمبر 2005ء پومونا کیلیفورنیا میں ہوا جس میں قریباً ایک ہزار مندوبین شامل ہوئے۔ جلسہ میں امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کے علاقہ دیگر جماعتوں / شہروں سے بھی احمدی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ میں دیگر پروگراموں کے علاوہ خوش الحانی سے نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ نائب امیر امریکہ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے سب کو خوش آمدید کہا اور جلسے کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید چینو جو اس جلسہ کے انتظامات کرنے والوں میں سے ہیں، نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس جلسہ کا مقصد روحانیت میں ترقی کرنا اور بین الامذاہب ایک دوسرے

کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آنے کا سبق نیز ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کرنا بھی ہے۔

جماعت احمدیہ کے بارے میں تعارف کراتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کا قیام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ 19ویں صدی میں ہوا جنہوں نے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ آپ کا دعویٰ قران کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ ہمارا کام اسلام کی صحیح تعلیمات کو روشناس کرانا اور تمام دنیا میں تبلیغ کرنا ہے اور اس وجہ سے ہمارا ماٹو ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہم اگر دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو یہ عدل وانصاف کے بغیر ناممکن ہے۔ اخبار نے خاکسار کے ABC کو دیئے گئے انٹرویو کا بھی ذکر کیا ہے۔ اخبار نے لکھا کہ جلسہ کے موقع پر جمیل محمد نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، منعم نعیم صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کی تفصیلات سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔ ویب سائٹ بھی دی گئی ہے۔ جلسہ میں نیشنل عاملہ کے لوگ بھی شامل ہوئے۔ ملک مبارک احمد اور ان کے ساتھی منصور مظفر، ڈاکٹر ظہیر الدین، ڈاکٹر خالد عطاء، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ، جلسہ کے موقع پر مذہبی لیڈر، ان کے پیروکار، چیف پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں داؤد حنیف مشنری انچارج نے بھی حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں لکھا ہے کہ جلسہ کے بارہ میں یا اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنا ہوں تو امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون نمبر اور ویب سائٹ بھی لکھی گئی ہے۔

'انڈیا پوسٹ' نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2006ء صفحہ 26 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری عید الاضحیہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں سامعین اور خاکسار کو خطبہ عید دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

اخبار نے 'انڈیا پوسٹ نیوز سروس' کے حوالہ سے خبر دی کہ جماعت احمدیہ نے مسجد بیت الحمید چینو میں عید الاضحیہ منائی جس میں 600 کے قریب لوگ شامل ہوئے۔ خطبہ عید میں نماز کے بعد امام

شمشاد نے بتایا کہ اسلام میں 2 عیدیں ہیں اور اس عید کا تعلق حج کے ساتھ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں سے ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والے ہوں۔ جس طرح حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے نمونہ دکھایا تھا۔ تا کہ ہمارے بچے قوم وملک کے لئے بہترین وجود بن سکیں۔ جبکہ دوسرے لوگوں نے ظاہری طور پر بکرے اور دنبے کی قربانی کرنی ہے اس کا مقصد بھی یہی بات سکھانا ہے اور ایسے موقعوں پر غرباء کا خاص خیال بھی رکھنا چاہئے۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ہمیں اپنے وقت، مال کی قربانی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ مسجد کے ساتھ اٹیچ رہنا چاہئے اور قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے جو کہ نہ صرف اسلامی تعلیم ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کا بھی اسوۂ حسنہ ہے۔

ہفت روزہ 'اردو لنک' نے اپنی اشاعت 20 تا 26 جنوری 2006ء صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون پورے صفحہ پر بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن وفضائل اور برکات'' پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور تصویر بھی ہے جس میں ایک چھوٹی بچی (سیدہ صباحت) کو قرآن شریف پڑھتے دکھایا گیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے قرآنی تعلیمات کے جاننے کا مدعا اور مقصد بیان کیا ہے اس کے علاوہ ''نجات کی راہیں'' ''قرآن کریم اور اعمال صالح'' وغیرہ امور کا ذکر قرانی آیات کے ذریعہ کیا گیا۔

اخبار نے مضمون کا ایک حصہ ہائی لائٹ بھی کیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ''قرآن کریم نے بار بار مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ جو تعلیم لے کر آئے اس کا بنیادی مقصد ایمان باللہ اور اعمال صالحہ ہی ہیں اور اسلام نے نجات کے لئے انہی دو چیزوں پر زور دیا ہے۔ اول ایمان ہو دوسرے نیک اعمال ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ عوام الناس میں جو حیثیت ایمان کو حاصل ہے وہ اعمال صالحہ کو نہیں۔ حالانکہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ ایمان باللہ کی حیثیت بنیاد کی سی ہے اعمال صالحہ اس مضبوط بنیاد پر عمارت تعمیر کرنے کے مترادف ہے۔''

''نجات کی راہیں'' کے تحت خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ:

کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولی ہیں کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ ہمارا پیدا کرنے والا ہمارا رب، رحمان، رحیم خدا واحد لا شریک ہے اور پھر یہ یقین رکھے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن شریف ایسی کتاب اللہ ہے جو ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہے۔ قرآن شریف کے بعد اب کسی اور کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں، آنحضرت ﷺ کے بعد نہ نئی کتاب آئے گی، نہ ہی نئے احکامات آئیں گے، یہی کتاب اور یہی احکامات رہیں گے۔ پس جو کچھ کسی کو ملنا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل اتباع سے ملتا ہے اس کے بغیر کچھ مل سکتا ہی نہیں۔

'اردو لنک' نے اپنی 20 تا 26 جنوری 2006ء کی اشاعت صفحہ 9 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری عید الاضحیہ کی تقریب کی خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے

"مسجد بیت الحمید چینو میں عید الاضحیہ نہایت جوش اور جذبے سے منائی گئی"

احباب اس عید کی خوشی میں اپنے بھائیوں اور پڑوسیوں کو یاد رکھیں۔ امام سید شمشاد ناصر

کیلیفورنیا۔ لنک رپورٹ: گردو نواح سے 600 سے زائد مرد، عورتوں اور بچوں نے عید الاضحی کی نماز امام سید شمشاد احمد ناصر کی معیت میں ادا کی۔ امام شمشاد ناصر نے اسلام میں عید الاضحیہ کی اہمیت حج اور حضرت ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری کے حوالہ سے بیان کی۔ امام سید شمشاد احمد ناصر نے خطبہ کا آغاز سورۃ الحج کی آیات 27 اور 28 کی تلاوت سے کیا۔ اور کہا کہ مسلمانوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی پیش کردہ قربانی کی مثال کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اگر ہر قربانی اسی جذبہ اور تقویٰ سے پیش ہوگی تب ہی قبولیت کی منازل ملیں گی۔ امام شمشاد نے اپنے خطبہ کے آخر میں یاد دہانی کرائی کہ احباب اس عید کی خوشی میں اپنے غریب بھائیوں اور پڑوسیوں کو بھی یاد رکھیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سب مسلمان خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو از حد مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت مساجد میں گزاریں۔ آخر میں مسجد کا فون نمبر بھی ہے۔

'مسلم وائس کمیونٹی نیوز پیپر'۔ یہ اخبار ایروزونا سٹیٹ سے مسلمان کمیونٹی کا ہے اس اخبار نے جنوری 2006ء کی اشاعت میں قریباً پورے صفحہ پر انگریزی میں ہماری ایک خبر دی ہے۔ یہ اخبار ایروزونا کے علاوہ کیلیفورنیا، نواڈا، یوٹا اور نیو میکسیکو سٹیٹس میں بھی پڑھا جاتا ہے۔

اس اخبار نے ہمارے خدام الاحمدیہ کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے تصویر میں کچھ نوجوان اور مکرم چوہدری احمد صاحب، خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) ہیں۔ فیصل راجپوت اپنے ہاتھ میں ٹرافی لئے ہوئے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ چینو کے مسلمان نوجوانوں نے سوشل سروسز کر کے ایوارڈ حاصل کیا ہے۔

اخبار نے خاکسار کے نام سے رپورٹ کو شائع کیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں کو مبارک ہو کہ انہوں نے اپنے علاقہ میں سوشل سروسز کیں اور انہیں ان کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایوارڈ دیا گیا۔ یہ اجتماع واشنگٹن ڈی سی میں ہوا جن میں 60 مجالس سے خدام شامل ہوئے تھے۔

سوشل سروسز کے حوالہ سے فیصل راجپوت جو کہ ان امور کے ناظم ہیں، نے بتایا کہ ہمارے نوجوان اپنے سکول کے بعد یہ خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہمارے نوجوان مقامی مسجد کے احباب سے چندہ لیتے ہیں اور پھر خوراک خرید کر ہر ماہ قریباً 300 بے گھر افراد میں تقسیم کرتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہمارے نوجوانوں نے ایک میڈیکل سینٹر میں خون کے عطیات دینے کی مہم بھی چلائی اور خون کے عطیات اکٹھے کئے۔ اسی طرح معذور، غرباء اور بے گھر افراد کے لئے کپڑے اور جوتے بھی تقسیم کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ احمدی نوجوان قومی شاہراہ کی صفائی کے لئے بھی کام کرتے ہیں اور ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس کام میں مزید وسعت پیدا کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاس اینجلس ہیومینیٹی فرسٹ کے لئے بھی ہر ممکنہ تعاون اور مدد کر رہی ہے۔

مسجد بیت الحمید کی ایک تقریب میں امام شمشاد ناصر نے سب نوجوانوں کو مبارک باد پیش کی کہ انہوں نے یہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو ترغیب دی کہ وہ اس کام میں مزید

وسعت پیدا کریں تا اس کے ذریعہ سوسائٹی مضبوط ہو۔ چونکہ اسلامی تعلیم بھی یہی ہے کہ معاشرہ میں غرباء اور کمزوروں کا خاص خیال رکھا جائے۔ اس سے سوسائٹی میں بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا بھی موقعہ ملے گا۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہر احمدی کو دیکھنا چاہئے کہ اس کے ہمسائیگی میں کوئی ایسا نہ رہے جو رات کو بھوکا سوئے۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور WHY-Islam-800 کا نمبر بھی دیا گیا ہے۔

چینڈلر کنیکشن نے اپنی 27 جنوری 2006ء کے شمارے میں صفحہ 3 پر ہماری ایک مختصر سی خبر دی ہے۔ یہ اخبار ایروزونا سٹیٹ کی ہے اور اس علاقہ میں جہاں ہماری احمدیہ مسجد واقع ہے، سے چھپتا ہے۔ خبر میں اعلان ہے کہ احمدیہ مسلم سینٹر کے لوگ ایک طبی سیمینار کر رہے ہیں جس میں شوگر کے مریضوں کو دیکھا جائے گا۔ یہ سیمینار اور طبی معائنہ یہاں کی لوکل لائبریری میں ہو گا جو Dabson Rd پر واقع ہے۔ معلومات کے لئے فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے 27 جنوری 2006ء کے اخبار میں ہماری عیدالاضحیہ کی خبر ان الفاظ میں شائع کی:

"چینو کیلیفورنیا میں جماعت احمدیہ کے چھ سو سے زائد افراد نے عیدالاضحی منائی"

نماز عید امام سید شمشاد ناصر نے پڑھائی اور خطبہ میں عیدالاضحی کی تشریح بیان کی۔

نیویارک (پ ر) چینو کیلیفورنیا اور گردونواح کے چھ صد سے زائد مردوں، عورتوں اور بچوں نے مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحی کی نماز سید شمشاد احمد ناصر کی امامت میں ادا کی۔ انہوں نے اپنے خطبہ عید میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر کر کے تمام حاضرین کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے اور انہیں باخدا بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

انہوں نے کہا کہ تمام مردوں کے لئے حضرت ابراہیمؑ، تمام بچوں کے لئے حضرت اسماعیلؑ اور تمام خواتین کے لئے حضرت ہاجرہؓ ایک مشعل راہ کے طور پر ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہر قربانی تقویٰ چاہتی ہے۔ بغیر تقویٰ کے کوئی قربانی قبولیت کا درجہ نہیں پاتی۔ اگر ہم اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت

کریں گے تو ہماری نسلیں باخدا نسلیں بن جائیں گی۔ اس لئے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق جوڑنا چاہئے اور یہ کہ وہ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنائیں۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 19 فروری 2006ء کے صفحہ A21 پر جو کہ سنڈے کا اخبار ہے اور جس کی اشاعت بھی عام دنوں سے زیادہ ہوتی ہے اور اس کو پڑھا بھی بہت جاتا ہے، نے خاکسار کا ایک خط درج ذیل عنوان سے شائع کیا:

CARTOONS HURTFUL TO MUSLIMS; VIOLANCE WRONG

”کارٹونز سے دل آزاری اور فساد کرنا بھی غلط ہے۔“

خاکسار کی تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ میں خط کے مندرجات لکھوں ایک وضاحت ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت کا نظام جاری ہے جو ہر ایک موقعہ پر نہ صرف جماعت کی بلکہ تمام دنیا کی جن میں تمام مذہبی لیڈر، تمام دنیا کے سیاسی راہنما اور تمام عوام الناس آجاتے ہیں خواہ وہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں یا دیگر مسلمان فرقوں سے یا غیر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ کسی بھی قوم سے، کسی بھی فرقہ سے، کسی بھی گروہ سے، کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہوں، خلافت احمدیہ حقہ اسلامیہ ان کی صحیح اور اسلامی تعلیمات کے مطابق راہنمائی کرتی چلی آئی ہے اور راہنمائی کرتی چلی جائے گی۔ یہ خلافت احمدیہ کا مشن ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اشتعال دینے کی خاطر اور بعض اوقات آزادی کے نام پر مغرب میں خصوصاً غیر مسلم اور دہریہ قسم کے لوگ بلاوجہ مسلمانوں کی دل آزاری کرتے رہتے ہیں۔ ان کا تو اپنا ایک وطیرہ ہے کہ کسی طرح وہ مسلمانوں کو مذہبی جوش دلائیں جس سے وہ ایسے کام کریں جو اسلامی تعلیمات کے مطابق نہ ہوں اور ان کو اس سے اسلام پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات

مقدسہ و مطہرہ پر کیچڑ اچھالنے کا موقع مل جائے۔ یہی ان کی دلی آرزو اور دلی تمنا ہوتی ہے اور بد قسمتی سے بعض لوگ اس کے مواقع مہیا کر دیتے ہیں۔

چنانچہ مغربی اقوام میں ڈنمارک، بیلجیئم، فرانس، جرمنی اور ادھر امریکہ میں بھی ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں کو اشتعال دلاتے رہتے ہیں۔ کبھی قرآن کریم کو جلانے کی دھمکی یا بہانے، سے تو کبھی کارٹونز بنا کر اور کبھی کسی اور طریقے سے۔

فروری 2006ء کے شروع میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا اور وہ یہ تھا کہ ڈنمارک اور دیگر مغربی ممالک میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں انتہائی غلیظ اور مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے کارٹون اخبارات میں شائع کئے گئے جن سے مسلمانوں میں شدید اشتعال پیدا ہونا ایک طبعی رد عمل تھا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے کیا رد عمل دکھایا اور خلافت احمدیہ نے مسلمانوں کی اور یورپین ممالک کی کس طرح راہنمائی فرمائی اور آپ نے ایسے موقع کے لئے کیا اسلامی طریق اور اسلامی تعلیمات بیان کیں جو کہ ایک مومن کا رد عمل ہونا چاہئے، میں اس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

ہمارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ساری حالت کا جائزہ لے کر مؤرخہ 10 فروری 2006ء کو لندن مسجد بیت الفتوح سے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے ”کارٹونز کے حوالہ سے“ جو باتیں اس خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمائیں دراصل وہی ڈیلی بلٹن نے شائع کیا گیا تھا۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی دو آیات تلاوت فرمائیں۔

(1) وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (الأنبياء:108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(2)اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا۔

(الاحزاب:57-58)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’آج کل ڈنمارک اور مغرب کے بعض ممالک میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں انتہائی غلیظ اور مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے والے، ابھارنے والے، کارٹون اخباروں میں شائع کرنے پر تمام اسلامی دنیا میں غم و غصے کی ایک لہر دوڑ رہی ہے اور ہر مسلمان کی طرف سے اس بارے میں رد عمل کا اظہار ہو رہا ہے۔ بہر حال قدرتی طور پر اس حرکت پر رد عمل کا اظہار ہونا چاہئے تھا اور ظاہر ہے احمدی بھی جو آنحضرت ﷺ سے محبت و عشق میں یقیناً دوسروں سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقام کا فہم و ادراک دوسروں سے بہت زیادہ ہے اور کئی احمدی خط بھی لکھتے ہیں اور اپنے غم و غصہ کا اظہار بھی کرتے ہیں، تجاویز دیتے ہیں کہ ایک مستقل مہم ہونی چاہئے۔ دنیا کو بتانا چاہئے کہ اس عظیم نبی کا کیا مقام ہے۔ تو بہر حال اس بارے میں جہاں جہاں بھی جماعتیں Active ہیں وہ کام کر رہی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارا رد عمل کبھی ہڑتالوں کی صورت میں نہیں ہوتا اور نہ آگیں لگانے کی صورت میں ہوتا ہے اور نہ ہی ہڑتالیں اور توڑ پھوڑ، جھنڈے جلانا اس کا علاج ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

''اس زمانے میں دوسرے مذاہب والے مذہبی بھی اور مغربی دنیا بھی اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ پر حملے کر رہے ہیں۔ اس وقت مغرب کو مذہب سے تو کوئی دلچسپی نہیں...... اکثریت میں مذہب کے تقدس کا احساس ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ ایک خبر فرانس کی شاید پچھلے دنوں میں یہ بھی تھی کہ ہم حق رکھتے ہیں، ہم چاہیں تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا بھی کارٹون بنا سکتے ہیں۔ تو یہ تو ان لوگوں کا حال ہو چکا ہے۔ اس لئے اب دیکھ لیں یہ کارٹون بنانے والوں نے جو انتہائی قبیح حرکت کی ہے اور جیسی یہ سوچ رکھتے ہیں اور اسلامی دنیا کا جو ردعمل ظاہر ہوا ہے اس پر ان میں سے کئی لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ ردعمل اسلامی معاشرے اور مغربی سیکولر جمہوریت کے درمیان تصادم ہے۔ حالانکہ اس کا معاشرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب تو ان لوگوں کی اکثریت اخلاق باختہ ہو چکی ہے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں اختیار کی جا رہی ہیں۔ حیا تقریباً ختم ہو چکی ہے۔'' ......

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

''انگلستان کے ہی ایک کالم لکھنے والے رابرٹ فسک (Robert Fisk) نے کافی انصاف سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ ڈنمارک کے ایک صاحب نے لکھا تھا کہ اسلامی معاشرے اور مغربی سیکولر جمہوریت کے درمیان تصادم ہے۔ اس بارے میں انہوں نے لکھا کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ یہ کوئی تہذیبوں کا یا سیکولرازم کا تصادم نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ آزادیٔ اظہار کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق پیغمبر پر خدا نے براہ راست اپنی تعلیمات نازل کیں۔ وہ زمین پر خدا کے ترجمان ہیں جبکہ یہ (عیسائی) سمجھتے ہیں، (اب یہ عیسائی لکھنے والا لکھ رہا ہے) کہ انبیاء اور ولی ان کی تعلیمات انسانی حقوق اور آزادیوں کے جدید تصور سے ہم آہنگ نہ ہونے کے سبب تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہو گئے ہیں۔ مسلمان مذہب کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھتے ہیں اور صدیوں کے سفر اور تغیرات کے باوجود ان کی یہ سوچ برقرار ہے جبکہ ہم نے مذہب کو عملاً زندگی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس لئے ہم اب مسیحیت بمقابلہ اسلام نہیں بلکہ مغربی تہذیب بمقابلہ اسلام کی

بات کرتے ہیں اور اس بنیاد پر یہ بھی چاہتے ہیں کہ جب ہم پیغمبروں یا ان کی تعلیمات کا مذاق اڑا سکتے ہیں تو آخر باقی مذاہب کا کیوں نہیں؟

پھر لکھتے ہیں کہ یہ رویہ اتنا ہی بے ساختہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ کوئی 10-12 برس پہلے ایک فلم "Last Temptation of Christ" ریلیز ہوئی تھی جس میں حضرت عیسیٰؑ کو ایک عورت کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دکھانے پر بہت شور مچا تھا اور پریس میں کسی نے مشتعل ہو کر ایک سینما کو نذر آتش کر دیا تھا۔ ایک فرانسیسی نوجوان قتل بھی ہوا تھا۔ اس بات کا کیا مطلب ہے؟ ایک طرف تو ہم میں سے بھی بعض لوگ مذہبی جذبات کی توہین برداشت نہیں کر پاتے مگر ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان آزادئ اظہار کے ناطے گھٹیا ذوق کے کارٹونوں کی اشاعت پر برداشت سے کام لیں۔

کیا یہ درست رویہ ہے؟ جب مغربی رہنما یہ کہتے ہیں کہ وہ اخبارات اور آزادئ اظہار پر قدغن نہیں لگا سکتے تو مجھے ہنسی آتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر متنازعہ کارٹونوں میں پیغمبر اسلام کی بجائے بم والے ڈیزائن کی ٹوپی کسی یہودی ربائی (Rabbi) کے سر پر دکھائی جاتی تو کیا شور نہ مچتا کہ اس سے اینٹی سمٹ ازم (Anti Semitism) کی بو آتی ہے۔ یعنی یہودیوں کے خلاف مخالفت کی بو آتی ہے اور یہودیوں کی مذہبی دل آزادی کی جا رہی ہے...... لیکن ان کارٹونوں سے سوائے اس کے کیا پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام ایک پر تشدد مذہب ہے۔ ان کارٹونوں نے جہاں چہار جانب اشتعال پھیلانے کے اور کیا مثبت اقدام کیا ہے؟"

(روزنامہ جنگ لندن 7 فروری 2006ء صفحہ 1 تا 3)

حضور نے مزید فرمایا:

"کہیں نہ کہیں سے کسی وقت ایسا شوشہ چھوڑا جاتا ہے جس سے ان گندے ذہن والوں کے ذہنوں کی غلاظت اور خدا سے دوری نظر آجاتی ہے، اسلام سے بغض اور تعصب کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ بدقسمتی سے مسلمانوں کے بعض لیڈروں کے غلط ردعمل سے ان لوگوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہی چیزیں ہیں جن سے پھر یہ لوگ بعض سیاسی فائدے بھی اٹھاتے

ہیں۔ پھر عام زندگی میں مسلمان کہلانے والوں کے رویے ایسے ہوتے ہیں جن سے یہاں کی حکومتیں تنگ آجاتی ہیں“......

نیز فرمایا:

”بعض اوقات ظلم بھی ان کی طرف سے ہو رہا ہوتا ہے لیکن مسلمانوں کے غلط ردعمل کی وجہ سے مظلوم بھی یہی لوگ بن جاتے ہیں اور مسلمانوں کو ظالم بنا دیتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ شاید مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اس توڑ پھوڑ کو اچھا نہیں سمجھتی لیکن لیڈر شپ یا چند فسادی بدنام کرنے والے بدنامی کرتے ہیں۔“

حضور نے فرمایا:

”اب مثلاً ایک رپورٹ ڈنمارک کی ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا، ڈینش عوام کا ردعمل یہ ہے کہ اخبار کی معذرت کے بعد مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس معذرت کو مان لیں اور اس مسئلے کو پر امن طور پر ختم کریں تاکہ اسلام کی صحیح تعلیم ان تک پہنچے اور Violance سے بچ جائیں، پھر یہ ہے کہ ٹی وی پروگرام آرہے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں کے بچے ڈینشوں کے خلاف ردعمل دیکھ کر ان کے ملک کا جھنڈا جلایا جارہا ہے، ایمبیسیز جلائی جارہی ہیں، بہت ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں۔ وہ یہ محسوس کر رہے ہیں گویا جنگ کا خطرہ ہے اور ان کو مار دینے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ اب عوام میں بھی اور بعض سیاستدانوں میں بھی اس کو دیکھ کر انہوں نے ناپسند کیا ہے اور ایک ردعمل یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ مسلمانوں کی اس دل آزاری کے بدلے میں خود ہمیں ایک بڑی مسجد مسلمانوں کو بنا کر دینی چاہئے جس کا خرچ یہاں کی فرمیں ادا کریں اور کوپن ہیگن کے سپریم میئر نے اس تجویز کو پسند کیا۔ پھر مسلمانوں کی اکثریت بھی جیسا کہ میں نے کہا کہتی ہے کہ ہمیں معذرت کو مان لینا چاہئے، لیکن ان کے ایک لیڈر ہیں جو 27 تنظیموں کے نمائندے ہیں وہ یہ بیان دے رہے ہیں کہ اگرچہ اخبار نے معذرت کر دی ہے تاہم وہ ایک بار پھر ہمارے سب کے سامنے آکر معذرت کرے تاہم مسلمان

ملکوں میں جا کر بتائیں کہ اب تحریک کو ختم کر دیں۔ اسلام کی ایک عجیب خوفناک تصویر کھینچنے کی یہ کوشش کرتے ہیں بجائے صلح کا ہاتھ بڑھانے کے ان کا رجحان فساد کی طرف ہے۔

پھر فرمایا:

”تو اب دیکھیں کہ وہ ڈنمارک میں معافیاں مانگ رہے ہیں اور مسلمان لیڈر آڑے آئے ہوئے ہیں۔ پس ان مسلمانوں کو بھی ذرا عقل کرنی چاہئے، کچھ ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور اپنے رد عمل کے طریقے بدلنے چاہئیں اور جیسا کہ میں نے کہا تھا شاید بلکہ یقینی طور پر سب سے زیادہ اس حرکت پر ہمارے دل چھلنی ہیں۔ لیکن ہمارے رد عمل کے طریق اور ہیں۔“

”جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام کے اور آنحضرت ﷺ کے خلاف ابتداء سے ہی یہ سازشیں چلی آرہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے کیونکہ اس کی حفاظت کرنی ہے، وعدہ ہے، اس لئے وہ حفاظت کرتا چلا آرہا ہے، ساری مخالفانہ کوشش ناکام ہو جاتی ہیں۔“

نیز فرمایا:

”اس زمانے میں اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اس زمانے میں جو آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے ہوئے اور جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے اور بعد میں آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپ کے خلفاء نے جماعت کی راہنمائی کی اور رد عمل ظاہر کیا اور پھر جو اس کے نتیجے نکلے اس کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں تا کہ وہ لوگ جو احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ ہڑتالیں نہ کرکے اور ان میں شامل نہ ہو کر ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی درد نہیں ہے۔ ان پر جماعت کے کارنامے واضح ہو جائیں۔“

اس سلسلہ میں پہلی مثال حضورؓ نے عبد اللہ آتھم کی پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ عیسائی تھا اس نے اپنی کتاب میں آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنے انتہائی غلیظ ذہن کا مظاہرہ کرتے ہوئے دجّال کا لفظ نعوذ باللہ استعمال کیا۔ (اس وقت حضورؑ کی اس کے ساتھ ایک بحث بھی چل رہی تھی) اس کے بعد حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے مخاطب کرکے کہا کہ ایک بحث تو ختم ہوگئی

مگر ایک رنگ کا مقابلہ باقی رہا جو خدا کی طرف سے ہے اور وہ یہ کہ اس نے اپنی کتاب ”اندرونہ بائبل“ میں ہمارے نبی ﷺ کو دجال کے نام سے پکارا ہے اور میں آنحضرت ﷺ کو صادق اور سچا جانتا ہوں اور دین اسلام کو منجانب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ پس وہ مقابلہ ہے کہ آسمانی فیصلہ اس کا تصفیہ کرے گا اور وہ آسمانی فیصلہ یہ ہے کہ ہم دونوں میں سے جو شخص اپنے قول میں جھوٹا اور ناحق رسولؐ کو کاذب اور دجال کہتا ہے اور حق کا دشمن ہے وہ آج کے دن سے پندرہ مہینے تک اس شخص کی زندگی ہی میں جو حق پر ہے، ہاویہ میں گرے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ یعنی راستباز اور صادق نبی کو دجال کہنے سے باز نہ آوے اور بے باکی اور بدزبانی نہ چھوڑے...... تو یہ تھا آنحضرت ﷺ کی غیرت رکھنے والا شیر خدا کا رد عمل۔ وہ للکارتے تھے ایسی حرکتیں کرنے والوں کو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرا واقعہ پنڈت لیکھرام کا بیان فرمایا: ”پھر ایک شخص لیکھرام تھا جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالتا تھا۔ اس کی اس دریدہ دہنی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ باز نہ آیا۔ آخر آپؑ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دردناک موت کی خبر دی۔

حضرت مسیح موعودؑ اس بارے میں فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے ایک اللہ اور رسولؐ کے دشمن کے بارے میں جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے، مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ 6 سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا یہ ان کے لئے ایک نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔“

(روحانی خزائن جلد 18 نزول المسیح صفحہ 549)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ بڑی دردناک موت مرا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”یہی اسلوب ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے سکھائے کہ اس قسم کی حرکت کرنے والوں کو سمجھاؤ۔ آنحضرت ﷺ کے محاسن بیان کرو۔ دنیا کو ان خوبصورت اور روشن پہلوؤں سے آگاہ کرو جو دنیا کی

نظر سے چھپے ہوئے ہیں۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ یا تو اللہ تعالیٰ ان کو ان حرکتوں سے باز رکھے یا پھر خود ان کی پکڑ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اپنے طریقے ہیں۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس طریقے سے کس کو پکڑنا ہے۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’ہمارا ری ایکشن (Reaction) یہی ہونا چاہئے کہ بجائے صرف توڑ پھوڑ کے ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ ہم دیکھیں ہمارے عمل کیا ہیں؟ ہمارے اندر خدا کا خوف کتنا ہے، اس کی عبادت کی طرف کتنی توجہ ہے، دینی احکامات پر عمل کرنے کی طرف کتنی توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی طرف کتنی توجہ ہے۔

خلافت رابعہ کے دور میں رُشدی نے بڑی توہین آمیز کتاب لکھی تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبات بھی دیئے تھے اور ایک کتاب بھی لکھوائی تھی۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سال کے شروع میں بھی اس طرح کا ایک مضمون آیا تھا آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارے میں۔ اس وقت بھی میں نے جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی توجہ دلائی تھی کہ مضامین لکھیں خطوط لکھیں، رابطے وسیع کریں۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی کی خوبیاں اور ان کے محاسن بیان کریں۔ تو یہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو دنیا کو دکھانے کا سوال ہے یہ توڑ پھوڑ سے تو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے اگر ہر طبقے کے احمدی ہر ملک میں دوسرے پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی شامل کریں کہ تم بھی اس طرح پر امن طور پر یہ رد عمل ظاہر کرو، اپنے رابطے بڑھاؤ اور لکھو تو ہر ملک میں ہر طبقے میں اتمام حجت ہو جائے گی اور پھر جو کرے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔‘‘

اسی خطبہ میں حضور نے مزید راہنمائی دیتے ہوئے فرمایا: ’’دوسرے مسلمانوں کو تو یہ جوش ہے کہ ہڑتالیں کر رہے ہیں، توڑ پھوڑ کر رہے ہیں کیونکہ ان کا رد عمل یہی ہے کہ توڑ پھوڑ ہو اور ہڑتالیں

ہوں اور جماعت احمدیہ کا اس واقعہ کے بعد جو فوری رد عمل ظاہر ہونا چاہئے تھا وہ ہوا۔ احمدی کر رد عمل یہ تھا کہ انہوں نے فوری طور پر ان اخباروں سے رابطہ کیا۔“......

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ:”یہاں جو مسلمان عیسائی اس معاشرے میں اکٹھے رہ رہے ہیں ان کے جذبات کا بہر حال خیال ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔“

حضور نے مسلمانوں کو بھی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:”مسلمان کہلانے والوں کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ احمدی ہیں یا نہیں، شیعہ ہیں یا سنی ہیں یا کسی بھی دوسرے مسلمان فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں آنحضرت ﷺ کی ذات پر جب حملہ ہو تو وقتی جوش کی بجائے، جھنڈے جلانے کی بجائے، توڑ پھوڑ کرنے کی بجائے، ایمبیسیوں پر حملہ کرنے کی بجائے، اپنے عملوں کو درست کریں کہ غیر کو انگلی اٹھانے کا موقع ہی نہ ملے۔ کیا یہ آگیں لگانے سے سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی عزت اور مقام کی نعوذ باللہ صرف اتنی قدر ہے کہ صرف جھنڈے جلانے سے یا کسی سفار تخانے کا سامان جلانے سے بدلہ لے لیا، نہیں۔ ہم تو اس نبی کے ماننے والے ہیں جو آگ بجھانے آیا تھا۔ وہ محبت کا سفیر بن کر آیا تھا، وہ امن کا شہزادہ تھا۔ پس کسی بھی سخت اقدام کی بجائے دنیا کو سمجھائیں اور آپ کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں۔“

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 55-88)

حضور انور کے ایک ایک لفظ سے ہدایت، حکمت اور سچائی ظاہر ہو رہی ہے کہ کس طرح ہمارا رد عمل ہونا چاہئے جو بھی ہو اسلامی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں ہو۔

میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں جس کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ جب بھی ایسے موقعوں پر خلافت کی راہنمائی میں کام کیا گیا اس کا بہت فائدہ ہوا۔ اس کام میں برکت ہوئی اور بلکہ میں نے محسوس کیا اور مشاہدہ کیا کہ جب ہم خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق ایسے مواقع پر پریس سے رابطہ کرتے ہیں، مضامین لکھتے ہیں اور خطوط کے ذریعہ تردید کر کے اسلام کی تعلیم بیان کرتے ہیں تو ہمیشہ اس کو اخبار میں جگہ ملی اور دوسرے لوگوں نے ہمیشہ سراہا بلکہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ نہ

صرف اخبار میں وہ مضامین، خطوط اور ہمارا بیان شائع ہوا اسے پڑھ کر لوگوں نے اور دیگر تنظیموں نے ہمیں اپنے پروگراموں میں بھی بلایا۔

حضور انور نے رشدی کی کتاب کا حوالہ دیا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جو جماعت کو ہدایت دیں ان سے بہت فائدہ ہوا۔ یہاں امریکہ کے اخبارات میں ان ہدایات کو شائع کرایا گیا جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارا پریس سے مزید رابطہ مضبوط ہوا اور اب اس واقعہ کے بعد جو ڈنمارک میں ہوا یا دیگر یورپین ممالک میں ہوا اور حضور ایدہ اللہ سے اس خطبہ میں جو ہدایات ملی ان کو سامنے رکھ کر جہاں جہاں بھی کام کیا گیا اس کا بہت فائدہ ہوا اور ہمیں پریس میں کورج ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالك



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط24

چنانچہ یہی اخبار ڈیلی بلٹن جو لاس اینجلس کے علاقہ میں دوسرے نمبر پر بڑا اخبار ہے جس کا اوپر (گزشتہ قسط میں) ذکر کیا جاچکا ہے۔ اس میں خاکسار کا مضمون Opinion کے سیکشن میں پوری وضاحت کے ساتھ شائع ہوا اور مضمون کے آخر میں خاکسار کے نام کے ساتھ مسجد احمدیہ بیت الحمید کا نام بھی لکھا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مضمون میں وہ ساری ہدایات شامل کر دی گئیں تھیں جو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس اخبار کے علاوہ بھی دیگر اخبارات نے ہمیں کوریج دی۔ میرا نہیں خیال کہ جس قدر کوریج ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی اور کسی کو اتنی کوریج ملی ہو۔ باقی مسلمانوں کا تو ردعمل بتایا جاچکا ہے کہ صرف توڑ پھوڑ، جھنڈے جلانا، سفارتخانوں پر حملہ اور یہ سب کچھ تو بانی اسلام رحمۃ للعالمین کی تعلیم اور اسوہ دونوں کے خلاف ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو پھر مسلمانوں کے رویہ کی وجہ سے انہیں مزید مشتعل اور بدنام کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہی کر رہے ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسلام اسی قسم کی نفرت اور تشدد کی اجازت اور تعلیم دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اب خاکسار ڈیلی بلٹن میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس کی طرف آتا ہے۔ اخبار نے لکھا:

کارٹونز سے مسلمانوں کی دل آزاری

ڈنمارک کے اخبار (Jylland Posten) میں مسلمانوں کے پیغمبر آنحضرت ﷺ کے گستاخانہ کارٹونز شائع ہونے پر پوری دنیا ایک ابتلاء میں سے گزر رہی ہے۔

اس کی اشاعت کے بعد فرانس، جرمنی، نیدرلینڈ، اٹلی اور سپین میں بھی مختلف قسم کے کارٹونز شائع ہوئے۔ اس کی وجہ سے مسلم ممالک میں احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے کیونکہ اسلامی کلچر میں آنحضرت ﷺ کی تصویر بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ مسلمان اور مذہبی آزادی کے معاونین اس سے افسردہ اور غمزدہ ہوئے۔ ان کی دل آزاری بھی ہوئی اور اسی کا اظہار انہوں نے پرامن مظاہروں کی صورت میں مختلف شہروں میں کیا۔ تاہم کچھ گروپس اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور انہوں نے پرچم جلائے اور ایمبیسیز کو جلایا اور موت کی دھمکیاں دیں۔

احمدی مسلمان پوری دنیا میں جو نبی کریمؐ کی شان اقدس کو اور اس کی حقیقت کو پہچانتے ہیں ان کی بھی دل آزاری ہوئی۔ لیکن مسلمانوں کی اس پرامن جماعت جس کا پیغام ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے“ نے ڈنمارک کی پارٹیز سے بات چیت کی اور اس پر متعلقہ اخبار کے حکام نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر احمدی جماعت کی وضاحت کا ان کو پہلے سے علم ہوتا تو وہ یہ مواد کبھی شائع نہ کرتے۔ پوری دنیا میں مختلف قسم کے رد عمل سامنے آئے۔ کچھ نے کہا کہ یہ پریس کی آزادی ہے جو کہ جمہوریت کے لئے ضروری ہے۔ مسٹر Lakah جو کہ فرانس کی ایک اخبار French Soir کا مالک ہے، نے اخبار کے ایڈیٹر کو اس کی پوزیشن سے برطرف کر دیا۔

برلن میں Die Welt جو کہ ایک نامور اخبار ہے، نے یہ دلیل دی کہ توہینِ رسالت کی مغرب میں اجازت ہے۔ اور اس نے پوچھا کہ دیکھنا یہ ہے کہ کیا اسلام اس مضحکہ خیز تنقید کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔

UK کے ایک صحافی Mr. Robert Fisk نے لکھا کہ یہ آزادی رائے کی بات نہیں۔ مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اللہ سے وحی پاکر تعلیم دی ہے اور وہ اس پر عمل پیرا ہیں جبکہ ہم اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ موازنے کے لئے اس نے یورپ میں ایک سینما میں چلنے والی فلم ”Last Temptation of Christ“ کے بعد کچھ یورپین نے سینما گھروں کو جلا دیا تھا تو ہم مسلمانوں سے یہ توقع کیوں کرتے ہیں کہ وہ ان ظالمانہ کارٹونز پر خاموش رہیں گے؟ ان کی اشاعت سے بہت

دور رس نتائج نکلتے ہیں۔ اگر چہ ہو سکتا ہے کہ شروع میں اس کی نیت ایسا کرنے کی نہ ہو۔ بہت سے ایسے اسلام مخالف گروہ ہیں جو کہ ایسے موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں اور اسے اپنے Agenda کا حصہ سمجھتے ہیں۔

تاہم کسی بھی صورت میں مسلمانوں کا جواب اسلام کی حقیقی اقدار کے مطابق ہونا چاہیئے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور حضرت محمدؐ کے طور اطوار کو اپناتے ہوئے جوابی رد عمل دیں۔ آنحضرت محمد ﷺ جنہوں نے ہمیشہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اگر چہ جیسے بھی Challenging حالات ان کو اور ان کے صحابہ کو پیش آئے اس کے باوجود انہوں نے ہمیشہ امن کا راستہ چنا اور پر امن حل نکالا۔

اسلام میں اصل بہادر وہ نہیں ہے جو لڑتا ہے بلکہ اصل بہادر وہ ہے جو کہ فراست اور عقل رکھتا ہے اور اگر وہ کوئی فیصلہ کرے تو اس پر قائم رہتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہر اس رد عمل سے بچیں جس سے کسی کی بھی دل آزاری ہوتی ہو۔ ان کی زبان اور ان کے عمل سے کسی کو بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیئے۔ اس کی بجائے مسلمانوں کو میڈیا کو خطوط اور مختلف آرٹیکل لکھنے چاہئیں اور اپنے دائرہ احباب کو اور روابط کو بڑھانا چاہیئے۔

اس سے بھی اہم یہ بات ہے کہ ان کو اپنے کردار کی تعمیر کرنی چاہیئے جس سے حضرت اقدس محمد ﷺ کے کردار کی جھلک نظر آئے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ حقیقی اسلام ان کے عمل سے نظر آئے۔ وہ ایک دوسرے کے لئے نفع بخش، محبت اور رحم کے جذبات رکھتے ہوں۔

ان کو اپنے رویے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے طریقۂ کار کو صحیح کرنے کی ضرورت ہے اور ان کو یکجہتی کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح آگ لگانے، مجسموں کو آگ لگانے، عمارتوں کو اور جھنڈوں کو جلانے کی بجائے ان کے دلوں میں محبت کی اور انسانیت کی آگ روشن کرنے کی طرف توجہ ہوتی چاہیئے۔

نوٹ: اخبار نے خاکسار کے مضمون / رائے کو بالکل واضح صورت میں لکھا اور خاکسار نے یہ سارے پوائنٹس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ سے اخذ کئے تھے اور جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مرحلہ اور ہر قدم پر جماعت کی بھی اور غیروں کی بھی راہنمائی کر رہی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔

چینو چیمپئن اخبار نے اپنی اشاعت 11 تا 17 فروری 2006ء میں صفحہ اول پر ہماری یہ خبر اس عنوان سے شائع کی:

Chino Muslim Leader Condemsns Cartoons

یعنی چینو کے مسلم لیڈر کارٹونز کی مذمت کرتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ چینو کی مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے کارٹونز کی اشاعت پر مذمت کی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ سب سے پہلے تو میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی امام اور پیشوا ہیں، کے جذبات کا اس بارے میں اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ہے کہ کچھ اخبارات نے نبی کریم ﷺ کے خاکے شائع کئے ہیں اس پر میں ان کی مذمت کرتا ہوں اور یہ نبی کریم ﷺ کی شان پر بہت بڑا گستاخانہ حملہ ہے۔ اخبار نے مزید لکھا:

یہ خاکے ڈنمارک کے ایک اخبار نے گزشتہ سال شائع کئے تھے اور یہ چنگاری اسی وقت زیادہ بھڑکی جب ایک ڈنمارک کے مسلمان مسٹر احمد اکاری نے یہ خاکے مشرقِ وسطیٰ میں تقسیم کئے۔ اور اس نازیبا حرکت کی وجہ سے کچھ اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔

مسٹر ناصر (یعنی خاکسار) نے کہا ہے کہ ان خاکوں کی اشاعت اور پھر اس کے نتیجہ میں ہونے والی توڑ پھوڑ اور فسادات کسی طرح بھی جائز نہیں ہیں۔ ہماری کمیونٹی امن پسند ہے۔ اس سے لوگ کبھی بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتے۔ انہوں نے مزید کہا۔

چینو ہل چیمپئن اور چینو چیمپئن دونوں اخبارات جو دو مختلف شہروں کے لئے ہیں، نے اپنی اشاعت 25 فروری تا 3 مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ B-4 پر خاکسار کے ایک ہی مضمون Opinion کے تحت پبلک فورم میں دیا۔ جس کا عنوان یہ رکھا Islam Reaction to Cartoons :
یعنی کارٹونز کی اشاعت پر ''اسلام'' کا ردعمل۔ (انہیں مسلمانوں کا ردعمل لکھنا چاہئے تھا اور مسلمانوں میں سے بھی دراصل جماعت احمدیہ مسلمہ کا ردعمل صحیح ہوتا) بہر کیف۔

اخبار نے اس عنوان سے خاکسار کا مضمون بمعہ نام اور پتہ شائع کیا ہے۔ مضمون کا ماحصل وہی ہے کہ اس وقت دنیا ایک بڑے بحران سے گزر رہی ہے اور وہ یہ کہ یورپ کے ممالک میں آنحضرت ﷺ کے خلاف ہتک آمیز خاکے اور کارٹونز شائع ہوئے ہیں جن کے نتیجہ میں کئی جگہ بدامنی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ یہ دراصل مسلمانوں کو تکلیف دینے والی بات ہے اور سب سے زیادہ تکلیف جماعت احمدیہ کے افراد کو ہوئی ہے۔ اس لئے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیڈروں کو بھی چاہئے کہ ایسے مواقع پر ان کا ردعمل جوش کی بجائے ہوش والا ہونا چاہئے۔ جس قسم کا ردعمل مسلمانوں سے ظاہر ہو رہا ہے اس کا نتیجہ برعکس بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر وقت ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے اسلام کی برتری اور آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ شان ظاہر ہوتی ہو۔

دنیا کے تمام احمدی مسلمانوں اور اس امریکہ میں احمدی مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی ارفع و اعلیٰ شان کا دوسروں کی نسبت زیادہ فہم اور ادراک ہے۔ اس کے لئے ہمیں پرامن ماحول میں بات چیت کرنی چاہئے اور جہاں آپ کو پریس کی آزادی ہے وہاں آپ کو اپنی ذمہ داریاں بھی سمجھنی چاہئیں۔ آزادی بغیر ذمہ داری کے بے معنیٰ ہے اور دوسروں کے جذبات اور احساسات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 24 فروری 2006ء کی اشاعت کے صفحہ C-34 پر کارٹونز کے بارہ میں خبر شائع کی ہے۔ اخبار نے یہ عنوان لگایا:

Ahmadiyya Muslims condemn Prophet Muhammad Caricatures

احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر مذمت کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے کہا کہ تمام دیگر مذہبی لیڈروں کو چاہئے کہ وہ اس مذموم حرکت کی مذمت کریں جو آنحضرت کی شان کے خلاف خاکے شائع کئے ہیں۔

جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ ہمارے عالمگیر روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی پرزور مذمت کی ہے۔ ''احمد'' (حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے کہا ہے کہ پریس کو اس معاملے میں سنجیدگی دکھانی چاہئے تھی اور اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے تھی اور عوام الناس میں افہام و تفہیم کے ذریعہ ایک دوسرے کا احترام اور بلاامتیاز مذہب و قومیت ایک دوسرے کو قریب کرنے کی بجائے غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ قدم اٹھایا ہے جس سے بانیٔ اسلام کی ہتک کی گئی ہے۔ پریس کو مذہبی تقدس کا احترام کرنا چاہئے نہ کہ آزادیٔ صحافت کی آڑ میں دل آزاری کا رویہ اختیار کیا جائے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی 17 فروری 2006ء کی اشاعت کے صفحہ 19 پر انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اس عنوان کے تحت خبر دی:

Ahmadi Muslims condemn profanity

احمدی مسلمانوں کی پرزور مذمت

مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ تمام مذہبی لیڈروں کو اس وقت مل کر مذہبی تقدس کو پامال کرنے والوں کی مذمت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد ناصر نے اس سے قبل جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی طرف سے جاری کئے گئے پیغام کے مطابق جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی شان میں بنائے اور شائع کئے گئے خاکوں اور کارٹونز کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے نبی اور رسول کی شان میں اس طرح کیوں گستاخی کی گئی ہے؟

انہوں نے مزید کہا کہ میں بلاتردد اخبارات کے اس غیر ذمہ دارانہ رویہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ یہ بہت افسوسناک دن ہے جبکہ میڈیا نے اپنی ذمہ داری کو سنجیدگی سے نہیں نبھایا۔ صحافت اور میڈیا کا کام ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرے اور باہمی افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرے۔ نہ کہ نفرت اور دوری پیدا کی جائے جس سے مذہبی تقدس کے احترام کو نقصان پہنچے۔ اگرچہ اس واقعہ میں آزادئ صحافت کو ایک بہانہ بتایا گیا ہے حالانکہ صحافت کی آزادی کو دوسروں کے مذہبی احساسات کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہم اسوقت ایسے معاشرہ میں رہ رہے ہیں جہاں مختلف المذاہب لوگ رہتے ہیں ہمیں ایک دوسرے کا احترام اور ایک دوسرے کے ساتھ امن اور پیار کے ساتھ رہنا ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ جماعت احمدیہ یو ایس اے کی نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ جو کہ 6 فروری کو منعقد ہوئی تھی، نے بھی متفقہ طور پر آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر شدید مذمت کی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں مؤرخہ 16 فروری کی اشاعت میں صفحہ 27 پر خاکسار کی پریس ریلیز کو شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

Ahmadi Muslims condemn profanity (ﷺ) against Prophet Muhammad

احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف خاکوں کی شدید مذمت کرتے ہیں

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے ایک بیان کو شائع کیا ہے کہ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید چینو (کیلیفورنیا) نے آج علاقہ کے تمام مذہبی لیڈروں سے کہا ہے کہ وہ یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان خاکوں کی مذمت کریں جو ڈنمارک کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ آواز دراصل جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عالمگیر اور روحانی پیشوا نے اعلان کیا ہے کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کے لئے بہت اونچا مقام رکھتے ہیں اس لئے ان لوگوں نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں کیوں اتنی گستاخی کی ہے اور کیوں یہ خاکے اور کارٹونز بنائے گئے ہیں؟ میں ان خاکوں کی پرزور مذمت کرتا ہوں

جو مغربی ممالک کے اخبارات نے شائع کئے ہیں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی ہتک اور شان میں گستاخی ہوئی ہے۔ صحافت کے لئے یہ بہت افسوسناک دن ہے۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لائیں اور ان کو آگاہی دیں۔ یہ کام بغیر کسی مذہب و ملت کے امتیاز کے ہونا چاہیئے۔ کجا یہ کہ وہ ایسے مکروہ کام کریں جس سے نفرت پھیلے اور دوری ہو اور مقدس شخصیات کی ہتک ہو۔ انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے تاکہ سوسائٹی میں ہر شخص پرامن زندگی گزار سکے۔ یہ وقت ہے کہ تمام مذاہب کے لیڈر اکٹھے ہو کر ایسے کاموں کی مذمت کریں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ امام شمشاد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ یوایس اے کی نیشنل مجلس عاملہ جس کا اجلاس 6 فروری 2006ء ہوا تھا، نے بھی متفقہ طور پر ان کارٹونز کی اشاعت پر پُرزور مذمت کی ہے جو بانیٔ اسلام ﷺ کی شان کے خلاف گستاخی ہے۔

آخر پر خاکسار کا تعارف لکھا ہوا ہے کہ امام شمشاد ناصر نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یہ علاقہ میں اپنے علمی کاموں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اس وقت تک یہ یوایس اے کے مختلف شہروں میں اسلام و احمدیت کی خدمات بجالا چکے ہیں۔ اور امریکہ آنے سے پہلے گھانا اور سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بھی خدمت کر چکے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 10 تا 16 فروری 2006ء کے صفحہ 6 پر ”دین کی باتوں“ کے عنوان تحت خاکسار کا مضمون بعنوان ”قرآن کریم کے محاسن و فضائل و برکات“ کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

اس قسط میں خاکسار نے ”اعمال صالحہ کیا ہے؟“ کے تحت دو باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے یعنی عبادت اور اخلاق حسنہ۔ اور بتایا ہے کہ عبادت کا تعلق خداتعالیٰ سے ہے اور اخلاق حسنہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے بندوں سے۔ پس عبادات اور اخلاق کے لئے ہمیں دنیا کے سب سے بڑے معلم، سب سے بڑے استادِ کامل اور دنیا کے سب سے بڑے راہبر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے راہنمائی لینی ہوگی۔

پھر خاکسار نے مضمون میں آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل عربوں کی حالت کا نقشہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کی قوت قدسیہ اور صحابہ کا تزکیہ نفس اور اس ضمن میں قرآن کریم کی یہ آیت نقل کی ہے:

يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (65:25) پھر آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے سے اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ان کی کایا ایسی پلٹی کہ وہ اپنے رب کے حضور راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں اور تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ (المائدۃ 84) ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

صادفتهم قوما كروث ذلة

فجعلتهم كسبيكة العقيان

اے محمد رسول اللہ ﷺ تو نے ان لوگوں کو (عربوں کو) گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے گوبر کی مانند ذلیل قوم پایا۔ مگر آپ ﷺ نے انہیں اپنی قوت قدسیہ سے خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔ اس کے علاوہ قصیدہ سے دو اور عربی اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا برکات الدعا سے وہ حوالہ بھی درج کیا گیا ہے کہ

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے ہی دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے ...... اللّٰهم صل وسلم وبارك عليه وآله بعدد همّه وغمّه وحزنه ......“ (برکات الدعا)

اور آخر میں سورۃ النور کی آیت مع ترجمہ ہے۔

”اور جو لوگ سرکش ہستیوں کی فرمانبرداری سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کے لئے بڑی خوشخبری پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری دے جو ہماری بات کو سنتے ہیں اور پھر اس میں سے

سب سے بہتر حکم کی اتباع کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور وہی لوگ عقلمند ہیں۔"(39:18-19)(ترجمہ از تفسیر صغیر)

مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی مضمون کے آخر پر درج ہے۔ تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں کال کر سکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 24 فروری 2006ء صفحہ 69 پر اس عنوان سے خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے جو نصف سے زائد صفحہ پر ہے۔

Great Disrespect shown to Islam

اسلام کی بہت ہتک کی گئی ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ دنیا اس وقت بہت بڑے بحران سے گزر رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈینش اخبار نے آنحضرت ﷺ کے خاکے شائع کئے جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی دل آزاری ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ اشاعت کچھ ماہ پہلے ہوئی تھی اب یورپ کے دیگر ممالک میں بھی ایسا ہی ہو گیا ہے جیسے فرانس، جرمنی، نیدرلینڈ، اٹلی اور سپین وغیرہ میں۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذہبی لیڈرز بھی ہیں جو سب اس حرکت پر حیران ہیں، جنہوں نے اس کی مذمت کی ہے اور مختلف ممالک میں مسلمانوں نے مظاہرے کئے ہیں اور بعض ان میں سے اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور توڑ پھوڑ کے ساتھ ساتھ املاک کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جس میں جھنڈوں کا جلانا، سفارت خانوں کو جلانا بھی شامل ہے۔ اور یہ سب اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ جلد سے جلد ڈینش اخبار کے خلاف پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ اسے موت کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

احمدی مسلمان جو آنحضرت ﷺ کے ارفع مقام کا ادراک رکھتے ہیں، بھی ان خاکوں کی اشاعت سے اُن کے دل مجروح ہوئے ہیں اور انہیں شدید دھچکا لگا ہے لیکن یہ امن پسند گروپ ہے۔ اور ان کا ماٹو بھی یہی ہے کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ نے ڈینش پارٹیز کے ساتھ رابطہ

کر کے انہیں اسلام کی تعلیمات کے بارے میں سمجھایا ہے۔ انہوں نے اس پر شکریہ بھی ادا کیا اور کہا کہ اگر ہمارا آپ کے ساتھ پہلے رابطہ ہو جاتا تو ہم یہ شائع نہ کرتے۔

دنیا کے اخبارات میں اس بارے میں مختلف قسم کا ردعمل بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ عرب دنیا کو جمہوریت کا پتہ نہیں ہے، کچھ کہتے ہیں کہ پریس کی آزادی ہے۔ فرانس میں تو جس اخبار نے کارٹون شائع کئے تھے انہوں نے ایڈیٹر کو نوکری سے برخاست کر دیا ہے جو کہ بہت اچھا اقدام تھا۔

برلن کے اخبار نے لکھا کہ یہ تو مغرب میں ان کا حق ہے وہ لوگ جیسا چاہیں اور جو چاہیں شائع کریں۔ یہ صحافتی آزادی ہے۔ لیکن اس کے برعکس انگلستان کے ایک معروف اخبار کے جرنلسٹ Robert Fisk نے لکھا کہ حقیقت میں کوئی صحافتی آزادی نہیں بلکہ اسلام کا جب یہ عقیدہ ہے کہ ان کا مذہب آسمانی ہے اور ان کے نبی پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جبکہ ہم اپنے مذاہب کے بارے میں ایسا نہیں سمجھتے، مسلمان تو اس بارہ میں اس یقین پر قائم ہیں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنے مذہب کی اقدار کو کھو چکے ہیں۔

انہوں نے اپنے اس مضمون میں اس بات کو نقل کیا ہے کہ جب Last Temptation of Christ فلم چلائی گئی تھی اس وقت یورپ میں بعض عیسائیوں نے سینما گھر جلائے تھے۔ پھر ہم مسلمانوں سے کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کے خاکوں کی اشاعت پر خاموشی اختیار کر لیتے۔

خاکسار نے لکھا کہ: اس وقت بہت سارے گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام کے خلاف اپنی کارروائیوں کو تیز کر رہے ہیں اور ایسے مواقع مہیا کر رہے ہیں جن سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو اور پھر بعد میں وہ کہہ دیں گے کہ دیکھا مسلمانوں کا مذہب یہ ان کو سکھاتا ہے۔ حالانکہ شرارت خود ان کی طرف سے ہوتی ہے اور اس طرح بعد میں یہ لوگ خود مظلوم بھی بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو نہیں چاہئے کہ پریس کی آزادی کی آڑ میں یہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں۔ آزادی کی بھی کچھ

ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور حد ہوتی ہے۔ اس قسم کی اشاعت سے قبل انہیں سوچنا چاہئے کہ اس سے کسی کے جذبات مجروح تو نہیں ہوں گے۔

ادھر مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں اور آنحضرت ﷺ کے نمونہ کو اپنائیں آپؐ کی تعلیم صبر اور برداشت کی تعلیم ہے۔ اور یہی نمونہ انہوں نے ایسے حالات میں دکھایا جبکہ آپؐ کے سامنے بہت بڑا چیلنج تھا۔ انہوں نے ہمیشہ امن کا راستہ پسند کیا اور اختیار کیا۔

خاکسار نے یہاں پر ایک حدیث نبوی ﷺ کو درج کیا کہ بہادر وہ نہیں جو غصے میں دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھے۔ اور یہ حدیث بھی نقل کی کہ ہر حالت میں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف اور نقصان نہ پہنچے۔

املاک کو نقصان پہنچانا، جھنڈے جلانا، سفارتخانوں کو آگ لگانا یہ امن کا راستہ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی مسلمانوں کو چاہئے کہ پریس میں ایڈیٹر کے نام خطوط لکھیں اور انہیں اسلام کی تعلیمات کے بارے میں سمجھائیں اور سب سے اہم یہ کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں پہلے خود اسلام کی تعلیمات کو لاگو کریں۔ نیز وہ برداشت کا مظاہرہ کریں اور سب پر رحم، محبت، بھائی چارے کا سلوک کریں۔ انہیں اپنا کردار بدلنا ہوگا۔ اپنے طریق کار درست بنانے ہوں گے۔ اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ ان کا اس طرح املاک کو جلانے سے نقصان ہوگا۔ ہمیں انسانیت کے لئے محبت کی آگ جلانی پڑے گی۔ شمشاد احمد ناصر۔ چینو

یہ ساری باتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ اور ہدایات سے لی گئی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔

العرب۔ عربی اخبار نے اپنی 22 فروری 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 16 پر عربی زبان میں خاکسار کا وہی مضمون مع خاکسار کی تصویر کے اس عنوان سے شائع کیا:

''السلوك غير المحترم بحق الاسلام''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور پوائنٹس خاکسار نے انگریزی میں لکھے تھے پھر ان کا عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی آف چینو نے کیا۔ جسے عربی اخباروں میں شائع ہونے کے لئے دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عربی اخبار نے بھی من وعن اس کو شائع کیا۔ عنوان کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اسلام کی ہتک کی گئی ہے''۔ اس مضمون میں وہی کچھ لکھا گیا ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ یعنی ڈینش اخبار نے جو ''خاکے'' شائع کئے تھے ان کا رد عمل اور احمدیوں کا طرز عمل اور نصائح۔

دی سن سین برناڈینو کونٹی نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 19 فروری 2006ء اتوار صفحہ B-7 پر مندرجہ بالا مضمون اس عنوان سے شائع کیا۔

Violent Response to political cartoons ultimately hurts Islam.

سیاسی خاکوں کی اشاعت میں مسلمانوں کا غلط رد عمل۔ اسلام کو نقصان پہنچانے کا باعث ہو گا۔

اخبار نے اپنے نصف صفحہ پر ہمارے اس مضمون کو شائع کیا جس میں ڈینش اخبار میں شائع کئے گئے خاکوں کی وجہ سے اور پھر مغربی ممالک میں بھی اس کی اشاعت پر مسلمانوں نے جو رد عمل ظاہر کیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کا تبصرہ، نصائح اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مسلمان اس توڑ پھوڑ کے شکار ہو کر مغرب کی نگاہ میں ظالم بن جائیں گے۔ اگرچہ یہ ان کی سیاسی شرارتیں بھی ہیں تاہم انہیں اس بات کا موقعہ نہ فراہم کرنا چاہئے کہ اسلام انہیں توڑ پھوڑ، گھیراؤ اور جلاؤ ہی سکھاتا ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اعمال اور اقوال میں ہم آہنگی پیدا کریں اور اخبارات سے رابطہ کر کے انہیں سمجھائیں اور اس کے خلاف مضامین لکھے جائیں۔ ان امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

الاخبار۔ اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں یکم مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 15 پر ایک تصویر کے ساتھ ایروزونا جماعت کی خبر دی ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ فی نکس ایروزونا نے شہر کی لائبریری میں صحت سے متعلق بنیادی معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ

''شوگر'' بیماری کے بارے میں لوگوں کے مفت ٹیسٹ اور اس کے ساتھ اس موضوع پر لیکچر اور معلومات دی گئیں۔ مکرم ڈاکٹر اسامہ بخاری، ڈاکٹر عاطف ملک، ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر عبد السلام رفیق نے اس میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے ذیابیطس، کولیسٹرول، بلڈ پریشر کے بارہ میں شاملین کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔

تقریب کے آخر میں امام شمشاد ناصر صاحب نے جو کیلیفونیا سے اس میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے سب ڈاکٹر صاحبان اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ انہوں نے کہا کہ اصل میں انسانیت کی خدمت کرنا ہمارے اصولوں میں سے اور تعلیم اسلام کا یہ بہت بڑا حصہ ہے۔ جس کے لئے جماعت احمدیہ ہر وقت تیار ہے۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی 9 مارچ 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

''آزادی صحافت کے نام پر مغرب کی ایک اور مذموم دجالیت''

کیا آزادی صحافت و ضمیر اس بات کا نام ہے کہ خدا کے مقدس رسول ﷺ کی ہتک کی جائے اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا جائے۔ مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ نیک اور عملی نمونہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار اور فدائیت کا مظاہرہ کریں۔''

اخبار نے جلی حروف میں یہ ہیڈ لائنز دیں اور خاکسار کی تصویر بھی ساتھ شائع کی۔ اس کے علاوہ ایک اور تصویر بھی شائع کی جس میں مسلمان مرد و خواتین مختلف جگہوں پر مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ نصف صفحہ سے زائد کا مضمون ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ: ہمارے پیارے آقا سرور کونین وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر کس مسلمان کا دل چھلنی نہیں ہوا؟ کس آنکھ نے آنسو نہیں بہایا؟ ہمارے دل بے چین ہیں ہم خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ اور ادھر مغرب کی دجالی طاقتوں کا کہنا ہے کہ یہ آزادی صحافت

ہے، یہ آزادی ضمیر ہے، ہم اس آزادی کے پاسبان ہیں، اگر ہم نے آج اس آزادی کی حفاظت نہ کی تو ہم مجرم ٹھہریں گے۔

ہمیں بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مغرب نے آزادی صحافت کے نام پر تمام مسلمانان عالم کے دل زخمی اور چھلنی کر دیئے حالانکہ انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو انہیں بھی یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ آزادی صحافت کا غلط استعمال ہے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، آزادی صحافت کی بھی ایک حد ہے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ بعض ممالک کے ذمہ دار لوگوں نے توہین آمیز خاکوں کی دوبارہ اشاعت کی۔ ایسے لوگوں کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا اظہار خیال آزادی ضمیر کے زمرے میں نہیں آتا۔ تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپئن بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو، یہ نہ تو جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادی ضمیر۔ ہر چیز کی طرح صحافت کا بھی ضابطہ اخلاق ہے۔ اہل مغرب کا یہ دجالی کرشمہ ہے کہ وہ آزادی کے نام پر مذہبی اور اخلاقی اقدار کا مذاق اڑا رہا ہے اور اس سے وہ اپنی ہلاکت کو خود دعوت دے رہا ہے۔

”اس نازک اور تکلیف دہ صورت میں ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہئے۔“

کیا ہم اپنے ہی لوگوں کو جوش میں آکر مار ڈالیں؟

کیا ہم اپنے وطنوں کو آگ لگا دیں؟ یا کیا ہم نے حملے کرنے سے، توڑ پھوڑ کرنے سے جھنڈے جلانے سے اور سفارتخانوں کو جلا دینے سے اسلام کی کوئی خدمت کر دی ہے؟ یا آنحضرت ﷺ کا نام مزید روشن کر دیا ہے؟

ہمیں چاہئے کہ اس نازک موقع پر درج ذیل طریق اختیار کریں۔

1۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ہر ملک، ہر شہر، ہر سکول، ہر کالج، یونیورسٹی میں قرآن و حدیث کی روشنی میں آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

2۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی ان جلسوں میں بلائیں۔

3۔ سوال و جواب کی مجالس کا اہتمام کریں اور اس میں بھی ایک بات یاد رہے کہ تحمل کے ساتھ ہر ایک کا سوال سن کر تحمل کے ساتھ ہی جواب دیں۔

4۔ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی جھلک اپنے اعمال میں دکھائیں۔

5۔ خدا تعالیٰ سے سیدھے راستہ کے لئے دعا بھی کریں۔

6۔ تبلیغ اسلام بھی کریں۔

7۔ اخبارات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت پر مضامین بھی لکھیں۔ ایک اور بات جس کا اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنا عملی نمونہ دکھائیں اور اپنے نفس کا محاسبہ بھی کریں۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس حدیث کو جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے مدنظر رکھیں کہ ”آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے کوئی انتقام نہ لیا۔“ اور قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی یہ آیت جس کا ترجمہ یہ ہے یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔ احزاب آیت 58 مضمون کے آخر میں درود شریف لکھا گیا ہے۔ مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر بھی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 فروری 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط25

الانتشار العربی نے اپنی 16 مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ۔ تصویر کے نیچے حضور کا نام اس طرح لکھا ہے:

حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت اسلامیہ احمدیہ عالمگیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خطبۂ جمعہ 10 مارچ 2006ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا اور اس کا مرکزی نقطہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر بیہودہ حملوں کے جواب میں اسلام کی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کا تذکرہ تھا۔“

اسلام حسن اخلاق سے اور آزادیٔ ضمیر و مذہب کے اظہار سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم رحم تھے اور آپ کے سینہ میں وہ دل دھڑک رہا تھا کہ جس سے بڑھ کر کوئی دل رحم کے وہ اعلیٰ معیار اور تقاضے پورا نہیں کر سکتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غیر مسلموں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ ایسا دین لے کر آئے جس میں سوائے سختی اور قتل و غارت گری کے کچھ اور ہے ہی نہیں اور اسلام میں مذہبی رواداری، برداشت اور آزادی کا تصور ہی نہیں ہے اور اسی تعلیمات کے اثرات آج تک مسلمانوں کی فطرت کا حصہ بن چکے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ امام (یعنی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں سے ہی بعض طبقے اور گروہ یہ تصور پیدا کرنے اور

قائم کرنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں اور بد قسمتی سے ان کے اسی نظریے اور عمل نے غیر اسلامی دنیا میں اور خاص طور پر مغرب میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں لغو اور بیہودہ اور انتہائی نازیبا اور غلیظ خیالات کے اظہار کا موقع پیدا کیا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ بعض طبقوں اور گروہوں کے عمل مکمل طور پر اسلامی تعلیم اور ضابطہ اخلاق کے خلاف ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس کی خوبصورتی اور حسن سے ہر تعصب سے پاک شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آج کل کی جہادی تنظیموں نے بغیر جائز وجوہات کے اور جائز اختیارات کے اپنے جنگجوانہ نعروں اور عمل سے غیر مذہب والوں کو یہ موقع دیا ہے اور ان میں اتنی جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ انہوں نے نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی سے آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر بیہودہ حملے کئے اور کرتے رہے ہیں جبکہ آپ مجسم رحم تھے۔ آپ نے تو یہ اعلان فرمایا تھا کہ ''لا اکراہ فی الدین ''یعنی مذہب تمہارے دل کا معاملہ ہے۔ میری خواہش تو ہے کہ تم سچے مذہب کو مان لو اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار لو، اپنی بخشش کے سامان کر لو لیکن کوئی جبر نہیں۔ آپؐ کی زندگی رواداری اور آزادئ مذہب و ضمیر کی ایسی بے شمار روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

مکہ میں آپؐ کی دعوئ نبوت کے بعد کی 13 سالہ زندگی کتنی سخت اور کتنی تکلیف دہ تھی۔ آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کتنے دکھ اور تکالیف اور مصیبتیں برداشت کیں۔ دوپہر کے وقت تپتی گرم ریت پر لٹائے گئے، کوڑوں سے مارے گئے، عورتوں کی ٹانگیں چیر کر مارا گیا، طائف کے سفر میں بچے آپ پر پتھراؤ کرتے رہے۔ پھر آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی لیکن یہاں بھی دشمن نے نہیں چھوڑا اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے لیکن ہمارے نبی ﷺ نے ان حالات میں بھی نرم دلی اور رحمت کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج دیکھ لیں۔ بعض مغربی ممالک جن سے جنگیں لڑ رہے ہیں ان سے کیا کچھ نہیں کرتے لیکن اس کے مقابلہ میں آپؐ کا اسوہ دیکھیں جس کا تاریخ میں

یوں ذکر ملتا ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جس جگہ اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا تھا وہ کوئی اچھی جگہ نہیں تھی۔ ایک صحابی نے مشورہ دیا کہ جہاں پر پانی کا چشمہ ہے وہاں ہمیں قبضہ کرنا چاہئے اور اس سے دشمن کو پانی نہیں دیں گے۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے اور دشمن پانی لینے کے لئے آئے تو صحابہ نے انہیں روکا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں ان کو پانی لینے دو۔ تو یہ اعلیٰ معیار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا۔ حالانکہ دشمن نے اس سے قبل مسلمانوں کے بچوں کا دانہ پانی تک بند کر دیا ہوا تھا مگر آپ نے انہیں پانی لینے سے نہ روکا۔

ایک اور واقعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا جو اخبار نے لکھا ہے کہ ابو جہل کا بیٹا عکرمہ اپنے باپ کی طرح عمر بھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگیں کرتا رہا۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی یہ حرم میں خون ریزی کا باعث بنا جس کی وجہ سے یہ واجب القتل ٹھہرا۔ چنانچہ وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی بیوی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی معافی کی طلبگار ہوئی تو آپ نے بڑی شفقت سے اسے معاف فرما دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام اس طرح حسن اخلاق سے اور آزادیٔ ضمیر و مذہب کے اظہار کی اجازت سے پھیلا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ آنحضرت دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب اور زندگی کی آزادی پسند فرماتے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خدیجہؓ سے شادی کا ذکر فرمایا اور انہوں نے اپنا سارا مال و متاع اور غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے جن میں ایک غلام زیدؓ بھی تھا۔ اسے بھی آزادی کر دیا۔ مگر اس کے والدین جب اسے لینے آئے تو زیدؓ نے اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو چکا ہوں۔ ماں باپ سے زیادہ محبت مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

غیروں کے ساتھ بھی آپ نے ہمیشہ رحیمانہ اور شفیقانہ سلوک رکھا۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان جھگڑا ہوا تو مسلمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہانوں پر فضیلت دی ہے جواباً یہودی نے بھی کہا کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے سب جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اسپر

مسلمان نے یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت کی۔ آپ نے دونوں سے بات پوچھ کر فرمایا کہ مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپؐ ایک دفعہ ایک یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ پس یہ احترام مذہب بھی ہے اور احترام انسانیت بھی۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نجران کے عیسائیوں کا واقعہ بھی بیان فرمایا کہ انہیں آپؐ نے مسجد نبوی میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی جبکہ بعض صحابہ کا خیال تھا کہ اجازت نہیں دینی چاہئے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تو انہوں نے بھی سر تسلیم خم کر دیا۔

اہل نجران کو جو امان نامہ آپؐ نے دیا اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس میں آپ نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری قبول فرمائی کہ مسلمان فوج کے ذریعہ سے ان عیسائیوں کی (جو نجران سے آئے تھے) سرحدوں کی حفاظت کی جائے گی۔ ان کے گرجے، ان کے عبادت خانے، مسافر خانے، خواہ وہ کسی دور دراز علاقے میں ہوں یا شہروں میں ہوں یا پہاڑوں میں ہوں یا جنگلوں میں ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ ان کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہو گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چونکہ اب یہ مسلمان حکومت کی رعایا ہیں اسلئے اس اس کی حفاظت مجھ پر فرض ہے کہ اب یہ میری رعایا بن چکے ہیں۔

نیز فرمایا کہ پس ہزاروں درود اور سلام ہوں آپ ﷺ پر جنہوں نے اپنے یہ اعلیٰ نمونے قائم فرمائے اور ہمیں بھی اس کی تعلیم عطا فرمائی۔

الانتشار العربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں 16 مارچ 2006ء کے شمارے کے صفحہ 26 پر ہماری ایک خبر دی جس کا عنوان ہے:

”جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد وکٹرول کے محکمہ پولیس کو لٹریچر پیش کرتا ہے۔“

اخبار نے لکھا کہ حال ہی میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے ایک وفد نے جو لاس اینجلس سے امام شمشاد احمد ناصر کی قیادت میں آیا تھا وکٹر وِل کے پولیس کے محکمہ کو ملا۔ وفد میں مسٹر مونس چوہدری صاحب مسٹر غفار صاحب اور مسٹر علیم صاحب شامل تھے۔

امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پر امن جماعت ہے جو قانون کا احترام کرتی ہے۔ نیز بتایا کہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہے جس سے کہ کمیونٹی میں امن کا قیام ممکن ہو سکتا ہو۔

اس کے بعد امام شمشاد نے Lt.Cliff Raynolds کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور شارٹ کمنٹری، آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام کی حقیقی تعریف و معانی (Understanding Islam) جہاد، اور عصر حاضر کے مسائل کا حل کا تحفہ پیش کیا۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ آجکل مغرب میں آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر ہمیں بہت زیادہ دکھ پہنچا ہے اور اس پر جو مسلمانوں کی طرف سے رد عمل آیا ہے اس سے بھی بہت نقصان ہوا ہے۔

لیفٹیننٹ کلف رے مولڈ نے اسلام کے بارے میں کچھ سوالات بھی کئے اور وفد کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ بھی ادا کیا کہ اتنی دور سے (مسجد بیت الحمید چینو) سے پولیس کے محکمہ کو ملنے آئے ہیں اوران کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ اور کہا کہ امام شمشاد کسی وقت بھی ہمارے پولیس کے دفتر آسکتے ہیں اور ہمارے پولیس کے افسران کے ساتھ ان کو بریفنگ کے دوران اسلام کے بارے میں ان کے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا کہ وکٹر وِل پولیس کے محکمہ سے ملاقات کے بعد امام شمشاد نے کتب کا تحفہ وکٹر وِل لائبریری میں بھی پیش کیا۔

الانتشار العربی کے عربی سیکشن میں مسجد بیت الحمید کی تصویر کے ساتھ ہمارا ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع ہوا۔ اس تبلیغی اشتہار کا عنوان یہ تھا کہ عصر حاضر کے مسائل کا حل اسلام میں۔ معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید فون کریں۔ اشتہار کے اوپر مسجد بیت الحمید میں جو پروگرام ہوتے ہیں ان کی

تفصیل دی گئی ہے مثلاً پانچ نمازوں اور نماز جمعہ کا وقت، سنڈے کلاس، اسلام کے بارے میں کتب اور لٹریچر، مسجد کا وزٹ اور مجلس سوال وجواب۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلام کے بارے میں درج ذیل کتب بھی خاص طور پر دستیاب ہیں:

اسلام عصر حاضر کے مسائل کا حال، مذہب کے نام پر خون، القول الصریح فی ظهور المهدی و المسیح، بہت بڑی خبر (نبأ عظیم)

اگر آپ جہاد کے بارے میں، مسیح موعودؑ کی آمد ثانی کے بارے میں اور مسیح موعودؑ کے بارے میں، معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مسجد کے دیئے گئے فون نمبرز پر کال کریں یا مسجد وزٹ کریں۔ ہر قسم کے سوال کا شافی جواب دیا جائے گا۔

ڈیلی بلٹن نے 18 مارچ 2006ء کے شمارے کے صفحہ A3 پر ایک مختصراً خبر دی ہے کہ

Chino Imam leads Delegation to Desert

چینو کا امام اپنے وفد کو صحرا میں لے جاتا ہے۔

اوپر جو خبر گزری ہے کہ جماعت احمدیہ کا وفد وکٹرول محکمۂ پولیس کو ملنے گیا تھا، یہ وہی خبر ہے۔ وکٹرول چونکہ صحرا کا علاقہ ہے اور یہاں کافی گرمی پڑتی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے یہ سرخی لگائی ہے۔

اخبار نے یہ خبر Mr. Mason Stockstill کے حوالہ سے دی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ امام سید شمشاد احمد اور جماعت احمدیہ کا وفد اس ہفتے وکٹرول میں پولیس کے محکمہ سے ملاقات کرنے گیا تھا۔ امام شمشاد اور Lt. Cliff Raynolds نے آپس میں باہمی تبادلہ خیالات کیا اور اسلام کے بارے میں بات چیت کی۔ اسی طرح سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے نیز آپس میں تعلقات بڑھانے کی پیشکش کی گئی۔ امام ناصر کی مسجد اس علاقے میں جماعت احمدیہ کی روحانی عبادت گاہ ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت مسلمانوں کی ایک شاخ ہے۔ وکٹرول وہ جگہ ہے جہاں ماضی میں

مسلمانوں کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ یہاں پر مسلمانوں کی مسجد کو آگ لگائی گئی تھی اور دو سال پہلے یہاں پر قبرستان میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔

نوٹ: وکٹروِل جانے اور پولیس کے محکمہ سے ملنے کی ایک بڑی وجہ تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ تھی اور دوسرے جیسا کہ اخبار ڈیلی بلٹن نے لکھا کہ یہاں پر عوام میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور غم و غصہ کا اظہار پایا جاتا تھا اس لئے ہم نے سوچا کہ یہاں جاکر اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اور اس کے لئے سب سے بہتر جگہ پولیس کا محکمہ تھا۔ پولیس کے محکمہ نے اس سلسلہ میں بہت تعاون کیا۔ خاکسار نے اس شہر کے متعدد وزٹ کئے اور پولیس کے افسران سے اسلام کے بارے میں، جہاد، عورتوں کے حقوق وغیرہ امور پر کھل کر باتیں ہوئیں اور ان کے خدشات اور شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح وہاں کی لائبریرین سے بھی ملے۔ انہوں نے بھی ہماری کتب تحفہ میں لے کر لائبریری میں رکھیں اور وہاں پر ہم نے اسلام کے بارے میں نمائش بھی لگائی تھی جس میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پوسٹر بھی تھے۔ اس موقعہ پر بھی سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علاقہ میں بہت اچھا اثر ہوا اور تیسرے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت تھی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جانا چاہئے۔ اس لحاظ سے یہاں کا وزٹ ہوا اور علاقہ کے لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

انڈیا ویسٹ نے اپنی 24 مارچ 2006ء کی اشاعت کے صفحہ B-18 پر ہماری یہ خبر شائع کی:

تمام مذہبی لیڈروں نے اسلام کے نبی (ﷺ) کے خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ کیلیفورنیا کی مسجد کے لیڈر نے (اس سے مراد جماعت احمدیہ کی مسجد ہے) تمام مذہبی لیڈروں سے کہا ہے کہ حال ہی میں ڈنمارک میں جو اخبار نے بانیٔ اسلام کے خاکے شائع کئے ہیں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے، اس لیے سب کو اس کی مذمت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں کو ہی سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ امام شمشاد نے حضرت مرزا مسرور احمد کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ان خاکوں کی اشاعت کے لئے انہوں نے پریس کی آزادی کا عذر پیش کیا ہے لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آزادی کی بھی "حد" ہے۔ ہم ایسی سوسائٹی میں رہ رہے ہیں جہاں دیگر مذاہب والے بھی ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپس میں امن اور بھائی چارے کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے رہنا چاہئے۔ شمشاد نے مزید کہا کہ اسلام ہمیں اس قسم کی حرکتوں سے منع کرتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ گزشتہ ہفتے ایک گروپ جس کا نام "پاکستان کا دوست" نے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں مسلمان، ہندو اور عیسائی مدعو تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر مذمت کی ہے۔

نوٹ: یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ جب بھی اسلام کے خلاف اور آنحضرت ﷺ کے خلاف یہاں امریکہ میں یا دنیا کے کسی ملک میں کوئی اعتراض شائع ہوا یا اسلام کے خلاف کسی بھی موضوع پر آواز اٹھائی گئی تو سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو اس محاذ پر خلافت کی برکت اور خلافت کی رہنمائی میں دفاع کرنے کی توفیق ملی۔ یہی قصہ جوڈنمارک میں اور دیگر مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت کا ہوا تھا۔ اس پر سب سے اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور تفصیل کے ساتھ ان امور پر روشنی ڈالی اور جماعت کے سامنے لائحہء عمل رکھا اور پھر ساری عالمگیر جماعت نے اس پر فوری توجہ دی۔

یہاں آپ نے پڑھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف شہروں کے مختلف اخبارات میں انہی نکات کو لے کر جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمائے تھے، اخبار پریس اور میڈیا میں دیئے گئے اور اس کی برکت سے ہمیں واضح کوریج ملی اور اسلام کا صحیح نقطۂ نظر بیان کرنے

کا موقع ملا۔ لیکن اس کے مقابل پر اگر غیر احمدیوں کے بیانات دیکھے جائیں تو اخبارات میں سوائے توڑ پھوڑ کے، ایمبیسیوں کو جلانے یا ان ملکوں کے جھنڈوں کو جلانے کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا۔
اس لحاظ سے ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں بروقت ہدایت ملتی ہے اور اسلام کے دفاع اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ ومطہرہ کے دفاع کی بروقت کارروائی ہو جاتی ہے اور اسے شائع کرایا جاتا ہے۔
فالحمد للہ علیٰ ذالك

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں اپنی اشاعت مؤرخہ 29 مارچ 2006ء کے صفحہ 25 پر ہماری خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار وکٹرِول کے محکمۂ پولیس کے انچارج کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے اور دوسری تصویر میں جماعت احمدیہ کا وفد Lt. Cliff Raynolds کے ساتھ ہے۔ تصویر میں (دائیں سے بائیں) مکرم برادر علیم صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، مسٹر کلف، مکرم مونس چوہدری صاحب، سیکرٹری تبلیغ لاس اینجلس اور برادر غفار صاحب شامل ہیں۔
خبر یہ ہے:
احمدیہ مسلمانوں کا وفد وکٹرِول کے محکمۂ پولیس کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کرتا ہے۔
اخبار لکھتا ہے کہ حال ہی میں لاس اینجلس کیلیفورنیا کی مسجد بیت الحمید سے ایک وفد امام شمشاد احمد ناصر کی قیادت میں وکٹرِول پولیس کے محکمہ سے ملا۔ وفد میں امام شمشاد ناصر کے علاوہ مسٹر مونس چوہدری، مسٹر علیم احمد اور مسٹر محمد عبد الغفار شامل تھے۔ وفد کا استقبال لیفٹیننٹ مسٹر کلف اے نولڈ نے کیا۔ امام شمشاد نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے مسٹر کلف اے نولڈ کو بتایا کہ ہماری جماعت ایک پرامن اور قانون کی پابندی کرنے والی جماعت ہے اور ہم آپ کو ہر قسم کے تعاون اور مدد کی آفر پیش کرتے ہیں جس سے علاقہ میں امن کو استحکام ملے۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے لیفٹیننٹ کلف کو اسلامی کتب کا تحفہ بھی پیش کیا جن میں خصوصاً قرآن کریم مع انگریزی تفسیر، سیرت النبی ﷺ، اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام اور عصر حاضر کے مسائل اور جہاد شامل تھیں۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اس وقت مسلمانوں کی بہت دل آزاری ہوئی ہے جو یہ آنحضرت ﷺ کے خاکے شائع ہوئے ہیں۔

اسی طرح امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اس موقعہ پر بعض مسلمانوں کا ردعمل بھی مناسب نہیں تھا۔ اس موقعہ پر لیفٹیننٹ کلف اے نولڈ نے کچھ سوالات بھی کئے جن کے امام شمشاد نے جواب دیئے۔ لیفٹیننٹ کلف نے وفد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ وہ لاس اینجلس سے یہاں آئے اور کتب کا تحفہ پیش کیا۔ لیفٹیننٹ کلف نے یہ بھی کہا کہ وہ امام سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جب بھی ان کا ادھر آنا ہو وہ ہمارے پولیس کے افسران کو بریفینگ کے دوران اسلام سے متعلق سوالات کا جواب دیں۔

اخبار نے آخر میں لکھا کہ اس کے بعد امام شمشاد نے اپنی کتب کا سیٹ وکٹرول کی لائبریری میں بھی بطور تحفہ پیش کیا۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 7 سے 13 اپریل 2006ء کے صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات اور اگلی قسط خاکسار کی تصویر اور پورے نام کے ساتھ ”دین کی باتیں“ کے تحت شائع کی۔ اس مضمون میں خاکسار نے اسلام کے دوسرے رکن اقامت الصلوٰۃ کے معانی بیان کئے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے اس کے چوتھے معانی لکھے ہیں۔ جس میں حضورؓ نے فرمایا ”ہم نے تمہیں صرف اتنا حکم نہیں دیا کہ تم نمازیں پڑھو، بلکہ ہمارا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھو اور اپنی ہی حالت کو درست نہ کرو بلکہ ساری قوم کو سہارا دے کر اس کی روحانیت کو بلند کرو اور قوم سے دور نہ بھاگو بلکہ اس کے ساتھ رہو اور ہوشیار چوکیدار کی طرح اس کے اخلاق اور روحانیت کا پہرہ دو“ (تفسیر کبیر صفحہ 385) اس کے علاوہ اس مضمون میں خاکسار نے نماز کے بارے میں درج ذیل امور بھی بیان کئے۔ نماز کیوں پڑھی جائے اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت کی آیت 46 لکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کا ملفوظات سے حوالہ بھی نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ

نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں ان کی روح مردہ ہے۔ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔

قرآن کریم میں جو عاجزی وانکساری کے حصول کے لئے ترغیب دی ہے وہ نماز سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات سے اقتباسات پیش کئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن کی 5 اپریل 2006ء کی اشاعت میں دو خطوط شائع ہوئے۔ ایک خط Christine Cudington آف اپ لینڈ کا ہے اور دوسرا خط Frank Crapson آف آلٹالوماکا ہے۔ پہلے مذکورہ خط میں معترض نے لکھا کہ ڈیلی بلٹن میں ایک خط شائع ہوا ہے جس میں رائٹر نے عیسائیوں پر اعتراض کیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف نفرت انگیز مواد شائع کرتے اور نفرت کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کا کام بس یہی ہے کہ وہ ثابت کریں عیسائیت صرف ''حمل ضائع کرنے'' اور ''ہم جنس تعلقات'' کے پیچھے ہی پڑے رہتے ہیں۔ بعض اس کی حمایت میں اور بعض اس کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں۔ معترض مزید لکھتا ہے کہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں کیا انہوں نے کوئی ہسپتال بنایا؟ کیا غرباء کے لئے ہوم لیس شیلٹر بنایا؟ جب کہ عیسائی اور یہودی اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب نیویارک میں 9/11 میں حملہ ہوا اس وقت عیسائی خوشی سے ڈانس کر رہے تھے یا مسلمان؟ یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو مذہب ایک طرف امن کا دعوے دار ہو اور دوسری طرف اتنی تباہی و بربادی کرے اور لوگوں کے قتل کے درپے ہو جو ان کے مذہب کا انکار کرے یا نہ مانے۔ تم نے کتنی مرتبہ سنا ہے کہ کسی عیسائی نے صرف اپنے سیاسی عزائم کے حصول کی خاطر سکول کے بچوں پر حملہ کیا ہو۔

خط میں مزید لکھا گیا ہے کہ ایک شخص عبد الرحمن جو افغانستان سے تعلق رکھتا تھا جس کی عمر 41 سال ہے اسے قتل کیا جا رہا ہے کیونکہ اس نے اسلام سے عیسائیت اختیار کر لی ہے۔ مجھے بتائیں کہ امریکہ

میں کتنے لوگوں کو پھانسی دی جارہی ہے جو عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ خط کے آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ:

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت دے۔ آخر ایک دن وہ اس حقیقت کو جان لیں گے کہ وہ (نعوذ باللہ) غلط قسم کے ''خدا'' کی عبادت کر رہے ہیں۔ بائبل کا خدا تو محبت کا خدا ہے۔ جس نے عیسیٰ کو بھیجا تا ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے۔ ایک دن انہیں پتہ لگ جائے گا کہ عیسائیت سچی ہے اور بائبل بھی سچی ہے اس وقت مسلمانوں کے لئے یہ بہت دیر ہو چکی ہو گی۔

دوسرے شخص نے اپنے خط میں لکھا کہ مجھے پتہ لگ رہا ہے کہ امام شمشاد نے اپنے ''مہمان کالم'' میں اپنے مذہب اسلام کی دفاع کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بعض مسلمان بھی دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں جیسے کہ حال ہی میں کارٹونوں کی اشاعت پر مسلمانوں نے رد عمل ظاہر کیا ہے۔ یہ تو ہمارے ملک میں پریس کی آزادی کی علامت ہے اور ہمارا ملک کسی مذہب کی بنیاد پر حکومت نہیں کرتا۔ انہوں نے مزید لکھا کہ عیسائی پادری ڈیوڈ رسل کو ایسا بیان نہیں دینا چاہئے تھا۔ لیکن ''ناصر'' (خاکسار کو) کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا خط جو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اسلام کا دفاع اور اسلام کی تعلیمات بیان کی ہیں یہ بھی تو پریس کی آزادی سے ہی انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ شمشاد ناصر نے جو عیسائیت کے بارے میں بیان دیا ہے اس سے شاید وہ دہشت گرد مسلمانوں کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔ ہمارا پریس تو مسلمانوں کے خلاف کارٹون شائع کر کے فکر مندی اور خوف کی حالت میں ہے لیکن عیسائیوں کے خلاف شائع کر کے اسے وہ خوف نہیں ہے۔

نوٹ: خاکسار نے تفصیل کے ساتھ ہر دو خطوط میں مندرج نکات بیان کئے ہیں جیسا کہ قبل ازیں لکھا جاچکا ہے کہ مسلمانوں کے غلط رد عمل کی وجہ سے لوگوں نے یہ خطوط شائع کئے۔ جس میں انہوں نے اپنے ملک (امریکہ) میں صحافت اور پریس کی آزادی کے بارے میں بتایا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب بھی خاکسار نے اسلام کی تعلیمات پر مبنی خط یا مضمون یا خبریں دیں انہوں نے اسے شائع کیا۔ لیکن ساتھ ہی خاکسار نے آزادی صحافت کی ذمہ داریوں کو بھی اجاگر کیا۔

دونوں خطوط میں معترضین نے اپنے مذہب کی خوبیوں کے بارے میں اور مسلمانوں پر اعتراض کئے ہیں۔ خاکسار نے قبل ازیں اس اخبار اور امریکہ کے دوسرے اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ جو آپ نے مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ کے (نعوذ باللہ) خاکوں کے بارے میں شائع ہوئے تھے کے بارے میں لکھا وہ خدا کے فضل سے شائع ہوئے۔ ان کے جواب میں انہوں نے یہ دو خط شائع کئے تھے۔ خاکسار نے جو مضامین اسلام کے بارے میں لکھے تھے وہ آئندہ بھی بعض اخبارات میں ان کا تذکرہ آئے گا۔ ان شاء اللہ

الاخبار عربی اخبار نے اپنی اپریل کی اشاعت کے انگریزی سیکشن میں ہمارے خدام و اطفال کے دوسرے سالانہ اجتماع کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں تمام خدام و اطفال ہیں اور دوسری تصویر میں خاکسار پوڈیم پر ہے اور ایک طفل کو انعام دے رہا ہے۔

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ خدام و اطفال کا دوسرا سالانہ اجتماع جس میں قریباً 100 کی حاضری تھی اس میں لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان اور لاس اینجلس سے خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اجتماع میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس نے اپنی تقریر میں سب کو خوش آمدید کہا اور انہیں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ امام شمشاد ناصر آف ساؤتھ ریجن نے خدام و اطفال کو سوسائٹی میں بہترین رنگ میں زندگی گزارنے کے طریق اسلامی تعلیمات کے مطابق بیان کئے اور اس سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ اس کے لئے بہترین طریق آنحضرت ﷺ کی زندگی کے واقعات ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ ہمیں سوسائٹی میں شرافت، صبر و تحمل، عزت اور احترام کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ادب کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ شام کی نماز کے بعد امام شمشاد ناصر نے خدام و اطفال کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بھی لگائی جو 45 منٹ تک جاری رہی۔ جس میں جہاد کا غلط نظریہ، نماز کے آداب، وغیرہ امور پر جوابات دیئے۔ اتوار کے دن صبح کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد پھر ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ آخری سیشن نیشنل نائب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔

انہوں نے بھی خدام و اطفال کو کامیاب زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ امام شمشاد ناصر نے دعا کرائی اور اجتماع اختتام کو پہنچا۔

خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ مکرم امجد محمود خاں صاحب، مکرم رانا ناصر صاحب، مکرم انس چوہدری صاحب کی ٹیم نے اس اجتماع کو کامیاب کرنے کی کوشش اور محنت کی۔ اخبار نے لکھا۔

ڈیلی پریس۔ ہائی ڈیزرٹ نے اپنی یکم اپریل 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کی وجہ سے ایک نیا سلسلہ سوال وجواب کا شروع کیا۔ جس کا نام انہوں نے Ask the Clergy رکھا۔ یہ سلسلہ مسٹر جسٹن باگس نے جو ڈیلی پریس کے ایک مذہبی سیکشن کے انچارج تھے نے شروع کیا۔

خاکسار یہاں پر ڈیلی پریس اور وکٹرول شہر جہاں سے یہ اخبار نکلتا ہے کے بارے میں بھی چند معلومات دینا چاہتا ہے۔ یہ شہر ایک گھنٹہ سے زائد کی مسافت پر مسجد بیت الحمید سے واقع ہے۔ خاکسار نے اس شہر کا متعدد مرتبہ دورہ کیا اور خاکسار کے ساتھ اکثر مونس چوہدری صاحب سیکرٹری تبلیغ لاس اینجلس، برادر علیم اور محمد عبد الغفار صاحب ہوتے تھے۔

طریق یہ تھا کہ ہم پہلے اس شہر کے محکمہ پولیس سے جا کر ملتے تھے اور انہیں اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طرف سے ہمیں مکمل تعاون حاصل رہا پھر ہم شہر کی لائبریری میں جاتے، لائبریرین سے ملتے اور وہاں پر بھی متعدد مرتبہ لائبریری کے اندر قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں پوسٹر لگائے جو لوگوں کی کشش کا باعث بنتے تھے۔ بعض اوقات لائبریرین سے پوچھ کر ان سے پارکنگ لاٹ میں لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے۔

خاکسار متعدد مرتبہ ڈیلی پریس کے دفتر بھی گیا۔ انہیں انٹرویوز دیئے اور اپنے اس شہر میں آنے کا مقصد بھی بیان کیا۔

ایڈیٹر نے بھی بہت تعاون کیا۔ اس کے علاوہ ایڈیٹر نے اپنے اخبار کے مذہبی سیکشن کے رائٹر سے بھی ملاقات کرائی۔ خاکسار نے انہیں یہ آفر کی کہ انہیں جب بھی اسلام کے بارے میں، قرآن کریم کے

بارے میں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی خبر شائع کرنی ہو، کوئی بیان دینا ہو یا کوئی اعتراض ہو تو ہمیں پہلے بتادیں تا کہ ان کی تسلی کرادی جائے۔ تا کہ اخبار میں کسی کی طرف سے کوئی بیان جو قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر اعتراض پر مبنی ہو شائع نہ ہو جائے۔ اخبار نے بہت حد تک اس میں تعاون کیا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03مارچ2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط26

15اپریل2006ء کو وکٹرولِ کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے کیپٹن راڈنی کی طرف سے ایک خط بذریعہ ای میل خاکسار کو موصول ہوا۔ مناسب ہو گا اس خط کو بھی یہاں درج کر دیا جائے۔ انہوں نے خاکسار کو مخاطب کر کے لکھا۔

Imam Shamshad,

Thank you for the detailed document concerning your faith and perceptions (or maybe misperceptions might be more appropriate) of your faith .

I think it is worthy to note that you have to spent a lot of time correcting public opinion. For too often attention is given to the redical few rather than the peace-loving majority. As in police work, 90% of our work is caused by 10% of the people. From your report on your faith, 90% of the media is focused on the actions of a very small majority. It is unfortunate to say the least.

Again I want to thank you for sending me this report. I was fascinated reading it and will retian it for future refrence. Please call if I can be of any assistance to you.

Rod

Captain Rodney G. Jones

امام شمشاد!

آپ نے اپنے عقیدہ اور مذہب کے بارہ میں ہمیں تفصیلاً مواد مہیا کیا جس پر آپ کا بہت شکریہ۔
میرے خیال میں یہاں یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ آپ نے عوام الناس کی رائے اور خیالات کو صحیح کرنے کے ئے اور ان کے علم کے لئے بہت سا وقت لگایا ہے۔ عام طور پر لوگ ان خیالات سے متاثر ہو جاتے ہیں جو متشدد قسم کے چند لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے اور جو صحیح اور امن کے قیام والے مسلمان ہیں ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ جس طرح ہمارے پولیس کے محکمہ میں ہے کہ ہمارا نوے فی صد کام 10 فی صد لوگوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور پریس اور میڈیا بھی 90 فی صد اپنے کام کو ایک بہت کم والے حصہ پر فوکس کرتا اور توجہ دیتا ہے۔ یہ بد قسمتی ہے جس کا اظہار کیا گیا ہے۔
ایک بار پھر میں اس مواد کو بھیجنے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں اس کو خود بھی پڑھنے کا شوق رکھتا ہوں اور اسے مستقبل کے کے لئے بھی محفوظ رکھوں گا۔ مجھے آپ ہر وقت اپنی مدد اور تعاون کے لئے پائیں گے۔ کال کر سکتے ہیں۔

راڈ۔ کیپٹن راڈنی جی۔ جانس

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2006ء میں "فلاسفی" عنوان کے تحت خاکسار کا وہی مضمون جو ڈیلی پریس میں اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں شائع ہوا تھا، نے بھی اس عنوان سے شائع کیا۔

What is Islam

اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو خاص طور پر ہائی لائٹ کیا جو یہ تھا۔

”مسلمان تو وہ ہے جو محبت کرتا ہے۔ اور دوسروں کا خیال رکھتا ہے امن کو ترجیح دیتا اور مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات کو قبول کر کے اس پر عمل کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ بانی اسلام کی تعلیم کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کا عمل اور قول دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔“ اس حصہ کو اخبار نے نمایاں کر کے جلی حروف میں شائع کیا۔ مضمون میں 6 بنیادی ارکان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اخبار کے نصف صفحہ پر شائع شدہ ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 15 اپریل 2006ء صفحہ B5 پر ”مذہب“ کے عنوان کے تحت ہمارے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے بارے میں یوں خبر دی ہے کہ:

مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنا دوسرا سالانہ اجتماع گزشتہ ہفتے کیا جس میں 100 کی حاضری رہی۔ اس اجتماع میں لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان اور لاس اینجلس سے نوجوان شامل ہوئے تھے۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ امام شمشاد ناصر نے افتتاحی تقریر میں نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ امن پیار محبت کے ساتھ رہیں۔ اس اجتماع میں اردو انگریزی میں تقاریر اور نظموں کا مقابلہ بھی ہوا۔

پاکستان پوسٹ اردو اخبار نیویارک سے شائع ہوتا ہے اس کی 20 اپریل 2006ء کی اشاعت میں اسلامی صفحہ کے عنوان کے تحت خاکسار کا مضمون مع خاکسار کی تصویر کے قرآن کریم کے فضائل محاسن و برکات پر قسط شائع ہوئی ہے۔ اس مضمون میں زیادہ تر نماز کے بارے میں قرآن کریم کے احکامات بیان کئے گئے۔ جس میں نماز کی اہمیت، کیا نماز باجماعت پڑھنی چاہئے یا اکیلے، اس ضمن میں قرآن احادیث نبویہ سے استنباط و واقعات اور اقامت الصلوٰۃ کے معانی حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے بیان کئے گئے ہیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام ایڈریس اور پتہ درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2006ء صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک بیان مضمون خط کی صورت میں شائع کیا ہے۔ (ایڈیٹر کے نام خطوط) کے تحت۔ جس کا عنوان یہ دیا گیا ہے۔

Muslims should Demonstrate True Islamic Values

یعنی مسلمان اپنے عمل سے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں

خاکسار نے اس مضمون میں بتایا ہے کہ دنیا اس وقت ایک بحران سے گزر رہی ہے۔ جس کی وجہ مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ بانی اسلام کے خاکوں کی اشاعت ہے۔ مسلمان بھی اور وہ لوگ بھی جو مذہبی آزادی کے حامی ہیں اس بات پر ان کو بہت رنج پہنچا ہے۔ کچھ لوگوں نے پرامن مظاہرے کئے ہیں لیکن کچھ گروپس ایسے بھی ہیں جو اپنے غصہ پر کنٹرول نہیں کر سکے اور انہوں نے توڑ پھوڑ، گھیراؤ اور جلاؤ کا طریق اختیار کیا بلکہ ملکی جھنڈے جلانے کے علاوہ ایمبیسیز کو جلایا بھی ہے اور انہوں نے ڈنمارک کی اشیاء پر پابندی لگانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

ساری دنیا میں صرف احمدی ہی ہیں جو بانی اسلام آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ وارفع مقام کا اچھی طرح ادراک رکھتے ہیں۔ اور احمدیوں کا تو ماٹو ہی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

مسلمانوں کو ان باتوں سے پہلے بھی نقصان ہوا ہے اور آئندہ بھی ہوگا اگر انہوں نے اپنے رد عمل کا جائز طریقوں سے اظہار نہ کیا۔ بہت سے سیاسی گروہ ایسے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں اور وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جب بھی کہیں کسی مسلمان سے غلط رد عمل کا اظہار ہوتا ہے تو وہ اسے لے کر خوب اچھالتے اور مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگا دیتے ہیں۔ وہ ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو مظلوم ثابت کر دیتے ہیں۔

اس لئے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ جب کسی بات یا معاملہ پر رد عمل دینا چاہیں تو ان کا رد عمل اسلامی اقدار اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونا چاہئے۔ مسلمان یہ بھی سمجھتے ہیں کہ پریس کی آزادی کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ہر چیز بلا سوچے سمجھے شائع کی جائے کیا ایسی اشاعت کسی کی دل آزاری کا سبب تو نہیں ہوگی۔

مسلمانوں کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ اور روایات کو اپنائیں خصوصاً ایسے مواقع پر۔ آنحضرت ﷺ کو بھی اپنی زندگی میں بے شمار چیلنجز کا

سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ پر امن راستہ اختیار فرمایا۔ مسلمان کو کبھی بھی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہئے اور جب وہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے تو پھر اسے واپس لینے کی ضرورت نہ پڑے اور مسلمان وہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے کو نقصان اور دل آزاری نہ پہنچے۔ بائیکاٹ کرنا، یہ جلاؤ گھیراؤ کوئی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ اس کی بجائے وہ پریس میں ایڈیٹرز صاحبان کو خطوط لکھیں اور اسلامی تعلیمات بیان کریں۔ مسلمانوں کو اپنے اعمال بھی اسلامی تعلیمات کے ڈھانچے میں ڈالنے چاہئیں۔ انہیں اپنے اخلاق بلند کرنے ہوں گے۔ بجائے اس کے کہ جھنڈے جلائیں اور عمارتیں جلائیں انہیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں انسانیت کی محبت کی آگ روشن کریں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور چینو کیلیفورنیا لکھا ہوا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے 21 اپریل 2006ء کی اشاعت صفحہ 18 پر ہماری نصف صفحہ سے زائد پر خبر شائع کی ہے یہ خبر خدام کے سالانہ اجتماع کی ہے جس کا عنوان ہے:

"نوجوانوں کا سالانہ کنونشن (اجتماع)" اس خبر کے ساتھ 3 تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایک سب کی گروپ فوٹو ہے، دوسری تصویر میں سامعین اجتماع سن رہے ہیں، تیسری تصویر میں خاکسار ایک طفل کو پوڈیم سے انعام دینے کے بعد۔

خبر میں ایک بات (ہائی لائٹ) جلی حروف میں لکھی ہے کہ:

امام شمشاد نے خدام کے ساتھ ایک سیشن سوال و جواب کا 45 منٹ کا کیا جس میں جہاد کے بارے میں اور نماز اور دعا کے بارے میں آداب و تعلیم سکھائی گئی ہے۔ خبر میں لکھا گیا ہے کہ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں لاس اینجلس کی مجلس نے دوسرا سالانہ ریجنل اجتماع منعقد کیا جس میں ریجن کے دیگر مجالس سے خدام و اطفال شریک ہوئے۔ جن کی تعداد 100 کے قریب تھی۔ پہلے دن کے سیشن کی مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس نے صدارت کی۔ اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ سوسائٹی میں ہمیں کس طرح رہنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ وہ عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور ہر کسی کے ساتھ بلاامتیاز

مذہب وملت عزت واحترام کے ساتھ پیش آئیں۔ شام کی نماز کے بعد امام شمشاد نے نوجوانوں کے ساتھ سوال وجواب کئے۔ اتوار کے دن صبح نماز تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد ورزشی مقابلہ جات میں نوجوانوں نے حصہ لیا۔ اجتماع کے آخری سیشن کی صدارت محمد احمد چوہدری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے کی۔ انہوں نے نوجوانوں کی ترقی کرنے کے گر بیان کئے۔ اجتماع خاموش دعا پر ختم ہوا جو امام شمشاد ناصر نے کرائی۔ خدام ایک نئی تازہ اور امنگ کے ساتھ واپس لوٹے۔ اس اجتماع میں امجد محمود خان ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور رانا ناصر انس چوہدری کی ٹیم نے مل کر انتظامات کئے۔

دی مسلم ورلڈ ٹوڈے اخبار نے اپنی 21 اپریل 2006ء صفحہ 15 اور بقیہ صفحہ 17 پر قریباً سوا صفحہ کا مضمون خاکسار کا جہاد کے بارے میں شائع کیا ہے۔

نوٹ: یہاں پر یہ لکھنا بھی مناسب ہوگا کہ امریکن عوام میں جہاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور اس کی وجہ مسلمانوں کے اس بارہ میں غلط عقائد اور تشریحات ہیں۔ خصوصاً 9/11 کے بعد تو امریکن عوام نے جہاد کے بارے میں بہت سوالات کئے۔ ہر جگہ جس شہر میں بھی خواہ سکول، کالج، یونیورسٹی یا کسی اور فورم پر کسی جلسہ اور اجتماع میں بات کرنے کا ہمیں موقع ملا ہر شخص کے منہ پر جہاد کا سوال آتا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان جہاد کے نام پر لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں یہاں امریکن اب تک 9/11، ایران عراق جنگ، سیریا میں لبنان میں جو کچھ ہو رہا ہے اور پاکستان میں خاص طور پر جو کچھ ہوا اور اب تک ہو رہا ہے اس پر سوالات اٹھتے ہیں کہ مسلمان مسلمان کو جہاد کے نام پر، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے اور پھر ہر دو کو شہید کا درجہ بھی دیا جاتا ہے۔

مجھ نہیں یاد کہ اب تک کہیں بھی تبلیغ کے دوران کسی نے یہ سوال نہ کیا ہو۔ دو سوالات عموماً پوچھے جاتے ہیں ایک جہاد کے بارے میں اور مسلمانوں کے بارے میں ایک دوسرے کے قتل عام پر۔ دوسرے اسلام میں عورت کے مقام پر۔ اس کی وجہ افغانستان، سعودی عرب میں خصوصاً عورتوں

کے سلوک کے بارے میں سوالات اٹھتے ہیں۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ رویہ جہاد کی غلط تشریح اور پھر ان کا ایسا رد عمل۔ اِن سے اسلام کو سوائے بدنامی کے اور کچھ نہیں ملا۔ اور یہ ہماری اسلام کی صحیح تبلیغ میں ایک قسم کی رکاوٹ بھی ہے اور ہمیں تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ ہر محاذ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا مقابلہ کرتی، سوالوں کے جواب دیتی اور جہاد اور دیگر مسائل کے بارے میں غلط نظریات کی تردید کے علاوہ صحیح اسلامی تعلیمات کا پرچار کرتی ہے۔ الحمدللہ

وکٹرِول کا خاکسار ذکر کر چکا ہے کہ پولیس کے محکمہ اور پولیس کی ایک اچھی خاصی نفری کی موجودگی میں جسے وہ آفیسرز بریفنگ کہتے ہیں میں ہر دفعہ کوئی نہ کوئی جہاد کے بارے میں ضرور سوال کرتا تھا۔ اگر میں یہ کہوں کہ امریکنوں میں بھی مسلمانوں کی طرف سے اس غلط تشریح کی وجہ سے ایک خوف پایا جاتا ہے اور بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہمیں کسی وقت بھی کافر سمجھ کر مار سکتے ہیں۔ وہ ہمیں گھور گھور کر اور اجنبی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ہر شہر میں جہاں جہاں اسے موقع ملا ہے جہاد کی صحیح تشریح بھی کی ہے اور بار بار پریس اور میڈیا، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اپنا صحیح نظریہ بھی پیش کیا ہے۔

دوسرے 9/11 کے بعد مسلمانوں نے اپنے اس غلط نظریہ جہاد اور تشریح کی بھی اصلاح کی ہے۔ بے شک وہ مسجدوں کے اندر یہ کہتے ہوں گے کہ کافروں کو مارنا جہاد ہے اور مارنا چاہئے لیکن باہر ہر فورم پر انہوں نے جماعت احمدیہ کی تشریح ہی کو اپنایا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جس کا حل خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی بدولت یہاں فرمایا ہے۔

چنانچہ جیسا کہ خاکسار نے لکھا ہے کہ ہر موقعہ پر ہمیں یہی سوال کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں ایک مضمون لکھ کر اخبارات میں بھجوایا تھا۔

اس اخبار مسلم ورلڈ ٹوڈے نے یہ مضمون اس عنوان سے شائع کیا کہ

Truth about Jihad

جہاد کی اصل حقیقت

مختصراً اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ جہاد کا لفظ مسلمانوں میں عام رائج ہے اور مغرب میں اس لفظ کے بڑے منفی معانی سمجھے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ استعمال ہوئے اور قرآن مجید مسلمانوں کو جہاد کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن کس قسم کے جہاد کی تعلیم؟ یہ بالکل غلط ہے کہ جہاد کے معانی خونی قتل اور فساد کرنا ہے کہ مسلمان معصوم لوگوں کو بلاوجہ قتل کرتے پھریں۔

جہاد عربی کا لفظ ہے جس کے معانی ''کوشش'' کرنے کے ہیں۔ ایسی کوشش جو انتہائی درجہ کی ہو اور اس سے اچھے نتائج نکلیں۔ ایسے اچھے نتائج جس سے خود انسان کو فائدہ ہو اور دوسرے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔

خاکسار نے لکھا کہ اس وقت مغربی ممالک میں جہاد کے بارے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے اور فساد پیدا کرتا، توڑ پھوڑ کی اجازت دیتا ہے۔ حالانکہ یہ ساری باتیں لفظ ''اسلام'' کے معانی اور روح کے خلاف ہیں۔ اسلام کے معانی امن اور یہ کہ اپنے اپ کو خدا کی رضا کے سامنے بالکل جھکا دینا اور اسے قبول کرنا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ مغرب میں اگر جہاد کے معانی کی غلط تشریح اور معانی سمجھے جاتے ہیں تو اس کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ متشدد قسم کے مسلمانوں کا اپنا غلط عمل ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مغرب میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ویسے ہی تعصب بھی پایا جاتا ہے بعض کو اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بالکل علم ہی نہیں ہے۔

حقیقت میں اسلام کی یہ خوفناک تصویر جو متشدد قسم کے مسلمانوں سے ظہور پذیر ہو رہی ہے یا جہاد کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں اس کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ آپؐ نے اپنی زندگی میں اس قسم کے جہاد

پر نہ ہی عمل کیا ہے نہ ہی اس کی تعلیم دی ہے۔ آنحضرت ﷺ تو امن کے شہزادے تھے۔ آپ نے تو ہر قیمت پر امن کو قائم رکھنے کی مثالیں قائم فرمائی ہیں۔ آپ نے تو اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ بھی امن کو قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی ہے ان لوگوں کو جو اسلام کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کے درپے تھے انہیں معاف فرمادیا۔ اس وقت یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ایک طرف تو اسلام کی یہ تعلیم اور رسول خدا ﷺ کا اپنا یہ نمونہ ہے مگر دوسری طرف اس وقت متشدد مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو پھر جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

اس تمام بحث کی قرآن کریم کی آیات سے تشریح کی گئی اور بتایا کہ جہاد بالنفس یعنی اپنی اصلاح کرنا۔ دوسرے جہاد بالقرآن تبلیغ کرنا اور تیسرے یہ کہ اگر اسلام کا دفاع کرنے کی ضرورت تلوار سے پیش آئے تو اس وقت صرف دفاع کرنا۔ جارحانہ اقدام درست نہیں ہو گا۔ گویا جہاد تو ہر وقت ہے لیکن جہاد بالسیف نہیں۔ بلکہ اس زمانے میں جیسا کہ دشمن اسلام پر حملے تحریر کی صورت میں کر رہا ہے کروڑ ہا کتابیں اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کے خلاف لکھی گئی ہیں تو ان کا جواب قلم سے یعنی دلائل سے دینا ہے نہ کہ ان کو قتل کرنے سے!

خاکسار نے بتایا کہ اس زمانے میں لوگوں کو بلاوجہ مارنے اور کفار کہہ کر ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لینا وغیرہ امور کا سرے سے اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تو نہ ہی اسلام کی تعلیمات ہیں اور نہ کسی وقت بھی اس طرح کی بات آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں کی اور نہ ہی خلفاءِ راشدین نے۔ یہ نظریہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے اندر ڈالا ہے۔ عیسائیوں نے صلیبی جنگیں لڑیں اور بہت سے مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اور انہوں نے یہ جنگیں بھی خدا کے نام پر لڑیں۔ جب مسلمانوں کو قبضہ ملا تو وہ بھی کسی طرح پیچھے نہ رہے اور غلط باتوں نے ان کے اندر جنم لے لیا۔ جس کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنا نصیب ہو رہا ہے۔ آج کل جو جہاد کا نظریہ تھا اس نے اسلام کو بدنام کیا ہے۔

ہم اس قسم کے غلط جہاد کی نفی کرتے ہیں۔ جہاں تک جہاد بالنفس یعنی انسانی نفس کے تزکیہ کا سوال ہے یہ جہاد ہر وقت جاری ہے اور جماعت احمدیہ اس قسم کا جہاد 23 مارچ 1889ء سے کرتی چلی آرہی

ہے۔ اور یہ بات برملا کہہ رہی ہے کہ مذہب میں معصوم جانوں کا خون بہانے کا کوئی جہاد نہیں ہے۔ جب ہمیں کوئی شخص تلوار کی نوک سے ہمیں ہمارے مذہب اسلام پر عمل سے نہیں روک رہا تو پھر ہم کیسے لوگوں کو یوں ہی قتل کرتے پھریں۔ لہٰذا یہ وقت تلوار کا نہیں ہے بلکہ جہاد بالنفس اپنے آپ کو پاک کرنے اور اپنے تزکیہ نفس کرنے کا جہاد ہے۔ سو سال پہلے حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے پیروکاروں کو جہاد کے صحیح معنی بتلائے اور اس کی تلقین کی۔ آپؑ نے بار بار فرمایا کہ اس وقت تلوار کا زمانہ نہیں، نہ ہی تلوار کا جہاد ہے۔ اس وقت قلم کا جہاد ہے کیونکہ دشمن قلم کے ذریعہ ہی (کتابیں لکھ کر) اسلام پر حملہ آور ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا میں جنگوں کا کاتمہ کروں بلکہ اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خدا کے حکم سے ہے۔ تمہیں چاہئے کہ رسول کریم ﷺ کے قول کی طرف دھیان دو جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو وہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ میری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اس قسم کے خیال سے باز رہیں اور اپنے دلوں کو پاک کریں اور اپنی رحم اور دوسروں کے ساتھ ہمدردی کو بڑھائیں اور امن کو دنیا میں پھیلائیں۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں بھی لکھا کہ یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا عقیدہ جہاد کے بارے میں ہے۔ اس لئے کسی شخص کا بھی فساد میں الجھنا، متشدد ہونا بالکل غلط ہے اور اس کو پھر جہاد کا نام دینا تو اور بھی غلط ہے۔

مضمون کے آخر میں یہ لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ روحانی عالمگیر سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد نے 181 ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرتے رہیں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں۔ تقویٰ پیدا کریں اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں رہے اور امن پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے مذہب پر دھبہ لگے اور

جس سے انحضرت ﷺ کے پاک نام پر حرف آئے۔ ہم اس قسم کے جہاد کی طرف آپ کو بھی بلاتے ہیں اور دراصل جہاد ہے ہی یہی۔

ڈیلی پریس آف وکٹرولِ کی 22اپریل 2006ء کی اشاعت میں Ask the Clregy کے تحت جسٹن باگس نے خاکسار کو سوال کیا تھا کہ اسلام میں جہاد کی کیا حقیقت ہے؟ خاکسار نے جو جواب قرآن واحادیث کی روشنی میں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی روشنی میں دیاوہ شائع ہوا۔ جواب قریباً وہی ہے جو تفصیل سے اوپر گزر چکا ہے۔ یعنی جہاد کی غلط تشریح کی گئی ہے۔ جہاد بالنفس کی اس وقت زیادہ ضرورت ہے اور مسیح موعودؑ نے آکر جہاد بالسیف کو ختم کر دیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کو پھیلانے کا جہاد اور تزکیہ نفس کا جہاد باقی ہے۔ اس مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا ذکر کیا ہے کہ 181 ممالک کے رہنے والوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں، خدا خوفی اور خدا ترسی اپنے اندر پیدا کریں، ان کے دلوں میں رحم اور محبت کے جذبات ہوں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں۔ یہی موجودہ وقت کا جہاد ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 07/اپریل 2006ء)

الاخبار نے اپنی عربی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ جو آپ نے سنگاپور کی مسجد طٰہٰ میں 7 اپریل 2006ء کو ارشاد فرمایا تھا، حضور انور کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر اس کا باقی آدھا خطبہ شائع کیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ آجکل کی دنیا میں مختلف قسم کی ایجادات ہو گئی ہیں اور جدید ٹیکنالوجی بھی آگئی ہے جس سے کام میں سہولت پیدا ہوئی ہے اور سنگاپور نے بھی اس میں زیادہ ترقی کی ہے۔

حضورانور نے فرمایا اس خطہ میں ہمارے ابتدائی مبلغین نے بھی بہت قربانیاں دی ہیں۔ شروع میں آنے والے مبلغ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز تھے۔ ایک مکرم حاجی جعفر صاحب تھے۔ ان

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ماریں بھی کھائیں، دشمنوں اور مخالفین کے مارنے کی وجہ سے کئی کئی دن ان کو ہسپتال میں رہنا پڑا۔ ان لوگوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے طفیل آج آپ اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اپنے اوپر دیکھ رہے ہیں اور یہ جو خوبصورت مسجد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے یہ بھی انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ تو یہ قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں اور ہمیشہ پھل لاتی ہیں۔ جس طرح گزشتہ قربانیوں کو پھل لگے ہیں آج کی قربانیوں کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ پھل لگیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: ”انڈونیشیا میں احمدیوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے اور احمدی نہایت ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے اور ایسے ظلموں پر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور ہمیشہ جھکتے رہیں گے۔ یہاں اس وقت بہت سے انڈونیشین بیٹھے ہوئے ہیں اور ہر انڈونیشین اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان ان کے جذبہ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے۔ بلکہ ایمان میں مضبوطی کا باعث بنے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے انڈونیشین بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اپنی قوم کے احمدیوں کو تسلی دیں کہ صبر کریں اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ احمدیت کا ایک طرہ امتیاز ہے کہ وہ کبھی ظلم کا بدلہ لینے کے لئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔ ہم ظلم کے موقعوں پر خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ جس نے کہا ہے کہ میرے سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ پس اس سے مدد مانگیں ان شاء اللہ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یاد رکھیں آپ اکیلے نہیں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ یاد رکھیں کہ جب آپ نے اس زمانے کے مسیح موعود کو مان لیا ہے تو خدا تعالیٰ کبھی آپ کی جماعت کو ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے مخالفین کو ان الفاظ میں مخاطب کر کے چیلنج دیا ہے۔

”اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ

میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ، وہ میرے ساتھ ہے، کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔"

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

حضور انور نے فرمایا: "باوجود سو سال کی کوششوں کے یہ سب مخالفت کی آندھیاں احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں اور بگاڑ سکتی بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کی ترقی اور قیامت تک دوسروں پر غلبے کا وعدہ ہے۔ اس لئے مجھے اس بات کی تو فکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کوئی دنیاوی طاقت نقصان پہنچا سکے گی۔ فکر صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ خدا سے دور جا کر کوئی احمدی اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔

یاد رکھیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کے محبت اور صلح کے پیغام کو بھی دنیا تک پہنچانا ہمارا کام ہے کیونکہ آج دنیا کو خدا کے قریب لانے اور دنیا میں اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتے ہوئے محبت اور بھائی چارے کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری ہم احمدیوں کے سپرد ہے۔ پس یہ باتیں اپنی اولادوں کے دلوں میں بھی اچھی طرح گاڑ دیں اور راسخ کر دیں کیونکہ جماعت کی زندگیاں تبھی بنتی ہیں جب نسلوں میں بھی یہ نیکیاں قائم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے آپ میں سے اکثر کے چہروں پر اخلاص نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ یہ اخلاص و وفا بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔"

حضور انور کے اس خطبہ کے حصے کے علاوہ اس صفحہ پر مسجد بیت الحمید کی تصویر کے ساتھ ہمارا تبلیغی اشتہار بھی شائع ہوا ہے جس میں درج ذیل معلومات دی گئی ہیں۔

مسجد میں پانچوں نمازیں، جمعہ، سنڈے کلاس، روزانہ درس قرآن ہوتا ہے۔ ہر ایک کو خوش آمدید کرتے ہیں۔ مسجد میں پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دستیاب ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ آپ درج ذیل کتب حاصل کرسکتے ہیں۔

تفسیر کبیر مشتمل بر سورۃ فاتحہ، سورہ بقرہ، سورہ ہود، سورہ یوسف، مذہب کے نام پر خون، بڑی عظیم الشان خبر، مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے، القول الصریح، خلیج کی جنگ اور اس کے خطرات ونتائج، اسراء اور معراج یہ سب عربی زبان میں دستیاب ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک کی 5 سے 11 مئی 2006ء کی اشاعت صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون ''قرآن مجید، فرقان حمید، محاسن فضائل وبرکات'' نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس مضمون میں قرآن کریم سے عبادت اور خصوصاً نماز کے بارے میں زیادہ تر باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور اس سلسلے میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا بیان ہے۔ زیادہ زور نماز باجماعت پر دیا گیا ہے۔ تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سے یہ اقتباس بھی درج کیا گیا ہے کہ

''نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتین رکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ ...... قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔''

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 105)

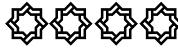
اس کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ سے یہ حوالہ بھی درج کیا گیا ہے۔

"پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا...... درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 189، ایڈیشن 2003ء)

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور پتہ اور فون نمبر درج ہے تا مزید معلومات حاصل کرنے والے معلومات حاصل کر سکیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 مارچ 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط27

''پاکستان ٹوڈے'' اپنی اشاعت 19 مئی 2006ء صفحہ 17 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کرتا ہے یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 12 مئی 2006ء کو ناگویا جاپان میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ جمعہ کا عنوان یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے سب سے پہلا کام اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اس کی طرف توجہ کرنا ہے اور یہ تعلق جوڑنے کے لئے سب سے اہم بات اپنی عبادتوں کی طرف توجہ اور اپنی نمازوں کی حفاظت ہے۔ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کے نمائندہ ہیں۔''

اخبار نے جو عنوان لگایا ہے وہ یہ ہے:

(حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی تمام توجہ عبادات / نماز کی ادائیگی کی طرف کریں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی لیڈر (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے جاپان کے شہر ناگویا سے خطبہ جمعہ دیا جو اس ملک کے احمدیہ مسلم جماعت کے جلسہ سالانہ کا موقع تھا۔

اس موقع پر (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے بانی جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کی خواہش کے مطابق کہا کہ اس ملک میں مذہب کے متلاشی لوگوں کے لئے لٹریچر اور کتب تیار کرنا ہوں گی اور ان تک پہنچانا ہوں گی۔ 1935ء میں اس وقت کے خلیفہ مرزا بشیر الدین

محمود احمد نے یہاں جاپان میں مبلغ بھجوائے۔ انہوں نے اپنے وسائل کے لحاظ سے خوب کام کیا۔ پھر جنگ کی وجہ سے حالات بدلے اور جنگ عظیم دوم کی وجہ سے کچھ مشکلات اور روکیں بھی پیدا ہوئیں۔ جنگ کی وجہ سے اس ملک کو بہت نقصان پہنچا۔ لیکن اس باہمت قوم نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اقتصادی لحاظ سے انہوں نے پھر بہت ترقی بھی کی۔ دوسری قوموں کی طرح یہاں بھی مادیت کی طرف کافی رجحان بڑھ گیا لیکن اس کے باوجود ان میں مذہب کا احترام بھی پایا جاتا ہے اور پھر اسلام کے بارے میں دلچسپی بھی پائی جاتی ہے۔ (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) ن ے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ جو احمدی میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے جنہیں یہاں آکر اس ملک میں کام یا کاروبار کرنے کا موقع ملا۔ چند ایک نے یہاں جاپانی خواتین سے شادیاں بھی کیں۔ بعض نے پاکستانی عورتوں سے بھی شادیاں کیں اکثر جاپانی مرد اور عورتیں جو احمدی ہوئے ہیں وہ خود بھی اور ان کی اولادیں بھی ماشاء اللہ جماعت سے تعلق اور وفا رکھتے ہیں اور اپنے عہد بیعت پر پختگی سے قائم ہیں۔ پھر جب ان کی اولادیں ان شاء اللہ پھیلیں گی تو پھر مزید جڑیں مضبوط ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ صرف اس بات پر ہی نہ انحصار کریں کہ مبلغین یہ کام کریں گے بلکہ خود اپنے آپ کو اس کام میں ڈالیں۔ فرمایا: آپ لوگ پاکستان سے آنے والے احمدی ہیں جن کے خاندانوں میں احمدیت ایک عرصہ سے آئی ہوئی ہے اور بعض صحابہ کی اولادمیں سے ہیں۔ ان کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ یہاں اسلام اور احمدیت کے نمائندے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس قوم کے ہر فرد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائے۔ ان لوگوں میں سعید روحیں ہیں جو اس پیغام کو قبول کریں گی۔

حضور نے فرمایا: اپنے آپ کو تبلیغ کے کام میں ڈالنے سے پہلے خود اپنے جائزے بھی لیں کہ کس حد تک خود اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق

پیدا کریں۔ اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ آپ لوگوں کے عملی نمونے ہی ان لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف کھینچیں گے اور یہ سارا کام نمازوں اور عبادت کے ذریعہ ہی ہو گا۔ اس لئے سب سے پہلا کام آپ لوگوں کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور توجہ کے ساتھ اس کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑیں۔ پس اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اس کے مقابلہ میں ہر چیز کو ہیچ سمجھیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ سب کچھ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب آپ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں گے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ: پس یہ حکم بہت اہمیت کا حامل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں اور اس کی تعلیم ہمیں آنحضرت ﷺ کی سنت میں ملتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو دین و دنیا کی حسنات لانے کا باعث بنیں گی۔

پس یاد رکھیں کہ اب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام چیزوں کا مہیا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا وہ مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں جس طرح دوسری مخلوق کو رزق دیتا ہوں تمہیں بھی اسی طرح رزق مہیا کرتا ہوں۔ پس ایک احمدی کا یہ کام ہے کہ وہ مستقل مزاجی سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کرتا رہے اس کے آگے جھکا رہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو اور اس کے لئے نماز قائم کرو۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا کام ہے اور یہ ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔ (حضرت) مرزا مسرور احمد (صاحب) نے کہا۔

آپ نے احادیث نبویہ ﷺ اور بانی جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کی تحریرات سے اس بات کی طرف مزید توجہ دلائی کہ نماز اور عبادت کا قیام بہت ضروری ہے اس سے تم شیطانی خیالات اور دنیاداری سے بچے رہو گے جو تمہیں ذکرِ الٰہی سے دور رکھتی ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پڑھی کہ نماز چھوڑنا کفر کے نزدیک کر دیتا ہے۔ اور نماز چھوڑنے سے نہ انسان صرف کفر کے نزدیک ہو جاتا ہے بلکہ یہ ایک قسم کا شرک بھی بن جاتا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا کہ اس کے لئے اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنی ہوگی اور انہیں نماز باجماعت کا عادی بنانا ہوگا اور یہ سب کچھ آپ تب کر سکتے ہیں جب خود اپنا عملی نمونہ دکھاؤ گے اور خدا تعالیٰ سے اگر تمہارا پختہ تعلق نہیں ہے تو پھر یہ بھی مشکل ہو جائے گا۔

نماز اور عبادت کی اہمیت کے بعد آپ نے مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود بانی جماعت (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) قادیانیؑ کا زمانہ ہے، میں مالی قربانی کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ اصلاح نفس اور تزکیہ ہوتا ہے۔

آپ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا کہ مجھے کوئی ایسی نیکی بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں اور آگ سے دور رہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ۔ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو یعنی اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو۔

آپ نے فرمایا کہ اوپر جو حدیث بیان کی گئی ہے اس میں نماز، عبادت اور مالی قربانی کی طرف توجہ دینے کے علاوہ ایک اور بات کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ صلہ رحمی کرو یعنی اپنے قریبیوں سے، رحمی رشتہ داروں سے نیک اور اچھا سلوک کرو۔ ان رحمی رشتہ داروں میں میاں بیوی کے ایک دوسرے کے رحمی رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ خاص طور پر جن لوگوں نے یہاں شادیاں کی ہوئی ہیں وہ اس بات کو خاص اہمیت دیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے، اپنے عملی نمونے قائم کرنے سے تبلیغ کے میدان بھی وسیع ہوں گے اور آپ کا آپس میں پیار و محبت بھی بڑھے گا اور صحیح طور پر نئی نسلوں کی تربیت بھی ہوگی۔ حضور نے آخر میں دعا کی کہ خدا کرے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودؑ کی اس خواہش اور دعا سے حصہ پانے والا ہو اور اگر کوئی کمزوری ہے تو دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دور کرنے کی توفیق دے اور ان جلسہ کے دنوں میں خدا سے خاص مدد مانگیں۔

"انڈیا ویسٹ" کی اشاعت 5 مئی 2006ء صفحہ C40 پر ہماری ¼ صفحہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے "احمدی نوجوان اجتماع میں شریک ہوئے ہیں" تصویر میں خاکسار ایک طفل کو انعام دے رہا ہے اور اس تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا ہے کہ ایک طفل امام شمشاد ناصر سے اجتماع میں شمولیت پر اپنا انعام حاصل کرتے ہوئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ حال ہی میں احمدی نوجوانوں نے اپنا سالانہ اجتماع لاس اینجلس میں منعقد کیا۔ نوجوانوں نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن، تقاریر تھیں جبکہ ایک سیشن سوال و جواب کا بھی تھا۔ امام شمشاد ناصر نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ سوسائٹی میں پیار محبت، نرمی اور برداشت جیسے اخلاق کو اپناتے ہوئے ہر ایک کے ساتھ بلا امتیاز مذہب و قومیت کے رہیں۔ سوال وجواب کے سیشن میں جہاد، نماز اور تلاوت جیسے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ ورزشی مقابلہ جات میں والی بال اور نظموں کا مقابلہ بھی ہوا۔

چینوہل چیمپئن نے 27 مئی 2006ء صفحہ B-5 پر مختصراً ایک خبر دی ہے جس کا عنوان تھا:

"مسلم لیڈر نے سمپوزیم میں حصہ لیا"

اخبار لکھتا ہے کہ احمدی مسلم ساؤتھ کیلیفورنیا کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے UC اروائن۔ (یونیورسٹی آف کیلیفورنیا جو اروائن میں واقع ہے) میں گزشتہ ہفتے ایک سیمینار میں شرکت کی۔ اس سیمینار کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ "کیا مذہب اور امن اکٹھے چل سکتے ہیں؟"

نوٹ: عوام کا خیال ہے کہ یہ سارا شور شرابا، دہشت گردی، لوٹ کھسوٹ، مار دھاڑ، جنگ وغیرہ مذہب کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے اکثر لوگ مذہب سے بیزاری کا یہاں اظہار کر رہے تھے کیونکہ ہم جہاں بھی تبلیغ کے لئے گئے ہیں خصوصاً پڑھے لکھے طبقے میں، مثلاً سکول، کالج، یونیورسٹی میں، لوگ یہی سوال کرتے ہیں کہ اگر اسلام امن سکھاتا ہے تو پھر جہاں جہاں اسلامی حکومتیں ہیں اور وہ خود مسلمان ہیں تو پھر وہاں کیوں امن قائم نہیں ہے؟ جب وہ خود اسلام پر عمل کر کے امن حاصل نہیں کر سکتے تو ہمیں کیا تبلیغ کی جاتی ہے؟ اس سلسلے میں ہمیشہ افغانستان، پاکستان، ایران،

سعودی عرب، شام، عراق، لیبیا کی مثالیں دی جاتی رہی ہیں۔ کیونکہ یہ سب اسلامی ملک ہیں۔ یہاں پر اسلامی حکومتیں ہیں اور سب مسلمان ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اس وجہ سے لوگ ایسے سوال کرتے ہیں۔ اور اس سیمینار کی بھی یہی وجہ تھی۔ چنانچہ اخبار نے لکھا کہ دنیا کے معروف مذاہب میں یہودی مذہب کے عالم Rabbi Yonahg نے اور عیسائی پادری چارلس ڈورسی نے عیسائی مذہب سے اپنے اپنے نظریات پیش کئے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا نظریہ پیش کیا۔

نیوز ایشیا نے اپنی اشاعت صفحہ B-2B 1 سیکشن B میں ایک تصویر کے ساتھ یہ خبر دی:

احمدی مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں سمپوزیم کیا۔

تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے اور سامعین (طلباء) اور دیگر یونیورسٹی کے منتظمین سن رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ طلباء نے یونیورسٹی کے سوشل سائنس پلازہ آڈیٹوریم میں سمپوزیم کیا جس کا عنوان تھا کہ کیا مذہب اور امن دونوں ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟ مکرم اعجاز سید صاحب جو کہ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ کے صدر تھے، نے اس بات پر زور دیا کہ تمام مذاہب میں امن کی تعلیم ہے جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذہب امن کی تعلیم دیتا ہے۔ اس موقعہ پر سمپوزیم کے شروع میں تلاوت قرآن کریم سے آغاز کیا گیا جو مکرم نعمان مبشر صاحب نے کی۔ مکرم نعیم محمد صاحب جو کہ خدام الاحمدیہ میں طلباء کے مہتمم تھے نے سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر 100 سے زائد حاضری تھی۔

مکرم نعیم محمد صاحب نے مزید کہا کہ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اپنی ذات میں ایک منفرد تنظیم ہے جسے مجلس خدام الاحمدیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں میں مذہب کی امن کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ روشناس کرائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مشن اور وژن ایک ہی ہے اور وہ ہے بھی بہت سادہ اور آسان جو کہ یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

اس کے بعد ربائی یوناہ آف لانگ بیچ نے مذہب یہودیت میں اپنی امن کے بارے میں تعلیمات کو پیش کیا اور بتایا کہ ہاں امن اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں اور آپ سب کے ساتھ مل کر ہم یہ

حاصل کر سکتے ہیں۔ یہودی ہونے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہمیں کم از کم دن میں 3 مرتبہ عبادت اور دعا کرنی چاہئے۔ ان کے بعد منسٹر چارلس ڈورسی نے عیسائیت کی طرف سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم امن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور امن کا سفر طے کرنے کے لئے آپس میں مل جل کر گفتگو کی بھی ضرورت ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کے امام شمشاد ناصر نے کہا کہ اسلام کے تو معانی ہی ''امن'' کے ہیں اور جب ایک مسلمان دوسرے کو مل کر السلام علیکم کہتا ہے تو وہ اس بات کی گارنٹی دے رہا ہوتا ہے کہ میری طرف سے آپ کو سوائے امن کے اور کوئی پیغام نہیں ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں امن ہی سکھاتا ہے۔ جہاں دوسرے مذاہب امن کی تعلیم دیتے ہیں وہاں اسلام امن کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ عملی پہلو کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور وہ یہ کہ خدا کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بنی نوع کے حقوق بھی ادا کریں۔

امام شمشاد نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ ہر شخص کو جہاں یہ حکم ہے کہ امن کو پھیلائے وہاں اسے یہ بھی حکم ہے کہ وہ اپنے نفس سے اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ خود اس تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔ امن کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور پانچ نمازوں میں مسلمان امن کی دعا کرتا ہے۔ اسے دوسروں کے حقوق بھی ادا کرنا چاہئیں۔ امن تب قائم ہو گا جب انسان خود عمل کرے۔ پھر ماں باپ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں، ہمسایوں اور کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہے اور اس طرح عالمی امن کے قیام میں مدد ہو سکتی ہے۔

تینوں تقاریر کے اختتام پر سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ دعا پر سمپوزیم کا اختتام ہوا جو امام شمشاد ناصر نے کروائی۔

ڈیلی بلٹن نے 25 مئی 2006ء صفحہ A3 پر ہمارے مختصر اً خبر دی ہے۔ اور خبر کا عنوان یہ لگایا:

''مذہبی لیڈر اروائن کی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں امن کے قیام پر متفق''

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ بیت الحمید مسجد کے امام سید شمشاد احمد ناصر آف چینو نے حال ہی میں ایک سمپوزیم میں شرکت کی جو اروائن کی یونیورسٹی میں ہوا تھا۔ اس کا مرکزی خیال ”امن اور مذہب اکٹھے ہوسکتے ہیں“ تھا۔ اس سمپوزیم کا انتظام احمدیہ مسلم طلباء نے کیا تھا۔ اس موقعہ پر ربائی یونا اور منسٹر چارلس ڈورسی نے تقاریر کیں۔ امام شمشاد ناصر نے کہا کہ ہمیشہ امن اور مذہب اکٹھے چلتے ہیں اس کے لئے چاہئے کہ ہم بھی اکٹھے رہیں اور امید کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اس قسم کے سمپوزیم مزید کرتے رہنا چاہئے تا لوگوں کے اندر بیداری اور احساس ذمہ داری پیدا ہو۔ یہ خبر میسن سٹاک سٹل نے دی۔

دی مسلم ورلڈ ٹوڈے نے اپنی اشاعت 26 مئی 2006ء میں صفحہ 17 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2006ء کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ یہ خطبۂ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور، آسٹریلیا، جاپان، فجی اور نیوزی لینڈ کے تاریخی دورہ کے بعد مسجد بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار نے خطبہ کے شروع میں یہ لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر مسلمان کا عمل چاہے وہ اسلام کے نام پر کرے یا ذاتی حیثیت سے کرے اگر اس کا کوئی بھی فعل معاشرے کے امن کو نقصان پہنچانے والا ہو تو تم لوگ فوراً اسے اسلام کے کھاتے میں ڈال دیتے ہو۔ لیکن وہی حرکت اگر دوسرے مذاہب والے کریں تو اس کو اس کے مذاہب کے نام سے منسوب نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے اخبار نے اپنی ہیڈنگ میں لکھا کہ ”تضاد“

اخبار نے مندرجہ بالا ہیڈ لائن دینے کے بعد لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عالمگیر روحانی پیشوا نے خطبۂ جمعہ میں اپنے دورۂ آسٹریلیا اور جاپان اور دیگر ممالک کے دورہ جات کے بارہ میں مختصراً خاکہ پیش کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارے سفر کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ یہاں پر ایک چھوٹی جماعت مگر مخلص جماعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انڈونیشیا میں بھی حالات آجکل خراب ہیں اس لئے وہاں جانا مشکل تھا

لیکن انڈونیشیا سے کافی تعداد میں احمدی یہاں آگئے ہیں اور اس بات پر ان کی کیفیت بھی جذباتی تھی کہ وہاں دورہ پر میں نہیں جا سکا۔ انڈونیشیا کے احمدی بھی اخلاص و وفا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا کے یہ نمونے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت ہی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ سب آج مسیح محمدیؑ کی قوت قدسی کا اثر ہے جو اس نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی سے پائی ہے کہ ہر ملک میں مختلف قومیتوں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے بعد خلافت سے سچی وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات سے یہ اقتباس پڑھا:

”تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا؟ اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے یہ صحابہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنی محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ کے لئے خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے ان میں سے ایسے لوگ پاؤ گے جو دلوں کے نرم سچی تقویٰ پر قدم مارتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ کی سیرت تھی وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخری زمانے میں ان میں پائی جانی ضروری تھیں۔

انڈونیشا کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان کے سینوں کو اللہ تعالیٰ ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور ہر جگہ یہی نظارے دیکھنے میں آئے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دوسرے ممالک سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ فلپائن، کمبوڈیا، پاپوانیوگنی، تھائی لینڈ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب

اخلاص و وفا کے نمونے دکھانے والے تھے۔ بعض چند سال پہلے احمدی ہوئے تھے لیکن خلافت سے تعلق اور وفا کا جو اظہار تھا وہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی ان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ وہ خدا کا گروہ ہیں جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں پر دو ہفتے کا پروگرام تھا لیکن محسوس ہوتا تھا کہ دو ہفتے بھی کم ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بڑا ملک ہے اور کئی جگہ کا وزٹ بھی نہیں ہو سکا۔ سڈنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا جس کا عنوان تھا:

''اسلام امن کا مذہب''

اسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

کینبرا میں جو استقبالیہ تھا اس میں بہت سے سیاسی عمائدین اور حکومت کے وزراء اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ یہاں پر بھی اسلام میں امن کے بارے میں تعلیمات کو بیان کیا گیا۔

اس موقع پر حضور نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر کوئی مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو آپ اسے مذہب اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہو حالانکہ اگر وہی کام دوسرے لوگ کریں تو آپ ان کے مذہب کی طرف اسے منسوب نہیں کرتے۔ یہ آپ لوگوں کا تضاد ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ ایک اسلامی ملک کے سفیر نے آسٹریلیا کے امیر کو بتایا کہ یہ بڑی سچی بات تھی جو حضور نے کی ہے۔ لیکن ایسے بڑے مجمع میں جہاں بڑے بڑے ملکوں کے نمائندے ہوں تم لوگ ہی یہ کہہ سکتے ہو۔ ہم میں تو اتنی جرأت نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ بھی آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو مان لیں تو ان کے اندر بھی ایسی جرأت پیدا ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اس لیکچر کے دوران پادری بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ وہاں کے بڑے چرچوں کے نمائندے تھے۔ انہوں نے بھی مجھے بعد میں کہا کہ بات تو تم نے ٹھیک کی ہے کہ مسلمانوں کی ہر غلط

حرکت اسلام کے کھاتے میں ڈال دی جاتی ہے اور باقی مذہب والوں سے ایسا سلوک نہیں ہوتا۔ان کے دلوں پر کیا بیتی ہے یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن کافی دیر تک اچھے دوستانہ ماحول میں باتیں ہوتی رہیں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے تاوے یونی جگہ کا وزٹ بھی کیا جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔

فجی میں صووا جو ان کا دارالحکومت ہے، اس میں بھی ایک پڑھے لکھے طبقہ میں جس میں سرکاری افسران بھی تھے اور بعض ملکوں کے سفراء بھی استقبالیہ پر بلایا ہوا تھا بلکہ اس ملک کے نائب صدر جو ان دنوں قائمقام صدر تھے، وہ بھی اس میں آئے۔ یہاں پر بھائی چارے کے متعلق اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی گئی۔

اخبار نے لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جب کہ فجی ہی میں تھے آپ نے سونامی کے بارے میں وارننگ سنی اور اس وقت صبح کی نماز کا وقت تھا۔ اس دن نیوزی لینڈ بھی جانا تھا۔ خبروں میں جو بی بی سی کے ذریعہ سے میں تفصیل سن رہا تھا اس سے پتہ لگتا تھا کہ ٹونگا، جس کے قریب یہ زلزلہ آیا تھا، وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اس سے بہت فکر پیدا ہوئی کیونکہ یہ بالکل پلین جگہ ہے اور پہاڑی جگہ بالکل نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ نماز پڑھ کر جب واپس آئے تو خبر تھی کہ سب محفوظ ہے اور خطرہ ٹل گیا ہے۔(الحمد للہ)

اخبار نے لکھا کہ آپ خدا تعالیٰ کے شکر گزار تھے کہ یہ خطرہ ٹل گیا کیونکہ اس سے بہت زیادہ تباہی آنی تھی۔ اللہ کرے کہ دنیا امام وقت کو پہچان لے اور ان آفات سے محفوظ ہو جائے۔ ورنہ یہ طوفان اور تباہیاں جو یہاں آرہی ہیں یہ صرف ابھی وارننگ کے طور پر ہیں۔ اگر آج بھی خدا کو نہ پہچانا تو یہ تباہیاں دوبارہ آسکتی ہیں کیونکہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ نہ جزائر محفوظ رہیں گے، نہ یورپ محفوظ رہے گا۔ نہ امریکہ محفوظ رہے گا، نہ ایشیا محفوظ رہے گا۔ خدا ان لوگوں کو عقل دے اور سمجھ دے اور وہ اپنے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔

فجی کے بعد نیوزی لینڈ کا دورہ تھا۔ یہاں پر بھی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور اکثریت فجین احمدیوں کی ہے۔ یہاں ابھی کوئی مبلغ نہیں ہے مگر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا ہے۔ یہاں پر ½2 ایکڑ زمین خریدی ہوئی ہے جس پر دو ہال ہیں۔ دفتر لائبریری ہے اور یہاں پر نمازیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ یہاں پر بھی استقبالیہ ہوا تھا جس میں حکومتی سطح کے نمائندے شامل ہوئے۔ ایک حکومتی نمائندہ نے کہا ہے کہ وہ یہاں پر مسجد بنوانے میں تعاون کرے گا۔ خدا کرے کہ ان وزیر کو اپنا وعدہ یاد رہے۔ یہاں پر مشنری آجائے تو پھر کام بہتر رنگ میں ہو سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ نیوزی لینڈ میں ڈاکٹر کلیمنٹ ریگ کے پوتے اور پوتی سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ یہ ڈاکٹر 1908ء میں ہندوستان آئے تھے۔ یہ وہاں اسٹرانومی پر لیکچر دیتے تھے۔ پھر یہ حضرت مسیح موعودؑ سے ملے اور اللہ تعالیٰ، روح اور کائنات سے متعلق انہوں نے آپؑ سے سوالات کئے۔

اس گفتگو کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضورؑ کو عرض کیا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کا ان پر بہت اثر تھا اور وہ پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کی پوتی نے بتایا کہ ہندوستان سے واپس آکر انہوں نے دوسری شادی کی کیونکہ پہلی بیوی نے علیحدگی لے لی تھی۔ اور ہم ان کی دوسری بیوی کی نسل سے ہیں۔ حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ کس طرح مسلمان ہوئے کب بیعت کی؟ انہوں نے بتایا کہ ان کے بہت سارے کاغذات تھے لیکن وہ سب جل گئے ہیں سارا ریکارڈ ضائع ہو گیا تھا اور خط و کتابت محفوظ نہیں ہے۔ بہر حال انہیں بھی لٹریچر دیا گیا اور جماعت کو بھی ان سے رابطہ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ اخبار نے لکھا کہ آپ کے سفر کا آخری ملک جاپان تھا یہاں پر لوکل جماعت کی تربیت اور روحانیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے لوکل جاپانی احمدیوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تبدیلی محسوس کی اللہ کرے یہ

لوگ بھی اپنی قوم میں حقیقی اسلام پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش پوری ہو کہ ان لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف ہے۔

جاپان میں بھی ایک استقبالیہ ہوا جس میں ممبرز آف پارلیمنٹ شامل ہوتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اسلام کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتے جس کی وجہ سے بعض اوقات مغرب کے لوگوں کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ اللہ کرے وہاں کی جماعت اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کرنے والی بنے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 25 مئی 2006ء کے صفحہ 21 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی میں حضور کی تصویروں کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی 1/4 صفحہ پر ہماری طرف سے مسجد بیت الحمید کی تصویر اور دیگر معلومات پر مبنی اشتہار بھی شائع کیا۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ کا عنوان تھا: ”انسان کی پیدائش کا مقصد“

آپ نے یہ خطبہ 7 اپریل 2006ء کو مسجد طٰہٰ سنگاپور میں ارشاد فرمایا تھا۔

حضور نے فرمایا اور اخبار نے لکھا:

آج کل دنیا میں ہم قسم ہا قسم کی ایجادیں دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھول چکا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا تھا کہ وہ صرف دنیا کی خوبصورتیوں اور آرام اور ایجادات کے پیچھے پڑا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد تو یہ بیان فرمایا تھا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:

میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کو براہ راست تو اللہ تعالیٰ حکم نہیں دیتا بلکہ اپنی سنت کے مطابق انبیاء بھیجتا ہے جو مختلف قوموں میں آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تعلیم دیتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ

نے دیکھا کہ انسان اپنی استعدادوں کے لحاظ سے اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ روحانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کر سکے تو آنحضرت ﷺ کو آخری شریعت کے ساتھ بھیجا۔ اور دین مکمل کرنے اور اپنی نعمتوں کو انتہاء تک پہنچنے کا اعلان فرمایا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد امت مسلمہ پر اندھیر ازمانہ آئے گا پھر آنحضرت ﷺ کے ایک عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجے گا جو مسیح ومہدی ہو گا جو ایسا نبی ہو گا جو آپ کی پیروی میں آنے والا نبی ہو گا اور پھر وہ امت مسلمہ میں روحانیت کے نور کی کرنیں بکھیرے گا اور تمام مذاہب اور اقوام کو ایک ہاتھ پر جمع کر دے گا۔ اور وہ اس زمانے میں جب مادیت کا دور دورہ ہو گا بندے کو خدا سے ملانے کی طرف توجہ دلائے گا اور آنحضرت ﷺ نے بھی مسلمانوں کو ایک حدیث شریف میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب وہ (امام مہدی۔ مسیح موعود) آئے تو چاہے برف پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے۔ اسے جاکر میر اسلام کہنا کیونکہ وہی اللہ کا پہلوان ہے جو دنیا کو خدا سے ملائے گا۔ آپ نے فرمایا پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور خدا کے پہلون کو پہچانا۔ اور اس کی جماعت میں شامل ہوئے لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا تبھی فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اپنے مہربان رحمان اور رحیم خدا کے آگے جھکیں گے آجکل اس مادی دنیا میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں خدا سے دور لے جارہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ آج کل دنیا میں، معاشرے میں ہر جگہ اور ہر ملک میں بے حیائی زیادہ پھیل رہی ہے۔ عورت مرد کو حدود کا احساس بالکل مٹ گیا ہے۔ مکس پارٹیاں ہو رہی ہیں۔ مغرب کی نقل میں بدن بھی پوراڈھکا نہیں ہوتا یہ ساری اس زمانے کی بیہودگیاں ہیں جو معاشرے میں راہ پا رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی حیاء کی کمی پھر آہستہ آہستہ انسان کے دل سے مسلمان ہونے کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ کے چھوٹے سے حکم کو ٹالتا ہے تو پھر دوسرے احکامات کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھتا ہے آپ نے اس کی مثال میں فرمایا کہ اب آہستہ آہستہ حجاب ختم ہوتا

جا رہا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بھی دوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے اس زمانے میں آپ نے فرمایا: "خاص طور پر نوجوان نسل کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔ پس اگر اسے منسوب ہونا ہے تو پھر اس کی تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا اور وہ تعلیم ہے کہ قرآن کریم کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی تعمیل کرنی ہے۔"

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے خطبہ میں یہ تحریر بھی پیش فرمائی اور اخبار نے لکھا:

"یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اور اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے باتیں نہیں بناتا پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔"

حضور انور نے مزید فرمایا کہ: پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کرے۔

نوٹ: خاکسار نے شروع میں لکھا تھا کہ اخبار کی اس اشاعت اور اس صفحہ پر ہمارا ایک اشتہار بھی عربی زبان میں مسجد بیت الحمید کی تصویر اور پتہ اور فون نمبرز کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس اشتہار کا عنوان یہ ہے کہ اسلام اور عصر حاضر کے بارہ میں مسائل کا حل اور مکمل معلومات۔

مسجد میں روزانہ پانچ نمازیں، جمعہ، بچوں کی سنڈے کلاس، درس القرآن بعد نماز مغرب ہم تمام مسلمانوں کو مسجد میں خوش آمدید کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب کے لیڈرز اور ماننے والوں کو بھی مسجد بیت الحمید وزٹ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

بعض کتب بھی دستیاب ہیں مثلاً تفسیر کبیر، سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ، سورۃ یوسف، سورۃ ہود، عربی زبان میں دستیاب ہیں۔ مذہب کے نام پر خون، بڑی عظیم الشان خبر، مسلمانوں کے کارنامے، درثمین، القول الصریح فی ظہور المہدی، اسراء اور معراج کی حقیقت، خلیج کی جنگ پر خطبات، جہاد کے بارے میں اور مسیح موعودؑ کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں کے عقائد، امام مہدی کا اسلام میں تصور کے صحیح معانی۔ ان سب امور کے بارے میں مسجد بیت الحمید میں تشریف لائیں اور ہماری ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ کو وزٹ کریں۔ نیز ہمیں ہمارے فونز پر بھی کال کر کے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ ٹول فری فون نمبر بھی Why-Islam-800-I بھی دیا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 جون 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط28

'ڈیلی بلٹن' نے اپنی اشاعت 21 مئی 2006ء صفحہ A-23 پر Opinion میں خاکسار کا انگریزی میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے: ''لفظ جہاد کی اصل حقیقت اور معانی کو غلط سمجھا گیا ہے'' اخبار نے خاکسار کا یہ مضمون مہمان کالم نگار کے حوالہ سے خاکسار کی تصویر اور مضمون کے ساتھ شائع کیا ہے آخر میں نام، مسجد کا پتہ بھی لکھا ہے۔ مضمون کا خلاصہ یہ ہے:

جہاد کے اصل معنی کو سمجھنے میں بہت لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ اگرچہ قرآن نے مسلمانوں کے لئے جہاد کو لازمی قرار دیا ہے لیکن لوگوں کا خون بہانے اور بلاوجہ زمین میں فساد پیدا کرنا بھی کوئی جہاد ہے؟ یہ بالکل جہاد نہیں ہے یہ عربی کا لفظ ہے جس کے معانی انتہائی کوشش کے ہیں۔ مغرب میں یہ تاثر ہے کہ اسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے حالانکہ لفظ اسلام ہی اس بات کی نفی کرتا ہے۔ اس بات کو کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے۔ دو وجوہات کی بناء پر سچ سمجھا گیا ہے۔ ایک تو غیر مسلموں کا اسلام کے بارے میں تعصب ہے دوسرے خود مسلمانوں کے عمل نے انہیں ایسا سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ مسلمانوں نے اب تک جو جہاد کی تعریف کی ہے اور مسلمانوں کا اپنا خود رویہ ایسا ہے اس سے انہوں (مغرب) نے یہ سمجھا ہے کہ اسلام دہشت گردی کو سراہتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس بات کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ امن کے شہزادے تھے۔ آپؐ نے تو اپنے خون کے پیاسوں کو امن دیا اور ان سے حسن سلوک فرمایا۔ اگر ایسا ہے کہ ایک طرف اسلام خون بہانے اور فساد برپا کرنے کے خلاف ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کا عمل یہی ہے تو پھر تضاد

کیا ہے؟ اس کی پھر حقیقت کیا ہے؟ قرآن کریم 25:53 میں فرماتا ہے وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَاداً كَبِيْراً کہ اس کے ذریعہ (یعنی قرآن کے ذریعہ) جہاد کر۔ یعنی قرآن کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلاؤ اور اپنے عملوں کے ساتھ ثابت کرو۔ یعنی اپنی اصلاح کرو اور تزکیہ نفس کرو یہ اس وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے۔ گویا موجودہ وقت میں جو زہریلے اثرات ہیں ان سے بچنے کے لئے ہر وقت جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں ہے وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (22:79)

ایک اور جہاد کی قسم یہ ہے کہ اپنے دفاع میں کیا جائے۔ جیسا کہ قرآن شریف سورۃ بقرہ میں ہے کہ خدا کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جو تمہارے خلاف لڑائی کر رہے ہیں۔ مذہبی جنگ اسی وقت ہو سکتی ہے اگر مدمقابل بھی تمہیں مذہبی ظلموں کا نشانہ بنائے۔ اب قرآن کریم کی مندرجہ بالا تعلیمات کی روشنی میں قرآن کو موردالزام ٹھہرانا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

آپ کو چاہئے کہ مذہب کو سیاست سے بالکل الگ کر کے دیکھیں۔ سیاست میں بھی عدل اور انصاف سے کام لیں۔ اس وقت جو اسلام پر اعتراضات کئے جارہے ہیں اس کی وجہ میں نے بتادی ہے۔ پس اس جواب کی روشنی میں اپنے مطمح نظر کو ٹھیک کریں۔

آنحضرت ﷺ نے کس قسم کا جہاد کیا۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ 13 سال مکہ میں رہے۔ مکہ کے لوگوں نے ہر قسم کے مظالم آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر کئے۔ بلکہ آپ کو جان سے مارنے کی بھی سکیم لڑائی۔ اور انہوں نے آپ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچانے میں ہر قسم کی رکاوٹ ڈالی۔ آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی سفاکانہ ظلم کیا گیا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا، گلیوں میں گھسیٹا گیا، ان کے سینوں پر چڑھ کر ڈانس کیا گیا، دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا، سوشل بائیکاٹ کیا گیا، پھر آپؐ کو اور مسلمانوں کو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا پڑی۔ مخالفین نے اسی پر ہی بس نہیں کی بلکہ پھر مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ جس کی وجہ سے آپؐ نے دفاعی جنگ لڑی۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ مغربی ممالک میں آزادی ہے اور مسلمان ان ممالک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہی اور یہی اسلامی تعلیم بھی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان کہلانے والے ملکوں میں اس تعلیم پر عمل نہیں ہو رہا وہ تعلیم دوسروں نے اپنائی۔ مگر مسلمان کہلانے والوں نے نہیں۔ ان حالات میں جب کہ مغرب آپ کو مذہب کی بالکل آزادی دیتا ہے ان کے خلاف جہاد کرنا بالکل غلط ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت اس قسم کے جہاد کی کلیۃً نفی کرتی ہے۔ اسلام میں مذہب کے نام پر خون بہانے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ آجکل کے زمانہ میں اسلام پر حملہ ''قلم'' کے ذریعہ کیا جارہا ہے اس لئے ان کا جواب قلم کے ذریعہ اور دلائل کے ذریعہ ہی دینا چاہیئے۔

جہاں ہم متشدد قسم کے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے وہاں پر ان ممالک کے حکمرانوں اور پالیسی بنانے والوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام لیں اور مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز نہ کریں۔ ان کی حق تلفی نہ کریں کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ اشتعال میں آئیں۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں لکھا کہ:

پس ایسے ممالک جہاں مسلمانوں کو ان کے مذہب پر عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کی مکمل آزادی ہے ان کے خلاف جہاد کرنا یا لڑائی کرنا بالکل ناجائز ہے۔

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 181 ممالک میں رہنے والے تمام احمدیوں سے کہا ہے کہ وہ زیادہ توجہ اپنی اصلاح کی طرف کریں اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اعلیٰ بنائیں۔ ہم سب کو اسی جہاد کی طرف بلاتے ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے اور یہ کہ اس وقت کا اہم جہاد بھی یہی ہے۔

اخبار نے آخر میں لکھا کہ یہ مضمون امام شمشاد ناصر نے لکھا ہے جو بیت الحمید مسجد چینو سے تعلق رکھتے ہیں۔

'انڈیا پوسٹ' نے اپنی 26 مئی 2006ء کی اشاعت صفحہ 21-26 پر نصف سے زائد صفحہ پر 3 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ اسی خبر کا عنوان ہے کہ:

سیمینار۔ کیا مذہب اور امن ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟

تصاویر میں ایک میں سامعین بیٹھے مقررین کو سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر تمام مقررین بیٹھے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے خبر میں لکھا کہ: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں احمدی مسلم طلباء نے ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ یہ سیمینار یونیورسٹی کے سوشل سائنس پلازا ایڈیٹوریم میں ہوا جس کا عنوان تھا۔

''کیا امن اور مذہب اکٹھے چل سکتے ہیں؟''

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو نعمان مبشر نے کی اور پھر اس کا ترجمہ پیش کیا۔ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے صدر نے استقبالیہ دیا۔ ان کے ان الفاظ کو اخبار نے جلی حروف میں لکھا کہ: احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ کی تنظیم ایک الگ اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے جس کا ایجنڈا صرف امن اور مذہبی رواداری کا قیام ہے۔ اس موقعہ پر ربائی یوناح باکسٹن نے یہودی مذہب میں امن کی تعلیم کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ میرا آج کا دن بہت اہم ہے کہ اس موضوع پر میں اپنے مذہب سے امن کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اور امن اکٹھے چل سکتے ہیں اور یہ ہم سب مل کر ایسا کر سکتے ہیں۔ ربائی کی تقریر کے بعد عیسائی مذہب کے نمائندہ منسٹر چارلس ڈورسی آف اروائن نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم واقعہ میں امن قائم رکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہوگا اور اس سفر میں پہلی منزل ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات ہے۔

امام شمشاد ناصر آف کیلیفورنیا نے کہا: اسلام کے معانی ہی امن کے ہیں اور جب مسلمان دوسرے سے ملاقات کرتا ہے اس وقت وہ السلام علیکم کہتا ہے جس کا مطلب ہے کہ میری طرف سے آپ

کے لئے امن ہی امن ہے۔ باقی مذاہب بھی عمل کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام امن سکھاتا ہے اور امن کی تبلیغ کرتا ہے اور امن پھیلاتا ہے۔ اسلام میں 5 نمازیں ہیں جو امن کی بنیاد ہیں اور یہ نمازیں جہاں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھاتی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ امن رکھنے میں معاون ہیں وہاں یہ مخلوق کے ساتھ بھی امن کے ساتھ رہنے کی بنیاد اور اکائی ہے۔ اور اس میں سب سے اول ماں باپ، میاں بیوی اور بچے، رشتہ دار، ہمسایہ اور کمیونٹی کے لوگ ہیں۔ اس کے بعد پھر دیگر لوگ ہیں۔ اگر ہم امن کی تعلیم پر عمل بنیادی اکائی سے کریں تو پھر ہم عالمی امن حاصل کر سکتے ہیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا کہ:

تینوں مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر کے بعد سوال وجواب کا سیشن بھی ہوا اور پھر اختتام خاموش دعا پر ہوا جو امام شمشاد نے کرائی۔

پاکستان پوسٹ نے 15 جون 2006ء کی اشاعت میں اسلامی صفحہ کے عنوان سے خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''قرآن کریم کے محاسن وفضائل وبرکات'' خاکسار کی تصویر اور نام کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں نماز کے بارے میں قرآن کریم میں جس قدر تاکید ہے اس کا بیان ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنی اہلیہ اور بیٹے کو وہاں چھوڑ کر جہاں بیت اللہ کی تعمیر ہوئی تھی سے ثابت کیا کہ اتنی بڑی قربانی بھی يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کی وجہ سے تھی۔ خاکسار نے لکھا کہ نماز کی توجہ اور اہمیت دلانے کے لئے رسول کریم ﷺ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں ایک حکایت بیان ہوئی ہے وہ بھی یہاں لکھی گئی ہے۔ یہ حکایت کچھ یوں ہے:

ایک نواب تھا اس نے ایک مولوی سے وعظ سنا کہ نماز پڑھنی چاہئے تورات کو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ صبح مجھے نماز کے لئے جگا دینا۔ جب صبح ہوئی تو نوکر نے نواب صاحب کو جگایا۔ نواب صاحب نے دوسری طرف کروٹ بدل لی۔ نوکر نے دوسری طرف جاکر جگایا تو نواب صاحب نے پھر کروٹ بدل لی۔ نوکر بے چارہ اسے بار بار جگاتا رہا۔ آخر جب اس نے نواب صاحب کو بار بار جگایا تو نواب صاحب غصے میں آگئے اور اٹھ کر نوکر کو خوب مارا اور کہا کہ کم بخت جب میں ایک دو دفعہ کے اٹھانے

سے نہ اٹھا تو تجھے سمجھ نہ آئی کہ میں ابھی نہ اٹھوں گا پھر کیوں تو نے بار بار جگایا۔ حالانکہ خود ہی تو نو کر سے کہا تھا۔

اب بے چارے کی اس طرح شامت آئی تو اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنے اندرونے کو پہلے صاف کرے اور دل میں ایک عزم اور ارادہ پیدا کرے۔ خدا کی محبت اور اس کے خوف سے انسان نیک اعمال بجالا سکتا ہے۔

یہ خوبی قرآن مجید میں بدرجہ اتم موجود ہے کہ انسان کی مختلف پیرایوں میں اس کی فطرت کے مطابق بار بار نہ صرف اسے جگاتا ہے بلکہ یاد دہانی کرواتا بھی ہے تاکہ انسان نصیحت پکڑے۔ اس لئے قرآن کریم کی ان خوبیوں سے آگاہی نہیں ہو سکتی جب تک قرآن کو بار بار معانی کے ساتھ سمجھ کر نہ پڑھا جائے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر لکھا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی 15 جون 2006ء کی اشاعت میں ''دین کی باتیں'' کے عنوان کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات صفحہ 6 پر شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں بھی اسلام کے دوسرے رکن یعنی نماز کی اہمیت کے بارے میں زیادہ تر بیان ہے۔ خاکسار نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ قرآن کریم کے محاسن سے نماز کے مضمون کا کیا تعلق ہے؟

اس بارے میں خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت ہے جو تمام جہانوں کے لئے قیامت تک ہدایت کا موجب ہے اور آنحضرت ﷺ نے جس خوبی کے ساتھ اور جس حسن کے ساتھ احکام خداوندی پر عمل کیا وہ قرآن کریم کا حسن اور خوبی بن جاتی ہے کیونکہ آپؐ نے قرآن کریم کے احکامات کو اللہ تعالیٰ سے سمجھا اور سب سے زیادہ احسن رنگ میں عمل کیا۔ اس کے بعد اس مضمون میں آنحضرت ﷺ کا نماز کے لئے اہتمام کے چند واقعات درج کئے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت کے عنوان کے تحت حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ کی یہ روایت درج کی ہے کہ ''الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم ''یعنی اے مسلمانو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ

تم نماز اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا۔ اس کے بعد چند اور احادیث درج کی گئی ہیں۔ جن میں نماز کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مضمون کے آخر میں ملفوظات میں مذکور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ نصیحت درج ہے کہ نماز ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگے مارتی ہے بلکہ سوزوگداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 22 جون 2006ء کے صفحہ 6 پر "امن کی باتیں" کے تحت خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن و فضائل نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مضمون میں عبادت کے مفہوم کو قرآن کریم کی آیات سے واضح کیا گیا ہے۔ نماز اور مسجد کی اہمیت کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے سات لوگوں کا ذکر کیا ہے جن پر قیامت کے دن خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو گی ان میں امام عادل، وہ نوجوان جس کی جوانی عبادت اور خدا تعالیٰ کے خوف میں بسر ہوئی، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے وغیرہ شامل ہیں۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی 26 جون 2006ء کی اشاعت کے صفحہ A 3 پر اس عنوان سے خبر دی کہ

"چینو امام مسلم ریجنل سالانہ اجتماع میں تقریر کرتا ہے"

سین ہوزے۔ سے میسن سٹاک سٹل نے خبر دی ہے کہ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے ویسٹ کوسٹ کے سالانہ ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ میں تقریر کی ہے جو کہ 28 مئی کو سین ہوزے میں ہوا تھا۔ امام شمشاد نے کہا کہ نوجوانوں کو پانچ وقت کی نمازوں پر مداومت اختیار کرنی چاہئے اور انہیں چاہئے کہ وہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بھی باقاعدگی کے ساتھ سنا کریں۔ جن کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ ناصر اس وقت ساؤتھ کیلیفورنیا کے شہر چینو میں اپنی جماعت کے سرکردہ ہیں۔

اردو لنک اپنی اشاعت 30 جون تا 6 جولائی 2006ء کے صفحہ 6 پر ”دین کی باتیں“ کے تحت خاکسار کا ایک مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے نماز باجماعت، مسجد کے ساتھ وابستگی اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کی تشریح اور پھر وضوٗ کی حکمت نیز احادیث نبویہؐ سے وضوٗ کی فضیلت کا ذکر کیا ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟

اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضوٗ کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے۔

مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ درج ہے:

یہ جو لکھا ہے کہ وضوٗ کرنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم بھی ضائع نہیں جاتے اور ان کے بجا لانے سے بھی گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 7 جولائی 2006ء کے صفحہ 26 پر انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے ہماری ایک خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان ہے:

”امام شمشاد کی ریورنڈ کو کاسکی (پادری) کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر تقریر“

چینو کیلیفورنیا اخبار نے لکھا کہ ریورنڈ کو کاسکی کی ریٹائرمنٹ کے موقعہ پر ان کے چرچ واقعہ سلور سپرنگ میں ان کے اعزاز میں دی گئی ایک الوداعیہ میں دیگر مقررین کے علاوہ امام شمشاد بھی تھے۔ ریورنڈ جے نیس اور کونسل ممبر میری لین پریزنر تھے۔

اس موقع پر امام شمشاد کو لاس اینجلس سے آنے اور اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ان کے چرچ کے قریباً 500 لوگ شامل تھے۔ ان کے علاوہ علاقہ سے اور دیگر مذہبی لیڈر بھی شامل ہوئے تھے۔

امام شمشاد نے چرچ کا شکریہ ادا کیا کہ اس خاص موقعہ پر انہوں نے مجھے دعوت دی کیونکہ ریورنڈ کو کاسکی نہ صرف ایک اچھے آدمی ہیں بلکہ ان کے ساتھ میرا اور میری احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ گہرے دوستانہ روابط بھی ہیں۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہمارے دوستانہ تعلقات 11/9 کے بعد شروع ہوئے اور اس کے بعد سے ہم نے ایک دوسرے کے پروگراموں میں ہمیشہ شرکت کی۔ اس وقت میں ریورنڈ ڈیوڈ کو کاسکی کی خدمت میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور کتاب "مسیح ہندوستان میں" پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

خبر میں تصویر بھی شائع ہوئی ہے جس میں خاکسار ان کے چرچ میں پادری کو کاسکی کو قرآن شریف مع انگریزی ترجمہ اور دوسری کتاب مسیح ہندوستان میں کا انگریزی ترجمہ پیش کر رہا ہے۔ آخر میں خاکسار کا تعارف بھی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے بھی یہی مذکورہ بالا خبر اپنی 7 جولائی 2006ء کی اشاعت کے صفحہ B-17 پر تصویر کے ساتھ شائع کی ہے جس کا درج ذیل عنوان دیا ہے:

"امام ریورنڈ کی ریٹائرمنٹ کی تقریب میں تقریر کرتا ہے۔"

اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد نے اس موقعہ پر ریورنڈ کو کاسکی کو قرآن کریم کا تحفہ دیا۔

اردو لنک نے 14 سے 20 جولائی 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 6 پر "دین کی باتیں" کے تحت خاکسار کے مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل اور برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر شائع کیا۔

اس مضمون میں نماز کے اوقات کا ذکر ہے اور یہ لکھا ہے کہ لوگوں کی مصروفیات کا مطلب یہ نہیں کہ نماز سے غفلت برتی جائے اور یہ حدیث نبویؐ بھی درج کی گئی ہے کہ جو نماز فجر اور عشاء سے غفلت برتتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو کامل نور کی بشارت دے دو جو اندھیروں میں مسجد کی طرف آتے ہیں۔ اس میں مسجد میں آنے والوں کے لئے بشارت ہے۔

پھر نماز میں وساوس کا علاج لکھا ہے اور شیطان سے بچنے کی ہدایت ہے نیز ملفوظات سے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ درج کیا ہے جس میں آپؑ نے فرمایا ہے:

''شیطان سے بچو۔ شیطان انسان کا پورا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدور کھا گیا ہے۔ اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر اس پر خوش نہیں ہوا اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔

مضمون کے آخر میں ایک حوالہ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے بھی نماز کی اہمیت اور برکات پر درج کیا گیا ہے۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر بھی درج ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 21 جولائی 2006ء کی اشاعت کے صفحہ C-34 پر ¼ صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہماری مختصراً خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے:

''چرچ کے لوگوں نے مسجد کا وزٹ کیا''

اخبار لکھتا ہے کہ San Dimas کمیونٹی چرچ کی پادری Rev Joyce Kirk کی قیادت میں لوگوں نے مسجد بیت الحمید کا 19 جون کو وزٹ کیا۔ اس موقعہ پر جو تقریب ہوئی اس میں مکرم نعمان مبشر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد پادری صاحبہ (ریورنڈ جوائس کرک مُور) نے اپنے چرچ کے بارے میں معلومات دینے کے ساتھ مذہبی آزادی کے حوالہ

سے بات کی۔ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے اس موقعہ پر The Da Vinci Code کی فلم اور کتاب کے بارے میں بات کرنے کے بعد پادری صاحبہ کو کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' پیش کی۔

جن دو تصاویر کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک تصویر میں ریورنڈ کرک مور اپنے چرچ کے بارے میں بتا رہی ہیں جبکہ ہیڈ ٹیبل پر ایک طرف مکرم مونس چوہدری صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دوسری طرف مکرم سید وسیم احمد صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر بیٹھے ہیں۔ دوسری تصویر جو کافی بڑی ہے اس میں جماعت کے لوگ اور چرچ کے لوگ بیٹھے ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں۔

''دی ڈاونچی کوڈ'' ایک ناول ہے جسے Dan Brown نے تصنیف کیا تھا۔ بعد میں کولمبیا پکچرز نے اس ناول کی فلم سازی کی۔

یہ اختلافی نظریات پر مبنی ایک ناول اور فلم ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیتھولک چرچ کے متعلق اپنے انداز میں تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔

''دی مسلم ورلڈ ٹوڈے'' نے 21 جولائی 2006ء بروز جمعہ کو صفحہ 17 پر ''مسیح ہندوستان میں'' کے عنوان سے خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ ڈان براؤن نے ناول ڈاونچی کوڈ کی 40 ملین کے قریب کاپیاں چالیس سے زائد زبانوں میں شائع کی ہیں۔ مئی 2006ء میں ڈاوِنچی کوڈ فلم 125 ملین ڈالرز میں ریلیز ہوئی تھی۔ اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کی تصویر کشی کی گئی ہے اور عیسائیت پر غیر عمومی پہلوؤں سے موجودہ دور کی عیسائیت پر ایک حملہ ہوا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک انسان تھے اور وہ ایک فیملی رکھتے تھے اور یہ موجودہ عیسائیت کے نظریہ کو بری طرح توڑتا ہے۔

اس پر کئی مسلمانوں اور عیسائیوں نے احتجاج کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ ناول اور فلم کئی ملکوں میں بند کر دی گئی ہے۔ تاہم اس کو Fictional کہنے کے بعد کچھ ممالک میں اس کی اجازت بھی دی گئی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کو غیر حقیقی کہنے کے باوجود جب برطانیہ میں ایک سروے کیا گیا تو 59٪ لوگوں کا خیال تھا کہ اس میں کچھ نہ کچھ تو حقیقت ضرور ہے۔

تاریخی طور پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب کے بعد کی زندگی کے شواہد ملتے ہیں جبکہ عیسائیت کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے اور وہ انسانیت کے گناہوں کا کفارہ بنے۔ صرف مسلمانوں کی ایک جماعت ہے جو کہ یقین رکھتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے کیونکہ یہود کے عقیدہ کے مطابق کسی کو سبت کے وقت صلیب پر نہیں رکھا جاتا۔ پس حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بہت پہلے ہی صلیب سے اتار لیا گیا اور وہ چند گھنٹے ہی صلیب پر رہے۔ تاہم جب رومن سپاہی آئے اور انہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو دیکھا جو کہ بے ہوش ہو چکے تھے تو انہوں نے سمجھا کہ یہ وفات پا چکے ہیں۔ اس پر انہوں نے ان کو ان کے حواریوں کے سپرد کر دیا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (1835ء۔1908ء) جو کہ کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے مصنف ہیں اور بانی جماعت احمدیہ ہیں نے اپنی اس کتاب میں بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب کی لعنتی موت سے بچے اور وہ کیسے ہندوستان سفر کر کے پہنچے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اس Thesis کو بہت سے مسلمانوں اور بدھ مت کے تاریخ دانوں اور تاریخ کے حوالوں سے ثابت کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس مضمون کو لکھنے کا اصل مقصد موجودہ دور کے مسلمانوں اور عیسائیت کے گمراہ کن عقائد کو ختم کرنا ہے۔

بہت سے مسلمان اور عیسائی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جنت میں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں کسی بھی وقت دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عیسائی سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر وفات پانے کے بعد آسمان پر چلے گئے اور وہ اپنے باپ یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ دائیں طرف بیٹھے ہیں اور قیامت کے دن وہ دوبارہ نازل ہوں گے۔ جبکہ کچھ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ

صلیب پر مرنے سے پہلے ہی آسمان پر اٹھالئے گئے تھے۔ مسلمان یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور خدا نہیں ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ لکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب میں یہ بات ثابت کریں گے کہ حضرت عیسیٰؑ نہ ہی اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں اور نہ ہی ان کا دوبارہ نزول ہو گا۔ اور یہ بات بھی ثابت کریں گے کہ ان کا 120 سال کی عمر میں سرینگر کشمیر میں انتقال ہوا اور ان کی قبر محلہ خان یار سرینگر کشمیر انڈیا میں ہے۔

اپنے دعویٰ کے ثبوت میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے بائبل، قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی احادیث کے حوالہ جات کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے بہت سی طبی کتب کا حوالہ بھی دیا جن سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان ساری دلیلوں کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو الہام کیا اور بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی ہے۔

وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کتاب شروع سے آخر تک پڑھے گا تو وہ ضرور قائل ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے ایک سروے میں لوگوں نے کہا ہے کہ ڈاونچی کوڈ میں کچھ نہ کچھ سچائی ہے تو اس کتاب یعنی ''مسیح ہندوستان میں'' کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔

خاکسار نے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''مسیح ہندوستان میں'' کا مطالعہ کریں اور ایک اور کتاب جس کے مصنف حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب ہیں نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے کہ ''حضرت عیسیٰؑ کہاں فوت ہوئے ہیں''

ہر دو کتب جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ www.alislam.org پر دستیاب ہیں۔

اخبار نے خاکسار کے مضمون جس کا عنوان ہے کہ ''مسیح ہندوستان میں'' کے ساتھ ہی ''دی ڈاوِنچی کوڈ'' ناول کے ٹائیٹل پیج کی تصویر بھی دی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22 جولائی 2006ء بروز ہفتہ کی اشاعت میں صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان " Davinci Code not the only book to challenge various beliefs about Christ." شائع کیا۔ یہ قریباً نصف سے زائد صفحہ پر مضمون ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں مسلم ورلڈ ٹوڈے کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ یہ مضمون اس اخبار میں زیادہ تر عیسائی حضرات کے لئے لکھا تھا جس میں ڈاوِنچی کوڈ ناول اور فلم کے بارے میں معلومات ہیں۔ لیکن خاکسار نے اپنے مضمون میں اس بات کو اجاگر کیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں صحیح معلومات مہیا کی ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث کے علاوہ بائبل اور طبی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں بلکہ وہ صلیب سے زندہ بچے اور خدا تعالیٰ نے انکو صلیب کی لعنتی موت سے بچایا اور پھر وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں انہوں نے طبعی عمر پا کر طبعی وفات پائی۔ مضمون میں عیسائی عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے اور اس کا بطلان ثابت کیا گیا ہے اور لوگوں کو ''مسیح ہندوستان میں'' جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (1835ء تا 1908ء) کی تصنیف ہے اور اسی طرح کتاب ''حضرت عیسیٰؑ کہاں فوت ہوئے؟'' جماعت کے ایک بزرگ عالم جلال الدین شمس صاحب کی تصنیف ہے، کو پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ انگلستان میں جو سروے ہوا اس کے مطابق اس دی ڈاونچی کوڈ میں اگر کچھ صداقت ہے تو اصل صداقت کی تلاش کے لئے ان مذکورہ بالا کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے تا قاری حقیقت تک پہنچ سکے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام اور مسجد بیت الحمید کا پتہ درج ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جولائی 2006ء میں صفحہ 9 پر کمیونٹی نیوز میں ہماری اس عنوان سے خبر دی:

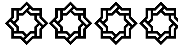
''مسجد بیت الحمید میں آٹھویں دو روزہ سالانہ قرآن کانفرنس''

اس خبر میں اخبار نے ہماری سات تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ تصاویر میں برادر مکرم منیر حامد صاحب نائب امیر، مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن، مکرم رشید رینو صاحب امریکن، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر تقاریر کر رہے ہیں جبکہ ایک تصویر میں سامعین قرآن کانفرنس میں پروگرام سن کر نوٹس لے رہے ہیں اور ایک تصویر میں لوگ قطار میں کھڑے کھانا لے رہے ہیں۔

خبر میں نمائندہ لنک کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو میں گزشتہ دنوں ''قرآن کانفرنس'' کا اہتمام کیا گیا۔ 250 سے شائد مرد وزن اور بچوں نے اس دوروزہ قرآن کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کو مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم عبدالباسط صاحب اور اپنی ٹیم کے ساتھ آرگنائز کیا۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو کہ تمام دنیا کی بھلائی کے لئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ قرآن کریم کی تعلیم میں اتنی تاثیر اور قوت ہے کہ اس سے سب اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب نے جو میری لینڈ سے تشریف لائے تھے، نے سورہ فاتحہ کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ مکرم خرم شاہ صاحب نے قرآن کریم کی جمع و تدوین پر مقالہ پڑھا۔ نوجوان حافظ احمد صاحب نے صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر صاحب نے کانفرنس کے آغاز میں قرآن کریم کی تلاوت کے آداب اور غرض وغایت پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اگر ہم صحیح مسلمان بننا چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کریم کو حرز جان بنائیں۔ روزانہ تلاوت کریں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا سیشن امام سید شمشاد احمد ناصر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن سے شروع ہوا۔ جس میں متعدد سکالرز نے تقاریر کیں۔ مکرم ڈاکٹر خالد شیخ صاحب نے ''قرآن کریم اور سائنس'' کے موضوع پر 45 منٹ کا لیکچر دیا۔ مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے قرآن کریم کی اخلاقی تعلیم کے بارے میں مقالہ پیش کیا۔

مکرم انور محمد خان صاحب نے میاں بیوی، اولاد، رشتہ داروں کے ساتھ سلوک سے متعلق اسلامی تعلیم قرآن کریم سے پیش کی۔ امام ارشاد ملہی صاحب نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور سیکھنے کی بنیادی تعلیم پیش کی۔ مسٹر رچرڈ رنیو جو کہ اس کانفرنس کے لئے پورٹ لینڈ سے تشریف لائے تھے نے مستشرقین کے قرآن کریم پر اعتراضات کے جوابات پیش کئے۔ ڈاکٹر عاطف ملک آف فی نکس نے قرآن کریم کی آئندہ زمانے کی پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کی۔ برادر رقیب ولی صاحب نے قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے ذکر پر اپنا مقالہ پڑھا اور اس طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری آیات پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ برادر منیر حامد صاحب نے جو فلاڈلفیا سے تشریف لائے تھے کانفرنس کے آخری روز حاضرین کو صحابہؓ کی محبت کے واقعات سنائے۔ اس طرح یہ دوروزہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 جون 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط29

الاخبار نے اپنی اشاعت 26 جولائی 2006ء صفحہ 11 پر خاکسار کا عربی میں ایک مضمون بعنوان حقیقۃ الجہاد خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ ازیں قبل بتایا گیا ہے کہ جہاد کے بارے میں مسلمانوں کا غلط تصور اور پھر جہاد کے غلط معانی اور مسلمانوں کے طرز عمل نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ جہاں مسلمانوں میں جہاد کے معنی کی غلط تفسیر ذہنوں میں بیٹھی ہوئی ہے وہاں پر اس وجہ سے غیر مسلموں میں بھی وہی اثر پایا جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ مسلمانوں کو دہشت گردی کا تمغہ پہناتے تھکتے نہیں۔ مسلمان ملکوں میں تو یہ بات پائی ہی جاتی ہے غیر مسلم ممالک میں جہاں جہاں مسلمان آکر آباد ہوئے یہ جہاد کے غلط معانی اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے بعض حصوں میں مثلاً عربوں کی بہت بڑی آبادی ہے لاس اینجلس، نیویارک اور شکاگو کے علاقوں میں۔ یہاں پر ان کے اخبارات بھی کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور تجارت میں بھی ان کا بہت اچھا ہولڈ ہے۔ جس میں مسلمان عرب بھی ہیں اور مسلمانوں کی نسبت عیسائی بھی بہت زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ صرف امریکن لوگوں کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا اور دوسری قوموں تک پہنچنے میں اخبارات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لحاظ سے عربوں میں جو جہاد کے بارے میں خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی بھی غلط تصور پایا جاتا ہے۔ خصوصاً 9/11 کے بعد تو بہت زیادہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ لاس اینجلس کے علاقہ میں جتنے بھی عرب اخبارات ہیں خاکسار نے حتی الوسع ان سب سے رابطہ کی پوری پوری کوشش کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی جس کا کچھ ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ جہاد کے

بارے میں خاکسار نے جو مضمون لکھا تھا اس کا عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی صاحب نے کیا جو اس اخبار نے شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے جہاد کی اقسام، قرآن کریم سے اور جہاد کے لغوی معنی اور اس زمانے میں کس قسم کا جہاد ہمیں کرنا چاہئے نیز آنحضرت ﷺ کی جنگیں صرف اور صرف دفاعی جنگیں تھیں۔ نیز مضمون میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ دین کے معاملہ میں جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ جبر نہیں ہے۔ ہر شخص کو جو چاہے وہ دین اختیار کرے۔ پوری آزادی ہے کیونکہ دین بندے اور خدا کے درمیان ہے۔

'چینو چیمپئن' اخبار نے اپنی اشاعت میں ''مسلم اجتماع'' کے عنوان سے مختصراً خبر دی کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنا ریجنل اجتماع سین ہوزے میں 27-28 مئی کو منعقد کیا جس میں 150 سے زائد نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں علمی ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ امام شمشاد ناصر مشنری ویسٹ کوسٹ نے اجتماع کے آخر پر اپنے ریمارکس دیئے۔

'اردو لنک' نے اپنی اشاعت 28 جولائی تا 3 اگست 2006ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل اور برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے اسلام کے ایک اہم رکن زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں پر حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس کے لئے زکوٰۃ کا نظام بھی رکھا ہے۔ خاکسار نے قرآن کریم کی 6 آیات مع ترجمہ درج کی ہیں جن میں زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ پھر اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

اس ضمن یں چند احادیث کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً حضرت معاذ کو جب یمن بھجوایا گیا تو آپؐ نے ان کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان کو توحید کی دعوت دیں، پانچ نمازیں اور پھر ان کے اموال پر زکوٰۃ ہے جو دولتمندوں سے لے کر غرباء کو دی جائے گی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ صدیق کے نزدیک زکوٰۃ کی

اہمیت بیان کی گئی ہے۔ آپؓ نے فرمایا تھا خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔

مضمون کے آخر میں زکوٰۃ اور انکم ٹیکس کے فرق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

'انڈیا ویسٹ' نے اپنی اشاعت 28 جولائی 2006ء میں C-34 پر کمیونٹی بریف سیکشن میں ہماری ایک مختصراً خبر دی جس کا عنوان ہے

"احمدی مسلم نوجوانوں کا اجتماع"

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے (خدام الاحمدیہ) اپنا سالانہ اجتماع سین ہوزے میں منعقد کیا جس میں 150 سے زائد نوجوان شامل ہوئے جن میں نیشنل آفس ہولڈرز برائے یوتھ بھی تھے مثلاً محمود قریشی نائب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے، کلیم احمد، معاون صدر نعیم محمد، امام ارشاد ملہی اور شمشاد ناصر۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اجتماع کے موقعہ پر نوجوانوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ شام کو ایک سوال جواب کی مجلس بھی ہوئی جس میں جہاد اور پیدائش کائنات کے بارے میں سوال تھے۔ ناصر نے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ ہمیں نظم و ضبط اختیار کرنا چاہئے اور پانچ وقت کی نمازیں بروقت ادا کرنی چاہئیں اس کے علاوہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ سیٹیلائٹ کے ذریعہ MTA دیکھیں۔

'چینو ہلز' نیوز نے اپنی اشاعت 29 جولائی 2006ء میں صفحہ پانچ پر ہمارے بین المذاہب کانفرنس کی خبر دی۔ خبر میں لکھا گیا ہے کہ احمدیہ مسجد بیت الحمید میں 19 جون کو پادری جائس کرک مور اپنے پیروکاروں کے ساتھ آئیں۔ ہر دو مذاہب کے لوگوں نے آپس میں تعارف حاصل کیا۔ پادری محترمہ نے تقریر کرتے ہوئے مذہب عیسائیت اور اپنے چرچ کے عقائد کا تذکرہ کیا۔ امام شمشاد نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا اور بتایا کہ ہماری جماعت وہ ہے جس کی بنیاد اس زمانے کے موعود

ریفارمر نے رکھی جس کا انتظار آخری زمانے میں سب مذاہب کر رہے ہیں۔ اور یہ بانی اسلام محمد ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ظہور ہوا۔

’چینو چیمپئن‘ نے اپنی اشاعت 29جولائی تا4اگست 2006ء میں صفحہ C-5 پر ایک مختصراً خبر دی ہے جس کا عنوان ہے۔

”مذاہب کی آپس میں میٹنگ۔“

اخبار نے لکھا کہ 19 جون کو مسجد بیت الحمید آف احمدیہ مسلم کمیونٹی میں ایک چرچ کی پادری محترمہ جائس کرک مور اپنے لوگوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے عیسائیت کے عقائد بیان کئے اور اپنے لوگوں کا تعارف کرایا۔ امام شمشاد ناصر نے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کرایا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ آخری زمانے میں جس ریفارمر نے آنا تھا وہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آچکا ہے اور وہ بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ جن کا دیگر تمام مذاہب آخری زمانے میں انتظار کر رہے ہیں۔

’دی اورنج کونٹی رجسٹر‘ نے اپنی اشاعت 30 جولائی بروز اتوار 2006ء ورلڈ نیوز میں 3 تصاویر کے ساتھ خبر لگائی ہے۔ ایک تصویر میں ”جامع مسجد نور“ کے باہر کچھ لوگ نظر آرہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ پاکستانی دیہاتی مسجد نور کے باہر ملاں کی تقریر سن رہے ہیں جنہوں نے گاؤں میں مسجد احمدیہ کو مسمار کر دیا ہے یہ گاؤں جندوساہی ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔

دوسری تصویر میں جماعت احمدیہ کی تباہ شدہ مسجد دکھائی گئی ہے اور تیسری تصویر میں جماعت احمدیہ کے افراد ہیں جنہوں نے جندوساہی میں واقعہ کے بعد چناب نگر میں پناہ لی ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ: قرآن جلنے کی اطلاع پر پاکستان میں حالات تناؤ کا شکار ہو گئے۔ پاکستان کے گاؤں جندوساہی میں ہجوم قرآن پاک کی بے حرمتی کی خبر ملنے پر ڈنڈے اور مختلف قسم کے اوزاروں سے لیس ہو کر ایک بچے قاسم محمد کو مارنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جبکہ قاسم محمد کو اس واقعہ کا کوئی علم نہیں تھا۔ اس پر یہ الزام اس وجہ سے لگا تھا کہ اس کا تعلق مسلمانوں کے ایک خاص فرقہ

سے تھا۔ لیکن مشتعل ہجوم نے اس کے باپ کی دکان، کئی احمدی گھر اور ٹریکٹر تباہ کر دیئے اور احمدیہ مسجد کو بھی گرا دیا گیا۔

13 سالہ قاسم محمد جانتا تھا کہ اس کو وہاں سے نکلنا ہو گا۔ وہ بھاگا اور ایک دوست کے گھر میں پناہ لینے کی کوشش کی مگر اس کو گھر میں داخل نہ ہونے دیا گیا اور ایک اور گھر میں ایک چارپائی کے نیچے گھنٹوں چھپا رہا جبکہ ہجوم باہر اس کو ڈھونڈ رہا تھا۔

احمدی جو کہ پاکستان میں 3 ملین اور پوری دنیا میں تقریباً 200 ملین ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ پر یقین رکھتے ہیں جو کہ 1908ء میں وفات پا گئے۔ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کے نبی ہیں۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں 1974ء کے آئین میں تبدیلی کر کے احمدیوں کو غیر مسلم سمجھا جاتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ اس متعلقہ گاؤں میں جو کہ لاہور کے مشرق میں ہے اور 20000 کے افراد پر مشتمل ہے۔ ہجوم نے الزام لگایا کہ احمدی جو کہ 100 کے قریب ہیں نے قرآن کو جلایا جب کہ حمدیوں نے اس بات کی تردید کی ہے۔

احمدیوں نے کہا کہ مسجد کی صفائی کے دوران انہوں نے کچھ میگزین جلائے جبکہ مخالفین احمدیت نے خود قرآن کو جلا کر جماعت احمدیہ پر الزام لگانے کی خاطر ایسا کیا۔

24 جون کو پولیس نے قاسم محمد اور ان کے والد کو اپنی حراست میں لے لیا۔ اس کے علاوہ تین احمدیوں کو بھی قرآن پاک جلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ ان کو پاکستان میں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ اور پاسپورٹ بناتے وقت اس بات پر دستخط لئے جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا بانی ایک جعلی نبی ہے (اور اگر دستخط نہ کئے جائیں اور پاسپورٹ پر مذاہب اسلام نہیں لکھا جاسکتا)

عاصمہ جہانگیر جو کہ ایک غیر سرکاری حقوق انسانیت کی تنظیم چلا رہی ہیں کا کہنا ہے کہ احمدیوں کی Persecution ہو رہی ہے اور ان کو گورنمنٹ کی مدد کی ضرورت ہے۔

احمدی احباب کا موقف ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو نبی کریمؐ کی اتباع میں غیر شرعی نبی مانتے ہیں۔

اورنج کاؤنٹی رجسٹر نے پاکستان میں ایک گاؤں کے احمدیوں کی ربوہ چناب نگر میں پناہ گزین ہونے کی خبر شائع کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ: گاؤں کے احمدی فرقہ کے لوگوں نے لاہور کے قریب چناب نگر میں پناہ حاصل کی۔ احمدی افراد کا کہنا تھا کہ یہ مولوی حضرات کے جھوٹ پر مبنی الزامات ہیں جن کو درگزر کرنے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

احمدی جو جندو ساہی سے ہجرت کر کے آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ گاؤں کی مساجد میں یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ اگر کوئی احمدی بھی واپس آیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ گاؤں کے سب لوگ تاہم ایسے نہیں ہیں۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ دو یا تین دن بعد گاؤں کے مولویوں نے گاؤں کے باہر سے ایک اور مولوی کو دعوت دی اور کہا کہ آؤ اکٹھے ہو کر احمدیوں کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں۔

ریاض الحسن فریدی ایک مولوی نے کہا کہ اگر پولیس نہ آتی تو احمدی مارے جاچکے ہوتے۔ اس نے کہا کہ ہمیں قرآن کے جلانے پر انصاف چاہئے۔ لوکل کونسلر چوہدری غلام باری نے معاملہ کو کچھ سنبھالا اور کہا کہ اگر احمدی اپنے مخالفین پر اس سارے فتنہ انگیزی کا مقدمہ نہ کریں تو حالات کچھ نارمل ہو سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر احمدی ان پر Charges لگائیں گے تو پھر اس سے ملتے جلتے حملے ارد گرد کے دیہاتوں میں احمدیوں پر ہونا شروع ہو جائیں گے اور سارے پاکستان میں بھی ایسے ہی ہو گا۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت میں جولائی 2006ء صفحہ 7 پر ایک تصویر کے مختصراً خبر دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ گزشتہ ہفتے سان ہوزے کیلیفورنیا میں آٹھویں سالانہ قرآن کانفرنس کے موقعہ پر شرکاء خطاب کر رہے ہیں۔ جس میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے

ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور فلا دلفیا سے برادر منیر حامد نے خصوصی شرکت کی۔ اس کانفرنس میں 250 سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔

تصویر میں رشید رینو صاحب پورٹ لینڈ، برادر منیر حامد (مرحوم) نائب امیر امریکہ، ارشاد ملہی صاحب مشنری سان فرانسسکو، ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقاریر کر رہے ہیں جبکہ دوسری جانب سامعین بیٹھے ہیں۔

اردو لنک نے 15 سے 21 ستمبر 2006ء کی اشاعت میں کمیونٹی کے تحت ہماری ایک خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان یہ ہے

انسانیت کی خدمت ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ مرزا مسرور احمد

اخبار لکھتا ہے: ورجینیا (پ ر) احمدیہ قادیانی کمیونٹی کے زیر اہتمام ڈلس ایکسپو سنٹر پر سالانہ اجتماع (جلسہ سالانہ میں امریکہ، کینیڈا، اور دیگر ممالک سے تقریباً 6 ہزار مندوبین شریک ہوئے۔ قادیانی کمیونٹی کا نعرہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' اجتماع کے موقعہ پر اسلام اور جہاد کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور امریکی عوام کو بتایا گیا کہ قادیانی جماعت معتدل مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ جماعت کے اجتماع میں مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی، اجتماع سے سیٹیلائٹ کے ذریعہ لندن سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ''انسانیت کی خدمت ہی سب سے بڑا جہاد ہے'' انہوں نے گزشتہ سمندری طوفان اور زلزلوں کے مواقع پر جماعت کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ قادیانی جماعت کی بنیاد 1889ء میں مرزا غلام احمد آف قادیان نے رکھی تھی اور آج دنیا بھر میں قادیانی جماعت کے لاکھوں ارکان موجود ہیں۔''

اردو لنک نے اپنی اشاعت 15 تا 21 ستمبر 2006ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے

اسلامی عبادات کا اہم رکن۔ روزہ

اس مضمون میں خاکسار نے روزہ کی غرض کہ یہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ 2:184 میں ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی انسان خدا کی خاطر ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔

ایک حدیث نبوی بھی درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص روزنہ میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مضمون میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ روزے کس پر فرض ہیں نیز اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو جلی حروف میں درج کیا اور وہ یہ ہے:

”اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ کو ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مہینہ میں ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ (سورۃ البقرہ:186)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین (بخاری کتاب الصوم) یعنی جب رمضان کا بابرکت مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“

اردو لنک کی اشاعت 22 تا 28 ستمبر 2006ء صفحہ 6 پر ”دین کی باتیں“ کے تحت خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے۔ رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

اس مضمون میں جو کہ اخبار کے قریباً پون صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہے شائع ہوا۔ مندرجہ ذیل باتیں لکھی گئی ہیں:

1۔ جنت رمضان کے استقبال کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے۔ (حدیث)

2۔ دو شخص بڑے ہی بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرے وہ جس نے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکا۔ حدیث

3۔ نماز باجماعت کا قیام کریں۔

4۔ تلاوت قرآن کریم روزانہ۔

5۔ نماز تہجد ادا کریں یعنی قیام اللیل کریں۔

6۔ نماز تراویح میں شمولیت اختیار کریں۔

7۔ دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔ اس میں خاص طور پر یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔ اور آیت کریمہ میرے بندوں کو بتادو میں قریب ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔

8۔ افطاری کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس وقت کو بے کار باتوں اور گپ شپ میں ضائع نہ کیا جائے۔

9۔ ذکرِ الٰہی، توبہ او استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔ (ان سب کی اہمیت و برکات قرآن و حدیث سے بیان کی گئی ہے۔)

10۔ قرآن کریم کی دعائیں اور احادیث نبویہ ﷺ سے کچھ دعائیں مع اردو ترجمہ بھی لکھی گئی ہیں۔ (جاری ہے)

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 7 تا 13 اکتوبر 2006 صفحہ C-5 پر مختصراً رمضان المبارک کے بارے میں خبر دی ہے کہ تمام دنیا میں مسلمان رمضان کے مہینہ سے گزر رہے ہیں جو کہ 24 ستمبر سے شروع ہوا ہے۔ مسجد بیت الحمید میں روزانہ شام کو درس کے ساتھ افطاری کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اس میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 اکتوبر 2006ء کو B-40 پر اس عنوان اور تصویر سے خبر دی ہے کہ چینو کی مسجد میں رمضان کا اہتمام۔ تصویر میں احباب کو افطاری کے وقت کھانا کھاتے دکھایا گیا ہے۔

سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے خبر میں لکھا گیا ہے کہ رمضان کے شروع ہوتے ہی مسجد بیت الحمید میں رمضان کی عبادات کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں احمدی مسلم جماعت نماز تراویح، درس القرآن کا روزانہ اہتمام کر رہے ہیں جو کہ امام مسجد کی قیادت میں ہو رہا ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ آجکل رمضان میں وہ سورۃ لقمان کا درس دے رہے ہیں۔ جس میں مسلمانوں کو خاص طور پر تربتی امور کی طرف ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نماز باجماعت اور بچوں کی تربیت پر بھی اس سورۃ میں بیان ہوا ہے۔ قریباً 120 سے 125 لوگ روزانہ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور ہفتہ و اتوار کے دن 350 سے زائد حاضری ہوتی ہے۔ مسجد کی ہمسائیگی سے بھی غیر مسلم اور بچے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہو رہے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 13 تا 19 اکتوبر 2006ء صفحہ 6 ”دین کی باتیں“ کے تحت خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔ جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال

اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی فرضیت اور اہمیت قرآن کریم کی آیت سے واضح کی ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ سے جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس ضمن میں 6 احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمِ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کے بعد مضمون میں جمعہ کی نماز ترک کرنے پر آنحضرت ﷺ کا انذار بھی بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال کے تحت لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں ایک غلط تصور پایا جاتا ہے کہ جب رمضان کا آخری جمعہ ہو اس دن مساجد نمازیوں کی کثرت سے چھلک جاتی ہیں کیونکہ وہ سمجھتے

ہیں کہ آج کا جمعہ ایسا ہے جس میں سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگلے رمضان کے آخری جمعہ تک اب چھٹی! یہ جمعہ کا تصور بالکل غلط ہے۔

خاکسار نے یہ اس لئے لکھا کہ ہر ایک "جمعہ" کا اہتمام کیا جاے اور اس جمعہ کو جسے آپ الوداع کرنے آئے ہیں جمعۃ الاستقبال بنادیں تا آپ ائندہ ہر جمعہ کو جمعہ کی ادائیگی کر سکیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی ہے۔

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 19 اکتوبر 2006ء میں صفحہ 8 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کا عنوان ہے۔ رمضان المبارک اور عید کا پیغام

مضمون میں رمضان المبارک کے اختتام پر عید منانے کے بارے میں لکھا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے عید کے بارے میں جو ارشادات اور اپنی سنت قائم کی ہے وہ بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا "اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ" عید کی تکبیرات کا بھی ذکر ہے۔ رمضان کا پیغام یہ ہے کہ عبادت الٰہی کی جائے، حقوق العباد کی ادائیگی کی جائے، نماز تہجد اور نوافل کی جو عادت رمضان میں پڑی ہے اس کو جاری رکھیں۔ اور نماز جمعہ کی باقاعدگی سے ادائیگی کریں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 21 اکتوبر بروز ہفتہ صفحہ A-10 پر خاکسار کا نصف صفحہ سے زائد پر انگریزی میں مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے:

Counting the ways of God's blessings during Ramadan.

یعنی رمضان میں خدا تعالیٰ کی برکات کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں۔

یہ مضمون اردو میں لکھا گیا تھا تا پاکستانی اور انڈین کمیونٹی کے مسلمان رمضان سے فائدہ اٹھا سکیں اور ان سنتوں کو زندہ کریں جو آنحضرت ﷺ کی سنت تھی کہ آپ رمضان کس طرح گزارتے تھے۔ اس مضمون کا انگریزی ترجمہ کر کے انگریزی اخباروں میں بھی دیا گیا۔ یہ اخبار ڈیلی بلٹن لاس اینجلس کا دوسرا بڑا اخبار ہے اور ہفتہ و اتوار کو اخبار کی اشاعت عام دنوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور

لوگ زیادہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا۔ درج ذیل امور کی تشریح لکھی گئی۔ اور پوائنٹس بیان کئے گئے۔ 1۔ رمضان کی برکات اور فضیلت۔2۔ نماز باجماعت۔ 3۔ تہجد۔ 4۔ تراویح کی نماز۔ 5۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم۔ 6۔ دعائیں کریں۔ 7۔ ذکرِالٰہی ۔ 8۔توبہ ، استغفار، درود شریف کی کثرت۔8۔ صدقہ و خیرات مالی قربانی غرباء کا خیال اور ان کی ضرورتوں کو پوری کرنا۔ 9۔ فطرانہ کی بروقت ادائیگی۔ 10۔ اعتکاف اور طریق اور اہمیت۔ 11۔ لیلۃ القدر کی تلاش۔12۔ عید الفطر کیوں منائی جاتی ہے اور کیا طریق ہے۔

آخر میں خاکسار کا نام مسجد کا ایڈریس اور فون درج کیا گیا ہے۔

اردو دلنک نے اپنی اشاعت 26 اکتوبر 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون بعنوان رمضان المبارک اور عید کا پیغام دو تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ ایک تصویر خاکسار کی ہے دوسری تصویر میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں عید کی روح اور اسے کس طرح منانا چاہیئے۔ رمضان کا ایک پیغام عبادت الٰہی۔ (جس میں پانچ نمازیں، تہجد، جمعہ کی ادائیگی، نوافل ہیں) دوسرا پیغام خدمتِ خلق اور اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ عید کے موقعہ پر ضرورت مند افراد کا خاص خیال رکھا جائے۔

نوٹ: اخبارات سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پڑھنے سے کالج، یونیورسٹیوں اور سکولز سے اساتذہ، طلباء اور ان کے والدین کے فون کالز بھی آتے ہیں کہ انہیں اسلام کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ بعض اوقات اساتذہ اور پروفیسرز اپنے کالج وغیرہ میں اسلام کے بارے میں لیکچر دینے کے لئے بھی دعوت دیتے ہیں اور بعض اوقات طلباء اور والدین مسجد کا وزٹ بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ خاکسار کو علاقہ کے اکثر سکولوں اور کالجوں سے اس قسم کی دعوت ملتی رہی ہے اور وہاں جا کر اسلام کی تعلیمات پر لیکچر دینے کی توفیق بھی ملی۔

Riverside Community College

کا ایک فلاسفی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ مسٹر مائیکل سی رومیرو نے خاکسار کو شکریہ کا خط لکھا جو افادہ کے لئے درج کیا جارہا ہے۔

Riverside Community College

Imam Shamshad A. Nasir

11941 Ramona Ave

Chino, California 91710

November 14, 2006

Dear Imam Shamshad

Thank you for being a guest speaker in my World Religions classes on November 9th and November 14th of 2006. I really enjoyed your very interesting discussion on the basic concepts and tenets of Islam (e.g., the Five Pillars of Islam). In addition, I appreciated your perspective on how other religions such as Christianity and Judaism share common religious values and ideas with your own religion of Islam. Also, given the students' comments and questions in class, and your considerate answers to these students' questions, I really believe that the students have become more aware and understanding of the Islamic religion

I hope in the future, you may visit my World Religions courses again. You are always welcome to come and speak in my classes.

Your guest speaking is very helpful in making this class more exciting and engaging for the students

If I can be of any help to you, please do not hesitate to call me at (626) 419-0450.

Thank you very much for your time and efforts

Sincerely

Michael C. Romero

Insturctor- Philosophy Department

Riverside Community College

Norco Campus

اردو لنک۔ اپنی اشاعت 4 جنوری 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 7 پر خاکسار کے مضمون ”اسلام میں عورت کی عظمت احترام اور عزت۔ مغربی معاشرہ میں“ کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کی پہلی قسط میں سب سے پہلے تو تمام قارئین کو نئے سال کی مبارک باد دی ہے اور لکھا ہے کہ ہمارا مہربان خدا اس سال کو سب کے لئے برکتوں، رحمتوں اور کامیابیوں اور خوشیوں کا سال بنا دے۔ گزشتہ کوتاہیوں، غفلتوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں آئندہ سال میں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے جو اس کی رضا اور پیار کا ذریعہ ہوں۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ نئے سال کے آغاز میں خاکسار نے ایک ایسے مضمون کا انتخاب کیا ہے جو کچھ عرصہ تک چلے گا۔ یہ مضمون اس وجہ سے چنا ہے کہ ہم جس معاشرہ میں رہ رہے ہیں اور جسے مغربی معاشرہ کہا جاتا ہے اس میں قرآنی تعلیمات سے عورت کی عظمت اور احترام اور عزت کو بیان کیا جائے اور اس طرح پھر عملاً بھی اسے ثابت کریں تا مغربی معاشرے میں اسلام کی برتری ثابت ہو۔

اس وقت موجودہ زمانے میں مغربی اقدار نے لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کیا ہوا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بس سب کچھ یہی ہے اور اسی معاشرہ کی چکاچوند روشنی میں مضمر ہے۔ وہ یا تو بھول رہے ہیں یا جان بوجھ کر بھولے بن رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسلام دجال کے نرغے میں ہے، عیسائیت اور یہودیت ہر دو اسلام پر اپنے دانت تیز کر رہے ہیں اور کوئی تیر بھی ایسا نہیں جو وہ بھولے سے بھی اسلام کے خلاف استعمال نہ کرتے ہوں۔ بلکہ عیسائی معاشرہ اور یہود نواز قومیں کبھی قرآن کی تعلیمات پر حملہ آور ہوتی ہیں تو کہیں آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کو نشانہ بنا رہی ہوتی ہیں۔

خاکسار نے اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آئینہ کمالات اسلام سے یہ عبارت تحریر کی ہے:

”اس زمانہ میں جو کچھ دینِ اسلام اور رسولِ کریم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں او ربڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آلِ رسولؐ کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو وَاللّٰہِ ثُمَّ وَاللّٰہِ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی دُکھا۔“

خاکسار نے دجالی معاشرہ کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا کہ کوئی بھی مجلس غیر مسلموں کے ساتھ ایسی نہیں ہوتی جہاں یہ سوال نہ اٹھایا گیا ہو کہ اسلام نے عورت کو جائز مقام نہیں دیا بلکہ تھرڈ کلاس سیٹیزن سمجھا ہوا ہے اور ہو سکتا ہے کہ بد قسمتی سے کسی مسلمان خاتون کے خیال میں بھی یہی سوال اٹھا ہو۔

خاکسار نے چینو میں سینٹ پال کیتھولک چرچ کے ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ وہاں خاکسار کو اسلام کی تعلیمات بیان کرنے کے لئے بلا لیا گیا تھا۔ وقت صرف پون گھنٹہ تھا مگر دلچسپی اس قدر تھی کہ دو گھنٹے یہ پروگرام جاری رہا۔ خاکسار نے پہلے آنحضرت ﷺ کا تعارف کرایا، پھر قرآن مجید کا، پھر پانچ ارکان اسلام بیان کئے اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سوال اس چرچ میں یہ کیا گیا کہ

”آپ مسلمان عورتوں سے اچھا اور صحیح سلوک نہیں کرتے اور انہیں بند رکھتے ہو، انہیں آزادی نہیں دیتے۔ یہ کیا بات ہے؟“

خاکسار نے اپنے اس مضمون میں وہ جواب بھی لکھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ آپ کی غلط فہمی ہے اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کہ آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ اسلام نے جو آزادی، حقوق، عزت و احترام عورت کو بخشا ہے وہ کسی اور مذہب نے عورت کو نہیں دیا۔

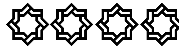
خاکسار نے انہیں پوچھا کہ جس آزادی پر آپ خوش اور نازاں ہیں کیا وہ آزادی آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام نے دی ہے؟ انجیل کے کس باب اور کس آیت میں یہ بات لکھی ہے کہ عورتوں کو یہ آزادی ہو گی اور خصوصاً وہ آزادی جس پر آپ اس وقت نازاں ہیں۔ کیا یہ بائبل کی تعلیم ہے؟ اگر ہے تو کہاں درج ہے؟

آپ تو اپنے کلچر کا میرے مذہب کے ساتھ مقابلہ اور موازنہ کر رہے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے مذہب کی حسین تعلیم عورتوں کے بارے میں پیش کریں اور پھر اسلامی تعلیمات کے ساتھ اس کا موازنہ کریں۔ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

خاکسار نے اسی مضمون میں ایک اور واقعہ میری لینڈ کا ذکر کیا کہ وہاں پر چند پادریوں نے ہمیشہ مجھے یہی سوال کیا کہ اسلام میں عورتوں کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے۔ میٹنگز میں بھی انہیں الگ الگ بٹھایا جاتا ہے۔ مساجد میں بھی انکے لئے الگ الگ جگہ ہے دیگر پارٹیوں میں بھی آپ انہیں الگ رکھتے ہیں وغیرہ۔

میں ہر دفعہ ہر میٹنگ میں انہیں عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم بتاتا تھا۔ مگر وہ وہیں کے وہیں اور اگلی میٹنگ میں پھر وہی سوال۔ اس طرح کوئی 3-4 مرتبہ ہوا۔ ایک دن پھر خاکسار نے انہیں کہا کہ اگلی میٹنگ میں آپ لوگ اپنے اپنے مذہب (بائبل۔ انجیل) سے عورت کے مقام کو بیان کریں۔ اس پر سب نے بالاتفاق کہا کہ نہیں۔ ایک دو پادریوں نے تو ہنستے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر ہم بائبل کی تعلیم عورت کے بارے میں بیان کریں تو ہمارا تو چرچ ہی نہیں چلے گا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 جون 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط30

خاکسار نے جب سینٹ پال چرچ میں یہ سب کچھ بیان کیا چرچ کے پادری Father Pall نے آخر میں شکریہ جب کہنے لگے تو یہ ریمارکس دیئے۔ کہ **"جتنی بائبل آپ جانتے ہیں ہم اتنا قرآن نہیں جانتے۔" خاکسار نے یہ سنتے ہی سب کے سامنے Father Pall کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ان کی خدمت میں تحفہ پیش کر دیا کہ آپ اسے پڑھیں تا اسلام کی تعلیمات سے آگاہی ہو۔**

خاکسار نے اس مضمون میں "US News" یو ایس نیوز کے حوالہ سے ایک ضروری بات یہ بھی لکھی کہ US News :جو کہ یہاں کا ایک بڑا معروف ہفت روزہ میگزین ہے، نے 18 دسمبر 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 14 پر ایک خط شائع کیا ہے جو کہ باربرہ ملر (Barbra Miller) نے لکھا ہے اور اس کا جلی حروف میں یہ عنوان ہے:

Peace-Loving Muslims?

یعنی امن سے محبت اور امن کی خواہش رکھنے والے مسلمان کہاں ہیں؟

اور اس کے ساتھ ہی ایک تصویر بھی دی گئی ہے جو کہ ایک مسلم خاتون کی ہے جس نے سر کو اوڑھنی یا حجاب سے ڈھانپ رکھا ہے اور ایک ساتھ ایک بچی کی تصویر بھی ہے۔ اس میں خط لکھنے والی خاتون نے کئی سوال اٹھائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دنیا میں کروڑوں مسلمان دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ مسلمان کہاں ہیں؟ یا یہ سوال اٹھایا ہے کہ 9/11 کے واقعہ پر فلسطینی مسلمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن اسامہ بن لادن کے خلاف کسی نے احتجاج نہیں کیا۔ پھر اس خاتون نے اپنے

مضمون / خط میں اس افغانی شخص کا ذکر کیا جس نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی تھی اور اس وجہ سے جب مسلمان حکومت نے اسے موت کا پیغام سنایا تو اس کا مغربی معاشرہ میں کیا رد عمل ہوا۔ خاکسار نے لکھا کہ خط کے مندرجات سے آپ اتفاق کریں یا نہ کریں مگر یہ سوال اپنی جگہ ضرور ہے کہ امن سے محبت رکھنے والے مسلمان ہیں کہاں؟

خاکسار نے ایک اور اخبار مسلم ورلڈ ٹوڈے کے حوالہ سے لکھا کہ:

گزشتہ ہفتہ اس اخبار نے سعودی عرب کے حوالہ سے یہ خبر دی ہوئی تھی جس میں چند خواتین برقعہ اوڑھے ہوئے دکھائی گئیں اور ساتھ ہی یہ خبر بھی لگائی کہ یہ خواتین ٹیکسی کا انتظار کر رہی ہیں کیونکہ سعودی عرب میں خواتین پر گاڑی / کار چلانے پر پابندی ہے۔ (یہ پابندی سعودی عرب نے خواتین پر 1991ء میں لگائی تھی)

خاکسار نے لکھا کہ بعض مسلمان خواتین اس مغربی معاشرے میں بالکل اسی طرح رہتی ہیں جس طرح یہ لوگ ہیں۔ مگر جب واپس وطن جاتی ہیں تو برقعے اوڑھ لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلانا چاہتے ہیں لیکن اسلامی احکامات پر عمل بھی کرنا نہیں چاہتے اور ان کی مثال بالکل وہی ہے کہ

ع خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

خاکسار نے مزید لکھا کہ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم کہاں تک اسلامی تعلیمات پر **اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہیں۔**

ے ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو، نصیحت ہے غریبانہ
جو کئی پاک دل ہووے، دل و جان اس پہ قربان ہے

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون 4 جنوری 2007ء کی اشاعت صفحہ 13 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ مختصرا دیا ہے۔ یعنی "اسلام میں عورت کی عزت، احترام اور مغربی معاشرہ"

عربی اخبار **الاخبار** نے اپنی جنوری 2007ء کے انگریزی سیکشن میں ویسٹ کوسٹ کے اکیسویں جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی مسلمان مرد و خواتین اور بچے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے جماعت کے 21 ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے 900 کی تعداد میں پہنچے۔ یہ جلسہ سالانہ پومونا فیئر پلیکس میں جمعہ تا اتوار 22 تا 24 دسمبر 2006ء ہوا تھا۔ اس موقعہ پر:

امام شمشاد نے اپنے خطبہ جمعہ میں حاضرین کو یاددہانی کرائی کہ یہ جلسے ہماری توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے سب کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا چاہئے اور ان 3 دنوں میں یہ سبق سیکھنا ہے کہ آئندہ بھی خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنا ہے۔

پہلے سیشن کی افتتاحی تقریر میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر آف امریکہ نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ ہر ایک احمدی کو چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی ہمدردی اور شکرانے کے جذبات رکھے۔ یہ اس معاشرہ کا ایک نقص ہے اس لئے ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں اور ان کے لئے ہمارے پاس شکر کے جذبات بھی ہوں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے مذہبی لیڈرز، لوکل اتھارٹی اور معززین شہر نے شمولیت کی۔ سبھی نے جماعت کے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دلی تمناؤں کا اظہار کیا۔ جن معززین نے اس موقعہ پر تقاریر کیں اور شامل ہوئے۔ اخبار نے ان کے نام دیئے ہیں۔

چیف پولیس Mr. Gene Hernandez، کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے اس موقعہ پر بھیجا گیا خط بھی پڑھا گیا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر چیف آف پولیس کو ان کی 35 سالہ خدمات پر جو انہوں نے اس علاقہ میں کی ہیں پر انہیں Plaque بھی پیش کی۔

جلسہ میں مکرم رشید رینو صاحب امریکن نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے علم کی برکات بیان کیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اور پھر بعد میں مسلمان کس طرح اپنے علم کی وجہ سے چھائے رہے لیکن جب وہ علمی لحاظ سے گر گئے تو ناکامیوں نے ڈیرے ڈالے۔

مکرم امام اظہر حنیف صاحب (موجودہ مشنری انچارج صاحب امریکہ) نے جلسہ کے موقعہ پر اسلام اور آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کے جوابات پیش کئے۔

مسٹر منعم نعیم صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کے بارے میں خدمات کا بیان کیا۔ مکرم انور محمود خان صاحب نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت بیان کی۔

آخری سیشن میں "عفت و حیا" کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اور ایک تقریر سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر ہوئی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر برادر منیر حامد صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ جس میں انہوں نے مسلمان نوجوانوں کی قربانیوں کا ذکر کیا کہ کس طرح انہیں اسلام لانے پر تختہ مظالم بنایا گیا۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت سارے واقعات سنا کر حاضرین کو اسلام کے امن اور محبت کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس خبر کے آخر میں اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف بھی لکھا ہے کہ یہ جماعت کب شروع ہوئی اور اس کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ اور ویب سائٹ الاسلام کا تعارف بھی ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 11 جنوری 2007ء صفحہ 13 پر 5 تصاویر کے ساتھ عید الاضحیہ کی خبر قریباً پورے صفحہ پر شائع کی ہے۔ تصاویر میں مسجد بیت الحمید میں لوگ خطبہ عید سن رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں باہر کھانا کھا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار چند دوستوں کے ساتھ ہے۔ جس میں برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم اکرام الحق جٹالہ صاحب مرحوم، مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم عابد ادلبی صاحب سیرین، مکرم ڈاکٹر طاہر صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم رمضان جٹالہ صاحب اور مکرم امجد فاروق صاحب ہیں۔

اخبار نے عید الاضحیہ کی خبر یوں لگائی۔

”مسجد بیت الحمید میں عید الاضحیہ نہایت جوش و جذبے سے منائی گئی“

چینو (کیلیفورنیا) نمائندہ خصوصی، چینو اور گردونواح کے آٹھ صد سے زائد مرد، خواتین اور بچوں نے عید الاضحیہ کی نماز امام سید شمشاد احمد ناصر کی معیت میں ادا کی۔ گردونواح کے سینکڑوں مرد، خواتین اور بچے مسجد بیت الحمید میں عید الاضحیہ منانے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت، بزرگی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز عید کے بعد خطبہ عید میں امام شمشاد احمد ناصر نے اسلام میں عید الاضحیہ کی اہمیت، حج، اور حضرت ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری کے حوالہ سے بیان کی۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ قربانی کی قبولیت تقویٰ چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابراہیمؑ مردوں کے لئے، حضرت ہاجرہؑ عورتوں اور اسماعیلؑ بیٹوں اور اولاد کے لئے مشعل راہ ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت ابراہیم نے کیسے بچپن ہی سے حضرت اسماعیل کی تربیت کی کہ ہوش کی عمر کو پہنچنے کے ساتھ ہی وہ بیٹا خدا تعالیٰ کے لئے مکمل فرمانبرداری سے خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اولادوں کی تربیت اسی رنگ میں کریں۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی وہ دو بنیادی اصول ہیں جن کی ادائیگی سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تمام مسلمان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت مساجد میں بھی گزارا کریں۔ عید کے موقعہ سب غرباء کے گھروں میں بھی تحفے دیئے جائیں۔ اخبار نے لکھا۔

اردو لنک نے 11 جنوری 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 7 پر خاکسار کے مضمون ”اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور عزت۔ مغربی معاشرہ“ کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

اس دوسری قسط میں خاکسار نے درج ذیل باتیں اور واقعات لکھے جن سے عورت کی عزت و احترام کو اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے چار چاند لگتے ہیں۔

ایک نو مسلم خاتون کا کردار کے عنوان سے خاکسار نے یہ واقعہ لکھا کہ میری لینڈ کی ریاست میں فائر ڈیپارٹمنٹ میں ایک عیسائی خاتون اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو گئیں۔ انہوں نے باقاعدہ پردہ کرنا شروع کیا ادھر فائر ڈیپارٹمنٹ والوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کو حجاب اتارنا ہو گا۔ اس پر بڑی بحث ہوئی معاملہ عدالت تک گیا۔ پریس نے بھی اس واقعے کو خوب اچھالا۔ اس سلسلہ میں میرا بھی انٹرویو لیا گیا۔ خدا کے فضل سے وہ خاتون عدالت سے یہ مقدمہ جیت گئیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ دفتر میں ڈیوٹی کے وقت وہ حجاب پہن سکتی ہیں۔

مگر جب آگ بجھانے کے لئے جانا پڑے گا تو پھر وہ فائر ڈیپارٹمنٹ والا لباس پہنیں گی۔ اب ایک ایسی خاتون جو کہ اس معاشرہ میں پلی بڑھی ہیں اس نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہی حسین تعلیم ہے اور عورت کی عزت و احترام کی ضامن ہے۔

اسکے بعد خاکسار نے ایک اور مثال پیش کی جو کہ مسلمان خاتون ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ لاس اینجلس میں ایک انٹر فیتھ ہوا۔ جس کا نام ''Sunday Peace'' رکھا گیا۔ اس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مقررین تھے۔ جو آٹھ یا نو کی تعداد میں تھے۔ ان میں اسلام کی نمائندگی ایک خاتون کر رہی تھیں جس نے اپنے سر پر دوپٹہ تک بھی نہیں اوڑھا ہوا تھا۔ اور وہ موصوفہ وہاں اسلام کے معانی پیش کر رہی تھیں۔ اس مکس (Mix) پارٹی میں ایک بے پردہ خاتون اسلام کی نمائندگی میں سب کے ساتھ کھڑی عملاً ثابت کر رہی تھیں کہ اسے اسلامی تعلیم کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی دینِ اسلام کی حقیقت سے کچھ آگاہی ہے اور یہ کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنا کوئی ضروری بھی نہیں جس طرح کہ قرآن کریم کا منشاء ہے۔ وہ ببانگ دہل اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ آپ لوگ فکر نہ کریں اسلامی تعلیم کچھ بھی ہو میرا عمل آپ لوگوں جیسا ہی ہے۔ یعنی جس طرح یہودی اور عیسائی عورتیں سب کے ساتھ مل جل کر کھڑی ہو سکتی ہیں یہ بھی بے پردہ اسی طرح ان میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ یہ احساس کمتری ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے خود بعض مسلمان خواتین کی طرف سے ابھرتا ہے۔

خاکسار نے اس کی تشریح میں مزید یہ بات لکھی کہ مغربی معاشرہ تو ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتا ہے کہ کہیں سے انہیں ایسے مسلمان مل جائیں۔ جو انہیں کے طرح کے ہوں۔ جس طرح انہوں نے اپنے مذہب کو بگاڑ لیا ہے اسی طرح مسلمان بھی اپنے مذہب میں تبدیلی پیدا کر لیں۔ یہ تو ان کے دل کی بات ہے، وہ تو سلمان رشدی جیسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ خاکسار نے لکھا کہ ابھی حال ہی میں عیسائیوں نے ایک نام نہاد خاتون کو اپنے چرچ میں نماز جمعہ کی امامت کرانے کی اجازت دی اور پھر اس کا چرچا بھی کیا یہ زندہ مثالیں ہیں؟

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مغربی خاتون اپنے ننگ کے اشتہار کو آزادی سمجھتی ہے۔ اب جو خاتون ان کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام کی نمائندگی کرے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے؟

آپ اپنے فعل میں آزاد ہیں۔ جو چاہے کریں لیکن پھر خدارا اسلام کی نمائندگی تو نہ کریں۔ عیسائی معاشرہ میں بہت سے لوگ آپ کو ایسے ملیں گے جو ایمانداری سے کہہ دیں گے کہ ”ہم عملاً عیسائی نہیں ہیں“، یعنی ہم عیسائی تو کہلاتے ہیں لیکن ہمارا عمل عیسائیت کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ یہ لکھنے کے بعد خاکسار نے پھر اسلام سے قبل عورت کی حالت کا نقشہ بیان کیا ہے۔ اور قرآنی آیت سے استدلال کیا۔ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰی ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيۡمٌ۔ (النحل:59) اس کے بعد خاکسار نے دور حاضر اور مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت کو بیان کیا ہے اس کی ایک دو مثالیں یہاں لکھتا ہوں جو مضمون میں بیان کی گئی ہیں۔

1891ء تک انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سیکنڈے نیویا میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں ایک خاکہ بھی پیش کیا۔

1857ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا حق نہیں تھا۔

1882ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوا۔

1920ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ نہیں لے سکتی تھی۔

1955ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

خاکسار نے آخر پر لکھا کہ مغربی معاشرہ میں عورتیں بڑی لمبی جدوجہد سے گزری ہیں۔ ایک لمبے زمانے تک تکالیف برداشت کرنے کے بعد اب کہیں جاکر ان کو کچھ حقوق ملنا شروع ہوئے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ انہوں نے یہ حقوق خود چھین کر لئے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 12 تا 18 جنوری 2007ء صفحہ 2 پر 3 تصاویر کے ساتھ ''مسجد بیت الحمید میں عید الاضحیہ نہایت جوش اور جذبے سے منائی گئی'' خبر دی ہے۔

اخبار نے یہ خبر لنک نیوز کے حوالہ سے دی اور لکھا کہ **مسلمانوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی پیش کردہ قربانی کی مثال کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔** امام شمشاد

اخبار نے مزید لکھا کہ یاد رکھنا چاہئے اگر ہر قربانی اسی جذبہ اور تقویٰ سے پیش ہوگی تب ہی وہ قبولیت کی منازل حاصل کر سکیں گی۔ اس سلسلہ میں امام شمشاد نے حاضرین کو بتایا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ پر کریں جو فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

ایک تصویر میں حاضرین خطبہ سنتے دکھائے گئے ہیں۔ ایک میں لوگ آپس میں عید مل رہے ہیں اور ایک میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔

پاکستان جرنل نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2007ء صفحہ 16 پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ اخبار، اخبار کے مطابق امریکہ کی 22 سٹیٹس میں تقسیم ہوتا ہے اور اس کے علاوہ پوری دنیا میں بذریعہ انٹرنیٹ پر پڑھا جانے والا اخبار ہے۔ اس اخبار نے ہماری خبر کی یہ سرخی لگائی۔

''مسجد بیت الحمید چینو، کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد''

آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں۔ سید شمشاد ناصر

اخبار نے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا کہ پچھلے دنوں مسجد بیت الحمید میں جلسہ سیرت النبیؐ ہوا جس میں ہمارے پیارے رسول محسن انسانیت آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو سننے کے لئے قریباً 350 سے زائد افراد مرد و زن شامل ہوئے۔ ڈاکٹر حمید الرحمان نے جلسہ کی صدارت کی۔ اس موقع پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کے علاوہ مکرم جمیل محمد مونس چوہدری صاحب، مکرم انور محمود خان صاحب اور مکرم محمد ادلبی صاحب آف سیریا نے بھی تقاریر کیں جس میں آنحضرتؐ کی پاک زندگی، نیکی، صلہ رحمی، بیویوں سے حسن سلوک، یتیموں کا خیال اور جنگ میں بھی دشمنوں کے ساتھ انصاف کا سلوک وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 18 جنوری 2007ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان **"اسلام میں عورت کی عظمت واحترام اور مغربی معاشرہ"** خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں جو مضمون آیا ہے اس کو پہلے لکھا جاچکا ہے۔ یعنی ایک نو مسلم خاتون کا کردار۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان خاتون کا کردار اسلام سے قبل عورت کی حالت، دور حاضر مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 25 جنوری 2007ء میں **"اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ"** کی قسط نمبر 4 صفحہ 6 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اس مضمون میں درج ذیل امور پر لکھا گیا۔ عیسائی مذہب میں عورت کا مقام۔ اس میں خاکسار نے انجیل کے حوالہ جات درج کئے۔ مثلاً ایک حوالہ "عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں۔" عورتیں تابعدار رہیں۔ عورت نے سب سے پہلے گناہ کیا۔ وغیرہ۔ ان حوالہ جات سے خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عورت کا کیا مقام ہے۔

مغربی معاشرہ کو عیسائی ہونے پر فخر ہے اور اس بات کو بار بار پیش کرتا ہے کہ ہم نے عورت کو آزادی دے رکھی ہے حالانکہ جب معاشرے کو غور سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس آزادی کے سائے میں یہاں کیسے کیسے جرم جنم لے رہے ہیں۔

1915ء میں انگلستان میں ایک قانون بنا تھا کہ خاوند جس چھڑی کے ساتھ اپنی بیوی کو مارے وہ انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ کہاں مارے، کتنی دفعہ مارے اور مارتے وقت کن کن احتیاطوں کا خیال رکھے اس کا ذکر نہیں ہے۔

پھر 1970ء میں پہلی دفعہ عورتوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور اپنی آزادی کا علم بلند کر کے انگلستان کو تہذیب سکھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ 1973ء تک ان کی کوششوں کے جو نتائج نکلے اس کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہر سال 27 ہزار کیسز ہوئے۔ جن میں مردوں نے اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کیا ایک اور سروے سے معلوم ہوا کہ یہ تعداد 2 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

انگلستان ہی میں ایک سروے کے مطابق 32 فی صد عورتوں نے عدالت میں یہ ثابت کر کے طلاق لی کہ ان کے خاوند ان پر شدید مظالم ڈھاتے ہیں اور مار کٹائی کرتے ہیں۔ یہ اس کلاس کا ذکر ہے جو مڈل کلاس کہلاتی ہے۔

امریکہ کا حال بھی اس سے بدتر ہے ایک اعداد و شمار کے مطابق 84 فی صد عورتیں ایک سال سے تین سال کے اندر اپنے خاوندوں کا نشانہ بنتی ہیں۔

خاکسار نے اس میں ایک اور ہیڈ لائن دی کہ ”بائبل اور تعدد ازدواج“ کہ یورپ میں ایک سے زیادہ شادیوں کا مسئلہ ایک گھناؤنی چیز تصور کیا جاتا ہے اور اسلام کی تعلیم کا نہ صرف مذاق اڑایا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ایک سے زائد شادی کرنے کی وجہ سے عورت پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ چنانچہ مضمون میں خاکسار نے پرانے عہد نامے سے متعدد حوالہ جات درج کئے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ بقول عیسائیوں کے حضرت عیسیٰؑ نے تو شادی بھی نہ کی۔ تو وہ کس طرح خود شادی کرتے ہیں۔

خاکسار نے آخر پر لکھا کہ مسلمان عورت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اسے اسلام جیسا پیارا مذہب اور آنحضرت ﷺ جیسا محسنِ انسانیت ملا۔ مسلمان عورت فخر سے اپنا سر اونچا کر کے اپنی اسلامی تعلیمات کا اظہار دوسرے مذاہب اور غیر مسلم اقوام کے سامنے کر سکتی ہے۔ فخر انسانیت،

محسن انسانیت نے عورت کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا اس کا اظہار درج ذیل اشعار سے ہوتا ہے۔ یہ نظم پڑھیں اور رحمان خدا کے آگے شکر کا سجدہ بجا لائیں اور اس محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھتے نہ تھکیں۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن، جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں، جب دنیا میں تو آتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے، تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس مُحسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفی نبیوں کا سردار

(درعدن)

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 26 جنوری 2007ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان ''اسلام میں عورت کی عزت و احترام اور مغربی معاشرہ'' کی قسط نمبر 5 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی اور مضمون کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی درج کیا تا لوگ معلومات کے لئے فون کر سکیں۔

اس قسط میں خاکسار نے لکھا کہ بائبل کی تعلیم سے عورت کے مقام کی وضاحت کرنے کے بعد اب اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں لکھتا ہوں۔ دنیا میں عورت بحیثیت ماں پہچانی جاتی ہے۔ پھر بطور بیوی کے، بیٹی کے، بہن کے اور معاشرہ میں ایک عام خاتون کے نام سے عزت پاتی ہے۔

عورت بحیثیت ماں۔ اس ضمن میں خاکسار نے قرآن کریم کی چار آیات درج کی ہیں۔ جن میں ماں، والدین کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ پھر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیم ہے کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔

اس بیان کے ساتھ ہی خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ اسلام نے تو ماں کو عظمت دی ہے ماں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے قدموں کے نیچے اولاد کے لئے جنت پیدا کرے یعنی ان کی بہترین تربیت کرے۔ انہیں باخدا انسان بنائے۔

اس کے علاوہ کچھ اور احادیث نبویہ ﷺ بھی درج کی گئی ہیں مثلاً ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا زیادہ کون مستحق ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا اور آپ نے فرمایا کہ تیری ماں چوتھی مرتبہ پوچھنے پر فرمایا کہ تیرا باپ۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے (آپ نے یہ تین بار فرمایا) کہ جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکا۔

خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی بیان کیا۔ خاکسار نے اس سوال کا جواب بھی دیا ہے کہ جب ہمارے والدین اس دنیا سے گزر چکے ہیں تو ہم کس طرح ان کی خدمت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے ان کو پورا کر دو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آؤ۔ اس قسط کے آخر میں خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ بھی درج کیا جو ملفوظات کا ہے:

”پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ ﷺ یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے ہمارے پاس بھی نہیں آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری

مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔"

الاخبار نے اپنی اشاعت 31 جنوری 2007ء میں صفحہ 21 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2006ء کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی میں ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران "پوپ" کے اسلام کے خلاف معترضانہ بیان پر اور اسلام کی جبر کے خلاف اور مذہبی آزادی کے حوالہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بیان پر مشتمل ہے۔

اخبار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حصہ خطبہ جمعہ کو اپنے اخبار کی زینت بنایا جس میں آپ نے اس بات کو تاریخی حوالوں سے ثابت کیا کہ اسلام نہ ہی جبر سے پھیلا ہے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ نے کسی کو جبری مسلمان بنایا۔ بلکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے مذہبی رواداری بھی اپنے عمل سے دکھائی اور یہاں تک کہ اس زمانے میں بعض انصاف پسند عیسائی مستشرقین نے آنحضرت ﷺ کو خراج تحسین بھی پیش کیا ہے۔ حضور انور نے جہاد کے بارے میں بھی اسلامی تعلیم کا بیان کیا اور پوپ کے معترضانہ بیان پر جامع تبصرہ بھی ارشاد فرمایا:

اخبار نے لکھا: حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف قتل وغارت کا نام ہے اور ان میں "آزادی مذہب" نام کی بھی نہیں ہے۔ اور ہر جگہ جبر ہی جبر نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ کو نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اسلام نے تو ہر کسی کے حقوق کو قائم فرمایا ہے اور انہیں آزادی دی ہے۔ یہ ان کی اسلام سے ناواقفیت ہے۔ ایسے لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ کو نہیں سمجھا۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک قتال (جنگ) کا تعلق ہے تو یہ بامر مجبوری دفاعی جنگیں تھیں اور جب جنگ کی گئی تو اس کی بھی شرائط تھیں۔ لیکن اس وقت جو جہاد کا غلط استعمال کیا جارہا ہے اور جہاد کے نام پر غارت گری کی جارہی ہے وہ کسی رنگ میں بھی نہ جائز ہے اور نہ ہی درست۔

آنحضرت ﷺ تو رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے کبھی خود جنگ نہیں چھیڑی بلکہ مخالفین اسلام نے ہی ہمیشہ اس سلسلہ میں پہل کی ہے۔ آپؐ تو دوران جنگ بھی رحیم تھے اور انصاف کے اور عدل کے تقاضے پورے فرماتے تھے اور اس کی ہمیں بے شمار تاریخی مثالیں مل جاتی ہیں جیسے فتح مکہ کے وقت ہوا۔ اس وقت آپؐ نے مذہب کی آزادی بھی دی۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت ''لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ'' سے ظاہر ہے (کہ دین میں کسی قسم کا جبر نہیں)

حضور انور نے ایک اور مثال دی کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کو مکہ میں 13 سال تک شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ طائف میں جو کچھ ہوا سب کے سامنے ہے اور پھر آپؐ کو اپنا گھر بار چھوڑ کر مجبوراً مدینہ ہجرت کرنا پڑی اور ہجرت کے تھوڑی دیر بعد ہی پھر مکہ کے لوگوں نے آپؐ پر اور صحابہ پر مدینہ میں چڑھائی کر دی۔ لیکن آپ ﷺ نے ہر موقعہ پر ان کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ فرمایا، یہ آپؐ کی تعلیم ہی تھی جس کی وجہ سے آپؐ کے خلفاء اور صحابہ اس بات کو سمجھتے ہوئے اس کی پابندی کرتے تھے چنانچہ حضرت عمر کے ایک غلام خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کئی دفعہ مجھے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ لیکن میرے انکار پر آپؓ یہ کہتے کہ ٹھیک ہے۔ اسلام میں جبر نہیں اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ تو اسلام میں آزادی مذہب کی یہ تعلیم اور یہ عمل ہیں۔ ایک غلام پر بھی سختی نہیں کی گئی۔ (اور پوپ صاحب کہتے ہیں کہ اسلام کے مذہب میں ظلم اور سختی رکھی گئی ہے)

سورۃ آل عمران کی آیت 21 کے حوالہ سے آپ نے فرمایا کہ اب یہ خدا کا کام ہے وہ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ کس کو پکڑنا ہے کس کو سزا دینی ہے۔ کس سے کیا سلوک کرنا ہے پس یہ احکام ہیں اور یہ آیت فتح مکہ کے بعد کی ہے جب طاقت تھی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آنحضرت ﷺ پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپؐ نے جبر کیا۔ حالانکہ آپ کو تو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی منافقت سے اسلام قبول کرے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک کافر قیدی پیش ہوا اور اس نے آپؐ سے عرض کی کہ مجھے قید کیوں کیا گیا ہے؟ میں تو مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اب نہیں، پہلے اسلام لاتے تو ٹھیک تھا۔ اب تم جنگی قیدی ہو اور رہائی حاصل کرنے کے لئے مسلمان بن رہے ہو، آپؐ نے اس کو جبر سے مسلمان بنانا نہیں چاہا۔ آپؐ تو چاہتے تھے کہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں۔

فرمایا: پس یہ انصاف تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی ایک انقلاب پیدا کیا اور بعد میں بھی یہ انقلاب پیدا ہوا۔ اگر صحابہؓ کی زندگیوں کو دیکھیں ان کے جائزے لیں تو پتہ لگتا ہے کہ جو انقلاب ان میں آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا بلکہ اس وقت آتا ہے جب دل تبدیل ہو جائیں۔ اس وقت آتا ہے جب دشمنوں سے بھی ایسا حسن سلوک ہو کہ دشمن بھی گرویدہ ہو جائے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر عکرمہ جو شدید ترین مخالف اسلام تھا اور جو فرار ہو گیا جب اس کی بیوی نے اس کو واپس لانے کے لئے آپؐ سے معافی کی درخواست کی اور آپؐ نے معاف فرما دیا تو پھر ان میں ایسا انقلاب آیا جو تلوار کے زور سے نہیں لایا جا سکتا تھا۔ ایمان میں وہ ترقی ہوئی جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی۔ اخلاص سے اس طرح دل پُر ہوئے جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتے قربانی کے معیار اس طرح بڑھے جو دلوں کے بدلنے کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خدیجہؓ کے غلام حضرت زیدؓ کا بھی ذکر فرمایا کہ انہوں نے اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ پھر اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا کہ جب ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان جھگڑا ہوا تو آپؐ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ایک یہودی کے جنازہ کے لئے بھی کھڑے ہو گئے۔

آخر میں مسجد بیت الحمید چینو کا نام اور جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ کا ذکر ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی 27 جنوری 2007 صفحہ B-3 کی اشاعت میں ہماری ویسٹ کوسٹ کے جلسہ کی خبر دی ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے:

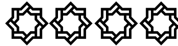
Muslim Convention Draws Crowd

یعنی مسلمانوں کے اجتماع میں بہت سارے لوگوں کی شرکت

اخبار لکھتا ہے کہ قریباً 900 سے زائد احمدی مسلم مرد وخواتین اور بچے جماعت احمدیہ کے 21 ویں جلسہ سالانہ جو کہ امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا تھا میں شرکت کے لئے آئے۔ یہ جلسہ 22 تا 24 دسمبر 2006ء ہوا۔ اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ لوکل معززین نے بھی شرکت کی جن میں پولیس کے چیف بھی تھے۔ اس موقعہ پر حکومتی سطح پر چیف ایگزیکٹو کا خط بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار تھا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر پولیس چیف کو ان کی خدمت پر ٹرافی بھی دی۔ اخبار نے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور پتہ بھی بتایا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 جولائی 2021ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 31 (سابقہ کا تسلسل)

انڈیا پوسٹ نے 2 فروری 2007ء صفحہ 25 پر ہماری یہ خبر

Ahmadiyya delegates meet new Police Chief.

احمدیہ وفد نئے چیف پولیس سے ملتا ہے

اخبار نے ایک تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے۔ پہلے تصویر ہے پھر خبر۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے بائیں سے دائیں۔ جمیل محمد، ڈاکٹر طاہر خان، سٹین سٹیوارٹ (چیف پولیس) امام شمشاد اور مونس چوہدری۔

اخبار لکھتا ہے۔ چینو (کیلیفورنیا) کہ جماعت احمدیہ وفد نے جو کہ مسجد بیت الحمید آف چینو سے تعلق رکھتا ہے۔ چینو کے نئے چیف پولیس سے ان کے دفتر میں خیر سگالی کا وزٹ کیا جس کی قیادت امام سید شمشاد ناصر کر رہے تھے اور وفد میں ڈاکٹر طاہر خان، جمیل محمد اور مونس چوہدری شامل تھے۔ وفد نے مسٹر سٹیوارٹ کو چیف پولیس کے عہدہ کی تعیناتی پر انہیں مبارک باد دی اور انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ امام شمشاد نے چیف پولیس کو دو کتب بھی تحفہ دیں۔ ایک تو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ دوسرے ”اسلام عصر حاضر کے مسائل کا حل“۔

امام شمشاد نے چیف پولیس کو یقین دہانی کرائی کہ انہیں ہماری جماعت کی طرف سے ہر قسم کا تعاون میسر رہے گا نیز یہ کہ ہماری خدمات بھی پولیس کے محکمہ کے لئے ہر وقت انہیں حاصل رہیں گی۔ پولیس چیف نے وفد کا استقبال بھی کیا اور انہیں لٹریچر پیش کئے جانے پر وفد کا شکریہ بھی ادا کیا۔ جس سے انہیں اسلام کے بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی۔

الاخبار نے اپنی انگریزی سیکشن کی 31 جنوری 2007ء کی اشاعت میں ہمارے احمدیہ وفد کی نئے چیف آف پولیس سے ملاقات کی خبر دی ہے۔ خبر کے ساتھ تصویر بھی ہے۔ جس میں سب کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ (مسٹر جمیل محمد، ڈاکٹر طاہر خاں، مسٹر سٹین سٹیورٹ، امام شمشاد ناصر اور مونس چوہدری)

اخبار نے لکھا کہ گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ کے وفد نے چینو میں متعین نئے پولیس چیف سے ملاقات کی اور انہیں دو کتب (اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام عصر حاضر کا مسائل) پیش کیں۔ نیز وفد نے انہیں ہر قسم کے تعاون اور سروسز کا یقین دلایا۔ جس چیف نے وفد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کتب کے بارے میں کہا کہ انہیں ان کے پڑھنے سے جماعت احمدیہ اور اسلام کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

چینو ویلی نیوز نے اپنی 3 فروری 2007ء صفحہ B-3 پر "مذہب کے تحت" ہماری یہ خبر دی

Ahmadiyya Muslim Community health Fair

جماعت احمدیہ کا صحت کے بارے میں معلوماتی سیمینار

اخبار نے لکھا کہ لوکل علاقہ کے لئے مسجد بیت الحمید جو کہ 11941 رامونا ایونیو پر واقع ہے میں ایک صحت سے متعلق سیمینار ہو رہا ہے جہاں پر مختلف بیماریوں کے بارے میں معلوماتی اور تحقیقاتی امور بیان کئے جائیں گے جیسے کہ شوگر کی بیماری ہے۔ موٹاپے کی بیماری، کولیسٹرول اور صفائی وغیرہ کے بارہ میں۔ اس کے علاوہ بلڈ شوگر، بلڈ پریشر اور عمومی صحت کے بارے میں ڈاکٹرز کی ٹیم چیک اپ بھی کرے گی۔ یہ سیمنیار سب کے لئے بلاامتیاز ہے۔ رابطہ کے لئے فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

یہی خبر علاقہ کے ایک اور **اخبار چینو ہلز چیمپئن** نے بھی اپنی اشاعت 3-9 فروری 2007ء صفحہ B-3 دی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 8 فروری 2007ء صفحہ 13 پر 3 تصاویر کے ساتھ ایک خبر دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

''سچا مذہب وحدت قائم کرتا ہے۔'' کے موضوع پر سانڈیاگو میں بین المذاہب میٹنگ کا انعقاد، مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے اسلام کا موقف پیش کیا۔

اخبار لکھتا ہے گزشتہ دنوں سانڈیا گو کیلیفورنیا میں ایک بین المذاہب میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں دو سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے کئی لوگ سینکڑوں میل کا سفر کر کے آئے تھے۔ اس تقریب میں اتحاد کے لئے دعائیں کی گئیں اور بچے قطار در قطار عالمی مذاہب کے آسمانی صحائف اٹھائے سامعین کے سامنے پیش ہوئے اور یوں ان صحائف کی عزت افزائی کا مظاہرہ کیا۔ مختلف مذاہب کے مقررین نے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی میں تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر اسلام کی نمائندگی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کی۔

مختلف مقررین جو کہ ہندو، سکھ، یہودیت، بدھ مت، نئی سوچ، عیسائیت، بہائی اور اسلام کی نمائندگی میں آئے تھے کو بولنے کے لئے پانچ پانچ منٹ دیئے گئے تھے۔ سب کے بولنے کے لئے ایک ہی موضوع تھا۔ ''سچا مذہب ہی وحدت قائم کرتا ہے۔''

اخبار نے لکھا کہ کئی مقررین کے لئے وقت اور موضوع دونوں ہی ایک امتحان ثابت ہوئے اور دو گنے تگنے وقت کے استعمال کے باوجود علمی رنگ نہ پیدا ہو سکا جو سامعین کے لئے مفید ہوتا۔ لہٰذا زیادہ زور حوصلہ افزائی پر ہی رہا۔ تمام مقررین کی طرف سے وحدت، باہم مفاہمت اور امن کے لئے دلوں کو پگھلانے والی اپیلیں کی گئیں۔ مگر صرف چند مقررین نے اس موضوع پر الہامی نصائح پیش کیں۔ سب سے بہتر صاف گوئی اور سیدھی بات کرنے کا مظاہرہ عیسائیت کے مقرر جناب گلین لارسن نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بطور پادری اور عالمی ادیان کے استاد ہونے کے، تمام عیسائیت کی نمائندگی میں بولنا ایک ناممکن بات ہے اور تاریخ کی روشنی میں عیسائیت کی تنگ نظری اور تعصب کی مثالیں بھی خوب واضح ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ عیسائیوں کی جانب سے عیسائیت کی تمام زیادتیوں کی معافی چاہتے ہیں اور اس بات کے شکرگزار ہیں کہ انہیں اس تقریب میں آکر سب عالمی مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا۔

یہودیت کی راہبہ محترمہ نمارہ مالینو نے جن کا تعلق Temple Adat Shalom سے ہے، یہودیت کی کتاب طالمود سے دو کہانیاں بیان کیں۔ انہوں نے تورات سے تو کچھ نہ پیش کیا مگر طالمود کی کہانیوں کا انتخاب اس لئے کیا کہ مفسر کا تخلص تقریب کے موضوع سے ملتا جلتا تھا۔ اسی طرح ہندو، سکھ، بدھ مت اور دوسرے مقررین نے بھی مذہب میں امن اور بھائی چارے کی نصائح کیں اور بتایا کہ ہر مذہب کی شروعات میں یہ بات شامل تھی کہ خدا ایک ہی ہے جو پاک تعلیمات کا منبع ہے اور تمام راستے انسان کو خدا کی طرف ہی لے جاتے ہیں۔ امام سید شمشاد احمد ناصر نے جو اسلام کی نمائندگی میں شرکت کر رہے تھے، نے تاریخی حوالوں سے واضح کیا کہ اس وقت واحدانیت اور امن کی تمام تعلیمات کے تمام چشمے گدلے ہو چکے ہیں لیکن تمام سچے مذاہب وحدت کی تعلیم کی توثیق کرتے ہیں۔

جن 3 تصاویر کا اوپر ذکر کیا گیا۔ ایک تصویر میں سات مقررین دکھائے گئے ہیں جو مختلف مذاہب کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے اور سامعین ہیں۔ تیسری تصویر میں عیسائی پادری تقریر کر رہے ہیں اور سامعین دکھائے دے رہے ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک کی اشاعت 2 تا 8 فروری 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ'' کی اگلی قسط دو تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ ایک تصویر خاکسار کی ہے جبکہ دوسری تصویر میں ایک ماں کو اپنے ننھے بچے کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے ''ماں کا احترام'' کے تحت اصحاب احمد سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس لکھا ہے جو کہ یہ ہے:

''مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ ہی

اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس خدمت کے لئے اس کو بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے اور اگر باز نہ آوے تو اس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہی بد عملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ اور اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تمہیں برکت دے گا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت کے ساتھ پالا تھا اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔

پس خدا اس گناہ سے درگذر نہیں کرے گا۔ جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے اس دن پچھتاؤ گے۔ دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود سخت کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ بدزبان خراب ہے اور کیسا ہی بد خلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے۔ وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ اسکے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔“

اسی مضمون میں دوسرا عنوان یہ ہے۔ **ماں باپ کی خدمت سے قبولیت دعا**۔ اس عنوان کے تحت خاکسار نے آنحضرت ؐ کی یہ حدیث مبارکہ لکھی۔

آپ ؐ نے یہ واقعہ بیان فرمایا:

بنی اسرائیل کے 3 شخص سفر پر جارہے تھے۔ دوران سفر مینہ برسنا شروع ہو گیا وہ تینوں ایک غار کے اندر پناہ لینے کے لئے گئے۔ اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آکر گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا اور یہ تینوں اندر پھنس گئے، چنانچہ ان تینوں نے آپس میں صلاح کی کہ بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو نیک اعمال خالصۃً للہ کئے ہوں ان کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو شاید اس سے اللہ تعالیٰ یہ مشکل آسان کر دے۔ چنانچہ تینوں میں سے ایک نے اس طرح بیان کیا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں بوڑھے اور ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے، میں ان کی پرورش کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا تھا، جب شام کو گھر آتا اور دودھ دوہتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو۔

ایک دن ایسا ہوا کہ جانور چرانے بہت دور چلا گیا اور مجھے واپسی میں دیر ہو گئی اور شام تک واپس نہ آیا جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ میرے والدین سو چکے تھے، میں نے عادت کے موافق دودھ دوہا اور صبح تک دودھ لئے ان کے سرہانے کھڑا رہا کیونکہ مجھے یہ اچھا معلوم نہ ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور نہ میں نے یہ پسند کیا کہ پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں گو رات بھر میرے بچے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے چلاتے رہے اور دودھ مانگتے رہے مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا۔ اور صبح تک یہی حال رہا۔

خاکسار نے حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کا واقعہ بھی بیان کیا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔ حضرت امام بخاریؒ نے والدین کی نافرمانی کے سلسلہ میں یہ حدیث بھی درج کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانا) حرام کیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب اسوہ حسنہ سے یہ اقتباس بھی مضمون کی زینت ہے۔ آپؓ نے فرمایا:

”پس بہترین مصور دنیا میں عورتیں ہو سکتی ہیں جن کی گود میں ان کے بچے پلتے ہیں اور جو چھوٹی عمر میں ہی ان کے قلوب پر جو تصویر اتارنا چاہیں اتار سکتی ہیں۔ پس تم محمد رسول اللہ ؐ کی تصویر اپنی اولاد کے دلوں پر کھینچو تا کہ جب وہ بڑے ہوں تو انہیں کسی نئی تصویر کی ضرورت محسوس نہ ہو بلکہ ان

کے بڑے ہونے کے ساتھ ہی محمدؐ کی وہ تصویر بھی بڑی ہو جائے جو ان کی ماؤں نے ان کے دل پر کھینچی تھی۔"

اسی طرح ایک اور اقتباس "حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" سے بھی لکھا گیا ہے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام، پتہ اور جماعت کی الاسلام کی ویب سائٹ درج ہے۔

نوٹ: یہ بات درست ہے کہ اس وقت بھی معاشرہ میں خواہ وہ مغربی معاشرہ ہو یا اسلامی معاشرہ کسی جگہ بھی عورت کو اس کا صحیح مقام، عزت اور احترام نہیں دیا گیا۔ مغربی معاشرہ تو بعد کی بات ہے لیکن مسلمان کہلانے والے ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ انہیں اسلام کی صحیح تعلیم سے بالکل آگاہی نہیں ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ مغربی معاشرہ میں جب اسلام کی پر امن تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ اسلام نے جو حقوق عورت کے مقرر کئے ہیں ان کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ تو فوراً سوال اٹھتا ہے کہ کس اسلامی ملک میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اگر آپ مسلمان کہہ کر اس پر عمل نہیں کر سکتے یا عمل نہیں کر رہے تو ہمیں کس طرح آپ اسلام کی تعلیمات کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ایسا کہنے میں یہ لوگ حق بجانب ہیں۔

ابھی 19 اکتوبر 2020ء کی بی بی سی اردو کی ویب سائٹ پر اسی نوعیت کی ایک تحریر (محجوبہ نوروزی) کی شائع ہوئی جس میں انہوں نے ایک افغان بچی کے حوالہ سے خواتین کے بارے میں خصوصاً جنسی استحصال کے حوالہ سے بہت سے سوالات اٹھائے ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے کچھ وضاحتیں بھی ہیں۔ لیکن افغان بچی نے جو بیان کیا ہے وہ آخر میں خلاصۃً اسلامی ممالک کی منہ بولتی تصویر ہے۔ وہ کہتی ہیں "اسلام کی حقیقی روح کے مطابق خواتین انتہائی قابل احترام ہیں۔ انہیں ملکہ جیسا درجہ حاصل ہے لیکن افغان معاشرے میں خواتین تعلیم اور انتخاب کے حق سے محروم ہیں۔ انہیں جسمانی طور پر سزا دی جاتی ہے اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اسلام بالکل بھی ایسا نہیں ہے یہ سب افغانستان میں رائج ثقافت اور روایات کے باعث ہے۔"

وہ مزید بیان کرتی ہیں کہ ”وہ چاہتی ہے کہ ان کے خواب اور خواہشات حقیقت کا روپ دھاریں اور وہ اپنی تعلیم مکمل کریں۔ ڈاکٹر بنیں اور اپنے شوہر کا انتخاب خود کریں۔ انہوں نے کہا کہ مردوں کی خواہشات کا پابند رہنا قبائلی روایات کی ایک مکروہ ثقافت ہے جو آج کے ہمارے حالات کے مطابق نہیں ہے۔ یہ روایات جنسی طور پر خواتین کو بدنام کرتی ہیں اور مردوں کو یہ حق دیتی ہیں کہ وہ جب چاہیں خواتین کا جنسی استحصال کریں۔“

اب ایک مسلمان بچی کو اس حد تک جانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ ثقافت، تہذیب اور معاشرہ سے بغاوت کا یہ پہلو اس لئے سامنے آیا ہے کہ مسلمان خود قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ انہیں خود قرآن کے معانی سمجھنے میں دقت ہے وہ خود نہ سمجھتے ہیں اور نہ دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کا صرف ہونا ہی تو کافی نہیں۔ اسی وجہ سے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے حکم و عدل بن کر قران کریم کی صحیح تشریح فرمائی ہے جو قرآن کا عین منشاء ہے اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 9 فروری 2007ء صفحہ C-34 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر دی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ”احمدیہ مسلم کمیونٹی کا وفد نئے چیف پولیس سے ملتا ہے۔“ اور اس کی تفصیل بھی اخبار نے وہی دی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات میں گذر چکی ہے۔

پاکستان ایکسپریس اور پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 فروری 2007ء اور 16 فروری 2007ء میں اس عنوان سے خبر لگائی کہ سان ڈیاگو کیلیفورنیا میں

”اسلام سمیت مختلف مذاہب کے درمیان خصوصی میٹنگ“

مسلم کمیونٹی کی نمائندگی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کی، تمام مذاہب کے نمائندگان نے ایک دوسرے کے ادب و احترام پر زور دیا۔ بچے قطار در قطار مختلف مذاہب کے

آسمانی صحائف اٹھائے حاضرین کے سامنے پیش ہوئے۔ 200 سے زائد افراد خصوصی تقریب میں شریک ہوئے۔

عیسائیت کی تنگ نظری اور تعصب کی مثالیں واضح ہیں، عیسائیوں کی جانب سے عیسائیت کی زیادتیوں کو معافی چاہتے ہیں۔(پادری گلین لارسن)

اسلام وحدت کا سب سے اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے، مسلمانوں کی طرح دیگر مذاہب کے لوگوں کا دفاع بھی ان کا فرض ہے۔

دونوں اخبارات نے 3-3 تصاویر بھی دی ہیں اور تفصیل قدرے وہی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ لیکن دونوں اخبارات نے خاکسار کے حوالہ سے خاکسار کی تقریر کے درج ذیل نکات زیادہ پیش کئے۔

دونوں اخبارات نے لکھا۔

امام سید شمشاد احمد ناصر جو مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے تھے نے تاریخی حوالوں سے واضح کیا کہ دیگر مذاہب کی وحدانیت اور امن کی تعلیمات کے چشمے کس قدر گدلے ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمام سچے مذاہب وحدت کی تعلیم کی توثیق کرتے ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ کہاں اور کس حد تک؟

اکثر مذاہب خود کو یا تو نسلی کہلاتے ہیں یا علاقائی۔ ان کا مطلب صرف اس بات تک ہے کہ کس طرح وہ اپنے ممبران کے درمیان اتحاد اور وحدانیت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور ان کی ترقی اور حفاظت کا سامان کرتے رہیں۔ عالمی مذاہب کی تاریخ میں اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ مذاہب کے لوگوں کا دوسرے مذہب کے لوگوں سے زیادہ آمنا سامنا نہیں ہوتا تھا سوائے کاروبار یا جنگ کے زمانوں کے لہٰذا وحدت کا سوال اٹھنا بالکل بے وجہ تھا۔ امام شمشاد نے تاریخی حوالے سے بات کرنے کے بعد وحدت کے موضوع کو موجودہ زمانے کے حوالے سے بھی بیان کیا۔ انہوں نے کہا آجکل جبکہ مذاہب عالم کے ممبران دنیا کے ہر کونے میں جا بسے ہیں اس ضرورت کو جاننا، سمجھنا اور مختلف مذاہب کے ممبران کے درمیان وحدت کی فضا کو قائم کرنا نہ صرف خوش آئند ہے بلکہ اب تو

یہ زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکا ہے۔ انہوں نے سمجھایا کہ یہ تو کوئی ایسی راز کی بات نہیں کہ اکثر مذاہب میں وحدت کی تعلیم کیوں فروغ نہ پائی۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان مذاہب کا مطمح نظر صرف ان کے اپنے ہی ماننے والوں کی بھلائی تھی اور کسی سے مطلب نہ تھا لہٰذا ان مذاہب نے اس موضوع پر کچھ زیادہ زور نہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے مقابلہ میں قرآن نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر مسلمانوں کو اپنے دفاع میں جنگ بھی کرنا پڑے تو ایسے مواقع پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کا دفاع کرنا بھی ان پر فرض کر دیا۔ امام شمشاد ناصر نے بیان کیا کہ مسلمانوں کے گھروں میں جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو وہ ان کے نام دیگر نبیوں کے نام پر رکھتے ہیں۔ مثلاً موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، ابراہیم، یعقوب، اسحاق وغیرہ۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ سب ان نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں لیکن کوئی دوسرے مذہب والا یہ نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے محمدؐ کا نام اپنے بچوں کو دیا ہو۔ اس لئے اسلام ہی وہ سچا مذہب ہے جو سب کو اتحاد سکھاتا ہے۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام تو وحدت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے اچھی وحدت قائم کرنے کی تعلیم اور کیا ہو سکتی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 285 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: یہ ہمارا نبی (محمدؐ) تو ہر اس بات پر ایمان رکھتا ہے جو اس پر نازل کی گئی اور مومن بھی (ایسا ہی کرتے ہیں) یہ سارے کے سارے اللہ پر (بھی) ایمان لاتے اور فرشتوں پر (بھی) اور (آسمانی) کتابوں پر (بھی) اور رسولوں پر (بھی) یہ ان میں سے کسی ایک رسول (سے دوسرے رسول کے) درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور (یہ تو بس یہی) کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اے ہمارے رب تو ہمیں بخش دے اور (ہم نے) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

تقریب کے اختتام پر امام شمشاد نے کہا بین المذاہب وحدت صرف ایک دوسرے کو برداشت کرنے سے پیدا نہیں ہوتی، کسی کو برداشت کر لینے کا مقصد اس کی عزت کرنا نہیں ہوتا، بین المذاہب وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے کی خالص عزت کرنا ضروری ہے۔ آیئے

ایک دوسرے کو اس باہمی کمی بیشی سے ہٹ کر دیکھیں جسے دوسرے ہمارے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آیئے ذرا گہرائی میں دیکھیں تاکہ ہمیں خدا کی وحدانیت نظر آئے جو کہ ہر مذہب کی بنیاد ہے اور یہی وحدانیت ایک ''انسانیت'' کی طرف لے جاتی ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 9 سے 15 فروری 2007ء صفحہ 6 دین کی باتوں کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان۔ ''**اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ**'' کی اگلی قسط۔ خاکسار کی تصویر اور کچھ خواتین کی تصاویر کے ساتھ جو دعائیں مانگ رہی ہیں شائع کی ہے۔ اس قسط میں خاکسار نے درج ذیل عناوین کو کور (سمیٹا) ہے۔

بیٹی اور بہن اس عنوان میں خاکسار نے بتایا کہ اسلام سے قبل عربوں میں بیٹی کی پیدائش کو ایک نحوست خیال کیا جاتا تھا۔ آنحضرتؐ جو رحمت للعالمین تھے آپ نے فرمایا: جس شخص کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہو پھر وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور نہ ہی اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

خاکسار نے ایک اور حدیث بھی لکھی کہ بچی کی پیدائش پر فرشتے کہتے ہیں اے گھر والو تم پر سلامتی ہو وہ اسے اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو اس بچی کی پرورش کرے گا قیامت تک خدا کی مدد اسکے شامل حال رہے گی۔ اور آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بچیاں جہنم سے ڈھال بن جائیں گی۔

بچیوں کی تربیت کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہئے۔ آنحضرتؐ نے بیٹی والوں کو تسلی بھی دی کہ یہ لڑکیاں برکت ہیں۔ یہ لڑکیاں نعمت کے وقت شکر کرنے والی ہوتی ہیں۔ آنحضرتؐ اپنی بیٹی کے احترام میں اٹھ کر استقبال فرماتے تھے اور پیشانی پر بوسہ دیتے تھے۔ خاکسار نے ایک یہ نصیحت لکھی کہ جب اسلام نے بیٹی اور عورت کو اس قدر عزت دی ہے اور عظمت سے اس کا سر بلند کر دیا ہے تو اسے بھی چاہئے کہ وہ اس مقام کی حفاظت کرے اور اپنی ذمہ داریاں نبھائے۔

وہ رحمت عالم آتا ہے ترا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سرادر

آخر میں مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے 16 فروری 2007ء صفحہ 11 کی اشاعت میں ہماری نصف سے زائد صفحہ پر خبر دی ہے۔ جس میں 3 تصاویر بھی ہیں۔ اس کا عنوان ہے کہ

مسلم نوجوانوں نے صحت کے بارے میں معلوماتی میٹنگ کا اہتمام کیا

اخبار لکھتا ہے کہ صحت عامہ مثلاً صفائی، ذیابیطس، کولیسٹرول اور موٹاپے کے بارے میں مسلم نوجوانوں کے زیر اہتمام ایک معلوماتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ امام شمشاد نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ہم لوگوں کو ان امور کے بارے میں واقفیت بہم پہنچانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی صحت کی حفاظت کے لئے کیا کچھ بہتر رنگ میں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ بہتر ہے کہ ہم اپنی صحت کا خیال رکھیں تا کہ بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکے۔ اس موقع پر ڈاکٹروں کی ٹیم نے لیکچر بھی دیئے اور لوگوں کے سوالات کے جوابات کے ساتھ ان کا بلڈ پریشر اور آنکھوں کے ٹیسٹ بھی کئے۔ امام شمشاد نے کہا کہ جنرل پبلک اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے کیونکہ بعض اوقات کسی کے پاس ہیلتھ انشورنس بھی نہیں ہوتی۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام، پتہ اور فون نمبر معلومات کے لئے درج کیا گیا ہے۔

اس خبر کے ساتھ 3 تصاویر بھی ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم فلاح الدین صاحب اپنے خون کا عطیہ بھی دے رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم جمیل متین صاحب ہیلتھ کا پوسٹر اٹھائے ہوئے نظر آرہے ہیں اور تیسری تصویر میں مکرم محمد عبد الغفار صاحب کا معائنہ ہو رہا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 16 تا 22 فروری 2007ء صفحہ 2 اور صفحہ 8 پر 3 تصاویر کے ساتھ، بین المذاہب میٹنگ کی خبر تفصیل کے ساتھ دی ہے۔ یہ خبر دیگر اخبارات نے بھی دی ہے

جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ 3 تصاویر کے نیچے اخبار نے یہ سرخی لکھی کہ سان ڈیاگو کیلیفورنیا میں ایک بین المذاہب میٹنگ کا انعقاد 21 جنوری کو کیا گیا جس میں دو سو (200) سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر لی گئی چند تصاویر۔ ایک تصویر میں امام شمشاد ناصر تقریر کر رہے ہیں اور ایک میں دیگر مقررین تمام مذاہب سے اور ایک تصویر میں سامعین ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 23 فروری 2007ء صفحہ 15 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 9 فروری 2007ء کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ اخبار نے حضور انور کے خطبہ جمعہ کی تلاوت کی ہوئی آیت کریمہ (النحل :19) کو لکھا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم جس کا سورہ فاتحہ میں بیان ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تیسری صفت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ ’’تیسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے رحیمیت ہے، جس کو سورۃ فاتحہ میں الرحیم کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ رحیم اس حالت میں کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات وبلاؤں اور تضیع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے۔‘‘

صفت رحیم نام کے اعتبار سے عام ہے اور اپنے اظہار کے لحاظ سے خاص ہے اور رحیم کی صفت مومنوں کے حوالہ سے ہی آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۔(الاحزاب:44)

حضور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس صفت سے یعنی ’’رحیم‘‘ اگر فیض اٹھانا ہے تو ہر انسان جو عقل اور شعور رکھتا ہے اپنی عاجزی و انکساری کو بڑھائے اور دعا اور تضرع کی طرف توجہ کرے۔ تکبر اور غرور اپنے اندر سے نکالو گے تبھی صفت رحیمیت سے فیض پاؤ گے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’الرحیم ‘‘یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔

اخبار نے لکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ بیان کرنے کے بعد فرمایا جو لوگ بھی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے کے لئے ہمیں استغفار اور اپنے اعمال کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فائدہ اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے صالحین بندوں میں شامل ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں کہ عمل کوئی نہ ہو اور توقع اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی کی اور پھر بدیوں پر اصرار نہیں ہونا چاہئے۔ توبہ کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

فرمایا: اس زمانے میں ایک احمدی کو اس رحیم خدا کی رحیمیت سے حصہ لینے کے لئے اس طرح بھی سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمانیت کے صدقے احمدی گھرانوں میں پیدا کیا ہے یا نئے شامل ہونے والے جو لوگ ہیں ان کو، ان کی دعائیں قبول کرتے ہوئے اپنی رحیمیت کے صدقے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق دی۔ تو ان فضلوں اور نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم شکر گزاری کریں۔ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اور مکمل اطاعت کریں۔ اعمال صالحہ بجالائیں۔ اس کی بخشش کے ہر وقت طلبگار رہیں۔ تمام دینی اور دنیوی نعمتوں کو اپنے سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کون سا فضل ہے جو اس نے ہم پر نہیں کیا۔ ہر طرح کے انعامات سے ہمیں نوازا ہے۔

اور پھر ہمیں یہ بھی راستہ دکھا دیا کہ میری بخشش مانگتے رہو۔ کیونکہ اس کے لئے استغفار بھی بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”رحیمیت میں ایک پردہ پوشی بھی ہے مگر اس پردہ پوشی سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی عمل ہو اور اس عمل کے متعلق کوئی کمی یا نقص رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمیت سے اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے، رحمانیت اور رحیمیت میں یہ فرق ہے کہ رحمانیت میں فعل اور عمل کو کوئی دخل نہیں ہوتا مگر رحیمیت میں فعل اور عمل کو دخل ہے لیکن کمزوری بھی ساتھ ہی ہے۔ خدا کا رحم چاہتا ہے کہ وہ پردہ پوشی کرے۔“

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی بیان فرمایا کہ

”ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ کر لاتی ہیں۔ اس کا ہر ایک تجربہ ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو کچھ بھی نہیں کھینچ کر لاسکتیں؟“

پس مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔ بچہ کی مثال جو میں نے بیان کی ہے وہ دعا کی فلاسفی خوب حال کر کے دکھاتی ہے، رحمانیت اور رحیمیت دو نہیں ہیں۔ پس جو ایک کو چھوڑ کر دوسری کو چاہتا ہے اسے مل نہیں سکتا۔ رحمانیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت کے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کافر نعمت ہے۔

حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صفت رحیمیت کا صحیح مفہوم اور ادراک عطا فرمائے اور اس کے فضل سے ہم اسے اپنی زندگیوں میں لاگو کرتے ہوئے اس پر مکمل عمل کرنے والے بنیں۔

خطبہ کے آخر میں مسجد بیت الحمید کی تصویر اور ویب سائٹ درج ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 16 تا 22 فروری 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ”اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ“ کی قسط نمبر 8 مع تصویر کے شائع کی۔

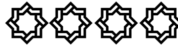
خاکسار نے اس قسط میں یہ بتایا کہ ''اسلام میں شادی'' کی کیا اہمیت ہے کیونکہ میاں بیوی معاشرہ کا ایک اہم ستون اور بنیادی حصہ ہیں۔ اس ضمن میں سورۃ النساء کی پہلی آیت مع ترجمہ بھی لکھی گئی اور بتایا کہ یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کی تلاوت بوقت اعلان نکاح کیا جاتا ہے اور اس آیت میں تقویٰ کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے اور ان آیات میں تقویٰ کا ذکر پانچ مرتبہ آیا ہے جو اعلان نکاح کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ پھر تقویٰ کی تشریح اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ شعر بھی لکھا گیا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حضرت نبی کریمؐ کی یہ حدیث بھی درج کی گئی ہے کہ ''عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال / لحاظ رکھو''۔ خاکسار نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت بھی درج کی ہے:

''تم ماتحتوں اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اسی کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔'' اس کے بعد خاکسار نے چند آیات قرآنی مع ترجمہ لکھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بیویوں سے حسن سلوک، مروت اور احسان کے طور پر ان سے سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ مثلاً سورۃ النساء آیت 20 اور اس آیت کریمہ سے 5 اہم نقاط کی تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 جنوری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط32

اردو لنک کی اشاعت 23 فروری تا یکم مارچ 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ''اسلام مین عورت کی عظمت، احترام اور مغربی معاشرہ'' کی نویں قسط مع خاکسار کی تصویر کے شائع ہوئی۔ اس قسط میں خاکسار نے ''عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' کی تشریح بھی کی ہے اور بیویوں سے حسن سلوک کی تاکید۔ جس میں علامہ ابن کثیر کی تفسیر سے چند واقعات بھی درج کئے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کا اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی مثالیں ہیں۔ یہ حدیث بھی درج کی گئی ہے کہ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

سب سے پہلے آپ ﷺ نے عورت کے ورثہ کا حق قائم کیا۔ پھر خاوند کو حق نہیں کہ بیوی کے مال میں سے خرچ کرے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔ آنحضرت ﷺ امہات المومنین سے بعض امور میں مشورہ بھی فرماتے تھے۔ سفر میں آپ اپنی کسی بیوی کو ساتھ رکھتے۔ ایک دفعہ سواریوں کے بدکنے کی وجہ سے آپ بھی سواری سے گر گئے اور خواتین بھی۔ ایک صحابی جو یہ دیکھ رہے تھے فوراً آپؐ کی طرف لپکے۔ لیکن اس موقعہ پر آپ نے فرمایا ''مجھے چھوڑ دو اور عورتوں کی طرف جاؤ'' آنحضرت ﷺ نے وفات کے وقت جو وصیت فرمائی تھی اس میں بھی یہ بات تھی کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرنا۔

آپ ﷺ کو عورتوں کے جذبات کا بھی بہت خیال رہتا تھا آپ ہمیشہ نصیحت فرماتے جو لوگ باہر سفر پر جاتے ہیں انہیں جلدی گھر واپس آنا چاہیئے تا کہ ان کے بیوی بچوں کو تکلیف نہ ہو۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ خاوند کو بیوی کی دلداری اور عظمت کے لئے حکم ہے کہ اگر تم اس کو ناپسند کرتے ہو تو یاد رکھو کہ بسا اوقات جن چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو لیکن خدا اس میں تمہارے لئے بھلائی رکھ دیتا ہے۔

یہ حسن سلوک اور مروت اور اخلاق عالیہ ہی تھے جن سے حضرت خدیجہؓ گرویدہ ہوئیں اور آنحضرت ﷺ کی شان میں وہ گواہی دی جو رہتی دنیا تک سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ کہ اے میرے پیارے فکر نہ کریں خدا تعالیٰ ہر گز آپ کو ضائع نہ کرے گا کیونکہ آپ اخلاق و مروت کا سرچشمہ ہیں۔ غریبوں کی خدمت کرتے ہیں اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔

عورت بھلا کب یہ گواہی دے سکتی ہے اگر اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہو۔ حضرت معاویہ بن ہندہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے کسی کی عورت کا اس پر کیا حق ہے؟

فرمایا: ”جب تو کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب تو لباس پہنے اسے بھی پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مار اور نہ اس سے یہ کہہ کہ اللہ تجھے قبیح کرے اور نہ اس سے قطع تعلقی کر۔“ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 9 مارچ 2007ء صفحہ 25 پر ہماری ایک خبر اس عنوان کے ساتھ دی ہے

Inter-Faith meeting discusses Salvation

یعنی انٹر فیتھ میٹنگ میں ”نجات“ کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔

اس خبر کے ساتھ جو کہ نصف سے زائد صفحہ پر ہے دو تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد سوالوں کا جواب دے رہے ہیں۔ دوسری تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ یہودی ازم، عیسائیت اور اسلام کے مقررین (دائیں طرف ربائی یوناہ، درمیان میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور آخر میں عیسائی مقرر بریٹ کرنچکل)

انڈیا پوسٹ سروس کے حوالہ سے اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ یہودی ازم، عیسائیت اور اسلام کے نمائندوں نے 70 کے قریب لوگوں کو اپنی اپنی مذاہب کے نمائندگی میں ''نجات'' کے بارے میں بتایا۔ یہ میٹنگ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ہال میں 22 فروری 2007ء کو ہوئی۔

انتصار ملہی صاحب نے میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد اعجاز سید نے جو کہ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس کی آرگنائیزیشن کے صدر ہیں نے سب کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ سب مذاہب کا ''نجات'' کے بارے میں ایک نظریہ ہے جسے ہم سننے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے یہودی ازم کے نمائندہ ربائی یوناہ نے اس بارہ میں اپنے خیالات بیان کئے۔ عیسائی نمائندہ بریٹ نے گناہ اور کفارہ کا عقیدہ پیش کیا۔ اسلام کی نمائندگی میں امام شمشاد ناصر نے کہا کہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض وغایت خدا سے محبت اور اس کی عبادت ہے۔ جس سے انسان خدا کا قرب حاصل کرے۔ نجات اور کامیابی ایک ہی چیز ہے۔ اسلام کامیابی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ ''مومن فلاح پاگئے'' اور پھر اس کے آگے مومنین کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے (اس حصہ کو اخبار نے ہائی لائٹ بھی کیا ہے)

اس کے لئے مسلمانوں کی مذہبی کتاب میں کامیابی اور فلاح حاصل کرنے کے ذرائع اور طریقے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی نمازیں جو خشوع و خضوع سے ادا کی جائیں، بے ہودہ اور لغو کاموں سے بچنا۔ اپنی عفت اور حیا اور پاکدامنی کی حفاظت اور اپنی امانتوں کی حفاظت وغیرہ۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ خاموش دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔ احمدیہ مسلم طلباء کی آرگنائیزیشن کی طرف سے سب کو ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 2 تا 8 مارچ 2007ء صفحہ 6 ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان **''اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور مغربی معاشرہ''** کی دسویں قسط خاکسار

کی تصویر اور نام کے ساتھ شائع کی۔ اس قسط میں زیادہ تر خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نصائح لکھی ہیں۔

حسن معاشرت کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس شروع میں درج کیا گیا ہے جہاں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے...... اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ''

اس کے بعد چند احادیث نبویہ کا اندراج ہے۔ مثلاً ایک حدیث یہ ہے۔ آنحضرت ﷺ سفر پر جارہے تھے اور ایک انجشہ نامی اونٹوں کو ہانک رہا تھا (حُدی خوانی کر رہا تھا) اس لئے اونٹ تیز چلنے لگے تھے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے انجشہ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حدی خوانی کرو تاکہ اونٹ زیادہ تیز نہ چلیں۔ کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں۔ یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھبرانے لگیں اور ان کے نازک دل خوف محسوس کریں۔

ایک عزیز کے نام خط سے بھی ایک اقتباس درج کیا گیا ہے اور آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور اقتباس ملفوظات سے درج کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے ''مرد کی نیکی اور بدی کا اثر عورت پر''۔

فرمایا: ''مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔

اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اسی لئے لکھا ہے۔

اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ(نور:27)

اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے؟ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخر ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہو گی۔ عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں تو عورتیں ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی ہیں۔ ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کر سکتا۔ خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے۔ خاوند کے مقابلہ میں عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی کچھ اثر اس پر نہیں ہوتا۔

خدا نے مرد عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ہے۔

یہ مردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقع دیتے ہیں کہ وہ ان کا نقص پکڑیں۔ ان کو چاہئے کہ عورتوں کو ہر گز ایسا موقعہ نہ دیں کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ تو فلاں بدی کرتا ہے بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جاوے اور کسی بدی کا پتہ اسے مل ہی نہ سکے تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے۔

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 156-157)

اردو لنک کی اشاعت 9 تا 15 مارچ 2007ء میں صفحہ 3 پر ہماری ایک خبر شائع ہوئی۔ 4 تصاویر کے ساتھ۔ جس کا عنوان ہے۔

''یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے مذہبی مفکرین کے درمیان سیر حاصل گفتگو''

تینوں مذاہب کے مطابق ''نجات'' کا تصور کیا معنٰی رکھتا ہے؟ ''نجات یا بخشش کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ انسان کس قدر اپنی پیدائش کے مقصد میں کامیابی ہوتا ہے۔'' امام سید شمشاد احمد ناصر

اخبار لکھتا ہے کہ کیلیفورنیا(پ ر)25فروری 2007ء یونیورسٹی آف کیلیفورنیا اروائین کے ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں تین بڑے مذاہب عالم میں ''نجات'' کے تصور پر گفتگو ہوئی۔ اس موقعہ پر ربائی Yonah Brookstein نے یہودیت کا، راہب Bret Kunckle نے عیسائیت کا اور مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے اسلام کا موقف پیش کیا۔ اس تقریب کا اہتمام یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، اروائن کے مسلمان طلباء کی ایسوسی ایشن (احمدی) (AMSA) نے کیا تھا۔ سامعین میں زیادہ تعداد یونیورسٹی کے طلباء کی تھی۔ AMSA کے زیر انتظام ہونے والی یہ دوسری ایسی تقریب تھی جس میں اسلام کے موقف کو پیش کرنے کا اعلیٰ موقعہ مہیا ہوا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر AMSAِ کے پریذیڈنٹ اعجاز احمد سید نے مہمانوں کو خطاب کیا، انہوں نے شرکت کرنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ ہر مذہب کا بنیادی مقصد اسے اپنے ماننے والوں کو نجات کی راہ سکھاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے تینوں بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اس تصور کی وضاحت کریں۔ ربائی نے بتایا کہ یہودیت میں نجات کا تصور نجات کے لفظی معنوں کے حوالوں کی بجائے بچالینے یا چھڑالینے کے حوالہ سے ہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ جیسے کوئی ایک ڈوبتے ہوئے شخص کو اچانک اچک لے کر خشکی پر ڈال دے۔ اس کے بعد عیسائیت پادری نے عیسائیت کا موقف بیان کیا۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ ان کے نزدیک نجات عیسیٰؑ کی صلیبی موت میں مضمر ہے۔ آخر پر امام مسجد بیت الحمید شمشاد احمد ناصر نے اسلامی تعلیم کے مطابق انسان کی پیدائش کا مقصد، خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا نجات یا بخشش کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ انسان کس قدر اپنی پیدائش کے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم ہمیں کامیابی حاصل کرنے کے گر سکھاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ: ایمان لانے والے یقیناً کامیاب ہیں۔ پھر قرآن ہمیں ایمان لانے والوں کی خصوصیات بتاتا ہے یعنی ایمان لانے والوں کی عبادت میں انکساری ہوتی ہے وہ برائیوں سے بچتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اپنی پاکیزگی کی

حفاظت کرتے ہیں اور اپنے وعدوں اور معاہدوں کا پاس رکھتے ہیں، انہوں نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی روشنی میں اور بانی اسلام ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں فلاح کے بارے میں اس مضمون کو واضح کیا۔ نماز کے حوالہ سے یہ بات زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کی کہ مومن نہ صرف خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں بلکہ نمازوں پر دوام اختیار کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں اس لئے پانچ وقت کی اذان میں صرف نماز کے لئے نہیں بلکہ فلاح کی طرف بلایا گیا ہے جہاں موذن کہتا ہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ تقریب کے اختتام پر سوالات بھی تھے۔ مہمانوں کی ہلکی پھلکی ریفرشمنٹ کے ساتھ بھی تواضع کی گئی۔ 4 تصاویر بھی ہیں ایک میں ربائی اور ایک میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ ایک سامعین کی ہے۔ جبکہ ایک تصویر میں خاکسار سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 9 سے 15 مارچ 2007ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان ''اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور مغربی معاشرہ'' کی 11 ویں قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ یہ مضمون اخبار کے نصف سے زائد صفحہ پر محیط ہے۔

اس قسط میں خاکسار نے ''بیوی کے فرائض بیان کئے ہیں'' جس میں احادیث نبویہ سے وضاحت کی گئی ہے مثلاً آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی سے دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی اجر اور ثواب ملے گا جو خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

خاکسار مندرجہ بالا حدیث مفصل طور پر لکھ کر اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہر دو یعنی خاوند اور بیوی کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ مرد کا کام ہے باہر جا کر کمائے۔ (آجکل مغربی معاشرہ میں تو مرد گھروں میں اپنی جاب اور بزنس کرتے ہیں یہ ٹھیک ہے) باہر جا کر کمانے سے مراد صرف یہ ہے کہ مرد کی ذمہ داری کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کے لئے نان و نفقہ مہیا کرے۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے

عورت کی نہیں۔ اور بیوی کی ذمہ داری یہ ہے کہ گھر پر رہ کر بچوں کی اور اس کے گھر کی حفاظت کرے۔ اس طرح ثواب کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔

پھر اس سوال کا بھی جواب اس مضمون میں دیا گیا ہے کہ کیا عورت اور مرد دونوں برابر ہیں؟ کیونکہ مغرب کی خواتین خاص طور پر اسے اسلام کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کرتی ہیں کہ اسلام میں دونوں برابر نہیں ہیں بلکہ مرد کو فوقیت ہے اور بیچاری عورت تھرڈ کلاس سیٹیزن۔

خاکسار نے جواب میں لکھا کہ اگر عورت اور مرد کی ڈیوٹی کو سمجھ لیا جائے تو یہ مسئلہ بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے۔ مغربی معاشرہ کی خاتون اس کو سمجھنا ہی نہیں چاہتی اور اعتراض بھی کرنا چاہتی ہے اور ان کے اثر سے متاثر ہو کر ہماری تعلیم یافتہ نسل بھی اپنے دل میں شکوک پیدا کر رہی ہے کہ کیا واقعی اسلام عورتوں پر ظلم کرتا ہے کہ انہیں مساوی حقوق نہیں دیتا۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ مغربی میڈیا اور پریس افغانستان کی عورتوں کی وہاں کے مخصوص برقعہ میں ملبوس تصاویر شائع کرتا ہے حالانکہ اسلام تو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ تم عورتوں کو اس طرح قید کرو۔

خاکسار نے مساوات کے سلسلہ میں ایک زبردست اور دلچسپ واقعہ حضرت خلیفہ اول کا مرقات الیقین سے بھی درج کیا ہے۔ جو افادہ عام کے لئے یہاں لکھتا ہوں۔

”ایک ڈاکٹر جو کشمیر میں گورنر تھا وہ عورتوں مردوں کی مساوات کا بڑا ہی قائل تھا۔ وہ ایک خیمہ میں بیٹھا ہوا عورت مرد کی مساوات کے متعلق بہت زور دے کر تقریر کر رہا تھا۔ میں وہاں اتفاقاً چلا گیا۔ وہ اس وقت تک مجھ کو پہچانتا نہ تھا۔ میں نے آہستگی سے پوچھا کہ حضور کا کوئی بیٹا ہے؟ اول تو اس کو میرا لباس وغیرہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ یہ کون وحشی سا آدمی ہے جو باقاعدہ انٹروڈیوس ہوئے بدون مخاطب ہے۔ مگر اس نے آخر کہہ دیا کہ ہاں میرے ایک بیٹا ہے۔ میں نے کہا وہ آپ کی بیوی کے پیٹ سے ہی پیدا ہوا ہو گا؟ اب اس کو اور بھی تعجب ہوا مگر اس نے کہہ دیا کہ ہاں۔ میں نے بڑی جرأت کے ساتھ فوراً اٹھ کر خوب زور سے اس کی چھاتیوں کو پکڑ کر مروڑا۔ میں جانتا تھا کہ وہ جسم

میں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں۔ اب تو وہ بہت گھبرایا لیکن میری جرأت کو دیکھ کر حیران بھی تھا۔ مجھے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا اب تو آپ کی باری ہو گی کہ بچہ جنیں۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپ کی چھاتیوں میں دودھ اتر آیا یا نہیں؟ اور کچھ بچہ کا سامان شروع ہے یا نہیں؟ اس نے اس امیر سے جس کے خیمہ میں آیا ہوا تھا۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ بڑے آدمی ہیں۔ میں کیا بتاؤں یہ خود ہی بتا دیں گے۔ اب تو وہ اور بھی زیادہ حیران ہوا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ آپ اپنا نام بتا دیں، میں نے کہا ہم فقیر آدمی ہیں۔ جب اس نے باصرار کہا تو میں نے کہا کہ میرا نام نور الدین ہے۔ نام میرا وہ چونکہ خوب جانتا تھا، کہنے لگا آپ تو بڑے عالم ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے ساری علمیت کا زور عورت مرد کی مساوات میں صرف کیا۔ میری دلیل کا بھی آپ کوئی جواب دے سکتے ہیں؟ کہا آپ کی دلیل کا تو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 241-242)

خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب کی کتاب سیرت خاتم النبیین سے عورت و مرد کی مساوات کے بارے میں یہ حصہ بھی مضمون میں لکھا:

"**مرد و عورت میں حقوق کی مساوات :** پھر مساوات کی بحث میں مرد عورت کی مساوات کا سوال بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی جہاں آجکل ایک طبقہ عورت کو نعوذ باللہ جوتی کی طرح اپنے پاؤں کے نیچے رکھنا چاہتا ہے تو وہاں دوسرا طبقہ اسے ایسی آزادی دینے پر تُلا ہوا ہے کہ گویا وہ انتظامی لحاظ سے بھی خاوند کی نگرانی سے باہر ہو گئی ہے اور پھر یورپ کا ایک طبقہ تو اسلام کی طرف یہ تعلیم بھی منسوب کرتے ہوئے نہیں شرماتا کہ اسلام عورت میں روح تک کو تسلیم نہیں کرتا۔ گویا وہ صرف مشین کی طرح کا ایک جانور ہے جس کی زندگی اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ مگر قرآن شریف ان سارے باطل خیالات کی تردید فرماتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مرد عورت اپنے اعمال کی جدوجہد اور ان کے نتائج کے حصوں میں برابر ہیں اور سب کے اعمال کا نتیجہ یکساں نکلنے والا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ(آل عمران:196)

یعنی اے لوگو! میں جو تمہارا خالق و مالک ہوں مَیں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک ہی نسل کے حصے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔

اور خاوند بیوی کے مخصوص حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِی عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ(البقرہ:229)

یعنی جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ بھی ہیں۔

اس قرآنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقوق اور ذمہ داریوں کے معاملہ میں میاں بیوی برابر ہیں کہ کچھ پابندیاں خاوند کے ذمہ لگائی گئی ہیں اور کچھ پابندیاں بیوی کے ذمہ لگائی گئی ہیں اور دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کے متعلق پوچھے جائیں گے۔‘‘

(صفحہ 695-696)

مضمون کے آخر میں خاکسار نے قرآن و حدیث سے بیوی کے 13 فرائض بھی لکھے ہیں اور آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن مین 15 مارچ 2007ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2006ء کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ دوبارہ شائع کیا۔ یہ خطبہ اپنی ذات میں بہت اہمیت کا حامل تھا اور اسی وجہ سے ایڈیٹر نے اسے دوسری مرتبہ شائع کیا۔ اس خطبہ جمعہ کا عنوان یہ تھا۔

التسامح فی الاسلام کما تمثلت فی شخصیۃ الرسول الکریم محمد ﷺ

اسلام میں عفو، درگزر، مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کی تعلیم۔ جس طرح رسول کریم ﷺ کی سیرت اور شخصیت سے ظاہر ہوئی۔

اخبار نے لکھا کہ الامام مرزا مسرور احمد نے جمعہ کے دن خطبہ جمعہ میں اسلام میں عفو، درگذر اور مذہبی رواداری کی تعلیم، آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کی مثالوں سے بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ بعض لوگ اسلام کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف قتل و غارت کا نام ہے اور ان میں آزادی مذہب نام کی بھی نہیں اور ہر جگہ جبر و اکراہ ہی نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی اسلام سے ناواقفیت ہے اور ایسے لوگوں نے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے بعض مسلمانوں نے بھی اپنے غلط عمل کی وجہ سے ان کے ان خیالات کو تقویت پہنچائی ہے جس کی وجہ سے اسلام کو اور آپ کی ذات مطہرہ مقدسہ کو اعتراضات کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اسلام نے ہر کسی کے حقوق کو قائم فرمایا ہے اور سب کو مکمل آزادی دی ہے۔

یہ بھی واضح ہو جانا چاہئے کہ اسلام میں صرف دفاعی جنگ کی اجازت ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو جنگیں کی ہیں وہ مجبوری تھی اور دفاعی جنگیں تھیں اور جب جنگ کی گئی تو اس کی بھی شرائط متعین کر دی گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت جہاد کا غلط تصور پھیلایا جا رہا ہے۔ اس وقت جو جہاد کے نام پر جو غارتگری کی جارہی ہے وہ کسی رنگ میں بھی جائز نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ تو رحمت للعالمین تھے آپ نے کبھی جنگ میں پہل نہیں کی اور مخالفین کے لئے جنگ کے دوران بھی آپ صفت رحیم سے کام لیتے تھے اور انصاف اور عدل کے تقاضے پورے فرماتے تھے۔ تاریخ سے ہمیں اس کی بے شمار مثالیں مل جاتی ہیں جیسے کہ فتح مکہ کے وقت ہوا۔ اس وقت آپ نے سب کو مذہب کی آزادی دی کیونکہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہ دین میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ 13 سال مکہ میں رہے اور اس زمانے میں آپ کو شدید تکالیف کا سامنا رہا۔ طائف میں بھی آپ پر پتھر برسائے گئے۔ آپ کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا

پڑی۔ لیکن کفار نے پھر بھی آپ کو تکلیفیں دیں اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ اس کے باوجود آپؐ نے ہر موقعہ پر دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک اور لطف و کرم کا معاملہ فرمایا۔

سورۃ اٰل عمران کی آیت 21 کے حوالے سے آپ نے فرمایا کہ یہ خدا کا کام ہے وہ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ کس کو پکڑنا ہے، کس کو سزا دینی ہے، کس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ پس یہ احکامات ہیں اور یہ آیت کریمہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی تھی۔ جبکہ آپ کو طاقت حاصل تھی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ یہ لوگ آنحضرت ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپؐ نے جبر سے کام لیا۔ حالانکہ آپ کو یہ ہرگز گوارا نہ تھا کہ کوئی منافقت سے اسلام قبول کرے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک کافر قیدی پیش ہوا۔ اس نے کہا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے؟ میں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اب نہیں۔ پہلے اسلام لاتے تو ٹھیک تھا۔ اب تم جنگی قیدی ہو اور رہائی حاصل کرنے کے لئے مسلمان بن رہے ہو۔ آپ نے اس کو جبر سے مسلمان بنانا نہیں چاہا۔ آپ تو چاہتے تھے کہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں۔ فرمایا: پس یہ انصاف تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی ایک انقلاب پیدا کیا اور بعد میں بھی یہ انقلاب پیدا ہوا۔ اگر صحابہؓ کی زندگیوں کو دیکھیں۔ ان کے جائزے لیں تو پتہ لگتا ہے کہ جو انقلاب ان میں آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا بلکہ اس وقت آتا ہے جب دل تبدیل ہو جائیں۔ اس وقت آتا ہے جب دشمنوں سے بھی ایسا حسن سلوک ہو کہ دشمن بھی گرویدہ ہو جائے۔ فرمایا: فتح مکہ کے موقعہ پر عکرمہ جو شدید ترین دشمن تھا وہ بھاگ گیا۔ جب عکرمہ کی بیوی نے اس کو واپس لانے کے لئے معافی کی درخواست کی تو آپ نے معاف فرما دیا تو پھر ان میں ایسا انقلاب آیا جو تلوار کے زور سے نہیں لایا جاسکتا تھا۔ ایمان میں وہ ترقی ہوئی جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی تھی۔ اخلاص سے دل ایسے پُر ہوئے جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتے تھے قربانی کے معیار اس طرح بڑھے جو دلوں کے بدلنے کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے تھے۔

حضور انور نے حضرت خدیجہؓ کے غلام حضرت زید کا بھی ذکر فرمایا کہ انہوں نے اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پھر اس واقعہ کا ذکر بھی فرمایا کہ جب ایک یہودی اور مسلمان میں جھگڑا

ہوا تو آپ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ایک دفعہ آپ ایک یہودی کے جنازہ کے لئے بھی کھڑے ہو گئے۔

آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 15 مارچ 2007ء صفحہ 26 پر اپنے انگریزی سیکشن میں نصف صفحہ پر ہماری خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

خبر کا عنوان ہے۔

Rabbi Booksten, Brett Kuncle and Imam Shamshad Discuss Salvation

یعنی رائی بکسٹن، بریٹ کنکل اور امام شمشاد "نجات" کے بارے میں تبادلہ خیالات

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم طلباء کی تنظیم نے یورنیورسٹی آف کیلیفورنیا میں ایک انٹر فیتھ میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں 70 سے زائد طلباء اور دیگر لوگوں نے شرکت کی اس انٹر فیتھ کا عنوان تھا "نجات" اخبار نے مزید لکھا کہ اگرچہ موسم بہت خراب تھا اس کے باوجود حاضری تسلی بخش تھی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اعجاز سید نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ نیز بتایا کہ ہر مذہب کا مرکزی نقطہ یہی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو یہ بتائے کہ "نجات" کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے 3 بڑے مذاہب کے سپیکرز کو اپنے خیالات کے اظہار کے لئے دعوت دی ہے۔

اس کے بعد ربائی یوناہ بک سٹن نے نجات کے بارے میں بیان کیا۔ مسٹر بیرٹ کنکل نے عیسائیت نقطہ نگاہ پیش کیا جس میں انہوں نے کہا کہ میں سب عیسائیوں کی نمائندگی نہیں کر رہا۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ کی صلیبی موت پر ایمان لانے اور نجات کا طریق بتایا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے اسلامی نظریہ نجات کے بارے میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی کا مقصد خدا سے محبت کرنا ہے۔ اور اس کی عبادت ہے۔ نجات کا حصول اسلام

میں یہ ہے کہ خدا کی محبت اور عبادت میں کامیابی حاصل کی جائے اور قرآن نے وہ راہیں سکھائی ہیں جن سے انسان کو اس دنیا اور پھر آخرت میں کامیابی حاصل ہو گی۔ قرآن نے فرمایا ہے کہ مومن ہی کامیاب ہوں گے اور وہ کس طرح کامیاب ہوں گے وہ عاجزی و انکساری سے اپنی پانچ نمازیں اور عبادت الٰہی کرنے والے ہوں۔ بے ہودہ اور لغو کاموں اور باتوں سے بچنے والے ہوں، وہ خدا کی خاطر اسی کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے والے ہوں۔ وہ اپنی عفت اور پاکدامنی کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اپنے عہدوں کی اور امانتوں کی پاسداری کرنے والے ہوں۔ جب یہ کریں گے تو وہ کامیاب ہو جائیں گے اور یہی ان کی نجات ہو گی۔ تقاریر کے اختتام پر سوال و جواب بھی ہوئے اور طلباء کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی سب کے لئے کیا گیا تھا۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی 15 مارچ 2007ء صفحہ 14 پر 4 تصاویر کے ساتھ انٹرفیتھ میٹنگ کی خبر اردو میں دی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

"یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے مذہبی مفکرین کے درمیان سیر حاصل گفتگو"

نجات یا بخشش کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ انسان کس قدر اپنی پیدائش کے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ امام سید شمشاد احمد ناصر

اخبار نے تفصیل کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر یہ خبر دی۔ تصاویر میں ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی ہے جس میں دائیں طرف عیسائی مقرر، درمیان میں خاکسار اور بائیں جانب ربائی تشریف رکھتے ہیں۔ دوسری تصویر میں ربائی تقریر کر رہے ہیں اور خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ تیسری تصویر میں خاکسار مہمانوں سے مل رہا ہے اور ان کے سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔ چوتھی تصویر میں سامعین تقاریر سن رہے ہیں۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ کی نیویارک کی اشاعت 15 مارچ 2007ء صفحہ 15 پر ہمارے اسی انٹرفیتھ کی خبر آدھے صفحہ سے زائد پر پانچ تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

خبر کا عنوان اس اخبار نے یہ لگایا ہے:

"کیلیفورنیا میں تینوں بڑے مذاہب کے مفکرین کے درمیان انٹر فیتھ ڈائیلاگ"

بیت الحمید کیلیفورنیا کے امام شمشاد احمد ناصر نے مسلمانوں کی نمائندگی کی اور خوبصورت انداز میں اسلام کا موقف پیش کیا۔

تینوں مذاہب کے درمیان نجات کے تصور پر تبادلہ خیالات، یہودی اور عیسائی عالموں نے بھی وضاحت کے ساتھ اظہار خیال کیا۔

نجات یا بخشش کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ انسان کس قدر اپنی پیدائش کے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ امام سید شمشاد احمد ناصر

یہ ہیڈ لائنز تھیں۔ باقی خبر قریباً وہی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 16 مارچ کی اشاعت میں سیکشن B-23 پر ہماری مندرجہ بالا خبر ایک تصویر کے ساتھ انگریزی میں دی۔ تصویر کے نیچے (جو ہیڈ ٹیبل کی ہے) لکھا ہے۔ امام شمشاد، بریٹ کنکل اور ربائی یوناہ۔ اپنے اپنے مذہب سے انٹر فیتھ میٹنگ میں خیالات کا اظہار۔

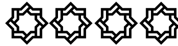
اخبار نے اروائن میں ہونے والے احمدیہ مسلم طلباء کی آرگنائزیشن کے حوالہ سے اس خبر کی تفصیل شائع کی ہے۔

ہفت روزہ **پاکستان ایکسپریس** نے 16 مارچ 2007ء صفحہ 6 پر 5 تصاویر کے ساتھ ہماری انٹر فیتھ کی خبر مندرجہ بالا جو اروائن یونیورسٹی میں احمدیہ طلباء کی تنظیم نے اہتمام کیا تھا کہ نصف سے زائد صفحہ پر شائع کیا ہے۔ یہ اخبار بھی نیویارک سے شائع ہوتا ہے اور اخبار کے مطابق یہ نیویارک کے علاوہ نیوجرسی، کنکٹی کٹ، شکاگو، بوسٹن، لاس اینجلس، سان فرانسسکو اور پنسلوینیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار ہے۔

خبر کا متن اور تفصیل قدرے وہی ہے جو پہلے گزر چکا ہے۔

نوٹ : اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہر کمیونٹی میں ہمیں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور خبر دینی چاہیئے اور پھر ایڈیٹر کے پیچھے پڑ جانا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو محسوس کرائیں کہ ہماری خبر ہی سب سے اہم ہے۔ خواہ چھوٹی خبر آئے۔ اس سے وہاں کی کمیونٹی میں پیغام پہنچ جائے گا۔ ان شاء اللہ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 19 جنوری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط33

اردو لنک نے اپنی اشاعت 23 تا29 مارچ2007ء صفحہ 6 ”دین کی باتیں“ کے تحت خاکسار کا مضمون ”اسلام میں عورت کی عظمت واحترام اور مغربی معاشرہ“ کی قسط نمبر 12 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مضمون میں اخبار نے قرآن کریم کے سورہ نساء کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ موٹے الفاظ میں لکھا کر ہائی لائٹ کیا ہے جو یہ ہے:

”اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلایا۔ اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔“ (النساء:2-4)

مضمون میں 3 آیات کریمہ مختلف سورتوں سے لکھی گئی ہیں۔ ایک آیت الاحزاب 33:36 کی ہے اور ایک آیت سورۃ النمل 16:98 کی ہے۔ تینوں آیات کے عربی اور پھر ترجمہ لکھنے کے بعد خاکسار نے لکھا ہے کہ:

انصاف کی نظر سے دیکھنے اور پرکھنے والا ہے کوئی، جو مرد اور عورت میں مساوات کی یہ تعلیم اپنے مذہب سے دکھا سکے؟ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی نظم آئینہ کمالات اسلام سے 6 اشعار لکھے گئے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

مصطفےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

خاکسار نے اس کے بعد اسلام میں در پیش دشواریوں کا ذکر کیا ہے کہ ہمیں در حقیقت خود قرآن سمجھنے اور عمل کی ضرورت ہے۔ ورنہ دوسرے مذہب والے یہی کہتے ہیں کہ جب تم خود قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہمیں کیسے کہتے ہو کہ قرآن کی تعلیم سب سے اچھی ہے۔ خاکسار نے اسی مضمون میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سیرت خاتم النبیین سے یہ حصہ بھی لکھا کہ:

”آنحضرتؐ کی امتیازی خصوصیت میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے طبقہ نسواں کے تمام جائز اور واجبی حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آپؐ سے پہلے یا آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپؐ نے کی ہے۔ چنانچہ ورثہ میں، بیاہ شادی میں، خاوند بیوی کے تعلقات میں، طلاق و خلع میں، اپنی ذاتی جائیداد کے پیدا کرنے کے حق میں، اپنی جائیداد کے استعمال کرنے کے حق میں، تعلیم کے حقوق میں، بچوں کی تعلیم و تربیت کے حقوق میں، قومی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کے حق میں، شخصی آزادی کے معاملہ میں، دینی حقوق اور ذمہ داریوں میں، الغرض دین و دنیا کے ہر اس میدان میں جس میں عورت قدم رکھ سکتی ہے، آنحضرتؐ نے اس کے تمام واجبی حقوق کو تسلیم کیا ہے اور اس کے حقوق کی حفاظت کو اپنی امت کے لئے مقدس امانت اور فرض کے طور پر قرار دیا ہے۔“

یہ لکھنے کے بعد خاکسار نے ”عورت کی ذمہ داریاں“ لکھیں کہ جب اسلام نے عورت کو اتنا بلند مقام، عزت، عظمت دی ہے تو اس سے بھی اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی وہ کیا ہیں۔ یہ ذمہ داریاں خاکسار نے کتاب شمع حرم از ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ سے لی ہیں۔ اس حصہ مضمون میں جو بات ہے وہ یہ ہے کہ:

1”۔ خاوند کا درجہ اور عظمت کو سب سے بلند اور اعلیٰ سمجھو۔ 2۔ خدا تعالیٰ کے بعد تجھ پر تیرے خاوند کا حق ہے تو حتی الوسع اس کی فرمانبرداری کر۔ 3۔ خاوند کی اطاعت کے بعد اولاد کی تربیت تیرا فرض ہے۔ اگر صرف ان تین باتوں پر ہی عمل ہو جائے تو یقین کر کہ تو جنت کی حور، خدا کی پاکباز اور پیاری بندی اور دنیا کی رونق اور برکت ہے۔“

انڈیا پوسٹ نے اپنی شاعت 30 مارچ 2007ء صفحہ 11 پر اس عنوان سے 4 تصاویر کے ساتھ ہماری 3 روزہ قرآن کانفرنس کی خبر لگائی۔

Three-day annual Conference on Quran

تین دن سالانہ قرآن کانفرنس

ایک تصویر میں سامعین قرآن کلاس سن رہے ہیں اور نوٹس لے رہے ہیں۔ ایک تصویر میں منور سعید صاحب قرآن کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں برادر منیر حامد صاحب نائب امیر امریکہ برادر رشید رینو صاحب کو انعام دے رہے ہیں ایک تصویر میں خاکسار دو آدمیوں کو قرآن کریم کی آیات کے بارے میں سمجھا رہا ہے۔

خبر کا متن یہ ہے: سین ہوزے۔ انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے۔

مسجد بیت البصیر سین ہوزے میں 15 مارچ سے 18 مارچ تک سالانہ قرآن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں 200 سے زائد مرد و خواتین اور نوجوان شامل ہوئے۔ اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لوگ چینو، لاس اینجلس، فی نکس، مرسڈ، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو اور دیگر شہروں سے آئے۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور جو واشنگٹن سے آئے تھے نے کانفرنس کی غرض و غایت اور مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ ”جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔“ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید چینو نے سورۃ فاتحہ کے معانی اور تفسیر سمجھائی۔ اگلے دن بھی انہوں نے سورۃ فاتحہ کی دعا کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس دعا کے ذریعہ انسان روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ امام ارشاد ملہی نے قرآن کو صحیح طور پر پڑھنے کے طریقے سمجھائے اور سکھائے اور ان کے معانی کو سمجھنے میں اس سے کس طرح مدد مل سکتی ہے۔ منور سعید نے جو کہ واشنگٹن سے آئے تھے، نے آخری زمانے سے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ ڈاکٹر خالد شیخ آف چینو نے قرآن اور سائنس کے بارے میں بیان کیا۔ اس کانفرنس کا ایک اور پروگرام سوال و جواب بھی تھا۔ جس میں سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 31 مارچ تا 16 اپریل 2007ء صفحہ C6 پر ہماری خبر اس عنوان سے دی۔

Three-Day Koran Conference

3دن کی قرآن کانفرنس

اخبار نے لکھا کہ قریباً 200 افراد (مردوزن اور بچوں) نے 2007ء کی سالانہ قرآن کانفرنس جو کہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بیت البصیر سان ہوزے میں ہوئی تھی شرکت کی امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو نے اس موقعہ پر قرآن کریم کی پہلی سورت ''فاتحہ'' معانی سمجھائے۔ڈاکٹر خالد شیخ نے ''قرآن اور سائنس'' کے موضوع پر تقریر کی۔ امام شمشاد اس پینل کے بھی ممبر تھے۔ جنہوں نے سامعین اور شاملین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 30 مارچ تا 15 اپریل 2007ء صفحہ 6 ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان ''اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور مغربی معاشرہ'' کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو ہائی لائٹ بھی کیا ہے اور بڑے خوبصورت گول دائرہ میں یہ لکھا ہے:

''خدا تعالیٰ نے جو یہ بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق میں کچھ خلقی فضیلتیں ایسی رکھی ہیں جو دوسری تخلیق میں نہیں ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ قوام کے لحاظ سے مرد کی ایک فضیلت کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے ہرگز یہ مراد نہیں کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت ہے۔''

دراصل اس مضمون کے شروع میں ہیڈ لائن یہ ہے۔ کچھ مردوں کے لئے نصائح۔ کیونکہ پچھلی قسط میں خواتین کے لئے کچھ نصائح لکھی گئی تھیں۔ خاکسار نے شروع میں ایک اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کا ملفوظات سے یہ دیا ہے:

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔'' اس کے علاوہ

ایک اور اقتباس بھی درج کیا گیا ہے جس میں مردوں کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نصائح ہیں۔ پھر عورتوں کے حقوق کے ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی درج کیا گیا ہے۔

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصراً الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ:229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں...... چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوست کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہی یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہے۔" اس کے بعد ایک اور نصیحت حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی حقائق الفرقان سے یہ لکھی ہے:

"اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے کہ اپنے اہل خانہ کو وعظ و نصیحت کرتے رہو اور انہیں نیک باتوں کی طرف متوجہ کرتے رہو تا کہ وہ بھی عذاب سے بچیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد عورتوں کے مودب ہوا کرتے ہیں تا کہ ان کو ہر قسم کے آداب شرعیہ واسلامیہ سکھا دیں۔"

(سورۃ التحریم، حقائق الفرقان صفحہ 150)

مضمون میں اس عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تفسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے کہ

مردوں کی عورتوں پر قوّام ہونے کی حقیقی تفسیر

"سب سے پہلے تو یہ لفظ قوّام کو دیکھتے ہیں قوام کہتے ہیں ایسی ذات کو جو اصلاح احوال کرنے والی ہو۔ جو درست کرنے والی ہو۔ جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو چنانچہ قوام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا۔

پس قَوَّامُوْنَ حقیقی معنیٰ یہ ہے کہ عورتوں کو اصلاح معاشرہ کی اول ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے، ان میں کج روی پیدا ہو جائے ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو ان کے عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہو تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں۔

...... قرآن کریم سچ فرماتا ہے کہ جس کے اوپر رزق کی ذمہ داری ہو گی اسے طبعی طور پر ایک فضیلت حاصل ہو جائے گی یہ ایک واقعاتی اظہار ہے اس پر کس قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں۔"

مضمون کے آخر میں ایک یہ حدیث بھی درج ہے جہاں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے "دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اسکا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

(مسلم)

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور ای میل لکھا ہوا ہے۔

الاخبار نے عربی سیکشن کی اشاعت 5 اپریل 2007ء صفحہ 19 پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ عربی زبان میں آپ کی عربی تصانیف سے اقتباسات شائع کئے ہیں۔ اس کا عنوان اخبار نے یہ لگایا ہے

امام (مہدی) مرزا غلام احمد کی عربوں کے ساتھ محبت

خاکسار نے اس سے قبل اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس اخبار کا ایڈیٹر بھی عیسائی ہے۔ مگر حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تحریرات کو شائع کرتا ہے۔ بغیر کسی تعصب کے بلکہ دوسروں کے سامنے بھی اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ مذہب رواداری اور باہم عزت و احترام سکھاتا ہے۔

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی چار عربی کتب سے اقتباسات ہیں۔

حمامة البشریٰ جلد7 روحانی خزائن صفحہ 182-183

منن الرحمن جلد9 روحانی خزائن صفحہ 166-168

الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ جلد نمبر 18 روحانی خزائن صفحہ 311-312

آئینہ کمالات اسلام جلد نمبر 5 روحانی خزائن صفحہ 419-422

حمامة البشریٰ ” : اے عرب کے شریفو! میں دل و جان سے تمہارے ساتھ ہوں اور میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں ان کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں اور ان شاء اللہ تم مجھے اس بارے میں کامیاب پاؤ گے۔

اے میرے پیارے دوستو! تائید اسلام (اور اس کی تجدید) کے لئے خدا تعالیٰ مجھ پر خاص تجلی سے چمکا اور برکات کی بارشیں مجھ پر برسائیں اور رنگارنگ کے انعام مجھ پر کئے ہیں اور اسلام کی تنگی کے وقت اور امت خیر الانام کے تنگ عیش کے زمانہ میں خدا نے مجھے بہت سے فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارتیں دی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ان نعمتوں میں شریک کرنے کا مجھے بہت شوق پیدا ہوا اور اب تک مجھے یہی شوق ہے۔ تو کیا تمہیں بھی خواہش ہے کہ اللہ کے لئے میرے ساتھ مل جاؤ۔“

منن الرحمٰن کے اقتباس سے قبل اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالہ سے یہ لکھا کہ:

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی ہے کہ لغت عربی ام الالسنہ ہے۔ یعنی ”تمام زبانوں کی ماں“ اور یہ کہ تمام زبانیں عربی سے ہی نکلی ہیں اور یہ وہ زبان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اولاً آدم علیہ السلام کو سکھائی اور اس ضمن میں آپؑ نے دلائل دیئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء سے عرب کے ام القریٰ (مکہ) میں آنحضرتؐ خاتم النبیین کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان عربی میں قرآن کریم عطا فرمایا جو کہ تمام جہانوں کے لئے ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اور اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف سے میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور ان کی کیفیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کے لئے ایک اصل زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی نعمت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔

پھر مجھے خدائے قادر کی کلام سے معلوم ہوا کہ عربی دلائل نبوت رسول اللہ ؐ کا ایک ذخیرہ ہے اور اس شریعت کے لئے بڑی بڑی شہادتوں کا مجموعہ ہے سو میں اس خیر المنعمین کے آگے سجدہ میں گر پڑا... اور باوصف اس کے میں نے دوسری زبانوں کو دیکھا کہ گندی کے سبزہ کی طرح ہیں اور میں نے ان کے گھروں کو ویران پایا اور ان کے اہل کو مصیبتوں میں دیکھا۔ اور یہ دیکھا کہ وہ زبانیں مسافروں کی طرح کوچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔“

الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ ”اس کے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے (یعنی مسلمان بادشاہوں میں) کہ وہ عربی زبان کی اشاعت نہیں کرتے اور ترکی یا فارسی کی اشاعت کرتے ہیں اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں عربی زبان پھیلائی جاتی۔ اس لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اور اس کے رسول ؐ کی اور پاک نوشتوں کی۔ اور ہم تعظیم کی نگاہ سے ان مسلمانوں کو نہیں دیکھتے جو اس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہر میں پھیلاتے ہیں اس لئے کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اور ان کے وبال کا نشان ہے۔ اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جھک پڑے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے اور اپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے) پارہ پارہ کر دیا ہے اور ادنیٰ کو اعلیٰ کے بدلہ لے لیا ہے اور یہودیوں کی مانند ہو گئے ہیں اور اگر چاہتے تو عربی کو قومی زبان بناتے اس لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے اور اس میں قسم قسم کے عجائبات اور قدرت کی امانتیں ہیں۔“

آئینہ کمالات اسلام کے اقتباس لکھنے سے قبل اخبار نے لکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد (امام مہدی علیہ السلام) کو عربوں سے شدید محبت تھی۔ اور عربوں سے محبت آپ کے ایمان کا حصہ ہے اور اسی وجہ

سے یہ محبت خدا کے لئے اس کے رسولؐ اور اس کے دین کے لئے ہے۔ اور آپ عملی طور پر رسول کریمؐ کی اس حدیث کے مصداق تھے کہ جس میں آپؐ نے فرمایا ''حُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ '' کہ عربوں سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کی کتب میں جابجا اس بات کا اظہار ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو عربوں سے کس قدر محبت تھی اور آپ نے ان کی متعدد جگہ تعریف بھی فرمائی ہے جیسا کہ اس جگہ آئینہ کمالات اسلام کے اس اقتباس سے ظاہر ہے:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ! اے خالص عرب کے نیک اور بزرگ لوگو! سلام اے نبی کریمؐ کی زمین اور بیت اللہ عظیم کے پڑوس میں رہنے والو! تم اسلام کی بہترین امت ہو۔ اور اس بلند خدا کا سب سے بہتر گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان کو نہیں پہنچ سکتی۔ یقیناً تم شرف، بزرگی اور منزلت میں بڑھ کر ہو، تمہارے لئے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ سے جو وحی شروع کی اس کو اس نبیؐ پر ختم کیا۔ جو تم میں سے تھے اور تمہاری زمین ان کا وطن، ان کی پناہ اور جائے پیدائش تھی۔ اے اس سرزمین کے باسیو! جس کو محمد مصطفیٰؐ کے قدموں نے رونق بخشی، اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو اور تم کو راضی رکھے، میں تمہارے بارے میں اچھا ظن رکھتا ہوں۔ اے اللہ کے بندو! میری روح میں تمہاری ملاقات کے لئے بڑی تشنگی ہے۔ میں تمہارے ملکوں کو اور تمہاری جمیعت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں تا اس زمین کو دیکھوں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا۔ اور اس مٹی کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں۔ اس زمین کی صلاحیتوں اور صلحاء کو ملوں اس خطے کے مقدس مقامات اور علماء کو دیکھوں۔ اور اس کے اولیاء اور اس کے بڑے بڑے نظاروں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمہاری مٹی دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بڑی عظمت کے ذریعہ تمہاری زیارت سے مجھے خوش کرے۔

اے میرے بھائیو! میں تم سے، تمہارے ملکوں سے، تمہارے رستے کی ریت سے اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے بھی محبت کرتا ہوں اور تمہیں جو کچھ اس دنیا میں ہے اس پر ترجیح دیتا ہوں۔

اے عرب کے جگرو! تمہیں اللہ نے سابقہ برکات کے علاوہ دوسری کثیر عنایات اور بڑی رحمتوں سے نوازا ہے، تمہارے پاس وہ بیت اللہ ہے جس کی وجہ سے بستیوں کی ماں (مکہ) کو برکت دی گئی ہے۔ تم میں اس مبارک نبی کریمؐ کا روضہ ہے جس نے دنیا کے تمام کناروں میں توحید کو پھیلایا اور اللہ کے جلال کو ظاہر کیا اور روشن کیا۔ تم میں وہ قوم تھی جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کو پوری جان و دل، پوری روح اور پوری عقل سے انہوں نے دین اللہ اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ صرف تم ہی ان فضائل سے مخصوص کئے گئے ہو۔ جو تمہاری عزت نہیں کرتا وہ یقیناً زیادتی اور ظلم کرتا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام)

الاخبار نے اپنی اشاعت 5 اپریل 2007ء صفحہ 23 پر اپنے انگریزی سیکشن میں 3 تصاویر کے ساتھ ہماری نویں قرآن کانفرنس کی خبر شائع کی۔ ایک تصویر سامعین کی ہے۔ ایک تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر ارشاد ملہی صاحب، سید شمشاد احمد ناصر، منور سعید صاحب ہیں جبکہ پوڈیم سے وسیم ملک صاحب صدر جماعت خوش آمدید کر رہے ہیں۔ خبر کا متن یہ ہے:

سین ہوزے: مسجد بیت البصیر میں قریباً 200 مرد و خواتین اور بچوں نے 9 ویں سالانہ قرآن کانفرنس میں شرکت کی جو سین ہوزے کی مسجد بیت البصیر میں 15 تا 18 مارچ 2007ء کو ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے چینو، لاس اینجلس، فی نکس، مرسڈ، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو اور دیگر شہروں (جماعتوں) سے لوگ تشریف لائے تھے۔ ظہیر الدین منصور جو واشنگٹن سے تشریف لائے تھے نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

کانفرنس کی تفصیل سے خبر پہلے بھی گزر چکی ہے۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے (یہ یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے) اپنی اشاعت 6 اپریل 2007ء صفحہ 10 پر ایک بڑی تصویر کے ساتھ (سامعین) قرآن کانفرنس کی یوں خبر دی ہے۔

Members Trek to San Jose for annual conference.

سالانہ کانفرنس کے لئے ممبرز کا سفر یہ خبر Mr Matt Wrye نے دی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے افراد نے دور دراز سین ہوزے کا سفر اختیار کیا اور کانفرنس میں شمولیت کر کے اپنے مذہب کے بارے میں مزید علم سیکھا۔ دوسرے مذاہب کی طرح مسجد بیت الحمید بھی گزشتہ 20 سال سے یہاں پر ہفتہ وار تعلیمی کلاسز کا اہتمام کرتی ہے۔ حال ہی میں جب امام شمشاد ناصر یہاں آئے ہیں، تو انٹر فیتھ کی میٹنگز کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے اور وہ علاقہ کے دیگر مذہبی عمائدین، پاسٹرز، ربائی وغیرہ سے بھی ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک انٹرویو میں امام شمشاد نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے قریب ہوں تا کہ ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے سے اس کے مذہب کے بارے میں معلومات ملیں۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ دوسری کمیونٹیز کے ساتھ محبت اور احترام کے تعلقات قائم کئے جائیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا کہ اگر آپ مذہبی لیڈر رہو اور امام شمشاد سے ملاقات کرنا چاہتے ہو تو اس نمبر پر فون کر لیں۔

909-627-2252 (یہ مسجد کے دفتر کا نمبر ہے)

اردو لنک نے اپنی اشاعت 6 تا 12 اپریل 2007ء صفحہ 2 پر 5 تصاویر کے ساتھ ہماری قرآن کانفرنس کی خبر شائع کی ہے۔ سب تصاویر کے نیچے یہ لکھا ہے:

نویں سالانہ قرآن کانفرنس کے موقعہ پر لاس اینجلس سے مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور فلاڈلفیا سے برادر منیر حامد اور دیگر موجود ہیں۔ اخبار کی شہ سرخی یہ ہے:

امریکہ کے مغربی ساحل پر قرآنی علوم کی ترویج اور تدریس کے لئے نویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

قرآن کریم کی تعلیمات کو چھوڑ کر ہزیمت کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ امام سید شمشاد احمد ناصر

سان ہوزے۔ نمائندہ لنک۔ گزشتہ ہفتہ امریکہ کے مغربی ساحل پر سان ہوزے کے علاقہ میں نویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس سہ روزہ قرآن کانفرنس میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے ظہیر الدین منصور احمد صاحب اور فلاڈلفیا سے برادر منیر حامد صاحب

اور دیگر شہروں سے آنے والے 250 لوگوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا آغاز نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت البصیر، سان ہوزے میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور نے افتتاحی تقریر میں اس کانفرنس کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی اور مہمانوں کی آمد پر شکریہ کہا۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے سورۃ فاتحہ کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ امام شمشاد نے بتایا کہ یہ سورت بہت اہم ہے اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی 4 بڑی صفات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یعنی رب العالمین، الرحمٰن، الرحیم اور مالک یوم الدین اور ان صفات کے مظہر اتم حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ تھے۔ امام ناصر نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں مزید بتایا کہ اس مبارک سورت میں اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی ترغیب دی ہے جس کا ذکر انعمت علیھم میں ہے یعنی نبی، شہید، صدیق اور صالح۔ اس طرح اس سورت میں دجال کے فتنے کی خبر اور یہود و نصاریٰ کے فتنوں کی خبر کر دی گئی۔ جس سے بچنے کے لئے اس سورت کو بار بار پڑھنے اور اس کے مطالب پر عمل کرنے کی ضرورت ہے فتنہ دجال سے بچنے کے لئے امام صاحب نے بتایا کہ احادیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کرنی چاہئے جس سے فتنہ دجال سے بچنے میں مدد ملے گی۔ اس وقت قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے ہی میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات کو چھوڑ کر ہزیمت کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اس سہ روزہ کانفرنس میں دیگر مقررین میں سے ایک امام ارشاد احمد ملہی تھے جنہوں نے شرکاء کو قرآن کریم کو باترجمہ سیکھنے کی ترغیب دلائی۔ اور اس کے لئے کئی رموز سکھائے۔ ڈاکٹر خالد شیخ آف چینو نے سلائیڈز شو دکھاتے ہوئے قرآن اور سائنس کے موضوع پر نہایت ہی دلچسپ ارو موثر لیکچر دیا۔ اس کانفرنس کے دوران نوجوانوں کے ساتھ دو سوال وجواب کی نشستوں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں نوجوانوں کے موجودہ معاشرہ میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا جواب دیا گیا۔ سوالات کے جواب دینے کے لئے ایک پینل بھی مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں

امام سید شمشاد ناصر، امام ارشاد ملہی، منور سعید اور امام ذکی کوثر شامل تھے۔ فلاڈلفیا سے آئے ہوئے منیر حامد صاحب اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے انہوں نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے شرکاء کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرائی کہ جب اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ کی آیات نازل ہوئیں تو اس کے معانی کے ساتھ ساتھ اس میں ایک راز کی خبر بھی تھی جو اس وقت صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سمجھ آئی اور وہ خبر رسول اللہؐ کے وصال کی خبر تھی۔ انہوں نے کہا ایسے رموز کو سمجھنا صرف قرآن سے محبت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم قرآن کو زندہ کتاب بنائیں گے تو یہ کتاب ہمیں بھی زندگی بخشے گی۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی 12 اپریل 2007ء کی اشاعت میں نصف سے زائد صفحہ پر 10 تصاویر کے ساتھ ہمارے قرآن کانفرنس کی خبر دی۔ جس میں تمام مقررین لیکچر دیتے ہوئے دکھائی دے رہے اور سامعین بھی بیٹھے ہیں۔ سامعین کی قرآن کے بارے میں راہنمائی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جارہے ہیں۔ خبر کی تفصیل قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنی 14 اپریل 2007ء کی اشاعت میں

Ask the Clergy by Imam Shamshad A. Nasir

خاکسار نے اس اخبار کا تعارف پہلے کروا دیا ہوا ہے۔ اس اخبار نے عوام کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک فورم بنایا ہے۔ جس میں زیادہ تر خاکسار ہی سوالوں کے جواب دیتا رہا ہے۔ اس اشاعت میں ایک سوال یہ آیا تھا۔ کیا اس وقت کوئی نبی زندہ (جسمانی طور پر) ہے؟

اس کا جواب خاکسار نے یہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو دو وجوہات کی بناء پر مبعوث کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جب خدا کسی نبی کو شریعت دے کر بھیجے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ تشریف لائے یا پھر محمدؐ نئی شریعت کے ساتھ تشریف لائے۔ اور پھر انہی شریعتوں کے تابع نبی آئے جیسے حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ

کی شریعت کے تابع تھے۔ جیسا کہ آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ میں حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تحت ہوں۔ موسیٰؑ کی شریعت اور قانون کو برباد کرنے نہیں آیا۔

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمدؐ سب نبیوں کے بڑے اور افضل نبی ہیں جو شریعت لے کر آئے۔ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کی امت سے آپؐ کا پیروکار آپؐ کا تابع جس کو امام مہدی کا درجہ دیا جائے گا اور مسیح موعودؑ کا لقب ملے گا۔ آخری زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آئے گا اور آپؐ کے تابع ہو گا۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے اس کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ آپ 1835ء میں پیدا ہوئے اور 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپ قادیان انڈیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت آج تک جاری ہے۔ اس وجہ سے اس وقت جسمانی طور پر کوئی نبی زندہ نہیں ہے۔

اسی طرح اس میں ہی ایک اور سوال کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ اسلام کا ایسے لوگوں کے بارے میں کیا نظریہ ہے جو قدرتی آفات کا شکار ہوتے ہیں۔ حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب سے اس کا جواب لکھا گیا۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 اپریل 2007ء صفحہ B-4 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

Muslims and Christians Hold Open Dialogue.

مسلمان اور عیسائی آپس میں فراخدلانہ گفتگو کر رہے ہیں

سٹاف رپورٹر کے ذریعہ انہوں نے خبر میں لکھا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اور عیسائیوں کے ایک گروپ نے آپس میں 24 مارچ کو ایک کھلے عام گفتگو کا اہتمام کیا جو کہ لاس اینجلس ویسٹ کے علاقہ میں ہوا۔ اس گفتگو کا مقصد آپس میں تعلقات میں مضبوطی ایک دوسرے کو سمجھنا اور احترام پیدا کرنا تھا۔ 50

سے زائد افراد نے اس میں شرکت کی۔ ابراہیم نعیم نے۔ حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سپیکرز کا تعارف کرایا۔

اس موقعہ پر پہلے سپیکر علاقہ کے چیف آف پولیس Mr John Neu تھے۔انہوں نے پولیس کے ذرائع کے مطابق بتایا کہ پولیس کس طرح علاقے میں جرائم کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اسی طرح بتایا کہ پولیس کا محکمہ کس طرح لوگوں کو بہترین واقفیت اور معلومات عامہ دینے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اس کے بعد پاسٹر ایوان جو کہ سالویشن آرمی کے تھے نے خطاب کیا۔ انہوں نے عیسائی عقیدے کے مطابق کفارہ اور نجات کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا۔

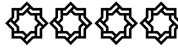
امام شمشاد آف احمدیہ مسلم جماعت نے 5 ارکان اسلام اور 6 بنائے اسلام کے بارے میں مختصراً تعارف کرایا۔ اس کے بعد دلچسپ سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ سوالوں میں مختلف قسم کے سوالات تھے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا تصور مرنے کے بعد کیا ہو گا۔ اور نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اس خبر کے ساتھ ایک تصویر بھی دی گئی ہے جو کہ خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے ہے۔ خاکسار نے ہاتھ میں ایک میگزین بھی اٹھایا ہوا ہے جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آرہی ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 2 مئی 2007ء صفحہ 29 پر ہماری مذکورہ بالا خبر مسلمانوں اور عیسائیوں کا کھلا تبادلہ خیالات 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر دی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار نے ہاتھ میں میگزین اٹھایا ہوا ہے اور پوڈیم سے تقریر کر رہا ہے۔ اس میگزین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نمایاں ہے جسے دکھایا جا رہا ہے۔ دوسری تصویر میں پاسٹر ایوان پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر ایک گروپ فوٹو ہے جس میں عیسائی حضرات اور خاکسار اور برادر علیم ہیں۔ چوتھی تصویر میں خاکسار چیف پولیس، اسسٹنٹ چیف پولیس اور پولیس کے دیگر ممبران سے گفتگو کر رہا ہے۔

اس خبر میں جو زائد بات لکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ امام شمشاد نے 5 ارکان اسلام بیان کرنے کے بعد حاضرین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی نے امن کو قائم کرنے کی سیدھی راہ بھی بتائی ہے اور حضرت عیسیٰ اور عیسائیت کے بارے میں اسلامی نقطہ نگاہ کو بھی پیش کیا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، ہر شخص کو اپنی صلیب خود اٹھانا ہو گی۔

امام نے کہا کہ قرآن کریم اور بائبل کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ اس جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ امام شمشاد نے بائبل سے حوالے بھی پیش کئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 26 جنوری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط34

دی سن سین برناڈینو نے اپنی اشاعت 2 مئی 2007ء صفحہ A8 پر ایک خبر دی ہے یہ خبر لکھنے والے دو رپورٹر ہیں Megan Blaney اور Mona Shadia ۔ خبر کا عنوان ہے:

Area Muslims unhappy with Veto of Iraq Exit Date.

اخبار لکھتا ہے کہ: علاقہ کے مسلمان امریکہ کے اس بات پر ویٹو کرنے پر ناخوش ہیں کہ وہ عراق سے انخلاء کرے۔ اس سلسلہ میں بہت سارے مسلمانوں کے اس خبر میں انٹرویوز ہیں اور مختلف لوگوں نے اور مسلمان لیڈروں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جسے اخبار نے لکھا ہے۔ خاکسار کے بارے میں اخبار نے لکھا:

احمدیہ امام آف مسجد بیت الحمید چینو نے کہا ہے کہ وہ سیاسی آدمی نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات کہتا ہوں کہ صدر (امریکہ بش) کو کانگریس کے خیالات اور جذبات کا احترام کرنا چاہئے نہ کہ ویٹو کرے۔ اخبار نے احمدیوں کے بارے میں مزید لکھا کہ دوسرے مسلمان احمدیوں کے بعض عقائد کی وجہ سے ان سے اختلاف رکھتے ہیں خصوصاً جہاد اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں۔ اس کے علاوہ نماز اور روزہ کے بارے میں ایک ہی بات ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ امریکن شہری کی حیثیت میں کہوں گا کہ ہمیں ''امن'' کا قیام جنگ کے ذریعہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں انسانیت کے ناطے دیکھنا چاہئے کہ اس وقت تک عراق میں کتنے لوگ مارے گئے ہیں؟

ڈیلی بلٹن نے بھی اپنی اشاعت 2 مئی 2007ء کو مندرجہ بالا خبر ایک ہی عنوان کے تحت دے کر مختلف سیاسی اور مذہبی خصوصاً مسلمان لیڈروں کے بیانات شائع کئے ہیں۔ جس میں خاکسار کا بھی انٹرویو ہے۔ اور خاکسار کے انٹرویو کے حوالہ سے وہی بات لکھی ہے جو اوپر درج کی جاچکی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 11 مئی 2007ء صفحہ B-36 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے خبر کا عنوان ہے۔

”قرآن کانفرنس میں 200 لوگ شامل ہوئے۔“

اخبار میں سان ہوزے میں نویں سالانہ قرآن کانفرنس کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ خبر کا متن وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات میں گزر چکا ہے۔ جو تصویر شائع کی ہے وہ سامعین کی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 17 مئی 2007ء صفحہ 13 پر 11 تصاویر کے ساتھ ہماری ایک بہت اہم خبر قریباً پورے صفحہ پر محیط دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ کی توسیع

کیلیفورنیا (نمائندہ خصوصی) مؤرخہ 28 اپریل 2007ء سلور سپرنگ میری لینڈ کی مسجد بیت الرحمٰن کے توسیعی پروگرام کا انعقاد ہوا، اس موقعہ پر مرکزی حکومت اور علاقائی حکومت کے اکابرین کے علاوہ امریکہ کے 56 سے زیادہ شہروں سے آئے ہوئے مسلمان مردو خواتین نے اپنے ہاتھوں سے بنیادی اینٹیں رکھنے کا شرف حاصل کیا۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے سب سے پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد دیگر مسلمان علماء اور مردو خواتین نے اپنے اپنے ہاتھوں سے بنیادی اینٹ رکھی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور پھر اسکے ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف اکابرین شہر نے حاضرین سے خطاب کیا منٹگمری کاؤنٹی کے چیف ایگزیکٹو محترم جناب آزق لگٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کے توسیعی پروگرام کو علاقے میں اچھا اضافہ بیان کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مسجد سے منسلک لوگوں کی انسانیت کے لئے کی گئی خدمات قابلِ قدر ہیں ان کے بعد جناب محترم تھوماس مینجر (چیف پولیس) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مقامی مسلمانوں کی خدمات کی تعریف کی،

شہر میں امن و امان کے معیاروں کو بلند رکھنے کے سلسلہ میں ان کے تعاون اور کردار کو سراہا انہوں نے اپنی تقریر میں خصوصی طور پر امام شمشاد کی ذاتی خدمات کو بھی سراہا اور تعریف کی۔

دیگر اکابرین جنہوں نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مقامی مسلمانوں کی تعریف کی ان میں ربیکا و یگز ایگزیکٹو ڈائریکٹر منٹگمری کونٹی، کونسل ممبر جورج لیونتھال اور ڈاکٹر ٹیڈ ڈوور جو کہ پریسبیٹیرین چرچ بالٹی مور سے تعلق رکھتے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر احسان اللہ ظفر (امیر جماعت امریکہ) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا۔

تصاویر میں ایک ہیڈ ٹیبل پر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر (سابق امیر جماعت امریکہ) اور پیچھے ڈاکٹر میر داؤد صاحب اور عبدالشکور صاحب بیٹھے ہیں جبکہ پوڈیم پر چیف پولیس تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں پریسبیٹرین چرچ کے ڈاکٹر ٹیڈ ڈوور تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار (سید شمشاد احمد) اینٹ رکھ رہا ہے۔ ایک تصویر میں داؤد حنیف صاحب اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں برادر کریم آف شکاگو اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں بی بی امۃ القیوم مرحومہ (اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم بنت حضرت مصلح موعودؓ) اینٹ رکھ رہی ہیں۔

ایک فوٹو میں مہمان کھانا لے رہے ہیں جن میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر بھی نمایاں ہیں۔ ایک تصویر میں سامعین مسجد کے اندر پروگرام سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں دیگر معززین اینٹ رکھ رہے ہیں اور ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب دعا کرا رہے ہیں۔ اس تصویر میں مہمانوں کے علاوہ ملک مسعود احمد صاحب سابق نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب، حافظ سمیع اللہ صاحب، سیکرٹری وقف نو، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، ظاہر احمد مصطفیٰ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ لاس اینجلس، میر داؤد احمد صاحب اور دیگر احباب شریک ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نیویارک نے اپنی اشاعت 17 مئی تا 23 مئی 2007ء صفحہ 17 پر 12 تصاویر کے ساتھ پورے صفحہ پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے:

میری لینڈ کے شہر سلور سپرنگ میں مسجد بیت الرحمٰن کی توسیع کے سلسلے میں خصوصی پروگرام

مقامی معززین کے علاوہ امریکہ کے 65 سے زائد شہروں سے آئے ہوئے مسلمان مرد و خواتین نے اپنے ہاتھوں سے توسیع بنیاد رکھنے کا شرف حاصل کیا۔

منٹگمری کے چیف ایگزیکٹو نے خصوصی خطاب کیا، توسیعی منصوبے کا خیر مقدم۔ تھوماس مینجر نے امام شمشاد کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ خبر کا متن قریباً قریباً وہی ہے اس اخبار نے بھی 12 تصاویر شائع کی ہیں۔ جو پہلے اخبار نے نہیں دیں۔ اس میں ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب (سابق امیر جماعت امریکہ) کے ساتھ کچھ مبلغین ظفر سرور صاحب، ارشاد ملہی صاحب، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، داؤد حنیف صاحب اور ظہیر احمد باجوہ صاحب ہیں۔ باقی تصاویر قریباً وہی ہیں۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 19 مئی 2007ء ''مذہب'' کے تحت صفحہ A-14 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان A Salute to the Greatness of Mothers شائع ہوا۔ جس کا مطلب ہے ''ماؤں کی عظمت کو سلام''

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ کچھ دن پہلے سارے امریکہ میں ''ماں کا دن'' منایا گیا۔ اور لوگوں نے اپنی ماؤں کو وزٹ کیا۔ انہیں تحائف پیش کئے، انہیں ریسٹورانٹس میں کھانے پر لے گئے اور ان کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ میں نے کہا کہ یہ بہت اچھی بات ہے، لیکن یہ صرف ''سال میں ایک دن نہیں ہونا چاہئے۔''

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ سارا سال ہی اسی طرح خوش مزاجی، احترام، محبت اور اس قسم کے دلی جذبات کے ساتھ پیش آئیں اور ان کی خدمت کریں ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ ماں ایک ہستی ہے جس نے ہمیں جنم دیا ہماری پرورش اور تربیت کی، ہماری وجہ سے اس نے تکالیف برداشت کیں، اپنے آرام کو ہم پر ترجیح دی۔ ہو سکتا ہے بعض اوقات وہ خود بھوکی رہی ہو اور ہمیں کھانا دیا ہو۔ ہم نے اپنے اخلاق اور روحانیت کو ماں کی گود میں سیکھا۔ ماں

وہ عظیم ہستی ہے جس نے ہماری ہر ایک ضرورت کا خیال رکھا اور ہماری پریشانیوں کو خود برداشت کیا۔ اس لئے ہم اس کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

خاکسار نے اسی مضمون میں مزید لکھا کہ ”ماں کے دن“ منائے جانے والے دن میں امریکہ کے 60 سے زائد شہروں میں ماؤں نے ریلیز نکالیں اور احتجاج کیا۔ جس میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ عراق سے ان کے بچے واپس بلائے جائیں۔ یہ ان کی بچوں کے ساتھ محبت ہے جو کہ قدرتی بات ہے۔

میں نے لکھا کہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے میں اس وقت والدین کی محبت، عظمت اور احترام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کو لکھنے لگا ہوں۔

خاکسار نے قرآن کریم کی آیت 31:15 کا ترجمہ لکھا:

”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں مکمل ہوا۔ اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔“

سورۃ بنی اسرائیل آیت 24 کا بھی ترجمہ پیش کیا گیا:

”اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔(17:24)“

خاکسار نے حدیث نبوی ﷺ بھی نقل کی جس میں حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے زیادہ حسن سلوک کس سے کروں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر فرمایا تمہارا باپ۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے۔(یہ بھی تین مرتبہ فرمایا) کہ جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکا۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں میں ہے۔ پس یہاں امریکہ میں جو صرف ایک دن اس کام کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔ جسے "Mother Day" کہا جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں اور ہر روز، اپنے ماں باپ کے ساتھ شفقت، محبت، پیار اور احسان کا سلوک کریں۔ جس قدر بھی ہم ماں سے محبت کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں گے اس قدر ہم دنیا میں بھی کامیابی حاصل کریں گے۔ پس عہد کریں کہ ہم آئندہ ایسا ہی کریں گے۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ امام شمشاد بیت الحمید چینو کی مسجد کے امام ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنے اشاعت 18 مئی تا 24 مئی 2007ء صفحہ 2 پر دو تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر دی ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن، سلور اسپرنگ، میری لینڈ کی توسیع

ایک تصویر میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ توسیع کی بنیادی اینٹ رکھ رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر کے ساتھ مبلغین کرام ظفر سرور صاحب، ارشاد ملہی صاحب، داؤد حنیف صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد (امیر جماعت امریکہ) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب اور دیگر غیر مسلم معززین ہیں اور خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات نے دیا ہے۔

چینو ہلز چیمپئن نے اپنی اشاعت 19 تا 25 مئی 2007ء صفحہ B-4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ میرا مضمون انگریزی میں شائع کیا ہے جس کا عنوان "ماؤں کی عظمت کو سلام" ہے۔ مضمون کا متن وہی ہے جو اس سے قبل اوپر گزر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طبقہ، ہر سوسائٹی، ہر مکتبہ فکر کے لوگوں میں اسلام کی حسین تعلیم موقع و عمل کے مطابق بیان کرنے کی توفیق ملی۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 24 مئی 2007ء میں 11 تصاویر کے ساتھ قریباً پورے صفحہ پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

مجلس انصار اللہ لاس اینجلس شرقی کا ایک روزہ بارہواں سالانہ اجتماع

اخبار نے لکھا(لاس اینجلس 13 مئی 2007ء): اس شاندار تعلیمی اور تربیتی اجتماع کا انعقاد تہجد کی نماز سے ہوا۔ نماز فجر جو امام شمشاد نے پڑھائی کے بعد انہوں نے سورۃ قلم کی آیات کے حوالے سے درس القرآن بھی دیا اور حاضرین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی تلقین کی۔

کارروائی اجتماع کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت ہوا جس میں انصار نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں بھی احباب نے بڑے ذوق اور شوق سے حصہ لیا۔ جس میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، تیار تقریر، بغیر تیاری کے تقریر (فی البدیہہ) معلومات عامہ، معائنہ مشاہدہ اور پیغام رسانی کے بڑے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ اسکے بعد ظہرانہ اور پھر نماز ظہر ادا کی گئی۔

اجلاس کا آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ہوا۔ ڈاکٹر شیخ صاحب نے قرآن اور سائنس کے بارے میں اپنی تحقیق پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی ترقیات کے باعث جو باتیں آج سائنس دانوں کے علم میں آئی ہیں انہوں نے قرآنی آیات سے ثابت کیا کہ ان امور کا ذکر قرآن کریم میں 1400 سال پہلے فرمادیا گیا تھا کس طرح کائنات کا آغاز ہوا اور پھر کس طرح اس پر زندگی کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ”پاک باز زندگی ایک جہد مسلسل“ انہوں نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا کہ پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت سے ہی انسان معاشرے کی تطہیر کر سکتا ہے۔ جب تک انسان خود پاک نہ ہو وہ کب دوسروں کو پاک کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے تقویٰ وطہارت کے حصول کے 3 بڑے ذرائع بھی بیان کئے۔ تدبیر اور مجاہدہ، دوسرے دعا اور تیسرے صحبت صالحین۔ اجلاس

کے آخر پر سوال و جواب بھی ہوئے۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب، سید شمشاد احمد ناصر اور انور خان صاحبنے سوالوں کے جواب دیئے۔

تصاویر میں ایک تصویر ڈاکٹر طاہر خان صاحب، انور محمود خان صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، سمیع خان صاحب، برادر علیم صاحب، پوڈیم سے تقاریر اور تلاوت و تقاریر کے مقابلہ میں بول رہے ہیں۔ ایک ہیڈ ٹیبل کی ہے۔ جس میں ڈاکٹر حمید الرحمن صدارت کر رہے ہیں۔ ان کے ایک طرف خاکسار ہے دوسری طرف زعیم انصاراللہ سید راشد صاحب ایک تصویر میں مونس چوہدری بیڈ منٹن کھیلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک گروپ فوٹو ہے ایک میں انصار کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ ایک تصویر میں کھانا تقسیم کیا جارہا ہے۔ ایک میں والی بال کھیلا جارہا ہے۔

وکٹر ول ڈیلی پریس نے اپنی اشاعت 26 مئی 2007ء میں اپنے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے اس عنوان سے ہماری خبر دی۔

Muslim Cleric Speaks his Religion

مسلم عالم اپنے مذہب کے بارے میں تعلیم بیان کرتا ہے۔

وکٹر ول۔ امام شمشاد جو کہ پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس وقت امریکہ کی تین ریاستوں کیلیفورنیا، نواڈا اور ایروزونا میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 9/11 کے بعد انہیں اور دیگر لوگوں کو متشدد قسم کے لوگوں کی طرف سے دھمکیاں ملی ہیں۔ لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ امام کے معانی بھی انہوں نے سمجھائے کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی جو اپنے مذہب کے بارے میں تعلیم و تربیت دیتا ہے، انہوں نے مزید بتایا کہ اسلام کے معانی بھی ”امن“ کے ہی ہیں۔ امن کے علاوہ ان کا مذہب اور کچھ پیش نہیں کرتا۔ اور اسلام قطعاً کسی کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم ایسے اقدام کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ ہر مذہب کچھ نہ کچھ متشدد قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو متشدد انہ طریق سے اپنے خیالات کو دوسروں پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ بہت زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو امن پسند ہے۔ امام

شمشاد احمدیہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو چینو میں رہتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ اس انٹرویو کی اگر آپ ویڈیو دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہاں پر دیکھ سکتے ہیں۔

vdailypress.com

ہفت روزہ اردو لنک اپنی 25 مئی تا 31 مئی 2007ء کی اشاعت صفحہ 5 پر کمیونٹی نیوز کے تحت اس عنوان سے خبر دیتا ہے۔

مجلس انصار اللہ لاس اینجلس شرقی کا ایک روزہ بارہواں سالانہ اجتماع

اس اخبار نے بھی تفصیل کے ساتھ انصار اللہ کے اجتماع کی خبر دی ہے۔ خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے اوپر گزر چکا ہے۔ اخبار نے ایک گروپ فوٹو کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 2 تا 8 جون 2007ء صفحہ C-5 پر ہماری ایک مختصر خبر دی ہے۔ جس کا عنوان ہے:

مسلم لیڈر توسیعی منصوبہ کی بنیادی اینٹ رکھنے کی تقریب میں شرکت کرتا ہے

اخبار لکھتا ہے کہ لوکل مسلم لیڈر امام شمشاد ناصر جو کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی چینو سے تعلق رکھتے ہیں اور ڈاکٹر حمید الرحمن صدر جماعت لاس اینجلس نے اپریل میں مسجد بیت الرحمن کی توسیعی منصوبہ کی تعمیر کا سلسلہ میں جو تقریب میری لینڈ میں ہوئی تھی میں شرکت کی۔ اس تقریب میں ملک کے 65 شہروں سے آئے ہوئے لوگوں نے شرکت کی تھی۔

اس تقریب کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت میں لنچ بھی سرو کیا گیا تھا۔ اور مہمانوں کو تحائف بھی دیئے گئے تھے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت یکم جون 2007ء صفحہ 10 پر نصف سے زائد صفحہ پر اس عنوان سے خبر دی۔

Local Imam takes part in special Ceremony.

یہ خبر کرسٹینا چانس نی سٹروم نے دی۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید نے ایک خصوصی تقریب میں جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں منعقد ہوئی تھی میں شرکت کی۔ وہ تقریب مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) کی توسیع کا منصوبہ تھا۔ یہاں اس موقعہ پر نئی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا تاکہ مسجد بیت الرحمن کو مزید وسیع کیا جاسکے یہ تقریب 28 اپریل کو ہوئی تھی۔

اخبار نے لکھا کہ اس وقت مسجد میں 1300 لوگوں کی جگہ ہے۔ امام شمشاد نے بتایا کہ اس تقریب کے موقع پر بہت سے سرکاری اعلیٰ شخصیات نے تقاریر کیں، یہ تقریب ہمارے لئے بہت اہم تھی کیونکہ اس کے ذریعہ ہم دوسرے لوگوں کو اپنے قریب کرسکتے ہیں۔ (اس کے بعد اخبار نے عمارت کے توسیعی منصوبہ کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا مزید تعمیر کیا جائے گا) امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اس موقع پر جو سرکاری افسران موجود تھے سب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو بھی سراہا۔

نسیم رحمت اللہ آف کلیولینڈ (نائب امیر امریکہ) نے بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ انسانیت کی خدمت زیادہ سے زیادہ کی جائے کیونکہ یہ ان کا مذہبی فریضہ ہے۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ لاس اینجلس اور چینو کے علاقہ میں ہم ہر ہفتہ ایسے لوگوں کی مدد کرنے جاتے ہیں جو غریب ہیں یا جن کے پاس زندگی گزارنے کے وسائل پورے نہیں ہیں۔ خصوصاً اس موقعہ پر ہمارا ایک گروپ مستقلاً کھانے کی فراہمی کرتا ہے۔

اس تقریب کی ایک خاص خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے امام شمشاد نے بتایا کہ اس سے ہمیں ایسے لوگوں کو مزید قریب کرنے کا موقع ملا جو مذہبی ہیں اور امن پسند ہیں۔ اور اس سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں بھی مدد ملی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا مذہب ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ ہم اپنے اندر ”برداشت“ کا مادہ پیدا کریں، حوصلہ دکھائیں اور اس سے امن کے قیام میں مزید مدد اور تقویت ملتی ہے۔ نسیم رحمت اللہ نے بھی یہ بات بتائی کہ ہمیں ایک دوسرے کو گلے لگانا چاہئے، ایک دوسرے سے تعلقات بڑھانا چاہئیں۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن 5 جون 2007ء صفحہ 27 پر ہماری خبر 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر شائع کی ہے۔

اس خبر میں مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ میری لینڈ میں توسیعی منصوبہ کے لئے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب کی خبر ہے۔ خبر کی تفصیل اور متن قریباً وہی ہے جو اوپر دوسرے اخبارات میں آئی ہے۔ تصاویر میں ایک تصویر میں سب سے اوپر محترمہ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ (مرحومہ) اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم (امیر جماعت امریکہ) سنگ بنیاد کی اینٹ رکھ رہی ہیں اور ان کے ساتھ محترم ظاہر مصطفیٰ احمد صاحب ہیں۔ دوسری تصویر میں کونٹی چیف پولیس تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر سابق امیر جماعت امریکہ مبلغین کرام کے ساتھ اور مہمانوں کے ساتھ کھڑے دکھائی دے رہے ہیں جبکہ ایک تصویر سامعین کی ہے جو تقریب میں بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 5 جون 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء کا خلاصہ نصف سے زائد صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خطبہ کا عنوان ہے: " رَحْمَةُ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ ﷺ الَّتِيْ لَا مَثِيْلَ لَهَا"

رسول کریم ﷺ کی رحمت جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اخبار نے لکھا کہ امام مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے روحانی عالمگیر امام ہیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی "بے مثال رحمت" کے بارے میں بیان کیا۔ آپ نے سورۃ توبہ کی آیت 128 تلاوت کی۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ:128)

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی اعلیٰ ترین مثال کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور فرد میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیونکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جس کے نور سے دنیا نے فیض پایا۔ فیض پا رہی ہے اور ان شاء اللہ فیض پاتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی پڑھا اور اخبار نے اسے لکھا:

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا......

وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین، جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔"

آپ نے قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ پیش فرمایا: یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا: پس یہ ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا اسوہ اور آپ کے بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے جذبات، وہ پیارا رسول ﷺ انتہائی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جب تم تکلیف اٹھاتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہ کر کے اٹھاؤ گے۔ فرمایا: آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ کیا کیا تکلیفیں تھیں جو دشمن نے آپ کو نہ دیں۔ آپ کے ماننے والوں کو نہ دیں۔ لیکن پھر بھی آپ ان لوگوں کی بھلائی کی خواہش کرتے تھے۔ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکیں۔ اپنا دفاع کیا تو اس حد تک کہ وہ دفاع سے آگے نہ بڑھے، بدلہ یا

دشمنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان کو بچانے کے لئے اس حد تک بے چین تھے کہ اپنی جان ہلکان کر رہے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ ان کافروں اور مشرکین کو خبردار کر کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو ایک عذاب تمہارے لئے منہ کھولے کھڑا ہے تو اس رحمۃ للعالمین کی حالت انتہائی کرب اور تکلیف کی حالت ہو جاتی ہے۔ بے چین ہو کر ان کے سیدھے راستے پر آنے کے لئے گڑ گڑا کر دعائیں کرتے ہیں لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے درپے ہو۔ کیوں اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں دھکیل رہے ہو۔ اس حد تک حالت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ (الکھف :7)

پس اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا تُو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا......

پھر آپ مومنوں کے لئے بھی کتنے حریص تھے اس کا اظہار بھی اس آیت میں ہے ایمان لانے والوں کو دیکھ کر آپ کو بڑی خوشی ہوئی تھی اور ان کو مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا پیار اور قرب حاصل کرنے کے لئے آپ راہنمائی فرماتے تھے۔

حضرت امام نے مزید فرمایا کہ آج آئے دن مغرب کے کسی نہ کسی ملک میں اور آنحضرت ﷺ کے خلاف مختلف طریقوں سے غلط پروپیگنڈا کر کے آپ کے مقام کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے، گزشتہ دنوں ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے ایک ہرزہ سرائی کی جس میں آنحضرت ﷺ اور اسلامی تعلیم اور قرآنی تعلیم کے بارے میں انتہائی بے ہودہ اور ظالمانہ الفاظ کا استعمال کیا۔ جہاں بھی اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے متعلق اس قسم کی بے ہودہ گوئی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں، اس ملک میں، جماعت احمدیہ جواب دیتی ہے، ہالینڈ والوں کو بھی میں نے کہا تھا کہ اخباروں میں بھی لکھیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے تصور ان کے ذہنوں میں پیدا کریں تا کہ عوام کے ذہنوں سے اس اثر کو زائل کیا جائے دراصل اسلام ہی ہے جو اس زمانے میں مذہب اور خدا کے عقلی

اور حقیقی تصور پیش کرتا ہے۔ اس طرح اگر تو یہ لوگ جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس قسم کی لغو اور بے ہودہ باتیں لاعلمی یا کم علمی کی وجہ سے کرتے ہیں تو ان کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کیا ہے۔ لیکن اگر ان کے دل صرف بغض اور کینے سے بھرے ہوئے ہیں اور کچھ سننے کے لئے تیار نہیں تو پھر اتمام حجت ہو جائے گا۔

مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ میں مزید بتایا۔ اخبار لکھتا ہے کہ ہالینڈ کے چیمبر آف پارلیمنٹ جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا جہاں تک تعلق ہے لگتا ہے اس کے دل میں تو اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم اور مسلمانوں کے لئے بغض اور کینہ انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔

جس کا اظہار اس نے گزشتہ دنوں ایک انٹرویو میں کیا تھا۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کے بارے میں کہتا ہے کہ اگر وہ آج ہالینڈ میں ہوتے تو نعوذ باللہ دہشت گرد قرار دے کر ملک سے نکالتا۔ فرمایا: تم نے کیا نکالنا ہے تم تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ دیکھنے والے ہو جب محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیواؤں کی اکثریت ہر جگہ دیکھو گے۔ آنحضرت ﷺ کے دعویٰ سے لے کر آج تک کیا کیا کوششیں ہیں جو مخالفین نے نہیں کیں کیا وہ کامیاب ہو گئے؟ آج دنیا میں ہر جگہ ہر ملک میں، چاہے وہاں مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہے یا زیادہ روزانہ پانچ وقت بلند آواز سے اگر کسی نبی کا نام پکارا جاتا ہے تو وہ اس رحمۃ للعالمین کا نام ہے۔...... پس ہم انہیں اتمام حجت کے لئے اس رؤف اور رحیم نبی کے حوالے سے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ تم جیسے لوگوں کو بھی آگ کے عذاب سے بچانے کے لئے بے چین رہتا تھا۔

امام مرزا مسرور احمد نے فرمایا:

یہ احمدیوں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس رؤف و رحیم نبی کی زندگی کے ہر حسین لمحے کی تصویر ان لوگوں تک پہنچائیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے دہشت گردی کی تعلیم دی تھی ان کو بتلائیں کہ اسلام کی جنگوں میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے ساتھ کیا نرمی اور احسان اور رحم کے سلوک کی اسلام کی تعلیم ہے۔ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر قیدیوں کے لئے رحم کے جذبات تھے۔ وہ قیدی جو جنگی قیدی تھے جو جنگ میں اس غرض سے شریک تھے کہ مسلمانوں کا قتل کریں

ان سے شفقت اور رحم کا سلوک ہے۔ آج اس سراپا رحمت ورافت پر یہ الزام لگانے والے یہ بتائیں کہ جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرا کر جو وہاں کی تمام آبادی کو جلا کر بھسم کر دیا تھا، بچے بوڑھے، عورتیں، مریض سب کے سب چشم زدن میں راکھ کا ڈھیر ہو گئے تھے...... کیا یہ ہیں اعلیٰ اخلاق؟ جن کے انجام دینے والوں کو یہ لوگ امن پسند اور امن قائم کرنے والا کہتے ہیں۔ عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو یہ لوگ کیا نام دیتے ہیں۔ تم لوگ یاد رکھو کہ ان تمام زیادتیوں کے باوجود اسلام کا خدا جس نے اپنے پیارے نبی، جو ہر ایک کے لئے رؤوف رحیم تھے، پر جو تعلیم اتاری ہے وہ اتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر وہ سمجھنے والے ہوں تو سمجھ جائیں۔

ایک آیت کا میں ذکر کرتا ہوں:

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۱﴾ (الفرقان: 71)

پس اس ارشاد کی روشنی میں ان لوگوں کو اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے، مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی بجائے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ آج مغرب میں جو بے شمار برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ اپنے گربان میں نہ جھانکنے کی وجہ سے ہیں، تمہارے گھروں کے چین اور سکون جو برباد ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ نہ کرنے کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اب بھی اپنے خدا کو پہچان لو اور اس کے پیارے کے بارے میں بے ہودہ گوئیوں سے باز آجاؤ اور رحیم خدا کو پکارو کہ وہ بخش دے۔

مرزا مسرور نے خطبہ میں مزید فرمایا کہ احمدیوں سے میں پھر کہتا ہوں کہ اپنے اوپر اسلام کی تعلیم لاگو کرتے ہوئے ان عقل کے اندھوں یا کم از کم ان لوگوں کو جو ان کے زیر اثر آرہے ہیں اور خدا کے پیاروں سے ہنسی اور ٹھٹھے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ان کو سمجھائیں کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو نہ تمہاری بقا ہے اور نہ تمہارے ملکوں کی بقا ہے۔ پس اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اس محسن انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی ذات پر حملے بند کرو۔

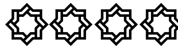
ہفت روزہ نوائے پاکستان کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 14 تا20 جون 2007ء صفحہ 12 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

لاس اینجلس کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا اہتمام

اخبار لکھتا ہے: نوائے پاکستان رپورٹ: چینو لاس اینجلس کیلیفورنیا کی جامع مسجد میں پچھلے دنوں امام شمشاد احمد کی نگرانی میں سیرت النبیؐ کے سلسلے میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ میں خاصی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔

تصاویر کی تفصیل یہ ہے: مونس چوہدری، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، ڈاکٹر حمید الرحمٰن تقاریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر سامعین کی ہے اور ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی جس پر مونس چوہدری، انور خان اور خاکسار بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 فروری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط35

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ء صفحہ 15 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری خبر 7 تصاویر کے ساتھ تفصیل سے شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

مسجد بیت الحمید چینو، کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد

آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں: سید شمشاد ناصر

اخبار نے خبر کی تفصیل یوں دی ہے: پچھلے دنوں مسجد بیت الحمید میں سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں ہمارے پیارے رسول، محسن انسانیت، آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو سننے کے لئے قریباً ساڑھے تین صد افراد جس میں مرد و زن اور بچے شامل تھے جوق در جوق حاضر ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے لاس اینجلس اور گردونواح کے علاوہ بہت سے لوگ کئی سو میل کا سفر اختیار کر کے آئے تھے۔ جلسہ ٹھیک 11 بجے ڈاکٹر حمید الرحمن کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا پھر آنحضرت ﷺ کی شان میں منظوم کلام پڑھ کر سنایا گیا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اخبار نے اس نظم کے 8 اشعار شائع کئے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس موقعہ پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کے علاوہ اور مقررین نے بھی تقاریر کیں جن میں جمیل محمد، مونس چوہدری، انور محمود خان اور محمد ادلبی آف سیریا شامل تھے۔ مقررین نے آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی،

نیکی، صلہ رحمی، بیویوں سے حسن سلوک، یتیموں کا خیال اور جنگوں میں دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک اور ایسے دوسرے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ مقررین نے مثال در مثال اس بات کو بھی ثابت کیا کہ بہت سے ایسے غیر مسلم بھی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت کی وجہ سے آپ کی اعلیٰ شان کو تسلیم کرتے ہیں، مقررین نے موجودہ دور کے لکھنے والوں کے آنحضور ﷺ کی مدح میں لکھے ہوئے حوالے بھی سامعین کو پڑھ کر سنائے۔

آخر پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے حضور ﷺ کی سیرت کے لئے کئی پہلو بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ آسمان کے نیچے اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے اور فرشتے بھی آپ پر رشک کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو لائف آف محمدؐ اور ایسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے خود کو سیرتِ رسول سے بہرہ ور کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں ہے۔

امام شمشاد نے کہا کہ آج جو آفتیں مسلمانوں پر آن پڑی ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کی سیرت کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگوں اور مشائخ کو اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر ہونے والے حملوں کا کس قدر ملال تھا اس کی مثال مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف واضح ہے جو کہ آئینہ کمالات اسلام سے ہے:

”اس زمانے میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندان کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے۔ یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسولؐ بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت و دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر

لرزا پڑتا ہے اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم کی گئی دکھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 51-52)

اخبار نے لکھا سیرت النبیؐ کا یہ جلسہ نماز ظہر تک جاری رہا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد شرکاء کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا یوں یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تصاویر کی تفصیل یہ ہے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صدر جماعت لاس اینجلس پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں جبکہ ان کے پاس ہی ہیڈ ٹیبل پر خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، انور محمود خان، اور مونس چوہدری بیٹھے ہیں۔ ایک تصویر میں مونس چوہدری تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ 3 بڑی تصاویر سامعین کی مختلف جہت سے ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ء صفحہ 25 پر دو تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر انگریزی سیکشن میں ہماری اس عنوان سے خبر دی

21st West Coast Ahmadiyya Muslim Youth annual Convention

ویسٹ کوسٹ (مغربی ساحل) کی مجالس خدام الاحمدیہ کا 21واں سالانہ اجتماع

سلی کین ویلی اخبار لکھتا ہے کہ 25-27 مئی 2007ء کو احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنا 21واں سالانہ اجتماع بیت البصیر مسجد میں منعقد کیا۔ احمدی مسلم نوجوان اس اجتماع میں شرکت کے لئے امریکہ کے مغربی ساحل کی مجالس سے تشریف لائے تھے۔ یعنی پورٹ لینڈ، سی آئل، سان فرانسسکو،

ڈینور، لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان، لاس اینجلس اور چینو کے شہروں سے اس اجتماع میں لوگ سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے اور ان کی تعداد قریباً 150 تھی۔

اجلاس کی صدارت خدام الاحمدیہ کے نیشنل صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے کی وہ اپنی نیشنل عاملہ کے 40 ممبران کے ساتھ۔(ایسٹ کوسٹ سے) یہاں تشریف لائے تھے۔

پہلے سیشن کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اسکے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں مقابلہ نظم اور مقابلہ تقاریر شامل تھا۔ اس موقعہ پر خدام نے خون کے عطیہ دینے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ احمدی نوجوانوں نے 30 خون کی بوتلیں عطیہ دیں۔ شام کی نماز کے بعد امام سید شمشاد ناصر، ڈاکٹر فہیم یونس قریشی اور امام ارشاد ملہی نے 45 منٹ تک خدام کے سوالوں کے جواب کا سیشن کیا۔ اس موقعہ پر بچوں نے پیئر پریشر، مغربی معاشرہ میں کس طرح بچوں کی تربیت کرنی چاہئے۔ اس معاشرہ میں کس طرح اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں امام شمشاد نے کہا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے دفاع کے لئے ہمیں ہتھیاروں کی ضرورت نہیں اس کے لئے آپ کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

احمدیہ مسلم یوتھ آرگنائزیشن (خدام الاحمدیہ) کے صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی نے اپنی 40 ممبران کی عاملہ کے ساتھ بھی 5 گھنٹے کی میٹنگ کی جس میں نوجوانوں کی تربیت کے بارے میں گفتگو ہوئی کہ انہیں کس طرح قوم و ملک کے لئے بہترین وجود بنایا جاسکتا ہے۔

اتوار کا سیشن صبح نماز تہجد سے شروع ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر اور درس ہوا۔ اس اجتماع کا آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر امریکہ کی صدارت میں ہوا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں آپس میں محبت واخوت اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز کہا کہ ہمارے نوجوانوں کو لوکل سطح پر خدمتِ انسانیت کے کاموں میں بھی شمولیت اختیار کرنی چاہئے۔ خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

دو تصاویر میں سے ایک میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایک بچے کو انعام دے رہے ہیں جبکہ ان کے ساتھ مکرم امام ارشاد ملہی صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر بھی کھڑے ہیں۔ دوسری تصویر گروپ فوٹو ہے جس میں تمام خدام و اطفال اور اجتماع میں شریک دوست ہیں۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے انور محمود خاں، عرفان الہ دین نائب صدر خدام الاحمدیہ ڈاکٹر حمید الرحمن، سید شمشاد احمد ناصر، چوہدری محمد احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ اور نعیم محمد بیٹھے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 14 جون 2007ء صفحہ 11 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 2007ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ عربی میں شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے عربی میں یہ لگایا ہے۔

اَلْمُهِمَّةُ الْحَقِيْقِيَّةُ لِلْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ عَلَيْهِ السَّلَامِ

مسیح موعود علیہ السلام کی (غلبہ اسلام کے لئے) حقیقی مہم اور نشأۃ ثانیہ

اخبار لکھتا ہے کہ مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ 23 مارچ کی مناسبت سے لندن میں خطبہ جمعہ دیا کہ آج سے 118 سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے بیت لی اور یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت جو حالت تھی اس کے مطابق برصغیر میں آریوں، عیسائی پادری اور ان کے مبلغین نے اسلام پر بے انتہا تابڑ توڑ حملے شروع کئے ہوئے تھے۔ مسلمان علماء بھی اس وقت سہمے ہوئے تھے اور ان کے پاس ان حملوں کا کوئی جواب نہیں تھا اور کچھ لوگ اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرتے جارہے تھے۔ اس وقت ان کے مقابلہ کے لئے اگر کوئی شخص میدان میں آیا تو وہ ایک جری اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں جس کے چار حصے تھے سب کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ نے اپنی اس کتاب میں قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے اور بے نظیر ہونے اور آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت میں سچے اور صادق ہونے کے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے اور فرمایا کہ میں نے جو دلائل دیئے ہیں جو ان دلائل کو رد کرے گا اس کے لئے چیلنج ہے کہ اگر ان کا

تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ بھی دلائل دے دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا۔ جو اس وقت ایک بڑی رقم تھی۔ اس کتاب نے مسلمانوں کے حوصلے بلند کئے اور ان حملہ آوروں کے منصوبوں کو خاک میں ملادیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو بیعت لینے کے لئے حکم پر آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اعلان شائع فرمایا:

”اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کے طالب ہیں اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کی راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں...... انہیں لازم ہے کہ وہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔“

چنانچہ 12 جنوری 1889ء کو آپ نے ایک اعلان کے ذریعہ 10 شرائط بیعت درج فرمائیں۔ اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے کہا ان شرائط بیعت کو ہم سب جانتے ہیں لیکن یاددہانی کے لئے تاکہ یاد تازہ ہو جائے اور احمدی بھی اس سے استفادہ کرلیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں اور اخبار نے ان کو لکھا:

پہلی شرط۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حال راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہریک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہریک عزیز سے زیادہ عزیز تر سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے (یعنی مسیح موعود علیہ السلام سے) عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔''

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نے فرمایا:

آج جماعت احمدیہ کا خلافت سے جو رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت ہر احمدی اصل میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلق جوڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ کاش آج کے مسلمان بھی یہ نقطہ سمجھ

جائیں اور زمانے کے مسیح کا انکار کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی جن مشکلات میں مبتلاء ہیں ان سے نجات پائیں۔

آپ نے فرمایا کہ:

حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت ﷺ سے عشق انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور آپؑ آنحضرت ﷺ کے حقیقی مقام کی پہچان رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اگر کسی کو پہچان تھی تو وہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کو تھی۔

حضرت امام مرزا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اب دنیا میں اپنے اس پاک نبی ﷺ کی حکومت قائم کرے۔ گو آجکل دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے یہ بات بظاہر بڑی مشکل نظر آتی ہے لیکن اگر غور کریں تو وہ شخص جو قادیان میں اکیلا تھا۔ اس مسیح و مہدی کی زندگی ہی میں لاکھوں ماننے والے اس کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیئے۔ بلکہ یورپ اور امریکہ تک آپ کے نام اور دعویٰ کی شہرت ہوئی اور آپ کو ماننے والے پیدا ہوئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم ہر دن جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت پر چڑھتا ہے وہ ہمیں ترقی کی نئی راہیں دکھاتا ہوا چڑھتا ہے۔ آج 185 ممالک میں آپ کی جماعت کا قیام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؑ ہی وہ مسیح موعودؑ ہیں جس نے اس زمانے میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔ دنیا کے تمام براعظموں کے اکثر ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کی عملی صورت ہمیں بیعتوں کی شکل میں نظر آرہی ہے۔ آج بھی اگر کوئی اسلام کا دفاع کر رہا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم سے فیض یاب ہو کر آپؑ کو ماننے والا ہی کر رہا ہے۔

یہ پیغام جو اتنی آسانی سے ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں یہ بھی اس بات کی دلیل اور تائید ہے۔

ایک چھوٹی سی غریب جماعت جس کے پاس نہ تیل کی دولت نہ دوسرے دنیاوی وسائل ہیں اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آج کل کی اس دنیا کے ماڈرن ذرائع اور وسائل استعمال کر کے تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو آج ایک نئے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے جو عرب دنیا کے لئے خاص ہے ایک نئے چینل MTA 3 العربیہ جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو 24 گھنٹے عربی پروگرام پیش کرے گا تا کہ عرب دنیا کی پیاسی روحیں، نیک فطرت اور سعید روحیں ان خزائن سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے تقسیم فرمائے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اب یہ پیغام پہنچے، اس لئے اب یہ خدا کے منشاء کے مطابق پہنچے گا اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

ہمیں اس بارہ میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت ان شاء اللہ تعالیٰ اس پیغام کو قبول کرے گی یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب سے بعض حوالہ جات بھی پڑھے۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا:

پس اے سر زمین عرب کے باسیو! آج میں حضرت مسیح موعودؑ کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے رب العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لَبَّیْكَ کہو۔ جس کی تعلیم اور اس کے رسولؐ سے عشق کی چند باتیں یا مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔

اے عرب کے رہنے والو! دلوں میں خوف پیدا کرتے ہوئے، خدا کے لئے اس درد بھری آواز پر کان دھرو اور اس درد کو محسوس کرو جس کے ساتھ یہ مسیح و مہدی تمہیں پکار رہا ہے۔ آؤ اور اس کے سلطان نصیر بن جاؤ۔

یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اسے دنیا پر غالب کرے گا۔ تم نہیں تو تمہاری نسلیں اس برکت سے فیض پائیں گی اور پھر وہ یقیناً اس بات پر تأسف اور افسوس کریں گی کہ کاش ہمارے بزرگ بھی آنحضرتؐ کے اس ارشاد کو سمجھتے ہوئے اس عاشقِ رسول ﷺ اور مسیح و مہدی کا معین و مددگار بن جاتے اور اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاتے۔ اللہ کرے تم لوگ آج اس حقیقت کو سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ عاجزانہ دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

اس خطبہ کے خلاصہ کے آخر میں اخبار نے جماعت احمدیہ امریکہ سے رابطہ کرنے کا ٹول فری نمبر اور جماعت کی ویب سائٹ بھی دی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 جون 2007ء صفحہ 22 پر ہماری یہ خبر 4 تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ خبر کا عنوان یہ ہے۔

Ahmadiyya Muslim Youth Annual Convention

"احمدیہ مسلم نوجوانوں کا سالانہ اجتماع"

سلی کین ویلی۔ جماعت احمدیہ کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے 25 تا 27 مئی 2007ء کو بیت البصیر میں اپنے سالانہ کنونشن کا انعقاد کیا۔ مسلم نوجوان سٹی آٹل، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو، سین ہوزے، ڈینور، لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان، لاس اینجلس اور چینو سے نوجوان سفر کر کے یہاں سلی کین ویلی کے اس اجتماع میں اکٹھے ہوئے۔

جمعہ کے دن پہلا سیشن نوجوانوں کے نیشنل صدر (صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ) امریکہ ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نیشنل صدر ایسٹ کوسٹ سے اپنے 40 عاملہ کے ممبران کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ پہلے سیشن کے بعد ساکر اور والی بال کا مقابلہ ہوا۔ ان کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نوجوانوں نے اس موقعہ پر خون کے عطیہ جات (Blood Drive) بھی کیا اور 30 بوتلیں خون کی اکٹھی کیں۔

شام کو نماز کے بعد ڈاکٹر فہیم یونس صاحب، امام شمشاد ناصر صاحب اور امام ارشاد ملہی صاحب نے نوجوانوں اور بچوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس لگائی۔ سوالات میں زیادہ تر بچوں کی تربیت، جہاد اور دیگر امور کے بارے میں پوچھا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں امام شمشاد نے کہا ہمیں اس وقت اسلام اور قرآن کی تعلیمات کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اگر آپ اپنے حسن عمل کے ذریعہ اسلام کی تعلیمات کا نمونہ پیش کریں تو اس سے دوسروں پر ضرور اثر ہو گا۔ اور اس کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عملی نمونہ پر عمل کریں۔

اتوار کے دن آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب (نائب امیر امریکہ) کی صدارت میں تلاوت قرآن سے شروع ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں نوجوانوں کو آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو فروغ دینے کی تلقین کی۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔ شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ مقابلہ جات میں جیتنے والے خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ خبر میں 4 تصاویر کی تفصیل یہ ہے۔

(1) گروپ فوٹو ہے جس میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، محمد احمد چوہدری نائب صدر خدام الاحمدیہ، محمد نعیم صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور دیگر عاملہ ممبران نیشنل و لوکل اور شاملین اجتماع ہیں۔ (2) دوسری تصویر میں نوجوان نماز کے لئے صفیں بنا رہے ہیں۔ (3) تیسری تصویر میں خاکسار ایک نوجوان انس چوہدری کے ساتھ ہے (جنہیں اچھے منتظم کی وجہ سے انعام دیا گیا تھا) (4) اور ایک ہیڈ ٹیبل کی۔ جس میں خاکسار بعض امور کے بارے میں تربیتی باتیں سمجھا رہا ہے۔ اور خاکسار کے ایک طرف مرزا احسان نصیر احمد صاحب ہیں۔ اس تصویر کے پیچھے ایک بینر لگا ہوا ہے۔ اردو اور انگریزی میں۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کے اصلاح کی بغیر نہیں ہو سکتی"

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 15 جون صفحہ 7 پر ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر 4 تصاویر کے ساتھ دی۔ دو تصاویر مسجد بیت الحمید کے اندر سامعین کی ہیں۔ اور دو تصاویر میں

مونس چوہدری صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہے ہیں۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات میں گذر چکا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد۔ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی ضمانت نہیں۔ امام شمشاد ناصر

پاکستان کرونیکل نے اپنی انگریزی سیکشن میں نصف سے زائد صفحہ پر 6 تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر شائع کی ہے۔

Jalsa Seeratun Nabi (SAW) in Chino Mosque

"چینو مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ"

تصاویر کی تفصیل: ایک تصویر میں مونس چوہدری صاحب، ایک تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقاریر کر رہے ہیں۔ ہیڈ ٹیبل پر مونس چوہدری، انور خان اور خاکسار ہیں۔ باقی تین بڑی تصاویر بھی مسجد چینو (بیت الحمید) میں سامعین تقاریر سن رہے ہیں۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت 27 جون 2007ء کی اشاعت صفحہ 10 پر دو تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر دی۔ خبر کی تفصیل اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔ قریباً قریباً وہی متن ہے۔ تصاویر کے نیچے اخبار نے لکھا: چینو کیلیفورنیا، مسجد بیت الحمید میں سیرت النبی ﷺ کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا اس موقع پر امام شمشاد ناصر کے علاوہ جمیل محمد صاحب، مونس چوہدری صاحب، انور محمود خان صاحب، محمد ادلبی صاحب آف سیریا نے سیرت النبی (ﷺ) پر تقاریر کیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے مزید لکھا کہ آخر پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے حضور ﷺ کی سیرت کے کئی پہلو بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ آسمان کے نیچے اخلاق کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے اور فرشتے بھی آپ پر رشک کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو لائف آف محمدؐ اور ایسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کرکے

خود کو سیرت رسولؐ سے بہرہ ور کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بزرگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ’’زمانہ کی حالت کو دیکھو اور آپ ہی ایماناً گواہی دو‘‘ امام شمشاد نے کہا کہ آج جو آفتیں مسلمانوں پر آن پڑی ہیں اس کی ایک وجہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کو نظر انداز کرنا ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء صفحہ 5 پر 5 تصاویر کے ساتھ قریباً پون صفحہ پر ہمارے خدام الاحمدیہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کی سرخی یہ ہے۔

خدام کا دوروزہ اکیسواں سالانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع

اس وقت اسلام کا دفاع تیر وتفنگ سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی پاک اور طیب سیرت پر عمل کرنے سے ہوگا۔ امام شمشاد ناصر

اس خبر کی تفصیل (یعنی مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع) اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔ خبر کا متن بعینہٖ وہی ہے۔ سوال وجواب کی مجلس کے بارے میں اخبار نے لکھا کہ شام کو ایک پینل نے خدام کے سوالوں کے جواب دئے اور ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ اس وقت اسلام اور آنحضرت ﷺ کی پاک تعلیمات کا دفاع تیر وتفنگ سے نہیں بلکہ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق اپنے نیک عمل اور پاک عملی نمونے سے ہوگا جس کے لئے رسول کریم ﷺ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی صدر ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے اپنی چالیس رکنی کابینہ کے ساتھ پانچ گھنٹے سے زائد میٹنگ کی جس میں نوجوانوں کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا گیا کہ وہ قوم کے لئے کس طرح مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اس موقع پر امام شمشاد نے نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے شعبوں میں راہنمائی کی اور انہیں اپنی عملی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے مفید مشوروں سے نوازا۔ تصاویر کی تفصیل اخبار نے اس طرح دی ہے۔ ایک گروپ فوٹو۔ جس میں خدام واطفال بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔ ایک فوٹو میں نماز کے لئے صفیں بنائی گئی ہیں۔ ایک فوٹو میں

خاکسار ریجنل قائد امجد محمود خاں صاحب کو ٹرافی دے رہا ہے۔ایک تصویر میں خاکسار انس چوہدری صاحب کو ٹرافی دے رہا ہے۔ ایک ہیڈ ٹیبل پر مکرم مرزا احسان نصیر احمد صاحب اور خاکسار سوالات کے جواب دے رہا ہے۔ایک طرف ہمارے بوسنین احمدی بھائی مسٹر EIDAN (عِدن) بیٹھے ہیں جو آئیوا سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء پر بڑی تفصیل کے ساتھ مع 9 تصاویر کے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کی تفصیل وہی ہے جو اس سے قبل گذر چکی ہے۔ تصاویر میں ایک تصویر میں سامعین اور شاملین بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔ایک گروپ فوٹو اجتماع کے اختتام کا۔ایک تصویر میں نماز کے لئے صفیں بن رہی ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ ایک طفل کو انعام دے رہے ہیں۔ایک تصویر میں خاکسار طارق نسیم صاحبہ کو انعام دے رہا ہے۔ایک تصویر میں خاکسار امجد محمود خاں صاحب کے ساتھ ان کو ٹرافی دینے کے بعد۔ ایک تصویر میں انس چوہدری صاحب کے ساتھ ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی۔ درمیان میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب ایک طرف امام ارشاد ملہی صاحب ایک طرف خاکسار سید شمشاد ناصر۔ایک تصویر میں خاکسار سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 21 تا 27 جون 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان

"اسلام کی شان"

"اسلام میں عورت کی عظمت واحترام اور مغربی معاشرہ"

خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس آئینہ کمالات اسلام سے درج ہوا ہے۔ کہ کس طرح عیسائی یا پادریوں نے آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ پر حملے کئے اور کتب شائع کیں۔ یہ مضمون اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 22 تا 28 جون 2007ء میں صفحہ 2 پر 3 تصاویر کے ساتھ مسجد بیت الحمید چینو میں ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان اور متن قریباً وہی ہے جو دیگر اخبارات کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ اس اخبار نے بھی یہ خبر تفصیل کے ساتھ لگائی ہے۔ اور خبر کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی آئینہ کمالات اسلام سے عبارت لکھی گئی ہے۔ اور خبر کے آخر میں درود شریف بھی لکھا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 23 تا 29 جون 2007ء (چینو کا لوکل انگریزی اخبار ہے جو مسجد بیت الحمید کی ہمسائیگی سے شائع ہوتا ہے) میں ایک تصویر کے ساتھ انگریزی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں خدام عہد دُہرا رہے ہیں۔ اخبار نے خبر کا یہ عنوان لگایا ہے۔

Youth Conference

"نوجوانوں کا اجتماع۔ کانفرنس"

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے گذشتہ ہفتے میموریل ڈے ویک اینڈ پر سلی کین ویلی میں اپنا اجتماع منعقد کیا۔ جس میں 150 کے قریب نوجوان شامل ہوئے۔ اخبار نے شہروں کے نام اور تفصیل بھی لکھی۔ (یہ تفصیل اس سے قبل گذر چکی ہے) ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے آخری سیشن کی صدارت کی جو کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔ اور انہوں نے بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور انسانیت کی خدمت پر زور دیا۔ خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی دیا ہوا ہے۔

ڈیلی بلٹن بھی یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے۔ اخبار نے اپنی اشاعت 22 جون 2007ء میں دو بڑی تصاویر کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر دی ہے۔ دو تصاویر کے نیچے اخبار نے لکھا۔ احمدیہ مسلم نوجوانوں کا گروپ فوٹو، شاملین اجتماع۔ دوسری فوٹو کے نیچے اخبار نے لکھا امام

شمشاد ناصر طارق خالد کو انہیں انعام جیتنے پر مبارک باد دے رہے ہیں۔ خبر کی تفصیل اور متن انگریزی میں وہی ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔

ہفت روزہ باخبر نے اپنی اشاعت 25 جون تا 2 جولائی 2007ء پہلے صفحہ پر اس عنوان سے ہماری خبر شائع کی۔ اور آخری صفحہ پر تصویر بھی لگائی۔ خبر کا متن یہ ہے۔

"مذہبی ہم آہنگی کے لئے چینو میں مسلم، کیتھولک امن دوستی سیمینار"

"اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا، بلکہ سب سے محبت سکھاتا ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔" امام شمشاد ناصر مسجد کے تقدس کے لئے عیسائی خواتین نے اپنے سروں کو دوپٹوں سے ڈھانپ رکھا تھا۔

اخبار نے لکھا: کیلیفورنیا (نمائندہ باخبر) مسجد بیت الحمید چینو میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ سیمینار ہوا۔ اس سیمینار میں تقریباً ایک سو سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں مقامی افراد کے علاوہ عیسائیت کے مختلف چرچوں کے شریک 150 افراد بھی شامل تھے۔ اس میٹنگ کا انعقاد امام شمشاد ناصر کی کوششوں سے ہوا جس کا مقصد مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور اپنے اپنے عقائد کی خوبصورتیوں کو ظاہر کرنا تھا۔ جس میں دونوں مذاہب کے لیڈروں نے نہایت اعلیٰ اطوار کے ذریعہ اپنے اپنے عقائد کا اظہار کیا مسجد کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے عیسائی خواتین نے اپنے سروں کو دوپٹوں سے ڈھانپ رکھا تھا جب کہ مسجد بیت الحمید کی خواتین نے پردہ کے تقدس کو قائم رکھتے ہوئے اجتماع کی کارروائی Close Circuit پر زنانہ نماز گاہ میں ملاحظہ کی۔ یہ میٹنگ 3 گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔ اخبار باخبر نے جو رنگین تصویر شائع کی اس کے نیچے لکھا: مسجد بیت الحمید میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ممبران اور ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ اور تعارفی سیمینار کے انعقاد کے موقع پر امام شمشاد کا شرکاء کے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ جب کہ مسلم و عیسائی فرقہ سے تعلق رکھنے والے دیگر مذہبی راہنما ان کے ہمراہ بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 جنوری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط36

پاکستان نیوز نے اپنی 4 جولائی 2007ء کی اشاعت میں تین تصاویر کے ساتھ ہماری یہ خبر دی ہے۔

اسلام کسی سے نفرت نہیں بلکہ محبت سکھاتا ہے۔ امام شمشاد

چرچ میں رہنے والے راہبوں کو بھی دن میں پانچ چھ بار عبادت کرنا ہوتی ہے

چینو کیلیفورنیا۔ (پ ر) جون 18 بروز پیر مسجد بیت الحمید چینو میں احمدیہ مسلم کمیونٹی اور کیتھولک عیسائی فرقہ کے درمیان ایک دوستانہ سیمینار ہوا۔ اس اجتماع میں سو سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ اس کا اہتمام امام شمشاد ناصر کی کوششوں سے ہوا۔ اس کا مقصد مختلف مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور اپنے اپنے عقائد کی اچھی باتوں کو پیش کرنا تھا۔ مسجد کے تقدس کو قائم کرنے کی خاطر عیسائی عورتوں نے اپنے سر دوپٹے سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ اخبار نے لکھا۔

3 تصاویر کے نیچے یہ لکھا ہوا ہے۔ کیلیفورنیا میں احمدیہ کمیونٹی اور کیتھولک عیسائی فرقے کے درمیان ایک سیمینار ہوا۔ سیمینار میں فریقین کے اکابرین نے شرکت کی۔ تصویر میں سیمینار کے شرکاء نظر آرہے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل پہلے دوسرے اخبارات میں بھی گذر چکی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 28 جون تا 4 جولائی میں 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر ہماری جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں جبکہ ہیڈ ٹیبل پر مونس چوہدری صاحب انور محمود خان صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر بیٹھے ہیں۔ دوسری تصویر میں مونس چوہدری صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ چوتھی تصویر سامعین اور شاملین کی ہے۔

خبر کی سرخی اور متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ یہ خبر ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی ہے۔ جلسہ کے شروع ہونے کے وقت تلاوت کے بعد نظم حضرت مسیح موعودؑ کی پڑھی گئی تھی۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

کے 6 اشعار بھی خبر میں درج ہیں۔ اور آئینہ کمالات اسلام سے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی درج ہے۔ اور آخر میں درود شریف بھی ہے۔

پریس ڈسپیچ وکٹر ول ڈیلی پریس نے اپنا ایک سپیشل نمبر شائع کیا جس کا عنوان تھا۔ ''یوم آزادی'' اس میں ایک سٹوری لکھی گئی تھی جس میں دیگر مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کے بیانات اور انٹرویوز شائع ہوئے تھے۔ خاکسار کا بھی مختصراً انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں خاکسار نے بتایا اخبار لکھتا ہے کہ ''امام شمشاد جو مسلمان عالم ہے نے کہا ہے امریکہ بہت بڑی قوم ہے کیوں کہ یہاں پر آزادی ہے۔ انسان اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے عمل آزادی کے ساتھ بجالا سکتا ہے۔''

پاکستان ٹائمز کیلی فورنیا نے اپنی اشاعت 28 جون 2007ء صفحہ 13 پر قریباً پورے صفحہ کی خبر 12 تصاویر کے ساتھ دی۔ خبر کا متن یہ ہے۔

نفرت کسی سے نہیں محبت سب سے۔ اسلام کا حقیقی پیغام

مسجد بیت الحمید چینو میں کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ممبران کی آمد پر ایک دوستانہ سیمینار

اگرچہ اس خبر کی تفصیل کچھ پہلے گذر چکی ہے لیکن اس اخبار نے چند زائد باتیں بھی لکھی ہیں مثلاً اخبار لکھتا ہے کہ سب سے پہلے مہمان عیسائی لیڈر پادری کیری بلیو اور پھر امام شمشاد ناصر کو باری باری اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ مسٹر بلیو جو کہ نیو پورٹ بیچ کیتھولک چرچ کے سربراہ ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ امام شمشاد ناصر اور مسجد بیت الحمید کی انتظامیہ اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہیں یہاں آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے عیسائیت اور

اسلام میں بہت سی مشترک باتوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چرچ میں رہنے والوں راہبوں اور ننز کو بھی دن میں پانچ یا چھ بار عبادت کرنا ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دراصل وہ بھی ایک ہی خدا کو ماننے والے ہیں۔ اس کے بعد مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے نبی پاک صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ نے عیسائیوں کو مسجد میں آنے اور اپنے طریق پر ایک خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔ امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے۔ اسلام پر دہشت گردی کا الزام مستشرکین نے لگایا ہے اور بد قسمتی سے بعض متشدد قسم کے مسلمانوں نے اپنے عمل سے مستشرکین کے اس اعتراض کو تقویت دی۔ تقریر کے اختتام پر امام شمشاد نے قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی اور آنحضرت صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت پر خطبات مسرور کی کاپی مسٹر بلیو کی خدمت میں پیش کئے۔ جس کے بدلے میں مسٹر بلیو نے خوبصورت پیلے گلاب کا پودا امام شمشاد کو امن و محبت کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ایک گھنٹہ سے زائد دلچسپ سوال وجواب کا پروگرام بھی ہوا۔ سوالات میں آخرت اور دوزخ و جنت کے بارے میں بھی سوال ہوئے۔ امام شمشاد نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح بیمار کو صحت کی بحالی کے لئے ایک ڈاکٹر کی مدد لینی ضروری ہوتی ہے اور زیادہ بیمار ہو جائے تو ہسپتال میں بھی داخل ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح پر بیمار روحوں کو بھی اُن کی بیماری کے مطابق دوزخ میں رہنا پڑے گا جیسے کم بیمار کو کم وقت کے لئے ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے اور زیادہ بیمار کو زیادہ وقت کے لئے۔ اسی طرح قیامت کے دن انسانوں کے ساتھ سلوک ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق جنت دائمی ہے اور دوزخ اس وقت تک ہے جب تک تمام دوزخی جنت میں جانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ انہوں نے مزید کہا توبہ اور استغفار صرف ماضی کے گناہوں کے لئے نہیں بلکہ آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے بھی کی جاتی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر عیسائی حضرات اپنی بس پر سوار ہو کر واپس چلے گئے جب کہ کچھ عیسائی

مہمان نماز عشاء میں بھی شامل ہونے (دیکھنے کے لئے) کے لئے رک گئے۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

12 تصاویر کی تفصیل یوں درج ہے۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے عیسائی پادری کیری بلیو سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے یہ لکھا ہے امام شمشاد ناصر عیسائی پادری کیری بلیو کو اسلامی کتب پیش کر رہے ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے سیمینار میں آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا جار ہا ہے۔ سیمینار میں ایک خاتون امام شمشاد سے سوال پوچھ رہی ہیں۔ امام شمشاد ناصر سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ ایک اور تصویر کے نیچے یہ لکھا ہے امام شمشاد ناصر عیسائی لیڈر پادری کیری بلیو سے بات چیت کر رہے ہیں۔

ایک تصویر کے نیچے کیری بلیو امام شمشاد ناصر کو پھول پیش کر رہے ہیں۔ وغیرہ

پاکستان کرونیکل نے اپنے انگریزی سیکشن میں 29 جون 2007ء کی اشاعت میں پورے صفحہ پر صرف تصاویر میں ہی خبر شائع کی ہے۔ اور یہ خبر جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور گروپ کی مسجد بیت الحمید میں آمد اور دوستانہ سیمینار کے بارے میں ہے۔ اخبار نے پورے صفحہ پر 13 تصاویر لگائی ہیں اور ہر تصویر کے نیچے عنوان دیا ہے۔ تصاویر قریباً وہی ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 29 جون 2007ء میں صفحہ 5 پر ¼ صفحہ پر ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے۔

"اسلام کسی سے نفرت نہیں بلکہ محبت سب سے سکھاتا ہے"۔ امام شمشاد ناصر

تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر ایک طرف عاصم انصاری صاحب صدر لاس اینجلس ان لینڈ ایمپائر، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر سوالات کا جواب دیتے ہوئے، پادری بلیو کیتھولک اور مونس چوہدری صاحب ہیں۔ خبر کا متن قریباً وہی ہے جس کا ذکر دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان کرونیکل نے اپنی اشاعت انگریزی سیکشن میں صفحہ اول پر ایک تصویر کے ساتھ انٹر فیتھ میٹنگ کی خبر دی ہے۔ جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ انہوں نے خبر کا یہ عنوان لگایا ہے۔

Inter Faith Meeting at Baitul Hameed Mosque

یعنی مسجد بیت الحمید میں بین المذاہب میٹنگ کا انعقاد

اخبار نے رنگین تصویر لگائی ہے جس میں خاکسار پادری بلیو (کیتھولک) کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔ خبر کا متن قریباً انگریزی میں وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

پاکستان جرنل نے اپنی اردو کی اشاعت میں 29 جون 2007ء صفحہ 3 پر ایک تصویر کے ساتھ مندرجہ بالا خبر شائع کی ہے۔ یعنی کیتھولک فرقہ کے ساتھ سیمینار کی۔ جو تصویر شائع ہوئی ہے اس میں عاصم انصاری صاحب، خاکسار سید شمشاد ناصر سوالوں کا جواب دیتے ہوئے۔ پادری کیری بلیو اور مونس چوہدری صاحب بیٹھے ہیں۔ خبر کا متن وہی ہے جو گذر چکا ہے۔

پاکستان کرونیل نے اپنی انگریزی اشاعت 29 جون 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ انگریزی میں خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔

Return to Shame, Modesty and Moral

یعنی ''ہمیں شرم و حیا، عفت اور اخلاق کی طرف واپس آنا پڑے گا۔''

خاکسار نے اس مضمون میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انسانی زندگی میں کچھ اخلاقی قوانین ہیں جن کے بغیر معاشرہ میں رہنا ممکن نہیں ورنہ انسان اور حیوان میں کچھ فرق باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ انسان اگر اخلاق کو صحیح طور پر نہیں اپناتا تو وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، دانشمندی اور سوچ عطا کی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے قدرت کی طرف سے اسے شرم وحیاء اور اخلاق اپنانے کی سمجھ عطا ہوئی ہے۔ خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ کچھ دن پہلے بھی کسی نے بتایا کہ وہ سائیکل پر سوار کہیں جا رہا تھا تو پیٹرول پمپ کے پاس سے اس کا گذر ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان اور ایک عورت آپس میں ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں۔ انہیں اس بات میں قطعاً شرم

محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کیوں کہ اس معاشرے میں اسے برا نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن مذہبی لحاظ سے اسے دیکھا جائے تو یہ بالکل غلط بات ہے اور ناجائز ہے۔ پھر انسان اور حیوان میں آخر فرق کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو صرف ایک مثال دی گئی ہے۔ نہ جانے روزانہ ایسی کتنی مثالیں لوگوں کے مشاہدے میں آتی ہیں اور صرف یہی نہیں سکول کے طلباء وطالبات میں خواہ وہ پرائمری سکول کے مڈل سکول کے یا ہائی سکول کے ہوں یہ باتیں بوس و کنار بالکل عام ہے جسے بالکل عار نہیں سمجھا جاتا۔ نہ ہی اسے عیب اور برائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس سے آپ سوسائٹی میں اخلاق اور حیاء کے معیار ناپ سکتے ہیں۔ آخر ہماری نئی نسل یہ باتیں کس سے سیکھ رہی ہیں۔ آخر ان بے شرمی، بداخلاقی اور بے حیائی کی باتوں اور عمل کو سوسائٹی میں کون پھیلا رہا ہے؟ ہمیں اپنی نئی نسل کی تربیت کے لئے بڑے گہرے فکر کے ساتھ سوچنا ہوگا کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ کیا اس قسم کی عیاشی کو مطمح نظر بنانا ہے یا اخلاق کی قدروں کی حفاظت کرنی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں مَیں پہلے تو والدین سے کہوں گا کہ وہ اپنی ناقدانہ اور دانشمندانہ عقل کو بروئے کار لاتے ہوئے بچوں کی صحیح پرورش اور تربیت کریں۔ صرف غلط بات دیکھ کر یہ کہہ دینا It is ok کہ یہ ٹھیک ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد رکھا ہے جو اس قسم کی حرکتوں سے تو بہر حال پورا نہیں ہو سکتا۔ جانور اگر اس قسم کی حرکتیں کریں تو کہا جاسکتا ہے کہ ان کے اندر سوچنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ لیکن انسان کو خدا نے عقل دی ہے اس لئے اسے سوچنا چاہئے کہ غلط اور صحیح کیا ہے؟

تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مرد اور عورت کو آپس میں شادی کرنی چاہئے تا کہ وہ اپنی عفت اور حیاء اور اخلاق کو بچا سکیں۔ بد قسمتی سے اس وقت ہر بری بات کے بچاؤ کے لئے ''آزادی'' کے لفظ کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسلام کو بھی اس کی انہی باتوں سے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے جب وہ اخلاقی تعلیم کو عام کرنے کی بات کرتا ہے۔ عفت وحیاء کو اپنانے کی بات کرتا ہے، اسلام کو عورت پر ظلم کرنے والا مذہب قرار دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر ہم تاریخ کو دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے سو سال سے زائد عرصہ پہلے چرچ میں یہ سب کچھ اسی طرح تھا۔ یعنی مرد اور عورت

الگ الگ بیٹھتے تھے۔ آپس میں اکٹھے نہیں بیٹھتے تھے۔ کیوں کہ تمام مذاہب اخلاق اور حیاء کا سبق دیتے ہیں۔ مکس اجتماع میں عفت اور حیاء ختم ہو جاتی ہے اور انسان کی نظریں بہک جاتی ہیں اور گناہ کے ارتکاب کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس آزادی کے نتیجہ میں شادی سے پہلے ہی نوجوان بچیاں حاملہ ہو جاتی ہیں اور پھر اسقاط حمل ہوتے ہیں اور جنسی بیماریاں بھی جڑ پکڑ رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں سوچنا پڑے گا اور یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی سوسائٹی بھی بد اخلاقی اور بے حیائیوں کے قائم کر کے روحانیت حاصل نہیں کر سکتی جب کہ روحانی سوسائٹی بے حیائی کو جنم لینے سے پہلے ہی روک دیتی ہے۔ اب وقت ہے ان لوگوں کے لئے جو اخلاق کو اپنانا چاہتے ہیں اور عفت اور حیاء کو اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ اس بات پر خوب غور کریں اور سوچیں اور اپنا جائزہ لیں کہ ہمیں اسلامی حیاء، عفت اور پاکدامنی کی اسلامی تعلیم پر عمل کرنا ہو گا تب جا کر ان اقدار کی حفاظت ہو سکے گی۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 29 جون 2007ء صفحہ 60 پر ایک تصویر کے ساتھ انگریزی میں ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر کیتھولک عیسائی فرقہ کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں بین المذاہب سیمینار کی ہے۔ جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔ تصویر میں خاکسار پادری بلیو کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 5 جولائی 2020ء صفحہ 13 پر 8 تصاویر کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے ساتھ اجتماع جو سلی کین ویلی میں 26 تا 27 مئی 2007ء مسجد بیت البصیر میں منعقد ہوا تھا کی خبر بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کی تفصیل اور متن قریباً قریباً وہی ہے جو اس سے قبل باقی اخبارات کے حوالے سے لکھی جا چکی ہے۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان نے اپنی اشاعت 5 جولائی تا 11 جولائی 2007ء صفحہ 1 پر ایک چھوٹی سے اطلاع شائع کی ہے۔ یہ اطلاع بھی قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

”تردید ادارہ نوائے پاکستان“

اخبار لکھتا ہے کہ نوائے پاکستان میں پچھلے دنوں متواتر دو ہفتے سے احمدیہ فرقے سے تعلق رکھنے والا شمشاد ناصر کے کالم ''شان اسلام'' کے نام سے شائع ہوئے۔ ادارہ نوائے پاکستان اور ادارہ کے چیف ایڈیٹر جہانگیر لودھی کی نقائص علمی کی بناء پر یہ مضمون شائع ہوئے ادارہ نوائے پاکستان اور ادارہ سے تعلق رکھنے والے تمام عملے کا تعلق ایمان ختم نبوتؐ پر ہے۔ حضرت محمدؐ آخری نبی اور آپؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل ایمان ہے اور کسی احمدیہ فرقے یا گروپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

ہمارا وضاحتی نوٹ : اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کے اعلان سے ہم پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا جہاں تک عقائد کا تعلق انہوں نے بیان کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے ہی عقیدہ کی خود تردید کر رہے ہیں۔ یہ ان کا واقعی نقص علم ہے کہ انہیں یہ پتہ نہیں کہ جماعت احمدیہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین تسلیم کرتی اور یقین رکھتی ہے۔ کیوں کہ جماعت احمدیہ کا قرآن کریم پر مکمل یقین ہے کہ یہ خدا کی آخری کتاب ہے اور اسی کتاب میں آنحضرت ﷺ کو سورۃ الاحزاب میں خاتم النّبیین کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔ جب یہ لوگ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ حضرت محمدؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل یقین ہے تو یہ اپنے اس بیان میں جھوٹے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ کیا واقعی تمہارا یہ ایمان ہے؟ کیا آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو پھر یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر مکمل یقین ہے۔ انہیں چاہئے کہ جماعت احمدیہ کی کتب اور عقائد کا مطالعہ خود کریں۔ سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ باقی مسلمانوں کے دیگر فرقوں کی نسبت زیادہ ایمان، یقین اور ادراک کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین یقین کرتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔ آپ لوگ تو ایک اسرائیلی نبی کی آمد کے قائل ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ وہ کیسے مسلمانوں کے نبی بن جائیں گے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کا اور ہمارا عقیدہ ایک ہی ہے آپ اسرائیلی نبی کی آمد کے قائل ہیں اور ہم احمدی یہ کہتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ کی امت سے ہی اللہ تعالیٰ آپؐ کی کامل اتباع میں اسے امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجے گا نہ کہ بنی اسرائیل سے! پس غور کریں اور فکر کریں۔ سوچیں تو مسئلہ کا حل آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

میں یہاں پر قارئین کی خاطر ایک دو حوالے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اس ضمن میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں، انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے مگر اُس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے، اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیر اب ہوں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 342)

پھر فرمایا: ”میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ پر کمالاتِ نبوّت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مُفتری ہے جو آپؐ کی نبوّت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمہ نبوّت کو چھوڑتا ہے۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے سوا

آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے۔ اور آپؐ کی ختمِ نبوّت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس مُہرِ نبوّت محمدیؐ نہ ہو۔"

(الحکم 10 جون 1905ء صفحہ 2)

(ماخوذ از محضر نامہ صفحہ 82)

پاکستان کرونیکل نے اپنی اشاعت 6 جولائی 2007ء صفحہ 59 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں بعنوان

"حیاء اور اخلاقیات"

Modesty and Moral

شائع کیا۔ مضمون بالکل وہی ہے جس کا اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے بھی اپنی اشاعت 6 جولائی 2007ء صفحہ 80 پر خاکسار کا مضمون بعنوان

Let's Return to Shame, Modesty and Morals

"ہمیں چاہیئے کہ ہم شرم وحیاء، پاکدامنی وعفت اور اخلاق کی طرف واپس آئیں"

خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ مضمون میں خاکسار نے انگریزی دان طبقہ کو یہاں کی سوسائٹی کے حالات بتا کر اخلاق، عفت، پاکدامنی اور حیاء کی طرف واپس آنے کی دعوت دی ہے تا روحانیت میں ترقی ہو اور معاشرہ اصلاح پذیر ہو۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی 6 جولائی 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ اسی خبر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے 6 اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمد، دلبر میرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر

لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور آخر پر آئینہ کمالات اسلام سے اقتباس درج ہے۔

ڈیلی بلٹن جو یہاں کا انگریزی کا دوسرا بڑا اخبار ہے کی 7 جولائی 2007ء کی اشاعت میں صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں اس عنوان سے شائع ہوا ہے۔

Life Not Worth Living Without Moral Discipline

"ہماری زندی اخلاقی اقدار اور ڈسپلن (نظم وضبط) کے بغیر کچھ نہیں"

مضمون وہی ہے جو اس سے قبل علاقہ کے دوسرے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ لوگوں کو اخلاقی قدروں کی طرف رجحان کرنے اور اسلامی تعلیم کے حسن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور مکس پارٹیز وغیرہ سے اجتناب کرنے اور روایات کو زندہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 جولائی 2007ء صفحہ B-21 پر ہماری خبر ایک تصویر اور اس عنوان سے شائع کی ہے۔

Religion: Interfaith Seminar Held at Chino Mosque

"بین المذاہب کانفرنس کا چینو کی مسجد میں انعقاد"

سٹاف رائٹر کے ذریعہ خبر میں بتایا گیا ہے کہ کیتھولک فرقہ کے پادری اور اسکے پیروکار مسجد بیت الحمید میں میٹنگ کے لئے آئے تھے۔ اس میٹنگ، سیمنیار کی تفصیل اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔ تصویر میں کیتھولک پادری خاکسار کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ امام شمشاد ناصر، پادری کیری بلیو کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

دی سن جو کہ علاقہ کا ایک بڑا اور مشہور اخبار ہے نے اپنی اشاعت 11 جولائی 2007ء صفحہ B-5 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں اس عنوان سے دیا۔

Shame, Modesty and Morals are at Core of Islam's Teachings

”شرم وحیاء، عفت وپاکدامنی اور عمدہ اخلاق ہی اسلام کی اصل تعلیم ہے“

نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کا یہ مضمون ہے۔ اس کا ذکر اوپر پہلے گذر چکا ہے۔ الحمدللہ کہ علاقہ کے ہر طبقہ میں اسلام کی حسین تعلیم خصوصاً پاکدامنی اور عفت کے حوالہ سے بیان کرنے کی احسن رنگ میں توفیق ملی۔

نوٹ: عموماً اخبارات کی پالیسی یہی ہوتی ہے کہ اگر ایک مضمون کہیں کسی اور اخبار میں شائع ہو گیا ہے تو وہ اسے اپنے اخبارات میں شائع نہیں کرتے۔ لیکن آپ نے مشاہدہ کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسا نہیں ہے۔ خبریں بھی، مضامین بھی علاقہ میں ہر اخبار میں تفصیل کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ اور ہر طبقہ تک آواز پہنچائی گئی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالك۔

اس مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ امام شمشاد مذہبی منسٹر ہیں اور مبلغ ہیں جو مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھتے ہیں جو چینو میں واقع ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 13 جولائی 2007ء City News سیکشن کے صفحہ 4 پر 3 تصاویر کے ساتھ انٹر فیتھ کی میٹنگ نصف سے زائد صفحہ پر دی۔ ایک تصویر میں ہماری ٹیم کے افراد عیسائی فرقہ کیتھولک کے لوگوں کو خوش آمدید کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک خاتون سامعین میں بیٹھی ہے۔ اور سوال کر رہی ہے اور تیسری تصویر ہیڈ ٹیبل کی ہے جس پر عاصم انصاری صاحب، خاکسار اور پادری بلیو اور مونس چوہدری بیٹھے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد سوالوں کا جواب دے رہے ہیں۔ باقی تفصیل وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے لکھی جا چکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 13 جولائی 2007ء صفحہ 24 پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Love of Country Part of Islamic Faith

”وطن کے ساتھ محبت مذہب اسلام کا حصہ ہے۔ ایمان کا حصہ ہے“

اخبار نے لکھا کہ 4 جولائی کے حوالہ سے امام شمشاد نے خاص طور پر ایک تقریر کی جس میں 4 جولائی کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ اسلام امن کے حوالہ سے ایک اہم تعلیم مسلمانوں کو دیتا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں وہ اس ملک کے قوانین کی ہر لحاظ سے پابندی کریں۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 60 کو بیان کیا کہ اسلام اور قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی رہیں اس ملک کے قوانین کی پابندی کریں۔ اور امن کے ساتھ رہیں۔ اطاعت کرنے والے ہوں۔ اس ضمن میں امام شمشاد نے بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی وہ مشہور حدیث بھی بیان کی جس میں کہا گیا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ وطن کے ساتھ محبت ایمان کا حصہ ہے۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ اس وقت جب کہ ہم یوم آزادی منا رہے ہیں اور اس میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری طرح آزادی بھی میسر ہے اس لئے ہمیں اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے نیز ہمیں ان لوگوں کی بھی مدد کرنی چاہئے جہاں اس قسم کی آزادی میسر نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ جیسے ہم مادی لحاظ سے سپر پاور ہیں روحانیت اور اخلاق میں بھی سپر پاور بن جائیں۔ انہوں نے سامعین سے کہا کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کا بھی مطالعہ کریں جو ایک سو سال پہلے لکھی گئی تھی۔ جس میں بانیٔ جماعت احمدیہ نے نصائح کی ہوئی ہیں کہ ایسی حکومت جو اپنے لوگوں کے لئے امن مہیا کرتی ہو اور آزادی مہیا کرتی ہو۔ اس کے خلاف اعلان جنگ نہ کریں، اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قانون کا احترام کرے۔ اور اتھارٹی اور حکام کی اطاعت کرے اور اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔ اخبار نے خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے تصویر بھی شائع کی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 جولائی 2007ء صفحہ B-20 پر ایک مختصرا خبر شائع کی ہے۔ اس عنوان سے

Imam Reaffirms Love of Country on Independence Day

”امام۔ یوم آزادی کے موقع پر ”وطن سے محبت“ کے بارے میں زور دار الفاظ میں تلقین کرتا ہے“

خبر کا متن قریباً قریباً وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت یکم اگست 2007ء صفحہ B-5 پر خاکسار کے حوالہ سے جلسہ سالانہ یوکے 2007ء (اکتالیسواں جلسہ سالانہ برطانیہ) کے بارے میں مضمون کی صورت میں خبر شائع کی ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے۔

Local Muslim Community Intent on Spreading Good Will.

"علاقہ کی لوکل مسلمان کمیونٹی خیر سگالی کے جذبات کو پھیلانے کی نیت اور ارادہ رکھتی ہے"

اخبار نے لکھا: جماعت احمدیہ مسلم کمیونٹی کے افراد مسجد بیت الحمید میں برطانیہ کے 41ویں جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد نے خطاب کیا۔ برطانیہ میں موسم کے شدید خراب ہونے کے باعث، پھر بھی 25ہزار سے زائد لوگ یورپ اور دنیا کے مختلف ممالک سے یہاں حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ بہت سارے لوگ امریکہ سے بھی سفر کر کے جلسہ میں گئے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا آغاز حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان انڈیا کے ذریعہ 1889ء میں ہوا۔ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ برطانیہ میں ہونے والے اس جلسہ کو دنیا میں لاکھوں افراد نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دیکھا اور دنیا کی دیگر اہم زبانوں میں تقاریر کے تراجم بھی ہوئے۔

یوکے کا جلسہ 1984ء کے بعد زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف آرڈیننس نکلا جس کے ذریعہ احمدیوں کو تبلیغ کرنے، عبادت کرنے، اسلامی روایات پر عمل کرنے پر مجرم قرار دیا جاسکتا ہے اور جرمانہ کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ اس آرڈیننس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا خلیفہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان سے برطانیہ (لندن) ہجرت کی۔

حضرت مرزا مسرور احمد جو اس وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کے پانچویں روحانی پیشوا ہیں نے بتایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ جنہوں نے ہمیں

جہاد کے حقیقی معانی سمجھائے ہیں۔ جس کا مطلب اس زمانے میں یہ ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کریں۔ اس زمانے میں اصل جہاد یہی ہے۔

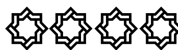
مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں دوران سال ہونے والی جماعت احمدیہ کی ترقیات کے بارہ میں بھی تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا اس سال 275,000 نئے لوگ جماعت احمدیہ میں تمام دنیا سے شامل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے نئے سکول بنائے ہیں، ہسپتال اور کلینک بھی تعمیر کئے ہیں اور صاف پانی اور بجلی مہیا کرنے کے لئے افریقہ میں پراجیکٹ پر کام ہوا ہے۔ مرزا مسرور احمد نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی کی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں چاہئے کہ اسلام کے پرامن پیغام کو امن اور محبت کے ساتھ ہر ایک کو پہنچائیں بغیر کسی امتیاز کے۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ تہجد کی نماز بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے امن کے حصول میں مدد ملے گی اور جنت کا حصول بھی ہوگا۔

مرزا مسرور احمد نے یہ بھی کہا کہ اس زمانے میں تلوار کا جہاد غیر ضروری ہے بلکہ دلوں کی صفائی کرنے کا جہاد اب بھی قائم ہے۔ اور امن کے پیغام کو امن کے ساتھ پھیلانے کا جہاد اب بھی جاری ہے۔ آپ نے کہا کہ اگلا سال ہماری خلافت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے کو منانے کا سال ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر شخص کو اس کی کامیابی سے منانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف طبقات فکر سے تعلق رکھنے والے حکومتی سطح اور مذہبی سطح کے سرکاری و غیر سرکاری معززین نے شرکت کی۔ جس میں لندن کے بشپ نے بھی تقریر کی اور اسی طرح یو ایس اے کونسلیٹ جنرل نے بھی شرکت کی اور اپنی تقریر میں کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کی خدمات کو سراہتے ہیں۔

مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ اگر آپ نے مزید معلومات حاصل کرنی ہیں تو امام شمشاد سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون نمبر بھی دیا ہوا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 فروری 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 37

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 3 اگست 2007ء صفحہ 24 پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبریں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی ہے۔ ایک خبر کا عنوان ہے۔

UK Ahmadiyya Convention Watched in Chino

"جلسہ سالانہ برطانیہ چینو میں دیکھا گیا"

اس خبر کے ساتھ 4 تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایک تصویر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کرتے ہوئے ہے۔ ایک تصویر میں غیر مسلم مہمانان کرام ہیں۔ اور ایک تیسری فوٹو میں حضور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگلینڈ کے آرچ بشپ سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔ اور ایک تصویر بھرپور سامعین کی جلسہ گاہ کی ہے۔ اخبار نے خبر دیتے ہوئے انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے لکھا: جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد چینو کی مسجد میں برطانیہ کے 41 ویں جلسہ سالانہ کو دیکھنے اور سننے کے لئے 29 جولائی کو جمع ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد نے جلسہ کے اختتامی سیشن میں خطاب کیا اور دعا پر یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اخبار نے لکھا کہ برطانیہ میں موسم شدید خراب تھا مگر اس کے باوجود 25 ہزار سے زائد لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ جو لوگ جلسہ میں شامل ہوئے وہ یورپین ممالک کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً امریکہ سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گئے۔ بعض مندوبین لاس اینجلس اور چینو سے بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے۔

اخبار نے اس بات کو ہائی لائٹ کیا کہ یو کے کا جلسہ 1984ء کے بعد بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کو مسلمان کہلانے پر مجرم قرار دیا ہے۔ اور انہیں قانونی طور پر مسلمان کہلانے سے روک دیا گیا ہے۔اس قانون کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔اور وہ لندن تشریف لے آئے۔اس جلسہ سالانہ میں حضرت مرزا مسرور احمد نے جو جماعت کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کہا۔اور جہاد کی صحیح تعریف کی طرف توجہ دلائی۔انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں اس زمانے کے امام کی صداقت کو پہچاننے کی توفیق ملی۔ ہمیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے پختہ تعلق قائم کرنا چاہئے اور یہی اس وقت کا صحیح جہاد ہے۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ سالانہ کے اجلاس میں مرزا مسرور احمد نے دوران سال ہونے والی جماعت کی ترقیات کو یہاں بیان کیا۔انہوں نے کہا کہ اس سال دو لاکھ 75 ہزار سے زائد لوگوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔انہوں نے بتایا کہ یہ ترقی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور جماعت احمدیہ افریقہ کے ممالک میں سکول، ہسپتال اور پینے کا صاف پانی بھی مہیا کرنے کے لئے وہاں کام کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ کے ارشادات اور تعلیمات کی روشنی میں ہمیں اسلام کے پیغام کو ہر ایک تک پہنچانے کے لئے بلا امتیاز وسلوک محبت اور انس اور پیار کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

الاخبار نے اپنی انگریزی سیکشن کی اشاعت 16 اگست 2007ء صفحہ 29 پر بڑی تفصیل کے ساتھ کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ان کے لوگوں کی مسجد بیت الحمید میں آمد پر پروگرام اور سوال و جواب کی 3 تصاویر کے ساتھ اچھی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں خاکسار پادری فادر کیری بلیو کو اسلامی کتب تحفہ پیش کر رہا ہے۔ ایک ہیڈ ٹیبل کی ہے جس میں خاکسار حاضرین کے سوالوں کے جواب

دے رہا ہے اور تیسری تصویر سامعین کی ہے۔ خبر کے آخر میں جماعت کا فون نمبر معلومات کے لئے درج ہے۔

نیوز ایشیاء نے اپنی اشاعت 8 تا 14 اگست 2007ء صفحہ B-2, 4 پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

41st Convention of Ahmadiyya Muslim Convention of UK

”احمدیہ مسلم کمیونٹی برطانیہ کا 41واں جلسہ سالانہ“

اس ہیڈ لائن کے بعد اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس وقت دنیا کے 189 ممالک میں پائی جاتی ہے۔ اور اس سال 262,000 لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح)

ایک تصویر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کے خطاب کی ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں انگلینڈ کے آرچ بشپ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ خبر کے آخر میں مزید معلومات کے لئے ہماری مسجد کا ٹول فری نمبر دیا گیا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 10 اگست 2007ء صفحہ B-38 پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی مختصراً خبر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر اخبار کے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 41واں جلسہ سالانہ یوکے میں ہوا۔ اور 29 جولائی کو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے خطاب کیا جس میں جماعت کی ترقیات کے بارے میں بیان کیا گیا۔ نیز آپ نے ممبران جماعت احمدیہ کو تلقین کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور روحانی تعلق قائم کریں۔ جو اس وقت کا بہت بڑا اجہاد ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اسلام کے پیغام کو محبت اور پیار اور امن سے ہمیشہ پھیلاتے چلے جائیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 4 تا 10 اگست 2007ء صفحہ C5 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی خبریوں دی ہے۔

Muslims Gather

یعنی مسلمان اکٹھے ہوئے ہیں۔

تصویر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمگیر بیعت لے رہے ہیں۔ خبر میں بتایا گیاہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے افراد چینو، لاس اینجلس اور اورنج کونٹی نیز سین برناڈینو سے جمع ہو کر جلسہ سالانہ برطانیہ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ شامل ہوئے۔ اس موقع پر برطانیہ میں 25 ہزار سے زائد جلسہ میں شامل ہوئے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 16 اگست 2007ء صفحہ 29 کی اشاعت میں 4 بڑی تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے خطاب کی ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں انگلینڈ کے آرچ بشپ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر سامعین جلسہ سالانہ کی ہے۔ اور ایک اور تصویر میں مہمانان کرام (غیر مسلم) تشریف رکھتے ہیں۔

خبر کا متن قریباً بالکل وہی ہے جو اس سے قبل گذر چکا ہے۔ جماعت پر ہونے والے افضال اور ترقیات کا ذکر ہے۔ اور اس وقت کا جہاد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کریں۔ اور اس امن کے پیغام کو ہر کسی تک پہنچائیں۔

الاخبار نے اپنی عربی سیکشن میں 16 اگست 2007ء صفحہ 19 کی اشاعت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ 29 جون 2007ء کو ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار نے خطبہ جمعہ کا عنوان لکھا:

’’تَعَالِیْمُ الْاِسْلَامِ ھِیَ لِنَشْرِ الْاِسْلَامِ وَالْاَمْنِ فِی الْعَالَمِ‘‘

’’اسلام کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے۔اسلام کی امن کی تعلیم‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں ’’جنگ‘‘ کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور اس کی بنیاد تقویٰ پر منحصر ہے۔ اور قرآن کریم میں تقویٰ پر قائم رہنے کا ایک مسلمان کو اس قدر تاکیدی حکم ہے کہ ایک مومن سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ دنیا کی بدامنی میں کوئی کردار ادا کر سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت قتال کی اجازت دینا، دنیا کے امن وسلامتی کے لئے تھی۔ نہ کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے جیسا کہ آج کل اسلام مخالف پروپیگنڈا کرنے والے شور مچا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی 3 وجوہات بھی بیان فرمائی ہیں۔

(1) دفاعی طور پر، اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے۔

(2) بطور سزا، یعنی جب مسلمانوں پر حملے کئے گئے تو دشمن کو سزا دینے کے لئے ان سے جنگ کی گئی۔

(3) بطور آزادی قائم کرنے کے لئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 بھی پڑھی۔ اس آیت کی تشریح میں آپ نے فرمایا جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ انہیں بلاوجہ قتل کیا جارہا تھا۔ پھر اس لئے بھی اجازت دی گئی کہ انہیں ان کے گھروں سے بلاوجہ نکالا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ پس یہ اصولی حکم آگیا کہ جب کوئی قوم دیر تک مسلسل دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے تو یہ اجازت دی جاتی ہے لیکن اس کا مقصد ظلم کا خاتمہ ہو نہ کہ ظلموں کا بدلہ لینے کے لئے۔ اس پر حکمت ارشاد نے دوسرے مذاہب کا بھی تحفظ کیا ہے۔ یعنی یہ کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی تو ہر مذہب کی عبادت گاہ ظالموں کے ہاتھوں تباہ وبرباد ہو جاتی۔ جس سے نفرتیں اور بڑھتی

ہیں اور دنیا سے سلامتی اٹھ جاتی ہے۔ فرمایا کہ آج کل بد قسمتی سے بعض مسلمان عیسائیوں کو بھی نوٹس دے رہے ہیں۔ فرمایا پچھلے دنوں اخباروں میں آرہا تھا چارسدہ میں نوٹس دیا گیا کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا گرجا گرا دیا جائے گا۔ چند سال پہلے گرائے بھی گئے تھے تو یہ چیز ہے جس نے اسلام کو بدنام کیا ہے۔ اور مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔ آج مسلمانوں کی ان وجوہات کی بناء پر ہر جگہ سبکی ہو رہی ہے اور وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر فساد اور شر کو ختم کرنے کے لئے عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

فرمایا: آج ہم دیکھتے ہیں بظاہر کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مسلمانوں کے شامل حال نہیں ہے وہ بہت ہی بری حالت میں ہیں۔ پھر احمدیوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کی مسجدیں گرانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں اس وجہ سے برکت اٹھ رہی ہے۔ پس جہاں تک احمدی کا سوال ہے احمدی تو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے سختی کا جواب سختی سے نہیں دیتے کیوں کہ جس حکومت میں وہ رہے ہیں اس کے قانون کی پابندی کی وجہ سے ٹھیک ظلم سہہ لیتے ہیں، صبر کر رہے ہیں اور یوں بھی اب مسیح موعودؑ کے زمانے میں توپ و تفنگ کی جو ظاہری جنگ ہے اس کی ممانعت ہے۔ احمدیوں نے تو اینٹ کا جواب اینٹ یا پتھر سے نہیں دینا لیکن خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی مدد کو آئے گا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ کرے مسلمانوں کو عقل آجائے اور اس حکم کے تحت ہر مظلوم کا دفاع کرنے والے ہوں اور ہر ظالم کو ظلم سے روکنے والے بنیں کیونکہ مسلمانوں کی سلامتی اسی سے وابستہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے(الحج:42) پس یہ ان لوگوں کا کام ہے کہ جب ان کے پاس طاقت آجاتی ہے تو پھر اپنے جائزے لیں اور سوچیں کہ یہ سب کچھ جو ملا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔

پس ان سب باتوں کا مقصد یہ بنتا ہے کہ ایک اسلامی حکومت طاقت آنے کے بعد صرف اپنی طاقت کو غلط ذرائع سے بڑھانے میں مصروف نہ ہو جائے۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و نسل ہر شہری کے حقوق کی حفاظت، غریبوں کو ان کا مقام دینا، یہ اس کا کام ہے تاکہ معاشرے اور ملک میں امن و سلامتی پیدا ہو۔ اور خاص طور پر ہر شہری کے اس کے ضمیر کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ضمانت دینا یہ ایک اسلامی حکومت کا کام ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو امن و سلامتی کی بھی ضمانت ہے۔

حضور نے سورۃ بقرہ کی آیات 191 تا 194 بھی پڑھیں۔ فرمایا کہ اگر جنگ کرنا ٹھہر جائے تو جنگ کو بھی محدود رکھو یہ نہیں کہ دشمن کو سبق دینے کے لئے جنگ کے میدان وسیع کرتے چلے جاؤ۔ پھر عبادت گاہوں کے قریب بھی جنگ سے منع کیا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ اپنے لشکروں کو خاص طور پر ہمیشہ یہ ہدایت فرماتے تھے کہ معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کرنی ہے ان کو نہیں گرانا اور مسجد حرام کے ارد گرد تو جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کرایا کہ ہم یہ جنگ ظلم کی وجہ سے نہیں کر رہے۔ بلکہ یہ تم ہو جنہوں نے ہمیں ظلم کا نشانہ بنایا۔ جنگ بدر کے بعد کفار سے کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو جس طرح ظلم کا نشانہ بنایا اور پھر خود آنحضرت ﷺ کو جو دکھ اور تکالیف دی گئیں۔ اسی بدر کی جنگ میں کفار کو شکست کا سامنا ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؐ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ زبردستی لشکر کشی کیا کرتے تھے۔ زبردستی مسلمان بناتے تھے اور اسی وجہ سے یہ جنگیں لڑی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب آپؐ بادشاہوں کو خط لکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اَسْلِمْ تُسْلَمْ یا اَسْلِمُوْا تُسْلَمُوْا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام قبول کر لو ورنہ ہم طاقت کے زور سے منوائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ خالصۃ تبلیغی نقطہ نظر سے یہ فرماتے تھے کہ اسلام کا پیغام ہی ہے جو سلامتی کا ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے سائے تلے آ جاؤ۔

حضور ﷺ نے اس وقت کی ساری بڑی طاقتوں کو خط لکھے تھے، تو کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ تم سب کے ساتھ میں جنگ کے لئے تیار ہوں۔ کوئی بھی عقل مند آدمی ایسا نہیں کر سکتا کہ سب بڑی بڑی طاقتوں کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دے حالانکہ اس وقت اسلام کی طاقت خود محدود تھی۔ آپؐ انسانی ہمدردی چاہتے تھے۔ آپؐ کو یقین تھا کہ یہ دین ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے والا ہے اس لئے دنیا کو اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ اور اسی نیت سے آپ نے بادشاہوں کو یہ پیغامات بھجوائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تاریخ شاہد ہے کہ آپ جنگوں میں کس طرح محکوم قوم کا خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک فرمایا کہ جنگ میں بھی کوئی دھوکے بازی نہیں کرنی۔ آپ کے حملے بھی دن کی روشنی میں ہوا کرتے تھے، حکم تھا کہ کسی بچے کو نہیں مارنا، کسی عورت کو نہیں مارنا اور مذہبی راہنماؤں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا بلکہ جو تلوار نہیں اٹھاتا اسے بھی کچھ نہیں کہنا چاہئے خواہ وہ نوجوان ہو، پھر دشمن ملک کے اندر خود دہشت پیدا نہیں کرنی۔ چنانچہ فرمایا کہ تمہارا ہر کام صرف اور صرف خدا ہی کے لئے ہو۔ پھر دیکھیں انسانی ہمدردی کی انتہاء آپؐ نے فرمایا دشمن کے منہ پر زخم نہیں لگانا، دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچانا، قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنا۔

فرمایا: تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیرنے والی ہے۔ ہر ایک کو آزادی دلوانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت تعلیم کے جو مختلف پہلو ہیں ان کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسلام کی روشن اور حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کرائیں۔ آمین

ہفت روزہ ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 12 ستمبر 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک کے فضائل وبرکات“ شائع کیا۔ جس کی ہیڈ لائن قرآن کریم کی آیت کریمہ کا ترجمہ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔ (القرآن)

امریکہ اور ساری دنیا میں رمضان المبارک کی آمد آمد تھی۔ اس پر یہ مضمون لکھا گیا جس میں بتایا گیا کہ اسلامی عبادت کا ایک اہم رکن روزہ ہے۔ اور اس کا مطلب شرعی اصطلاح میں یہ ہے کہ طلوع فجر یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے، لغو کاموں سے پرہیز اور جماع سے رکنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

اس کے بعد روزہ کی غرض اصلاح نفس کا ذکر ہے۔ اور اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کی آیت 184 کا بیان ہے۔ پس روزے سے انسان ہر بدی، ہر لغو کام، جھوٹ، خیانت، بے ایمانی سے بچے اور تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کے معنی ہی بچنے کے ہیں۔ جو شخص گندے کام کرے، لغو کام کرے، اس کا روزہ بے معنی ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں چند احادیث بھی درج کی ہیں جن میں روزے کی فضیلت اور برکات ہیں جیسے یہ کہ رمضان کے آنے سے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 13 ستمبر 2007ء سیکشن B میں صفحہ اول پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Muslims Begin Month of Prayer, Fasting

”یعنی مسلمانوں کا عبادت اور روزے کا مہینہ شروع ہے“

یہ خبر ڈیلی بلٹن کے سٹاف رائٹر Andrea Bennett نے دی ہے جس کے شروع میں لکھا ہے کہ رمضان روحانیت، عبادت اور امن کی تجدید کے لئے آیا ہے۔ امریکہ میں اس دن 13 ستمبر کو رمضان کے چاند نظر آیا تھا۔ اس لئے اخبار نے یہ لکھا کہ آج رات سے مسلمانوں کی فیملیز روزہ رکھیں گی اور شام کو افطار کریں گی۔ اس کے بعد کچھ مسلمان لیڈروں کے انٹرویوز ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کا انٹرویو ہے۔ اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ: امام شمشاد نے بتایا کہ یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں روزانہ 5 وقت کی نمازیں ہوں گی۔ اس کے علاوہ روزانہ شام کو 7 بجے

سے 9 بجے تک قرآن کریم کی تعلیمات (درس القرآن) کا اور آنحضرتؐ کی احادیث سے بیان ہوا کریں گی۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہماری طرف سے ہر ایک کو رمضان کے پروگراموں میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان کے دنوں میں ہمارے ہمسائے، دوست، عیسائی اور دیگر لوگ افطاری اور درس میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ امام نے کہا کہ 13 اکتوبر کو رمضان کے اختتام پر عید الفطر بھی منائی جائے گی۔ ہم تمام مذاہب کے لوگوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ امام شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ اس وقت تمام دنیا میں ”انسانیت“ کو مشکلات در پیش ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ لوگ آئیں اور ہمارے ساتھ مل کر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کریں۔ رمضان کے لئے ہمارا یہی سب کو پیغام ہے۔

اخبار نے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی معلومات کے لئے دیا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ خاکسار لکھ چکا ہے کہ یہ یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے۔ دیگر 3-4 مسلمان لیڈروں کے بیانات بھی اس خبر میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری مسجد کا ہی فون نمبر دیا ہے۔ اور خاکسار کا بیان زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے تمام لیڈروں کے بیانات کے مدمقابل پر۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی 13 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 9-10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک کے فضائل و برکات“ پر شائع کیا۔ جس میں روزہ کی فلاسفی اور رمضان اور روزوں کی فرضیت کے بارے میں آیت کریمہ 2:188 کے استدلال اور رمضان کی فضیلت احادیث نبویہ سے درج کی گئی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے بھی اپنی 13 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ”رمضان المبارک کے فضائل و برکات“ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

ہفت روزہ پاکستان جرنل نے بھی اپنی اشاعت 14 ستمبر 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک کے فضائل وبرکات'' پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔اس مضمون کا متن وہی ہے جو دیگر اخبارات نے شائع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ایک ضروری وضاحت: امریکہ کے مختلف شہروں میں خصوصاً بڑے بڑے شہروں میں جہاں پاکستانی، انڈین آبادی بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اردو میں اخبارات شائع کرتی ہے۔ اور یہاں کے لوکل پڑھے لکھے طبقہ کے لوگ بھی اخبارات میں اپنے مضامین اور کالم لکھتے ہیں۔ بعض اخبارات میں دینی مسائل اور بعض فقہی مسائل کے عنوان سے بھی عوام الناس کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔

چنانچہ پاکستان جرنل اخبار میں بھی اس قسم کا ایک سلسلہ وار پروگرام شروع تھا جس میں ''عالم دین'' سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ خاکسار یہ صفحہ بھی شوق سے پڑھتا ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ کہاں کہاں درست جواب دیا گیا ہے وغیرہ چنانچہ پاکستان جرنل میں ایک دفعہ ایک سوال شائع ہوا کہ آیا قبر کو بوسہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جب خاکسار نے اس کا جواب پڑھا تو مجھے وہ اسلامی شریعت اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے خلاف محسوس ہوا۔ خاکسار نے اسی وقت ایک خط ایڈیٹر پاکستان جرنل کو تصحیح کے لئے لکھا۔ تصحیح تو شائع نہیں ہوئی۔ ہو سکتا ہے کہ خاکسار کا خط اُن کے عالم صاحب کی خدمت میں انہوں نے بھجوایا ہو۔ افادہ عام کے لئے خاکسار وہ خط بھی یہاں نقل کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ بھی جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کا پوری طرح دفاع کرے۔ بے شک اسے آج پذیرائی حاصل نہ ہوگی۔ لیکن ہم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والے ہوجائیں گے۔ اس لئے جب بھی جہاں بھی کہیں اس قسم کی کوئی بات سامنے آئے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور متعلقہ ادارہ یا پریس یا اخبار کو ضرور اس کی وضاحت نرمی اور پیار کے ساتھ بھیج دینی چاہیئے۔ باقی ان کا کام ہے۔ وہ خط جو لکھا گیا یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

مکرم محترم جناب ایڈیٹر صاحب پاکستان جرنل۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خدا کرے آپ ہمیشہ خیریت سے اور خوش و خرم رہیں۔ آمین۔ کل خاکسار کو ایک پاکستانی ریستورانٹ پر جانے کا موقع ملا تو وہاں پر پاکستان جرنل نظر آیا۔ خاکسار نے بڑے شوق سے اٹھایا اور گھر آکر اس کا مطالعہ کیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس علاقہ میں یعنی کیلیفورنیا کے علاقہ میں اور پھر خصوصیت کے ساتھ لاس اینجلس کے علاقہ میں اس مؤقر اخبار کو شائع کرنے اور تقسیم کرنے کا سہرا اپنے سرباندھا ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی احسن جزادے۔ آمین

اخبار مجھے بہت پسند آیا۔ خبریں تو قریباً قریباً ہر ایک اخبار کی وہی ہوتی ہیں لیکن مضامین ہر اخبار کے الگ الگ علمی ذوق کو پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔

اخبار پاکستان جرنل کے مضامین بھی عمدہ تھے۔ ایک بات کی طرف خاکسار آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس ہفتہ کے پرچہ کے صفحہ 8 پر ”اسلام“ کے عنوان سے صفحہ کے آخری حصہ میں فقہی اور دینی مسائل کے جواب مفتی منیب الرحمان صاحب کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔ پہلا سوال قبر کی زیارت اور قبر کو بوسہ دینے کے بارے میں تھا۔ محترم مفتی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ”کہ ویسے تو ٹھیک نہیں ہے لیکن ماں باپ کی قبر کو بوسہ دینا ٹھیک ہے۔“

میرے خیال میں یہ جواب اسلامی شریعت اور تقاضے کے بالکل خلاف ہے۔ پاکستان اور ہندوستان میں یہی کچھ تو ہو رہا ہے۔ پیر پرستی اور قبر پرستی۔ ایک علامہ کے حوالہ سے یہ جواب لکھا گیا ہے۔ اگر

جواب قرآن، سنت نبوی ﷺ یا حدیث نبوی ﷺ سے دیا جاتا تو ٹھیک تھا اور جن علامہ کا ذکر کیا گیا ہے حیرت ہے کہ انہیں بھی پھر قرآن و حدیث و سنت پر پورا عبور حاصل نہیں ہے۔

میرے خیال میں کسی قبر کو بوسہ دینے کی اجازت نہیں ہے خواہ وہ ماں کی ہو یا باپ کی۔ دنیا میں قریباً 80 فیصد سے زائد لوگ ماں باپ بنتے ہیں تو گویا کم و بیش اتنے فی صد لوگ قبروں کو بوسہ دے سکتے ہیں۔ اس سے قبر پرستی کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ برا ہو یہود و نصاریٰ کا (بلکہ فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ) یعنی لعنت ہو ان پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

میرے خیال میں اس جواب کی تصحیح شائع ہونی چاہیئے۔ اسلام کی صحیح تصویر پیش ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے آنحضرت ﷺ کو مشعل راہ بنایا جائے۔

ہاں فقہی مسائل میں اختلاف کی گنجائش ضرور ہے لیکن یہ ایسا مسئلہ ہے جہاں توحید پر زد پڑتی ہے اور قبر پرستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ خاکسار۔ (امام سید شمشاد احمد ناصر مسجد بیت الحمید چینو کیلیفورنیا لاس اینجلس)

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 15 تا 21 ستمبر 2007ء صفحہ B-3 پر اس عنوان سے مختصراً خبر دی۔

Holy Days for Muslims

"مسلمانوں کے مقدس ایام"

اخبار نے لکھا کہ مسلمانوں کے مقدس ایام یعنی روزے رکھنے کے دن شروع ہو گئے ہیں۔ جس میں وہ قرآن کریم سیکھیں گے اور قرآن کریم کو پڑھیں گے اور اس سلسلہ میں قرآن کی کلاسز (درس القرآن) ہوں گی۔ اور یہاں پر مسجد بیت الحمید جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے اور رامونا ایونیو پر واقع ہے۔ امام شمشاد رمضان کی عبادات کروائیں گے۔ مسجد کا فون نمبر بھی ہے۔

ایشیاء ٹریبون نے اپنی اشاعت 19 ستمبر 2007ء صفحہ 16 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے، خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے 11 باتیں لکھیں۔

(1) نماز باجماعت کا قیام کریں۔ قرآن و حدیث سے نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

(2) قیام اللیل۔ رمضان میں نماز تہجد کی طرف، قرآن و حدیث سے توجہ دلائی گئی ہے اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ جس میں قبولیت دعا خاص طور پر ہے۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تہجد بھی بیان کیا گیا ہے۔

(3) نماز تراویح کے بارے میں اور نوافل کے بارے میں اہمیت و برکات بیان کی گئی ہے۔

(4) تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(5) دعائیں کریں۔ دعائیں کریں۔ دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ اور رمضان میں خاص طور پر افطاری کے وقت کو باتوں میں ضائع کرنے کی بجائے اس وقت کو دعاؤں میں گذارنے کی تلقین اور احادیث سے اس کی اہمیت بیان ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی درج ہے کہ رمضان میں ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

(6) ذکر الٰہی، توبہ و استغفار اور درود شریف کے ورد، کی طرف رمضان میں خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ دعاؤں کی قبولیت میں اول خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش اور پھر درود شریف قبولیت دعا کا باعث ہوتا ہے۔ نیز انسان کی توبہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس کے گناہ بخشتا ہے۔ استغفار سے انسان گذشتہ گناہوں کی تلافی اور آئندہ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ ان سب کی اہمیت اور فضیلت احادیث نبویہ ﷺ سے بیان کی گئی ہے۔ اور چند قرآنی دعائیں بھی درج کی گئی ہیں۔

(7) صدقہ و خیرات کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

(8) فطرانہ کی اہمیت اور ادائیگی کی طرف توجہ احادیث کی روشنی میں۔

(9) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی اہمیت اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

(10) لیلۃ القدر کی تلاش و اہمیت کے بارے میں ہے۔

(11)عید الفطر مسلمانوں کی خوشی کا دن اور یہ دن کیوں منایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو کیسے منانا چاہیئے۔اور احادیث میں اس کی کیا اہمیت ہے۔یہ سب 11 امور اس مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔ الاخبار نے عربی سیکشن میں 19 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 12 پر اس عنوان پر خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔

كَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ نَّسْتَفِيْدَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

یعنی ہم کس طرح رمضان المبارک کے مہینہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ دراصل وہی اردو والا مضمون ہے جس کے بارے میں اوپر گذر چکا ہے۔مکرم عابد ادلبی صاحب نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔اور اس اخبار نے اسے شائع کیا.

پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 20 تا 26 ستمبر 2007ء صفحہ 9-10 پر خاکسار کا ایک اور مضمون بعنوان ''رمضان المبارک اور قبولیت دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں رمضان المبارک کی اہمیت وبرکات کے علاوہ اس مہینہ میں کثرت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت اِنِّیْ قَرِیْبٌ سے قبولیت دعا کا استدلال حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے لکھا گیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی احادیث نبویہ میں دعا کے طریق اور قبولیت دعا کے لئے جن چیزوں کا کرنا ضروری ہے وہ درج کی گئی ہیں۔ خاکسار نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ انسان نماز میں کثرت کے ساتھ دعا کرے اور حدیث نبوی بھی درج کی گئی ہے۔ کہ انسان خدا کے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔اس لئے اس وقت بہت دعا کرنی چاہیئے۔

خاکسار نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ انسان اپنی دعاؤں میں قرآنی دعائیں اور احادیث نبویہ ؐ کی دعائیں بھی کثرت سے پڑھے۔ لیکن سجدہ اور رکوع کی حالت میں قرآنی دعائیں نہ پڑھی جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جو قبولیتِ دعا کے طریق بیان فرمائے ہیں اُن کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اُن مواقع کو بھی لکھا گیا ہے جو قبولیت دعا کے اوقات ہیں اور احادیث میں اُن کا ذکر ملتا ہے مثلاً تہجد کا

وقت، افطاری سے قبل، اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی قبولیت دعا کا ہے۔ تین اشخاص کی دعائیں عند اللہ مقبول ہوتی ہیں۔ امام عادل کی دعا، روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے، تیسرے مظلوم کی دعا۔

پھر والدین کی دعائیں اولاد کے لئے، جمعہ کے دن ایک گھڑی آتی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے حضرت ابراہیم ادھم کا واقعہ بھی لکھا ہے کسی نے آپ سے دعا کے قبول نہ ہونے کی شکایت کی اس پر انہوں نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو جانتے ہو مگر اس عبادت نہیں کرتے۔ رسول کو برحق جانتے ہو مگر آپؐ کی سنت کی پیروی نہیں کرتے، قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے، شیطان کو کہتے ہو کہ وہ دشمن ہے مگر اس کے ساتھ عداوت کی بجائے دوستی رکھتے ہو۔ موت کو جانتے ہو ضرور آئے گی مگر عبرت حاصل نہیں کرتے۔ پس پھر ایسے لوگوں کی دعائیں کس طرح قبول کا درجہ پائیں گی۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا برکات الدعا سے یہ حوالہ بھی لکھا ہے کہ ”مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیوں کہ ایک دن رہائی پائیں گے......“ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی کتاب سے بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ”اَلصَّبُوْرُ“ کے معانی لکھے گئے جس کا مطلب ہے کہ سائلوں سے تنگ نہ آنے والا، اور نہ ان سے اکتانے والا، بلکہ ہر پیچھے پڑنے والے کی بار بار کی پکار کو سہنے والا، عالی حوصلہ خداوند۔

مضمون کے آخر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ نیز مسجد کا فون نمبر درج ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 مارچ 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط38

پاکستان ٹائمز کیلی فورنیا نے اپنی اشاعت 20 ستمبر 2007ء صفحہ 13 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ”رمضان المبارک اور قبولیت دعا“ شائع کیا۔ اس کی تفصیل بھی وہی ہے جو اس سے پہلے دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 ستمبر 2007ء صفحہ 26 پر پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون انگریزی زبان میں شائع کیا جس کا عنوان ہے۔

How We Can Benefit From Ramadan

”ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں“

اس کا انگریزی ترجمہ میں مونس چوہدری صاحب اور محمد عبدالغفار صاحب (امریکن) نے مدد کی تھی۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنی اشاعت 22 ستمبر 2007ء صفحہ B-6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان

God's Blessings During Ramadan

”خدا تعالیٰ کی رمضان میں برکات کس طرح حاصل کی جا سکتی ہیں“

انگریزی میں شائع کیا۔ اس مضمون کا متن بھی وہی ہے جو اس سے پہلے دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ مختلف شہروں میں مختلف کمیونٹیز میں ان کے اخبارات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی خوبصورت تعلیم شائع کرائی جاتی رہی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ

دی سن نے اپنی اشاعت 22 ستمبر 2007ء صفحہ A-10 مذہب کے سیکشن میں خاکسار کا مضمون انگریزی میں بعنوان

During Month of Ramadan The Door of Paradise is Open

”رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں“

یہ مضمون بھی وہی ہے کہ رمضان کی برکات، فضائل، قبولیت دعا اور رمضان المبارک کے ایام سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اِن لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22 ستمبر صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں شائع کیا جس کا عنوان تھا۔

Muhammad Called Ramadan Blessed Month

یعنی محمد (ﷺ) نے رمضان کو بابرکت مہینہ قرار دیا ہے

یہ مضمون بھی وہی ہے جس میں رمضان کی برکات اور رمضان سے استفادہ کے طریق دیگر اخبارات میں لکھے گئے تھے۔ مضمون کے آخر میں نام کے ساتھ مسجد بیت الحمید کا نام، ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 26 ستمبر 2007ء میں تصاویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی۔

”مسجد بیت الحمید چینو میں ماہ رمضان کا پرجوش اہتمام“

جن اچھے کاموں کی عادتیں ہمیں رمضان میں پڑتی ہیں، آیئے انہیں سارے سال پر پھیلائیں۔ امام شمشاد ناصر

اخبار نے لکھا” یہ مہینہ بلاوجہ بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں“مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے درس دیتے ہوئے کہا۔” دراصل اس مہینے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی تکلیف محسوس

کریں جو کئی کئی دنوں بھوکے اس وجہ سے رہتے ہیں کہ انہیں کچھ کھانے کو میسر نہیں ہوتا۔ اور یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے۔"

اخبار نے مزید لکھا دنیا کے ہر کونے میں مسلمان اس وقت رمضان کے بابرکت مہینے سے گذر رہے ہیں ساتھ ہی کیلیفورنیا میں بھی چینو اور گردونواح کے شہروں اور نج کونٹی، پومونا، انٹاریو اور ریور سائڈ سے سینکڑوں مسلمان روزہ افطار کرنے نمازیں پڑھنے اور ڈنر کے لئے مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے مسجد بیت الحمید میں ہر سال رمضان المبارک کے دوران افطار اور کھانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے جس میں ہر رنگ و نسل کے سینکڑوں مرد وخواتین اور بچے شامل ہوتے ہیں جن میں بعض اوقات مختلف چرچوں کے غیر مسلم دوست بھی شامل ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران روزانہ شام کو امام شمشاد ناصر درس دیتے ہیں ویک اینڈ پر چار سے ساڑھے چار صد تک اور ہفتہ کے دیگر دنوں میں ڈیڑھ سو سے دو صد تک حاضری ہوتی ہے۔ اخبار نے لکھا۔

رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں امام شمشاد ناصر نے اپنے درسوں میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر بیان کی۔(اخبار نے یہاں پر مزید سورۃ فاتحہ کے نقاط بھی بیان کئے)اس کے بعد اخبار لکھتا ہے کہ درسوں کے دوسرے موضوعات میں عبادت کے طریقے اور اور ان کا اہتمام رمضان المبارک کی نیکیوں کو تمام سال پر پھیلانے اور رمضان میں بنی نوع انسان کی خاطر قربانیاں دینا بھی شامل ہے۔

امام شمشاد ناصر نے اپنے درسوں میں یہ بھی سمجھایا کہ جہاں روزے کا اثر انسان کے جسم پر ہوتا ہے وہاں نماز انسان کی روح پر اثر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بابرکت مہینہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر بجالانا چاہیئے۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر بھی اخبار نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے لکھا۔ اخبار نے 4 تصاویر بھی شائع کیں۔ ایک میں خاکسار درس دے رہا ہے ایک میں مسجد میں سامعین درس سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں لوگ افطاری کر رہے ہیں اور ایک میں ڈنر کر رہے ہیں۔

العرب اخبار جو عربی اور انگریزی زبان میں لاس اینجلس سے شائع ہوتا ہے اور ایک بڑی تعداد عربوں کی اس اخبار کو پڑھتی ہے۔ اس کی 26 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 30 پر انگریزی میں خاکسار کا مضمون رمضان المبارک کے حوالہ سے شائع ہوا۔ جس کا عنوان ہے

"رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے"

نفس مضمون وہی ہے جو دوسرے اخبارات میں شائع ہوا۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 27 ستمبر 2007ء صفحہ 13 میں خاکسار کا مضمون "رمضان المبارک اور قبولیت دعا" کا دوسرا حصہ شائع کیا۔ اس کا نفس مضمون بھی وہی ہے جو اس سے قبل علاقہ کے دوسرے اخباروں میں تفصیل کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 26 ستمبر 2007ء میں 4 تصاویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی تھی۔

"بیت الحمید چینو میں ماہ رمضان کا پر جوش اہتمام"

اخبار نے تفصیل کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں ماہ رمضان کی عبادات کا ذکر کیا اور روزانہ درس القرآن، نماز تراویح، پانچ نمازیں اور ڈنر اور افطار کا ذکر ہے۔ اور غیر مسلموں کے شامل ہونے کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ ایک تصویر سامعین کی مسجد بیت الحمید میں درس القرآن سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار درس القرآن دے رہا ہے۔ باقی 2 تصاویر میں احباب جماعت اور غیر مسلم دوست ڈنر کر رہے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے انگریزی میں اپنی اشاعت 28 ستمبر 2007ء میں صفحہ 22 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری خبر اس عنوان سے دی۔

Muslims Observe Ramadan at Chino Mosque

اخبار نے تفصیل کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں رمضان کی عبادات کا ذکر کیا ہے۔ خبر میں قریباً قریباً وہی کچھ بتایا گیا ہے جو اس سے قبل اردو میں باقی اخبارات نے خبر لکھی۔ اخبار نے یہ بات ہائی لائٹ کی

کہ تمام دنیا میں مسلمان اس وقت رمضان کے بابرکت مہینہ سے گذر رہے ہیں اور چینو کی مسجد بیت الحمید میں علاقہ کے ارد گرد سے سینکڑوں لوگ روزانہ عبادات کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 29 ستمبر تا 5 اکتوبر 2007ء صفحہ A-8 پر ایک بڑی رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر دی جس کا عنوان ہے۔

Observing Ramadan in Chino

”چینو میں رمضان کا اہتمام“

خبر میں مختصراً بتایا گیا ہے کہ چینو کی مسجد بیت الحمید میں رمضان کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ عبادات کے ساتھ مسجد میں افطاری اور ڈنر کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ امام شمشاد روزانہ خطبہ (درس) دیتے ہیں جس میں قرآن کریم کی تعلیمات بیان کی جاتی ہیں۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 3 اکتوبر 2007ء صفحہ 5، نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی فرضیت واہمیت قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی روشنی میں بیان کی۔ احادیث نبویہ ؐ سے جمعہ کی اہمیت و ثواب بیان کیا۔ اس ضمن میں 6 احادیث درج کی گئی ہیں۔

جمعہ کی نماز ترک کرنے پر حدیث نبویؐ میں انذار۔ یہ حدیث درج کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگ جمعہ کی نماز کو ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور ان کا شمار غافلوں میں ہوگا۔“

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے لئے میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر ان لوگوں کو جو جمعہ سے پیچھے رہ گئے ہیں گھروں سمیت جلادوں۔

اس کے بعد خاکسار نے جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال کے عنوان سے لکھا کہ ہر جمعہ ہی اہمیت والا ہے۔ سال کے 12 مہینوں کے تمام جمعوں کی برکات ہیں۔ اس لئے جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ

لوگ جو اس جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس جمعہ کو جمعۃ الاستقبال بنادیں اور آئندہ عہد کریں کہ تمام جمعوں کو ادا کیا کریں گے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے یہ حدیث نبوی ﷺ درج کی ہے۔

"اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے روزے رکھو، اور اپنے اموال کی زکوۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر درج ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 4 تا 10 اکتوبر 2007ء پر خاکسار کا مضمون بعنوان "رمضان المبارک اور عید کا پیغام" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے عید کے حوالے سے زیادہ باتیں لکھی ہیں۔ اسلامی تہوار کیا ہوتا ہے۔ عید کی خوشی کیسے منانی چاہیئے۔ عید الفطر کا کیا مقصد ہے۔ عید کی تکبیرات خطبہ عید کی اہمیت اور جو سبق رمضان سے حاصل کیا ہے اسے باقی سال کے دنوں میں بھی اپنے اوپر لاگو کرنا چاہیئے اور خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جس طرح رمضان میں لوگ نمازوں کے لئے مسجد آتے تھے۔ رمضان کے بعد بھی نمازوں کے لئے مسجد میں آنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ مومن مسجد میں اس طرح ہے جس طرح مچھلی پانی میں۔ اور قیامت کے دن اس شخص پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 5 اکتوبر 2007ء صفحہ 5 پر سٹی نیوز سیکشن میں ہماری اس عنوان سے خبر دی۔

Mosque Marks Ramadan

"مسجد میں رمضان کا اہتمام اور عبادات"

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلمان اس وقت رمضان المبارک کے بابرکت مہینے سے گذر رہے ہیں اور انہیں میں سے یہاں پر چند شہروں (چینو، لاس اینجلس، ریور سائڈ، اورنج کونٹی) وغیرہ سے سینکڑوں مسلمان مسجد بیت الحمید میں روزانہ اکٹھے ہوکر رمضان میں عبادات بجالاتے ہیں اور اکٹھے ڈنر کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ اس مہینہ کا مقصد بلا وجہ بھوکا پیاسا رہنا نہیں ہے بلکہ اس مہینہ میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیئے اور ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ رمضان یہی سبق سکھانے کے لئے آتا ہے۔ غرباء کو بعض اوقات کھانا بھی میسر نہیں ہوتا۔ اس تکلیف کا احساس رکھنا چاہئے۔

اخبار لکھتا ہے مسجد بیت الحمید میں ہر سال رمضان کے مہینہ میں سب کے لئے افطاری اور ڈنر کا انتظام ہوتا ہے۔ بلکہ غیر مسلم بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اخبار نے ایک تصویر بھی دی ہے جس میں خاکسار درس دے رہا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 اکتوبر 2007ء صفحہ 5 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "رمضان المبارک اور عید کا پیغام" اس مضمون کا متن قریباً وہی ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12 اکتوبر 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔ "رمضان المبارک کا پیغام اور جاری وساری برکات" خاکسار نے اس مضمون میں اس طرف توجہ دلائی کہ رمضان کے اختتام پر ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان نیکیوں کو زندہ رکھے جو اس نے رمضان میں کی ہیں۔ اور جب شیطان کو رمضان میں جکڑا ہے تو اسے اب کھولیں نہیں جکڑا ہی رہنے دیں کیونکہ وہ دشمن ہے۔ خاکسار نے رمضان المبارک جو پیغام لے کر آیا تھا اسے دہرایا ہے۔ یعنی رمضان کا پہلا پیغام تقویٰ حاصل کرنا تھا۔ اب رمضان کے بعد تقویٰ میں مزید ترقی کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ نقل کیا ہے۔

"ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ اس کا معیار قرآن ہے"...... پھر رمضان کا ایک اور پیغام لکھا ہے "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" کی صدا سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی اب بھی

دعائیں کریں۔ اس ضمن میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دعا بھی اس مضمون میں درج کی ہوئی ہے۔

”اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا، تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں، میرے دل میں خالص اپنی محبت ڈال تا کہ مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جس سے تو راضی ہو جائے، میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔“

پاکستان پوسٹ نے اپنی ایک اشاعت 11 تا 17 اکتوبر 2007ء صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ”رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 12 اکتوبر 2007ء صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون عربی زبان میں بعنوان ”شهر رمضان المبارك و عيد الفطر سعيد“ مع خاکسار کی تصویر کے شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کی برکات کو بعد رمضان جاری رکھنے اور عید الفطر کے مسائل بیان کئے ہیں۔

پاکستان جرنل نے اپنی 19 اکتوبر 2007ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون ”رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات“ کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19 اکتوبر 2007ء صفحہ 7 پر ہماری یہ خبر 6 تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

”مسجد بیت الحمید میں عید الفطر جوش اور جذبے سے منائی گئی“

اخبار نے لکھا کہ گردونواح کے سینکڑوں افراد مسجد بیت الحمید میں عید منانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت، بزرگی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز کی امامت امام سید شمشاد ناصر نے کرائی اور خطبہ عید دیا۔ جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیار محبت اور امن کے دعویٰ کو اصلی اور واقعاتی مثالوں میں ڈھالیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان ایک روحانی ریفریشر کورس تھا جس میں احکام خداوندی یاد کرائے جاتے ہیں اور اس کا پہلا سبق یہ ہے کہ انسان خدا کے لئے جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔ امام شمشاد نے کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ حقوق العباد کے حوالہ سے غرباء کی حاجات کو پورا کرنے کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیئے جیسا کہ رمضان میں کیا ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرتے ہوئے چغلی، غیبت خوری اور گالی گلوچ سے بھی بچنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انسانی تعلقات میں سب سے اہمیت والا رشتہ میاں بیوی کا رشتہ ہے جس پر تمام معاشرے کے اخلاقی معیار کا دارومدار ہے۔ اس لئے میاں بیوی کو ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں بدعتوں اور بدرسومات سے پرہیز کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر کاربند ہونا چاہیئے جس کا اعلیٰ نمونہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیش فرمایا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 تا 21 نومبر 2007ء صفحہ 9 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”وطن عزیز کی پکار، دعا، دعا، دعا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا۔ ان دنوں میرا وطن عزیز پاکستان بہت سی مشکلات سے دوچار ہے۔ کہیں سیاسی ہنگامہ آرائی ہے تو کہیں مذہبی، انسانی خون کافی سستا ہے، دل غم میں ڈوب کر خون کے آنسو روتا ہے اور گھبرا کر یہ کہہ اٹھتا ہے کہ میں وطن عزیز کے لئے کیا کروں؟

میں کوئی سیاسی آدمی یا سیاسی لیڈر نہیں ہوں۔ نہ ہی سیاسی طور پر میرے پاس کوئی حل ہے۔ میرا خیال تو آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کی طرف گیا جس میں ارشاد ہے۔ حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیْمَانِ کہ وطن سے محبت ایمان کا جز ہے۔

وطن سے کس قسم کی محبت اور کس طرح کی جائے؟ ہر شخص کے دل میں یہ سوال اٹھتا ہے۔ حالانکہ ہر شخص وطن سے محبت کا دعوے دار ہے۔ ہر ایک سیاسی اور مذہبی دعوے دار جو کچھ بھی کر رہا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ ملک سے محبت کا تقاضا ہے۔ ایک سیاسی شخصیت ان دنوں پاکستان آئی اور سیاسی جلوس میں 150 جانیں ضائع گئیں، لقمہ اجل بن گئیں۔ آئے دن کہیں نہ کہیں بم پھٹ جاتا ہے۔ اور غریب عوام، نہتے معصوم اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں۔ ادھر مذہب اسلام کا پرچار کرنے والے بھی سیاست میں کودے ہوتے ہیں اور جب کچھ اور نہیں بن پڑتا تو ایک دوسرے کو کافر قرار دے دیں گے۔ شیعہ، سنی فساد، مساجد میں بے دریغ قتل وغارت، پھر رمضان کے دنوں میں مہنگائی بھی آسمان کو چھو رہی ہے، یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہوتا ہے!

سچ بتائیں کیا یہی مسلمانی ہے؟ ایسے لوگوں کے لئے علامہ اقبال نے نہیں کہا تھا:

؎ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

وطن عزیز کو مادر وطن بھی کہا جاتا ہے۔ کیا ماں کے ساتھ انسان ایسا ہی سلوک کرتا ہے حالانکہ ماں کا وجود تو جنت کا ضامن ہے۔ آپ نے تو ماں کو جہنم میں جھونک دیا ہے اور تلاش جنت کی کر رہے ہیں! پس اے سننے والو سنو! اے سوچنے والو! اے مدبرو! اے سیاسی لیڈرو! اے مذہبی راہنماؤ! کچھ تو خود بھی خدا کا خوف کرو اور لوگوں کو بھی اس خوف خدا کی طرف توجہ دلاؤ۔

میرا وطن پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ اور میرے پاس اس کے سوا کوئی اور حل نہیں کہ میں کہوں اے غم گسارو! اے وطن کو ماں جاننے والو! ماں کے قدموں میں جنت تلاش کرو۔ اس کے لئے دعا کرو۔ دعا کرو۔ دعا کرو۔

خاکسار نے پاکستانی TV چینلز کے حوالہ سے لکھا کہ میں تو جب بھی TV دیکھتا ہوں عقل حیران رہ جاتی ہے کہ وطن عزیز میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ بموں کے دھماکے سے کون مارے جا رہے ہیں کن لوگوں کے ٹکڑے اڑائے جا رہے ہیں۔ کیا یہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں؟ انہی امور کی وجہ سے مسلمانوں کو دہشت گرد بنایا جا رہا ہے۔

ہم مسلمان کہیں ایک دوسرے پر غلاظت اچھالتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خون بہانے میں دریغ نہیں کرتے بلکہ مسلمانوں کا خون بہانا ہی عین اسلام سمجھتے ہیں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے درخواست کی ہے کہ لوگوں کو شعور عطا کریں۔ تعصب کی پٹی دور کرنے کی دوائیں دیں اور آپس میں پیار محبت کا درس دیں اور وہ مادر وطن جس کو لاکھوں جانوں کے نذرانے دے کر حاصل کیا گیا ہے اس کی حفاظت کریں۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ پون صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خطبہ کا عنوان ہے۔ ”اھمیۃ صلوٰۃ الجمعۃ “جمعہ کی نماز کی اہمیت

یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 12 اکتوبر 2007ء کو مسجد بیت الفتوح برطانیہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اخبار نے حضور انور کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے لکھا:

امام جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے خطبہ جمعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سورۃ الجمعۃ کی آیات 9 تا 11 تلاوت فرمائیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام نے بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان رمضان کے آخری جمعہ میں کثرت سے حاضر ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں اس جمعہ میں حاضر ہونے سے سابقہ سارے گناہ بخشے جاتے ہیں جس کے بعد انہیں پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور وہ سارا سال نماز جمعہ سے غفلت برتتے ہیں، حالانکہ اسلام میں ایسا کوئی تصور جمعۃ الوداع کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر اور احسان ہے کہ ہم جو احمدی ہیں اس بدعت سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔

آپ نے اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث سنائی کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو بے شک اپنے کاروبار میں اور تجارتوں میں مصروف ہو جاؤ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فضل رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے نبی ﷺ! اللہ کے حکم کی طرف بلانے پر تیری آواز پر جو لوگ کان نہیں دھرتے تو ایسے لوگ منافق ہیں۔ فرمایا کہ بعض مسلمان صرف اس جمعہ کو یا عید پر ہی حاضر ہوتے ہیں اور بقیہ نمازوں سے غفلت برتتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور برکتوں سے اپنے آپ کو محروم رکھتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ اس ضمن میں امام مرزا مسرور احمد صاحب نے بہت ساری احادیث بھی خطبہ جمعہ میں سنائیں جن میں جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صلوٰۃ جمعہ کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کو طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ فرمایا: ایک احمدی کو اس لحاظ سے بھی اس جمعہ کی اہمیت کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق جو اس سورۃ الجمعۃ میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ اس سورۃ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کا اعلان بھی ہے کہ ایک دوسری قوم بھی ہے جن میں وہ اسے بھیجے گا۔ جو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔ پس اس میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے بھیجنے کی خوشخبری ہے۔ جس نے ایک جماعت بنانے کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے انہیں جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے آواز دینی تھی۔ جو مبعوث ہوا اور اس نے آواز دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس کو مانا۔

فرمایا اس زمانے میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوتی ہیں۔ ایک امانت جو ہمارے سپرد ہے ایک عہد جو ہم نے کیا ہے اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ حق بغیر دعا اور بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی نسلوں کے اس مضبوط تعلق کی دعا مانگیں کہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اس پر قائم رہنے اس پر اپنی نسلوں کو قائم رکھنے اور اس کے پھیلانے میں ہمارا بھی کردار ہو۔ اور ہم حقیقت میں جمعہ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم حقیقت میں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔

اگر ہم نے اپنے اعمال میں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو یہ بہت فکر کا مقام ہے۔ اور اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو اب آنا ہی ہے۔ انشاء اللہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصہ بننا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے وقت کی ایجادات کا ذکر فرمایا ہے کہ ”جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے“۔

فرمایا آج دیکھیں سیٹلائیٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کردی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائیدات کے طور پر MTA اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرمادیا ہے۔

جس کے ذریعے سے تبلیغ کا کام ہونا چاہیئے یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں۔ فرمایا پس یہ جمعہ جو دائمی برکات کا حامل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دیکھنے اور پانے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین

الاخبار کے اس حصہ پر جہاں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہے۔ ایک طرف مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی عربی میں معلومات بھی لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً بیت

الحمید میں پانچوں نمازوں کا اہتمام، درس، کلاسز، مسجد کا ایڈریس، فون نمبرز کے علاوہ عربی زبان میں جو کتب میسر ہیں ان کے نام بھی درج ہیں۔ جیسے تفسیر کبیر، اسراء و معراج کی حقیقت، القول الصریح فی ظہور المہدی، مذہب کے نام پر خون، درثمین (عربی)، مسلمانوں کے سنہری کارنامے وغیرہ

پاکستان ایکسپریس کی اشاعت 16 نومبر میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''وطن عزیز کی پکار...... دعا، دعا، دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کی تفصیل پہلے اخبار میں گذر چکی ہے۔ مضمون وہی ہے۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 21 نومبر 2007ء صفحہ 5 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''وطن عزیز کی پکار۔ دعا، دعا، دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 23 نومبر 2007ء صفحہ 26 پر قریباً پورے صفحہ پر ہماری خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

Waqfe Nau Holds Regional Convention

یعنی ''وقف نو'' اپنا اجتماع کرتے ہیں۔

اخبار نے تین تصاویر بھی شائع کی ہیں ایک تصویر اجتماعی گروپ کی ہے جس میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے رضوان جٹالہ صاحب، مونس چوہدری صاحب، عاصم انصاری صاحب (صدر جماعت) حافظ سمیع اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ، ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب (صدر جماعت) خاکسار سید شمشاد ناصر مربی سلسلہ، عمران جٹالہ صاحب، ریجنل سیکرٹری وقف نو، اسماعیل ڈار صاحب برادر علیم، ناصر نور صاحب (موجودہ صدر جماعت لاس اینجلس) رانا اقبال صاحب، منیر احمد صاحب، اس کے علاوہ بچے جو وقف نو اجتماع میں شامل تھے۔

دوسری تصویر میں عاصم انصاری صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ اور ہیڈ ٹیبل پر حافظ سمیع اللہ صاحب، ڈاکٹر حمید الرحمان اور خاکسار بیٹھے ہیں۔ تیسری تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے اجتماع کی جو خبر شائع کی ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے وقف نو کا اپنا ایک روزہ سالانہ اجتماع 10 نومبر کو منعقد کیا جس میں قریباً 75 کی حاضری تھی جن میں بچے اور والدین شامل ہوئے تھے۔ اس اجتماع میں نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ نیو جرسی سے تشریف لائے تھے۔ اور اس کا اہتمام و

انتظام ریجنل سیکرٹری وقف نو عمران جٹالہ صاحب نے کیا۔ اخبار نے لکھا کہ وقف نو کی سکیم 1987ء میں شروع ہوئی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ والدین اپنے بچے کی پیدائش سے قبل ہی انہیں خدمت اسلام کے لئے وقف کریں اور اس وقت (2007ء تک) دنیا میں 26 ہزار سے زائد وقف نو میں بچے اور بچیاں شامل ہو چکی تھیں۔ یہ اسی اصول پر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں حضرت مریم کے بارے میں کرتا ہے (3:36)۔ یہ ایک روزہ اجتماع جو ساؤتھ ویسٹ ریجن کا تھا لاس اینجلس کے ایک شہر آپ لینڈ میں ہوا۔ والدین اپنے بچوں کو اجتماع میں شامل کرنے کے لئے لائے تھے۔ جس کا ایک مقصد ان کی تربیت اور ایک دوسرے کے ساتھ واقفیت اور جان پہچان بھی تھی۔ اِن لینڈ کے صدر جماعت عاصم انصاری نے اس موقعہ پر تمام اجتماع کے شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ جن بچوں نے تقاریر کیں انہوں نے خدمت انسانیت کے حوالہ سے بات کی اور مستقبل میں اپنی خدمات کا عزم کیا۔ اجتماع کے اختتام پر امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے شرکاء، والدین اور بچوں کو "وقف نو" کے بارے میں بتایا کہ آپ خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے بچے خدمت دین اور خدمت انسانیت کے لئے وقف کئے۔ امام شمشاد نے بچوں کو ان پر مستقبل میں پڑنے والی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ حافظ سمیع اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ اجتماع کا اختتام ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کی دعا سے ہوا۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 24 تا 30 نومبر 2007ء صفحہ B-3 پر اس عنوان سے ہماری خبر دی۔

Group Holds Regional Convention

"گروپ ریجنل اجتماع کرتا ہے"

اس خبر میں وقف نو کے ایک روزہ سالانہ اجتماع کے بارے میں خبر ہے جس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 مارچ 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط39

ڈیلی بلٹن جو یہاں کا ایک اہم اخبار ہے نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2010ء صفحہ A7 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے کہ

"اس سال کو امن اور اچھے کاموں والا بنانا چاہئے"

اس مضمون کو خاکسار نے اس طرح شروع کیا کہ آپ سب نے ٹی وی پر یہ اشتہار دیکھا ہے کہ نئے سال میں "اپنے آپ کو بہترین شیپ میں رکھیں" یعنی جسمانی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ اور اس کے لئے Gym جائن کریں۔ کسی شک کے بغیر میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ اچھی نصیحت ہے لیکن میں یہاں رک گیا ہوں۔ اور یہ سوچنے لگا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ "ہمیں نئے سال میں روحانی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔" اپنی صحت کے بارے میں اس پہلو کو کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ صرف اپنے جسم کے ایک دو انچ کم کرنے کی طرف تو اتنی توجہ!

ہمیں اس نئے سال میں اخلاق، نرمی اور محبت سے دوسروں کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنی بری عادتوں کو چھوڑنے کے ساتھ اچھے کاموں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

خاکسار نے لکھا کہ آیئے ہم سب مل کر پیار و محبت کو عام کریں۔ اسلامی اصطلاح میں ہم ایک دوسرے کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، برکت اور رحمت ہو۔

اس طرح کسی کو اچھی بات کہنا بھی اسلام میں صدقہ ہے یعنی نیکی ہے اسی طرح کسی کو مسکرا کر دیکھنا بھی نیکی ہے۔ اس کے علاوہ دوسروں کا خیال رکھنا، غرباء کے ساتھ ہمدردی انہیں کھانا دینا، بیماروں کی

تیمارداری، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، بیواؤں اور حاجتمندوں اور یتامیٰ کا خیال رکھنا اسلام کی ایک اہم تعلیم ہے۔ ایک اور طریق جس سے معاشرہ میں امن قائم کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور وہ یہ کہ کسی کے ساتھ بھی معاشرہ میں امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ خدا نے قرآن مجید میں ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ اگر آپ کا رنگ مختلف ہے، قبیلہ مختلف ہے، زبان مختلف ہے تو یہ آپ کی پہچان اور صرف پہچان ہی کے لئے ہے۔ ہم سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور یہی ایک خوبصورتی ہے۔ جس طرح پھول ایک دوسرے سے رنگوں میں اور خوشبو میں مختلف ہیں اسی طرح ہم مختلف ہیں لیکن یہ کوئی وجہ امتیاز نہیں ہے۔ یہ صرف سوسائٹی اور معاشرہ میں ہماری ایک پہچان ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے کو معاشرہ میں انصاف کے ساتھ، وقار کے ساتھ، عزت و احترام کے ساتھ پیش آئیں خواہ اس کا کچھ رنگ ہو، زبان کچھ ہو، اس سے امن قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔

خاکسار نے اس کی ایک مثال دی کہ گزشتہ دنوں امریکہ کی ایک ائیر لائن کے پائلٹ نے بڑی مہارت کے ساتھ پانی پر جہاز اتار کر بغیر کسی نقصان کے اپنے آپ کو ایوارڈ کا مستحق بنایا۔ یہ اس کی مہارت اور تجربہ تھا نہ اس کی جلد کا رنگ یا زبان یا قومیت۔

خاکسار نے بتایا کہ اسی طرح ہمیں اپنے گھروں میں خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے ایک دوسرے کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کریں اس سے فیملی مضبوط ہوگی اور یہ ہمارے بچوں کے لئے بھی بہتر ثابت ہوگا۔

پھر معاشرہ میں ہمیں اپنے غریب اور نادار لوگوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہمیں ہمسایوں کے حقوق سے بھی غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ جب ہم ان سب باتوں کا خیال رکھیں گے تو لازماً یہ کام ہمیں حقیقی خوشی بہم پہنچائیں گے۔ اس کے علاوہ ہمیں آفات سے دوچار لوگوں کی مدد کے لئے اپنے تمام سورسز اور قوتوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہیومینیٹی فرسٹ میں اپنے عطیات جمع کرائیں۔ یہ ہیومینیٹی فرسٹ کا ادارہ سب سے پہلے یوکے میں 1994ء میں قائم ہوا تھا۔

اپنی خدمات کی وجہ سے اس وقت یہ ساری دنیا میں کام کر رہا ہے۔ موجودہ آفات میں اس ادارہ نے انڈونیشیا، سینٹرل امریکہ، ساؤتھ ایشیا اور دیگر ممالک میں بہت کام کیا ہے۔

یہ ادارہ اس وقت افریقہ کے دور دراز علاقوں میں پانی مہیا کرنے کے لئے کنویں اور ٹیوب ویل لگا رہا ہے تا کہ وہاں کے لوگوں کو صاف پانی پینے کے لئے میسر آسکے۔ اس پراجیکٹ کا نام ہے

"Water for Life"

یہ بات نہیں ہے کہ ہم کس طرح کسی کی مدد کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ہم کو دوسروں کی مدد ہر حالت میں کرنی چاہئے۔ اس سے ہماری روحانی حالت ٹھیک ہو گی۔

دی سن نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2010ء "Opinion" کے تحت خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون من وعن شائع کیا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 8 جنوری سے 2010ء صفحہ 13 پر 9 تصاویر کے ساتھ ہمارے ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کر رہے ہیں ایک تصویر میں مولانا نسیم مہدی صاحب (مشنری انچارج) تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ باقی تصاویر سامعین جلسہ کی ہیں۔

اخبار نے یہ شہ سرخی دی۔

امریکہ کے مغربی ساحل پر جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے کا انعقاد شمالی امریکہ، یورپ اور ایشیاء سے تقریباً 12 سو افراد کی شرکت۔ خلافت کی نعمت ہمیں ایک سو سال سے میسر ہے۔ امام شمشاد احمد ناصر کیلیفورنیا۔ جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا 24 واں جلسہ سالانہ 25 دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا جو 27 دسمبر تک جاری رہا۔ جلسہ میں شمالی امریکہ کے علاوہ جنوبی امریکہ، یورپ اور روس سے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔ جلسہ کے آغاز میں "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر تقریر تھی۔ شام کے اجلاس میں دیگر ممالک سے آنے والوں نے خصوصی تقاریر کیں اور تبلیغ سے متعلق

لائحہ عمل اور کوششوں پر روشنی ڈالی۔ ہفتے کے دن صبح کے اجلاس میں برکات خلافت پر امام شمشاد ناصر نے اور ہیومینیٹی فرسٹ کے بارے میں معلومات پر مبنی مکرم منعم نعیم نے تقریر کی۔

شام کے اجلاس میں امام اظہر حنیف صاحب نے امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے فرائض اور اسلام کے پیغام کو امریکہ میں پھیلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ہفتہ کے روز خواتین نے بھی اپنا علیحدہ اجلاس کیا۔ اتوار کے دن آخری اجلاس میں نسیم مہدی صاحب، مشنری انچارج نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں تقریر کی۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ سالانہ کی بنیاد جماعت احمدیہ کے بانی نے ایک سو سال سے زائد ہوا، ڈالی تھی۔ اس وقت پہلے جلسہ میں 75 افراد شامل ہوئے تھے اب دنیا کے ہر ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد ہیں یہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 8 جنوری 2010ء صفحہ 17 پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ اس خبر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے نارتھ ویسٹ ایئر لائن فلائٹ 253 کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی کوشش پر مذمت پر مشتمل ہے۔

جماعت احمدیہ نے اس کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ایسی کوشش کو سرے سے اسلام کے خلاف قرار دیا اور بتایا کہ قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ اور یہ بھی تعلیم دی ہے کہ اگر ایک جان کو قتل کیا تو ساری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے جو امریکہ کے نائب امیر ہیں نے کہا کہ مسلمانوں کو تو امن اور پیار اور عزت و احترام کا درس دیا جاتا ہے اور یہ کام دہشت گردی کا ہے جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں انہیں اس تعلیم پر عمل کرنا چاہئے۔

مسلمانوں کے علاقوں میں دہشت گردی کے واقعات بڑھنے پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ''اپنی زندگیوں میں امن قائم کریں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے یہ تعلیم دی ہے کہ دہشت گردی اور جارحانہ تلوار کا جہاد

اسلام میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے بلکہ دلائل کے ساتھ امن کے ساتھ قلم کے جہاد کرنے کا حکم ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ ان تعلیمات کی روشنی میں ہر قسم کے جارحانہ تشدد اور دہشت گردی کی کلیۃً مذمت کرتی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 9 جنوری 2010ء صفحہ B-5 پر ایک تصویر کے ساتھ مذہب کے عنوان سے ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی ہے ''دعاؤں سے بھری میٹنگ'' اخبار نے لکھا کہ بیت الحمید کے مہمانوں نے اپنے 24ویں جلسہ سالانہ جس میں 1161 مہمانوں نے شرکت کی جو امریکہ کے مختلف شہروں اور گوئٹے مالا، آسٹریلیا اور بیلاروس سے شامل ہوئے تھے۔ تصویر میں شرکاء جلسہ دعا کر رہے ہیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 8 تا 14 جنوری 2010ء صفحہ 9 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اس نئے سال کو امن، پیار، محبت نیز غرباء کی دیکھ بھال کا سال بنادیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے درج ذیل باتیں لکھی ہیں۔ پیار اور محبت سے ملنا ہی اصل اسلام ہے۔ السلام علیکم کہنے سے اور پھر مسکرا کر کہنے سے نہ صرف ثواب بلکہ اس کا دوسرے پر بہت اچھا اثر بھی ہوتا ہے یہ قرآنی تعلیم بھی ہے اور دعا بھی ہے۔

گھر والوں سے بھی اچھا سلوک کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی گواہی۔ مسلمانوں کی حالت پر افسوس کہ ذرا ذرا سی بات پر بیوی پر ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ جھگڑنے سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہ جھگڑے کسی سے مذہب کی بنیاد پر کسی سے اس کے فرقہ کی بنیاد پر، کسی سے تجارت اور لین دین کی بنیاد پر، گویا سینکڑوں چیزیں ہیں جن پر بلاوجہ حجت بازی کر کے ہم دوسروں کو غصہ دلاتے ہیں اور پھر جھگڑتے ہیں۔

ایک بات جس سے امن قائم ہو سکتا ہے وہ معاشرے میں غرباء کا احترام اور ان کی ہر قسم کی خبر گیری کرنا ہے۔ اسی طرح بیوگان اور یتامی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

معاشرہ کے علاوہ اس وقت بعض ممالک غربت کا شکار ہیں۔ ایک دوست نے مجھے ای میل پر ایک تصویر بھیجی۔ سوڈان کے علاقہ میں ایک بچہ بھوک سے مر رہا ہے اور ساتھ ہی ایک گدھ دکھایا گیا ہے کہ وہ اس بچے کے مرنے کے انتظار میں ہے تا کہ اس کا گوشت کھائے (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) فوٹو گرافر کی اس تصویر پر انعام بھی ملا۔ لیکن اس نے بعد میں خودکشی بھی کرلی۔ پس خدا کے لئے اپنی دولت سے غرباء کا خیال رکھیں۔ اس بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ ایک حدیث قدسی بھی درج کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا کہ میں بھوکا تھا، ننگا تھا، پیاسا تھا، گویا خدا کے بندوں کی خدمت کرنا گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہی ایسا کرنا سمجھا جاتا ہے۔

ایک اور بات علماء اور مولوی صاحبان کو لکھی گئی ہے کہ وہ خدا کے لئے اپنے خطابات اور خطبات جمعہ میں ”پاک زبان“ کا استعمال کریں۔ ایسی نصائح کریں جن سے لوگوں پر اچھا اثر پڑے۔ اپنی تقاریر میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ اور آپ کی تعلیمات سکھائیں اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے سے باز رہیں۔ جتنا وقت اور محنت ان کو کافر بنانے میں خرچ کر رہے ہیں اتنی محنت دوسروں کو مسلمان بنانے میں لگائیں۔ خاکسار نے ذکر کیا کہ آج ہی پاکستان کے ٹی وی پر حیرت ہوئی یہ خبریں سن رہا تھا کہ پاکستان میں ہر چیز جعلی ہے دو نمبر ہے مثلاً ادویات کوئی دوائی معیاری نہیں ہے۔

ہسپتالوں میں علاج نہ ہونے کے برابر ہے، مریض مر بھی جائے تو کوئی پوچھنے والا نہیں اور مریض کے ورثاء سے بھی کوئی ہمدردی نہیں۔

پھر کھانے پینے کی اشیاء ہیں، نہ گھی خالص، نہ مرچیں، نہ چائے کی پتی، یہ لسٹ بھی ایک لمبی لسٹ ہے۔

کیا علماء اس معاشرہ کو سدھار سکتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث درج کی گئی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت امانتیں ضائع ہو جائیں گی اور اقتدار بد دیانت اور نااہل لوگوں کے سپرد ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ قرآن صرف کتابی صورت (الفاظ تک) ہی رہ جائیں گے مسجدیں بظاہر آباد مگر روحانیت ہدایت اور اخلاق سے عاری و خالی ہوں گی۔ علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ قارئین انصاف سے بتائیں کہ یہ زمانہ ابھی آیا ہے کہ نہیں؟ اس کے بعد مسدس حالی کے چند اشعار درج کئے گئے ہیں۔

آخر میں یہ لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس امت میں 30 دجال آئیں گے۔ کیا رسول پاکؐ کی امت میں صرف دجال ہی پیدا ہوں گے۔ کوئی روحانی معلم، کوئی مامور من اللہ نہیں ہو گا۔ جو ان مفاسد کی اصلاح کرے گا ڈاکٹر مرض دور کرنے کے لئے اب آئے تو فائدہ ہے۔ مر جانے کے بعد قبر پر آئے گا تو کیا فائدہ؟ ذرا سوچیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء صفحہ 20 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے کہ ”سال 2010ء کو محبت، امن، امید کا سال بنائیں۔ اچھے کاموں کے ذریعہ“

مضمون کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء صفحہ 9 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”امن، پیار اور محبت کا سال بنائیں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

نفس مضمون وہی ہے جس کا ذکر دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 15 جنوری تا21 جنوری 2010ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے:

”بیت نور فرینکفورٹ میں منعقدہ ریسیپشن میں شمولیت کا ذکر اور صفت نور پر ایمان افروز خطبہ۔ مساجد اعلیٰ اخلاق اور حقوق العباد کی طرف قدم بڑھانے کا نشان ہیں۔“

آنحضرت ﷺ اور قرآن کی روشن تعلیم اور نور الٰہی کی تلاش میں ہی دنیا کی بقا اور امن کی ضمانت ہے۔

اخبار نے لکھا: مسجد بیت الحمید چینو! مورخہ 18 دسمبر 2009ء آج خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ خطبہ حضور انور نے مورخہ 18 دسمبر 2009ء کو ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ MTA پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آپ نے سورۃ اعراف کی آیت 30 اور سورۃ توبہ کی آیت 112 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ مسجد نور فرینکفرٹ کے 50 سال پورے ہونے پر جماعت جرمنی کی طرف سے ایک فنکشن ترتیب دیا گیا ہے جس میں اہم اور اعلیٰ شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ 50 سال پہلے یہ مسجد اس وقت کی جماعتی ضروریات اور وسائل کے مطابق تعمیر کی گئی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد نے فرمایا کہ مساجد کی اہمیت ان کے پرانے ہونے سے نہیں بلکہ ان کو آباد کرنے سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسجد نور کے نام کی مناسبت سے فرمایا کہ اتفاق سے میں گزشتہ 2 خطبات میں اللہ تعالیٰ کی صفت ”نور“ کے متعلق بتا رہا ہوں۔

حضرت مرزا مسرور احمد نے سوئس حکومت کی جانب سے سوئٹزرلینڈ میں آئندہ تعمیر ہونے والی مساجد کے میناروں پر پابندی لگائے جانے کے حوالے سے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے پبلک میٹنگز کر کے اور سیاستدانوں سے رابطے کر کے اس احمقانہ قانون کے خلاف پہلے بھی آواز اٹھائی اور اب بھی

اٹھا رہی ہے۔ یہ کام جماعت احمدیہ اسلام کے دفاع کے لئے ہر جگہ کر رہی ہے اور جماعت کے احتجاج پر ہی ان سیاستدانوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے فرمایا احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مساجد کے میناروں سے اسلام کے نور کو جو الٰہی نور ہے یورپ اور مغرب کے ہر ملک کے ہر باشندے تک پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ انصاف قائم کر کے اور مساجد کے حقوق ادا کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہات سیدھی ہو سکتی ہیں۔ مساجد اخلاق پیدا کرنے کی جگہ ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف قدم بڑھانے کا یہ ایک نشان ہیں اور دنیا کی بقاء بھی اس سے وابستہ ہے کہ ایک خدا کو مانتے ہوئے نورِ الٰہی کی تلاش کریں۔ پس مومنوں کی خصوصیت یہ ہے کہ توبہ کرتے ہوئے عبادت کرنے والے، خدا کی حمد کرنے والے، تمام دنیا میں نیکیاں پھیلانے والے اور ایک باغیرت احمدی کی طرح ہمیشہ اپنے کسی فعل اور حرکت سے احمدیت اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ فرمایا۔ تم انسانیت کی بھلائی اور فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو قطع نظر اس کے کہ کون کس کا مذہب ہے؟ انسانیت کی بھلائی صرف آج تم سے وابستہ ہے۔ پس پیار و محبت سے نفرت کی دیواریں گرادیں۔ مساجد کو آباد کر کے اور اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے نفرتوں کی دیوار گرادیں۔ اپنے عملی نمونہ سے ثابت کریں کہ ہم بہترین قوم ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء کی اشاعت میں انگریزی سیکشن میں 3 تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔

خبر کا عنوان ہے: ’’جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ کنونشن میں ریکارڈ حاضری‘‘

تصاویر میں۔ ایک میں ایک دوست نظم پڑھ رہے ہیں جب کہ مولانا اظہر حنیف صاحب صدارت کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب (مشنری انچارج) تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔

خبر میں جماعت احمدیہ امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا 24 واں جلسہ سالانہ کی خبر ہے۔ اس خبر کی تفصیل اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء صفحہ 15 پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی خبر بڑی تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ایک میں ایک نوجوان تلاوت کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مولانا نسیم مہدی صاحب (مشنری انچارج) تقریر کر رہے ہیں۔ ایک میں ایک نوجوان رضوان جٹالہ صاحب تقریر کر رہے ہیں اور منعم نعیم صاحب صدارت کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں سامعین جلسہ بیٹھے ہیں۔ ایک میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ باقی سامعین کی تصاویر ہیں۔

خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء صفحہ 11 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ آپ کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

”مومنین کو ابتلاء اور آزمائشوں کے وقت صبر کے ساتھ ثابت قدم رہنا چاہئے“

اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ عالمگیر مرزا مسرور احمد نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں قرآن کریم کی آیات یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ .... تلاوت کیں اور بتایا کہ مومنوں کی یہ صفات ہیں کہ جب بھی ان پر ابتلاء آتا ہے تو ان کے اندر صبر اور دعا کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان سے شجاعت اور بہادری پیدا ہوتی ہے۔ مومنوں کو چاہئے کہ وہ نماز اور دعا پر بھی کاربند رہیں اور 5 وقت کی نمازیں بروقت ادا کرنے کی کوشش کریں۔

امام مرزا مسرور احمد نے مزید فرمایا کہ دعا میں جب تک اضطرار نہ ہو وہ قبولیت کے درجہ تک نہیں پہنچتی۔ آپ نے سورۃ النمل کی یہ آیت بھی تلاوت فرمائی اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ (النمل:63) آپ نے پاکستان

میں احمدیوں پر مظالم کو بیان کی کہ ان کو نمازوں اور مساجد سے منع کیا جاتا ہے اس لے احمدیوں کو خصوصاً صبر کی صفت کو اختیار کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے مسلسل دعائیں کرتے رہنا چاہئے اس صبر اور دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کو آئے گا۔ کیونکہ خدا کی نصرت ہمیشہ مومنوں کو آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے کہ مومن صبر کرتے ہیں ابتلاؤں کے وقت اور صرف یہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے ان کی نجات اور فلاح وابستہ ہے۔

آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس دنیا میں بھی صبر کی جزا دیتا ہے اور آخرت میں بھی۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ صبر کی طاقت عطا فرمائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیں ہر قسم کے فتنوں اور شر سے بھی محفوظ رکھے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جو ابتلاء خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ انسان کو اس کے ایمان میں مزید مضبوط کرتے ہیں۔ انبیاء کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اس لئے ہمیں بلاخوف اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے رہنا چاہئے اور تبلیغ کو دوسروں تک پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ مومن صادق ہمیشہ اللہ کی طرف توجہ رکھتا ہے ہر مصیبت اور مشکل میں خدا کی طرف ہی دیکھتا ہے اور صبر کے ساتھ خدا سے ہی دعا مانگتا ہے اور نیک کام کرتا رہتا ہے جس میں استقامت ہوتی ہے۔ اور تقویٰ ہوتا ہے اور پھر نتائج اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2010ء صفحہ A8 پر خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

”سال 2010ء کو محبت، امن اور امید کا سال بنائیں“

اس مضمون کا متن قریباً وہی ہے جو دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

انڈیاویسٹ نے اپنی اشاعت 15 جنوری میں 2010ء صفحہ B-20 پر ہماری دوسری خبر بھی شائع کی جس کا عنوان ہے

''بیت الحمید مسجد میں جلسہ سالانہ''

اس خبر میں 2 تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ایک تصویر میں مکرم نسیم مہدی صاحب (مشنری انچارج) صدارت کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ مولانا اظہر حنیف صاحب (موجودہ مشنری انچارج) تشریف رکھتے ہیں جبکہ خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں مولانا اظہر حنیف صاحب صدارت کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ سٹیج پر مکرم عبد اللطیف صاحب صدر جماعت فی نکس اور نیشنل سکرٹری وصایا مکرم ڈاکٹر خالد عطاء صاحب تشریف رکھتے ہیں جب کہ ایک دوست تلاوت کر رہے ہیں۔
خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔
ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29 جنوری 2010ء صفحہ 9 پر خاکسار کے مضمون کی پہلی قسط شائع کی ہے جس کا عنوان ہے

''ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے''

اس مضمون میں خاکسار نے بتایا ہے کہ ہم سال 2010ء میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہر جگہ اور خصوصاً مغربی ممالک میں نئے سال کی آمد پر مختلف قسم کی تقاریب ہوتی ہیں اور ہمارے مسلمان بھی انہی لغویات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اسلامی اقدار کیا ہیں اور ہمیں نئے سال کی مناسبت سے کیا کرنا چاہیئے۔ ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نئے سال کو ساری دنیا کے لئے برائیوں کو ختم کر کے روحانی ترقیات کا سال بنادے اور ہمارا اپنے خالق رب کے ساتھ سچا تعلق قائم ہو جائے اور ہم سب آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے والے بن جائیں اور انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔
صرف ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارک باد دے دینے سے سال بابرکت نہیں ہو جاتا۔ خاکسار نے ذکر کیا کہ گزشتہ سال کراچی میں عاشورہ کے جلوس پر جو حملہ ہوا شاپنگ سینٹر اور مارکیٹ میں جو آگ لگائی گئی یہ کیا ہے؟ اس پر تو انسانیت ماتم کر رہی ہے۔

اگر پاکستان سے مذہبی منافرت دور کر دی جائے تو پاکستان میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ کچھ دن پہلے جب پشاور، کراچی، لاہور اور دیگر شہروں میں خود کش حملوں سے معصوموں کی جانیں لی گئیں تو کہا گیا کہ علماء اس کے خلاف فتویٰ دیں۔ یہ علماء کے فتووں ہی نے سارا کام خراب کیا ہے۔ کیا مسلمان خود قرآن نہیں پڑھتے قرآن کریم صاف کہتا ہے کہ کسی کی جان مت لو۔ اس پر کسی مولوی کے فتویٰ کی کیا ضرورت ہے؟ گویا مولوی کی بات خدا کی بات اور کلمہ سے زیادہ وزنی ہے۔ قرآن پڑھیں! قرآن سنائیں! قرآن پر عمل کریں تو سارے معاملات سدھر سکتے ہیں۔ حیرت ہے کہ انہی مولویوں کے فتووں سے حکومت خائف رہتی ہے اور نیکی کا کوئی کام بھی انجام نہیں دے سکتی۔ چند دن پہلے ایک دوست نے ایک ویڈیو لنک بھیجا جس میں دکھایا گیا ہے کہ پاکستانی پولیس احمدیوں کی ایک مسجد سے کلمہ طیبہ مٹا رہی ہے اور ہتھوڑوں سے خدا اور اس کے رسول کے نام کو کوٹا جا رہا ہے اور گندی نالیوں میں پھینکا جا رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حالانکہ خدا اور اس کے رسول کا نام تو ہر جگہ تعظیم رکھتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ خوفِ خدا دلوں سے بالکل اٹھ گیا ہے۔ حضرت عمر قرآن کریم سن کر ہی ایمان لائے تھے۔ مومنوں کو تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ہے اور یہاں یہ ذلیل حرکت کی جا رہی ہے کہ کلمہ طیبہ کو کوٹ کوٹ کر نالیوں میں پھینکا جا رہا ہے۔ ان باتوں سے آپ سوچیں کہ پھر کس طرح امن قائم ہو گا؟

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 29 جنوری 2010ء صفحہ A9 پر ہماری ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے کہ

”مسجد بیت الحمید چینو میں خون کے عطیہ جات“

اس خبر میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے خون کے عطیات اکٹھے کرنے کی تقریب کے بارے میں اعلان ہے جو کہ انسانیت کی خدمت کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 29 جنوری 2010ء صفحہ 16 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ''نیا سال مبارک ہو'' کی پہلی قسط شائع کی ہے۔ خاکسار کی تصویر کے ساتھ۔ مضمون کا متن وہی ہے جو خاکسار نے اوپر لکھا ہے بعنوان

''ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے''

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 5 فروری 2010ء صفحہ 21 پر ہماری خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے کہ

''جماعت احمدیہ کی مسجد پر پاکستان میں زبردستی قبضہ کرنے کی مذمت''

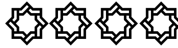
اخبار نے لاس اینجلس سے خاکسار کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ امام آف مسجد بیت الحمید چینو شمشاد ناصر نے پاکستان میں احمدیہ مسجد پر زبردستی قبضہ کرنے کی مذمت کی ہے۔ یہ مسجد بیت النور 1983ء میں ایک احمدی نے اپنی زمین پر تعمیر کی تھی۔ اور حکومت نے 2003ء میں اس مسجد کو سیل کر دیا تھا۔ جماعت احمدیہ یہ مسجد گزشتہ 20 سالوں سے اپنی عبادت کے لئے استعمال کر رہی ہے لیکن اب حکومت نے اس کا زبردستی قبضہ لے لیا ہے۔ ملک کی اقلیتیں اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ یہاں پر ان کے حقوق کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ یہ ایک افسوسناک حادثہ ہے جو حکومت پنجاب کی طرف سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ اسی طرح کیتھولک بشپ کے سکرٹری پیٹر جیکب نے بھی اس واقعہ کی مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس بات سے کہ اقلیتوں کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کو ناجائز قرار دیتے ہیں حکومت اس مسئلہ میں بالکل جانبدارانہ رویہ رکھے ہوئے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اس سے مزید دہشت گردی اور فرقہ واریت کو ہوا ملے گی۔

21 جنوری 2010ء کو دیئے گئے ایک پریس ریلیز میں جماعت احمدیہ کے ترجمان سلیم الدین نے کہا ہے کہ یہ حکومت کی ایڈمنسٹریشن کی طرف سے مکمل کمزوری ہے ہم نے اس مسجد کے تمام قانونی کاغذات دکھائے ہیں جس کے باوجود بھی انہوں نے ہماری نہیں سنی۔ یہ جماعت احمدیہ کی 15 ویں

عبادت گاہ جس کو حکومت نے اپنی نااہلی اور کمزوری سے قبضہ کر لیا ہے۔ اس کی اصل بنیاد اور وجہ وہ آرڈیننس ہے جو 1984ء میں جنرل ضیاء نے بنایا تھا جس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔

احمدیہ جماعت کا تعارف بھی اخبار نے دیا ہے کہ 1889ء میں ہندوستان پر ایک دور دراز کے علاقہ قادیان سے اس کا آغاز ہوا اور جماعت کے عقائد بھی لکھے گئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جماعت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ طبعی وفات پا کر کشمیر میں مدفون ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 30 مارچ 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط40

انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 فروری 2010 صفحہ 15 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر رنگین مسجد بیت الحمید چینو کی ہے دوسری تصویر خاکسار کی ہے۔

خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت النور پر زبردستی قبضہ کی خاکسار کی طرف سے مذمت کی گئی ہے اور جماعت احمدیہ کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب کی پریس ریلیز ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ زبردستی قبضہ ہر لحاظ سے غیر قانونی ہے اور یہ مسجد 20 سال قبل ایک احمدی نے اپنی زمین پر بنائی تھی جس کے تمام قانونی کاغذات موجود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حکومت نے یہ غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا ہے۔

الاخبار نے اپنی عربی سیکشن کی اشاعت 11 فروری 2010ء صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے شائع کیا۔

"اَلْعَوْنُ الْاِلٰھِیْ" "اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت"

اخبار لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو 181 ممالک میں MTA کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا، میں فرمایا کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے نظارے ہر آن دیکھتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آنحضرت ﷺ سے کامل محبت اور اطاعت تھی۔

آپ کی محبت آنحضرت ﷺ کے ساتھ بالکل منفرد حیثیت رکھتی ہے اور اس کی اس زمانے میں کامل مثال صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کی ہے۔ اور آپ نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ وہ جماعت جو مسیح موعود کی جماعت ہے جس نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا ہے وہ بھی اس مدد اور نصرت سے حصہ پائے گی اور یہ صرف دعویٰ ہی نہیں ہے اگر ہم ماضی کو دیکھیں تو اکثر معاملات میں ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے شامل حال رہی جو کہ آپ کی صداقت کی واضح مثال ہے۔ جیسا کہ سورج اور چاند گرہن (کسوف وخسوف) لگنے کی پیشگوئی کا ظہور ہے۔ اسی طرح زلزلوں کے آنے کی پیشگوئیاں ہیں اور علوم کے پھیلنے کے بارے میں ان سب پیشگوئیوں کے وقوع میں آنے کی وجہ سے اور صداقت کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

کسوف وخسوف کی پیشگوئی کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بعض علماء نے اس حدیث رسول کو مشکوک بھی بتایا ہے جو کہ کسی بھی طریقہ سے صحیح نہیں ہے یہ ان کی سوء فہمی ہے حالانکہ یہ علماء آپ کی آمد سے قبل اس حدیث کو صحیح مانتے تھے اور اس کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اور بھی بہت سے دلائل ہیں اور بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ دلائل اور نشانات دکھائے گئے۔ جس طرح کہ زلزلوں کے بارے میں پیشگوئیاں ہیں۔ امام مرزا مسرور احمد نے حضرت مسیح موعود کی کتب سے بعض حوالہ جات بھی سنائے جن میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں بعض مخالفین کی موت کے بارے میں تھے جو آپ کے ساتھ جھگڑتے تھے اور مخالفانہ رویے رکھتے تھے اگرچہ آپ کی آمد کا مقصد کسی کی موت کی پیشگوئی نہیں تھی مگر جب ان دشمنوں نے یہی چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ان کی موت کے یہ نشانات دکھائے۔ اب احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعودؑ لے کر دنیا میں آئے ہیں اس کو تمام دنیا میں پھیلائیں۔

اس ضمن میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا تذکرہ فرمایا۔ یہ وہ کتاب جو ایک طالب حق کے لئے بات کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے اور اسلامی تعلیمات کی حکمت اور فلسفہ کا بیان ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت آپؑ کے شامل حال رہی جب آپ نے اس کتاب کو تالیف فرمایا۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کتاب کے تذکرہ کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک اور کتاب ”خطبہ الہامیہ“ کے بارے میں بھی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ 11 اپریل 1900ء کو واقع ہوا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے عید الاضحیہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ خطبہ وحی الٰہی کے ذریعہ آپ کو القاء کیا گیا اور آپ کو بتا دیا گیا کہ آپ یہ خطبہ عربی میں دیں گے جو کہ فصاحت و بلاغت میں ایک نشان ہو گا۔ جب آپ یہ خطبہ عربی میں فرما رہے تھے تو آپ علیہ السلام کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ فرشتے آپ کی مدد کر رہے ہیں۔

خطبہ کے دوران آپ علیہ السلام نے ان صحابہ سے ارشاد فرمایا جو یہ خطبہ اسی وقت لکھ رہے تھے کہ اگر سمجھنے یا لکھنے میں دقت ہے تو اب پوچھ لو اور یہ خطبہ الہامیہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ ”یَاعِبَادَ اللّٰہِ“

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ یہ تو چند ایک مثالیں بیان کی گئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت حضرت مسیح موعودؑ کے ہر وقت اور ہر آن شامل حال تھی جو آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ان امور کے سمجھنے کی توفیق دے اور زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق دے اور ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حکمت کے ساتھ اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کا عذاب بھی بہت برا ہے اس لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی رحمت کے طلبگار بننا چاہئے۔

اس خلاصہ خطبہ کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی درج کیا گیا ہے تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ کال کر لیں۔ 909-627-2252

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی شاعت 12 فروری 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ''ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے'' کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

خاکسار نے اس مضمون کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے اس جاری قانون کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ خاکسار نے لکھا کہ وطنِ عزیز کے بارے میں کبھی بھی کوئی خوشی کی خبر سننے کو نہیں ملتی۔ یہاں امریکہ میں شائع ہونے والے اخبارات ہی کو دیکھ لیں ہر اخبار میں بیسیوں لکھنے والے ہیں جو اپنے اپنے مضامین اور کالموں میں یہی رونا رو رہے ہیں۔ سیاسی، مذہبی، اقتصادی، تمدنی امور میں نہ حکومت کو امن نصیب ہے اور نہ عوام کو۔ یہ ضرور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے اور اس وجہ سے بیرون پاکستان بھی لوگ پاکستانیوں سے نفرت کرنے لگے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے ممالک بھی اپنے قوانین میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ مغربی ممالک میں ہر قسم کی آزادی تھی خصوصاً مذہبی آزادی۔ یہ ممالک (مغربی) ہر شخص کو ان کے بنیادی حقوق دیتے ہیں اور اس میں مذہب کی آزادی سر فہرست ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی آزادی، تبلیغ کی آزادی، اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کی آزادی، اب ان آزادیوں پر یہی ممالک پابندیاں لگا رہے ہیں۔ جیسے کہ سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مینار بنانے پر پابندی کا سب نے سنا ہو گا۔ پھر فرانس میں مسلمان عورتوں پر حجاب لینے کی پابندی پھر امریکہ کے ہوائی اڈوں پر حفاظتی اقدامات کے لئے مشینیں۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ یہ ممالک تو ہر قسم کی آزادیاں دے رہے تھے تو پھر ایسا کیوں ہو رہا ہے یہ سب کچھ مسلمانوں کے اعمال اور کرتوتوں سے ایسا ہونے جا رہا ہے۔

خاکسار نے بی بی سی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جو 12 جنوری کو شائع ہوئی تھی۔ اس میں Islam for UK کا فیصلہ ہے۔ دوسری خبر اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے جس میں ایک 17 سالہ نوجوان عبد المالک نے اقرار کیا کہ انہیں رات کے اندھیرے میں لڑکیاں جسمانی اعضاء لگا کر بہکاتی ہیں کہ تم شہادت کا درجہ پاؤ تو جنت میں اس سے بھی بہتر حوریں تمہارا استقبال کریں گی۔

یہ خبر اس سے قبل بھی خاکسار ٹورانٹو کے اخبار لیڈر کے حوالہ سے گزشتہ لکھ چکا ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر آپ کیا کہیں گے کیا یہ اسلامی تعلیم ہے؟ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے دوسرے مسلمان بھی ان ممالک میں نفرت کا نشانہ بن رہے ہیں۔ پس توبہ کرنی چاہیئے، استغفار کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ درج کیا ہے جو کشتی نوح سے لیا گیا ہے کہ

”اس کی توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو...... چاہیئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19 فروری 2010ء صفحہ 14 پر پورے صفحہ پر ہمارا اشتہار حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس اشتہار کا عنوان ہے۔

”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

یہ پورے صفحہ کا اشتہار ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تصویر کے نیچے جلی حروف میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں:

”میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا ہے اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک کے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے تھے۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مفتری کو خدا جلد پکڑتا ہے اور نہایت ذلت سے ہلاک کرتا ہے۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا تیئیس برس سے بھی زیادہ کا ہے۔“

اے تمام لوگو سن رکھو! کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے کہ جس نے زمین و آسمان کو بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا...... اور ہر ایک جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ ”ضرور تھا کہ مسیح موعود کے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (یاسین:31) پس خدا کی طرف سے یہ نشان ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔“

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 26 فروری 2010ء صفحہ A9 پر ہماری ایک انٹر فیتھ کی خبر شائع کی ہے جس کی شہ سرخی یہ ہے:

Mosque is visited by Lutheran Church Members

لوتھرن چرچ کے لوگوں نے مسجد (بیت الحمید) کا وزٹ کیا

مسجد بیت الحمید نے گزشتہ ہفتہ چینو کے لوتھرن چرچ کے 15 افراد (سنڈے سکول کے) کی مہمان نوازی کی۔ امام شمشاد ناصر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ لوتھرن چرچ کی لیڈر Namey

Perez اپنے لوگوں کو لے کر آئی تھیں۔ آنے والے مہمان، خصوصاً مسلمانوں کی نماز کا طریق دیکھنے کے لئے آئے تھے کیونکہ یہ ان کی سٹڈی کا ایک اہم حصہ تھی۔ انہوں نے امام شمشاد کے ساتھ دیگر سوالات بھی کئے۔ گروپ کے لوگ نماز مغرب کے وقت مسجد آئے تاکہ نماز کی ادائیگی کو دیکھ سکیں۔ نماز کے بعد کانفرنس روم میں ان کی مہمان نوازی اور سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ یہ میٹنگ 2 گھنٹے تک جاری رہی۔ اخبار نے لکھا:

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 مارچ 2010ء صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''پردہ......حیا اور عفت کا نگہبان'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر نے اس کے ساتھ 2 خواتین کی تصویر دی ہے جو برقع میں ملبوس ہیں۔

اس مضمون میں خاکسار نے مختصراً یہ بتایا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے انسان کی تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق راہنمائی کی ہے۔ مذہب کا سب سے بڑا مقصد انسان کو خدا کے قریب تر لانا اور اس کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کے لئے اسلام نے بعض بہت ہی بنیادی باتیں سکھائی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان بااخلاق اور پھر باخدا انسان بن جاتا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ آج کل یورپین ممالک میں پردہ کے خلاف بہت بڑی مہم چلائی جارہی ہے یہ لوگ نہیں چاہتے کہ مسلمان خواتین پردہ کریں۔ اس میں ایک تو خود بعض مسلمانوں کا ہی قصور ہے کیونکہ انہوں نے دہشت گردی کر کے اسلام کو بدنام کر دیا ہے، دوسرے یہ لوگ تو شروع ہی سے اسلام کے خلاف ہیں اور چاہتے ہیں کہ جن جن بے حیائیوں میں یہ لوگ پڑے ہوئے ہیں مسلمان بھی اسی طرح ہو جائیں۔ پھر مسلمان بھی خود احساس کمتری کا شکار ہو رہے ہیں اور وہی حرکتیں کرتے ہیں جو غیر مسلم کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے سویڈن کے وزیر اعظم کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ ان کا بیان قابلِ ستائش ہے کہ ان کے ملک میں پردہ یا برقع پر پابندی نہیں ہو گی کیونکہ سویڈن کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ لوگوں کے نجی معاملات میں دخل دے۔

اس کے بعد خاکسار نے ”اسلامی پردہ“ کے عنوان سے قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیات کا ترجمہ لکھا ہے اور پھر بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بدی سے بچنے کا اور عفت و حیا کو قائم رکھنے کا نسخہ کا بتایا ہے کہ وہ آنکھیں اور نظریں ہمیشہ نیچے رکھیں۔ پھر انجیل کی تعلیم بتائی ہے جس میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری آنکھیں دوسروں کو دیکھتی ہیں شہوانی نگاہ سے تو آنکھوں کو نکال دو۔ کیا اس پر عمل ہو سکتا ہے؟ خاکسار نے لکھا کہ گزشتہ ہفتہ لوتھرن چرچ کے 15 مرد و خواتین ہماری مسجد میں آئے انہوں نے مسجد دیکھی، نماز مغرب میں شامل ہوئے اور پھر انہوں نے درج ذیل سوالات کئے۔

1۔ ہماری عورتیں الگ نماز کیوں پڑھتی ہیں؟

2۔ پارٹیوں سے آپ لوگ عورتوں کو الگ کیوں رکھتے ہو؟

3۔ خواتین سے پردہ کیوں کرایا جاتا ہے۔ وغیرہ۔

خاکسار نے اسلامی تعلیم کی حکمت بیان کی اور پھر حضرت مریم کی جو یہ مزعومہ تصویر بناتے ہیں اس کے بارے میں اور چرچ میں سوڈیڑھ سو سال پہلے جو روایت تھی کہ وہ بھی اپنی عورتوں کی مردوں سے الگ رکھتے تھے اس کا بیان کیا۔ اور پھر پوچھا کہ یہ سب کچھ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے کہ نہیں؟

اور آخری سوال خاکسار نے یہ کیا کہ جس آزادی کا پرچار آپ کر رہے ہیں یہ آزادی آپ کو کس نے دی ہے؟ حضرت عیسیٰؑ نے؟ انجیل نے؟ پرانے عہد نامے نے؟ جس کا جواب ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ خاکسار نے مضمون میں حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے سورۃ النور کی مذکورہ بالا آیت کی تشریح بھی لکھی۔ اسلامی پردہ کے عنوان کے تحت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ملفوظات سے حوالہ بھی درج کیا جس میں آپ علیہ السلام نے اسلامی پردہ کی فلاسفی اور حکمت بیان فرمائی ہے اور اسلامی پردہ سے زنداں مراد نہیں ہے بلکہ ہر دو کو ٹھوکر سے بچانا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 5 مارچ 2010ء سٹی نیوز صفحہ 2 پر مختصراً اس عنوان سے ہماری خبر دی:

Mosque is visited by Christian Church members.

کہ ''مسجد کو عیسائیوں نے وزٹ کیا''

اس میں بتایا گیا ہے کہ عیسائی چرچ کے 15 لوگوں نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا اور امام شمشاد ناصر نے انہیں مسجد میں خوش آمدید کہا۔ مہمان (عیسائی) اس بات میں خاص دلچسپی رکھتے تھے کہ وہ مسلمانوں کی نماز کا مشاہدہ کریں کہ یہ کس طرح ادا کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد تمام مہمان کانفرنس روم میں جمع ہوئے جہاں ان کی ضیافت بھی کی گئی اور امام شمشاد ناصر نے ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ یہ میٹنگ دو گھنٹے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر سب نے کہا کہ انہیں اسلام کے بارے میں بہت غلط فہمیاں تھیں لیکن اس میٹنگ میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قسم کی میٹنگز ہوتی رہنی چاہئیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی 5 مارچ 2010ء صفحہ B-21 پر ایک اچھی بڑی تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی۔ اس تصویر میں خاکسار لوتھرن چرچ کے عیسائی مہمانوں کے ساتھ بیٹھا ہے اور ان کے سوالات کے جوابات دے رہا ہے۔ خبر کا عنوان بھی یہ ہے کہ لوتھرن چرچ کے عیسائی لوگوں کی بیت الحمید مسجد میں مہمان نوازی کی گئی۔ خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 5 مارچ 2010ء صفحہ 15 پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہماری بھی خبر شائع کی ہے جس کا متن اوپر گزر چکا ہے۔ ایک گروپ فوٹو ہے سب کے ساتھ اور دوسری تصویر میں کانفرنس روم میں سب مہمان خاکسار کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

خبر میں ایک بات کو جلی حروف میں لکھا گیا ہے کہ دونوں گروپ اس بات پر متفق تھے کہ اس قسم کی میٹنگز سے آپس میں تعلقات بڑھائے جاسکتے ہیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

اس خبر کے رائٹر مسٹر جے ایس بیدی صاحب ہیں۔

الاخبار نے جو عربی اخبار ہے اپنی انگریزی سیکشن کی اشاعت 11 مارچ 2010ء صفحہ 25 پر ہماری مندرجہ بالا خبر تین تصاویر کے ساتھ دی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ چرچ کے لوگ چینو کی مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔ خبر کا متن وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 11 مارچ 2010 صفحہ 11 پر عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ نصف سے زائد صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خطبہ کا عنوان اخبار نے یہ لگایا ہے:

"مسلمانوں کی زندگی میں جمعہ کی اہمیت"

خطبہ کے شروع ہی میں اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے جمعہ کی اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں میں بہت مبارک ہے۔ ہمیں یہ دن عبادت، دعاؤں میں گزارنا چاہئے اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مسجد میں جمعہ کی ادائیگی سے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ملاقات ہو جاتی ہے۔ جس سے اخوت و محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس دن آنحضرت ﷺ کی اتباع میں جمعہ کی ادائیگی آپ کی سنت کے مطابق کرنی چاہئے اور اس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ الحدید کی آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (الحدید:29)

آپ نے فرمایا کہ ہماری حقیقی خوشی اس میں ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے رہنا چاہئے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہمارے سارے سابقہ گناہ بخش دیتا ہے اسی طرح امام مرزا مسرور احمد صاحب نے سورۃ مائدہ کی آیت بھی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (المائدہ:16)

حضور انور نے اس آیت کی تشریح کے بعد فرمایا کہ جمعہ کی ایک اہمیت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ یہ میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

اس سے انسان خدا تعالیٰ سے برکتیں حاصل کرتا ہے اور اس طرح آپ کا قدم جنت کی طرف بڑھے گا۔

حضور نے سورۃ رحمٰن کی آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ بھی پڑھی۔ آپ نے فرمایا ایک جنت تو آخرت میں ہے لیکن ایک جنت انسان کو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اس کے لئے مسلسل جہاد کرنا پڑتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ تقویٰ اور جہالت بھی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ تقویٰ کی کنہ تک پہنچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے یہ بھی ممکن نہیں ہوسکے گا کہ جہل اور تقویٰ ایک جگہ جمع ہو جائیں اور ایک حقیقی مومن کا فرض ہے کہ وہ مستقل طور پر اعمال صالحہ بجالاتا رہے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے کہ وہ اسے تقویٰ کی راہوں پر چلائے اور پھر وہ تقویٰ کو اپنے روزمرہ کے اعمال میں بڑھائے اور حسنات دنیا سے وافر حصہ پائے۔ اس ضمن میں امام مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے سورۃ الاسراء اور سورۃ البقرہ کی آیات بھی تلاوت کیں۔ جن میں انسان کو حسنات اختیار کرنے اور دنیوی عذاب اور عذاب النار سے بچنے کی تلقین اور دعا کرتے رہنا چاہئے۔ انسان اس دنیا میں بھی آگ کے عذاب سے گزرتا ہے جس کی مثال جنگیں بھی ہیں، حسرتوں اور حسد کی آگ بھی ہے۔

انسان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچان سکے اور اس کی ربوبیت سے حصہ لے سکے جب تک وہ دوسرے ارباب کی محبت دل سے نہ نکال دے اور ان کو جو عظمت اور عزت دیتا ہے اسے بکلی دل سے نکال کر ایک خدائے واحد اور رب کی طرف نہ آجائے۔

مومن کو یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ ہمیں ہر قسم کی آگ سے بچا۔ خواہ اس دنیا کی آگ ہو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے یا آخرت کی آگ کا عذاب ہو۔

آخر میں لکھا ہے کہ اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو دیئے گئے فون نمبر پر مسجد بیت الحمید سے رابطہ کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 اپریل 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط41

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 11 مارچ 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خطبہ کا عنوان اور متن وہی ہے یعنی ''نماز جمعہ کی اہمیت'' جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12 مارچ 2010ء اعمال صالحہ کے عنوان کے تحت خاکسار کا مضمون دوسری قسط ''پردہ... حیاء اور عفت کا نگہبان'' شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے ''پردہ نہ کرنے کے نقصانات'' ہیڈلائن کے تحت لکھا کہ پردہ کو رواج دینے سے فائدہ ہوگا اور وہ یہ کہ جس قسم کی بے حیائیوں اور بداخلاقیوں میں یہ لوگ (یورپ والے) پڑ گئے ہیں اس کا علاج صرف اور صرف پردہ اور حجاب اور اسلامی حکم پر عمل کرنے سے ہوگا۔ خاکسار نے اس کے نقصانات میں بعض بیماریوں مثلاً ایڈز کا ذکر کیا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ پردہ نہیں اور جب پردہ نہیں تو اخلاق اچھے نہیں ہیں جس کی وجہ سے اس بیماری کی کثرت ہے۔

خاکسار نے یہ بھی بتایا کہ بعض مسلمانوں نے افراط سے کام لیا۔ وہ اپنی خواتین کو گھر سے بالکل باہر نکلنے نہیں دیتے، یہ بھی زیادتی ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ کو اپنے ساتھ باہر لے جاتے، جنگوں میں بھی ساتھ جاتی تھیں۔

یورپ نے تفریط کر کے اپنے آپ کو بالکل ننگا کر لیا ہے ادھر مسلمانوں نے افراط کر کے عورتوں کے لئے گھروں کو قید خانہ بنا دیا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ”قرآنی پردہ“ کے عنوان سے لکھا اور سورۃ نور کی آیت اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس آیت کی تشریح لکھی۔ ”یعنی انسان پر لازم ہے کہ چشم خوابیدہ ہو تا کہ کسی غیر محرم عورت کو دیکھ کر فتنہ میں نہ پڑے۔ کان بھی فروج میں داخل ہیں جو قصص اور فحش باتیں سن کر فتنہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے عام طور پر فرمایا کہ تمام موریوں (سوراخوں) کو محفوظ رکھو۔ اور فضولیات بالکل بند رکھو۔“

پس ہمیں پُرزور طریقے سے ایسے ممالک کو بتانا چاہئے جو پردہ کے مخالف ہو رہے ہیں۔ خاکسار نے دیگر آیات قرآنی لکھ کر یہ لکھا کہ:

میں آپ کو ایسے بے شمار واقعات بتا سکتا ہوں کہ یہاں امریکن خواتین جنہوں نے اس ماحول میں آنکھ کھولی اور چرچوں میں تربیت پائی جب انہیں احمدی مبلغین نے اسلام کی حسین تعلیم سے آگاہ کیا اور پردے کے فوائد بیان کئے تو انہوں نے یکدم پردہ اور پھر پاکستانی برقع کی طرز کا پردہ اختیار کیا۔ مجھے ڈیٹن اوہایو میں 4 سال رہنے کا موقع ملا وہاں پر احمدی ایفروامریکن خواتین اور پھر ملواکی میں اور فلاڈلفیا میں احمدی خواتین خداتعالیٰ کے فضل سے پورا پردہ کرتی ہیں یہ نہیں کہ مسجد گئیں تو پردہ کر لیا اور برقع پہن لیا اور جب بازاروں میں اور شاپنگ سینٹرز میں گئیں تو برقع اتار دیا۔

خاکسار نے اور بھی مثالیں لکھیں اور پھر یہ بات لکھی کہ ہماری تعلیم اسی وقت کارگر ہو گی جب ہم اس تعلیم کے مطابق خود عمل کریں گے۔ عمل کے بغیر تبلیغ بے فائدہ ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں یہ واقعہ لکھا کہ ایک مسلمان ایک یہودی کو اسلام کی تبلیغ کرتا تھا۔ وہ یہودی سن کر چپ ہو جاتا۔ ایک دن مسلمان جب پھر یہودی کو تبلیغ کرنے لگا تو کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔ وہ یہودی خوب جانتا تھا کہ اس مسلمان کے عمل اسلام کے مطابق نہیں ہیں تو یہودی نے جواب دیا کہ میرے بھائی تمہارا صرف نام کا مسلمان ہونا تمہارے کسی کام نہیں آسکتا اور پھر اسے اپنا واقعہ سنایا کہ میرے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا۔ جس کا نام خالد رکھا۔ (خالد کے معنی ہمیشہ رہنے والا) لیکن

لڑکا چند دنوں بعد ہی فوت ہو گیا۔ اگر صرف نام بچا سکتا تو پھر یہ لڑکا کیوں فوت ہوتا۔ اس لئے چاہئے کہ خود ایسے عمل کرو جو اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 12 مارچ 2010ء صفحہ 10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان پردہ حیا اور عفت کا نگہبان کی آخری قسط شائع کی جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ وہی مضمون ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12 مارچ 2010ء صفحہ 11 پر قریباً پورے صفحہ پر ہماری ایک خبر شائع کی جس کی شہ سرخی یہ ہے:

مسجد بیت الحمید چینو میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود اہتمام سے منایا گیا۔

"خلافت کی اطاعت کے بغیر ہم کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔" امام شمشاد ناصر

اخبار نے اس خبر کے ساتھ سات بڑی تصویریں بھی شائع کی ہیں۔ ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی ہے جس میں صدارت ڈاکٹر حمید الرحمان کر رہے ہیں۔ ان کے ایک طرف عاصم انصاری صاحب ہیں اور دوسری طرف خاکسار، پوڈیم پر مکرم عمران جٹالہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔

مقررین میں ایک تصویر خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے دوسری تصویر مکرم ملک عبد القدیر صاحب کی تیسری تصویر مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب جبکہ تین بڑی تصاویر سامعین جلسہ کی ہیں۔ اخبار نے اس کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا:

چینو، کیلیفورنیا (خصوصی رپورٹ) فروری کا مہینہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر جلسوں کا اہتمام کرتی ہے اسی طرح ایک جلسہ کا اہتمام جماعت احمدیہ کی مقامی شاخ نے مسجد بیت الحمید چینو میں بھی کیا۔ اس جلسے میں مقررین نے اس دن کی اہمیت کے بارے میں تقاریر کیں جن کو دور و نزدیک سے آئے ہوئے تقریباً تین سو احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں نے سنا۔ جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی زبان میں ترجمے سے ہوئے۔ اس کے بعد بانی جماعت احمدیہ کے کلام سے

ایک اردو نظم پڑھی گئی جس کا انگریزی ترجمہ بھی بیان کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت نائب امیر محترم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے کی۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس دن کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ 20 فروری کا دن ہمارے لئے اس واسطے اہمیت رکھتا ہے کہ آج ہی کے دن 1886ء کو حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اشتہار دیا جس میں ایک مصلح بیٹے کی پیدائش کی خبر دی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوشخبری کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صورت میں پورا فرمایا جو کہ بعد میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ بنے اور 52 سال تک تاریخ ساز خلافت پر متمکن رہے۔ امام مسجد شمشاد احمد ناصر صاحب کے علاوہ محترم ڈاکٹر احسن خان، نوجوان مقرر اسامہ صدیقی، عمران جٹالہ اور ملک قدیر صاحب نے اس دن کی اہمیت اور خصوصیت اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر دلائل دیئے۔ مقررین نے پیشگوئی مصلح موعود پر سیر حاصل دلائل دیتے ہوئے اس کی بنیاد اور غرض وغایت اور اس کے جماعت پر ہونے والے مثبت اثرات جو کہ جماعت کے مستقبل میں بھی کارفرما نظر آتے ہیں بیان کئے۔

اخبار نے لکھا کہ اختتامی دعا سے پہلے امام سید شمشاد ناصر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ پچھلے سال آج کے دن ہم ایک کرایہ کی جگہ پر جلسہ کر رہے تھے لیکن افراد جماعت کی قربانیوں سے آج ہم یہ جلسہ اپنی مسجد میں کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب بھی دوسری جماعتوں سے یا پھر غیر از جماعت لوگ مسجد آتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں تو میرا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کو قربانی کرنے والے اور مخلص افراد مہیا فرمائے ہیں جن کی قربانیوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خوبصورت مسجد سے نوازا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے آنے سے خلافت کا سلسلہ جو شروع فرمایا اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے امام شمشاد نے یہ حوالہ پڑھ کر سنایا جو حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

''تمہارے لئے ایک شخص درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے...... وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا ہے۔''

امام شمشاد نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ خلافت کے ساتھ اس وقت تک انصاف نہیں ہو سکتا جب تک کہ اطاعت اور فرمانبرداری اپنے اعلیٰ مقام تک نہ پہنچ جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سوانح فضل عمر سے یہ اقتباس سنایا:

''کامل اطاعت و فرمانبرداری نہایت ضروری ہے اور یہ صرف خلیفہ سے ہی مخصوص نہیں۔ بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ بس خلیفہ کی بات ماننا ضروری ہے اور کسی کی ضروری نہیں۔'' فرمایا:

''خلیفہ کی طرف سے مقرر کردہ لوگوں کا حکم بھی اسی طرح ماننا ضروری ہوتا ہے جس طرح خلیفہ کا۔''

(سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 154)

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19 مارچ 2010ء صفحہ 14 پر ہمارا پورے صفحہ کا اشتہار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات لکھی گئی ہیں۔ اس کا عنوان یہ ہے:

''میں بنی نوع سے ایسے محبت کرتا ہوں جیسے والدین مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خداتعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔''

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ

چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اشتہار جو آپ نے قادیان سے 23 جولائی 1900ء کو شائع فرمایا اس اشتہار میں جلی حروف سے یہ عبارت درج کی گئی ہے:

”میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مفتری کو خدا جلد پکڑتا ہے اور نہایت ذلت سے ہلاک کرتا ہے۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا تیئیس برس سے بھی زیادہ کا ہے۔“

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 19 مارچ 2010ء صفحہ 18 پر یہ خبر شائع کی۔

”احمدیہ جماعت نے پاکستان میں ایک سکھ کے قتل پر مذمت کی ہے۔“

اخبار لکھتا ہے کہ لاس اینجلس کے امام شمشاد ناصر جو جماعت احمدیہ کے یہاں پر لیڈر ہیں نے پاکستان میں 2 سکھوں کے قتل اور 4 سکھوں کو یرغمال بنانے پر شدید مذمت کی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ اس سفاکانہ اور ظالمانہ فعل کی اسلام بالکل اجازت نہیں دیتا انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکام کا کام ہے کہ ظالموں کو سزا دی جائے۔ امام شمشاد نے متاثرہ خاندانوں کی تعزیت کی۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 19 تا 25 مارچ 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”درس حدیث“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے سب سے پہلے حدیث سنانے سے قبل درود شریف پڑھنے کی اہمیت اور برکات بیان فرمائی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص بڑا ہی بخیل اور کنجوس ہے کہ جس کی موجودگی میں میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ اس کے علاوہ درود شریف سے متعلق ایک واقعہ بھی تحریر کیا ہے۔ اس کے بعد درس کی حدیث بیان کی گئی ہے جو کہ یہ ہے۔

حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہو، اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں۔ اور اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں ہوتی۔

اس حدیث میں سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ ایسا علم جو بے فائدہ ہو۔ کچھ لوگ اپنے علم پر تکبر بھی کرتے ہیں۔ ایجادات پر تکبر کرتے ہیں کچھ اپنے علم سے ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ کچھ لوگ جعلی علم رکھتے ہیں جو بے فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے تعویذ، گنڈے، جنتر منتر جو سب بے فائدہ علوم ہیں۔ خاکسار نے اس میں ایک واقعہ لکھا ہے جو یہاں درج کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔

"چند دن پہلے ایک خاتون مسجد آئیں اور میرا انتظار کرنے لگیں۔ خاکسار کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ چنانچہ جب میں واپس آیا تو اس نے مجھے اپنا پرس کھول کر کچھ چھوٹے چھوٹے کاغذ کے پرزے دکھائے کہ ان پر کیا لکھا ہوا ہے کیونکہ میں عربی نہیں پڑھ سکتی۔ یہ خاتون مسلمان تھیں اور فجی سے تعلق رکھتی تھیں۔ میں نے ایک کاغذ کھولا تو وہ بہت بوسیدہ اور پرانا تھا اور پھٹا ہوا بھی تھا وہ کاغذ کسی کتاب کا تھا جس پر نماز کی ادائیگی کا لکھا ہوا تھا کہ نماز اس طرح پڑھنی چاہئے وغیرہ۔ کسی مولوی نے اسے یہ کاغذ لپیٹ کر کیپسول سا بنا کر تعویذ بنا کر دیا تھا۔ اسکے علاوہ لوہے کی چھوٹی سی صندوقچی بھی تھی جو تعویذ نما ہوتی ہے اسے بھی اس خاتون نے زور لگا کر کھولا۔ اس میں سے بھی کاغذ نکلا جس پر کچھ ہندسے تحریر تھے اور کچھ بے معنٰی الفاظ لکھے ہوئے تھے کچھ اور کاغذ بھی اس نے دیئے جو اسی قسم کی عبارتوں والے تھے۔

جب میں نے اسے سب کچھ بتایا کہ یہ کیا ہیں تو کہنے لگی کہ میں تو لُٹ گئی۔ میں نے پوچھا آخر ہوا کیا ہے؟ کہنے لگی کہ میری خاوند سے ناچاکی ہو گئی تھی اور وہ مجھے طلاق دینے پر تلا ہوا ہے۔ جبکہ میں طلاق لینا نہیں چاہتی۔ فجی میں ایک مسلمان عالم ہے اس نے مجھ سے 70 ڈالر لئے ہیں اور یہ تعویذ بنا کر دیئے ہیں۔ پھر میں نے اسے طلاق کا مسئلہ سمجھایا اور پھر یہ کہ خاوند کے ساتھ صلح کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ ساری اسلامی تعلیم اسے سمجھائی، اسے باقاعدگی سے نماز پڑھنے اور خدا کے حضور دعا کرنے کی تلقین کی۔

اب یہ کس قسم کے عالم دین ہیں جو اس طرح مسکینوں اور غریبوں کو لوٹتے ہیں۔ یہ بے فائدہ اور بے کار علوم ہیں۔

پھر دوسری بات اس حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اے اللہ میں ایسے دل سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس میں تیرا خشوع نہیں۔ انسان کے دل میں ہر قسم کے شکوک وشبہات آتے ہیں، خدا تعالیٰ سے ہی دعا مانگنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے تمام مسلمانوں کو خدا کی محبت حاصل کرنے کی دعا سکھائی ہے۔ اس حدیث میں دراصل خوف خدا کی تلقین ہے۔ جس دل میں خوف خدا نہیں وہ ہر قسم کی غلط حرکتیں اور غلط افعال کرتا ہے۔ اس وقت جو کچھ بھی پاکستان میں ہو رہا ہے یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہونے کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔

تیسری دعا یہ سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ اس نفس سے پناہ چاہتا ہوں جو سیر نہیں ہوتا۔ انسان فطرتاً لالچی اور حریص ہے۔ انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری وادی کی خواہش رکھتا ہے۔ اور پھر تیسری کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بس پھر قبر کی مٹی ہی اس کا منہ بھر سکتی ہے۔ پس لالچ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

چوتھی دعا اس حدیث میں یہ ہے کہ: اے اللہ پناہ چاہتا ہوں اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ پس جو شخص معصیت میں مبتلا ہو، نافرمان ہو، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے نافرمانی سے بچنا چاہئے۔ اچھے حالات ہوں تب ہی دعا کرنی چاہئے کیونکہ برے حالات میں تو کافر بھی اور مشرک بھی دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ آخر میں یہ دعا قرآن شریف سے لکھی ہے: اے میرے رب! میں شیطان (یعنی سرکش لوگوں کی شرارتوں) سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے سامنے آئیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز کی 25 مارچ 2010ء صفحہ 8 پر 1/4 صفحہ پر ہمارا اشتہار انگریزی میں شائع ہوا ہے۔

"Islam...... The Original Soul Food Served five times a Day."

اسلام، انسان کی روح کے لئے اصل غذا مہیا کرتا ہے جو کہ پانچ وقت کی نماز ہے۔
اس اشتہار کے ساتھ مزید باتیں یہ ہیں: محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ مسلمان، امن کے لئے ہیں۔ آزادی کے لئے ہیں۔ فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے ہیں اور سب کے لئے یکساں انصاف مہیا کرنے کے لئے۔

Why-Islam-800-I

اور سب سے نیچے مسجد کا ایڈریس نمازوں کے اوقات مسجد بیت الحمید میں اور ہمارے ہر ہفتہ منگل کے دن ریڈیو کے پروگرام کا وقت اور ریڈیو کا لنک دیا گیا ہے۔
انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 16 اپریل 2010ء صفحہ 24 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

مذہب اسلام کو سمجھنے کے لئے انٹر فیتھ میٹنگ

لاس اینجلس: انڈیا سروس نیوز کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ مارچ 1889ء میں قائم ہوئی۔ اس حوالہ سے پاسادینا میں 65 سے زائد غیر مسلم اسلام کو سمجھنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ دو گھنٹے کی یہ میٹنگ پاسادینا کالج میں ہوئی جو پاسادینا کالج کی لائبریری میں منعقد ہوئی۔ جس کا انتظام ابراہیم نعیم نے کیا جو جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں اور اس کالج کی تعلیمی بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔
اس موقعہ پر جماعت احمدیہ مسلمہ کے 3 لوگوں نے تقاریر کیں۔ ان میں سے ایک ارشد خان ہیں جو کہ احمدیہ مسلم سائنس دانوں کی کمیٹی کے چیئرمین ہیں انہوں نے اسلام کے بنیادی ارکان بیان کئے۔ ناصر محمود ملک جو احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نیشنل لیول پر سکرٹری تربیت ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام) کے واقعات سنائے۔
امام شمشاد ناصر نے جو کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے اس علاقے میں ریجنل مبلغ ہیں نے "اسلام کے ساتھ دہشت گردی کو جوڑنے کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا۔ امام شمشاد نے اس بات کی

پرزور مذمت کی کہ اسلام کے ساتھ دہشت گردی کو جوڑا جائے، اسلام کہیں بھی، کسی بھی مرحلہ پر، کسی کے لئے بھی دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔

ان تقاریر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سوالات میں زیادہ تر یہ تھے: اسلام میں پردہ کی اہمیت، مرد و عورت کے حقوق، اسلامی عبادات، چرچ اور سٹیٹ کی الگ الگ ذمہ داری کیا ہیں؟ سنی اور شیعہ میں کیا فرق ہے؟ وغیرہ۔

پروگرام کے آخر میں سب کو ریفریشمنٹ دی گئی اور میڈیا کے لئے سوال وجواب بھی ہوئے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 30 اپریل 2010ء صفحہ 11 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''پانچ ارکان اسلام'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس کے شروع میں لکھا کہ یہ پانچ بنیادی ارکان اسلام دراصل محبت اور امن کا پیغام ہیں جو مسلمان ان پانچوں ارکان اسلام پر دل و جان سے عمل کرے گا اس کے لئے سوائے محبت اور پیار کے کچھ اور نہ بن پڑے گا کیونکہ اس کے اعمال پیار اور محبت کی ضمانت دے رہے ہوں گے۔ شرط یہ ہے کہ وہ ان ارکان کو سمجھ کر ان کے فلسفہ اور حکمت کو سمجھ کر ان پر عمل کرے۔ میرے نزدیک تو ان پانچ ارکان اسلام میں محبت و پیار اور امن کا ایک سمندر سمو دیا گیا ہے، سو اب ان غوطہ خوروں کی ضرورت ہے جو وہاں سے ان موتیوں کو اپنے دامن میں بھر لائیں۔

خاکسار نے اس کے بعد کلمہ شہادت اور کلمہ طیبہ کی تشریح کی ہے اور اس کے بعد صلوٰۃ یعنی نماز کی قرآنی آیات واحادیث نبویہ اور نماز باجماعت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے معانی اور تشریح بھی درج کی گئی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 30 اپریل 2010ء صفحہ 20 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے

''بسوں پر احمدیت کا پیغام امن اشتہار کے ذریعہ''

لاس اینجلس۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا یہاں پر امن کا پیغام قریباً 167 بسوں پر اشتہار کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچایا جا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ امن کا پیغام

جماعت احمدیہ کی کوشش ہے کہ اس وقت سارے ملک امریکہ میں پھیلایا جائے اور اس کا احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے۔ جس کا ایک مقصد یہ ہے کہ اسلام کے خلاف پھیلے ہوئے غلط تاثر کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب کو دور کیا جائے اور اس پیغام کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام سب امریکنوں تک پہنچ جائے۔

اسلام کا مقصد سب سے بلاامتیاز محبت اور پیار ہے۔ ملک کے ساتھ وفاداری اور اخلاص ہے۔ اور سب کے لئے انصاف بلاامتیاز و تفریق۔ یہ بینرز جو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہیں River Side کی 98 بسوں پر لگائے گئے ہیں۔ جبکہ سین برنارڈینو کونٹی میں جانے والی 69 بسوں پر لگائے گئے ہیں۔ اس کے بعد یہی پیغام لاس اینجلس کی دوسری کونٹیوں میں بھی پھیلایا جائے گا۔

عاصم انصاری صدر جماعت نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اسلام کی اصل تعلیم ہی محبت اور امن کی ہے۔ بمقابلہ ان چند لوگوں کے جو دہشت گردی پھیلاتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اسی قسم کا پیغام یوکے میں بھی احمدیہ مسلم جماعت نے بسوں کے ذریعہ پھیلایا ہے۔ یوکے احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لوگوں نے گھر گھر جا کر اس پیغام کو تقسیم کیا ہے اور اس طرح قریباً ایک لاکھ پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد جو عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ہیں نے کہا ہے کہ صحیح اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اپنی آواز کو اپنے شہریوں کے خلاف نفرت کے ساتھ نہیں اٹھائے گا۔ اور نہ ہی حکومت کے خلاف وہ ایسے کام کرے گا۔"

پاکستان ایکسپریس نے کی اشاعت 30 اپریل 2010ء صفحہ 13 پر ہمارا پورے صفحہ کا ایک اشتہار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات سے شائع ہوا ہے جس کی شہ سرخی یہ ہے:

کاش یہ لوگ ایک منٹ کے لئے اپنے تعصبوں سے خالی ہو کر ذرا سوچتے کہ شرک کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اور اس کے مبادی اور مقدمات کیا ہیں۔ تا ان پر جلد کھل جاتا کہ خدا تعالیٰ کی ذات

یاصفات یا اقوال یا افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو، یہی شرک ہے جو کبھی بخشا نہ جائے گا۔"

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر

مدفوں ہو زمین شاہِ جہاں ہمارا

آئینہ کمالات اسلام سے جو عبارت لی گئی اور سارے صفحہ پر لکھی گئی اس میں خصوصیت کے ساتھ اخبار نے ان الفاظ کو جلی حروف میں لکھا:

"افسوس کا مقام ہے کہ میرے دعویٰ کی نسبت جب میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مخالفوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ ہی زمینی نشانوں سے کچھ ہدایات حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے۔ پر دنیا کے فرزندوں نے ان کو قبول نہ کیا...... منکر تو دنیا میں ہوتے ہیں پر بڑا ابد بخت وہ منکر ہے جو مرنے سے پہلے معلوم نہ کر سکے کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس کیا خدا پہلے منکروں کے وقت میں قادر تھا اور اب نہیں؟ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ہرگز ایسا نہیں بلکہ ہر ایک جو زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 41-45)

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6 مئی 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون "درس حدیث (ارکان اسلام، ایک اہم بنیادی رکن نماز) وضو اور نماز کی اہمیت و برکات" پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 5 مئی 2010ء صفحہ 25 پر عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے کہ

"ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کا عبد شکور بننا چاہئے"

اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بندے اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا نہ کریں۔ آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت بھی تلاوت فرمائی۔ وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکُمۡ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ۝ (ابراھیم:8)

حضور نے سورۃ فاطر کی آیت لِیُوَفِّیَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَیَزِیۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ (فاطر:31) بھی پڑھی۔ ان آیات کی تشریح میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی صفات غفور و شکور کی بھی تشریح فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس بات کی تنبیہ کی ہے کہ وہ شرک کے مرتکب نہ ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے کہ انسان ہر قسم کے شرک سے بالکل مجتنب رہے اور جھوٹ، زنا، اور آنکھوں کی خیانت، لڑائی جھگڑے اور ظلم سے باز رہے۔ بعض لوگ ان افعال شنیعہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی تجارتوں اور کاروبار کے ضمن میں بھی جھوٹ، فریب اور دغا سے کام لیتے ہیں۔

امام مرزا مسرور احمد صاحب نے ایک اور آیت سورۃ التحریم کی یہ تلاوت فرمائی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَیۡهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ (التحریم:7)

حضور نے اپنے خطبہ کے آخر میں تمام احمدیوں کو عبد شکور بننے کی تلقین فرمائی اور سب ظلموں سے اور جھوٹ، فریب سے مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13 مئی 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کے مضمون کی دوسری قسط بعنوان پانچ ارکان اسلام، زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے ایک دفعہ پھر اس مضمون میں شروع میں یورپین ممالک میں جہاں انسان مشینری کی طرح کام کر رہا ہے نماز باجماعت کی مختصراً اہمیت بیان کرنے کے بعد اسلام کے تیسرے رکن زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ایک مالی عبادت ہے اور اس کا مقصد بھی انسان کو خدا کا قرب دینا ہے اور اپنے نفس کو اور اموال کو پاک کرنا ہے۔ انسان کے پاس جتنی دولت یا اشیاء ہیں سب خدا کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔ خدا چاہے تو ان نعمتوں کو واپس بھی لے لے۔ اللہ تعالیٰ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کی امانت میں سے کچھ رقم کچھ حصہ غرباء کی امداد کے لئے بھی دے اور یہ دنیا خوشدلی اور انشراح سے ہو۔ اس ضمن میں چند آیات قرآنی میں بیان کی گئی ہیں۔

اسی طرح غرباء اور مسکینوں کو بھی چاہئے کہ وہ کسی کے مال کو بھی لالچ کی، بغض و عناد یا حرص یا حسد کی نظر سے نہ دیکھیں۔ مالداروں کو حکم دیا کہ وہ معاشرہ کے غرباء کا خیال رکھیں۔

پس امیر و غریب کے درمیان اس خلیج کو دور کرنے کا بہتر طریق اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ بیان فرمایا ہے۔

اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کفایت شعاری، سادہ زندگی اور قناعت اختیار کی جائے تبھی بچت سے انسان خدا کی راہ میں خرچ کر سکے گا۔

قریباً مزید 5 آیات قرآنی کا ترجمہ درج کیا گیا ہے جن کو زکوٰۃ اور صدقہ کی اہمیت و برکات بیان کی گئی ہے اور آخر میں نصاب زکوٰۃ بھی درج کیا گیا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 7 مئی تا 13 مئی 2010ء صفحہ 15 پر ایک مضمون خاکسار کا بعنوان ''کیا جنگ ہی امن اور نجات کا راستہ ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ دنیا اس وقت مختلف قسم کے بحرانوں کا شکار ہے۔ سیاسی بحران، اقتصادی بحران، مالی بحران اور مذہبی بحران وغیرہ اور یہ سب بحران اب ایک جنگ کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ ان بحرانوں نے غربت کو بھی انتہاء تک پہنچا دیا ہے۔ ان ممالک میں جہاں غربت انتہاء کو پہنچ چکی ہے پاکستان، افغانستان، ایران، عراق، فلسطین، یمن،

صومالیہ، کانگو، مغربی افریقن ممالک، انڈونیشیا وغیرہ میں اور ان میں سے اکثر ممالک دہشت گردی، جنگوں اور مذہبی جنونیت کا بھی شکار ہیں اور بظاہر نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

امریکہ نے عراق میں جنگ سہیڑی ہوئی ہے یہ جنگیں، یہ سیاسی اور مذہبی اور اقتصادی بحران کیا ہمیں کامیابی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

میرا جواب تو یہی ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں ناکامی کی طرف لے جا رہے ہیں اس وقت جنگ امن کا راستہ نہیں ہے نہ ہی جنگ کامیابی دلا سکتی ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ میرے پاس اس کا جواب ہے آپ بے شک اس سے اختلاف کریں اور جواب یہ ہے کہ

میرا جماعت احمدیہ سے تعلق ہے اور جماعت احمدیہ یہ یقین رکھتی ہے کہ اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی آچکے ہیں اور آپؐ نے آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ ''یَضَعُ الْحَرْبَ'' وہ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ جنگ وجدال پر یقین نہیں رکھتی اور ہمیشہ امن کی، پیار کی اور محبت کی تعلیم دیتی ہے، محبت سے گھائل کرنے کا طریق ہی رسول خدا ﷺ کا طریق ہے اور یہی آپ کی سنت ہے۔ اس سنت اور طریق پر قدم ماریں گے تو کامیابی ہو گی اور دل جیتے جائیں گے۔

مزید اس کی تشریح میں یہ بات لکھی کہ: یہ یَضَعُ الْحَرْبَ کی پیشگوئی کہ آنے والا مسیح ومہدی جنگیں ختم کرے گا کوئی غلط فہمی پیدا نہ کرے کہ اگر واقعۃً بانی جماعت احمدیہ مسیح و مہدی ہیں تو جنگوں کا خاتمہ تو نہیں ہوا؟

آپ ٹھیک کہتے ہیں، جنگیں ختم نہیں ہوئیں لیکن یہ جنگیں وہی ختم کریں گے جو آپ کو مانتے ہیں۔ احمدی جو آپؑ کو مانتے ہیں اور اس وقت 145 ممالک میں رہتے ہیں وہ تو جنگ نہیں کرتے۔ بلکہ یہ سب احمدی یہی کہہ رہے ہیں کہ جنگیں ختم کر کے محبت و پیار کی فضاء پیدا کریں۔ ورنہ جیت نہیں ہو گی اور ایسا ہی ہو رہا ہے اور آپ اس کے عینی شاہد ہیں۔

اسی وجہ سے بانی جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگے کہ انہوں نے جہاد ختم کر دیا ہے اور یہ فتاویٰ آج تک ہیں۔

جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت جنگ و جدال کوئی جہاد نہیں ہے اور نہ اس سے کامیابی ہے۔ یہی طریق سب ملکوں کے لئے ہو رہا ہے۔ اگر دیگر ممالک بھی لڑائی کرتے رہیں گے تو انہیں بھی کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ کو ہی لے لیں۔ کیا اسے عراق میں کامیابی ہوئی؟ انہیں چاہئے کہ غریب عوام کا خون نہ بہائیں اور انسانیت کا احترام کریں۔

پاکستان میں بھی مذہبی جنونیت نے لوگوں کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ مار کٹائی، بے ایمانی، رشوتیں، لوڈ شیڈنگ، بے کاری، بداخلاقی، اخلاق سوز حرکتیں یہ سب کچھ کیا ہے؟ تمام اسلامی ملکوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے، تمام اخبارات چلا رہے ہیں کہ پاکستان کے اوپر کوئی عذاب ہے جس کی وجہ سے ان کے حالات ایسے ہو گئے ہیں۔

خاکسار نے لکھا کہ امن نہ تو باتوں سے قائم ہو گا نہ تقاریر سے۔ امن قائم ہو گا اپنی اپنی اصلاح کرنے سے اگر اپنی اصلاح منظور نہیں تو کامیابی ناممکن ہے اور پھر امن قائم نہ ہو گا۔

پس نہ امریکہ جنگ جیت سکتا ہے نہ برطانیہ، نہ رشیاء نہ یورپ، نہ جزائر کے رہنے والے نہ مشرق وسطیٰ کے رہائش پذیر، اور نہ دوسرے ممالک کے باشندے۔ جنگیں تباہی لا رہی ہیں اور لاتی رہیں گی لیکن اگر ہم اپنی اصلاح کر لیں خدا کی طرف جھکیں، قرآن کی حکومت کو دلوں پر قائم کریں تو ہاری ہوئی جنگ بھی جیتی جا سکتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ تعصب سے پاک ہو کر ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر انسانیت کے فائدے کے لئے کام کریں۔ پس خدا کو ایک مانو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ انسانیت کی خدمت کرو۔ یہی جیتنے کے طریق ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 اپریل 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط42

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 7 مئی 2010ء صفحہ 7 پر ہماری خبر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی جس کی شہ سرخی یہ ہے:

"اسلام میں دہشت گردی کی گنجائش نہیں ہے"

"جماعت احمدیہ، امریکہ نیویارک میں کار بم دھماکے کی کوشش کی مذمت کرتی ہے۔"

چینو کیلیفورنیا: (پ ر) کیلی فورنیا میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے نیویارک میں دہشت گردی کی ناکام واردات کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے۔ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے اور مسلمانوں کو اپنی سکونت کے ملک کے قوانین کی مکمل پابندی کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے ملک سے وفاداری کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے چنانچہ اس حکم کے مطابق تمام مسلمانوں کو سرزمین امریکہ سے وفاداری کا اظہار کرنا چاہئے۔ امام شمشاد نے امریکہ میں بسنے والے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر بآواز بلند اس قسم کے تشدد اور دہشت گردی کے واقعات کی پرزور مذمت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں فراہم کردہ ہر قسم کی آزادی سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ یہاں کے قوانین کی مکمل پاسداری کریں اور پابندی کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کے بانی نے 120 سال قبل کہا تھا کہ اسلام میں کسی قسم کے تشدد اور دہشت گردی کی گنجائش نہیں۔ اس دہشت گردی کا ایک چھوٹا سا گروہ ذمہ دار ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے اور اسلام کا چہرہ مسخ کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ

شہروں میں بد امنی پھیلانا بزدلانہ کام ہے اور دہشت گردی کے لئے کوئی عذر قبول نہیں ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہم ہر اس فورم پر دہشت گردی کی مذمت کرتے رہیں گے جو اس کی دسترس میں ہو۔"

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 7 تا 13 مئی 2010ء صفحہ 7 پر ہماری مندرجہ بالا خبر کو شائع کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے نیویارک میں دہشت گردی کے واقعہ کی مذمت کی گئی ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 10 مئی 2010ء فرنٹ پیج پر ہماری ایک بہت بڑی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ خبر کی شہ سرخی یہ ہے "امن کا پیغام"

"Message of Peace"

یہ تصویر بس کی ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کا پیغام درج ذیل جلی حروف میں لکھا ہوا ہے کہ:

مسلم فار پیس (مسلمان امن کے لئے)

اور وفاداری اور انصاف کے لئے

جماعت احمدیہ ہر قسم کے تشدد اور دہشت گردی کی مذمت کرتی ہے۔

قرآن کریم کے 60 زبانوں میں تراجم۔ I-800-Why-Islam پر کال کریں۔ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لوکل چیپٹر کی طرف سے یہاں لاس اینجلس میں شہر کے اندر چلنے والی بسوں پر یہ اشتہار شائع ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ عوام الناس میں اسلام کے بارے میں بیداری پیدا کی جائے کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا تشدد یا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور تا لوگ ان کے مذہب کو امن والا سمجھیں۔

اخبار نے خبر میں یہ بات لکھی کہ اس وقت جہاں مسلمانوں کے بعض متشدد اور دہشت گردوں نے امریکن شہریوں کو دہشت گردی کی دھمکیاں دی ہیں۔ وہاں پر ایک چھوٹے سے مسلمانوں کے گروپ جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے مذہب کے

بارے میں باور کرائیں کہ ان کا مذہب اسلام امن والا مذہب ہے۔ اس کے لئے ان کی لوکل جماعت بیت الحمید سے تعلق رکھنے والی جماعت احمدیہ نے لاس اینجلس کی قریباً 200 بسوں میں اپنے مذہب کے امن والا ہونے کے بارے میں بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہار لگائے ہیں یہ پوسٹرز اور بینرز بسوں کے اندر قریباً 6 ماہ تک رہیں گے۔ جن پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں کہ:

Muslim For Peace (مسلمان صرف امن کے لئے ہیں)

انصاف، آزادی اور وفاداری ہر ایک کے لئے۔ اسی طرح محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس پیغام کے ساتھ ساتھ ان کا یہ بھی پیغام ہے کہ اسلام ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔

غفار نے بتایا کہ مسلمانوں کی اکثرت امن پسند ہے لیکن بہت تھوڑے لوگ ہیں جو امن کو خراب کر رہے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ یہ پوسٹر اور اشتہارات کا سلسلہ گزشتہ سال لندن میں شروع ہوا تھا جس وقت جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد نے کہا تھا کہ یہاں کے ہر شخص تک اسلام کا امن اور محبت کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس پیغام میں کہا گیا ہے کہ ہم امن، محبت، انصاف اور آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔

امام شمشاد ناصر جو مسجد بیت الحمید کے امام ہیں یہ پیغام ایک عرصے سے ریڈیو پروگرام میں بھی بتا رہے ہیں اور نشر کر رہے ہیں جس کا عنوان ہوتا ہے۔

Understanding Islam with Imam Shamshad

شمشاد نے کہا کہ ہم بھی یہاں پر یہ پیغام ہر ایک کو پہنچا رہے ہیں اور اس کا مقصد ہے کہ ہم سب لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کریں۔ ایک دوسرے کا احترام سکھائیں۔ بے شک آپس میں ہمارے اختلافات ہی کیوں نہ ہوں۔ ہمارے اختلافات ایک دوسرے کے احترام میں رکاوٹ نہیں

بننے چاہئیں۔ شمشاد نے مزید کہا کہ اسلام ہمیں پیار اور محبت ہی سکھاتا ہے اور یہ کہ تمام مسلمان اپنے ملک کے وفادار رہیں کیونکہ بانی اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف لکھا ہے کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے ذریعہ ہندوستان میں 1889ء میں قائم ہوئی۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے 13 مئی کی اشاعت میں ہمارا اشتہار شائع کیا۔ اس اشتہار میں لکھا گیا ہے "اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں معلومات حاصل کریں"

کلمہ شہادت کا ترجمہ ہے خدا کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام انبیاء کا احترام کریں مسلمان صرف ایک خدا کے آگے جھکتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

اسلام کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں سکھاتا۔ نہ مذہب، نہ رنگ اور نہ نسل کی بنیاد پر۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔"

نیچے مسجد بیت الحمید کی تصویر ہے اور نمازوں کے اوقات اور مسجد کی تصویر بھی پروگرام کی تفصیل فون نمبرز کے ساتھ درج ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14 مئی 2010ء صفحہ 11 پر خاکسار کے مضمون بعنوان "کیا جنگ ہی امن اور نجات کا راستہ ہے" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 مئی 2010ء میں ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات (اردو اور انگریزی کے حوالہ سے گزر چکا ہے)

لوکل مسلمان نیویارک میں بم دھماکے کی کوشش کی مذمت کرتے ہیں

خبر میں جماعت احمدیہ لاس اینجلس مسجد بیت الحمید کے حوالہ سے خبر ہے کہ یہاں کے جماعت احمدیہ کے ریجنل مبلغ امام شمشاد ناصر نے اس کی پرزور مذمت کی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 مئی 2010ء صفحہ 23 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے امن کے بارے میں سمپوزیم خواتین کا اجتماع۔

جماعت احمدیہ کی خواتین کی تنظیم (لجنہ اماء اللہ) نے مسجد بیت الحمید میں 17 اپریل 2010ء کو امن کے بارے میں ایک سمپوزیم منعقد کیا۔ جس میں یہودی مذہب، عیسائی، بدھ ازم اور احمدی مسلمان خواتین نے تقاریر کیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے امۃ المجیب صاحبہ نے اسلام میں جہاد کے اصل معانی اور تعریف بتائی۔ ان کے علاوہ دیگر مذاہب کے مقررین نے بھی اپنی اپنی الہامی کتب سے اس بارے میں بیان کیا اور اس کے بعد سوال وجواب بھی ہوئے۔ زیادہ تر سوال جماعت احمدیہ سے یہ کئے گئے کہ مسلمان خواتین الگ کیوں بیٹھتی ہیں، حلال کھانے سے کیا مراد ہے؟ وغیرہ

پروگرام کے اختتام کے بعد بھی مہمان دلچسپی کے ساتھ احمدی خواتین سے سوالات پوچھتی رہیں اور اپنی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتی رہیں۔ ایک مسلمان خاتون جو اس موقع پر تھیں کہنے لگیں کہ میں احمدی مسجد میں پہلی دفعہ آئی ہوں، میں بھی مسلمان ہوں، میری ماں بھی مسلمان ہے۔ ہم جب بھی اپنی مسجد میں جاتے ہیں تو دوسروں کے بارے میں منفی باتیں ہی سنتے ہیں لیکن اس مسجد میں ایسا نہیں ہوا۔ میں یہاں آئندہ بھی آؤں گی۔

ایک اور خاتون نے کہا کہ آج احمدیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرکے یہ اندازہ ہوگا کہ گویا ہم اپنی فیملی کے ساتھ مل رہے ہیں۔ یہ بہت عمدہ موقع تھا کہ علمی طور پر ہمیں کچھ سننے اور جاننے کا موقع ملا۔ اس موقع پر دیگر مذاہب کی کل 75 خواتین شریک تھیں۔ اس سمپوزیم کے منتظمین سے مہمانوں نے درخواست کی کہ اس قسم کی زیادہ میٹنگز کریں تا ایک دوسرے کے بارے میں زیادہ معلومات مل سکیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 مئی 2010ء صفحہ 19 پر ہماری خبر شائع کی ہے جس کی شہ سرخی یہ ہے "احمدیہ نیویارک میں کار بم دھماکے کی کوشش کی مذمت کرتی ہے" اس خبر کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 15 تا 21 مئی 2010ء صفحہ B5 پر مختصراً خبر شائع کی ہے کہ

Radio Show about Islam

اسلام کے بارے میں ریڈیو پروگرام

خبر میں بتایا گیا ہے کہ امام شمشاد ناصر امام آف مسجد بیت الحمید چینو ہر ہفتہ ریڈیو پر ایک پروگرام کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے:

"Understanding Islam"

یہ پروگرام ریڈیو کی فریکونسی KSPA 1510 پر 10:30 بجے باقاعدگی سے سنا جاسکتا ہے۔ امام شمشاد کی معاونت عمران جٹالہ اور محمد غفار کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں آپ اسلام کے بارے میں سنیں گے اور آپ Live سوالات بھی کرسکتے ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 مئی 2010ء صفحہ 25 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس خطبہ کا عنوان ہے "اللہ تعالیٰ کی صفت خالق"

اخبار نے مختصراً اس خطبہ کے خلاصے میں آیات قرآنی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ (فاطر:4) اور سورۃ العنکبوت آیت نمبر 45 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ سورۃ البقرۃ کی آیت 118 بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ سورۃ النساء کی آیت 2 یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا سورۃ المومنون کی آیت نمبر 13 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ النمل کی آیت 61 اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ

حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ۔ سورۃ النمل آیات 63 تا 65 اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی آیات کی تشریح فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی صفت حسنیٰ خالق کا جامع ومانع انداز میں تذکرہ فرمایا۔

آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے تاکہ لوگ مزید معلومات کے لئے کال کرسکیں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 21 مئی میں صفحہ A9 پر ہماری یہ خبر شائع کی ہے۔

LA Women's Interfaith Group visits Local Mosque

لاس اینجلس کے بین الاقوامی مذاہب گروپ کی خواتین نے لوکل مسجد کا وزٹ کیا

اخبار لکھتا ہے کہ قریباً 134 خواتین نے جو انٹر فیتھ گروپ سے تعلق رکھتی ہیں مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا جس میں مسجد کے امام سید شمشاد ناصر سے سوال وجواب کا پروگرام بھی تھا۔

امام شمشاد نے تمام مہمانوں کو مسجد کے ہال میں بٹھایا جہاں پر اس کا انتظام تھا اور انہیں اسلام کے بنیادی ارکان کے متعلق بتایا۔ اسکے ساتھ ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں بھی تفصیلاً بتایا۔ جماعت احمدیہ کے تعارف میں امام شمشاد نے بتایا کہ یہ جماعت 1889ء میں ہندوستان کے قصبہ قادیان سے شروع ہوئی۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اب اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کرے گا اور آپ کے بعد خلافت اس نظام کو چلاتی رہے گی۔ امام شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ امن پیار اور محبت سے اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کررہی ہے۔

انٹر فیتھ گروپ کا یہ مسجد کا وزٹ اس پروگرام کا حصہ ہے جو انہوں نے دوسرے مذاہب کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے بنایا۔ ہر سال چرچ کی بس ان خواتین کو دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں میں لے جاتی ہے اور وزٹ کراتی ہے۔ نادیہ ملک صدر لجنہ کے تحت یہ وزٹ کا انعقاد ہوا۔ نادیہ ملک نے کہا کہ اتنی ساری امریکن خواتین کا مسجد میں مذہبی آہنگی کے لئے آنا خوشکن قدم ہے۔ قرآن کریم اور دیگر لٹریچر بھی مہمان خواتین کو دیا گیا۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 21 مارچ 2010ء صفحہ B-24 پر ہماری یہ خبر شائع کی کہ:

ہفتہ وار ریڈیو پروگرام ”اسلام کو سمجھنے کے لئے K-SPA “ پر سنیں

لاس اینجلس کے حوالہ سے اخبار نے خبر شائع کی کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک ہفتہ وار پروگرام ریڈیو کی فریکونسی K-SPA پر نشر کیا کرے گی۔

یہ پروگرام بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر، محمد غفار اور عمران جٹالہ کی معاونت سے کیا کریں گے۔ 30 منٹ کے اس پروگرام میں یہ کوشش کی جائے گی کہ اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دور کیا جائے۔ نیز اسلام کی صحیح تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اس پروگرام میں Live سوالوں کے جواب بھی دیئے جائیں گے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 21 مارچ 2010ء میں صفحہ 11 پر ”اسلام کے دوسرے اہم رکن نماز“ کے بارے میں خاکسار کا مضمون نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں وضو کی اہمیت، نماز باجماعت کی اہمیت، وضو کا طریق اور سنت نبوی ﷺ۔ نیز نماز کے مسائل پر شرح وبسط کے ساتھ تفصیل بیان کی گئی ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 22 مئی 2010ء صفحہ 21 پر ایک تصویر کے ساتھ دو خبریں شائع کی ہیں۔ ایک خبر جو تصویر کے ساتھ ہے وہ انٹر فیتھ کی ہے۔ انٹر فیتھ گروپ کی خواتین نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا۔ انہیں امام شمشاد نے اسلام و احمدیت کا تعارف کرایا۔ سوالوں کے جواب دیئے۔ گروپ فوٹو خواتین کا ہے۔

اسی حصہ میں دوسری خبر ریڈیو پر اسلام کا پروگرام جو ہر ہفتہ منگل کے دن جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کی طرف سے امام شمشاد، محمد غفار اور عمران جٹالہ کریں گے، کی تفصیل ہے۔ ہر دو خبریں دیگر اخبارات کے حوالے سے پہلے بھی آچکی ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27اپریل2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 43

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 مئی 2010ء صفحہ 22 پر ہماری مذکورہ بالا خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے جس میں ریڈیو پروگرام کے بارے میں ہے۔

دی پریس انٹرپرائز نے اپنی اشاعت 22 مئی 2010ء صفحہ E5 پر ایک بڑی تصویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ "انٹرفیتھ گروپ چینو کی مسجد کا وزٹ کرتا ہے"۔ انٹرفیتھ گروپ کے وزٹ کی اس خبر کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔ تصویر میں مکرم جلال الدین احمد صاحب صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ اور خاکسار ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد اسلام و احمدیت کے بارے میں مہمان خواتین گروپ کو بتا رہے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 22 مئی 2010ء صفحہ 9 پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے لکھا ہے:

"الامام مرزا غلام احمد کی قرآن مجید سے محبت"

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے عربی میں آپ کی قرآن کریم کی محبت، قرآن کریم کی عظمت، فصاحت و بلاغت کے بارے 4 اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ نیز ایک عربی نظم کے چند اشعار بھی درج ہیں جن میں قرآن کریم کی عظمت کا بیان ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 27 مئی 2010ء صفحہ 2 پر ہماری ¼ صفحہ کا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں درج ذیل باتیں لکھی گئی تھیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

کلمہ توحید کا ترجمہ۔ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

خدا کے تمام نبیوں اور کتابوں کا احترام کریں۔

انسان فطرتی طور پر نیک پیدا ہوا ہے

مسلمان صرف خدا کے آگے جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں۔

اسلام میں رنگ نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے

محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

اور اشتہار کے نیچے مسجد بیت الحمید کی تصویر، ایڈریس فون نمبر زدرج ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 21 تا 27 مئی 2010ء پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''صیام رمضان۔ اسلام کا ایک اہم رکن'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے تفصیل کے ساتھ روزوں کے بارے میں، روزوں کی فلاسفی، غرض وغایت، روزہ اور تقویٰ کے بارے میں، احادیث میں روزہ کی فضیلت، نیز سحری کھانے کا طریق و آداب بیان کئے گئے ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 27 مئی 2010ء صفحہ 4 پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے کہ ''ساؤتھ کیلی فورنیا کی انٹر فیتھ گروپ کمیٹی نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا''۔ تصویر میں مہمان خواتین مسجد بیت الحمید میں تقریب کے بعد کھانا لے رہی ہیں۔ خبر میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ایڈریس اور ویب سائٹ بھی لکھی ہوئی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 28 مئی 2010ء میں ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر سٹاف رائٹر کے حوالہ سے ہے کہ ''چینو کی مسجد میں انٹر فیتھ میٹنگ'' اس خبر کی تفصیل پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے آچکی ہے۔ تصویر میں مہمان خواتین دکھائی گئی ہیں اور خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ بعض مہمان خواتین تصویر میں کرسیوں کی بجائے مسجد کے کارپٹ پر بیٹھی ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 28 مئی 2010ء صفحہ 44 پر بڑی تفصیل کے ساتھ دو تصاویر کے ساتھ ہماری مندرجہ بالا خبر شائع کی ہے جو مسجد بیت الحمید میں 130 مہمان خواتین کے وزٹ کی ہے۔ ایک تصویر میں مہمان خواتین کرسیوں پر بیٹھی ہیں دوسری میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

نوٹ: سال 2010ء میں ایک نہایت تکلیف دہ سانحہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہوا اور وہ یہ کہ لاہور کی 2 احمدی مساجد پر حملے ہوئے جس کے نتیجہ میں 90 سے زائد احمدی شہید ہوئے اور سوا سو سے زائد زخمی ہوئے یہ بڑا ہی دلخراش سانحہ تھا۔ یہاں امریکہ کے متعدد اخبارات نے اس کی کوّرِج کی اور ہمارے انٹرویوز شائع ہوئے۔ اب ان اخبارات سے ان خبروں کا خلاصہ لکھتا ہوں جو امریکہ میں شائع ہوئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء کو ورلڈ نیوز صفحہ پر یہ خبر دی

About 80 Killed in Mosque's Attack

مسجد پر حملہ۔ قریباً 80 لوگ مارے گئے۔

لاہور پاکستان۔ واقعہ پر موجود عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اسلامی دہشت گردوں نے پاکستان کی اقلیتی فرقہ کی دو مساجد پر بم کے ساتھ حملہ کیا جس میں 80 لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ یہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے حملوں میں بدترین حملہ تھا۔ حکومتی ترجمان نے کہا ہے کہ 3 دہشت گردوں نے خودکش بموں سے حملہ کیا تھا۔ دو حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب احمدی اپنی مساجد میں جمعہ کی نماز کے لئے اکٹھے تھے۔

بی بی سی اردو کی خبر وقت اشاعت 29 مئی 2010ء شہ سرخی یہ ہے:

لاہور حملے۔ اقوام متحدہ کی شدید مذمت

جمعہ کو لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر دہشت گردانہ حملوں کے خلاف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون سمیت انسانی حقوق کے ماہرین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے ان حملوں

میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے عزیز و اقارب کی ایک بڑی تعداد امریکہ میں بستی ہے اور ان میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

نیویارک سے ہمارے نامہ نگار حسن مجتبیٰ کا کہنا ہے کہ جمعہ کی دوپہر نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر سے سیکرٹری جنرل بانکی مون کے حوالہ سے جاری ہونے والے بیان میں لاہور میں احمدی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کے واقعات کی شدید مذمت کی ہے...... انہوں نے لاہور واقعے میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت اور زخمی ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے ماہرین کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ کافی عرصے سے پاکستان میں مذہبی اقلیت احمدی فرقے کے لوگ تشدد، امتیازی سلوک اور خطرات سے دوچار رہتے آئے ہیں۔ .... انسانی حقوق کے ماہرین نے کہا کہ پاکستان کی حکومت بار بار خدشات کے باوجود مذہبی اقلیت کے احمدی فرقے کے لوگوں اور عبادت گاہوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے مزید واقعات ہونے کے اس وقت تک امکانات موجود رہیں گے جب تک کہ عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک، تشدد کے لئے اشتعال دلائے جانے کے لئے مذہبی منافرت کے پرچار کے مسائل سے نمٹا نہیں جاتا......

ادھر جماعت احمدیہ کے امریکہ، کیلی فورنیا میں اہم ذمہ دار امام شمشاد ناصر نے احمدیہ جماعت کے موجودہ روحانی پیشوا یا خلیفہ مرزا مسرور احمد کے حوالہ سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں اگر ریاستی منظوری سے شروع ہونے والی انتہا پسندی کو شروع ہی میں روکا جاتا تو احمدی جماعت پر ایسے دہشت گردانہ حملے نہ ہوتے۔

کیلی فورنیا میں احمدی جماعت کے امریکہ میں علاقائی مشنری امام شمشاد اے ناصر کی طرف سے اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اگرچہ لاہور میں 2 مقامات پر احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کی

اصل اور قطعی تفصیلات آنا باقی ہیں لیکن یہ حملے برسوں سے پاکستان میں احمدیوں پر اور ان کی عبادت گاہوں پر ہونے والے حملوں کا تسلسل ہیں اگرچہ یہ حملے زیادہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں......

امام شمشاد ناصر کے مطابق احمدی دنیا کے 195 ممالک میں بسنے والے امن پسند لوگ ہیں اور پھر بھی پاکستان جیسے ملک میں مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں زبردست بہیمانہ تشدد کا مسلسل شکار ہیں۔

امام شمشاد ناصر نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ احمدی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے چودہ سے پندرہ ہزار افراد صرف امریکہ میں آباد ہیں۔ جمعہ کی دوپہر نیوجرسی سے نصر احمد نے بتایا کہ امریکہ میں رہنے والے احمدی کمیونٹی کے کئی افراد کے عزیز و اقارب لاہور حملوں کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ لاہور حملوں میں ہلاک ہونے والوں کی غائبانہ آخری رسومات میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ خود ان کے خاندان کا تعلق بھی گڑھی شاہو کی عبادت گاہ سے رہا تھا اور ان کا نکاح بھی وہیں ہوا تھا۔

لاہور کے دہشت گردانہ حملوں میں ہلاک ہونے والوں کے لئے نیویارک، نیوجرسی، اور کیلی فورنیا میں آخری رسومات کے غائبانہ اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے علاوہ احمدیہ جماعت و دیگر فرقوں سے تعلق رکھنے والے پاکستانی نژاد امریکی اور پاکستانی تارکین وطن ایک خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

بی بی سی اردو نے اپنی اس اشاعت میں ایک تصویر بھی دی ہے جس میں ایک نوجوان ایک بوڑھے شخص کی مدد کر رہا ہے اور ان کے پیچھے پولیس بھی دکھائی دے رہی ہے۔

لاس اینجلس ٹائمز نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء صفحہ A-3 پر قریباً پورے صفحہ پر 2 بڑی تصاویر کے ساتھ لاہور میں احمدیہ مساجد پر دہشت گردی کے حملے کی خبر دی ہے۔

ایک تصویر میں چند سپاہی، ایک احمدی عبادت گزار جو اس حملہ میں زخمی ہوا ہے کو اس کی مختلف جہت سے پکڑے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ اخبار نے اس کے نیچے لکھا کہ گڑھی شاہو کی مسجد احمدیہ حملہ کے موقع پر جہاں 3 گھنٹہ تک دہشت گردوں نے اودھم مچائے رکھا اور تباہی مچائی۔ دوسری تصویر پاکستانی کمانڈوز کی دکھائی ہے کہ وہ ایک دوسری احمدیہ مسجد پر پوزیشن سنبھالے ہوئے ہیں۔

خبر کی تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ اقلیتی گروہ احمدیہ فرقہ کی لاہور میں مساجد پر حملہ، دہشت گردوں نے بموں اور گرنیڈز سے اس وقت حملہ کیا جب مسجد عبادت گزاروں سے بھری ہوئی تھیں اس وقت کی اطلاعات کے مطابق 76 آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ احمدیہ گروپ کو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ان کی تعداد قریباً ملک میں 4 ملین ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں انیسویں صدی میں مرزا غلام احمد نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی جو کہ نبی تھے جبکہ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ نبی محمد (ﷺ) آخری نبی ہیں۔

احمدی امتیازی سلوک کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور قانونی طور پر وہ اپنے اپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ ان کی احمدی مساجد کو پہلے ہی سے دھمکیاں مل رہی تھیں جس کا حکومت اور پولیس کو اطلاع دی گئی تھی لیکن پولیس اور حکومت نے اس سلسلہ میں کچھ کام نہیں کیا۔

پاکستان کے جیوٹی وی نے بتایا ہے کہ پاکستانی طالبان نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس کے بعد اخبار نے سپاہ صحابہ اور طالبان کے بارے میں تفصیل لکھی ہے۔ عاصمہ جہانگیر جو ہیومین رائٹس کی سرکردہ ہیں نے کہا کہ مذہبی منافرت کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے اور یہ مذہبی منافرت پاکستان کی سالمیت کے لئے بھی خطرہ ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 29 مئی تا 4 جون 2010ء صفحہ B-5 پر ہماری ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے: ”آدمیوں کا کیمپ مسجد احمدیہ میں ہو رہا ہے“

اس سے مراد خدام الاحمدیہ کا 3 روزہ اجتماع ہے جو مسجد بیت الحمید میں ہونے والا تھا۔

اس کیمپ میں شرکت کرنے والے نوجوان (15 سے 40 سال کی عمر تک) علمی وورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیں گے۔ ایک سیشن سوال وجواب کا بھی ہوگا جو امام شمشاد ناصر کریں گے۔ اس کے علاوہ تقاریر بھی ہوں گی۔ مہمانوں کو بھی خوش آمدید کہا جائے گا۔

لاس اینجلس ٹائمز اپنی اشاعت 30 مئی 2010ء صفحہ A-14 پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کرتا ہے۔ جو لاہور میں احمدیہ مساجد پر حملے کے تسلسل میں ہے۔

تصویر میں بچے دکھائی دے رہے ہیں جن میں امان خان سات سال عمر اور دیگر بچے صدر اوباما امریکہ کو لاہور حملے کے بارے میں خطوط لکھ رہے ہیں۔

اخبار نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں نے احمدیہ فرقہ کی مساجد پر جو بہیمانہ حملہ کیا اس کے نتیجے میں 93 لوگ ہلاک ہوئے جس کی ذمہ داری طالبان نے قبول کی۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستانی ٹی وی چینلز بھی یہ بتا رہے ہیں کہ اس حملے کا تعلق طالبان کے ساتھ ہے۔

ایک 17 سالہ دہشت گرد جسے اس حملہ میں گرفتار کیا ہے نے پولیس کو بتایا کہ اس کا تعلق پاکستانی طالبان سے ہے۔ باقی خبریں اور سیاسی تفصیلات ہیں کہ وزیرستان میں کہاں اور کس جگہ ان کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ اور پاکستان کا کیا موقف ہے اور امریکہ کا کیا موقف ہے وغیرہ۔

خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ احمدی لیڈروں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی حفاظت کا بہتر بندوبست اور انتظام کیا جائے۔ وسیم سید نے جو کہ امریکن ہیں اور جماعت کے ترجمان ہیں نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی 121 سال کی تاریخ میں یہ اس پر نہایت سفاکانہ اور بہیمانہ حملہ ہوا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء صفحہ اول پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے اور اس خبر کا کچھ حصہ ایک اور تصویر کے ساتھ صفحہ 7 پر دیا ہے۔ پہلی تصویر میں خاکسار ریڈیو سٹیشن پر اسلام کے بارے میں پروگرام کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں خاکسار پروگرام کر رہا ہے اور ہوسٹ سوالات پوچھ رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے:

Preaching Peace

”امن کی تعلیم کی تشہیر“

اخبار لکھتا ہے کہ "عالم" ہفتہ وار ریڈیو پروگرام کرتا ہے۔ یہ خبر Josh Dulaney سٹاف رائٹر نے دی ہے۔

اس وقت جبکہ اسلام پر دہشت گردی کا لیبل لگا ہوا ہے۔ تو دوسری طرف امام شمشاد احمد ناصر اپنی انتھک کوششوں سے اس جدوجہد میں مصروف ہے کہ اسلام کو امن اور محبت والا مذہب بتایا جائے۔ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید چینو کے یہ امام ہر منگل کو چینو سے اس شاپنگ سینٹر میں صبح کو آتے ہیں تا کہ بروقت ریڈیو پروگرام کیا جاسکے جس کا عنوان یہ ہوتا ہے:

Understanding Islam with Imam Shamshad

یہ پروگرام ہر منگل کو قریباً نصف گھنٹہ پر ہوتا ہے اور KCAA-AMS 1050 فریکونسی پر سنا جاسکتا ہے۔ ریڈیو سٹیشن یہاں سین برناڈینو کونٹی کے مال شاپنگ سنٹر میں واقع ہے۔

امام شمشاد ناصر نے انٹرویو میں بتایا کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش اور جگہ نہیں ہے اور نہ ہی معصوم لوگوں کے قتل کا کوئی جواز ہے۔ ہم ان چیزوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ جمعہ کے دن یہ آواز سنی جانی چاہئے اس فرقہ کی 2 مساجد پر لاہور میں دہشت گردی کا حملہ ہوا جس میں 70 آدمی مارے گئے اور بہت سارے زخمی ہوئے۔ تحریک طالبان پنجاب گروپ نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ حملہ احمدیہ مساجد پر اس وقت ہوا جب وہ جمعہ کی عبادت کے لئے جمع تھے۔

عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں نے خودکش بم اور گرنیڈ سے دونوں مساجد پر بیک وقت حملہ کیا۔

امام شمشاد نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں کا کام ہے کہ اس حملے کی مذمت کریں اور پبلک کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کریں۔

اس حملے میں دہشت گردوں نے بڑوں کو، بوڑھوں کو اور بچوں کو بھی نشانہ بنایا۔

احمدیہ جماعت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ انیسویں صدی عیسوی میں مرزا غلام احمد نے انڈیا سے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور یہ کہ وہ موعود مسیح ہیں۔

شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ ہماری کمیونٹی (جماعت احمدیہ) اس وقت دنیا کے قریباً 200 ممالک میں پائی جاتی ہے اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں مصروف ہے جبکہ خصوصاً پاکستان میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور مصر وغیرہ ممالک میں اس کو زدوکوب کیا جاتا اور اس پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

شمشاد ناصر جو کہ 60 سالہ ہیں اور پاکستانی نژاد ہیں کہتے ہیں کہ ان حملوں کے پیچھے دراصل حکومت پاکستان ہے جو کہ ان دہشت گردوں کو مدد دے رہی ہے کیونکہ اس وجہ سے وہ ملک میں پھیل رہے ہیں۔

حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ امتیازی سلوک کے قوانین کو ختم کرے جس کی وجہ سے ملک میں یہ حالت ہے تاکہ سب لوگ آزادانہ اپنی عبادت کر سکیں۔

مسلمانوں کے لئے بھی اس سے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ امریکن لوگ بھی اسلام کے بارے میں وہی یقین رکھتے ہیں جو انہیں میڈیا بتاتا ہے۔

خاکسار کے تعارف میں اخبار نے لکھا امام شمشاد اس سے قبل ٹیکساس، میری لینڈ، مشی گن، اوہایو میں 1987ء سے خدمات بجالا رہے ہیں۔ امریکہ آنے سے پہلے شمشاد ناصر پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی اسلام کی خدمات بجالائے ہیں۔

شمشاد ناصر نے کہا کہ ہم پبلک کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کر رہے ہیں جیسے ''جہاد'' کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جہاد کے یہ معنی بالکل نہیں ہے کہ معصوموں کو قتل کرو۔ جہاد کے معانی ہے اچھے کام کے لئے پوری جدوجہد کرنا اور اچھا کام یہ ہے کہ انسان سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے۔ وہ خود امن پسند شخص بننے کی کوشش کرے پھر یہ امن کے پیغام کو دوسروں تک

پہنچائے۔ جہاد سے مراد اپنی اصلاح اور تربیت ہے۔ اس کا مطلب یہ کبھی نہیں ہوا کہ دوسرے پر بلاوجہ حملہ کیا جائے۔

ریڈیو سٹیشن پر امام شمشاد کے ساتھ پروگرام کرنے والے میزبان Mr. Paul Lane نے بتایا کہ اس پروگرام سے ہمیں ریڈیو سٹیشن پر مختلف قسم کی کالز آتی ہیں، بعض اوقات لوگ غصے بھری کالیں بھی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ ان باتوں سے متفق نہیں ہوتے، لیکن ہمارا ریڈیو سٹیشن ہر ایک کے لئے کھلا ہے وہ آکر اپنی بات بتائیں۔ انہوں نے اس بات کی حوصلہ افزائی کی کہ لوگ پروگرام سن کر امام شمشاد کو کال کریں اور اپنے سوالات کا جواب لیں۔ امام شمشاد کے بارے میں Mr. Paul Lane نے کہا کہ وہ "Really down to earth" بہت عاجز انسان ہے۔

مسجد بیت الحمید احمدیہ والوں نے 200 بسوں پر بھی امن کا پیغام مشتہر کیا ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمارا پیغام تو محبت ہے۔ امن ہے، پیار ہے اور ایک دوسرے کا احترام ہے۔ ہم جو کچھ بھی اس وقت اس علاقہ کے لئے کر سکتے ہیں کر رہے ہیں تاکہ انہیں اس بات کا یقین آجائے کہ اسلام واقعۃً امن اور پیار کا مذہب ہے۔

بسوں پر اپنے امن کے پیغام کی شروعات لندن میں ہوئی تھیں یہاں پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے پیروکاروں کو اسلام کا پیغام پہنچانے اور پھیلانے کی ہدایت دی تھی۔

امام شمشاد نے کہا کہ اگر صرف لوگ امن پھیلا سکتے تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا کیونکہ ہر شخص امن کی بات کر رہا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ امن صرف اور صرف خدا کے فرستادہ پر ایمان لانے سے پھیلایا جائے گا اور اس کمیونٹی میں شامل ہونے سے جو خدائی جماعت ہے، خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

ماہانہ آئینہ جون 2010ء کی اشاعت میں اس میگزین نے ایک اداریہ "پیغام محبت" پر لکھا۔ اداریہ میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ یہ رسالہ میگزین سب کا ہے اور یہ اس کا پہلا پرچہ ہے۔ اس میں سب لوگوں کے لئے ایک ایسا پیغام ہے جو اپنی شناخت اردو زبان اور اردو ادب سے کرنے میں فخر

محسوس کرتے ہیں۔ آئینہ کسی فرد واحد کا خواب نہیں یہ پہلا رسالہ ہے جو امریکہ اور کینیڈا کے کونے کونے میں دس ہزار کی تعداد میں پہنچایا گیا ہے۔

اداریہ میں مزید لکھا کہ: ہم برائیاں اور کمزوریاں دکھانے کی بجائے خوبیوں پر نظر رکھتے ہیں اور اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ بات ہمارے لئے ایک بہتر بڑا اعزاز ہو گی۔ بقول شمشاد بھائی یہ تو پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 2 جون 2010ء صفحہ 25 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ عربی زبان (سیکشن) میں شائع کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے کہ

"کس طرح اللہ کا شکر گزار بندہ بنا جائے۔"

اس خطبہ کا خلاصہ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 4 جون 2010ء صفحہ 2 پر ہماری خبر اس طرح دی ہے۔

"لاہور حملے حکومت پاکستان کی غیر ذمہ داری کا نتیجہ ہے۔" امام شمشاد ناصر

ہمیں ہر کسی کے ساتھ ہمدردی ہے۔ یہ واقعات شیعوں، سنیوں، اہل حدیث، عیسائیوں، سکھوں سب کے ساتھ پاکستان میں ہو رہے ہیں۔

چینو۔ (لنک نیوز) مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے امام سید شمشاد احمد ناصر نے لاہور میں احمدیہ عبادت گاہوں پر حملہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لاہور میں ان کی دو عبادت گاہوں پر دہشت گردوں نے احمدیت کی مخالفت میں حملہ کیا۔ ایک لمبے عرصے یہ لوگ جماعت کے افراد کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ جس کا حکومت پاکستان اور ذمہ دار افراد کو قبل از نوٹس دیا جاتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی بلکہ جائے حادثہ پر پولیس بہت دیر سے پہنچی اور پھر کوئی خاص جرأت کا مظاہرہ بھی نہیں کیا۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 3 جون 2010ء صفحہ اول پر خاکسار کی رنگین تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی کہ

علاقہ کے مسلمان پاکستان میں دہشت گردی کے حملہ کی وجہ سے غمزدہ ہیں

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس علاقہ میں جس کا تعلق بیت الحمید سے ہے پاکستان میں اپنی دو مساجد پر دہشت گردی کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی وجہ سے افسردہ اور غمزدہ ہیں۔ یہ حملہ 28 مئی کو لاہور پنجاب پاکستان میں ہوا۔ پنجابی طالبان نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ جس میں اس وقت تک آمدہ اطلاعات کے مطابق 98 آدمی مارے گئے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کا دیگر مسلمانوں سے مذہبی عقائد میں اختلاف ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں 1889ء میں مرزا غلام احمد مسیح بن کر آئے ہیں۔ اس وجہ سے یہ جماعت دہشت گردی کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ 1921ء میں امریکہ میں یہ جماعت قائم ہوئی تھی۔ خبر میں مزید لکھا ہے کہ 1974ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ پھر 1984ء میں ایک آرڈیننس کے تحت ان پر مزید قدغنیں لگائی گئیں۔ جس کی وجہ سے احمدی فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلا نہیں سکتے بلکہ کوئی کام بھی مسلمانوں والا نہیں کرسکتے۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد تک نہیں کہہ سکتے اور یہ آرڈیننس ان کو اپنی تبلیغ کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اس فرقہ پر یہ مظالم کئے جارہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے لندن سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ احمدیوں کے لئے پاکستان میں مشکلات بڑھائی جارہی ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5 تا 11 جون 2010ء صفحہ B-5 پر ایک تصویر کے ساتھ یہ خبر دی ہے۔

"نماز جنازہ Funeral Prayers"

چینو مسجد بیت الحمید احمدی احباب نے لاہور کے سانحہ میں وفات پانے والے 100 لوگوں کی نماز جنازہ غائب ادا کی جو کہ 28 مئی کو پاکستان لاہور میں 2 مساجد پر دہشت گردی کے حملے میں مارے

گئے تھے۔ امام شمشاد نے اس موقع پر یہ بھی بتایا کہ چینو مسجد سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے کچھ افراد وہاں لاہور کے سانحہ میں مارے گئے ہیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 4 جون 2010ء پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں سانحہ لاہور کے بارے میں لکھا کہ:

''تمام عالم انسانیت نے سانحہ لاہور کے موقع پر آنسو بہائے، جب گزشتہ جمعۃ المبارک کو عین اس وقت جب احمدی حضرات اپنی دو مساجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نماز میں مصروف تھے تو دہشت گردوں نے موقع پر موجود نوجوانوں پر فائرنگ کر کے مسجد کے اندر داخل ہو کر بہیمانہ انداز میں گرنیڈ اور رائفلوں اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کر کے 85 سے زائد افراد کے خون سے ہولی کھیلی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ اس قسم کے حملے دیگر مساجد میں بھی ہو رہے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کے بارے میں جو حملے ہوتے ہیں اور ان کی جانیں اور اموال لوٹے جارہے ہیں اس کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ اور وہ ایسے کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کو سیاسی اغراض کی خاطر ''ناٹ مسلم'' قرار دیا گیا جس کی وجہ سے ان دہشت گردوں کے ہاتھ میں یہ قانون آگیا ہے کہ اگر ہم جماعت احمدیہ کے افراد اور ان کی مساجد پر حملہ کریں گے تو ہمیں کچھ نہ کہا جائے گا اور حقیقت میں ہو بھی ایسا ہی رہا ہے۔

خود ہی دیکھ لیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کیا گیا اور بڑے بڑے نامور ڈاکٹر جو انسانیت کی خدمت میں بے لوث کام کر رہے تھے۔ انہیں بہیمانہ اور وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا۔ ہمارے وکلاء اور اساتذہ کو انہوں نے بے دردی کے ساتھ قتل کیا۔ اور اس پر حملہ آور کبھی بھی پکڑے نہیں گئے تو کسی پر مقدمہ بھی نہیں چلا۔ حالیہ لاہور کے واقعہ کو ہی دیکھ لیں عین نماز جمعہ کے وقت ہماری مساجد پر حملہ ہوا۔ موقع پر لوگ مارے گئے اور خون کی ہولی کھیلی گئی اس کے فوراً بعد ہی تحفظ ختم نبوت والوں نے جماعت کے خلاف نعرے لگائے اور انہیں واجب القتل

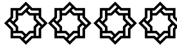
ٹھہرایا گیا اور اگر کسی نے جماعت کے حق میں ہمدردی کے الفاظ بولے تو اسے توبہ کرنے، دوبارہ کلمہ پڑھنے، اور نکاح کرنے کے لئے کہا گیا۔ خود ہائی کورٹ میں معزز ججز کے ناموں کی تختی کے نیچے بینر لگے ہوئے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت نہیں کہ ایسے واقعات کے پیچھے حکومت کا ہاتھ اور ریاستی قانون ہے؟

پھر پولیس اول تو نام نہاد علماء کے پریشر اور ڈر کی وجہ سے مقدمہ درج ہی نہیں کرتی اور اگر کرتی ہے تو پھر ایکشن ہی نہیں لیتی۔ سانحہ لاہور کے موقعہ پر پولیس دیر سے پہنچی اور جب پہنچی تو پھر بھی کوئی کارروائی نہیں کی اور ہمارے نوجوانوں نے ہی دہشت گردوں کو پکڑا۔

ہاں اگر کوئی مخالفت جھوٹے طور پر پولیس میں جا کر یہ کہہ دے کہ یہ احمدی ہے اور یہ تبلیغ کر رہا تھا یا اپنے آپ کو اس نے مسلمان کے طور پر پیش کیا تو اس احمدی کے خلاف فوراً مقدمہ درج ہو کر بغیر تفتیش کے اسے حوالات میں بھیج دیا جائے گا۔

ایک مرتبہ تو ایسا ہوا کہ سارے ربوہ کے مکینوں کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ السلام علیکم کہنے پر مقدمہ درج، بسم اللہ کہنے پر مقدمہ درج، کلمہ پڑھنے پر مقدمہ درج، شادی کے دعوت نامہ پر بسم اللہ لکھنے پر مقدمہ درج، اس وقت بھی ہمارے درجنوں احمدی پاکستان کی جیلوں میں پڑے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 04 مئی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 44

جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت کے لوگوں کو قرآنی تعلیمات اور رسول خدا کے اسوہ مبارکہ پر چلنے کی تاکید فرمائی ہے کہ احباب صبر کریں اور دعائیں کریں، ”یہی ہماری فتح کے دو بڑے ہتھیار ہیں“

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دشمن احمدیت اسی تاک میں تھا کہ ہم بھی دوسرے لوگوں کی طرح اس بہیمانہ اور وحشیانہ بربریت پر سڑکوں پر نکل آئیں گے، لوٹ مار کریں گے، حکومت کے خلاف نعرے لگائیں، ٹریفک جام کر دیں گے اور سڑکوں پر ٹائر جلائیں گے۔ ان اقدام سے یقیناً حکومت اور عوام دنوں نے متاثر ہونا تھا جس سے حکومت کو ہمارے خلاف ایک اور بہانہ مل جانا تھا۔

لیکن خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام اور خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے جماعت کا ہر فرد اپنے امام کے اشارہ پر چلنا سعادت سمجھتا ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی دریغ نہیں کرتا۔ پس جماعت کے افراد کا صبر کا نمونہ اور دعاؤں کی تلقین نے زخمی دلوں پر مرہم کا کام کیا اور درحقیقت یہی ہمارا ردعمل ہے جو آج بھی ہے اور کل کو بھی یہی ہو گا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ سانحہ لاہور کے فوراً بعد ہی جب ہمارے خلاف مزید نعرے لگائے گئے اور ہمیں واجب القتل قرار دیا گیا تو نارووال کے علاقہ میں ایک اور احمدی کو قتل کر دیا گیا اور جب اس کا بیٹا اسے بچانے کے لئے آیا تو اسے بھی شدید زخمی کیا گیا۔

خاکسار نے لکھا کہ مختلف لوگوں کے پاس اس کے حل ہوں گے لیکن میرے پاس اس کا ایک حل ہے کاش یہ بات سب کے دل میں اتر جائے کہ خدارا مولوی کو اپنی گردن سے اتار دیں۔ خصوصاً

حکومت پاکستان کو چاہئے کہ مولوی کو اپنی گردن سے اتار دے۔ مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھیں۔ جب تک یہ نہ ہو گا ملک میں بدامنی اور دہشت گردی رہے گی۔

ہمارے ملک میں 1974ء میں آئین میں جو تبدیلی کر کے جماعت کو ناٹ مسلم قرار دیا گیا یہ صریحاً ظلم اور قرآنی احکام کی خلاف ورزی ہے۔ اسلام تو لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہہ کر ہر ایک کو مذہب کی کھلی اجازت دیتا ہے۔ کسی سیاسی لیڈر، حکومت کو خدا نے یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ کسی کے مذہب کے معاملے میں دخل اندازی کرے یہ معاملہ بندے اور خدا کے درمیان ہے۔

آخر میں خاکسار نے لکھا کہ

ہم تو محبت کے سفیر ہیں۔ ہم سب کو یہ بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ ہم محبت اور پیار اور امن کی تعلیم دیتے ہیں کیونکہ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور یہی ہمارے پیارے رسول ﷺ کی تعلیم ہے اور یہی آپ کا اسوہ حسنہ تھا۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ یہ آواز بلند کرتا ہے۔

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

خاکسار اس وقت ایک اخبار ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس کا ایک مضمون بھی یہاں نقل کرتا ہے جو اس عنوان سے ہے۔ ''ہم سب منافق ہیں'' یہ مضمون مذکورہ بالا اخبار کی 11 جون 2010ء صفحہ 3-4 کی اشاعت میں ہے جو بات خاکسار نے اپنے مضمون میں لکھی ہے بعنوان ''محبت کے سفیروں سے ایسا سلوک'' اس کی تصدیق بھی اس مضمون سے بخوبی ہوتی ہے۔

اپنے لوگوں اور اپنی قوم کے بارے میں منفی باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن کیا کیجئے، اپنے لوگ اور اپنوں کی طرف سے بار بار ہمیں چیلنج ملتا ہے۔ لاہور کے دو مقامات پر دہشت گردوں نے جس طرح درجنوں احمدیوں کو قتل کیا ہے اس پر کچھ وقفے کے لئے قوم تو ششدر دکھائی دی سوائے سنگ دل مولویوں کے۔

ہم نے اس واردات کے اگلے دن کے پاکستانی اخبار غور سے پڑھے کہ شاید کسی بڑے بریلوی، وہابی، دیوبندی یا اہل حدیث مولوی کی طرف سے اس واقع کی مذمت کی گئی ہے۔ نفرت پھیلانے اور

فرقوں کو باہم لڑانے والے تنگ نظر اردو اخباروں میں ہمیں قاضی حسین احمد، سید منور حسن، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، حضرت علامہ طاہر القادری اور مولانا منیب الرحمن سمیت صف اول کے کسی مولوی کا کوئی بیان ہمیں دکھائی نہیں دیا۔ چند مولویوں کا ایک مشترکہ بیان جماعت اسلامی کے اخبار ''امت'' میں تھا کہ ''ان لوگوں'' کے شدید باہمی اختلافات ہیں، ہو سکتا ہے کہ ''ان'' ہی کے ایک گروہ نے دوسرے گروہ پر حملہ کیا۔ ایک اور خبر میں ایک ''عبادت گاہ'' کے بارے میں شہید ہوتے ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ تاہم ان کی خاموشی سے ہمیں تاثر ملا کہ دہشت گردوں کی کھیپیں برآمد کرنے والے ان مولویوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔

بحیثیت وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کچھ ''اں، اوں'' کی۔ ہلاک ہونے ولاے مظلوم انسانوں کو انہوں نے شہید بھی نہیں کہا۔ انہوں نے جس انداز میں اظہار ہمدردی کیا اس سے لگتا تھا کہ حبیب جالب اور فیض کی شاعری دریافت کرنے والا یہ سیاستدان خوفزدہ ہے اور ایک مخصوص طبقے کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ ایک صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شہباز شریف ہلاک شدگان کو ''شہید'' قرار نہیں دے سکتا تھا تو کم از کم انہیں ''جاں بحق'' ہونے والے تو کہہ سکتا تھا۔ شریف برادران کے رویے سے ان کی مخفی ابن الوقتی کا پردہ چاک ہو رہا تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے چند دن بعد بڑے ''شریف'' بھائی نے ''احمدیوں'' کو اپنا بھائی قرار دے کر ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا جس پر بعض احمدی حضرات کو تو سکون آگیا لیکن انتہا پسند مولویوں نے گلے پھاڑ پھاڑ کر نواز شریف کے خلاف مذمتی بیانات داغنے شروع کر دیئے۔ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

ٹیلی ویژن پر خبریں پڑھنے والے اور اخبارات میں خبریں لکھنے والے مظلوم ہلاک شدگان کو ''شہید'' اور ان کی عبادت گاہ کو ''مسجد'' قرار دیتے ہوئے گھبرا رہے تھے۔ ہمارے لئے یہ رویہ حیران کن تھا اس لئے کہ موجودہ حکومت تو دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے دور میں میڈیا آزاد ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر میڈیا آزاد ہے تو سارا میڈیا ایک ہی زبان کیوں بول رہا تھا؟ ''عبادت'' کے دوران قتل کئے جانے والوں کے ساتھ ہمدردی کے اظہار کا یہ حیران کن طریقہ تھا چنانچہ اس یک زبانی کی وجہ معلوم کی

گئی۔ پتا چلا کہ تعزیرات پاکستان کے ضیاء الحق کے نافذ کردہ بعض احمقانہ قوانین کے تحت وہ اگر ''شہید'' اور ''مسجد'' جیسے الفاظ استعمال کرتے تو قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے جس کی سزا قید اور جرمانہ ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کی خاطر اگر مولویوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا تھا تو ضیاء الحق نے بھی اپنے اقتدار کو طول دینے کی غرض سے پوری قوم کو اپنے قانون کے ذریعے منافق بنا کر چھوڑ دیا۔ نام نہاد صاف ستھرے اور شفاف انسانوں کی سرزمین پاکستان سے ان دنوں جو سڑاند ابھر رہی ہے ساری دنیا اس پر انگشت بدنداں ہے۔

ڈبل یا سنگل ایجنٹ خالد خواجہ کی ہلاکت پر افسوس کرنے والے، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی معصومیت کی قسمیں کھانے والے، گوانتاناموبے یا ابوغریب کے قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی پر ہمدردی کا اظہار کرنے والے، فیس بک کی ناپاک جسارت پر غصے میں اپنے ہی املاک کو نذر آتش کرنے والے تقریباً ایک سو افراد کے بہیمانہ قتل پر اس طرح خاموش تھے جیسے جو کچھ ہوا، درست ہوا ہو۔ ہم نے اس سانحے کے بعد ردعمل کا تماشہ دیکھا تو اپنی قوم کی مجموعی ذہنی کیفیت کا کچھ کچھ اندازہ ہوا۔ دہشت گردی کی اس واردات میں اجتماعی قتل کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان نے قبول کی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں مذہبی منافرت کی بنیاد پر قتل کرنے والی یہی ایک تنظیم ہے؟ جب مغرب میں مسلمانوں کی پروفائلنگ ہوتی ہے برقعے پر پابندی عائد کی جاتی ہے اور مساجد پر مینار تعمیر کرنے کی مخالفت کی جاتی ہے تو مسلمان چیخ اٹھتے ہیں۔ پاکستان میں ایک نیم تعلیم یافتہ ڈاکٹر عامر لیاقت حسین پورے ایک گروہ کو واجب القتل قرار دیتا ہے اور اس خطبے کے نتیجے میں انسانی خدمات کرنے والے ڈاکٹر قتل کر دیئے جاتے ہیں تو نہ قانون حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی قوم اس ظلم پر احتجاج کرتی ہے۔

ایک آدھ آواز اگر کسی کونے سے احتجاج کی بلند ہو جائے گی تو آواز لگانے والا بھی مرتد قرار پاتا ہے۔ یہ مذاق اگر کسی فرد گروہ یا طاقت کو فائدہ پہنچانے کے لئے جاری رکھا گیا تو ہمارے خیال میں اسے اب بند ہو جانا چاہیئے کیونکہ ضیاء الحق کو جہنم واصل ہوئے تین عشرے ہو چکے ہیں۔ ہم بار بار کہنے کے

لئے تیار ہیں کہ جب مذہب کو ریاست پر مسلط کرو گے تو جنونی ہی پیدا ہوں گے۔ انگور کی بیل میں سیب نہیں لگتے۔ پاکستان میں انتہاء پسندی ختم کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مذہب کو دوبارہ انفرادی ضرورت قرار دیا جائے اور ریاست کو سیکولر بنیادوں پر چلایا جائے تب ہی پاکستان ایک جدید فلاحی ریاست بن کر اقوام عالم میں روشن خیال اور اعتدال پسند ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ بصورت دیگر مسالک اور مذاہب کے درمیان اختلافات ہمیں اس خانہ جنگی کی طرف لے جائیں گے جس کی تمنا، خواہش اور کوشش بعض عالمی طاقتیں کر رہی ہیں۔"

پاکستان جرنل نے اپنی 11 جون 2010ء صفحہ 14 کی اشاعت میں خاکسار کے مضمون بعنوان "محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک" میری لینڈ کے ایک احمدی دوست خالد سولنگی صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ دوست امریکہ کے تھے اور ان دنوں لاہور میں تھے جہاں احمدیوں پر ہونے والے حملے میں جاں بحق ہو گئے۔ یہ اخبار ہیوسٹن ٹیکساس سے نکلتا ہے۔

نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر درج ہو چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 11 جون 2010ء صفحہ 22 پر پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر لاہور میں جماعت احمدیہ کی 2 مساجد پر دہشت گردی کے بہیمانہ حملے کے بارے میں۔

تصاویر میں ایک تصویر مسجد کے ساتھ والی جگہ دکھائی گئی ہے جہاں بموں کے حملہ کی وجہ سے گاڑیاں اور عمارتیں منہدم ہو رہی ہیں اور لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ دوسری تصویر میں ایدھی کے ورکرز ایک شخص کو سٹریچر پر لے جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں جو انہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں۔

خبر میں تفصیل کے ساتھ لاہور میں دو احمدی مساجد پر وحشیانہ اور سفاکانہ حملے کی تفصیل ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 11 جون 2010ء میں ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی

"جماعت احمدیہ کی 2 مساجد پر لاہور میں دہشت گردوں کا حملہ"

قریباً 96 افراد راہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور ایک سو سے زائد زخمی

”دنیا کا کوئی دہشت گرد دنیا کی کوئی طاقت یا حکومت جماعت کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔“

امام شمشاد احمد ناصر

یہ اخبار نیویارک سے نکلتا ہے اور یہاں پر بہت سارے مسلمان، پاکستان اور انڈین نیز بنگلہ دیشی کمیونٹیز ہیں جو اردو اخبارات کو کثرت سے پڑھتی ہیں۔

اس اخبار نے ہماری مندرجہ بالا خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ چینو (نیوز ڈیسک) مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے یہاں کے مبلغ اور مشنری امام سید شمشاد احمد ناصر نے لاہور میں احمدیہ مساجد پر حملہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لاہور میں ان کی دو مساجد پر دہشت گردوں نے حملہ احمدیت کی مخالفت میں کیا ہے۔

ایک لمبے عرصہ سے یہ لوگ جماعت کے افراد کو قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دے رہے تھے۔ جس کا حکومت یا پاکستان اور ذمہ دار افراد کو قبل ازیں نوٹس بھی دیا جاتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی، بلکہ جائے حادثہ پر پولیس بہت دیر سے پہنچی اور پھر کوئی خاص جرأت کا مظاہرہ بھی نہیں کیا۔ تفصیلات بیان کرتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ ہمیں مذہبی منافرت کا نشانہ 1974ء سے بنایا جارہا ہے۔ جبکہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا۔ اس کے بعد ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے مشہور بدنام زمانہ آرڈیننس XX 1984ء میں جاری کیا جس کے تحت احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آئے دن احمدیہ جماعت کے افراد ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے چلے آرہے ہیں۔ سینکڑوں افراد اب بھی جیلوں میں ہیں اس کے ساتھ ساتھ افراد جماعت کی ٹارگٹ کلنگ بھی جاری ہے۔ جماعت کے ذمہ دار افراد اور پڑھے لکھے افراد اور اسی طرح وہ افراد جو عوام کی بے لوث خدمات بجالا رہے ہیں جیسے ڈاکٹرز، اساتذہ کرام کو بھی مذہبی تعصب اور نفرت کا نشانہ بنا کر مخالفین احمدیت، قتل کرتے چلے آرہے ہیں۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ ان قتل کے واقعات کے پیچھے اور احمدیوں کے جیلوں میں ڈالے جانے کا بڑا سبب وہی آرڈیننس اور قانون ہے جس کے تحت ہر شخص اس غیر انسانی قانون کی ننگی تلوار کو لے کر ہمارا سر کاٹ سکتا ہے اور جس سے ہماری جماعت کے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جارہاہے۔ اگرچہ ایسے واقعات دوسروں کے ساتھ بھی ہو رہے ہیں لیکن ہمارے ساتھ اس غیر انسانی سلوک کی وجہ حکومتی قانون ہے جو 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پاس کیا اور تشدد کرنے والوں کو اس قانون کی پشت پناہی حاصل ہے۔ جب تک یہ قانون نہیں بدلا جائے گا یہ تشدد اس طور پر جاری رہے گا۔

امام شمشاد نے بتایا کہ گزشتہ جمعہ کو جب یہ واقعہ ہوا تھا عین اسی وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ اور روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے جماعت کے تمام افراد کو جو دنیا کے 195 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں صبر اور دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان میں جماعت کے خلاف حالات بہت خراب ہیں اور اس کی وجہ صرف حکومتی قانون ہے جس کی پشت پناہی میں مخالفین احمدیت، احمدیوں پر ظلم کرتے چلے آرہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ مکمل طور پر پرامن جماعت ہے اور اس سانحہ کی وجہ سے وہ کوئی ایسا رد عمل نہیں دکھائے گی جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو یا حکومتی قانون کے خلاف ہو۔ ہم نے اپنا معاملہ خداتعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا ہے۔ اس لئے تمام ممبران جماعت صبر کا نمونہ دکھائیں اور دعاؤں پر زور دیں۔"

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 جون 2010ء صفحہ A9 پر خاکسار کا مضمون انگریزی زبان میں شائع کیا۔ جس کا عنوان اخبار نے خود یہ لگایا۔

Violence Sanctioned by Pakistan

دہشت گردی کی پشت پناہی حکومت پاکستان کر رہی ہے

یہ دراصل خاکسار کا وہ مضمون ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ جس کا عنوان ہے ’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ اس مضمون میں چونکہ 1974ء میں پاکستان کی اسمبلی کا احمدیوں کے خلاف قانون پاس کرنا کہ وہ سیاسی اغراض کی خاطر غیر مسلم ہیں اور پھر 1984ء میں جنرل ضیاء کے XX آرڈیننس کی وجہ سے جس سے احمدیوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا اور خلاف ورزی پر قید اور جرمانوں کی سزا ہے۔ نیز اس قانون کی وجہ سے دہشت گردوں کے ہاتھ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ننگی تلوار مل گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جب چاہیں احمدیوں کو قتل کر دیں۔ اس قانون کی وجہ سے اخبار نے مندرجہ بالا ہیڈ لائن لگائی ہے۔

الانتشار العربی نے جو کہ عربی اخبار ہے اپنے انگریزی سیکشن میں خاکسار کا مضمون بعنوان

How the Ambassadors of Love Treated. By Imam Shamshad Nasir

’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی عربی سیکشن کی 17 جون 2010ء صفحہ 18 کی اشاعت میں عربی زبان میں خاکسار کے مضمون کا خلاصہ شائع کیا ہے جو کہ سانحہ لاہور سے متعلق ہے۔ جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 17 جون 2010ء صفحہ 18 پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے مضمون شائع کیا ہے۔

امام (المہدی) مرزا غلام احمد کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف سے تحریرات شامل اشاعت ہیں جن میں آپ نے شرح و بسط کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك ہونے اور خدا تعالیٰ سے محبت کے بارے میں ہے۔ آخر میں عربی زبان میں چند اشعار بھی اسی مضمون پر دلالت کرتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 17 پر قریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ سانحہ لاہور کی خبر شائع کی ہے۔

ایک بڑی تصویر میں جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے احباب بیٹھے ہیں۔ جبکہ دوسری تصویر مسجد بیت الحمید کی ہے۔ اس خبر کی شہ سرخی یہ ہے:

چینو کی مسجد میں احمدی احباب سانحہ لاہور کی وجہ سے افسردہ اور غم زدہ ہیں۔

خبر کی تفصیل قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالے سے اوپر گزر چکی ہے۔

اس خبر میں بھی حضور انور کی جماعت کو ہدایت کہ صبر اور دعاؤں سے کام لیں کو بیان کیا گیا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''وطن عزیز میں جاہلیت کا عروج'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا:

''جاہلیت بہت بری چیز ہے جس سے انسان تاریکی ہی میں رہتا ہے اسی لئے علم کو نور کہا گیا ہے۔ وطن عزیز میں جاہلیت اس عروج پر پہنچ چکی ہے کہ یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ کس طرح ہمارے اہل وطن اس سے باہر نکل سکتے ہیں۔

اخبارات میں کالم نویس بھی اس بات کو بار بار پیش کر رہے ہیں لیکن کوئی بات بھی دلوں پر اثر نہیں کر رہی۔ اس جہالت کی ایک تازہ مثال سنئے! یہ مثال روزنامہ جنگ 5 جون 2010ء کی اشاعت میں ہے

اسلام آباد (عمر چیمہ) لاہور میں حالیہ دہشت گردی کے دوران زندہ بچ جانے والے حملہ آور عبد اللہ کو اس کے ماسٹر مائنڈز نے یہ ذہن نشین کرایا تھا کہ خاکوں کے معاملے کے پیچھے قادیانی ملوث ہیں اور مثالی سزا کے مستحق ہیں اور اسے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ''مشن'' پر بھیجا گیا تھا۔''

یہ جہالت کی انتہاء ہے۔ یہ جماعت احمدیہ پر سراسر جھوٹا اور ناپاک الزام ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نَعُوْذُ بِاللّٰہِ، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ، خاکوں کے کیس میں ملوث ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ بتایا گیا کہ احمدی

حضرات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بلکہ میں تو یہ دعا لکھ رہا ہوں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ۔

یہ تو صرف ایک عبداللہ پکڑا گیا اور اس نے یہ بات ظاہر کر دی، پتہ نہیں کتنے اور عبداللہ ہوں گے جن کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک رہی ہو گی اور وہ بھی یہی سمجھتے ہوں گے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ احمدی حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔

اس لئے یہ عاجز بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات سے کچھ پیش کرے گا تاکہ کسی طرح جہالت کو دور کیا جا سکے اور اس خیال کی تردید ہو سکے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح پیار اور محبت رکھتے ہیں۔

اور آپؐ پر اپنے آپ کو کس طرح فدا کرنے پر تیار ہیں۔ احمدیوں سے بڑھ کر کون ناموسِ رسالت دکھائے گا؟

عبداللہ پر یہ بات خوب واضح ہو چکی ہو گی کہ جب انہوں نے گرنیڈ پھینکے اور بموں سے حملہ کیا اس وقت ہماری مساجد کے لیڈروں سے انہوں نے ضرور یہ آواز سنی ہو گی کہ:

سب درود شریف پڑھیں اور پھر عبداللہ نے سب احمدی حضرات کے مونہوں سے درود شریف بھی سنا ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ رسولؐ کی ہتک کرنے والے اور خاکوں میں ملوث لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں؟

چند اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے

1۔ ”جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آپ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ان سے ہم کیونکر صلح کر لیں؟“

2۔ ’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس کے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔‘‘

3۔ فرمایا: ’’اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو وَاللّٰہِ ثُمَّ وَاللّٰہِ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی دکھا۔‘‘

خاکسار نے مضمون کے آخر میں 1974ء میں بننے والی قانون جس میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا کا ذکر کیا ہے۔ جس کی وجہ سے حکومتی کارندے، پولیس اور مولوی حضرات جماعت کے خلاف مقدمات درج کراتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ امام جماعت احمدیہ نے بارہا فرمایا ہے کہ ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کو عبرت ناک سزا دے گا اور جماعت کی ترقی میں یہ قوانین کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکیں گے۔

اصل بات یہ ہے کہ کیا کسی حکومت اور اسمبلی کو کسی کے مذہب میں دخل اندازی کی اجازت ہے؟ کیا ہمیں حکومت سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ چاہئے۔ پھر قومی اسمبلی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بھٹو حکومت کے بارے میں ضیاء نے قرطاس ابیض شائع کیا تھا وہ پڑھ لیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 جون 2010ء صفحہ 11 پر 2 تصاویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون بعنوان ’’محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک‘‘ شائع کیا ہے۔ ایک تصویر لاہور کی احمدیہ مسجد پر حملہ کی ہے دوسری میں کچھ پولیس کے افراد کارروائی کرتے نظر آرہے ہیں۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

پاکستان لنک میں 18 جون 2010ء کی اشاعت صفحہ 7 پر ایک تجزیہ نگار محترمہ ڈاکٹر مہ جبیں اسلام صاحبہ نے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں ایک تصویر بھی شامل اشاعت ہے جس میں سانحہ کے مقتولین کی تدفین ہو رہی ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے

Are we Unjust People

کیا ہم ناانصاف لوگ ہیں۔ مصنفہ محترمہ نے یہ مضمون تولید واوہایو سے لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

"کیا ہم ناانصاف لوگ ہیں؟"

سو سے زائد احمدیوں کا دوران عبادت قتل پر پاکستانی قوم کا احتجاج، افراد کی خاموشی، بہت ہی کم اور جلد بھول جانے والا تھا۔ صرف چند دن بعد اسرائیل میں 20 کارکنان کا قتل ہوا تو پوری پاکستانی قوم آگ بگولہ ہو گئی۔ پولیس پر پتھراؤ، گاڑیوں اور جائیدادوں کا جلاؤ ہوا۔ کراچی میں احتجاجی لوگوں میں مکمل پردہ دار خواتین کے ساتھ بچے بھی پولیس کی واٹر (پانی والی) توپوں اور لاٹھیوں کا سامنا کر رہے تھے۔ کیا تصویر کے اس رخ میں واقعی کوئی غلطی ہے یا صرف میری رائے ہے۔

مجھے حیرانگی ہوتی ہے کہ خبریں پڑھنے والے، احمدیوں کی مساجد کو عبادت گاہ کیوں بولتے ہیں؟ ایک اشارہ ملا اور غور کیا اور سمجھا کہ صرف اور صرف نفرت۔ ایک احمدی کو مسلمان بولنا اور ان کی عبادت گاہوں کو مساجد بولنا ایک صحافی کو احمقانہ توہینِ رسالت کے قانون کے تحت لاتا ہے۔

احمدیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دینے والا حاکم ذوالفقار علی بھٹو تھا۔ اس نے یہ واضح طور پر اپنے سیاسی مفادات کو حاصل کرنے کے لئے کیا اور پھر سعودی عرب اس میں معاون و مددگار بنا۔

بھٹو کی تحریک کی سیاسی مصلحت 1974ء میں واضح ہوئی۔ اگر یہ بدعت اور کفر تھا تو بنیادی حقوق کا خوف پیدا ہونے لگ گیا۔

یہ پاکستان جیسے مجرمانہ ملک میں بہت ہی کامیاب ہو گیا کیونکہ اس میں اپنے ہی لوگوں کا قتلِ عام ہوتا ہے۔ بے شک پاکستان کے تحریکِ طالبان قتلِ عام کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔ اس کے باوجود پاکستان میں نفرت پسند لوگوں کی کمی نہیں ہے۔

مسلمان اور پاکستانی اس وقت احتجاج کرتے ہیں۔ جب ان کو مغرب میں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جب مساجد نشانہ بنتی ہیں اور ہم بھی نفرت آمیز جرائم کی ندی میں بہتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن گھروں میں ہم عامر لیاقت جیسے گھٹیا انسان کا استقبال کرتے ہیں۔ جو اپنی ایک ہی نشست میں ہزاروں انسانوں کا صفایا کر جاتا ہے۔ ان کو قتل کرنے کے لئے ابھارنے کے ذریعے۔ کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ اس کے دو دن کے اندر اندر ایک ایسے احمدی ڈاکٹر قتل کر دیئے گئے جو بہت سی غریب عوام کی خدمت بجا لا رہے تھے۔ اور ان کا قاتل فرار ہو گیا۔ ایک اور نفرت آمیز تقریر سے ایک اور احمدی ڈاکٹر ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیئے گئے اور ہاں جی، دوبارہ قاتل انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا گیا۔

ہمارا قومی اخلاق دو عظیم شخصیات کے اندر ڈھلتا ہے۔ حضرت محمدؐ اور محمد علی جناح۔ ہمیں ایسی اینٹی احمدیہ انتقامی کارروائیوں کو کرتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کیا سوچیں گے ؟ کیا تمام انسانوں میں سے بہترین شخص کا رحم اور انصاف، ایک بھی احمدی کے قتل سے چشم پوشی کرے گا؟ اور کیا جناح کے اصولوں کی آنکھ اندھی ہو جائے گی؟

لیکن ہمارے ہیرو آنحضرت ﷺ یا جناحؒ نہیں ہیں بلکہ ہم تو ایک بھٹکی ہوئی قوم ہیں۔ ہم لٹیروں کو پسند کرتے ہیں۔ ہم اخلاقیات سے گرے ہوئے لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ہم نفرت آمیز، منافقانہ آوازوں سے جوش دلا دلا کر ابھارے جاتے ہیں اور جو کہ داڑھیوں، پگڑیوں، حجابوں اور نقابوں کے بھیس میں ہوتے ہیں۔

فلسطین کا کوئی بھی مر جائے کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ایک اسرائیلی یا بیس ترک مر گئے تو پوری دنیا میں احتجاج شروع ہو گیا۔ اسی طرح پاکستانی سو احمدی دورانِ عبادت قتل کئے گئے۔ کسی کو کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن جب اسرائیل نے 20 کارکنان کو مارا ہے تو پاکستانی آگ بگولہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اسرائیلی یا احمدی ہیں تو آپ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

پاکستانی ایک دوسرے کو قتل کر سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں۔ اسرائیلی نہیں کر سکتے۔ یعنی (شراب پینا میرے لئے تو حلال ہے اور شراب پینا تمہارے لئے حرام ہے) واضح بات ہے۔

لیکن اسرائیل، فلسطین کو بے دخل کرتا ہے اور آج تک انہیں قتل و غارت کرتا ہے۔ یہ ایک کٹر دشمنی کے تحت ہے۔ لیکن پاکستانی اپنے ہی شہریوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جبکہ اصل میں ایک ملک کو ایسا ہونا چاہئے جیسے ایک ماں کا پیار، گرمی اور حفاظت ہوتی ہے۔

اور سیاسی مہم کا فن تو پاکستانی سیاست دانوں سے ہی سیکھنا چاہئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی رگ سے، احمدیوں کے قتلِ عام پر صدر زرداری نے کوئی بھی بیان نہیں دیا۔ وزیر اعظم گیلانی نے اپنے آپ کو کیمروں سے ہی دور رکھا۔ ہم لفظ عمران خان نے اور صرف نواز شریف نے بولا اور مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین بھی اپنے آپ میں گم اور خوش و خرم۔ شہباز شریف نے بھی اس کو کیک کی طرح ہی لیا اور پریشان کن الفاظ میں نشانہ بننے والے افراد کے لئے بولا ”وہ جو مر گئے ہیں“ اس کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ ”شہید“ کا لفظ بول سکے۔ اور ڈرتے ہوئے سیاست کا جنازہ ہی نکالتا ہوا پایا گیا۔ اس کو اتنی بھی شرم نہ آئی کوئی اچھا لفظ بول سکتا جیسے ”جاں بحق“۔ آپ ان کو دیکھ رہے ہیں کہ یہ ایسے ستارے ہیں جو کہ قوم کے حکام ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 مئی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط45

اسی طرح ایک متحرک اور پُر تشدد اینٹی احمدیہ تحریک جاری ہے۔ یہ پاکستانی قوم کے لئے زندگی بخش ہے کہ اس بات کو سمجھیں جو قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

اس ضمن میں ہماری مکمل خاموشی، ہمارا اندھا پن، اور ہمارا بہرہ پن، صرف اور صرف اس لئے کہ ہمارے ہمسایہ امام نے ہمارے برین واش کیا ہوا ہے۔ احمدیوں کے خلاف نفرت میں قرآن کریم کی اس بیان اچھی باتوں میں ساتھ دو اور بری باتوں سے رکو، کے تحت ہم بہت بڑا جرم اور گناہ کر رہے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ برائی کی دور اندیشی سے کام لیا جائے تو بنیادی حقوق کے لئے ہر عاقل، بالغ اور مسلمان کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ ان سے قطع تعلقی، قتل سے چشم پوشی بنیادی گناہ ہے۔ ان کو دربدر کرنا اور ان سے لڑائیاں کرنا، ان سے جو آنحضرتؐ کو آخری نبیؐ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ ایمان کا ستون نہیں ہے۔

عام عوام کو فوراً ہتھیار پھینک دینے چاہئے۔ ممکن ہے خوراک اور پٹرول بڑھانے اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کرنے سے ہتھیاروں کے پروگراموں میں خوراک ثابت ہوں، نفرت کا سودا کرنے والے، اور بے چینی پھیلانے والے لوگوں کو عدالتی نظام کے تحت پر اثر اور مثالی انداز میں سزا ملنی چاہئے۔ ایسی سزائیں جو تمام قوم کے رونگٹے کھڑے کر دے جو حملوں کی بوچھاڑ احمدیوں اور اقلیتوں پر ہوئی۔ اسی طرح عمومی دہشت گردی، عام عوام کو اس سلسلہ میں سکھانا چاہئے کہ وہ کسی بھی

غیر متعلقہ واقعہ کی اطلاع حکام کو دیں۔ چاہے وہ کسی بھی ہمسایہ، رشتہ دار کاموں کی جگہ پر یا کسی بھی دوست کے ساتھ پیش آئے۔

اور پاکستانی پیپلز پارٹی کو اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بانی کی غلطی کو سدھارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دوبارہ قانون سازی کرنی چاہئے۔ جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ جو کوئی کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 25 جون 2010ء صفحہ 11 پر دو تصاویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔ بعنوان "وطن عزیز میں جاہلیت کا عروج" ایک تصویر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے اور ایک تصویر میں لاہور میں جماعت احمدیہ کی مسجد دکھائی گئی ہے جس میں احمدیوں پر جمعہ کے روز حملہ کیا گیا۔

خاکسار کا یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت یکم جولائی 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء کا خلاصہ عربی سیکشن میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ امام مرزا مسرور احمد نے جو عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے امام ہیں خطبہ جمعہ میں سورۃ الفرقان کی آیت 32 وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر نبی کی مخالفت ہوئی یہ مخالفت کرنے والے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ مجرموں میں سے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کی مخالفت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی فرمایا کہ یہ مخالفین مجرموں کا کام ہے۔ دشمنان دین ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ نبی کے پیغام کی مخالفت کریں۔ اس کے کام میں روکیں ڈالیں۔ لیکن یہ مخالفتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ آخر کار انبیاء ہی جیتا کرتے ہیں۔

امام مرزا مسرور احمد نے کہا کہ وہ کون سے ظلم ہیں جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر نہیں کئے گئے۔ لیکن آپؐ صبر فرماتے اور صبر کی تلقین فرماتے۔ اس بارے میں تاریخ میں کئی دردناک واقعات ہیں۔ ایک واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے جو عمار ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کا آتا ہے۔ جن پر بے انتہاء ظلم کیا جاتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب ان پر بے انتہاء ظلم کیا جارہا تھا اور آپ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا:

اے آل یاسر! صبر کرتے رہو۔ اللہ نے تمہارے اس صبر کی وجہ سے تمہارے لئے جنت تیار کر دی ہے۔ پس یہ ہمیشہ مجرموں کا طریقہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب مسیح موعودؑ نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری رہنی تھی۔ آپ کی مخالفت ہوئی آپ کا استہزاء کیا گیا۔ آپ کے ماننے والوں کو تکلیفیں دی گئیں دی جاتی ہیں اور دی جاتی رہیں گی۔ اور اس کو وہ خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے سورۃ الفرقان کی یہ آیت تلاوت کی :وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا(الفرقان:31)

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مہمانوں کی اکثریت خود تو قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا بیٹھی ہے اور جب زمانے کا امام بلاتا ہے کہ آؤ تمہیں قرآن کریم کی تعلیم کے اسرار اور رموز سمجھاؤں تاتم اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں پھیلا سکو تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

فرمایا پس چاہے یہ لوگ مخالفتیں کریں اور جتنا بھی زور لگانا ہے لگا لیں ان کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں جائے گی اور ان کی یہ سب مخالفتیں، ایک دن ان مخالفوں پر ہی لوٹائی جائیں گی۔

فرمایا: پاکستان میں بدنام زمانہ اور ظالمانہ قانون نے احمدیوں پر جو پابندیاں لگائی ہیں اس میں ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا کلمہ نہ پڑھ سکیں۔ اس وجہ سے انتظامیہ وقتاً فوقتاً احمدیوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کے لئے اس قانون کا استعمال کرتی رہتی ہے اور مولویوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ پر اور قرآن کریم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حقیقی مومن ہیں کیونکہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق زمانے کے امام کو بھی مانا ہے۔

پس مسلمان اور مومن کی تعریف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی ہے اس کے مطابق ہم مسلمان ہیں۔ اب ان قتل کرنے والوں کے بارے میں قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ فرماتا ہے:

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا (النساء:94)

اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی، اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ذرا علماء اس بات پر غور کریں کہ اپنی ہی بنائی ہوئی نام نہاد مسلمان کی تعریف کی وجہ سے بھی یہ لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ کسی جرم کے لئے ابھارنے والا اور پلاننگ کرنے والا اسی طرح مجرم ہوتا ہے جس طرح وہ عمل کرنے والا مجرم ہے۔ فرمایا:

بہرحال ہماری طرف سے تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور ہم نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور صبر کرتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ تو شہیدوں کے بارے میں فرماتا ہے وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ (آل عمران:170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے

پس شہیدوں کے لئے تو اخروی نعمتوں کا فیضان جاری ہے لیکن مخالفین کے بارے میں فرماتا ہے وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ (الواقعہ:83) کہ اپنا حصہ رزق تم نے صرف جھٹلانا بنالیا ہے۔

گویا ان کا جھٹلانا ہی یہ ان کا رزق بن گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو جھٹلایا جاتا تھا۔ پس یہ لوگ حقیقی رازق کو بھول چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

سب سے آخر میں اخبار نے مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا ہے نیز انٹرنیٹ اور ہماری الاسلام کی ویب سائٹ کی معلومات بھی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 2 تا 8 جولائی 2010ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ دنیا کے ہر خطہ، ہر ملک، ہر شہر میں کہیں نہ کہیں جلسے اور میٹنگز ہوتی ہیں اور ہر ایک میٹنگ اور جلسے کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ اسلام میں بھی ایسی میٹنگ ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کئے جاتے، آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے محاسن بیان کئے جاتے ہیں تا لوگ ان راہوں پر چل کر اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔ ایسی مجالس کی خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت قدر اور منزلت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ فرشتے دنیا میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جہاں خدا کے نام کی عظمت کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و اسوہ کو اجاگر کرنے کی خاطر میٹنگ ہوتی ہیں ان میں وہ خدا کے فرشے بیٹھ جاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کو اس کے بارے میں جا کر بیان کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے مانگا وہ ان کو دیا جاتا ہے۔ بلکہ فرشتے ایک ایسے انسان کا بھی ذکر کرتے ہیں جو وہاں پر بس یوں ہی آ گیا تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اسے بھی میں نے بخش دیا۔ خاکسار نے اس تمہید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ 1891ء میں بنیاد رکھی اور 75 لوگ شامل ہونے کا ذکر کیا۔ اور پھر امریکہ کے اس سال (2010ء) کے جلسہ کی تاریخوں اور جگہ کا ذکر کیا۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد جو بیان فرمائے ہیں وہ حضور علیہ السلام کے الفاظ میں ان کا ذکر کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں لکھیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

خاکسار نے اس کے بعد لکھا کہ

ربوہ پاکستان میں 1983ء تک یہ جلسہ باقاعدگی کے ساتھ ہوتا آیا ہے اور اس آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد احباب شامل ہوئے۔ لیکن جب ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کیا اور یہ 1984ء کی بات ہے۔ اس سے آج تک جماعت احمدیہ کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ جبکہ ہر سال جماعت کی طرف سے حکومت کو جلسہ کی اجازت کے لئے لکھا جاتا ہے۔ مگر حکومت اس کو درخور اعتناء سمجھا جاتا ہے اور اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اس کے برعکس اسی شہر میں دوسرے لوگوں کو جو ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور ہمارے رسول کو جھوٹ بول بول کر مجروح کرتے ہیں جلسے اور جلوس نکالتے ہیں۔ اور بدزبانی کرتے ہیں انہیں وہاں پر جلسے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ عوامی اور اسلامی حکومت کا ایک طریق ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتی ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ربوہ میں جلسہ کے دنوں میں گھروں میں مہمانوں کے ٹھہرانے کے بارے اور ڈیوٹیوں کے بارے میں بتایا ہے اور جلسہ کے وہی اغراض و مقاصد اب تک ہیں جو بانی جماعت احمدیہ نے بیان کئے ہیں۔ یعنی جب وہ اکٹھے ہوں تو خدا کے نام کی خاطر۔ رسول پاک ﷺ کے نام کو بلند کرنے کی خاطر، اسلام کی تبلیغ کی خاطر، روز اس میں نرم زبان استعمال کر کے پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کی خاطر اور نفرت، حسد اور بغض کو ختم کرتے ہوئے یہی نعرہ بلند کرنے کی خاطر کہ:

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 4 جولائی 2010ء صفحہ B 2 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں شائع کیا جس کا عنوان ہے:

Independence Means Much More Than Just Freedom

آزادی کا مطلب اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا ہے

یادرہے کہ امریکہ اپنا یوم آزادی ہر سال 4 جولائی کو مناتا ہے۔اس موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے یہ مضمون لکھا جو 4 جولائی کی اشاعت ہی میں شائع ہوا۔

خاکسار نے بتایا کہ میں بھی ایک امریکن شہری ہوں باقی امریکن شہریوں کی طرح جنہوں نے دوسرے ممالک سے یہاں آکر اس عظیم ملک کی شہریت حاصل کی ہے۔ اور جو لوگ اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں آ بستے ہیں ان کی معاشی یا دیگر وجوہات ہوتی ہیں اور بعض اپنے ہی ملک کے باسیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے وطن عزیز کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہاں پر انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے سے روکا جاتا ہے اور خصوصاً اس ملک میں جہاں آزادی کے ساتھ وہ اس ملک میں اپنی عبادات اور اپنے مذہبی فرائض کو آزادانہ ادا کر سکتے ہیں۔ بلاخوف و خطر اور بلا امتیاز۔ س لئے یہ آزادی صرف آزادی نہیں بلکہ آزادی سے بڑھ کر نعمت ہے۔ اس ملک کا آئین و قانون باقی دنیا کے لئے اس معاملے میں ایک مثال ہے اور ایک نمونہ ہے۔ میں احمدی مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں اسی طرح میں امریکن ہونے پر بھی فخر کرتا ہوں۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ ایک مسلم کو اپنے ملک کا وفادار ہونا چاہئے یہ اس کے ایمان کا حصہ ہے اور قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کو ظالم نہ ہونا چاہئے اور نہ ہی دہشت گردی کرنی چاہئے اور نہ ہی اسے جارحانہ کارروائی کرنی چاہئے اور نہ ہی زمین میں فساد پھیلانا چاہئے اور نہ ہی کسی کے حقوق کو غصب کرنا چاہئے اور اگر ان پر اس ملک میں ظلم ہو اور وہ اپنی عبادات نہ بجالا سکتے ہوں تو ہجرت کرلیں۔ ’’مسلمان‘‘ کے معنوں میں ہی یہ بات شامل ہے کہ وہ پر امن ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جو وہ کہتے ہیں اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ میں تمہیں اپنی طرف سے امن و سلامتی کی ضمانت دے رہا ہوں۔ لیکن افسوس سے کہتا ہوں کہ میرا اپنا ہی ملک پاکستان جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلاتا ہے نے ان امور کا خیال نہیں رکھا۔ جس کا میں ذکر کر چکا ہوں اور امریکہ ان امور کی حفاظت کرتا ہے بمقابلہ پاکستان کے!

پاکستان کو تو ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا چاہئے۔ انہیں اپنے اپنے عقیدہ وہ مذہب کے مطابق آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ عبادت کریں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو تو ہر ایک کی جان، مال کی حفاظت کرنی چاہئے کہ یہ اسلام کا حکم ہے لیکن پاکستان نے اپنے ہی آئین میں ترمیم کر کے ہمارے ان حقوق کو چھین لیا ہے۔

1973ء کے آئین میں جو پاکستان نے احمدیوں کے خلاف ترمیم کی اس سے ان کے سارے بنیادی حقوق چھین لئے گئے اور اب تک 1984ء میں پھر ان قوانین مں جو ترامیم کی گئیں ان کے ذریعہ تو نہ صرف بنیادی حقوق چھین لئے گئے بلکہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً مسلمان ظاہر کرتا ہے وہ قید میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اس طرح اس وقت بھی سینکڑوں احمدی قید میں ہیں اور یہ قانونی طور پر احمدیوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یعنی حکومتی سطح پر احمدیوں پر ظلم روا رکھا جارہا ہے۔ 28 مئی 2010ء کو لاہور میں ہماری 2 احمدیہ مساجد پر حملہ کر کے جمعہ پڑھنے کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا اور 86 لوگ موقعہ پر ہی مارے گئے۔ یہ سب کچھ ان قوانین کا نتیجہ ہے جو حکومت نے احمدیوں کے خلاف بنایا ہے۔ بعض جگہوں پر تو اس ظلم میں باقاعدہ پولیس بھی شامل ہوتی ہے۔ خواہ ملاں ہو یا حکومت سب اس بات پر اس وقت متفق ہیں کہ احمدی مسلمان کو مارا جاسکتا ہے اور تختہ ظلم پر لٹکایا جاسکتا ہے۔

اس لئے امریکہ کو چاہئے کہ وہ یوم آزادی کے موقعہ پر یہ بھی دیکھے کہ کن ممالک سے اس کے تعلقات ہیں اور وہ ممالک اپنے شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے تو محروم نہیں کر رہے اور خصوصاً پاکستان تو اس پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے تاکہ کہیں بھی کسی کے بنیادی حقوق کی پامالی نہ ہو۔

ڈیلی بلٹن کی 4 جولائی کی اشاعت میں ہی ایک نوجوان رضوان جٹالہ کا خط بھی شائع ہوا ہے۔ We are one people۔ ''ہم سب ایک ہیں'' انہوں نے بھی اپنے مضمون میں یہ لکھا ہے کہ میں اس ملک کا مسلمان شہری ہوں اور مجھے اس ملک میں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے جس کی وجہ

سے میں اللہ کا شکر گزار ہوں۔ اس ملک میں مختلف قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں لیکن سب ایک ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 8 جولائی 2010ء میں صفحہ 21 پر خاکسار کا انگریزی کا مضمون ”میرے نزدیک یوم آزادی کا مطلب“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

یہ مضمون بعینہٖ وہی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ہر اخبار مضمون کا عنوان اپنی سوچ اور اپنے مطلب کے مطابق لگاتا ہے۔ عنوان مختلف ہے لیکن نفس مضمون وہی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9 جولائی 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں 2 لوگوں کے بیانات شائع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان میں اقلیتوں کے بارے میں خصوصاً جماعت احمدیہ کے بارے میں بیان کیا ہے اور مضمون کا عنوان بھی ہر دو مضامین سے اخذ کر کے اخبار نے یہ لکھے ہیں!

فیصلہ خود کیجئے۔ ”یہ پاگل پن کب ختم ہوگا؟ شیریں رحمان“

”پاکستان میں مذہبی توہین سے متعلق قوانین میں اصلاح کی ضرورت......ہمایوسف“

روزنامہ جنگ 5 جولائی 2010ء شیریں رحمان کا ایک مضمون اس عنوان سے شائع ہوا ہے کہ ”یہ پاگل پن کب ختم ہوگا؟“ وہ لکھتی ہیں:

”ریاستی تشخیص اور مذہب کے مابین گہرا تعلق ہمیشہ سے ہی ایک خطرناک معاملہ رہا ہے۔ جب مذہبی تشخص کی بنیاد پر شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک اور ان کا قتل کیا جانے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم وحشیانہ طرز عمل سے کچھ زیادہ دور نہیں ہیں۔ یہ رویہ ہمارے اندر پختہ ہو چکا ہے اس مرحلے پر صرف عوام کا احتجاج اور حکومت کا سخت رد عمل ہی ہمیں تہذیب یافتہ اطوار کے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے۔ لاہور میں احمدیوں کا قتل پہلا واقعہ نہیں ہے جس نے پاکستان کے قومی تشخص کی پالیسی کے اندر موجود خامیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس سے قبل گوجرہ میں 2009ء میں عیسائیوں پر حملے کے دوران پولیس نے حملہ آوروں کو ہی تحفظ فراہم کیا تھا۔ 28 مئی کو ہونے والے حملے کے خلاف یقیناً

کئی آوازیں اٹھی ہیں۔ مذہبی جماعتوں نے اقلیتوں کو دوسرے درجہ کا شہری قرار دے رکھا ہے۔ گیارہ مذہبی جماعتوں نے احمدیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے پر حکومت پنجاب کی مذمت بھی کی ہے۔

اگرچہ پارلیمنٹ نے اس واقعے کو ناپسندیدہ فعل قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے تاہم پنجاب کی غیر مذہبی جماعتوں کے تذبذب نے مساوات کے ان بلند و بانگ دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ایک سرکاری اہل کار نے TV کی براہ راست نشریات میں یہاں تک کہہ دیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف نفرت کو ہوا دینے والے بینرز ہٹا نہیں سکتے۔ اقلیتوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے والوں کو سزا دینے میں حکومت کی نااہلی بھی کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ اس بات کو مزید تقویت دیتا ہے کہ گوجرہ میں عیسائیوں کے قاتلوں کی طرح احمدیوں کا قاتل بھی کیفر کردار کو نہیں پہنچ سکیں گے۔"

شیریں رحمان صاحبہ مزید لکھتی ہیں:

"اگر ہمارا یہی طرز عمل رہا تو یہ غیر محتاط رویہ ہمیں مزید تاریکی کی طرف دھکیلے گا۔اس صورت حال میں آزادی کے ساتھ عبادت کرنا کیسے ممکن ہے، جہاں عوام کے ایک حلقے کو اپنی الگ شناخت پر مجبور کیا جائے یہ ایسا ہی ہے جیسے نازی جرمنی میں یہودیوں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنا قومی نشان (Star of David) ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں۔پاکستانی پاسپورٹ کے حصول کے لئے جس سے ملک کی شہریت کا تعین ہوتا ہے، یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہر پاکستانی اس بات کی تصدیق کرے کہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتا ہے۔

اب صورت حال یہ ہے اور احمدیوں کے خلاف شدید منفی پروپیگنڈا نوجوانوں میں سرایت کر چکا ہے۔ غلط کام کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کے اس ماحول میں تشدد ایک متعین سمت میں بڑھ رہا ہے۔

ایک حدیث بھی اس سلسلہ میں انہوں نے نقل کی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: آگاہ ہو! اگر کسی نے بھی اقلیت کے کسی فرد کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک روا رکھا یا اس کے حقوق کو غصب کیا یا اس پر تشدد کیا یا انہیں کسی چیز سے زبردستی محروم کرنے کی کوشش کی تو میں روز آخرت اقلیت کے حق میں اس مسلمان کے خلاف لڑوں گا۔“

(ابوداؤد)

اسی طرح القمر آن لائن کی 3 جولائی 2010ء کی اشاعت میں ہمایوسف کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں:

”احمدی کمیونٹی کے خلاف تشدد کے حالیہ واقعہ میں لاہور میں ان کی عبادت گاہ پر حملہ ہوا جس میں 80 افراد ہلاک ہوگئے۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ رجحان کوئی نیا نہیں ہے گزشتہ چند عشروں کے دوران پاکستان میں مذہبی اقلیتوں خصوصاً احمدی، عیسائی، شیعہ اور ہندو کمیونٹیز کے ساتھ بدسلوکی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے حقوق اکثر اس بہانے سے غصب کئے جاتے ہیں کہ چونکہ وہ غیر مسلم ہیں اس لئے دوسرے درجہ کے شہری ہیں، پاکستان کے آئین کے مطابق ملک کی حکومت اور آئین میں کسی بھی طرح کی ترمیم کا اسلامی اصطلاحات سے مطابقت رکھنا لازم ہے۔“

وہ مزید لکھتی ہیں: ”1974ء میں سابق صدر ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی سیاسی جماعتوں کے دباؤ پر آئین میں ترمیم کی جس کے تحت احمدیوں کو مذہب کے معاملے میں نظریاتی اختلافات رکھنے کی بنیاد پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ مثال کے طور پر احمدی کمیونٹی کے افراد 19 ویں صدی میں احمدی فرقے کی بنیاد رکھنے والے مرزا غلام احمد کو پیغمبر مانتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آئین میں ترمیم کے اس اقدام نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو عقیدے اور اظہار کی آزادی سے محروم کر دیا۔......

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ یہ قوانین جنہیں عام طور پر توہین رسالت کے قوانین کے نام سے جانا جاتا ہے گزشتہ کئی برسوں کے دوران مذہبی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی برتاؤ کا موجب بنے ہیں۔ انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے گروہ مسلسل یہ بتاتے چلے آرہے ہیں کہ کس طرح

پاکستان کی سنّی اکثریت کے بعض ارکان مذہبی توہین کی روک تھام کے قوانین کو سنسر شپ کا جواز فراہم کرنے، ذاتی جھگڑے چکانے حتیٰ کہ اراضی پر قبضہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جن میں کسی رقیبے کے غیر مسلم ہونے پر مذہبی توہین کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔"

وہ مزید لکھتی ہیں کہ 1974ء میں تقسیم ہند کے فوری بعد پاکستان کے بانی محمد علی جناح نے ایک سیکولر پاکستان کا تصور پیش کیا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو رہے گا نہ مسلمان مسلمان۔ مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ عقیدہ ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے بلکہ ریاست کے ہر شہری کے طور پر سیاسی اعتبار سے۔

انہوں نے مزید لکھا کہ 1953ء میں جو جسٹس ایم آر کیانی کے تاریخی رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں مذہب کو ریاستی امور اور قانون میں شامل کرنے کے خلاف خبردار کیا گیا تھا۔ اس نصیحت پر کان نہ دھرنے کا نتیجہ اب ہمارے سامنے ہے اور اقلیت مخالف جذبات بہت گہرے اور وسیع ہو گئے ہیں اور انہیں ریاست کی آشیرباد حاصل ہے۔"

"مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے صحیح معنوں میں تحفظ کرنے کی سمت میں پیش رفت کے لئے لازم ہے کہ پاکستان کی حکومت پہلے قدم کے طور پر مذہبی توہین ختم کرے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 مئی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط46

بعد ازاں پاکستانی معاشرے میں شدت اختیار کرتی ہوئی عدم رواداری کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے نصاب تعلم پر مکمل نظر ثانی کرے۔ ضیاء الحق کے دور میں اقلیتی عقائد کے خلاف غلط تصورات پیدا کرنے اور منافرت کی ثقافت کو ہوا دینے کے لئے انسانی حقوق کا حلیہ بگاڑ دیا گیا تھا۔“

خاکسار نے ہر دو رائٹرز کے مضامین سے کچھ اقتباسات لکھے اور پھر بتایا کہ جو باتیں انہوں نے لکھی ہیں ان میں صداقت موجود ہے اور انہی میں مسائل کا حل بھی موجود ہے۔ لیکن یہ مسائل تبھی حل ہوں گے جب حکومت ان پر کان دھرے گی۔ دونوں خواتین نے جن اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں جو بات بہت اہم ہے وہ اقلیتوں کے خلاف آئینی اور قانونی جواز ہے۔ اس نے مذہبی تنظیموں کے ہاتھ میں اور انتہاء پسندوں کے ہاتھ میں ایسا قانون تھما دیا ہے کہ جس سے وہ جب چاہیں اور جس کو چاہیں اور جس کے گلے پر چاہیں تلوار رکھ کر چلا سکتے ہیں۔

خاص طور پر جماعت احمدیہ کے ساتھ تو یہ واقعات شروع ہی سے چلے آرہے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ مہدویت کے ساتھ ہی 200 علماء نے آپ پر یہ کفر کا فتویٰ جاری کیا یہ تو کوئی نئی بات نہیں تھی۔ لیکن 1974ء میں نئی بات ضرور ہوئی اور وہ یہ کہ جس طرح دارالندوہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور ساتھیوں کو عبادت سے روکا گیا، نماز سے روکا گیا، حج سے روکا گیا، صلح حدیبیہ کے موقع پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھنے سے روکا گیا، بعینہٖ یہی سلوک آج جماعت احمدیہ کے ساتھ ہورہا ہے۔ کیونکہ پاکستانی حکومت نے یہ قدغن لگائی اور آئینی اور قانونی طور پر انہیں مسلمان کہلانے سے منع کیا جارہا ہے۔

ہم قائد اعظم کے نظریات سے بہت دور رہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے تمام قوانین ختم کریں جن سے عوام میں امتیاز پیدا ہوتا ہے، ہر شخص کو بلا امتیاز پاکستانی شہری کے آزادی ہونی چاہئے اور وہ آزادی کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار اور اس پر عمل کر سکتا ہو۔ خاکسار نے اس مضمون کے آخر پر یہ بھی افسوسناک بات لکھی کہ ”گزشتہ دنوں ہم نے ایک ای میل پر ایسا بینر دیکھا جو خاص طور پر پاکستان کی گلیوں کوچوں میں دیواروں پر چسپاں تھا اور جس میں احمدیوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکائی گئی تھی کہ ”مرزائی واجب القتل ہیں“۔

یہ ختم نبوت والوں کی طرف سے تھا اور نیچے محکمہ او قاف لکھا ہوا تھا۔ گویا خود حکومتی ادارے ایسے لوگوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

میری دیانتدارانہ رائے ہے کہ جس سمت میں آج پاکستان جارہا ہے کسی شہر میں بھی امن نہیں اس کا سب سے بڑا سبب یہی قانون ہے۔ ملاازم، ضرورت سے زیادہ سر پر چڑھ گیا ہے۔ جس دن مُلّا آپ کی گردن سے نیچے اتر آیا ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔ امن کا صرف اور صرف یہی ایک واحد راستہ ہے کہ ریاستی قوانین میں کوئی امتیازی سلوک نہ ہو ہر پاکستانی کو برابر کا شہری سمجھا جائے۔

مذہب کا معاملہ خدا کے ساتھ ”فیصلہ خود کیجئے“

ہفت روزہ نیویارک پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 تا 21 جولائی 2010ء میں خاکسار کا وہی مضمون بعنوان ”فیصلہ خود کیجئے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ہفت روزوہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 9 تا 15 جولائی 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ”فیصلہ خود کیجئے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون ہی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 15 جولائی 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں ایڈیٹر نے ایک اور مسجد کی تصویر بھی شائع کی۔

مضمون جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پر ہے اور یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔ نفس مضمون بھی وہی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 جولائی 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے ''سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰی ''رکھا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ الامام مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمگیر امام نے خطبہ جمعہ میں سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰی والی آیات کی تلاوت فرمائی اور مسلمانوں کو یہ تلقین کی کہ وہ رسول کریم ﷺ کی اتباع کریں اور اللہ تعالیٰ کے نام کو تمام دنیا میں بلند کریں اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی طرف توجہ دلائیں نیز خدا تعالیٰ کی تحمید و تقدیس بیان کریں۔ اس ضمن میں آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت بھی تلاوت فرمائی۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:22)

آپؐ کے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپ نماز تہجد بہت لمبی ادا فرماتے تھے۔ آپ سجدات اتنے لمبے فرماتے کہ صحابہؓ بعض اوقات اس سے خوف زدہ ہو جاتے تھے۔ امام مرزا مسرور احمد نے مزید بتایا کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے اور نعماء پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ آپ روکھی روٹی بھی کھاتے۔ اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور آپ عبد شکور تھے۔ آپ اپنی ازواج مطہرات اور اہل و عیال کو عبادات، حمد باری تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے قدوس ہونے کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے۔

فتح مکہ کے موقع پر جہاں آپ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے وہاں ہی آپ کی ایک اور صفت عجز وانکسار بھی پوری طرح واضح ہو رہی تھی۔ آپ کا سر مبارک اور جبین مبارک عاجزی کے ساتھ کجاوے کے ساتھ لگ رہی تھی۔

اس لئے ہم پر واجب ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کا شکر اسی رنگ میں کریں اور عاجزی وانکساری اپنائیں۔

امام مرزا مسرور احمد نے قرآن کریم کی یہ آیات بھی پڑھیں یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا ۝ (الاحزاب:46-47) آپ نے یہ آیت بھی پڑھی یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ... (المائدہ:68) یہ آیات بیان کرنے سے آپ نے تبلیغ کی اہمیت بھی واضح فرمائی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 16 جولائی تا 22 جولائی 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''یہ ظلم کب تک چلے گا؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا:

28 مئی کو لاہور پاکستان میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر جو حملہ ہوا اور اس میں دہشت گردوں نے بموں، گرنیڈوں، رائفلوں اور دیگر ہتھیاروں سے حملے کر کے نہتے نمازیوں اور عبادت کرنے والوں پر جو قیامت ڈھائی اس کا ذکر اکثر اخباروں میں پڑھنے کو ملتا ہے اور اخبارات پاکستان کے آئین اور اس میں ترمیم کو ان ظلموں کی وجہ بیان کر رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ ظلم اور امتیازی ظلم احمدیوں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ پاکستان کے آئین اور قانونی ترمیم کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے کیونکہ اس قانون کی وجہ سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایسا سرٹیفکیٹ اور لائسنس آگیا ہے کہ وہ جب چاہے جس وقت چاہے صرف ایک جھوٹ بول کر کسی بھی احمدی کو جیل بھیج سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ یہ اپنے عقائد کی تبلیغ کر رہا تھا۔ یا اس نے مجھے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہا ہے یا یہ کہ یہ کلمہ پڑھتے سنا گیا ہے یا اپنے ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے تھا، کوئی بھی ایسی بات کر کے وہ کسی بھی احمدی کو

کسی بھی وقت پولیس اور حوالات کے سپرد کر سکتا ہے اور اس وقت کئی درجن احمدی حوالات میں ہیں۔

کیا یہ حب رسول ہے کہ جھوٹ بول کر احمدیوں پر یہ ظلم روا رکھا جارہا ہے۔ یہ مذہب کے نام پر ظلم، یہ رسول کے نام پر ظلم اور احمدیوں کو محض اسی بناء پر قتل کیا جارہا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ حکومت کا فرض ہے کہ ہر ایک کے ساتھ مساویانہ اور انصاف کا سلوک اور برتاؤ رکھے۔ اگر حکومت ہی امتیازی سلوک کرنے لگے جائے تو پھر اور کون ہو گا جو انصاف کرے گا؟

بی بی سی نے لکھا کہ پاکستان کفر سازی کی فیکٹری ہے یہاں مسلمان بنانا تو بہت مشکل ہے البتہ مسلمانوں کو کافر بنانا بڑا آسان ہے۔

مذہبی کتب کا مطالعہ کرنے سے بڑا آسانی سے یہ بات سمجھ آسکتی ہے کہ ہر ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ پر گند اچھالا ہوا ہے اور اسے کافر بنایا ہوا ہے۔

خاکسار نے بتایا کہ 28 مئی کو جب لاہور کی دو احمدی مساجد پر حملہ ہوا اس وقت احمدی کیا کر رہے تھے۔

1۔ ایک مسجد میں مربی محمود صاحب (شہید) خطبہ دے رہے تھے۔ جب حملہ ہوا تو وہ سب احباب کو صبر کی اور دعاؤں کی تحریک کر رہے تھے اور بار بار درود شریف پڑھنے کی تلقین کر رہے تھے اور احباب نے وہ مشکل وقت دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزارا۔

2۔ اسی طرح ایک لڑکے نے بتایا کہ میرے 19 سالہ بھائی کو 4-5 گولیاں لگیں وہ گھنٹوں اپنی جگہ پڑا رہا اور دعائیں کرتا رہا۔

3۔ ایک بزرگ نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر نوجوان اور بچوں کو بچا لیا۔ وہ حملہ آوروں کی طرف دوڑے اور ساری گولیاں اپنے سینہ پر لے لیں۔

4۔ ایک اور دل ہلا دینے والی داستان ایک نوجوان نے سنائی کہ وہ ربوہ سے لاہور گیا تھا اور ایک اور نوجوان کے ساتھ مل کر لاشیں اٹھا رہا تھا سب سے آخر میں میرے ساتھ مل کر اس نے ایک لاش

اٹھائی اور ایمبولینس تک پہنچائی اور اس کے بعد کہنے لگا کہ یہ میرے والد صاحب اور پھر یہ نہیں کہ وہ ایمبولینس کے ساتھ چلا گیا ہو بلکہ مسجد میں جس ڈیوٹی پر تھا وہ ادا کی۔

اس مضمون میں خاکسار نے پروفیسر اسرار بخاری کے ایک کالم ”نیرنگ خیال“ جو انہوں نے روزنامہ نوائے وقت 30 مئی 2010ء میں لکھا، بیان کیا:

”اسلام نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے تاریخ اسلام میں ایسا ایک بھی واقعہ موجود نہیں کہ غیر مسلم کہیں اکٹھے ہوئے ہوں اور مسلمانوں نے اچانک ان پر دھاوا بول دیا ہو یا ان کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچایا ہو۔ اگر کسی نے قادیانیت کو اسلام میں تبدیل کرنا ہو تو اس کے لئے تبلیغ، استدلال علم اور اخلاقیات کے دروازے کھلے ہیں۔“

خاکسار نے یہ حوالہ لکھ کر بتایا کہ اس خیال کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں اور یہی بات میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ اسلام کہیں بھی جبر واکراہ کی تعلیم نہیں دیتا۔ نہ ہی ایمان میں اختلاف کی بنیاد پر کسی پر حملے کی اجازت دیتا ہے۔ پھر یہ بھی تو بتایا کہ جائے کہ کیا کسی احمدی نے کبھی کسی کو عقیدے کے اختلاف کی بنیاد پر پتھر مارا ہے؟

احمدیہ جماعت امن سے رہنے والی جماعت ہے اور اسلام کے حقیقی معنوں کے لحاظ سے اپنی زندگی بسر کرنے والی جماعت ہے۔

رسول پاک ﷺ نے مسلمان کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔

کسی نے اس موقعہ پر خوب کہا تھا کہ غیر مسلم تو نماز جمعہ پڑھ رہے تھے اور مسلمان ان کو تہِ تیغ کر رہے تھے۔

خاکسار نے مضمون کے آخر میں حکومت پاکستان کے احمدیوں کے خلاف امتیازی رویہ اور پاکستانی آئین کے بارے میں توجہ دلائی اور ریاست کو مذہب سے الگ رکھنے کا بتایا اور بتایا کہ قائد اعظم محمد علی جناح کا پاکستان ایسا نہیں جیسا اب بنا دیا گیا ہے۔ اور ایک حدیث نقل کی ہے جس میں آنحضرت

ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام پر ایسا وقت آئے گا کہ بس نام کا رہ جائے گا۔ قرآن صرف کتابی صورت میں ہو گا مساجد میں ہدایت نہ ہو گی اور مولوی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث اپنی صداقت خود بیان کر رہی ہے اگر نہیں تو انٹرنیٹ پر مولوی کا لفظ گوگل پر جا کر دیکھ لیں۔ آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

ہفت روزہ دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 23 جولائی 2010ء صفحہ اول پر ہماری یہ خبر شائع کی "جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ملک بھر سے ہزاروں کی شرکت" "جس ملک میں رہتے ہیں اس سے محبت کرنا اسلام کے امن کے پیغام کو پوری دنیا تک پہنچانا ہمارا مقصد ہے"

جلسہ سالانہ میں مقررین کا اظہار خیال

شینٹلی ورجینیا زاہد حسین رپورٹ لکھتے ہیں جماعت احمدیہ امریکہ کے زیر اہتمام ہونے والے جلسہ سالانہ میں امریکہ بھر سے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ سالانہ میں دنیا کے دیگر ممالک بشمول لندن، کینیڈا، گوئٹے مالا کے علاوہ امریکی حکومتی اہل کاروں اور مقامی کانگریس کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ یہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 62واں جلسہ ہے جبکہ دنیا میں جہاں جہاں احمدی ہیں ہر ملک میں وہ اپنے سالانہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ اس جلسہ کا مرکزی خیال Muslims for Peace تھا۔ جلسہ سالانہ نہایت منظم اور کامیاب پروگرام تھا جس کے انتظامات کا سہرا صدر جلسہ گاہ شاہد ملک، امیر جلسہ سالانہ وسیم حیدر اور امیر خدمت خلق ڈاکٹر فہیم یونس قریشی کے سر پر بندھتا ہے۔(امیر سے ان کی مراد افسر جلسہ گاہ، افسر جلسہ سالانہ اور افسر خدمت خلق ہے) تین دن مفت لنگر تقسیم کیا گیا لنگر کا انتظام ڈاکٹر صلاح الدین Immunologist (امیونالوجسٹ) کرتے ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ایک ڈاکٹر (پی ایچ ڈی) جبکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک باورچی کی وردی میں موجود ہوتے ہیں۔

ایک انٹرویو میں ''دنیا انٹر نیشنل'' کو دیتے ہوئے نسیم مہدی نے بتایا کہ جماعت کے پیروکار مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں اور وہ امتی نبی ہیں اور جماعت کے پیروکار آپ کو آنحضرت ﷺ کا امتی نبی ہی مانتے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ یادرہے کہ مسلمان علماء کی ایک بڑی تعداد جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور پاکستان میں قانونی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔

اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے اسی خبر میں مزید ایک شہ سرخی لگا کر لکھا کہ کیلی فورنیا سے امام شمشاد محبت کا پیغام لائے۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ قرآن، حدیث، فقہ اور علم الکلام کی خوبیوں سے مالا مال جماعت احمدیہ کیلی فورنیا میں مربی امام شمشاد ناصر اسلام کے بھائی چارے کے پیغام کو عام کرنے کے لئے اس جلسہ میں شرکت کے لئے موجود تھے۔ امام شمشاد نے انٹر نیشنل دنیا سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک بھائی چارے کا مذہب ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اور جماعت احمدیہ پوری دنیا کو امن کا پیغام دینے کے لئے واشنگٹن میں مصروف عمل ہے۔

امام شمشاد جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہیں اور آج کل کیلی فورنیا میں مسجد بیت الحمید کے امام ہیں۔

''انٹر نیشنل دنیا'' کی اشاعت 23 جولائی 2010ء سیکشن B کے صفحہ اول پر ہمارے جلسہ کی ایک اور خبر اس طرح شائع کی۔ جس کے اوپر سامعین جلسہ کی تصویر بھی ہے ''میڈیکل ڈاکٹر کا باورچی خانے تک کا سفر'' اس خبر میں اخبار نے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کا انٹرویو شائع کیا ہے کہ ڈاکٹر ہیں اور جلسہ کے موقع پر یہ باورچی کی صورت میں نظر آتے ہیں اور 5 سے 10 ہزار تک کے لوگوں کا کھانا پکاتے ہیں اس مقناطیسی شخصیت کھانا پکانے کی تربیت پاکستان سے حاصل کی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں بتایا کہ انہوں نے پاکستان کے نامور باورچیوں مثلاً محمد رفیع، محمد دین سے خصوصیت

سے تربیت حاصل کی۔ نیز پی آئی اے کراچی اور ایئر انڈیا کے کچن نئی دہلی کا دورہ بھی کیا۔ انہوں نے کھانا پکانے کے بارے میں اخبار کو مزید معلومات بھی دیں۔ وہ ڈاکٹر کم لیکن غذائیت کے ماہر زیادہ لگتے ہیں۔

"انٹر نیشنل دنیا" نے اپنی اشاعت 23 جولائی 2010ء صفحہ 7 پر اپنے اداریہ میں خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے "قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا"۔

اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ:

"1974ء میں قومی اسمبلی آف پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور کہا کہ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ کے بعد ہر شکل میں کوئی نبی، پیغمبر، مصلح، ریفارمر ماننے والوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ احمدی اس لئے غیر مسلم بنے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ آیئے اس تناظر میں کچھ باتیں پیش کرتے ہیں۔

اس قانون کی رو سے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر، نبی مصلح، ریفارمر نہیں آسکتا تو پھر اب مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق نہ ہی حضرت عیسیٰ آسکتے ہیں اور نہ ہی امام مہدی آسکتے ہیں۔ اگر آئیں تو کس حیثیت سے آئیں گے؟

اس قانون کی رو سے وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ کی آمد کے قائل ہیں غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت امام مہدی کے بارے میں عقیدہ رکھنے والے بھی غیر مسلم۔

اگر حضرت عیسیٰ بالفرض کہیں اور آجائیں تو اس قانون کی رو سے وہ پاکستان میں نہیں آسکتے۔ نہ ہی سعودی عرب جاسکیں گے۔ اس کی وجوہات بھی درج ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ قادیانیوں کو جو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے وہ مذہب کی رو سے، قرآن و حدیث کی رو سے غیر مسلم قرار نہیں دیا۔ قومی اسمبلی تو ایک سیاسی اسمبلی ہے، سب لوگ سیاستدان تھے۔ سیاسی حضرات کا علم قرآن و حدیث آپ سب کو معلوم ہے کہ کتنا پختہ ہوتا ہے اور وہ خود کس قدر

قرآن وسنت و حدیث پر عامل تھے۔ جنہیں اس بات کا اختیار تھا کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کریں۔

دوسرے اس اسمبلی کی شرعی حیثیت کیا تھی؟ کیا کسی اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرے۔

تیسرے اب اس قانون کی رو سے حضرت عیسیٰ پاکستان میں توکم از کم نہیں آسکتے نہ وہ پاکستان کے علماء کو یا مسلمانوں کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔

چوتھے اگر وہ تبلیغ کریں گے تو 1984ء کے آئین کے تحت انہیں سزا ملے گی۔

آپ اسے مذاق نہ سمجھیں یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے آئین کی رو سے سب کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ اس آئین کی رو سے صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ سب مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور امام مہدی آئیں گے۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں لکھا ہے کہ قرآن نے انہیں بنی اسرائیل کا رسول کہا ہے۔ وہ کیسے مسلمانوں کی طرف آئیں گے اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور جب انہیں سولی یعنی صلیب پر لٹکایا گیا خدا نے ان کی دعائیں سنیں اور وہ بے ہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے تھے۔ پھر ہجرت کر کے کشمیر کی طرف گئے اور وہاں انہوں نے طبعی وفات پائی۔ اب جس نے آنا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ہی آئے گا اور امتی بنے گا۔

ان سب باتوں کے بعد خاکسار نے لکھا کہ حیرت ہے کہ جو کام آپ کریں (یعنی جو عقیدہ آپ رکھیں) وہ ٹھیک ہے اور جو کام (یعنی عقیدہ) ہم کریں وہ غلط ہے۔ عجیب پیمانہ ہے۔ ہاں آپ کو یہ تو اختیار ہے کہ آپ یہ کہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ میں سچے نہیں لیکن یہ بات کسی رنگ میں بھی درست نہیں کہ آپ یہ کہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی رنگ میں بھی کوئی نہیں آسکتا۔

پس آنے والا آچکا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ شعر لکھا:

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفوں ہو زمین میں شاہ جہاں ہمارا

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 26 جولائی 2010ء صفحہ 5 پر ہماری یہ خبر شائع کی ہے۔

چینو کی مسجد میں پانچواں بلڈ ڈرائیو

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی مسجد بیت الحمید میں خون کے عطیہ دینے کے لئے تحریک کی اور لائیو سٹریم کے ذریعہ اس کا انتظام کیا گیا۔ اخبار نے لکھا کہ تھوڑا خون کا عطیہ اگر کسی کی جان بچالے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 23 جولائی 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”یہ ظلم کب تک چلے گا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون تفصیل کے ساتھ پہلے دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔ اس کی تفصیل اور نفس مضمون ایک ہی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 30 جولائی 2010ء صفحہ 7 پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر 3 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کی شہ سرخی اس طرح ہے ”جماعت احمدیہ کا 62واں سالانہ جلسہ ختم ہو گیا۔“

تصاویر میں دو تصاویر سامعین کی ہیں۔ تین تصاویر مقررین کی۔ مکرم اظہر حنیف صاحب، مکرم نسیم مہدی صاحب اور خاکسار سید شمشاد ناصر تقاریر کرتے ہوئے۔

اخبار نے لکھا ”چھ ہزار سے زائد افراد کی شرکت امام شمشاد کی طرف پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی شکایت۔“

اس خبر کی تفصیل بھی وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد نے کہا کہ جنرل ضیاء کے بنائے گئے قوانین کے تحت جماعت کے افراد اللہ کا نام نہیں لے سکتے، ایک دوسرے کو السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، اذان دینے،

کسی کے سامنے نماز پڑھنے، مسجد کو مسجد کہنے، قرآن مجید پڑھنے اور سنانے پر بھی سزا دی جاسکتی ہے اور دی گئی ہے۔ جلسے کے دوران تہجد اور قرآن کریم کا درس بھی ہوا جو مولانا انعام الحق کوثر اور مولانا ارشاد ملہی نے دیا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 30 جولائی تا 5 اگست میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”گندم بو کر انار کا پھل حاصل کریں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے مضمون کے شروع میں لکھا کہ آپ کہیں گے کہ یہ کیا مضحکہ خیز عنوان ہے۔ آپ کی بات بالکل درست ہے۔ لیکن جب پاکستان کی ساری عوام، سیاستدان، مذہبی لیڈر اور ہر خاص و عام یہی سوچ رکھتی ہے کہ ہم جو بوئیں گے وہ کاٹیں گے نہیں بلکہ ناقص اور نقصان دہ چیز بوئیں گے اور بہترین چیز حاصل کریں گے۔ تو اس کا کیا علاج ہے؟

اس وقت (2010ء کی بات ہے) جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ کہ پاکستان دن بدن ابتری کی طرف جا رہا ہے۔ سیاسی لحاظ سے، پھر لوگوں کی ڈگریاں بھی جعلی اور پھر یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہے۔ پتہ نہیں کس کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے؟

پاکستان قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہے۔ سیلاب، بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ، تجارتی نقصانات، رشوت، بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ اور پھر سب سے بڑھ کر انسانی خون کی یہاں کچھ قیمت نہیں ہے۔ شاید ہٹلر کی روح بھی خوش ہو کہ جو ظلم اس نے روا رکھا تھا اب ہماری قوم خود کش حملوں سے وہ سب کچھ روا رکھ رہی ہے اور یہ سب کچھ عیسائی نہیں کر رہے بلکہ مسلمان کر رہے ہیں۔ اس وقت ملک میں ہم فصل تو منافرت کی، حسد کی، بے ایمانی کی، غارتگری کی، تباہی کی، ایک دوسرے کو مارنے کی، قتل کرنے کی، ڈاکہ ڈالنے کی، گالیاں دینے کی، بداخلاقی کی بو رہے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اس کے بدلے جنت میں ہمیں 72 حوریں ملیں گی، باغات ملیں گے دودھ اور شہد کی نہریں ملیں گی۔ یہ جنت الحمقاء تو ہو سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں!

خاکسار نے لکھا کہ ملک کو دیکھیں کہاں سے کہاں چلا گیا اور ان قوموں کی طرف بھی نظر دوڑائیں جنہوں نے پاکستان کے ساتھ ہی آزادی حاصل کی تھی وہ کس قدر ترقی کر چکے ہیں ہر لحاظ سے۔

اک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
اک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

بقول آپ کے کافر لوگ کہاں سے کہاں چلے گئے اور مسلمان لوگ قعر مذلت میں؟؟

پھر مذہبی استحکام کی طرف آئیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ سب فرقے متحد ہوں۔ لیکن سب فرقے ایک بات پر ضرور متحد ہیں کہ "احمدی لوگ کافر ہیں" خاکسار 1974ء میں پاکستان میں تھا خاکسار نے اس وقت کی اخباریں پڑھی ہیں۔ جن میں یہ شہ سرخیاں تھیں کہ ایک بار تم (بھٹو صاحب) احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دو ہم ساری عمر تمہاری غلامی کریں گے۔ تم تاحیات ملک کے صدر اور وزیراعظم رہنا" اگر میری بات کا یقین نہ آئے تو خود اس وقت کے اخبارات پڑھ کر دیکھ لیں۔ یہ تو تاریخ کا حصہ ہے۔

پھر جب بھٹو صاحب نے 90 سالہ مسئلہ حل کر دیا تو پھر تو ایسے لوگوں پر خدا کی رحمت ہونی چاہئے تھی۔ لیکن حالات کیا ہیں۔ جن کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔

پس سیاسی لیڈروں نے، مذہبی لیڈروں نے، عوام نے کیا بویا تھا؟ اور اب وہ کون سی فصل کاٹ رہے ہیں۔ خدا کی خوشنودی کی یا خدا کی ناراضگی کی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جب یہ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں تو ہمیں یہ کفر پیارا ہے۔ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔

1۔ ہم خدا کی نگاہ میں مسلمان ہیں۔ ہم نے کسی دوسرے سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں لینا اور جیسا کہ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ میں اللہ تعالیٰ کے عشق کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

2۔ دوسری وجہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہود 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ ان میں صرف ایک فرقہ ناجی ہو گا باقی سب ناری ہوں گے۔(ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ''ناجی'' صرف ایک فرقہ کو قرار دیا ہے۔ 72 کو نہیں۔ (72 تو ایک طرف ہیں اور یہ ناجی فرقہ ایک طرف)

خاکسار نے لکھا کہ 1974ء کے فیصلے میں سب نے مل کر اس ایک گروہ کی نشاندہی کر دی ہے۔

دوسرے وہ حالات جو ہمارے پیارے رسول ﷺ پر گزرے ہیں وہ سب جماعت احمدیہ پر گزر رہے ہیں۔ ہر وہ تکلیف جو جماعت احمدیہ کو دی جا رہی ہے صحابہ رسول اللہ ﷺ کو دی گئی۔

مثلاً آپ ﷺ کو عبادت کرنے سے روکا گیا۔ آپ کا نام محمد (ﷺ) تھا آپ کو مذمم کہا جانے لگا۔ مسلمان کی بجائے صابی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور اسلامی اصطلاحات سے منع کیا گیا (صلح حدیبیہ) حج اور عمرہ بند کیا گیا۔ آپؐ کو اور صحابہؓ کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا (شعب ابی طالب)۔

1974ء سے اب تک اور خصوصاً آرڈیننس 1984ء جب سے جاری کیا گیا یہ سب کچھ جو اوپر لکھا گیا ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔

خاکسار نے آخر میں لکھا کہ نتیجہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ کانٹے بو کر کبھی عمدہ فصل حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی گندم بو کر انار حاصل کر سکتے ہیں۔ جو قوم نے بویا ہے وہ وہی فصل کاٹ رہے ہیں۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو
نصیحت ہے غریبانہ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 25 مئی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط47

ایشیاٹریبون نے اپنی اشاعت 30 جولائی 2010ء صفحہ 15 پر پورے صفحہ کی ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر 9 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصاویر میں دو تصاویر سامعین جلسہ کی۔ ایک میں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کررہے ہیں۔ ایک میں مولانا نسیم مہدی صاحب اور ایک میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ ایک تصویر میں مکرم امیر صاحب ایک مہمان سے ملاقات کر رہے ہیں۔(امیر جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب) ایک تصویر Blood Drive کی ہے۔ ایک میں چند جماعت کے سرکردہ احباب بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

اخبار کی شہ سرخی اس طرح ہے۔

جماعت احمدیہ امن اور محبت کی داعی

امریکی ریاست ورجینیا میں جماعت احمدیہ کا 62 واں سالانہ اجتماع ملک بھر سے چھ ہزار سے زائد احباب ومہمانوں کی شرکت۔

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں تیزی سے پھیلنی والی متحرک اور اصلاحی اسلامی تحریک ہے جس کی بنیاد 1889ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انڈیا میں رکھی تھی۔ اب جماعت احمدیہ دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اور دنیا بھر میں اس کے پیروکاروں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ امریکہ میں جماعت احمدیہ کا قیام 1921ء میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ یہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے اسلام کو امریکہ میں متعارف کرایا۔

جماعت احمدیہ اس عقیدہ پر یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہبی جنگوں کے خاتمے، انسانیت کے قتل عام کی مذمت کرنے اور دنیا میں امن اور انصاف کو قائم کرنے کے لئے حضرت احمدؑ کو بھیجا۔ حضرت غلام احمد قادیانیؑ نے اسلامی تعلیمات کو دوبارہ اصل حالت میں زندہ کیا اور اسلام کی نشأة ثانیہ کی بنیاد رکھی۔

اجتماع میں امریکہ کے علاوہ کینیڈا، انگلینڈ، جرمنی، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سے بھی احمدی احباب شریک ہوئے۔ اجتماع میں امریکی حکومت اور ضلعی انتظایہ اور بیرونی ممالک کی اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

امام شمشاد ناصر احمدیہ مسلم کمیونٹی جنوب مغربی امریکہ کے ریجن کے مشنری ہیں انہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی 1973ء سے وقف کر رکھی ہے۔ وہ جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان کے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ اسلامی تعلیمات کے سکالر ہیں اور وہ احمدیہ اسلام اور دیگر مذہبی فرقوں کو قریب لانے میں پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ امام شمشاد کے مضامین باقاعدگی سے اردو، انگلش اور عربی اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکپریس نے اپنی اشاعت 30 جولائی 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''گندم کے کھیت میں انار کی فصل'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20 تا 26 اگست 2010ء صفحہ 17 پر پورے صفحہ پر ہمارے امریکہ کے 62 ویں جلسہ سالانہ کی خبر تفصیل کے ساتھ 7 بڑی تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصاویر میں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کرتے ہوئے، مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب تقریر کرتے ہوئے، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کرتے ہوئے، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ ایک سیاستدان سے ہاتھ ملاتے ہوئے، خون کے عطیہ جات کے بوتھ کی تصویر، نیز جلسہ کے سامعین کی اور مہمانوں کی 2 بڑی تصاویر شامل اشاعت ہیں۔

اخبار نے جلسہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 62 واں جلسہ سالانہ 16 تا 18 جولائی منعقد ہوا۔ جس میں 6 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی اور محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں کا مظاہرہ کیا۔

اس جلسہ میں کینیڈا، گوئٹے مالا، جرمنی، انگلینڈ، بنگلہ دیش اور پاکستان سے بھی جماعت احمدیہ کے افراد شامل ہوئے۔ جلسے میں شرکت کے لئے مقامی اور مرکزی حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے تقریبات کو اپنے انداز میں سراہا اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کی۔ تینوں دن مقررین نے مختلف ایمان افروز موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امیر آف امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے افراد جماعت کے جذبہ حب الوطنی اور امریکہ کی ترقی میں ان کی محنت، لگن اور مثبت کردار کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اعلیٰ اخلاق سے دنیا کو اسلام کے پرامن چہرے سے روشناس کروانا چاہئے اور ہر احمدی کو جماعت کے نعرے ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہئے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے مشنری انچارج اور نائب امیر محترم نسیم مہدی صاحب نے ”سانحہ لاہور، ہمارا انداز فکر اور جوابی طرز عمل“ کے موضوع پر بات کرتے ہوئے اس دردناک سانحہ پر جماعت احمدیہ کے جوابی طرز عمل پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ ایک طرز جدید خودکار رائفلوں، ہینڈ گرنیڈز اور خودکش جیکٹس پہنے بمبار حملہ آور خطبہ جمعہ کے دوران دو مساجد میں نہتے نمازیوں پر حملہ آور تھے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ درود شریف اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہے تھے۔

ظالم خودکش بمبار حملہ آوروں نے 86 افرد کو شہید کیا اور ایک سو سے زائد افراد کو زخمی کیا۔

امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو جو کیلی فورنیا سے آئے تھے، نے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ پر کفار مکہ کے ظلموں کا تقابلی جائزہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہونے والے ظلموں میں کیا۔ انہوں نے کہا حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد 1889ء میں رکھی۔ آپ کے دعویٰ ماموریت کے پہلے دن ہی سے آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی تھی، پاکستان، بنگلہ دیش، اور

سعودی عرب جیسے ممالک میں جہادی اسلام اور بنیاد پرست مسلمان کہلانے والوں نے جماعت پر ظلم کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا، پاکستان جہاں چار ملین سے زائد احمدی آباد ہیں ان پر بہانے بنا بنا کر ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا تو اس کے فوراً بعد حکومت کی سرپرستی میں ظلم و استبداد کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا اور 1984ء میں ایسے کالے قوانین بنائے گئے کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ان غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی قوانین کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے ہر طرح کی آزادی چھین لی گئی۔ ان قوانین کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان کہنے بلکہ مسلمان ہونے کا اظہار کرنے پر بھی افراد جماعت احمدیہ کے لئے قید، جرمانے اور جیل کی سزا ہے۔ اللہ کا نام لینے پر بلکہ کسی پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے ذریعہ سلامتی بھیجنے پر بھی سزا مقرر کی گئی ہے، آذان دینے، کسی کے سامنے نماز پڑھنے، مسجد کو مسجد کہنے، قرآن کریم پڑھنے یا سنانے بلکہ سننے پر بھی پاکستان کی عدالتوں سے احمدیوں کو سزائیں دی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل اور ماہر احمدی ڈاکٹرز اور انجینئرز کے قتل کی خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں۔“

جلسہ سالانہ کے ایام میں روزانہ نماز تہجد اور قرآن کریم کا درس بھی دیا جاتا رہا جو بالترتیب مولانا انعام الحق کوثر صاحب آف شکاگو اور مکرم مولانا ارشاد احمد ملہی صاحب نے دیا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز 1891ء میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے دور میں شروع ہوا اور پہلے جلسہ میں صرف 75 احباب شامل ہوئے تھے۔ اب یہ جلسے تمام دنیا کے ممالک میں ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں، انسانی اخوت اور بھائی چارے کا وہ نظارہ ان جلسوں میں نظر آتا ہے جو اس وقت دنیا سے ناپید ہو چکا ہے۔“

الانتشار العربی اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2010ء کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمیں چاہیئے ہم دنیا میں اسلام کی دعوت کو پھیلائیں اور اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ ہم خود اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں، تقویٰ اختیار کرنے والے ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے والے ہوں۔ اس وقت اسلام تمام دنیا میں تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے اور یہ تبھی ممکن رہے گا کہ ہم اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے مستقل جدوجہد کرتے رہیں اور ہمارا کام ہے کہ تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دعوت دیتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد توحید کا قیام ہے اور دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے تم میری پیروی کرو تبھی تم اس مقصد کو حاصل کرنے والے کہلا سکتے ہو جو میری بعثت کا مقصد ہے۔ لیکن نرمی سے اور نرمی اس وقت آتی ہے جب دلائل پاس ہوں۔ ہمارے مخالفین ہمارے خلاف اسی لئے سخت زبان استعمال کرتے ہیں گالیاں نکالتے ہیں یا سختیاں کرتے ہیں کہ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے قرآنی دلائل سے تمہیں اس قدر بھر دیا ہے کہ غصہ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی بحثوں میں، اپنی باتوں میں نرمی پیدا کرو، دنیا پر ثابت کرو کہ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کو پھیلنے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔

الامام مرزا مسرور احمد نے خطبہ میں قرآن کریم کی آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حٰمٓ السجدہ34:) فرمایا بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔ باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ فعال ہو کر تبلیغ کرے اور اس کے لئے عبادت بھی بہت ضروری ہے۔ پس احمدیوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں جنہوں نے ہمیں عبادت کے طریق سکھائے ہیں۔ آپ نے

قرآن کریم کی یہ آیت فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ:49) کہ تجھ پر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کچھ فرض نہیں ہے۔

پس ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلسل جدوجہد کرے اور اسلام کے پیغام کو اپنے اپنے ملک کے ہر باشندے تک پہنچائے اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے لئے دعا کرے اور اپنا عملی نمونہ پیش کرے، عبادت کرے اور نرمی سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (القصص:57)

پس دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت ﷺ کی تڑپ اور آپ کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا خدا کا کام ہے۔ آپ کا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو، ہمیشہ اس کے آگے جھکنے والے ہوں اور اس سے مدد پانے والے ہوں۔ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کرنے والے ہوں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 6 اگست 2010ء صفحہ 21 پر قریباً پورے صفحہ پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر 5 تصاویر کے ساتھ انگریزی میں شائع کی۔ ایک فوٹو میں مکرم امیر صاحب حکومت کے مرکزی عہدے دار سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ ایک خون کے عطیہ والا بوتھ ہے ایک سامعین کرام اور مہمانوں کی تصویر ہے اور ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ خبر کا متن اور نفس مضمون وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 11 اگست 2010 صفحہ 9 پر عربی میں ایک مضمون بعنوان ''مولد ونشاۃ میرزا غلام احمد'' حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کی قادیان میں ولادت۔ (1835) اور پھر بچپن کے حالات اور آپ کے خاندان کے بارے میں بارے میں اور حضرت مسیح موعودؑ امام مہدی اور مسیح موعود کے دعاوی کے بارے میں، نیز اس

وقت سلطنت برطانیہ اور زمانے کے حالات کے بارے میں اور آپ کے مسیحیت کے مقابلہ کے لئے کتب کا لکھنا اور مناظرے اور اسلام کے دفاع کے لئے آپ کی کوششوں اور کتب لکھنے اور چیلنج اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عیسیٰ کی وفات کے بارے میں خبر دی کہ وہ اپنی طبعی وفات سے اس جہاں سے گزرے ہیں۔ اور وہ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ نیز آپ نے الوہیت مسیح اور کفارے کا رد بھی فرمایا ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کا اقتباس بھی شائع کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے اور اپنی رحمت سے بھیجا ہے نیز یہ کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار انعامات بھی ہیں اور مجھے اپنے الہام اور کلام سے بھی نوازا ہے اور مجھے اپنے حضور سے علم بخشا ہے اور خود ہی میری راہنمائی بھی فرمائی ہے اور اپنی رضا کی راہوں کی طرف میری راہنمائی فرمائی ہے اور مجھے اس وقت کا امام مقرر فرمایا ہے اور مجھے خلیفہ بنایا ہے اور اس صدی کے آخر پر مجھے مجدد بنا کر بھیجا ہے......اور آپ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ مجھے بغیر دلیل اور برہان کے قبول کر لو بلکہ میں کہتا ہوں خدا کے واسطے انصاف سے بھی کام لو اور اس بات کو دیکھو جو خدا تعالیٰ نے مجھے براہین عطا فرمائے ہیں اور اگر مجھ میں وہ نشانیاں نہ پاؤں جو خدا کے نبیوں اور مرسلین میں ہوتی ہیں تو بے شک مجھے ردّ کر دو۔“

مضمون کے آخر میں جماعت احمدیہ مسجد چینو کا ایڈریس اور فون نمبر اور خاکسار کا نام بھی معلومات کے لئے دیا گیا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 11 اگست 2010ء پہلے صفحہ پر مسلمانوں کے بارے میں خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر رمضان المبارک کی آمد کے بارے میں ہے۔ اس خبر میں اخبار کے نمائندہ نے مختلف لوگوں کے انٹرویوز شائع کئے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ ”رمضان کے ذریعہ انسان روحانیت میں ترقی کرتا ہے اور اس کے اندر قربانی کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے یہ بات امام شمشاد ناصر جو مسجد بیت الحمید کے امام ہیں نے کہی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ مسلمان جو بالغ ہیں اور صحت مند

ہیں وہ رمضان کے آنے کا انتظار کرتے ہیں تا اس مبارک مہینے میں وہ عبادت بجالا سکیں اور اپنے رب کا قرب حاصل کر سکیں اور اپنے آپ کو بہتر انسان بنا سکیں۔

امام شمشاد نے ہمیں مزید بتایا کہ رمضان خدا تعالیٰ سے صلح کرانے کے لئے آتا ہے تاہم دوسروں کے ساتھ بھی امن کے ساتھ رہیں اور سوسائٹی کے غریب اور حاجت مندوں کا خیال رکھیں۔

اسلامک سینٹر میں ہفتہ اور اتوار کے دن افطاری ہو گی جبکہ مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد نے کہا ہر روز اس کا انتظام ہو گا۔

اخبار نے خاکسار کے بیان کو کہ ”رمضان ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم خدا کے ساتھ صلح اور امن اختیار کریں اور غریب اور حاجت مندوں کا خیال رکھیں اور دنیا میں قائم کریں“ جلی حروف میں تحریر کیا ہے اور اس بیان کے نیچے خاکسار کا نام اور مسجد بیت الحمید کا نام بھی لکھا ہے۔

دی پریس انٹرپرائزز نے اپنی اشاعت 2 اگست 2010ء صفحہ B-12 پر قریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Spiritual Food روحانی غذا۔ یہ خبر رمضان المبارک کے بارے میں ہے۔

اس خبر میں جو دو بڑی تصاویر ہیں وہ ہماری مسجد کی ہیں۔ ایک تصویر میں احباب افطاری کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مسجد کا گنبد اور مسجد کی عمارت کا ایک حصہ دکھایا گیا اور کچھ احباب روزہ افطار کرتے ہوئے بھی دکھائی دے رہے ہیں۔

یہ خبر Mr. David Olson نے لکھی ہے۔

اخبار نے مختلف احمدیوں کے انٹرویوز بھی اس میں شامل کئے ہیں۔ رمضان جٹالہ کہتے ہیں کہ رمضان ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان کرتا ہے تا کہ ہم رمضان میں دوسروں کا خیال رکھ سکیں اور ان لوگوں کی تکلیف کا احساس بھی کریں جو حقیقی طور پر غربت کا شکار ہیں، جٹالہ نے یہ باتیں اپنے روزہ کو افطار کرتے وقت بتائیں۔

اخبار نے لکھا کہ رات کو نماز عشاء اور تراویح کے بعد (جو ان دنوں میں دیر سے ہوتی ہے) کے باوجود لوگ صبح سحری کے لئے اٹھتے، نماز پڑھتے اور روزہ رکھنے کے لئے کھانا کھاتے ہیں) رمضان کی تاریخ (آمد و اختتام) چاند کی آمد کے حساب کے ساتھ ہوتی ہیں اور آج کل کے حساب سے 15 گھنٹے کا روزہ بنتا ہے۔

امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ رمضان میں لوگ زیادہ قربانی کرتے ہیں، خواہ وہ مالی ہو یا وقت کی ہو۔ اپنا زیادہ وقت خدا کو یاد کرنے، دعائیں کرنے میں لوگ گزارتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ جتنی تکلیف انسان برداشت کرتا ہے اتنا ہی خدا کی طرف سے اسے زیادہ انعام بھی ملتا ہے۔

اسامہ مظفر 17 سال نے کہا کہ اس کے لئے روزہ رکھنا مشکل تھا کیونکہ اس کے سکول میں جو اس کے ساتھی طلباء ہیں وہ تو روزے نہیں رکھتے جس کی وجہ سے بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ بہت مشکل ہے دن بھی بڑے اور ادھر گرمی بھی ہے۔ میرے لئے پہلا روزہ گزرنا بھی مشکل تھا لیکن پھر خدا نے فضل کیا باقی روزے رکھنے آسان ہو گئے۔

محمد عبد الغفار (نو احمدی مسلم) نے کہا کہ روزے انسان کی روحانیت بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ صرف کھانے پینے سے ہی رکنا انسان کو خدا کے قریب کر دیتا ہے اگر محض یہ اسی کی خاطر ہو اور رمضان کا مقصد بھی یہی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 جون 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط48

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 13 اگست 2010ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''روحانی موسم بہار لوٹنے کے بابرکت ایام...... صیام رمضان'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے رمضان کی آمد، صوم کا مطلب، اسلامی اصطلاح میں روزے، سحری کے اوقات، روزوں کی فلاسفی، روزہ نہ رکھنے والوں کے لئے انذار اور مسائل نیز دیگر امور پر قرآن اور احادیث نبویہ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کئے گئے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13-19 اگست 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''روحانی موسم بہار لوٹنے کے بابرکت ایام۔ صیام رمضان'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 14 تا20 اگست 2010ء کی اشاعت میں مختصراً خبر رمضان المبارک کے بارے میں دی ہے۔ ''ماہ رمضان مسلمانوں کے لئے شروع ہو رہا ہے۔''

اخبار نے لکھا کہ اس ماہ میں مسلمان روزے رکھتے ہیں۔ امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید نے بتایا کہ رمضان مسلمانوں کی اخلاقی و روحانی حالت سدھارنے کے لئے آتا ہے اس لئے انسان ضبط نفس اور غرباء کی خبر گیری کا سبق بھی سیکھتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 15 اگست 2010ء صفحہ 3 پر رمضان المبارک کے بارے میں یوں خبر دی:

Chino Mosque members remember victims during Ramadan

”چینو مسجد کے ممبران (جماعت احمدیہ) رمضان میں ان لوگوں کو یاد رکھیں گے جو مئی کے مہینہ میں لاہور میں شہید ہوگئے یا زخمی ہوئے۔“

اخبار لکھتا ہے کہ احمدی مسلمانوں کے لئے یہ رمضان ہر لحاظ سے بہت اہم ہے۔ چینو کی احمدیہ مسجد جس میں جماعت احمدیہ کی ایک کثیر تعداد عبادت کرتی ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں روزے رکھیں گے۔

رمضان جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ خداتعالیٰ کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور اس کے مزید قریب ہوں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران اس مرتبہ لاہور میں شہید ہونے والے احمدیوں اور ان کی فیملیز اور زخمی لوگوں کو اپنی عبادات اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ یہ بات امام شمشاد نے بتائی کہ مئی 2010ء میں جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر لاہور پاکستان میں حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں 80 لوگ تو موقع پر ہی شہید ہوگئے اور ایک سو سے زائد شدید زخمی ہوئے۔ امسال ہم ان سب کے لئے بہت دعائیں کریں گے۔

اس کے بعد اخبار نے جماعت احمدیہ کے بانی کے بارے میں معلومات لکھی ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد نے قادیان انڈیا سے اس کی بنیاد رکھی۔ جماعت احمدیہ کو بہیمانہ طور پر سفاکی اور ظلموں کا نشانہ پاکستان میں بنایا جارہا ہے صرف ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کو مانا ہے۔ مبارکہ صادق صاحبہ جو کہ ریجنل لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں نے بتایا کہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں ان کے بہت سے رشتہ دار یہاں رہتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ لاہور میں ہماری مساجد پر یہ حملہ ہوا۔ صرف عقیدہ کے اختلاف کی بنیاد پر۔ حالانکہ ہم تو کہتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور ہم ہر اس حملہ کا ردعمل یہ ہے کہ ہم صبر کرتے ہیں۔

دی سن نے اپنی اشاعت 15 اگست 2010 صفحہ A6 پر ہماری خبر اس عنوان سے دی ”چینو مسجد کے ساتھ تعلق رکھنے والے امسال پاکستان میں شہید ہونے والوں کو یاد رکھیں گے“

خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 اگست 2010ء صفحہ 19 پر خاکسار کا مضمون عربی میں، خاکسار کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے شائع کیا کہ ''ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں''، نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل اردو اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت 19 تا 25 اگست 2010ء میں ہمارے خلاف ایک خبر شائع کی ہے جس کا شہ سرخی یہ ہے کہ ''قادیانی مذہبی آزادی کا غلط استعمال نہ کریں، ناموس رسالتؐ پر جان قربان کرنے والے اب بھی موجود ہیں۔''

یہ خبر اور اس میں جتنے علماء کے نام لئے گئے ہیں اور اس خبر کا متن اس بات کی دلیل ہے کہ ان علماء کے پاس دلائل نہیں ہیں اور نہ ہی وہ دلائل سے بات کر سکتے ہیں، خبر میں بتایا گیا ہے کہ قادیانی امریکہ میں مذہبی آزادی سے (غلط فائدہ) فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ انہیں یہ تکلیف ہے کہ یہاں امریکہ کے اخبارات میں ہمارے مضامین اور خبریں کیوں شائع ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ آپ گزشتہ پڑھ چکے ہیں کہ اخبارات میں پورے پورے صفحہ کے اشتہارات شائع ہوئے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات شائع ہوئیں۔ آپؑ کے آنے کا مقصد بیان ہوا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کا خلاصہ شائع کر رہا ہے۔ اس سے یہ علماء بوکھلا گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب پاکستان کے آئین میں انہیں شرعی طور پر غیر مسلم قرار دے دیا ہے تو مزید بحث نہیں ہو سکتی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) یہ لوگ تاریخ کو ہی مسخ کر رہے ہیں نہ یہ شرعی فیصلہ تھا اور نہ ہی کسی اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرے۔ یہ تو ایک سیاسی فیصلہ تھا۔

اس خبر میں یہ لکھا ہے کہ ''امام عبد اللہ دانش نے کہا کہ لا نبی بعدی نبیؐ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کے بعد نئے نبی کی بحث ختم ہو جاتی ہے، قاری سیف النبی نے کہا کہ قادیانیوں کو طویل شرعی و قانونی بحث کے بعد کافر قرار دیا گیا ہے اب اس پر ایک نئی بحث کی ضرورت نہیں۔''

نوٹ: ہر دو مولوی حضرات کے بیان میں علمی لحاظ سے اور تاریخی لحاظ سے اور عقیدہ کے لحاظ سے بہت تضاد ہے۔ یہ تو میں صرف خبر لکھ رہا ہوں اس کے تجزیہ کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کہ حدیث کے معانی بھی غلط کرتے ہیں اور اپنے ہی عقیدہ کے خلاف بیان کرتے ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20 اگست 2010ء صفحہ 17 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کیا لکھوں کس طرح لکھوں اور کس کے نام لکھوں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ

''یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ جب ساری قوم نے 14 اگست یوم آزادی بڑی سادگی اور دکھے دل کے ساتھ منایا۔ ایک تو ملک سیلاب کی آفت سے دوچار تھا اور سیلاب نے ہر طرف ملک میں تباہ کاریاں مچا رکھی تھیں۔ TV چینل پر ایک خبر بھی تھی کہ سکھر کے علاقہ میں ہندوؤں نے قریباً اڑھائی ہزار لوگوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اس پر خبر دینے والے نے کیا خوب تبصرہ کیا کہ غیر مسلم تم مسلمانوں کا کتنا خیال کر رہے ہیں۔ تم بھی اپنے بھائیوں کا کچھ خیال کرو۔ مطلب یہ تھا کہ جس طرح اور جس قدر دل کھول کر مسلمانوں کو سیلاب زدگان کے لئے مدد کرنی چاہئے تھی وہ انہوں نے نہیں کی۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی خبریں TV کی زینت بن رہی تھیں کہ اس آفت کے موقعہ پر بھی لوگ چوری اور لوٹ کھسوٹ بے دردی سے کر رہے ہیں۔ اس قوم پر پھر کیوں آنسو نہ بہائے جائیں۔ جن کے دلوں میں اپنے ہی بھائیوں کا درد اور غم نہیں۔ ان کے دل پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پتھروں کی بھی قرآن کریم میں تعریف فرمائی ہے کہ ان سے پانی نکلتا ہے۔ خدا جانے پاکستانیوں کے دل کس چیز کے بنے ہوئے ہیں کہ اس آفت کے وقت میں بھی جبکہ رمضان کا مہینہ بھی ہے۔ لوگوں کو مارنے، کوٹنے، گند اچھالنے، انہیں قتل کرتے، ان کا سامان لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اسی موقعہ پر کراچی میں ایک احمدی ڈاکٹر نجم الحسن صاحب جن کی عمر 38 سال تھی کو نامعلوم افراد نے مذہب (احمدی مسلم) کی بنیاد پر شہید کر دیا۔ یہ ایک نہایت باوقار امن پسند شہری تھے اور انسانیت کی خدمت کرنے والے تھے۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا پھر 1984ء میں ان کی مذہبی آزادی بالکل ان سے سلب کر لی گئی اور 1984ء سے اب تک مذہبی بنیاد پر جماعت احمدیہ کے کم و بیش 20 ڈاکٹرز کو شہید کر دیا گیا جو اپنی دیانت داری، محنت، حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھے اور غرباء کی خدمت کو ایک بڑی نیکی گردانتے تھے۔

اور اپنے اپنے فیلڈز کے ماہر تھے۔ ان 20 ڈاکٹروں میں سے 10 کا تعلق سندھ سے تھا۔ اور یہ سب کچھ ظلم 1984ء کے احمدیوں کے خلاف آرڈیننس کی وجہ سے ہوا۔

پاکستانی کتنی ہی آفتوں سے دوچار ہے لیکن نہ ہی حکومت سمجھتی ہے اور نہ ہی ملاں اور نہ ہی عوام خاکسار نے ایک اور بات کی طرف اس مضمون میں اس طرح توجہ دلائی کہ:

اخبارات میں کالم نویسوں کے تبصرے شائع ہو رہے ہیں جن کو پڑھ کر لگتا ہے کہ وہ کون سی اخلاقی بیماریاں ہیں جو پاکستانیوں میں نہیں پائی جاتیں مثلاً اخبار میں یہ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں ہر چیز جعلی ہے۔ کیا یہ مومنوں کی علامت ہے؟

بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ، رشوت، یہ سب کچھ خطرناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ کیا یہ سب مسلمانوں کی نشانیاں ہیں؟ قوم لوڈشیڈنگ سے دوچار ہے اور اسکے احتجاج کے طور پر سرکاری عمارتیں، بسوں کو، کاروں کو، جائیدادوں کو جلا دیا جاتا ہے کیا یہ مومنوں کی نشانیاں ہیں؟ اگر ہیں تو دکھائیں کہ یہ علامات قرآن میں کس جگہ بیان ہوئی ہیں؟

نوح کے وقت جو پانی کا عذاب آیا وہ کیوں آیا تھا؟

فرعون اور اس کے ساتھی پانی میں کیوں غرق ہوئے!

مجھے افسوس کے ساتھ یہ سطور لکھنا پڑ رہی ہیں۔ میں خود پاکستانی ہوں۔ مجھے پاکستان سے محبت ہے اور جب میں پاکستان کا ایک ایسا حال دیکھتا ہوں کہ مذہبی لیڈروں نے سیاستدانوں کے سر پر سوار ہو کر پاکستان کے لئے آئین اور پاکستان کے مزاج کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔

خاکسار نے اس کے بعد 28 مئی 2010ء میں لاہور میں 2 احمدیہ مساجد پر حملے کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا قوم یہ سانحہ بھول گئی ہے۔ ہر وقت جب ملک میں احمدیوں کے خلاف جھوٹ بول کر نفرت پھیلائی جاتی ہے کہ احمدی رسول خدا ﷺ کو نہیں مانتے وغیرہ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں تو جاہل لوگ ان باتوں کے زیر اثر احمدیوں کا قتل عام کرتے ہیں۔

خاکسار نے پھر 14 اگست کے حوالہ سے بتایا کہ قائداعظم کے مطابق جو قانون انہوں نے بنایا تھا اس کو اپنائیں ہر ایک کے ساتھ مساویانہ سلوک اور برتاؤ کریں۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی دیں۔ قائد اعظم نے بھی کسی کے ہاتھ میں مسلمان یا غیر مسلم کا سرٹیفکیٹ نہیں تھمایا تھا بلکہ کہا تھا کہ یہ انسان اور خدا کا معاملہ ہے حکومت کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ بے شک ہندو اپنے مندر جائے عیسائی اپنے گرجا میں جائے، مسلمان اپنی مسجد میں جائے۔ ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے لکھا کہ یہ ممالک جنہیں مغربی ممالک کہا جاتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ نے بڑی فراست دی ہے، انہوں نے اسلام کے اکثر قوانین اپنائے ہوئے ہیں اور ہر ایک کو مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔

گراؤنڈ زیرو کے نزدیک مسجد تعمیر کرنے کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ کیا یہ ان عیسائیوں کا حوصلہ ہے کہ انہوں نے اجازت دی۔ یہ واقعہ کسی اسلامی ملک میں نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی کسی اسلامی مملکت میں ایسا حوصلہ ہے کہ وہ ایسا کرنے کی اجازت دے۔ ہجرت حبشہ بھی جب ہوئی تو وہ بھی عیسائی بادشاہ ہی تھا جس نے مسلمانوں کو پناہ دی تھی۔ پس آیئے 14 اگست کے حوالہ سے خدا سے دعا کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہائیں۔

پاکستان ایکسپریس نے بھی اپنی اشاعت 20 اگست 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''کیا لکھوں کس طرح لکھوں اور کس کے نام لکھوں؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 27 اگست 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان رمضان المبارک اور ''قبولیت دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ پورے صفحہ پر شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں رمضان کے حوالہ اور برکات سے قبولیتِ دعا پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''انی قریب '' کے معانی اور شرائط کو بیان کیا گیا ہے پھر قبولیتِ دعا کے 7 طریق حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا طریق فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ میں بیان ہوا ہے کہ پہلے خود شریعت کے احکامات کے مطابق کام کرو۔ (2) وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ مجھ پر ایمان لائیں۔ (3) جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو کسی کا دکھ اور درد کم کرنے کی اور اسکی مدد کی کوشش کرو کیونکہ جو خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ (4) دعا سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تعریف سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کا ورد کرے۔ (5) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ (6) دعا کرنے سے قبل انسان خود بھی پاک صاف ہو اور اپنے کپڑوں کو بھی پاک صاف کرے۔ کیونکہ تمام عبادتوں کے لئے صفائی شرط ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا مدعا بیان کرنے سے قبل وہ دعائیں کریں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔ یعنی دین اسلام کی برتری، خدا تعالیٰ کا جلال و قدرت ظاہر ہونے کے لئے۔ پھر اپنی حاجات بیان کرے۔

اس کے بعد قبولیت دعا کے اوقات کا بیان ہے مثلاً تہجد یا قیام لیل کا وقت قبولیت دعا کا بہترین وقت ہے۔ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ دوسرا اہم وقت افطاری کا وقت ہے۔ تیسرا وقت آذان سے اقامت تک کا وقت ہے۔ چوتھے احادیث میں ہے۔ تین اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ امام عادل کی۔ روزہ دار کی اور مظلوم کی دعا۔

جمعہ کا دن بھی ایک ایسی گھڑی ہے جس میں قبولیت دعا ہوتی ہے۔

پھر یہ بھی اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے کہ دعا قبول کیوں نہیں ہوتی اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برکات الدعا اور دیگر کتب سے حوالہ جات ہیں مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماند نہیں ہوتے...... دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 27 اگست تا 2 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک اور قبولیتِ دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 2 ستمبر 2010ء صفحہ 8 پر ¼ صفحہ پر ہمارا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں سب سے اوپر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہے۔

اور جلی حروف میں یہ لکھا ہے کہ

"I am the Light of Dark Age"

کہ ''اس تاریکی کے زمانے کا میں نور ہوں''۔ نیچے آپ کا نام اور جماعت احمدیہ کا تعارف۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نیز مسجد بیت الحمید میں پانچوں نمازوں کے اوقات، سنڈے کلاس، درس اور دیگر پروگراموں نیز لٹریچر اور معلومات حاصل کرنے کے لئے۔ فون نمبرز اور ایڈریس دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مسجد بیت الحمید چینو کا ایڈریس بھی دیا گیا ہے۔ ویب سائٹ اور فری ٹول نمبر I-800-WHY-ISLAM بھی دیا گیا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی عربی سیکشن میں یکم ستمبر 2010ء صفحہ 19 کی اشاعت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان اخبار نے ''اَلطَّرِیْقُ الْمُسْتَقِیْمُ'' دیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ کے خلاصہ میں اخبار لکھتا ہے کہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں اَلصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ تشریح فرمائی کہ اِھۡدِنَا کے معانی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح اور سیدھا طریق دکھائے اور دوسرے معانی ہیں خدا تعالیٰ ہمیں اس سیدھے رستہ پر چلائے اور اس کی راہنمائی فرمائے اور تیسرے معانی ہیں کہ ہمیں توفیق دے کہ اول سے لے کر آخر تک اپنی زندگی کے آخری سانس تک اس راستے پر چلتے رہیں۔

حضرت الامام مرزا مسرور احمد نے بتایا کہ یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنے چاہئے اور اپنی تمام استعدادوں اور کوششوں سے ہر وقت سیدھے رستے کے اصول اور اس پر چلنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے اور یہ کہ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کے ذیعہ اس کے لئے مدد بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کو انسان گن بھی نہیں سکتا اس لئے کہ اصل ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَنۡ تَرۡضٰی عَنۡكَ الۡیَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ...... (البقرہ:121) اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعا کریں اور اپنی عبادت کو صحیح طریق پر بجالائیں۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا ہمیں صراط مستقیم دکھا اور اس پر چلا تو یہ دعا قلب سے ہونی چاہئے۔ سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا زَادَهُمۡ هُدًی وَّاٰتٰهُمۡ تَقۡوٰىهُمۡ (محمد:18) الامام مرزا مسرور احمد نے قرآن کریم کی یہ آیت بھی پڑھی جو سورۃ التغابن 12 ہے۔ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ یَهۡدِ قَلۡبَهٗ ......اور سورۃ النور آیت 55 قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ

آخر میں الامام نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر ہمیشہ چلنے کی توفیق دے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08جون 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط49

دنیا انٹر نیشنل نے اپنی اشاعت 3 ستمبر 2010ء صفحہ 7 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک اور قبولیتِ دعا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 ستمبر 2010ء صفحہ 15 پر قریباً پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”جمعة الوداع یا جمعة الاستقبال“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی اہمیت قرآن واحادیث نبویہ ﷺ سے بیان کی ہے۔ نیز مسلمانوں میں جو یہ خیال آگیا ہے کہ رمضان کے آخری جمعے میں حاضر ہو کر سارے گناہ بخشوائے جائیں تو پھر سارا سال مسجد میں آنے کی یا جمعہ پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اس کا رد کیا ہے۔

احادیث نبویہ سے جمعہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے بلکہ اس ضمن میں 7-8 احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جمعۃ الوداع کے تصور کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ (رمضان المبارک) سے دو حوالے نقل کئے گئے ہیں کہ ہمارا وداع تو ایسا ہو جیسا کہ ہم اپنے پیاروں کو جدا ہوتے وقت وداع کرتے ہیں اس وقت ان کی جدائی کی ایک تکلیف ہو رہی ہوتی ہے۔

آخر میں یہ حدیث درج کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

”اللہ سے ڈرو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکاۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ (ترمذی)

نیو یارک عوام نے اپنی شاعت 3 تا9 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر قریباً 3/4 صفحہ کا خاکسار کا مضمون بعنوان ”حجۃ الوداع یا جمعۃ الا ستقبال“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 4 تا10 ستمبر 2010ء صفحہ A6 پر ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

Interfaith Symposium

”بین المذاہب کانفرنس“ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کی چینو کی مسجد میں ایک بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ”ٹیری جان“ پاسٹر نے ”قرآن کریم“ جلانے کا اعلان کیا تھا کہ وہ 11 ستمبر 2010ء کو یہ مذموم حرکت کرے گا۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس ضمن میں امام شمشاد ناصر نے دیگر مذاہب کے نمائندوں کو مسجد بیت الحمید چینو آنے کی دعوت دی تا اس بارے میں حقائق بیان کئے جاسکیں۔ خبر کے آخر میں مسجد کا فون نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔

Penny Saver USA یہاں سے ایک میگزین نکلتا ہے جس کا یہ عنوان ہے اس میں صرف اشتہارات ہی ہوتے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ اس کے ذریعہ بھی اب تبلیغ کر سکتے ہیں اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ یہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں تقسیم ہوتا ہے اور ہر طبقہ کے بزنس لوگ خواہ ان کا کاروبار چھوٹا ہو یا بڑا اس کو ضرور دیکھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے اول صفحہ پر ٹائٹل صفحہ پر ہم نے اپنا رنگین اشتہار شائع کرایا اس کی اشاعت یکم ستمبر 2010ء صفحہ جس کا عنوان یہ تھا:

Love For All Hatred for None

محبت سب کے لئے اور نفرت کسی نہیں

اور اس کے نیچے انگریزی میں یہ بھی لکھا تھا۔

Muslims for Peace

”مسلمان صرف اور صرف امن کے لئے ہیں“

اس کے نیچے مسجد بیت الحمید کی رنگین تصویر ہے اور مینارۃ المسیح کی تصویر کے ساتھ نیچے لکھا گیا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی دنیا کے 190 ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے۔ یہ وہ مسلمان کمیونٹی ہے جو آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی پر یقین رکھتی ہے کہ آچکے ہیں اور ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر بھی ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

اس علاقہ میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو ہمارا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام جو صبح 9:30 سے ریڈیو کی اس فریکونسی پر ہوتا ہے KC AM 1050 AMR پر سنیں۔

اس کے بعد مزید معلومات کے لئے بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور خاکسار کا فون نمبر درج ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 7 ستمبر 2010ء صفحہ A6 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی: مذہبی راہنما ''قرآن کریم'' کے جلائے جانے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہیں

یہ خبر Jannise Johnson نے لکھی ہے جو کہ اخبار کے سٹاف رائٹر ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ علاقہ کے بہت سے مذہبی لیڈر اس مقصد کے لئے اکٹھا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی تشویش وار غصہ کا اظہار کیا اس بات پر کہ فلوریڈا میں ایک پاسٹر نے اعلان کیا ہے کہ وہ 11 ستمبر کو قرآن کو آگ لگائے گا۔ اس میٹنگ کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ ''ہمیں ہر مذہب کی مقدس کتاب کا احترام کرنا چاہئے'' اور اس میٹنگ کا اہتمام جماعت احمدیہ مسلمہ کی مسجد بیت الحمید چینو میں کیا گیا ہے۔ قریباً سب مذہبی لیڈرز نے جو یہاں اکٹھے ہوئے تھے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔ اور دوسروں کے مذہبی جذبات اور مذہبی کتب کا بھی تمام مذہبی عمائدین نے اس بات کو رد کیا ہے اور اس بات پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے جو فلوریڈا کے Gainsville کے چرچ کے پادری ٹیری جان نے کہا ہے کہ وہ 11 ستمبر کو سر عام قرآن کو آگ لگائے گا۔ یہودی ربائی اور عیسائی پادریوں نے کہا کہ یہ ایک چھوٹا سا آدمی، چھوٹے سے شہر میں اور جو ایک بہت ہی چھوٹے سے چرچ

کو چلا رہا ہے کی یہ حرکت بہت مذموم حرکت ہے۔ اور اس سے لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

ایک مقرر نے کہا کہ اس ٹیری جان کی فیملی کو جرمنی میں بہت سزا ملی ہے اور اب یہ چاہتا ہے کہ اسی قسم کا ماحول مسلمانوں کے ذریعہ یہاں امریکہ میں پیدا کرے۔

ایک اور مقرر نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے خلاف منفی خیالات پیدا کرنے کی روکو روکنا چاہیئے۔

امام شمشاد جس نے کہ اس میٹنگ کا اہتمام کیا ہے کہا ہے کہ ہم سب مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور سب کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ میں اس میٹنگ سے خوش ہوں۔

یہ بہت اچھا اور کامیاب اجلاس رہا۔ بہت سے مذہبی عمائدین نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور ٹیری جان کی اس سلسلہ میں مذمت کی اور اگر آپ کو احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں مزید معلومات لینی ہوں تو احمدیہ ویب سائٹ سے لے سکتے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 9 ستمبر 2010ء صفحہ 9 پر عربی سیکشن میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک و عید الفطر سعید'' شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے دراصل رمضان کی اہمیت، برکات بیان کی ہیں اور ارکان اسلام کے اس رکن کا تذکرہ قرآن کریم کی آیت شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ (البقرہ:186) اور سورۃ الاعراف آیت 27 کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

یہ مبارک مہینہ انسان کے روحانی امراض کے دفع کے لئے آتا ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پھر اسلامی طریق عید الفطر منانے اور صدقۃ الفطر کے احکامات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں اور آخر میں ایڈریس اور فون نمبر دیئے گئے ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 9 ستمبر 2010ء صفحہ 8 پر ہمارا تبلیغی اشتہار ¼ صفحہ کا شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔

"اسلام میں دہشت گردی کلیۃً منع ہے"

"مسلمان صرف امن کے لئے ہیں" اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہیں تو ہمارے دیئے گئے فون نمبر یا ایڈریس یا ویب سائٹ اور اس علاقہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں َ مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی ہے اور ریڈیو پروگرام کا وقت اور جس فریکونسی پر سنا جاسکتا ہے ہے اس کا نمبر درج ہے۔ نیز مسجد بیت الحمید میں نمازوں اور جمعہ کے اوقات اور ہر ایک کو مسجد وزٹ کرنے پر Welcome۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 ستمبر 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون "رمضان المبارک کی جاری وساری برکات" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں یہ بیان کیا ہے کہ رمضان اپنی برکتوں کے ساتھ آیا اور مغفرت تقسیم کر کے اور آگ کے عذاب سے بچنے کی خوشخبری دیتا ہوا گزر گیا۔ ہر شخص نے اپنی اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ خاکسار نے حضرت علیؓ کی یہ روایت بھی نقل کی کہ آپ نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا اعمال کا دارومدار ان کے انجام پر ہے۔ اس بات کو آپ نے تین مرتبہ دہرایا۔ خاکسار نے لکھا کہ اب جبکہ رمضان المبارک اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے رمضان کے مبارک اثرات ختم نہیں ہو جانے چاہئیں۔

اس مضمون میں دوبارہ قرآنی ارشاد کے مطابق لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کیونکہ تقویٰ ڈھال ہے جو ہر قسم کے گناہوں سے حفاظت کرتی ہے۔ اب تقویٰ کے میٹھے پھل

حاصل کرنے چاہئیں کیونکہ تقویٰ کا درخت رمضان میں لگایا ہے۔ پس اس تقویٰ کے اثرات رمضان کے بعد بھی نظر آنے چاہئیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس بھی دیا ہے کہ

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔"

دوسری بات رمضان کے ضمن میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ وہ قریب ہے۔ پس اگر رمضان میں دعاؤں کی عادت ڈالی ہے تو اسے بھی جاری رکھنا چاہئے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی مضامین سے اللہ کی "اَلصَّبُوْرُ" کی صفت پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ خدا ہی ہے جس سے ہر وقت مانگو وہ دینے سے تھکتا نہیں اور نہیں کہتا کہ کیوں بار بار تنگ کر رہے ہو۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا بھی لکھی ہے

"اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔"

پھر ایک بات اس مضمون میں یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جیسا کہ رمضان میں لوگ کثرت سے مساجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے ہیں یہ عادت رمضان کے بعد بھی جاری رہنی چاہئے اور مساجد میں حاضری بڑھتی رہنی چاہئے۔

ایک حدیث بھی درج کی گئی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ شہروں میں سے سب سے محبوب جگہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مساجد پسند ہیں اور شہروں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں اس کے بازار ہیں۔

والدین کو آخر میں تلقین کی گئی ہے کہ وہ خود بھی نمازی بنیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز باجماعت کی عادت ڈالیں اور اس پر دوام اختیار کریں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 10 ستمبر 2010ء صفحہ 1 پر خاکسار کا مضمون بعنوان "رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے نفس مضمون وہی ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 ستمبر 2010 صفحہ 19 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے ساری دنیا کے احمدیوں کو اسلام کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے تبلیغ اور اشاعت اسلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ دعوت الی اللہ اور اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے انتہائی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہم تقویٰ اختیار کریں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں گے۔ اس وقت اسلام دنیا میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے۔ اب اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی جدوجہد کو پہلے سے زیادہ کریں اور تمام دنیا میں کلمہ توحید و شہادت اور آنحضرت ﷺ کی طرف بلائیں۔

حضور انور نے یہ اقتباس بھی پڑھا جس میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔“

حضرت مرزا مسرور احمد نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن کریم کی یہ آیت بھی تلاوت کی وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا .... (حٰمٓ السجدہ:34) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے عمل کی طرف بھی توجہ رکھو یعنی اعمال صالحہ بجالاؤ جس کا اثر دوسرے لوگوں پر بھی پڑے۔ ہم بہت سارے احکامات ایسے جن کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا

اور وہ ہم بجا نہیں لاتے۔ جب اپنے نیک عمل ہوں گے تبھی دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلایا جاسکتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی دیواریں کھڑی کرتے ہوئے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان میں ایسا نبی پیدا کر جو تیری آیات اور تعلیم انہیں پڑھ کر سنائے اور نفسوں کو پاک کرے اور اس سے پہلے اپنے لئے اور اپنی ذریت کے لئے بھی دعا مانگی تھی۔ پس عبادت کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے انبیاء آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ:49)

پس یہ فرض ہے جو ہر ملک میں احمدی نے ادا کرنا ہے۔ بڑی بڑی کتابیں دینے کی ضرورت نہیں۔ جہاں جہاں بھی احمدی رہتے ہیں وہ اپنے علاقہ کے مشہور اور بڑے لوگوں سے رابطے کریں۔ حضور نے اس ضمن میں قرآن کریم کی آیت (القصص:57) اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ بھی تلاوت کی اور فرمایا:

کہ ہدایت دینا خدا کا کام ہے جسے اللہ چاہے گا ہدایت دے گا جو سعید فطرت ہیں انہیں ہدایت ملے گی۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا ہے وہ کرتے رہیں۔ آپ کا کام اتمام حجت کرنا ہے اور پھر دعاؤں پر زور دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو، ہمیشہ اس کے آگے جھکنے والے ہوں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''کوئی ان ظالموں کو جا کر بتائے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے پہلے تو رمضان کے حوالہ سے بتایا ہے کہ رمضان بھی آیا، عید الفطر بھی آئی ان خوشیوں میں اس دفعہ ایک درد بھی پنہاں تھا۔ یہ درد ان خاندانوں نے محسوس کیا جن کے پیارے بربریت کا

نشانہ بنے۔ ظالموں نے عورتوں کے سہاگ اجاڑے، بچوں اور بچیوں کو یتیم کر دیا ماں باپ کو بے سہارا کر دیا۔

رمضان میں بھی ان ظالموں کو چین نہیں آیا۔ شیعوں کے پر امن جلوس پر گولیاں چلائی گئیں۔ ملتان، لاہور اور کوئٹہ میں یہ کام دوران رمضان ہی کیا گیا۔

آخر یہ سب کچھ کیوں اور کس کے ایماء پر ہو رہا ہے۔ ان ظالموں کی کون پشت پناہی کر رہا ہے ادھر جماعت احمدیہ کی دو بڑی مساجد پر حملہ کر کے 90 سے زائد افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور ان حملوں میں سو سے زائد احمدی افراد شدید زخمی بھی ہوئے۔ کئی سہاگ اجاڑ دیئے گئے اور بچوں کو یتیم بنا دیا گیا ان سب کا ایک ہی قصور تھا کہ وہ کیوں اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسلک رکھے ہوئے ہیں۔ اختلاف عقیدہ کی بنا پر اتنی بربریت! اسلام کے نام پر اتنا بھیانک جرم کہ ہر شخص توبہ توبہ کر اٹھا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ حکومتی اداروں کی پشت پناہی کی وجہ سے مجرم پکڑے بھی نہیں جاتے۔ خصوصاً ایسے مجرم جو جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کرتے ہیں، پکڑے بھی جائیں تو ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلتا اور اگر مقدمہ چلے بھی تو وہ جلد رہا ہو جاتے ہیں۔ 28 مئی کے واقعہ کے بعد کئی احمدیوں پر حملے کر کے انہیں ہلاک کیا گیا، رمضان المبارک میں ہماری مردان کی مسجد پر حملہ کیا گیا اور نقصان پہنچایا گیا۔ کراچی میں ڈاکٹر نجم الحسن قتل کئے گئے، سانگھڑ میں ہمارے ایک دوست جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے فلاڈلفیا (امریکہ) میں رہائش پذیر تھے ان کے بھائی وہاں ہلاک کئے گئے وہ اپنے والد کی خدمت کرنے کے لئے وہاں شفٹ ہوئے تھے، اب ایک اطلاع کے مطابق پیر حبیب صاحب کو بھی دن دھاڑے قتل کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ قبل لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مولویوں اور شرپسندوں کی شکایت پر احمدیوں کی مسجد سے کلمہ اتارا گیا۔ وقوعہ کے وقت احمدی حضرات اپنی مسجد میں خدا کے حضور سجدہ میں گرے آہ و بکا کر رہے تھے، پولیس کی موجودگی میں یہ واردات ہوئی۔

ایسے لوگوں اور ایسے حکومتی کارندوں کا کیا انجام ہو گا؟ ہمارے دل تو سب کے لئے دکھی ہیں۔

سیلاب بھی ملک میں آیا ہوا ہے۔ ہر طرف سے عذاب ہی عذاب ہے مگر قوم سمجھ ہی نہیں رہی۔ یہ تو دراصل خدا تعالیٰ کے عذاب کی چکی چل رہی ہے۔ مگر دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں پس ان ظالموں کو کوئی جا کر بتائے کہ خدا تعالیٰ اگرچہ پکڑ میں دھیما ہے مگر اس کا عذاب جب آتا ہے تو بہت سخت ہوتا ہے۔

آخر میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سے ایک حصہ نقل کیا ہے کہ تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملے سے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے...... آپؐ نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا اور کسی کی جان اور مال پر حملہ کرنا ایسا ناجائز ہے جیسا کہ اس (مقدس) مہینہ اور علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم صرف آج کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن)

واشنگٹن پوسٹ نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ A18 پر ایک شخص Mr. Bob Hirshon ٹاکوما پارک میری لینڈ کا خط شائع کیا ہے اس خط میں اس نے ہمارے حوالہ سے لکھا:

کہ 11 ستمبر 2001ء (جسے عموماً نائن الیون کا حملہ کہا جاتا ہے) کے حملہ کے بعد احمدیہ مسجد بیت الرحمٰن جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں واقع ہے کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے ہمارے چرچ کی پادری Rev Liz Lerner سے رابطہ کیا تاکہ اس دہشت ناک واقعہ (11 ستمبر کا حملہ) کے زخموں کو مندمل کیا جاسکے۔ اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے ہماری پادری کو قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا اور یہ آپس میں دوستانہ ماحول میں ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک ہمارے اور ان کے درمیان دوستانہ مراسم بڑھے ہیں۔

اب 12 ستمبر 2010ء کو فلوریڈا میں جو پادری (ٹیری جان) نے قرآن کو جلانے کی خبر اڑائی ہے یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ ہماری پادری Rev Liz نے قرآن کریم کا ایک تحفہ چرچ کو دیا ہے تاکہ اس سے پتہ لگے کہ ہمیں مذہب میں "برداشت" کو اپنانا چاہئے اور ایک دوسرے کے خیالات اور

جذبات کا احترام کرنا چاہئے۔ خواہ ہمارا عقیدہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یا کوئی بھی اختلاف ہو۔ اس موقعہ پر Rev Liz نے کہا:

کہ اس سے بہتر موقع اور دن کیا ہو سکتا ہے کہ میں اس قرآن کو چرچ کی لائبریری کے لئے وقف کرتی ہوں جو ہمیں ہمارے مسلمان دوست نے دیا تھا۔

خط کے مصنف اس کے بعد لکھتے ہیں کہ میں سوچ رہا ہوں کیا دوسرے لوگ بھی اس قسم کا قدم اٹھائیں گے اور ''مذہب میں برداشت'' کے حوالہ سے کیا کام کریں گے کیونکہ مذہب میں ''برداشت'' کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیا ریورنڈ جان ٹیری اس کام سے نفرت پھیلانا چاہتے ہیں اسلام کے خلاف یا ان کا کیا مقصد ہے؟ انہیں چاہئے کہ وہ محبت کو ہوا دیں۔ خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 19 پر چار تصاویر کے ساتھ پورے صفحہ پر یہ خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

Community express disgust with Florida Quran burning plan.

انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اخبار نے خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی ہے جو کہ نائب امیر امریکہ ایک تصویر میں ایک یہودی دوست جو اسلام کی بہت عزت کرتے ہیں۔ ایک میں مہمان اور سامعین کرام تشریف رکھتے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار (سید شمشاد ناصر) تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ 50 سے زائد مذہبی لیڈر اور جماعت احمدیہ سے خیر سگالی کے جذبات رکھنے والے لوگ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے ہیں تا فلوریڈا میں پادری ٹیری جان کے اس پلان کی مذمت کر سکیں جس میں اس نے قرآن جلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ علاقہ کے بہت سے مذہبی رہنماؤں نے اس انٹر فیتھ میٹنگ میں شرکت بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا جماعت احمدیہ سے یک جہتی کا اظہار بھی کیا۔ اس موقع پر یہودی مذہب کے ربائی، عیسائی پادری صاحبان، ہندو مذہب

کے نمائندہ اور جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے حاضرین سے خطاب کیا۔

اس موقعہ پر مونس چوہدری جو کہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں نے تقریب کی نظامت کی۔ مکرم عاصم انصاری نے تلاوت کی اور پھر ڈاکٹر حمید الرحمٰن نے قرآن مجید کی اہمیت اور الہامی کلام کی عزت و احترام کے بارے میں وضاحت کی۔ عمران جٹالہ نے اس وقت تک کی ان مختلف خبروں کو بیان کیا اور پاسٹر ٹیری جان کے بارے میں معلومات دیں۔ اخبارات نے اس پاسٹر کے بارے میں یہ خبریں بھی دیں کہ جب یہ شخص سکول میں طالبعلم تھا تو اس وقت بھی یہ شخص اسلام مخالف باتیں کرتا تھا اور اس موقعہ پر Rev Leland Stewart نے اپنی کونسل کی طرف سے ایک بیانیہ پڑھ کر سنایا کہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کا وقت ہے ہمیں اس قسم کی شر انگیز اور فتنہ وفساد والا کام نہیں کرنا چاہئے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ امریکہ میں بہت سارے لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اسلام بنیادی طور پر امن کا مذہب ہے۔

Ken Rasmussen نے بھی اس موقع پر اس کام کی سنگینی کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں۔

ڈاکٹر مارٹن (یہودی) نے جو ربائی میخائل کی طرف سے اس تقریب میں شامل ہوئے تھے نے کہا کہ جس طرح یہودیوں پر جرمنی میں مظالم کئے گئے اسی طرح دنیا کے بعض حصوں میں مسلمانوں پر بھی کئے جارہے ہیں۔ یہ شخص (جان ٹیری) ایک معمولی آدمی ہے۔ معمولی جگہ پر رہتا ہے اور تھوڑی تعداد میں اس کے ماننے والے ہیں۔

ان مقررین کے علاوہ Pastor Joyee Krik-،Dipak Shimkhada، Rev Kristena Moore نے بھی خطاب کیا اور ہر ایک نے اس حرکت کی مذمت کی۔

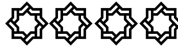
پروگرام کے اختتام پر امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم سے متعدد آیات پیش کیں اور اسی طرح بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے یہ بات پیش کی کہ اسلام دوسرے مذاہب کا کس طرح احترام کرتا ہے اور

اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ کی کتنی عزت کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سارے نبیوں کے نام بھی آتے ہیں جن کا ہم پورے طور پر احترام کرتے ہیں۔

اسی طرح امام شمشاد نے قرآن کریم سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے بارے میں بھی بہت سی آیات پیش کیں اور ایک سورۃ تو حضرت مریمؑ کے نام پر ''مریم'' بھی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ پاسٹر ٹیری جان کو عیسائیت کا مطالعہ کرنا چاہئے اسے عیسائیت کی تعلیم سے بالکل آگاہی نہیں ہے۔

آخر میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن نے سب حاضرین اور مہمانان کرام کا ان کی آمد پر اور خیالات کا اظہار اور یک جہتی پر شکریہ ادا کیا۔ سب کی آخر میں ریفریشمنٹ سے تواضع بھی کی گئی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 جون 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط50

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 13 پر 3 تصاویر کے ساتھ بیت الحمید مسجد میں عید الفطر کی تقریب کی خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر میں احباب ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں اور عید مبارک پیش کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے اور ایک تصویر میں ہمارے دو نوجوان اپنی فوجی وردی میں ہیں اور ان کے درمیان چوہدری مونس پگڑی اور اچکن پہنے کھڑے ہیں۔ مسٹر سام داؤد نے یہ خبر انڈین ایکسپریس کے لئے لکھی۔ اخبار لکھتا ہے کہ قریباً ایک ہزار احمدی احباب نے جو ساؤتھ کیلی فورنیا سے تعلق رکھتے ہیں مسجد بیت الحمید میں عید الفطر منانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ رمضان کے بعد یہ عید آئی ہے اور چاند کے حساب سے اس کی آمد کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

امام شمشاد نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ امام نے اپنے خطبہ میں نصیحت کی کہ مسلمانوں کو سادہ زندگی اختیار کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ رمضان کی عبادتوں سے ان میں جو قناعت، عاجزی وانکساری اور شکر کے جذبات پیدا ہوئے ہیں انہیں بقیہ سارے سال کا حصہ زندگی بنائیں۔ اسی طرح روحانی فوائد جو حاصل ہوئے ہیں انہیں مزید مستحکم کریں۔

شمشاد نے کہا کہ 1400 سال پہلے بانی اسلام محمد ﷺ نے بتایا کہ رمضان میں شیطان کو بیڑیاں ڈال دینی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ شیطان کو اب قید ہی رہنے دیں۔

خطبہ عید کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارکباد دی۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کوئی ان ظالموں کو جا کر بتائے'' شائع ہوا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔ اس میں خاکسار نے پاکستان میں اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں بیان کیا ہے اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے حوالہ سے کہ جماعت احمدیہ کے افراد پر سفاکانہ حملے کئے جارہے ہیں اور مئی میں ان کی دو مساجد پر حملے کر کے 90 سے زائد لوگوں کو مارا جاچکا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور اس کی وجہ حکومت پاکستان کے احمدیوں کے خلاف قانون ہے جس کی وجہ سے انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 18 تا 24 ستمبر 2010ء صفحہ B-3 پر ہماری عید الفطر کی تقریب کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے ''رمضان کے اختتام کی تقریب'' تصویر میں ہمارے دو احمدی نوجوان فوجی وردی میں ہیں اور درمیان میں مونس چوہدری صاحب کھڑے ہیں (مونس چوہدری سیکرٹری تبلیغ تھے)

اخبار نے مختصراً لکھا کہ مسجد بیت الحمید میں جو کہ چینو میں واقع ہے۔ مسلمانوں نے عید الفطر منائی اور پھر تصویر کے بارے میں لکھا کہ کون ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 22 اکتوبر 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے بتایا ہے کہ اس معاشرہ میں ہر گھر، ہر گلی اور کوچے میں بے اطمینانی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ تو غربت کا شکار ہیں، کچھ سیاست کی وجہ سے اور کچھ مذہبی جنونیت کی وجہ سے، لوگ کہتے ہیں کہ ابھی دجال ظاہر نہیں ہوا خدا جانے ان کی نظر میں دجال اور اب کب ظاہر ہو گا۔

دنیا میں سب کچھ ملمع سازیاں، دھوکے، بے ایمانی، قتل وغارت، آفتیں، بے اطمینانی، ظاہر کر رہی ہیں کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے اسے دوسرے لفظوں میں شیطانی افعال بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ شیطان

اور دجال کے کام ایک ہی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی 5 آیات کا ترجمہ لکھا۔ جس میں شیطان کے بارے میں آیا ہے کہ

شیطان نے ہی آدم وحوا کو جنت سے بے دخل کرایا تھا پھر یہ کہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے، شیطان خدائے رحمان کا نافرمان ہے، شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی سے اور نماز سے غافل کر دے۔

قرآن کریم میں شیطان کا لفظ قریباً 67 جگہ آیا ہے۔ رمضان میں تو شیطان کو جکڑا جاتا ہے۔ غیر مسلم معاشرے کو تو جانے دیں خود مسلمان کہلانے والے ممالک میں شیطان کھلا ہوتا ہے۔

مہنگائی کا شیطان۔ پاکستان کے اخبارات اور ٹی وی چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ ملک میں مہنگائی ہو گئی ہے اور پھر لوگ منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں کیا یہ شیطانی کام نہیں ہے۔ رمضان المبارک میں بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

رمضان ہی میں مساجد پر حملے ہوئے (تو کیا یہ رحمانی کام تھے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اس کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ جو واقعہ سناتے ہیں اسے درج کیا کہ جب ایک نوجوان دینی تعلیم حاصل کر کے واپس گھر جانے لگا تو استاد نے پوچھا کہ شیطان کا مقابلہ کس طرح کرو گے۔ شیطان سے بچنا ہے تو خدا تعالیٰ ہی سے مدد لینی پڑے گی۔

عائلی جھگڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے عائلی جھگڑوں سے بچنے اور گھروں کو ٹوٹنے سے بچنے کے لئے حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ حضرت اماں جان کی نصائح لکھی ہیں جو آپ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب کو فرمائی تھیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29 اکتوبر 2010 صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں“ کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے گھروں کے اجڑنے اور طلاق کے مسئلہ کو بیان کیا ہے کہ یہ خدا کی نظر میں حلال چیزوں میں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اور پھر 4-5 احادیث نبویہ بیان کی گئی ہیں جن میں عورتوں کے

ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بیویوں کو بھی مردوں کا احترام اور ان کی بات ماننے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک اور بات یہ بھی لکھی ہے کہ اکثر اوقات میاں بیوی تو پیار اور محبت سے رہنے کو تیار ہوتے ہیں لیکن والدین کے بے جا دخل اندازی سے بھی گھر اجڑ جاتے ہیں اور خاکسار نے پھر دعاؤں کی طرف اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 نومبر میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' کی تیسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور ساتھ ہی ایک تصویر بڑی ساری مسجد نبویؐ کی بھی شائع کی ہے۔ اسی مضمون میں خاکسار نے سب سے اول وہ حدیث نقل کی ہے اولاد کی تربیت کے حوالہ سے جس میں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین تحفہ اگر کوئی والد اپنے بچہ کو دے سکتا ہے تو وہ اس کو بہترین اخلاق سکھانے کا ہے۔ معاشرہ میں غور سے دیکھیں کہ والدین اپنے بچوں کی تربیت میں کس طرح کی غفلت کا شکار ہیں۔

1۔ بچے ٹی وی پر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اور والدین اس بات کو محسوس نہیں کر رہے۔

2۔ بچوں کو ماں باپ پیار اور لاڈ سے بگاڑ رہے ہیں، انہیں بے تحاشا کھلونے خرید کر دینے کی وجہ سے وہ ہر وقت کھلونوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔

3۔ ماں باپ بچوں کو فون بھی لے کر دے رہے ہیں خواہ بچوں کو ضرورت ہے یا نہیں؟

4۔ بچوں کی دینی حالت کمزور ہے۔ اکثر کو تو نماز ہی نہیں آتی ہوگی۔ جن کو آتی ہے وہ ترجمہ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ نہ ہی قرآن آتا ہے اور نہ ہی اسلامی تعلیمات کا پتہ ہے۔ بلکہ کئی بڑوں کو بھی کلمہ صحیح طور پر پڑھنا نہیں آتا۔ بچوں کو کیا آئے گا اور نہ اس کا صحیح ترجمہ آتا ہے۔ یہ پاکستانی معاشرے کا نقشہ ہے۔

یہ باتیں لکھ کر خاکسار نے والدین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بچوں کی تربیت سے غفلت نہ برتیں، بچوں کو وقت دیں۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں ان کے مسائل کو جاننے کی کوشش کریں۔

جن چیزوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اگرچہ وہ اچھی بھی ہیں۔ٹی وی کا استعمال بھی اچھا ہے، فون کا استعمال بھی اچھا ہے۔ ان کا غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ استعمال نقصان دہ ہے۔ مخرب اخلاق ہے اور پھر یہی شیطانی کام بن جاتے ہیں۔

اس کے بعد خاکسار نے سادہ زندگی اپنانے کی طرف مضمون میں توجہ دلائی ہے اور خبار نے اسے ہائی لائٹ کر کے بھی لکھا ہے کہ

”سادہ زندگی اختیار کرنے کے لئے جتنا زور بھی لگایا جائے جتنی مرتبہ بھی یاددہانی کرائی جائے پھر بھی کم ہے“

اور خصوصاً آج کل کے حالات ہیں جبکہ ساری دنیا میں اقتصادی اور معاشی بحران ہے۔ بچت کرنے کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں اور یہ صرف اور صرف سادہ زندگی اختیار کر کے ہی ہو سکتا ہے۔

لوگ دوسرے لوگوں کی ریس کرتے ہیں خصوصاً خواتین۔ وہ اسی میں بڑا پن سمجھتی ہیں کہ جس طرح لوگوں کے گھروں میں صوفے سیٹ اور استعمال کی مہنگی چیزیں ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی ویسی ہی ہونی چاہئیں جس سے پھر قرضہ لیا جاتا ہے یا کریڈٹ کارڈ پر ادھار چڑھا کر سود در سود رقم ادا کی جاتی ہے اور انسان قرضے تلے دبا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادہ زندگی کا واقعہ بھی یہاں درج کیا ہے کہ آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جسم مبارک پر اس کے نشان تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیوں نہ ہم آپ کے لئے گدیلا بنا دیں فرمایا مجھے دنیا سے کیا غرض میں مسافر کی طرح ہوں اس دنیا میں۔ آپ کے گھر میں کئی کئی دن آگ روشن نہ ہوتی تھی۔ کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔

اس لئے آخر میں سب کو سادہ زندگی، لباس میں، کپڑوں میں، کھانے میں، زیورات وغیرہ میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے بھی اپنی انہیں تاریخوں کی اشاعت میں خاکسار کے اس مضمون بعنوان ”کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں“ کی تینوں اقساط شائع کی ہیں اور نفس مضمون وہی ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 23 ستمبر 2010ء میں ہماری دو تصاویر کے ساتھ عید الفطر کی خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں ہمارے دو نوجوان فوجی وردی میں اور درمیان میں مونس چوہدری صاحب اور نیچے خاکسار خطبہ عید دیتے ہوئے سامعین سامنے بیٹھے ہیں۔ عید الفطر کی خبر قریباً وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکی ہے۔

Penny Saver USA نے 22 ستمبر 2010ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر سپینش زبان میں ہمارا اشتہار شائع کیا ہے۔ یہ سارا رنگین صفحہ ہے۔ جس پر مسجد بیت الحمید کی تصویر ہے۔ جماعت کا تعارف، نمازوں کے اوقات اور لٹریچر کے حاصل کرنے کے لئے معلومات دی گئی ہیں اور ''مسلم فار پیس'' سپینش زبان میں لکھا گیا ہے نیز محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 24 تا 30 ستمبر 2010ء صفحہ 18 پر پورے ایک صفحہ کی ہماری عید الفطر کی خبر 7 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصاویر میں برادر علیم دو الگ الگ بھائیوں کو گلے مل رہے ہیں۔ ایک تصویر میں احباب کھانا کھا رہے ہیں۔ دو تصاویر میں لوگ خطبہ عید سن رہے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار پوڈیم پر ہے اور خطبہ عید دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان اس طرح ہے:

اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے، ہماری اصلاح کر دے، ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا (حدیث نبویؐ)

''عید سادگی سے مناؤ، بچت سے پاکستان میں سیلاب اور دہشت گردی سے متاثر لوگوں کی مدد کریں''

امام شمشاد ناصر

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید میں عید انتہائی سادگی لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے ادا کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں رمضان سے استفادہ کی توفیق دی۔ ایک ہزار لوگوں نے عید کی نماز میں شرکت کی۔ خطبہ عید میں امام شمشاد ناصر نے کہا کہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے رمضان کے آنے پر شیطان زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اب رمضان تو ختم ہو چکا ہے لیکن شیطان جکڑا ہی رہنا چاہئے۔ اسے مت کھولیں۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے

شیطان کے قدموں پر مت چلو یاد رکھو شیطان بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ آج کل شیطانی حملے انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی ہو رہے ہیں، کئی گھر اس سے برباد ہو رہے ہیں۔ کئی لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں مگر کاروبار میں ہر قسم کا دھوکہ دیتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں اور شیطان انہیں راہ راست سے ورغلا رہا ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ اس زمانے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں سادہ زندگی بھی اپنانی چاہئے۔

ہر دکان پر بے شمار اچھی چیزیں نظر آتی ہیں۔ لیکن سب کو خریدا نہیں جا سکتا۔ مستورات جب بازار جاتی ہیں تو وہ چیزیں بھی بعض اوقات خرید لاتی ہیں جن کی فی الوقت ضرورت نہیں ہوتی۔ اپنی الماریوں کو دیکھ لیں کس قدر بھری ہوئی ہیں اور بعض چیزیں تو پرانی ہو جانے پر پھینک دی جاتی ہیں۔ یہ سب فضول خرچی ہے اور ضیاع بھی۔ اس وقت بہت زیادہ بچت کرنے کی ضرورت ہے تاہم ان بھائیوں کی مدد کر سکیں جو پاکستان میں سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں یا دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ بعض گھروں میں بیویوں یا خاوندوں کی وجہ سے عائلی جھگڑے ہو رہے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناسمجھی کی وجہ سے شیطانی اثرات کے تحت طلاق کی نوبت آ رہی ہے۔ ان شیطانی حملوں سے بچاؤ کی صرف اور صرف ایک ہی تدبیر ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگی جائے اور رو رو کر اس کے حضور دعا کی جائے کہ وہ ان شیطانی حملوں سے بچائے۔

خاکسار نے وہ حدیث نبوی کی دعا لکھی ہے جو خبر کا عنوان ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 30 ستمبر تا 6 اکتوبر 2010ء صفحہ 1 پر رنگین ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

”دوستو یہاں بھی خطرہ پہلے اپنوں سے ہے“

اس خبر میں عامر لیاقت حسین کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور کچھ اور باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

ٹیلی ویژن پر احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے کا فتویٰ دے کر 13 احمدیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے عامر حسین کو ان امریکن پاکستانیوں نے مدعو کیا جو امریکی جمہوریت کی دی ہوئی نعمتوں سے مستفید ہوتے ہیں مگر اس پر شکر نہیں کرتے۔ امریکی ڈالروں کے ذریعہ پاکستانی حکمرانوں کے ستائے ہوئے مظلوم انسانوں کی مدد کرنے والے آخر کب سوچیں گے کہ جن کے گمراہ کن پراپیگنڈے نے پاکستان تباہ کر دیا اب وہ امریکی پاکستانیوں کے درپے ہیں۔ اخبار نے اس خبر میں مزید یہ لکھا۔ تفصیلات کے لئے آفاق خیالی کے کالم میں پڑھئے اور فیصلہ کیجئے ہم اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے کیسے کیسے خوبصورت مگر اندھے گڑھے اور کنویں کھودنے میں مصروف ہیں۔" (صفحہ اول)

انڈیا پوسٹ نے اپنی 24 ستمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ 23 پر ہماری عیدالفطر کی خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

احمدیہ جماعت نے رمضان کا اختتام منایا

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں ایک ہزار کے قریب مرد و زن علاقہ جات سے عیدالفطر کی تقریب اور اختتام رمضان منانے کے لئے جمع ہوئے۔ اسلام میں رمضان اور عید کے لئے چاند کی تاریخ سے حساب لگایا جاتا ہے اور ہر سال رمضان دس دن پہلے آتا ہے۔

امام شمشاد نے خطبہ عید میں تمام احباب کو خصوصاً امراء کو سادگی اختیار کرنے اور پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ اور دہشت گردی سے متاثرہ افراد کی دل کھول کر مدد کرنے کی اپیل کی۔

امام شمشاد نے بانی اسلام کے حوالہ سے بتایا کہ اس ماہ (رمضان المبارک) شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ تو اب رمضان کے بعد شیطان کو نہ کھولیں یہ ہمارا سب کا کھلا دشمن ہے۔

خطبہ عید کے بعد تمام لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عید مبارک کہتے ہوئے گلے ملے اور سب نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہیں رمضان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ سب کی ریفریشمنٹ سے بھی تواضع کی گئی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی شاعت 30 ستمبر 2010 صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کی ابتداء خاکسار نے واشنگٹن پوسٹ میں ایک خط شائع ہونے کے ساتھ کی ہے۔ جس میں ایک انگریز عیسائی نے لکھا کہ 9/11 کے بعد ہمارے چرچ کی پادری کو امام شمشاد نے قرآن کریم کا تحفہ دیا اور اب جبکہ فلوریڈا میں ایک پادری قرآن کریم کو جلائے جانے کے بارے میں کہہ رہا ہے تو مذہبی رواداری کی مثال قائم کرتے ہوئے ہماری پادری Rev Liz نے یہ قرآن کریم کا تحفہ چرچ کی نوزائیدہ لائبریری کو دے دیا ہے۔ خاکسار نے اس پر ہر دو کا شکریہ بھی ادا کیا (خط لکھنے والے اور پادری صاحبہ کا)

خاکسار ان کا شکریہ ادا کرنے کے ئے ان کے چرچ گیا اس دن 19 ستمبر تاریخ تھی اور اتوار کا دن۔ جب خاکسار چرچ کے اندر داخل ہوا تو پادری صاحبہ اپنا لیکچر دے رہی تھیں۔ (انہیں خاکسار کے آنے کے بارے میں علم نہ تھا) انہوں نے اسی وقت اپنا لیکچر چھوڑا اور خاکسار کا والہانہ استقبال کیا۔ اپنے پوڈیم سے نیچے اتر کر دروازے پر تشریف لائیں اور چرچ کی فرنٹ سیٹ کی کرسیوں پر بٹھایا اور پھر اپنا خطاب شروع کیا اور پھر اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ 9/11 کی خدمات کو بیان کیا اور پھر خاکسار کو پوڈیم پر بلا کر کچھ کہنے کا اظہار کیا۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے انہیں بتایا کہ اسلام سوائے امن، محبت اور پیار اور رواداری کے اور کچھ نہیں ہے۔ ہم جب آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں تو یہ بھی اس بات کی ضمانت دے رہے ہوتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے امن اور محبت کے ضامن ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی کچھ تعلیمات کا ذکر کیا جس پر سامعین نے ادب کے ساتھ تالیاں بھی بجائیں (تالیاں بجانا

یہاں کا کلچر ہے جس سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی بات کو پسند کر رہے ہیں) یہ بھی قرآن کریم کی ہی برکت تھی۔

خاکسار نے اپنے مضمون میں لکھا کہ یہ تمہید صرف اس غرض سے تھی کہ اس وقت اسلام اور قرآن دشمنوں کی زد میں ہے اور اس وقت ہمارا کام ہے کہ اسلام کی کشتی کو بچائیں اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم خود اسلام کی اور قرآن کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کریں اور اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھائیں کہ اسلام ہی سچا، امن والا اور دنیا میں پیار و محبت قائم کرنے والا مذہب ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال قطعاً اس بات کی عکاسی نہیں کرتی کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں اور یہ بھی ان کے عمل سے ثابت نہیں ہو رہا ہے کہ واقعۃً انہیں آنحضرت ﷺ سے محبت بھی ہے کیونکہ جسے محبت ہوتی ہے وہ آپ کے اسوہ پر عمل بھی کرتا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ اب جو کچھ بھی پاکستان میں ہو رہا ہے۔ خدارا بتائیں یہ اسلام کی کون سی تعلیم ہے یا قرآن کی کس تعلیم پر عمل ہو رہا ہے؟ یہ قتل و غارت خواہ شیعوں کے جلوسوں پر ہو، خواہ سنی مساجد میں ہوں، یا احمدیوں کی عبادت گاہوں پر یا بھرے بازاروں میں یا ہوٹلوں میں، یا عیسائیوں کے گرجوں میں یا کسی بھی مذہبی جماعتوں پر بم پھینکنا، گولیاں چلانی، خون ریزی کرنی کہاں کا اسلام ہے؟ ہم اس وجہ سے تمام انسانیت کے لئے دکھی ہیں۔ تمام مذاہب والوں کی طرف سے دکھی دل سے سوال کرتے ہیں اور اپیل کرتے ہیں کہ خدا کے لئے اسلام پر، قرآن پر، محمد رسول اللہ ﷺ پر یہ داغ نہ لگاؤ یہ دھبے لگانے والے دراصل خود اپنا ہی منہ کالا کر رہے ہیں۔ خاکسار نے لکھا کہ سیالکوٹ میں جو سانحہ گزرا کہ دو جوانوں کو مار مار کو ہلاک کر کے ان کی لاشوں کو الٹا لٹکایا۔ بالفرض اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ وہ چور ہی تھے، اسلام کی تعلیم یہ کہاں ہے کہ چوروں سے یہ سلوک کرو؟ اور پھر یہ سلوک تم کرو یہ ساری کارروائی حکومت وقت کا کام ہے اور تفتیش کر کے خود سزا دے۔

امریکہ کے اخبار میں چونکہ یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ اس لئے خاکسار نے لکھا کہ کہا آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ عیسائیوں کی حکومت کے تحت خوش اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں جبکہ

مسلم حکومتوں میں دوسرے غیر مذاہب کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ غیر مذاہب والے، مسلمان حکومتوں میں نہ ہی آزادی سے عبادت بجالا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حقوق لے سکتے ہیں اور احمدیوں کے ساتھ تو یہ امتیازی سلوک 1974ء اور اس کے بعد 1984ء سے ہو رہا ہے احمدی تو پاکستان میں ووٹ دینے کا بھی حق نہیں رکھتے۔

اس کے بعد خاکسار نے درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ''قرآن کریم'' کے بارے میں اشعار تحریر کئے ہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 20 اگست 2010ء کا یہ حوالہ درج کیا جو حضور نے فلوریڈا کے پادری جان ٹیری کی مذموم حرکت کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

جہاں تک چرچ کے متعصبانہ اور معاندانہ حرکت کا تعلق ہے تو یقیناً یہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں دشمنی پیدا کرنے والا ہے اور یورپ میں مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کی ایک مذموم سازش ہے اور یہ بات اس دجالی سازش کا حصہ ہے کہ ان لوگوں کو علم ہو چکا ہے کہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو اشتعال دلا کر خود ان کے اپنے ممالک میں یا جن ممالک میں وہ اقلیت میں ہیں انہیں کمزور کیا جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا اکثر طبقہ جو جہلاء میں سے ہیں اور صرف مولویوں کے فتووں پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہی ملک میں توڑ پھوڑ کرے گا جس کے نتیجہ میں وہ ایک طرف جانی و مالی اعتبار سے کمزور ہوں گے تو دوسری طرف ان کو یہ لکھنے کا بہانہ مل جائے گا کہ اسلام صرف تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس پادری کے اس اقدام کو دنیا کے امن کو برباد کرنے والا قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب اور ان کے بانیان کی عزت و تکریم قائم کی ہے۔''

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 جون 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 51

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت یکم اکتوبر 2010ء صفحہ A9 پر مختصراً ہماری ایک خبر شائع کی ہے کہ
”مسجد میں خواتین کا پروگرام ہو رہا ہے۔ جس میں صرف خواتین ہی شامل ہوں گی۔ اس تقریب کا عنوان ہے، جلسہ سیرت النبی (ﷺ)۔ اس موقعہ پر بانی اسلام کی تعلیم اور اخلاق و سیرت و سوانح پر گفتگو کی جائے گی۔
ہفت روزہ پاکستان ایکسپیریس نے اپنی اشاعت یکم اکتوبر 2010ء پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے اس مضمون کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔
الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 6 اکتوبر 2010ء صفحہ 9 پر اس عنوان سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کو شائع کیا ہے۔ ”اَلْاِیْمَانُ بِالرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاتِّبَاعُ سُنَّتِہٖ“
”رسول کریم محمد ﷺ پر محکم اور کامل ایمان اور آپ کی سنت کی مکمل پیروی۔
مضمون کے ابتدائی حصہ میں احمدی مسلمانوں کے عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے کہ ہم احمدی مسلمان آنحضرت ﷺ کی رسالت، نبوت اور ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں کیونکہ آپ ہی سید ولد آدم ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی کامل پیروی کامل اطاعت اور آپ کے اسوہ پر چلنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جو کچھ بھی قرآن مجید میں بیان ہوا ہے خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ہے یا اخلاق کے بارے میں یا دیگر تعلیمات ہیں اور جو کچھ

آنحضرت ﷺ کے بارے میں بیان ہوا ہے ہمارا ان سب پر ایمان ہے اور یہ بھی ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ آپ ﷺ کی پوری پوری اتباع کے بغیر ہم کوئی مرتبہ روحانیت حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت ﷺ کی جو تعریف و توصیف بیان کی ہے اس کی نظیر کہیں اور نہیں مل سکتی۔ آپ نے اپنی ساری عمر آنحضرت ﷺ کی محبت میں بسر کی ہے اور آپ کے بلند مقام کو بیان کرنے میں صرف کی ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کا عربی میں ترجمہ ہے کہ جو اس طرح شروع ہوتا ہے:

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا ہے یعنی انسان کامل کو وہ ملائکہ میں نہیں تھا......

ایک اور اقتباس بھی دیا گیا ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ

اگر آنحضرت ﷺ ظاہر نہ ہوتے تو دوسرے نبیوں کی صداقت کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی۔

آپ علیہ السلام نے تحریرات میں ہر جہت سے آنحضرت ﷺ کا اکمل، اعلیٰ، اقویٰ اور افضل البشر ہونا ثابت کیا ہے۔ اس لئے آپ نے تحریر کیا کہ سب کو ہمارے محبوب نبی ﷺ کی اتباع کرنی چاہئے کہ آپ سارے جہانوں کے لئے آتے تھے اور اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کرنا چاہئے۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے۔

پاکستان جرنل نے اپنی 8 اکتوبر 2010ء صفحہ 21 پر خاکسار کا ایک مضمون اس عنوان سے شائع کیا ہے ''تاریخ اسلام کا ایک سنہری ورق۔ اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں''

''مسلمان صلح حدیبیہ سے سبق حاصل کریں''

اس مضمون کو خاکسار نے ابتداء میں اسلام، امن اور رواداری کا مذہب سے شروع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف توجہ دلائی ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور اس آیت کریمہ کی طرف قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ گویا اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہم سے محبت کرے تو اس کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔

زبان سے محبت کا دعویٰ کرنے والے تو بے شمار ملیں گے بلکہ کروڑوں کی تعداد میں مل جائیں گے۔
لیکن اصل بات یہ دیکھنی ہوتی ہے کہ دعویٰ کے پیچھے حقیقت کیا ہے؟

ایسے تمام لوگوں کے لئے جو اپنی انانیت کی وجہ سے تکبر و نخوت کی وجہ سے، سب کچھ کر گزرتے ہیں جنہیں موقعہ آنے پر کچھ بھی تو یاد نہیں رہتا کہ کہاں جوش دکھانا ہے اور کہاں عقل سے کام لینا ہے۔
ایک واقعہ تاریخ اسلام سے لکھ رہا ہوں اور وہ واقعہ ہمارے پیارے نبی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ جب آپ ایک رویاء کی بناء پر 1500 صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے تا کہ عمرہ ادا کر سکیں۔ لیکن آپ کو رؤساء مکہ نے مکہ میں داخل ہونے پر روک دیا اور ان کے ساتھ گفت و شنید ہوتی رہی سفیر آتے رہے بات ہوتی رہی۔ بالآخر آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے رؤساء کی طرف بھجوایا مگر کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہ آیا۔ بلکہ یہ بات مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کو جمع کیا اور بیعت رضوان ہوئی۔ کسی ایک شخص نے بھی موت پر بیعت کرنے سے انکار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ یہ خبر غلط نکلی اور حضرت عثمانؓ واپس آگئے۔ اس کے بعد صلح حدیبیہ کی شرائط طے ہو گئی تھیں۔ ان شرائط کی تفصیل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علامہ شبلی نعمانی و علامہ سید سلمان ندوی کی کتاب سے لکھی گئی ہیں۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے دیباچہ تفسیر القرآن سے وہ حصہ نقل کیا گیا ہے جس میں تفصیل یوں درج ہے: حضرت عثمانؓ کے آنے کے بعد مکہ کے ایک رئیس سہیل نامی معاہدہ کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب معاہدہ لکھوانا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خدا کے نام پر یہ شرائط محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سہیل ابن عمرو (قائمقام حکومت مکہ) کے درمیان طے پائی ہیں.........

اس معاہدہ کے وقت دو عجیب باتیں ہوئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرائط طے کرنے کے بعد معاہدہ لکھوانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: "خدا کے نام سے جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے" سہیل نے اس پر اعتراض کیا اور کہا خدا کو تو ہم جانتے ہیں لیکن یہ "بے انتہاء کرم

کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا''ہم نہیں جانتے کون ہے۔ یہ معاہدہ ہمارے اور آپ کے درمیان ہے اور اس میں دونوں کے مذاہب کا احترام ضروری ہے۔ اس پر آپ نے اس کی بات قبول کرلی اور صرف اتنا ہی لکھوایا کہ ''خدا کے نام پر ہم یہ معاہدہ کرتے ہیں'' پھر آپ نے یہ لکھوایا کہ یہ شرائط صلح مکہ والوں اور محمد رسول اللہ کے درمیان ہیں۔ اس پر پھر سہیل نے اعتراض کای اور کہا کہ اگر ہم آپ کو خدا کا رسول مانتے تو آپ کے ساتھ لڑتے کیوں؟ آپ نے اس اس اعتراض کو بھی قبول کرلیا اور بجائے محمد رسول اللہ کے ''محمد بن عبد اللہ'' لکھوایا۔ چونکہ آپ مکہ والوں کی ہر بات مانتے چلے جاتے تھے، صحابہؓ کے دل میں بے انتہاء رنج اور افسوس ہوا اور غصہ سے ان کا خون کھولنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! کیا ہم سچے نہیں؟ آپ نے فرمایاہاں! پھر اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! کیا آپ کو خدا نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کا طواف کریں گے؟ آپ نے فرمایاہاں! اس پر حضرت عمرؓ نے کہا پھر آپ نے یہ معاہدہ آج کیوں کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! خدا تعالیٰ نے مجھے یہ تو فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف امن سے کریں گے مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ ہم اسی سال کریں گے یہ تو میرا اپنا اجتہاد تھا۔ اِسی طرح بعض دوسرے صحابہؓ نے یہ اعتراض کیا کہ یہ اقرار کیوں کرلیا گیا ہے کہ اگر مکہ کے لوگوں میں سے کوئی نوجوان مسلمان ہوا تو اس کے باپ یا ولی کی طرف واپس کردیا جائے گا لیکن جو مسلمان مکہ والوں کی طرف جائے گا اُسے مکہ والے واپس کرنے پر مجبور نہ ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس میں کون سے حرج کی بات ہے ہر شخص جو مسلمان ہوتا ہے وہ اسلام کو سچا سمجھ کر مسلمان ہوتا ہے رسمی اور رواجی طور پر مسلمان نہیں ہوتا۔ ایسا شخص جہاں بھی رہے گا وہ اسلام کی تبلیغ کرے گا اور اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا لیکن جو شخص اسلام سے مرتد ہوتا ہے ہم نے اُسے اپنے اندر رکھ کر کرنا کیا ہے۔ جو شخص ہمارے مذہب کو جھوٹا سمجھ بیٹھا ہے وہ ہمارے لئے کس فائدہ کا موجب ہوسکتا ہے۔ آپ کا یہ جواب ان غلطی خوردہ مسلمانوں کا بھی جواب ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہوتی تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس بات پر اصرار کرتے کہ ہر مرتد واپس کیا جائے تاکہ اُس کو اُس کے جرم کی سزا دی جائے۔ جس وقت یہ معاہدہ لکھ کر ختم ہوا اور اس پر دستخط کر دیئے گئے۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس معاہدہ کی صحت کے پرکھنے کا سامان پیدا کر دیا۔ سہیل جو مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ کر رہا تھا اس کا اپنا بیٹا رسیوں سے جکڑا ہوا اور زخموں سے چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر گرا اور کہا یا رسول اللہ! میں دل سے مسلمان ہوں اور اسلام کی وجہ سے میرا باپ مجھے یہ تکلیفیں دے رہا ہے۔ میرا باپ یہاں آیا تو میں موقع پا کر آپ کے پاس پہنچا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ اس کے باپ نے کہا معاہدہ ہو چکا ہے اور اِس نوجوان کو واپس میرے ساتھ جانا ہو گا۔ ابو جندل کی حالت اُس وقت مسلمانوں کے سامنے تھی وہ اپنے ایک بھائی کو جو اپنے باپ کے ہاتھوں سے اِس قدر ظلم برداشت کر رہا تھا واپس جانا دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اُنہوں نے تلواریں میانوں سے نکال لیں اور اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ وہ مر جائیں گے مگر اپنے بھائی کو اس تکلیف کے مقام پر پھر جانے نہیں دیں گے۔ خود ابو جندل نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ میری حالت کو دیکھتے ہیں کیا آپ اس بات کو گوارا کریں گے کہ پھر مجھے اِن ظالموں کے سپرد کر دیں تاکہ پہلے سے بھی زیادہ مجھ پر ظلم توڑیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے رسول معاہدے نہیں توڑا کرتے۔ ابو جندل! ہم معاہدہ کر چکے ہیں تم اب صبر سے کام لو اور خدا پر توکل کرو وہ تمہارے لیے اور تمہارے جیسے اور نوجوانوں کے لئے خود ہی بچنے کی کوئی راہ پیدا کر دے گا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن 309-311)

یہ شرائط تھیں صلح حدیبیہ کی۔ ان شرائط کے ایک ایک لفظ سے آنحضرت ﷺ کی عظمت اور آپ کے بلند اخلاق اور اعلیٰ ہمت، صبر اور توکل کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کی کس قدر عاجزی و انکساری ہے کہ ان کے کہنے پر خود لفظ رسول اللہ مٹا دیتے ہیں اور معاہدہ میں صرف محمد بن عبد اللہ لکھوا دیتے ہیں۔ اس سے تمام ایسے لوگوں کے سرنگوں ہو جانے چاہئیں جو چھوٹی چھوٹی

باتوں میں تکبر، نخوت، خود پسندی، غرور اور اپنی بڑائی سے کام لیتے نہیں تھکتے؟ آپ نے یہ سب کچھ امن، محبت بھائی چارے اور ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔

خاکسار نے ایک واقعہ لکھا کہ نیویارک میں گراؤنڈ زیرو پر اسلامی سینٹر بنانے کے بارے میں سارے ملک میں ایک تضاد سا نظر آرہا ہے۔ ہم اس کے بنائے جانے کے حق میں ہیں کہ ضرور بننا چاہئے۔ وہاں پر اسلامک سنٹر بنے یا مسجد بنے۔ اچھی بات ہے! لیکن اس کے بننے سے پہلے وہاں پر زمین ہموار کرنے کا پروگرام بنانا چاہئے تھا (یعنی لوکل لوگوں سے مل کر بتائیں کہ ہم مسلمان ہیں اور امن پسند ہیں وغیرہ)

یہ تو ان مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ امریکہ جیسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مذہبی آزادی ہے۔ ذرا سوچ کر دیکھیں کہ کیا کسی عیسائی کو مسلمان کسی ایسی جگہ اپنے ملک میں ان کی عبادت گاہ بنانے کی اجازت دیں گے۔

میرے خیال میں تو ہرگز نہیں بلکہ بموں سے سب کو اڑا دیں گے اور مزید مشکلات کھڑی کر دیں گے کیونکہ کوئی لیڈر شپ نہیں ہے اور کوئی قانون نہیں ہے۔

خاکسار نے آخر میں لکھا کہ پس مسجد کو امن کی جگہ بنائیں۔ اگر مسجد بنانے سے لوگوں کا سکون خراب ہو اور وہ اسے پسند نہ کریں تو بلاوجہ سکون خراب کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام زمین کو مسجد بنا دیا ہے۔ پس وہاں نہیں تو کسی اور جگہ بنا لی جائے اگر مقصد صرف مسجد بنانا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 8 اکتوبر 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''مسلمان صلح حدیبیہ سے سبق حاصل کریں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 8 تا 14 اکتوبر 2010ء صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”مسلمان صلح حدیبیہ سے سبق حاصل کریں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت یکم اکتوبر تا 7 اکتوبر 2010ء صفحہ 14 پر پورے صفحہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 20 اگست 2010ء کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کی ہیڈ لائن یہ دی گئی ہے۔

”قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ دنیا میں رحمت تقسیم کرنے کے لئے آئے تھے نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کے لئے اور نہ کہ معصوموں کی جانوں سے بے رحمانہ طور پر کھیلنے کے لئے۔“

ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کے لئے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بھرپور کوشش کرے۔

حضور نے فرمایا: آپ ﷺ اللہ کے وہ پیارے رسول ہیں جو تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے اور اب تا قیامت اور کوئی نبی شرعی کتاب والا نہیں آسکتا اور قرآن کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آپ ﷺ تمام انسانوں کے لئے تا قیامت نبی ہیں۔ فرمایا: کاش آج کے شدت پسند ملاؤں اور اپنے زعم میں عالم کہلانے والوں کو بھی یہ پتہ لگ جائے جو مذہبی جُبّہ پوش ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ دنیا میں رحمت تقسیم کرنے کے لئے آئے تھے نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کے لئے...... مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم (البقرہ:184) اور ہدایت سے پُر کتاب کو اپنے سامنے رکھیں کہ یہ راہنما ہے۔

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے یہ بھی کہا کہ سب سے پہلے مسلمان کے عمل ہونے چاہئیں جسے دنیا دیکھ سکے اور یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آج مسلمانوں کے عمل ہی ہیں جو مخالفین اسلام کو موقعہ دے رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم اور اس کی تعلم پر اعتراض کریں۔ فرمایا

آجکل قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے جس نے ایک ظالمانہ کام کا پروگرام بنایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو اعتراضات اس چرچ نے کئے ہیں انتہائی لغو اور بودے اور بے ہودہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا: کہ ہم بھی بائبل پر بہت سے اعتراضات کر سکتے ہیں لیکن ہمارا کام نہیں ہے کہ فساد پیدا کریں۔ علمی بحث اور اعتراض کا حق ہر ایک کو حاصل ہے اور ہم علمی بحث کرتے ہیں یہ حق کسی مسلمان کا نہیں کہ ان باتوں کی وجہ سے یا بعض جگہ اس میں توحید کے خلاف ہے مسلمان بائبل کو جلانا شروع کر دیں۔

جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو مبعوث فرمایا ہے اس نے اس تعلیم کو اس عظمت سے ظاہر فرمایا کہ جو بندے کو خدا بنانے والے تھے۔ انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والوں سے مذہبی بحث نہ کرو۔ آپؑ نے بائبل سے ہی ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے نہیں۔

آپ نے فرمایا جب انسان شکست خوردہ ہو جائے اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کے پاس اس کے علاوہ چارہ نہیں ہوتا کہ شدت پسندی پر اتر آئے اور یہی یہ چرچ کر رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ شدت پسندی کی تعلیم یہ چرچ دے رہا ہے یا مسلمان......؟ یہ چرچ تو اپنی تعلیم پر بھی عمل نہیں کر رہا جو ان کی اپنی تعلیم بائبل سے ہے۔ بہت سے عیسائی چرچوں نے بھی اس چرچ کی ظالمانہ کوشش کی مذمت کی ہے۔ فرمایا کہ امریکہ کی جماعت کو میں نے کہا کہ ایک مہم کی صورت میں اس پر کام کریں۔ دنیا کی باقی جماعتوں کو بھی اس طرح کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ جو وہ اپنا رہے ہیں یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے، اس سے کینوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی۔ قرآن کریم تو ہر نبی کی عزت کرتا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 جون 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط52

ایک ضروری نوٹ اور قابل ذکر

امریکہ میں اردو دان اور پاکستان کمیونٹی میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کی اشاعت

امریکہ میں نیویارک سے پاکستانی اردو اخبارات ایک کثیر تعداد میں اشاعت ہوتے ہیں۔ نیویارک کے علاوہ شکاگو، ہیوسٹن، لاس اینجلس اور سان فرانسسکو سے بھی کئی اخبارات نکلتے ہیں۔ خاکسار مکرم ملک عبد القدیر صاحب کی مدد سے (جو ان دنوں سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی تھے) ہر منگل کے الفضل سے حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ دوبارہ اردو میں کمپوز کر کے ان تمام اخبارات کو بھجواتا۔ جس سے دو فائدے مد نظر ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ پاکستانی کمیونٹی کے افراد کو ان شہروں میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی آواز پہنچ جائے۔ کیونکہ آئے دن پاکستان اور یہاں کے بعض اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور آپ جو راہنمائی فرمارہے ہیں کے بارے میں یہ اپنے اخبارات میں غلط فہمی پھیلا رہے ہوتے ہیں اور اس طرح یہی چاہتے ہیں کہ انہیں صحیح بات کا علم ہو جائے۔ دوسرے اگر وہ شائع نہ کریں تب بھی ایڈیٹر کی نظر سے یہ تحریرات گزریں گی تو ہو سکتا ہے کہ ان کے دل بدل جائیں اور یہ اپنی اوچھی حرکات سے باز آجائیں اور غلط فہمیاں جو احمدیت کے بارے میں وہ پھیلاتے ہیں اس میں کمی کر دیں کیونکہ یہ زمانہ قلم کا زمانہ ہے۔ مخالف کی باتوں کا جواب تحریر سے دینے کا زمانہ ہے۔

اور پھر اگر یہ شائع کر دیں تو پاکستان کی کمیونٹی پڑھے گی اور اس کے شکوک وشبہات دور ہوں گے اور احمدیت کی تعلیم سے انہیں آگاہی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہو بھی رہا ہے کیونکہ لوگ

انہیں پڑھنے کے بعد ہمیں فون کرتے ہیں اور مزید سوالات کرتے ہیں اور ان کے شکوک کا ازالہ کرنے کی پوری پوری کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے کی جاتی ہے اور اکثریت فون کرنے والوں کی پھر ایسی ہوتی ہے جو اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ واقعۃً یہی اسلامی تعلیم ہے جو آپ کے خلیفہ بیان کرتے ہیں۔

دو اخبارات پاکستان ایکسپریس اور نیویارک عوام حضور کے خطبہ کا خلاصہ ایک ایک پورے صفحہ کا شائع کرتے رہے ہیں۔ شروع شروع میں ان کی سخت مخالفت بھی ہوئی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

الاخبار نے اپنی اشاعت 6 اکتوبر 2010 صفحہ 23 پر ہماری اس عنوان سے خبر شائع کی۔

”عیسائیوں کی کلیئر مونٹ متحدہ چرچ، اسلامی ہمسایوں کے ساتھ کھڑی ہے۔“

کلیئر مونٹ کیلیفورنیا

عیسائیوں کی کلیئر مونٹ متحدہ چرچ (CUCC) اب قرآن کی قابلِ فخر مالک ہے۔ یہ اسلامی مقدس کتاب مسجد بیت الحمید چینو کے امام شمشاد ناصر نے پیش کی اور CVCC سے پاسٹر راب پاٹن نے قبول کی۔ پچھلے اتوار، 12 ستمبر کے مجمع میں، یہ پیشکش امام ناصر صاحب کے مجمع سے مہمانی خطاب کا حصہ تھی۔

میں اور میرے بہت سے ساتھی اس سے بہت مایوس ہوئے ہیں اور نہ صرف مایوس ہوئے ہیں بلکہ ان کی ان بیان بازیوں سے غصہ میں ہیں اور دیگر بے ہودہ امور سے جو اس ملک میں ہو رہی ہیں۔

اور بلکہ ہمارے اپنے ہی پچھلے صحن میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں نے بتایا کہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہلانے والے لوگوں کو کہ پاسٹر پاٹن نے کہا کہ ”حضرت عیسیٰؑ نے کبھی بھی خوف کو حکمتِ عملی کے طور پر استعمال نہیں کیا اور حضرت عیسیٰؑ نے جبر کی کبھی بھی تحریک نہیں کی۔

حضرت عیسیٰؑ (جن کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں) نے کبھی بھی نفرت کو نہیں اپنایا اور نہ ہی فساد کو ایمان کا ذریعہ بنایا ہے۔

امام ناصر صاحب نے عربی میں قرآن پڑھا اور پھر اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا اور پھر خطاب کیا۔ مسجد میں ان کے ساتھ، ان کی جماعت کے درجنوں افراد بھی تھے۔

امام ناصر صاحب نے مزید کہا ”ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم عیسائی اور مسلمان یہاں موجود ہیں“ پھر انہوں نے توجہ دلائی کہ اگر کوئی مسلمان امن کے لئے کھڑا نہیں ہوتا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ ہم جو چاہیں دعویٰ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے عمل کو ہمارے الفاظ کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے اندر بھی اختلافات ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اگر مجھے آپ سے اختلاف ہے تو مجھے آپ کی کتاب جلا دینی چاہیئے۔

امام شمشاد کا دورہ صرف CUCC کی ان تقریبات کا حصہ تھا جو پچھلے ہفتہ کو ہوئی تھیں۔

امن اور دوستی کی اس walk میں پچھلے اتوار کی شام 5 بجے مختلف مذاہب والوں نے حصہ لیا۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ اور یکجہتی کو ظاہر کرنے کے لئے۔

اس سے پہلے پچھلے جمعہ کو امام شمشاد نے اپنی مسجد میں رمضان کے روزہ کی افطاری پر CUCC چرچ کو مدعو کیا تھا۔ پاسٹر پاٹن اور دوسرے ممبران اس میں شامل ہوئے تھے۔

پچھلے ہفتہ کا آخر، دہشت گردی کے عمل کی یاد دلاتا ہے۔ جس سے بے اعتمادی اور نفرت بڑھتی ہے۔ پاٹن نے کہا ”ہمارا خیال ہے کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس قسم کی سرگرمیوں میں شامل رکھیں جس سے اعتماد اور پیار بڑھے۔“

عیسائیوں کی متحدہ کلیئر مونٹ چرچ ایک ایسا عام چرچ ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ تمام لوگ اکٹھے ہیں۔ جس میں تمام لوگ، نسل، اخلاقی، ہر عمل، ہر جنس کے لوگ بلا امتیاز و تفریق سب کو خوش آمدید کرتا ہے۔

اردو نیوز یو ایس اے نے اپنی اشاعت 13 اکتوبر تا 19 اکتوبر 2010ء صفحہ 6 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”مسلمان صلح حدیبیہ سے سبق حاصل کریں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ گزشتہ دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

الانتشار العربی نے اپنے عربی سیکشن کی اشاعت 14 اکتوبر 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 21 مئی 2010ء مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا۔ جس کا عنوان اخبار نے یہ دیا۔

انبیاء علیہم السلام کے راستے میں تکالیف اور دشمنیوں کا سامنا

اخبار نے لکھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 32 تلاوت کی اور بتایا کہ جب دنیا میں انبیاء آتے ہیں تو انبیاء اور ان کی جماعتوں سے یہ سلوک ہوتا ہے کہ ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں قرآن کریم نے اس بات کا نقشہ کھینچا ہے۔

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ مخالفتیں مجرموں کا کام ہے۔ دشمنان دین ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ نبی کے پیغام کی مخالفت کریں لیکن یہ مخالفتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتے۔ آخر کار انبیاء ہی جیتا کرتے ہیں اور مخالفین اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنتے ہیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے صحابہ کی تکالیف کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا کہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر ہر قسم کی تکلیف اور ایذا روا رکھا گیا۔ تاریخ میں بڑے دردناک واقعات ہیں ایک واقعہ حضرت عمار اور ان کے والد یاسر اور والدہ سمیّہ کا آتا ہے جن پر بے انتہاء ظلم کیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ان کو تکلیف دی جارہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا اے آل یاسر! صبر کرتے رہو۔ تمہارے صبر پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ یاسر تو اسی وقت ان تکالیف سے شہید ہو گئے۔ حضرت سمیّہ کو ابوجہل نے نیزہ مارا جو ان کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لگا اور انہوں نے بھی وہیں تڑپتے تڑپتے جان دے دی! ان تکالیف پر

پھر بعض مسلمان صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اور آخر کار پھر صحابہ نے مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی۔

پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام مدینہ میں پھیلا۔ پس مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہئے یہی مخالفت برسوں بعد کھاد کا کام دیتی ہے اور اس سے ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان آیت 31 میں فرماتا ہے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت خود قرآن کریم کی تعلیم کو بھلا دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو بھی تسلی دلائی ہے کہ خدا اور قرآن کے نام پر جو تمہاری مخالفتیں کی جارہی ہیں یہ قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں لیکن فکر کی بات نہیں۔ انبیاء سے یہی سلوک ہوتا آیا ہے اور وہ تمہارا نصیر اور مددگار ہے۔

الامام مرزا مسرور احمد نے قرآن کریم کی آیت (النساء:95) بھی پڑھی کہ جو تم پر سلام بھیجے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔

آج کل پاکستان کے لوگ نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر مسلمانوں نے احمدیوں کو تکلیفیں دینا عین خدمتِ اسلام سمجھا ہوا ہے لیکن یہ سب مخالفیں ایک دن ان مخالفین پر ہی لوٹائی جائیں گی۔

احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور قرآن پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہوئے نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حقیقی مومن ہیں کیونکہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھی سلام پہنچایا ہے اور ان کی جماعت میں شامل ہیں۔

فرمایا: پاکستان میں آج کل مخالفت زوروں پر ہے، پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی باہر کے احمدی دعا کریں اور پاکستانی احمدیوں کو بھی میں دعا کے لئے یاددہانی کراتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی بقا بھی احمدیوں کی دعاؤں میں ہے۔ نام نہاد علماء نے کفر کے فتوؤں سے اس طرح عوام الناس کی عقلیں چکرا دی ہیں کہ ان کی عقل بالکل ہی مار دی ہے۔

الامام مرزا مسرور احمد نے ایک حوالہ سے کہ احمدیوں کو قتل کیا جارہا ہے اس پر قرآن کریم کی آیت (النساء:94) پڑھی کہ جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ شہیدوں کے بارے میں فرماتا ہے (ال عمران:170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے۔

پس شہیدوں کے لئے تو اخروی نعمتوں کا فیضان جاری ہے اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ہمیشہ کی زندگی ان کا مقدر بن گئی ہے لیکن مخالفین کے بارے میں فرماتا ہے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعہ:83) کہ اپنا حصہ رزق تم نے صرف جھٹلانا بنالیا ہے۔ تم مولویوں کی روٹی بھی اسی لئے ہے اور سیاستدانوں کی بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کی جائے۔

گویا یہ ان کا رزق بن گیا ہے اور حقیقی رازق کو وہ بھول چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں بلکہ میں اسکے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اس (یعنی خدا) کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور اس کے کلام کا جلال ظاہر کروں، مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پرواہ۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے“

حضور نے فرمایا کہ پس کیا ایسے شخص کے بارے میں یہ بے ہودہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ وہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سمجھتا ہے اور اس کا مقام آنحضرت ﷺ سے اونچا ہے؟ ہم ہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے حقیقی معانی کو سمجھنے والے ہیں۔ ہم ہیں جو آنحضرت ﷺ کے مقام ختم نبوت کو سمجھنے والے ہیں۔

وقتاً فوقتاً احمدیوں پر الزام تراشی کرتے ہوئے ہمارے خلاف جو نام نہاد علماء مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان حقائق کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ دیکھیں اور پرکھیں۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے، احمدی اپنی جانوں کو تو قربان کر سکتے ہیں لیکن کبھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حقیقی معنی سمجھ کر پھر اس سے منہ نہیں موڑ سکتے یہ جو کلمے مٹائے جاتے ہیں، یہ جو کلمے کی حفاظت کے نام پر احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے، شہید کیا جاتا ہے، یہی کلمہ مرنے کے بعد ہمارے حق میں گواہی دے گا کہ یہی حقیقی کلمہ گو ہیں۔ پس ہم خوش قسمت ہیں جنہیں یہ خوشخبری دی گئی ہے۔

ہفت روزہ یو ایس اردو نیوز نے اپنی اشاعت 20 تا 26 اکتوبر 20101ء صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''تاریخ اسلام کا ایک سنہری ورق۔ اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں، مسلمان صلح حدیبیہ سے سبق حاصل کریں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ مضمون اس سے قبل دیگر اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے اور نفس مضمون وہی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 15 تا 21 اکتوبر 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''دائرہ اسلام سے خارج'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔

اس مضمون میں خاکسار نے لکھا:

''قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا'' یہ شہ سرخی یا ہیڈ لائن مشرق اخبار کی ہے جس میں 1974ء میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور اس قسم کی شہ سرخیوں سے باقی اخبارات نے بھی خبریں شائع کیں۔ اس ہیڈ لائن کے نیچے اخبار نے مزید لکھا:

''آئین اور قانون کی رو سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد ہر شکل اور ہر معنی میں نبوت کے دعوے دار اور اسے پیغمبر یا مصلح ماننے والے افراد غیر مسلم ہیں۔''

احمدیوں کو کیوں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا کیونکہ احمدی حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود تشریف لا چکے ہیں۔ آیئے اس خبر کے تناظر میں کچھ مزید باتوں کی تشریح کریں۔

اس قانون کی رو سے جو قومی اسمبلی پاکستان نے 1974ء میں متفقہ طور پر منظور کیا اب حضرت عیسیٰ تشریف نہیں لا سکتے اور نہ ہی امام مہدی کیونکہ قانون کی رو سے کوئی مصلح یا ریفارمر اب نہیں آسکتا۔

اس آئین اور قانون کی رو سے حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے قائل بھی غیر مسلم قرار پا گئے۔

اس قانون کی رو سے بالفرض اگر حضرت عیسیٰ کسی اور ملک میں بھی تشریف لے آئیں تو وہ پاکستان میں نہیں آجاسکتے۔ کم از کم وہ پاکستان اور سعودی عرب کا دورہ نہ کر سکیں گے۔

سب سے ضروری بات سمجھنے والی یہ ہے کہ قادیانیوں کو جو غیر مسلم قرار دیا گیا وہ مذہب یا قرآن یا حدیث کی رو سے غیر مسلم قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اسمبلی تو ایک سیاسی اسمبلی ہے سب لوگ سیاستدان تھے۔ سیاسی حضرات کا علم قرآن وحدیث کے بارے میں کتنا پختہ ہوتا ہے یہ تو سبھی جانتے ہیں اور وہ خود کس قدر قرآن و سنت کے عامل ہوتے ہیں یہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ جنہیں اس بات کا اختیار تھا کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کریں۔

پھر ایک اور دیکھنے اور سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اس اسمبلی کی شرعی حیثیت کیا تھی۔ کیا اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرے۔

اگر حضرت عیسیٰ اب کہیں آبھی جائیں تو وہ پاکسانیوں کو کم از کم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ورنہ انہیں سزا ملے گی۔

اگر یہ بات ہے تو پھر اب مسلمان حضرت عیسیٰ کی آمد کا انتظار چھوڑ دیں۔ کیونکہ وہ کس ''مقام'' اور ''شان'' میں آئیں گے۔ نبی، مصلح، ریفارمر ہوں گے یا نہیں؟

اگر نبی ہوں گے تو پھر آنحضرتؐ کے بعد نبی کیسا؟

اس کے بعد خاکسار نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں آپ کا جو مقام ہے وہ قرآن کریم سے لکھا ہے۔ مثلاً یہ کہ آپؑ یہودیوں (بنی اسرائیل) کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اب قرآن تو کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے رسول ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو اسلام سکھائیں گے۔

یہ خصوصیت صرف آنحضرت کو ہے کہ آپ سب دنیا کی طرف آئے اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں قرآن کریم نے بتایا کہ وہ صرف اور صرف یہودیوں کے لئے ہیں۔

پھر احمدی تو قرآن کریم سے یہ بات مانتے ہیں کہ ضرت عیسیٰ اس جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے۔ نہ ہی قرآن کریم سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ 2 ہزار سال سے آسمان پر بیٹھے ہیں۔

اس کے بعد خاکسار نے چند مزید قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ جہاں تک عقیدے کا تعلق ہے اب (دیگر مسلمان) بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ اور حضرت امام مہدی نے آنا ہے۔ ہم احمدی مسلمان بھی یہی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس نے آنا تھا وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آچکا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ حیرت کی بات ہے کہ جو عقیدہ آپ رکھیں وہ ٹھیک ہے اور وہی عقیدہ احمدی رکھیں تو غلط۔ آپ کا یہ عجیب پیمانہ ہے۔ خاکسار نے حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر کر کے یہ شعر بھی درج کیا ہے۔

غیرت کی جا ہے عیسیٰ ہو زندہ آسمان پر
مدفون ہو زمین میں شاہ جہاں ہمارا

اس کے بعد خاکسار نے تذکرۃ الشہادتین سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ بھی درج کیا ہے۔

”اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا“.........

اس حوالہ کے بعد خاکسار نے لکھا کہ پس ہم قرآن مجید کو ماننے والے ہیں، ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین ماننے والے ہیں۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت کی طرف سے احمدیوں کے مسلمان ہونے کا لائسنس یا سرٹیفیکیٹ نہیں چاہئے۔ اگر آپ کو اپنے لئے چاہئے تو مبارک ہو۔ اصل تو خدا کی نگاہ میں مسلمان بننا ہے نہ کہ لوگوں کی نگاہ میں۔

اس وقت جو احمدیوں کے خلاف دہشت گردی ہو رہی ہے وہ بھی اس 1974ء کے قانون کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ''مسیح ہندوستان میں''، ''راز حقیقت'' اور ''ازالہ اوہام'' کے نام لکھے ہیں کہ ان کا مطالعہ کریں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 جولائی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 53

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر کی 21 اکتوبر 2010ء کی اشاعت میں ہمارا ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس کا عنوان ایک سوال ہے کہ ''اگر حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو پھر کیا ہو گا؟ اور جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ لکھی گئی ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ واقعہ صلیب کے بعد آپ نے ہجرت کی اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کیا ہے۔ اور درج ذیل کتب کا حوالہ دیا ہے کہ پڑھیں۔
''مسیح ہندوستان میں''''حضرت عیسیٰ اپنی گم شدہ بھیڑوں میں''، ''حضرت عیسیٰ کہاں فوت ہوئے ہیں؟''
مزید معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ مسجد کا ایڈریس فون نمبر دیا گیا ہے اور مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی۔ اور اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے ہفتہ وار ریڈیو پروگرام کو بھی سنیں۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت یکم نومبر 2010ء صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2010ء کا خلاصہ حضورانور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس خطبہ میں حضور نے انبیاء علیہم السلام کی مخالفتوں اور پھر ان کی تائیدات الٰہی اور کامیابی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس خطبہ کا خلاصہ اس سے قبل الاخبار کا حوالہ سے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 5 نومبر 2010ء صفحہ B35 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے: ''چینو کے مذہبی لیڈرز اکٹھے ہوئے ہیں'' یہ خبر اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔ جس میں جان ٹیری کے ''قرآن کریم'' جلانے کے بارے میں تمام مذہبی لیڈروں نے مذمت کی ہے۔ یہ میٹنگ مسجد بیت الحمید میں منعقد ہوئی تھی اور 50 سے زائد مذہبی لیڈر اس میں شامل ہوئے تھے۔ ہر ایک نے پادری جان ٹیری کی مذمت کی۔

ہفت روزہ ایشیا ٹریبون

ہفت روزہ ایشیا ٹریبون نے اپنی اشاعت 5 تا 11 نومبر 2010ء صفحہ 2 پر 9 رنگین تصاویر کے ساتھ انگریزی سیکشن میں ہماری اس عنوان سے خبر شائع کی۔

''امن کا پیغام''''مسلمان امن کے لئے ہیں''۔ یہ پیغام کھلے عام اور وضاحت کے ساتھ ساؤتھ کیلی فورنیا میں پہنچایا گیا۔ امام شمشاد کہتے ہیں کہ ہمارا ماٹو یہ ہے:

محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں

مسجد بیت الحمید کے لوگوں نے علاقہ کے فائر سٹیشن میں ایک منعقدہ تقریب میں اس پیغام کو عام کیا کہ مسلمان امن کے لئے ہیں۔ اسلام کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ یہ پیغام جماعت احمدیہ کی ان کوششوں میں سے ایک ہے جو سارے ملک میں احمدیہ جماعت کر رہی ہے تا کہ لوگوں کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کی جاسکیں۔ اس کے علاوہ احمدیہ جماعت نے اس پیغام کو ایک اور تقریب جو (CAIR) کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشن منعقد کیا تھا۔ اس تقریب میں تقریباً 2 ہزار لوگ شامل ہوئے تھے۔ اس سے قبل فائر سٹیشن کی تقریب میں بھی علاقہ کے 200 لوگ شامل ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ علاقہ میں Upland میں بھی اسی قسم کی ایک تقریب منعقد ہوئی تھی۔

یہاں پر بھی ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں امام شمشاد نے قرآنی دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح کیا تھا۔ اس تقریب میں Upland کے حکومتی آفیسرز اور مذہبی شخصیات نے بھی شرکت کی تھی۔ امام شمشاد نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور امن کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں۔ اخبار نے لکھا:

امام شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ یہ یقین رکھتی ہے کہ اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف ہے۔ اور ''ریڈیو پروگرام'' کے حوالہ سے بھی اخبار نے لکھا ہے کہ آپ یہ پروگرام اسلام کے بارے میں ریڈیو پر ہفتہ وار سن سکتے ہیں۔

اخبار نے خبر کے آخر میں ہماری ویب سائٹ خاکسار کا فون نمبر اور نام بھی لکھا ہے۔

تصاویر میں خاکسار ایک تصویر میں تقریر کر رہا ہے۔ ایک تصویر میں دوسری میٹنگ میں Muslim for Peace کا پمفلٹ دکھا رہا ہے۔ باقی سات تصاویر میں خاکسار دیگر مہمانوں (حکومت۔ مذہبی) لیڈروں کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے یا ان کے سوالوں کے جواب دے رہا ہے یا انہیں پمفلٹ اور لٹریچر دے رہا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 5 نومبر 2010ء صفحہ B-30 پر ہماری ایک تصویر کے ساتھ عید الفطر کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں عید کے موقع پر سامعین بیٹھے ہیں اور خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ عید کی خبر قریباً وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکی ہے۔ اخبار نے لکھا کہ قریباً ایک ہزار احمدی لوگ دور و نزدیک سے عید کی نماز کے لئے مسجد بیت الحمید میں جمع ہوئے اور عید کی تقریب میں شامل ہوئے۔

دی سن

دی سن نے 14 نومبر 2010ء صفحہ اول پر ایک خبر شائع کی ہے جس کی شہ سرخی یہ ہے۔

"مسجد بنانے کی جگہ کا فیصلہ"

گراؤنڈ زیرو۔ نیویارک میں جہاں پر ورلڈ ٹریڈ سینٹر کو جہاز کے ذریعہ اڑایا گیا تھا اور 3 ہزار سے زائد جانیں لقمہ اجل بنی تھیں کے نزدیک مسجد بنانے کا فیصلہ ہونا تھا۔ اس خبر پر اخبار نے لوگوں کی رائے اور تبصرہ اپنی خبر میں شائع کیا تھا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ کچھ مذہبی لیڈروں نے کہا کہ اس جگہ مسجد نہیں بنانی چاہئے۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے حال ہی میں ایک مضمون اس پر لکھا اور جو پاکستان کے اکثر اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ یہاں پر جو مسجد کی جگہ پر پوز ہے تو مسجد ضرور بننی چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ میں سب مسلمان اور دیگر مذاہب آزادانہ اپنے مذہب پر عمل اور اپنی عبادات بجالا سکتے ہیں لیکن اس قسم کی مذہبی آزادی اسلامی ممالک میں دیکھنے میں نہیں آتی۔

امام شمشاد سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا اسلامی ممالک کسی عیسائی کو اپنے ملک میں چرچ بنانے کی اجازت دیں گے اور انہیں مذہبی آزادی دیں گے تو انہوں نے کہا کہ یہ بہت مشکل ہے بلکہ اس کے برعکس وہ تو چرچ کو توڑ پھوڑ دیں گے۔ یہ اس کے بنانے میں بہت ساری رکاوٹیں اور مشکلات کھڑی کریں گے۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ ہم اس سوسائٹی میں رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کے جذبات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ امام شمشاد نے کہا مسجد تو امن کی جگہ ہے۔ امن کی جگہ ایسی نہ ہو جو دوسروں کا امن ختم کرے۔ ہمیں اپنی خواہشات کی قربانی کرنی چاہئے اور امن کو ہر حال میں ترجیح دینی چاہئے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 نومبر 2010ء صفحہ 11 پر 3 تصاویر کے ساتھ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر سامعین اجتماع کی ہے۔ دوسری تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر امریکہ، صدر مجلس انصار اللہ ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب، مشنری انچارج نسیم مہدی صاحب سٹیج پر بیٹھے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار ایفروامریکن بھائیوں کے ساتھ ہے۔

خبر کی تفصیل یہ ہے کہ مجلس انصار اللہ یو ایس اے کا سالانہ اجتماع مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں ہوا۔ جس میں امریکہ کی مختلف ریاستوں سے انصار نے شرکت کی۔ مشنری انچارج نسیم مہدی صاحب نے اختتامی تقریب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

امام مسجد بیت الحمید شمشاد ناصر نے تربیت کے موضوع پر تلقین عمل کا پروگرام کیا۔ انہوں نے انصار کو خلافت احمدیہ کے ساتھ وفاداری، محبت اور اطاعت کے کامل نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلائی۔

امام شمشاد نے انصار کو یہ بھی بتایا کہ وہ اپنی اولادوں کی بہترین تربیت کریں اور اپنی اولادوں میں بھی خلافت کی اہمیت کو بار بار بیان کریں۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے انصار کو امریکہ میں مساجد بنانے اور ان کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مجلس انصار اللہ کے اجتماع میں علمی، ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 5 نومبر 2010ء صفحہ 5 پر مندرجہ بالا خبر مجلس انصار اللہ یو ایس اے کے سالانہ اجتماع کی خبر شائع کی۔ خبر کی تفصیل وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

چینو چیمپئن

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 6 تا 12 نومبر 2010ء صفحہ B5 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری مختصر خبر شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے Muslims for Peace :۔

"مسلمان امن کے لئے" تصویر میں خاکسار مہمانان کرام سے مل کر انہیں Muslims for Peace کے پمفلٹ تقسیم کر رہا ہے۔

خبر میں بھی یہی لکھا ہے کہ امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد ناصر اپ لینڈ فائر سٹیشن میں منعقدہ تقریب میں مہمانوں کو پمفلٹ دے رہے ہیں جس میں امن کا پیغام ہے۔ اس تقریب میں 200 لوگ شامل ہوئے تھے۔

الاخبار

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 11 نومبر 2010ء صفحہ 21 کی اشاعت میں 3 تصاویر کے ساتھ ہماری اس عنوان سے خبر شائع کی ہے۔

"امن کا پیغام" امن کا پیغام وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ایک تصویر میں خاکسار تقریر کے دوران Muslims for Peace کا پمفلٹ دکھا رہا ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار مہمانوں کے ساتھ مل رہا ہے۔ ایک تصویر میں پمفلٹ دے رہا ہے۔

خبر کی تفصیل وہی ہے جو اس سے قبل اوپر گزر چکی ہے۔

فائر سٹیشن پر دعائیہ تقریب کا اہتمام جس میں 200 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ خاکسار نے قرآن کریم کی سورۃ فاتحہ اور آنحضرت ﷺ کی دعائیں پڑھیں اور امن کا پیغام سب کو دیا۔ اخبار نے شہ سرخی کے فوراً بعد خاکسار کا یہ بیان بھی لکھا کہ:

ہم وہ مسلمان ہیں جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور ہمارا نصب العین "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔

الاخبار

الاخبار نے اپنی 11 نومبر 2010ء کی اشاعت صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ حضور کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے امام مرزا مسرور احمد نے قرآن کریم کی 2 آیات تلاوت کیں۔ القصص 84 اور النمل 15۔

فرمایا ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو فساد اور برائی سے بچتے ہیں اور دوسرے وہ جو ظلم اور فساد کرنے والے ہیں اور متکبر لوگ ہیں۔ یہ شیطان کے بندے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق اپنے بد انجام کو پہنچنے والے ہیں۔

ہمارے لئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور اسوہ ہیں جو کہ محسن انسانیت تھے اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم انسانیت کی ہر رنگ میں خدمت کریں۔ کسی اجر کے حصول کے لئے نہ کسی انعام کے حصول کی خاطر بلکہ محض اور محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر۔

پاکستان اکثریت مسلمان ملک ہے یہ ملک ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں یرغمال بن چکا ہے جنہیں خدا تعالیٰ کے احکامات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وہ یہ کرتے نہیں اور جن باتوں سے اللہ نے روکا ہے یہ لوگ وہ باتیں عام طور پر کر رہے ہیں اور ایسا طبقہ سیاست دانوں کے سروں پر بھی سوار ہے اور اس نے انتظامیہ کے کندھوں پر سوار ہو کر ان کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمیں آگوں، فسادوں اور قتل و غارت کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔ خلفائے احمدیت اس طبقہ سے ہمیشہ ہوشیار بھی کرتا چلا آیا ہے جو کسی بھی صورت میں مذہبی شدت پسندی کی طرف ملک کو لے جانا چاہتے ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہر پاکستانی کی وطن کی محبت اس سے یہ ضرور تقاضا کرتی ہے کہ ہم ملک کے لئے دعا کریں، کوشش کریں۔ ہم نے وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ملک کے لئے دعا کرتے رہنا ہے۔

اس وقت ہم یعنی احمدی، پاکستان کے مظلوم ترین شہری ہیں جن کے ہر قسم کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ہمارا تو سیاست اور حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے اور ہونی چاہئے لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافت احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے۔ ہماری بے چینی حکومتوں کے لئے نہیں بلکہ بے چینی ملک کی بقاء کے لئے ہے، ہماری بے چینی ملک کی عوام کی بقاء کے لئے ہے۔ یہ عمل ہماری اس تعلیم کی وجہ سے ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں دی ہے۔

امام مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں مزید فرمایا کہ گزشتہ کئی سالوں سے میں مختلف وقتوں میں اپنی تقاریر اور خطبات میں بتا رہا ہوں کہ زلازل اور طوفان اور آفات گزشتہ ایک سو سال سے شدت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ یہ زلزلے، طوفان میری تائید میں آئیں گے۔ آپ کی زندگی میں بھی آئے اور آج تک یہ تائید الٰہی کا دور چلتا آرہا ہے۔

یہ طوفان جو دنیا میں آرہے ہیں یہ ہمیں بے چین کر دیتے ہیں۔ اگر دنیا نے خدا تعالیٰ کے اشاروں کو نہ سمجھا تو بڑی تباہی بھی آسکتی ہے۔ فرمایا:

جہاں تک جماعت احمدیہ کا اہل وطن کی خدمت کا سوال ہے ان حالیہ سیلابوں کی تباہ کاریوں میں جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک میں پاکستانی سفارتکاروں کے ذریعہ سے انفرادی بھی اور جماعتی طور پر بھی رقمیں اکٹھی کر کے بھیجی ہیں۔ اگر ہماری ٹیموں نے احمدیوں کو سیلاب میں گھرے ہوئے علاقہ سے نکالا ہے تو غیر از جماعت کی بھی بلا تفریق مذہب، عقیدہ و فرقہ خدمت کی ہے۔ ہم تو یہ بھی نہیں بتاتے کہ ہم احمدی ہیں ہم خاموشی کے ساتھ خدمت کرتے ہیں۔

لیکن ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکیداروں سے بعض احمدیوں کو جو سیلاب سے متاثر تھے اور باقی لوگوں کے ساتھ رہ رہے تھے، نکال دیا کہ یہاں قادیانی نہیں رہ سکتے۔ باقی خدمت تو بہت دور کی بات ہے۔

یہ ان کا انسانیت کے ساتھ فرض شناسی کا عمل ہے۔ یہ طوفان اور سیلاب لاہور میں ہماری مساجد کے واقعہ کے بعد آئے جہاں ظلم و بربریت کی ہولی کھیلی گئی۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک کی خدمت کریں گے اور ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی ہر ایک کی بلا امتیاز خدمت کر رہے ہیں۔

آخر میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے بانی جماعت احمدیہ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپؑ نے فرمایا ہے:

”یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔...... وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہو گا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 349-350)

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 25 نومبر 2010ء صفحہ 4 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے کہ

”آنحضرت ﷺ کی عاجزی و انکساری ہمارے لئے نمونہ ہے۔“

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ اگر ہم معاشرہ میں امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں آنحضرت ﷺ کی عاجزی و انکساری کے نمونے کو اپنانا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن کریم نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرو۔ خاکسار نے یہاں پر آنحضرت ﷺ کے سفر حدیبیہ کا اور شرائط کا ذکر کیا ہے اور بتایا کہ امن کو قائم کرنے کے لئے آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ الفاظ کاٹ دیئے جن پر دشمن کو اعتراض تھا۔ یہ آپ کی عاجزی وانکساری تھی۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 12 نومبر 2010ء صفحہ 21 پر 3 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے اور ایک پمفلٹ Mulsim for Peace دکھا رہا ہے اور دوسری 2 تصاویر میں مہمانوں کو پمفلٹ دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان یہ ہے کہ ''مسلمان امن کا پیغام ہیں، ساؤتھ کیلی فورنیا میں اعلان عام''۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہے۔

اپ لینڈ فائر سٹیشن پر انٹر فیتھ دعا کا پروگرام تھا۔ جس میں خاکسار نے سورۃ فاتحہ اور آنحضرت ﷺ کی دعائیں پڑھ کر سنائی تھیں اور اسلام کے عالمگیر امن کے پیغام کے بارے میں سب کو بتایا۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی ویب سائٹ پر 12 نومبر 2010ء کو یہ خبر لگائی کہ مسجد بیت الحمید کے لوگوں نے اپ لینڈ فائر سٹیشن کی دعائیہ تقریب میں شرکت کی۔ اور امام شمشاد نے اس موقعہ پر کھلے عام اس بات کا اعلان کیا کہ Muslims for Peace ہم مسلمان ہر ایک کے لئے امن، محبت اور پیار کا پیغام لائے ہیں۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12 نومبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''فلسفہ حج اور قربانی عید الاضحی'' خانہ کعبہ کی بڑی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے حج کے ایک اسلامی رکن ہونے کی وضاحت کی اور حج کی ادائیگی اور حج کے فلسفہ پر روشنی ڈالی اور آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کو بھی حج کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ صحابہ کرام کے بارے میں لکھا ہے کہ حج کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ علیحدگی میں بھی اور عام جگہوں پر بھی کثرت سے ذکر الٰہی کرتے تھے۔ اس کے بعد حج کا فلسفہ اور مقصد بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے اور یہ بھی

لکھا ہے کہ اس ضمن میں سب سے اچھا زادِ راہ تقویٰ ہے۔ ایک سبق حج سے اتفاق و اتحاد کا بھی ملتا ہے۔ جب لوگ بیت اللہ شریف میں خدائے واحد کے نام پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اتفاق و اتحاد کا منظر ہوتا ہے تو حج سے واپس آکر بھی اپنے دلوں کو پاک صاف کرتے ہوئے نفرت، حسد، تعصب کو دور کر کے ایک ہونا چاہئے۔ آج کے مسلمانوں کو نفرت نے کمزور کر دیا ہے انسانیت سے پیار بالکل ختم ہو گیا ہے۔ نفسا نفسی کا عالم ہے صرف ”میں“ سے پیار ہے۔ تکبر و نخوت نے ہر جگہ کو گھیر رکھا ہے۔ کاش مسلمان ایک دوسرے کی عزت کرنا بھی سیکھیں۔ انسانیت کا احترام سیکھیں، یہی سبق سکھانے کے لئے تو آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے یہ اشعار درج کئے ہیں۔

کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت
ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے

جو جاننے کی باتیں تھیں ان کو بھلایا ہے
جب پوچھیں سبب کیا ہے کہتے ہیں خدا جانے

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی درج کیا ہے۔

”ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور اس کے ہو جاؤ۔ چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“ ......

(کشتی نوح)

مضمون کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اس عید سے اہم سبق جو ہمیں ملتا ہے ایک یہ ہے کہ ہم اولاد کی تربیت احسن رنگ میں کریں۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل نے کی۔ آخر میں مسجد احمدیہ بیت الحمید کا ایڈریس دیا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 جولائی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط54

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز نے اپنی 2 دسمبر 2010ء صفحہ 4 کی اشاعت میں ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی۔ اس کا عنوان ہے کہ:

''آنحضرت ﷺ کی عاجزی وانکساری'' گراؤنڈ زیرو کے پاس مسجد کی تعمیر ہونی چاہئے کہ نہیں۔

اس ایک خبر میں دراصل دو خبریں ایک ساتھ اخبار نے شائع کی ہیں۔ ایک تو ہماری عید الاضحیہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار کے قریب احمدی مسجد بیت الحمید میں نماز عید کے لئے اکٹھے ہوئے، یہ خبر اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔

دوسری خبر میں آنحضرت ﷺ کے عجز وانکسار کا پہلو بیان کر کے بنایا گیا ہے کہ ہمیں ہر صورت امن کو قائم کرنا ہے۔ جس طرح آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر امن کے مقام کی خاطر بظاہر ایسی شرائط کو قبول کر لیا جو صحابہ کرامؓ کے نزدیک مسلمانوں کی ہتک تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی وانکساری کے نتیجہ میں فتح مکہ کر دیا۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی 3 دسمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ A9 پر ایک رنگین تصویر شائع کی ہے۔ اس تصویر میں مسجد بیت الحمید کے سامنے کے دو مینارے اور مسجد کے اندر داخلی دروازے کی ہے۔ خاکسار کو بھی تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ سیڑھیوں پر سے ہوتے ہوئے مسجد کے اندر جاتے ہوئے۔

اس تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا:

اس مسجد بیت الحمید نے محکمہ زراعت کے فاؤنڈیشن اور افسران کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جو مصر، مراکش اور ترکی کے دورہ پر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے جارہے ہیں اور اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ جانے سے قبل وہ اس مسجد میں امام شمشاد ناصر سے بھی ٹریننگ حاصل کریں۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام کی اشاعت 3 تا 9 دسمبر 2010ء صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

جس کا عنوان ہے ''اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف''

یہ کتابچہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف اسلامی کتب میں تحریک کا زبردست انکشاف کیا ہے۔ یہ بڑا دلچسپ کتابچہ ہے اس میں انہوں نے معراج نامہ، تذکرۃ الاولیاء، اربعین، تعطیر الانام، ارشادات فریدی، شمائل ترمذی، تفسیر مجمع البیان، ترجمہ قرآن مجید (حضرت شاہ رفیع الدین) اور بہت سی دیگر کتب کے تراجم میں تحریف کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس کتاب سے چند ایک حوالے بھی خاکسار نے درج کئے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء کے بارے میں لکھا کہ اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔ اس کا پہلا مستند ترجمہ جناب عطاء الرحمان صاحب صدیقی دہلوی کے قلم سے ہے۔ چنانچہ ملک عبدالرحمٰن کے شوق نے کتاب کے بعض فرمودات کو اپنے معتقدات کے مطابق نہ پاکر ایک اور ترجمہ کیا جس کا دوسرا ایڈیشن ملک سراج الدین اینڈ سنز نے 1956ء میں شائع کیا۔ اب اس کی چند مثالیں بھی اس مضمون میں خاکسار نے لکھیں۔

1۔ منقول ہے کہ کسی آدمی سے آپ نے (حضرت ابویزید بسطامی) پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ کہا حج کو۔ پوچھا کچھ پاس ہے۔؟ اس نے کہا دوسو درہم۔ فرمایا یہ مجھے دے دو کیونکہ عیال دار ہوں اور سات بار میرے گرد پھر کر واپس چلا جا۔ تیرا حج یہی ہے۔ اس نے ویسا ہی کیا اور پھر واپس چلا گیا۔

2۔ ایک اور واقعہ حضرت ابوبکر واسطی کے حوالہ سے صفحہ 477 پر یوں درج ہے۔

”جس طرح عورتوں کو (قول حضرت ابوبکر واسطی) حیض آتا ہے اسی طرح مریدوں کے لئے راہ ہدایت میں حیض ہے، مرید کی راہ کا حیض گفتگو سے آتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جو ناپاک حالت میں رہتے ہیں کبھی پاک ہی نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہیں جن کو یہ حیض لاحق ہی نہیں ہوتا وہ ساری عمر پاک رہتے ہیں۔“ (صفحہ 477)

رئیس احمد صاحب جعفری نے بھی ایک اور ترجمہ کیا جسے نیا تذکرۃ الاولیاء کے نام سے لکھا۔ ایک واقعہ اس ضمن میں یہ لکھا: منقول ہے کہ حسن بصریؒ کا ایک آتش پرست ہمسایہ تھا۔ جن کا نام شمعون تھا بیمار ہو گیا کسی نے آپ کو (یعنی حضرت حسن بصریؒ) کو اس کی اطلاع دی کہ جا کر اس کا حال تو پوچھیں۔ جب آئے تو دیکھا کہ دھوئیں کے مارے اس کا چہرہ سارا سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اب تو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ساری عمر آگ اور دھوئیں میں بسر کی اب تو اسلام قبول کر لو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ شمعون نے کہا 3 باتیں مجھے اسلام سے روکتی ہیں ایک تو یہ کہ تم دنیا کو برا کہتے ہو پھر بھی دن رات اسی کی تلاش میں رہتے ہو۔ دوسرے یہ کہ موت کو برحق سمجھتے ہو پھر بھی اس کی تیاری نہیں کرتے۔ تیسرے یہ کہ دیدار حق کے قائل ہو مگر ساری عمر اس کی رضا کے خلاف کام کرتے ہو۔ اگر میں اسلام قبول کر لوں تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے عذاب سے بچالے گا۔ ہاں اگر آپ مجھے ایک تحریر لکھ کر دے دیں کہ خدا مجھے عذاب نہیں دے گا تو میں مسلمان ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے شمعون کے نام خط لکھ دیا۔ شمعون نے کہا کہ اس پر عمائدین کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔ چنانچہ جب دستخط ہو گئے تو وہ خط شمعون کو دے دیا گیا۔ شمعون زار زار رویا اور مسلمان ہو گیا اور حسن بصری کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دیں اور قبر میں دفن کر کے یہ خط میرے ہاتھ میں دیں تاکہ میرے پاس دلیل ہو۔

چنانچہ اسلام لا کر وہ فوت ہو گیا آپ نے اس کی وصیت کے مطابق کام کیا خود غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور ہاتھ میں وہ خط دے دیا۔

رات بھر آپ کو نیند نہ آئی۔ ساری رات نوافل ادا کرتے رہے کہ یہ میں نے کیا کیا۔ اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سر پر تاج رکھے اور حلّہ زیب تن کئے ہوئے بہشت میں ہنسی خوشی ٹہل رہا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا حالت ہے؟ کہا دیکھ لو پوچھتے کیا ہو۔ اللہ نے اپنے فضل سے مجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے اور اپنا دیدار بھی کرایا اور جو کچھ اور کہا میں اسے الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا۔ اب آپ بری الذمہ ہیں یہ لو اپنا خط مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو وہی خط ہاتھ میں تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ 23)

ایک اور دلچسپ واقعہ

کسی نے آپ سے پوچھا (بایزید بسطامی) کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ پوچھا لوح و قلم کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ کہتے ہیں ابراہیم، موسیٰ، محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ فرمایا: میں ہی ہوں۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بندے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام جیسے بھی ہیں۔ فرمایا میں ہوں۔ وہ شخص خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے تو حق بن جاتا ہے اور جو کچھ ہے حق ہے، اگر ایسی صورت میں وہ سب کچھ ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

افسوس اسلامی علم و معرفت کے گنجینہ جو صدیوں سے ہمارے بزرگوں نے اپنے سینہ سے لگا کر محفوظ کر رکھا تھا اور پوری دیانت داری سے ہم تک منتقل کیا تھا اب اسے تحریف کی شکل دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ خدا جانے اس سے کون سی خدمت دین اور خدمت اسلام ہوتی ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ 42 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری عید کی خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے۔

''مسلمانوں کو حقیقی عید کی طرف توجہ کرنی چاہئے'' دو تصاویر احباب جماعت کی ہیں۔ جو خطبہ عید کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ عید مل رہے ہیں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ و عید مبارک کہہ رہے ہیں۔ عید کی خبر وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔

''پھلورام...... اور ہمارے معاشرہ کی بے حسی'' یہ مضمون اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے آچکا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 3 دسمبر 2010ء صفحہ B21 پر ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ ''احمدی مسلم خواتین نے رمضان میں (غرباء کی) مدد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

اس خبر میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خواتین نے دیگر فلاحی آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر غرباء، یتامیٰ اور ضرورت مندوں کی مدد فراہم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ کھانے پینے کپڑے اور دیگر اشیاء کو اکٹھا کرکے تقسیم کیا جائے گا۔

ویسٹ سائڈ سٹوری

ویسٹ سائڈ سٹوری اخبار نے اپنی اشاعت 9 دسمبر 2010ء صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے آنحضرت ﷺ کی عاجزی و انکساری کی تیسری قسط شائع کی ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ 22 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ''محکمہ زراعت کے کارکن اور ہائی آفیشلز چینو کی مسجد کا ٹرینگ کے لئے

وزٹ کرتے ہیں۔" 4 تصاویر میں ایک میں تمام مہمان خاکسار کی تقریر سن رہے ہیں۔ ایک سب کے ساتھ گروپ فوٹو ہے۔ ایک میں ایک خاتون سوال کر رہی ہیں اور ایک میں خاکسار پوڈیم پر تقریر کر رہا ہے۔ جبکہ ہاتھ میں پمفلٹ ہے جس پر لکھا ہے "Muslims for Peace" اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر بھی دکھائی جا رہی ہے۔ خبر کا نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ B۔18 پر اس عنوان سے خبر شائع کی۔

"مسلم فار پیس" اپ لینڈ کے لئے پیغام"

اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید کے سات لوگوں نے بشمول امام شمشاد ناصر، نے فائر سٹیشن اپ لینڈ کے ایک پروگرام میں شرکت کی جس میں علاقہ کے مذہبی لیڈروں اور کونٹی سطح کے اعلیٰ افسران شامل تھے۔ جس کا مقصد دعائیہ تقریب تھی۔ اس میں امام شمشاد ناصر نے یہ پیغام دیا کہ "مسلمان صرف امن کے لئے ہیں"

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 10 تا 16 دسمبر 2010ء صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون کو اس طرح شروع کیا۔

خاکسار اپنے نہایت پیارے استاد جناب میر محمود احمد ناصر صاحب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے خاکسار کو ایک بہت قیمتی کتاب ہدیۃً ارسال کی ہے جس کا نام ہے "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ" اس کتاب کا نام دراصل حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے لیا گیا ہے۔ کتب احادیث میں یہ واقعہ درج ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیا تھے۔؟ تو انہوں نے جواب میں کہا "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ" یعنی آپ کی ساری زندگی آپ کے تمام اخلاق قرآن کریم کے احکامات کی عملی تصویر تھے۔ اس کتاب میں قرآنی احکامات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی

گئی ہے۔ اس سے ہی چند احادیث درج ہیں۔ اس کتاب سے جو حصہ انتخاب کیا ہے وہ عبادات سے تعلق رکھتا ہے اور عبادات میں بھی نماز مقدم ہے۔

1۔ اگر قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو اپنے چہرے اور بازو دھو لیا کرو۔ اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں دھو لیا کرو۔ اس کا مقصد ''لِيُطَهِّرَكُمْ'' ہے۔ آپ اس حکم کی تعمیل اس طرح کرواتے تھے کہ ایک سفر کے دوران جب عصر کی نماز کا وقت تنگ تھا، بعض صحابہ نے جلدی جلدی پوری طرح پاؤں دھونے کی بجائے ان پر پانی سے مسح کر لیا۔ جب آپ ﷺ کے مشاہدہ میں یہ بات آئی تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کو (جو خشک رہ گئی ہیں) آگ کے عذاب سے بچاؤ۔ یہ آواز آج تک امت محمدیہ میں گونج رہی ہے اور وضو کرنے والے اس کے نتیجے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ پس دینی احکامات بجالاتے ہوئے جلدی میں بھی کوئی حصہ نظر انداز نہ ہونا چاہئے۔

ایک اور بات یہ لکھی کہ اگر قرآن نماز باجماعت کا حکم دیتا ہے تو آپ کو اس کا اس قدر خیال تھا کہ آپ شدید بیمار تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، عرض کیا نہیں وہ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غسل فرمایا اور اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ آپ کو جب افاقہ ہوا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے کہا نہیں۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔ آپ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے لگے تو بے ہوشی ہو گئی۔ پھر آپ نے پوچھا اور لوگوں نے وہی جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے لئے لگن رکھو۔ آپ نے غسل فرمایا۔ مگر پھر اٹھنے لگے تو بے ہوشی ہو گئی...... اور لوگوں سے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہ تھا آپ کا اہتمام بیماری کے باوجود نماز باجماعت کی تمنا اور خواہش بار بار نماز باجماعت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

ایک دفعہ تو آپ نماز باجماعت کے اہتمام میں حضرت فضل کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد تشریف لے گئے۔

الاخبار

الاخبار نے اپنی 15 دسمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بعنوان ''اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ'' سیدھا راستہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ اس سے قبل بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر دوبارہ شائع ہوا ہے۔ اس میں صراط مستقیم اور اسکے معانی اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔
اس مضمون میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی سے لکھا ہے۔
الانتشار العربی کی 20 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔
اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کے مقام کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور خصوصیت کے ساتھ شہادت حضرت امام حسینؓ کے بارے میں جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔
آپ نے اس ضمن میں فرمایا کہ تاریخ اسلام کا یہ بڑا دردناک واقعہ ہے جو محرم کے مہینہ بھی وقوع پذیر ہوا۔ اگرچہ یہ ایسا واقعہ ہے کہ الفاظ میں اس کے بارے میں کہنا بڑا مشکل ہے جو مظالم یزید پلید نے نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ اور اہل بیت پر ڈھائے۔ اس کو سن کر اور پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا

عَظِيْمًا (النساء:94) یعنی جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتا چلا جائے گا اور اس پر خدا کا غضب اور اس کی لعنت بھی ہو گی اور اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم ایسے شخص کے لئے تیار کیا ہے۔

لیکن جو شہید ہوئے خدا کی راہ میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور انہیں خدا کے حضور سے رزق دیا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؓ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ حضور نے تاریخی واقعات بھی بیان کئے کہ کس طرح حضرت امام حسینؓ کی شہادت واقع ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ محرم الحرام کے مہینہ میں احمدیوں کو کثرت سے آنحضرت ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف بھیجنا اور پڑھنا چاہئے۔ آپ پر درود پڑھنا یہ سکینت اور طمانیت کا موجب ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی اس ضمن میں پیش فرمایا کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یزید پلید نے بہت ظلم کیا وہ یقیناً دنیا کا کیڑا تھا اور ظالم تھا اس کے اندر کوئی مومن ہونے کی صفت نہیں ہے۔ اور بلاشبہ و شک حضرت امام حسین متقین اور مخلصین میں سے تھے۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آنحضرت ﷺ اور اپ کی آل سے صحیح معنوں میں محبت کرنے والے ہوں اور اسی مہینہ میں جو شیعہ اور سنی کے درمیان فسادات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بھی سب کو محفوظ رکھے۔ اور خدا تعالیٰ سب مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ انہیں راہ حق کی ہدایت دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 جولائی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 55

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء میں خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے:

What if Jesus were to visit Pakistan?

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو جائیں جس طرح کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تو پھر اگر وہ پاکستان جانا چاہیں تو کیا ہو گا؟ کیا ان کے کھلے دل سے وہاں استقبال ہو گا یا مخالفت کے ذریعہ استقبال ہو گا؟ حکومت پاکستان کے قانون (آئین) کے مطابق اگر کوئی شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا مصلح ہونے کا دعویٰ کرے۔ تو ایسے شخص کو تبلیغ کرنا منع ہے اور ایسا شخص فی الفور گرفتار کر لیا جائے گا اور اس پر مقدمہ ہو گا۔ کیونکہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پریشر (دباؤ) میں آکر یہ فیصلہ کیا کہ کوئی بھی شخص نبی یا رسول یا مصلح ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو گا کیونکہ آنحضرت ﷺ بانی اسلام آخری نبی ہیں۔

پھر جنرل ضیاء الحق ڈکٹیٹر آف پاکستان نے اس آئین میں مزید ترمیم کی کہ آئین کی رو سے جو غیر مسلم ہیں وہ اسلامی باتوں پر عمل بھی نہیں کر سکتے خصوصیت کے ساتھ ''احمدی'' وہ اگر ایسا کریں گے تو آئین کی رو سے وہ قانون کی گرفت میں ہوں گے اور انہیں قید اور جرمانہ کی سزا بھی ہو گی۔

یہ قانون سراسر ایک ظلم اور زیادتی ہے۔ دنیاوی نظر سے بھی دیکھا جائے تو کسی اسمبلی یا سیاسی حکومت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کے مذہب اور دین میں دخل اندازی کرے اب اس

کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور اس قانون کی روسے ہر ایک پر احمدی ہونے کا الزام اور پھر کسی کے حقوق مارنے ہوں تو احمدی کا لیبل لگا کر اور احمدیوں پر ظلم وزیادتی کر کے انہیں جیل میں بھیج دیا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی ظلم وزیادتی سے ان کا مکان، دکان، پراپرٹی چھیننا چاہے یا اس کی رقم دبانا چاہے تو بس یہ کہہ کر کہ یہ احمدی ہے اور مجھے تبلیغ کر رہا ہے تو لوگوں کو بلالے تو وہ سب اس پر دھاوا بول دیں گے۔ بغیر سوچے سمجھے اور اس کو جان کے لالے پڑ جائیں گے اور پھر صرف یہی نہیں اس قانون کی وجہ سے وہاں کے مولوی بھی لوگوں کو احمدی ہونے پر قتل کرنے پر اکساتا ہے اور غلط اور جھوٹ بول کر یہ سب کچھ کراتا ہے۔

حالانکہ اگر عقائد کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سب پر روشن ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ بھی ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ نے آنا ہے اور امام مہدی نے آنا ہے اور ادھر عیسائیوں کا عقیدہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے واپس آنا ہے۔ آخر کسی نہ کسی حیثیت سے ہی ان کا آنا ہوگا اور پاکستانی قانون میں اس کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب حضرت عیسیٰؑ کا کوئی مقام (نبی یا ریفارمر) کا ہے ہی نہیں تو وہ کس طرح لوگوں کی اصلاح کریں گے اور اگر ہے تو پاکستان میں وہ جیل کاٹیں گے؟ یہ عجیب منطق ہے! ایک عام آدمی کی حیثیت سے تو وہ نہ تبلیغ کر سکیں گے نہ ہی تربیت۔ ہاں خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کے مقام پر سرفراز فرمائے گا۔ تب ہی وہ اصلاح کر سکیں گے۔

پھر خاکسار نے اس ضمن میں قرآن کریم کی آیت ''وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ 3:50 '' لکھا ہے کہ وہ (حضرت عیسیٰ تو بنی اسرائیل کے رسول تھے) وہ کس طرح امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے اور کس طرح اسلام کی تعلیم عیسائیوں کو دیں گے۔

آخر میں خاکسار نے لکھا کہ میں امریکن عیسائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر حضرت عیسیٰ آجائیں ان کے عقیدہ کے مطابق تو خدا کے لئے ان کو پاکستان نہ جانے دیں۔ کیونکہ وہ نبی کا دعویٰ کریں گے۔

ریفارمر ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ وہ دوبارہ انہیں سولی پر چڑھادیں گے کیونکہ یہی ان کا قانون اور آئین ہے۔

آخر میں خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق اب کوئی نہ آسمان سے آئے گا نہ کہیں اور سے۔ جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور وہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہیں اور امام مہدی ہیں۔ یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان عقیدہ تو یہی رکھتے ہیں کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ نے آنا ہے۔ مگر جو آچکا ہے اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا نام، فون نمبر بھی درج ہے تا جو لوگ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ رابطہ کر سکیں۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 دسمبر 2010ء صفحہ 20 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ویسٹ کوسٹ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے بارے میں پریس ریلیز اور خبر شائع کی ہے۔

اس خبر کی شہ سرخی یہ ہے کہ امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ 1200 سے زائد افراد کی شمولیت کی توقع۔

”جو لوگ امن سے محبت رکھتے ہیں وہ سب اس جلسہ میں آئیں ان کو خوش آمدید“

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کا 25واں جلسہ سالانہ 24تا26 دسمبر 2010ء چینو میں ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ میں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوں گی۔ ”ہستی باری تعالیٰ“، ”صفت نور“، ”قرآن کریم متقین کے لئے ہدایت“، ”آنحضرت ﷺ امن کا شہزادہ“ اگلے روز 25 دسمبر کو ان عناوین پر تقاریر ہوں گی۔ ”آفات و مصائب میں مومن کا کردار“، ”نوجوانوں کی تربیت تاوہ کل کے معمار بن سکیں“، ”اخلاق“، ”جماعت احمدیہ کی مصائب و مظالم میں ترقیات“

جلسہ کے موقع پر خواتین کا بھی الگ اجلاس ہو گا وہ بچوں کی تربیت اور اسلامی اقدار کو اپنانے جیسے موضوع پر تقاریر کریں گی۔

امام شمشاد ناصر نے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ربع سے زائد صدی جبکہ ہماری مسجد اس چینو کے علاقہ میں بنی ہے۔ ہم یہ جلسے کرتے چلے آرہے ہیں اور موسم سرما نیز دسمبر کی چھٹیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ایام میں جلسہ کرتے ہیں تا لوگ اکٹھے ہو کر اپنی عبادات بجالا سکیں اور علم اور روحانیت میں اضافہ کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس سال 1200 سے زائد احمدیوں اور مہمانوں کی شرکت کی توقع کر رہے ہیں۔ اس سال جلسے کا مرکزی خیال Muslim for Peace and Loyality ہے۔

یعنی مسلمان کی پہچان ”امن اور وفاداری“

امام شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ اس تین دن کے جلسے کی غرض و غایت بھی بانی جماعت احمدیہ نے بیان کر دی ہوئی ہے تا کہ اس جلسوں میں اکٹھے ہو کر بھائی چارہ، اخوت، ایمان اور علم میں اضافہ کر سکیں۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا فون نمبر اور ایڈریس دیا گیا ہے۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ B-31 پر ہماری ایک خبر سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے

”احمدی نوجوان ہالی ووڈ میں“، ”مسلمان فار پیس“ کے پیغام کی اشاعت کر رہے ہیں۔

لاس اینجلس

احمدیہ مسلم نوجوانوں کے لاس اینجلس کی مجلس نے 28 نومبر کو قریباً ایک ہزار پمفلٹ تقسیم کئے۔ یہاں پر ہالی ووڈ میں مقامی لوکل لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے، اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلم احمدی نوجوانوں نے یہ فلائر تقسیم کئے۔

"مسلم فار پیس" امریکہ کے نیشنل پلان میں سے ہے کہ سارے ملک میں اس بات کا چرچا کیا جائے کہ مسلمان امن کے لئے ہیں اور وہ دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

امام شمشاد نے ہمارے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات سے امریکن لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

تصویر جو اخبار نے شائع کی ہے اس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے۔ ایک احمدی مسلم نوجوان سفیان فاروقی 28 نومبر کو ایک مجمع میں ایک عیسائی کو مسلم فار پیس کا پمفلٹ دے رہا ہے جو کہ کیلی فورنیا میں ہے۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان شہادت حضرت امام حسینؓ اور آپ کا بلند و عالی مقام خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے استفادہ کیا ہے۔ اور تاریخی طور پر کہ شہادت حاصل کرنے والے کا کیا مقام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہوتا ہے اور قرآن مجید نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ نیز حضرت امام حسینؓ کا سفر اور کوفہ پہنچنے کے حالات قلمبند کئے ہیں اور حضرت امام حسین کے مکہ سے کربلا کا سفر بیان کیا اور شہادت کے واقعات۔

خاکسار نے بتایا کہ یہ دردناک حالات شہادت حضرت امام حسین مکرم محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر کی مضمون شائع شدہ الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 دسمبر 2010ء سے استفادہ کیا ہے اور مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ درج کیا ہے۔

"مگر حسین طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوہ ہے"......

خاکسار نے مزید لکھا کہ یہی کچھ آجکل میں ہو رہا ہے تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے!
ایک یزید ہے ایک حسین ہے ایک کا کردار منفی ہے اور ایک مثبت کردار کا مالک ہے یہ دونوں کردار یا ان کرداروں کے پیروکار اب بھی دنیا میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔
مکرم مظہر برلاس کا صاحب نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کوفہ والو! تم نے بے دین اور ابن زیاد کا انجام دیکھ لیا۔ آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے جو بھی بے اصولی کرے گا اس کی موت اسی ذلت اور رسوائی کے ساتھ ہوگی۔"
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء کے حوالہ سے خاکسار نے لکھا کہ آپ کے قاتل یقیناً اللہ کا غضب پانے والے ہوئے۔ حضرت امام حسین اور آپ کے ساتھیوں نے ایک صحیح مقصد کے لئے اپنی جانیں قربانی کر دیں۔ آپ حکومت نہیں چاہتے تھے بلکہ حق قائم کرنا چاہتے تھے اور وہ آپ نے کر دیا۔ پس کامیاب حضرت امام حسین ہوئے نہ کہ یزید۔ حضرت امام حسین کی قربانی ہمیں مزید بہت سے سبق دیتی ہے۔ انہوں نے حق کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی جان کا نذرانہ دے کر دنیا میں حق پھیلا دیا۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء میں ہمارا ایک اشتہار رنگین شائع کیا۔ جس میں ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر اور درمیان میں 25 ویں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ احمدیہ مسلم جماعت 24 تا 26 دسمبر 2010ء لکھا ہوا تھا۔ اور ایک بڑی تصویر مسجد بیت الحمید کی دی گئی۔ جس میں سب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے دلی خوش آمدید کہا گیا۔ نیز مسجد بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ کی معلومات دی گئیں۔

انڈیا ویسٹ 17 دسمبر 2010ء صفحہ 31 B پر ہماری ویسٹ کوسٹ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ اس خبر کی تفصیل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا 25واں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (امریکہ کی مغربی ساحل کی جماعتوں کا) ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 دسمبر 2010ء صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 دسمبر 2010ء صفحہ 17 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ '' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ایڈیٹر نے ایک اور تصویر بھی دی ہے جس میں ''قرآن کی عبارات'' نمایاں ہیں۔ کسی کو پڑھتے دکھایا گیا۔ یہ مضمون خاکسار نے اپنے استاذی المکرم و المحترم جناب سید میر محمود احمد صاحب کی مرتب کندہ کتاب بعنوان كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ سے استفادہ کیا ہے اور صرف عبارات کے حصہ کے دو تین واقعات لکھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح قرآنی احکامات پر خود عمل کر کے دکھایا۔ وضور اور نماز باجماعت کے بارے میں آپ نے کیا اہتمام فرمایا اور امت کو اہتمام فرمانے کی تلقین فرمائی۔

چینو چیمپئن

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 18 تا 24 دسمبر 2010ء صفحہ B5 پر ہماری خبر شائع کی۔

جس کی شہ سرخی یہ ہے کہ ''مسجد میں ویسٹ کوسٹ کا جلسہ سالانہ'' اور پھر اخبار نے ہمارے 25ویں جلسہ سالانہ جو 24 تا 26 دسمبر ہونا تھا اس کی خبر شائع کی اور تفصیل وہی ہے۔ یہ خبر بھی اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکی ہے۔

انڈیا ویسٹ اپنی اشاعت 17 دسمبر میں دوسری مرتبہ ہمارے جلسہ سالانہ کا اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر

نیز جلسہ سالانہ کی تاریخ اور تفصیلات درج ہیں۔ نیز مسجد بیت الحمید کی رنگین تصویر کے ساتھ ایڈریس، ویب سائٹ اور فون نمبرز بھی درج ہیں۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے بھی اپنی اشاعت 24 دسمبر 2010ء میں ہمارا اشتہار جلسہ سالانہ کے بارے میں صفحہ 23 پر شائع کیا ہے۔ اس کی تفصیل وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

ویسٹ سائڈ نیوز سٹوری

ویسٹ سائڈ نیوز سٹوری اخبار نے اپنی اشاعت 23 دسمبر 2010ء میں ہمارا تبلیغ اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر بھی ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

کیا آپ حضرت عیسیٰؑ کا انتظار کر رہے ہیں؟

بائبل کی اس عبارت سے اس اشتہار کو شروع کیا ہے کہ آپ بائبل میں پڑھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ میری آمد ثانی ایک چور کی طرح ہو گی جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔ آنے والا آچکا ہے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے بارے میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بارے میں مزید معلومات کے لئے پتہ اور فون نمبرز نیز مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

اور یہ عبارت بھی لکھی گئی ہے کہ جب وہ آنے والا (مسیح کی آمد ثانی) آجائے گا تو وہ کہے گا وہ مبارک ہے جو لیتا ہے اپنے خدا کے نام کو اور وہ مسلمان ہی ہیں جو کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، امن، برکت ہو آپ سب کے لئے۔

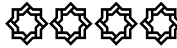
دنیا انٹر نیشنل

دنیا انٹر نیشنل نے اپنی اشاعت 24 دسمبر 2010ء صفحہ 6 پر ''اداریہ'' میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''شہادت حضرت امام حسینؓ اور آپ کا بلند و عالی مقام'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں یہ بھی لکھا کہ

پس حضرت امام حسینؓ سید المظلومین تھے۔ غور کا مقام ہے کہ آپ کو کن لوگوں نے شہید کیا۔ مسلمانوں نے؟ وہ کون سے مسلمان تھے؟ یہ مسلمان کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پڑھنے والے تھے اور اس کلمہ پر عامل ہونے کے دعوے دار تھے۔ یہی کچھ آجکل ہو رہا ہے تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2010ء کا حوالہ دیا جس میں شہادت حضرت امام حسین کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27 جولائی 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط56

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت میں 24 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نیز روضہ حضرت امام حسین کی تصویر بھی ساتھ ہی شائع کی ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے ”شہادت حضرت امام حسینؓ اور آپ کا بلند مقام“ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

دی انڈین ایکسپریس

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت میں ہمارے تبلیغی اشتہار بابت جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کے ساتھ جلسہ کی تفاصیل مسجد بیت الحمید کی تصویر اور دیگر معلومات درج ہیں۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 24 دسمبر 2010ء صفحہ 23 پر 3 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے افراد ہالی ووڈ میں مسلم فار پیس کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں اسامہ ایک شخص کو یہ فلائر دے رہے ہیں اور دوسری 2 تصاویر میں سفیان فاروقی دو امریکن کو یہ فلائر دے رہے ہیں۔

خبر اور نفس مضمون ایک ہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 24 تا30 دسمبر 2010ء صفحہ 1 2 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”توہین رسالت اور مرتد کی سزا قرآن وسنت کی روشنی میں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا ہے کہ اسلام جیسا پیارا اور امن پسند مذہب قبول کرنے کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانا انتہائی مکروہ اور قبیح فعل ہے اور کسی کلمہ گو سے آنحضرت ﷺ کی توہین، یہ تو اور بھی ناممکن ہے۔ اسلام ایک بین الاقوامی مذہب ہے اس کی تعلیم سب کے لئے بلا امتیاز اور سب زمانوں کے لئے قابل عمل ہے۔ اسلام میں جہاں مومنوں کے لئے کچھ قوانین اور ضابطے ہیں وہیں نہ ماننے والوں کے لئے بھی کچھ قوانین ہیں۔

آج مغرب اسلام پر معترض ہے کہ وہ مذہبی آزادی نہیں دیتا۔ شروع اسلام میں اور اب بھی کچھ مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ اسلام جبر واکراہ کے ساتھ پھیلا ہے۔ حالانکہ اسلام نہ پہلے جبر سے پھیلا تھا اور نہ اب پھیلے گا۔ یہ اپنی حسین تعلیم کے زور سے پھیلا ہے اور اب بھی اسی طرح پھیلے گا۔ مغرب کا یہ نقطہ نگاہ کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے مسلمانوں کی اپنی غلط تشریحات کی وجہ سے ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے پھر چند قرآنی آیات درج کی ہیں۔ (آیات کے ترجمہ کی تشریح دی گئی ہے)

1۔ سورۃ البقرہ میں دین میں کوئی جبر نہیں۔ یہ آیت بڑے زور کے ساتھ اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب کے بارے میں جبر اور تشدد جائز نہیں رکھا۔ ہر ایک کو مکمل مذہبی آزادی حاصل رہے گی کیونکہ مذہب انسان اور خدا کا معاملہ ہے۔

2۔ سورۃ اٰل عمران میں یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں۔ اس میں بھی کفر میں بڑھتے چلے جانے کا ذکر ہے۔ اگر ایک دفعہ مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جائے تو اگر اس کی گردن زنی ہو گئی تو وہ کفر میں کس طرح بڑھتا چلا جائے گا؟ یعنی اسلام سے مرتد ہو جانے پر کسی کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔

3۔ تیسری آیت سورۃ النساء کی ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے۔

یہ آیت بھی بتاتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہرگز نہیں۔ اس کا فیصلہ اللہ نے کرنا ہے اگر کفر کی حالت ہی میں مرے گا تو جہنمی ہو گا اور وہ سزا بھی خدا نے اپنے اختیار میں رکھی ہوئی ہے۔ جاہل مولویوں اور ان کے پیروکاروں کو اختیار نہیں کہ جلوس لے کر ایسے شخص پر ہلا بول دیا جائے اور اسے مار دیا جائے۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوئی تو اس کے بار بار ایمان لانے اور پھر کفر اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔

پس یہ زیادتی ہو گی اگر یہ کہا جائے کہ قرآن شریف میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ قرآن شریف ہر ایک کو مذہب اختیار کرنے کی مکمل آزادی دیتا ہے۔

پس یہ تو واضح ہو گیا۔ اب دوسری بات یہ ہے کہ کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اہانت رسول اللہ ﷺ کا مرتکب ہو۔ اگر کوئی اپنی ناسمجھی میں ایسا کر دے تو کیا اس کو قتل کر دیا جائے یا کوڑے مارے جائیں یا سنگسار کر دیا جائے یا جیل بھیج دیا جائے!

اس کے لئے ہمیں آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا نمونہ دیکھنا ہو گا۔ سب سے پہلے طائف کا واقعہ دیکھتے ہیں: شریروں نے، بدمعاشوں نے، کفار نے، ظالموں نے پتھر مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا۔ پہاڑوں کا فرشتہ آکر کہتا ہے کہ اجازت ہو تو ان کو ملیامیٹ کر دوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں شاید ان کی اولادیں ہی اسلام قبول کر لیں۔ آپ نے تو ان کے لئے دعا کی ہے۔ یہ تھا رحمۃ للعالمین کا اسوہ۔ کیا وہ توہین رسالت کے مرتکب نہ ہوئے تھے۔ کیوں پتھر مارنے کے ساتھ ساتھ وہ آپ کا تمسخر بھی کر رہے تھے۔ آپ پر آوازیں بھی کس رہے تھے۔

دوسرے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ انتقام انسان کب لیتا ہے؟ جب اس کی ہتک کی جائے اسے بے عزت کیا جائے تو آپ کا یہ عظیم خلق تھا کہ آپ نے کبھی کسی سے بھی انتقام نہیں لیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں یہ واقعہ بھی لکھا ہے کہ ایک خاتون آپ پر گند پھینکتی تھی ایک دن وہ نظر نہ آئی آپ اس کے گھر چلے گئے کیونکہ وہ بیمار تھی۔

وہ خاتون توہتک رسول کی کی مرتکب ہوئی تھی ہر دن! لیکن آپ نے کیا نمونہ اختیار کیا۔

پھر صلح حدیبیہ کے موقع پر اگر واقعی کفار کو ہتک رسول کرنے پر سزا دینی ہوتی تھی تو آپ نے تو اس موقعہ پر کفار کی تمام شرائط کو قبول کر لیا۔ حتی کہ اپنے ہاتھ سے ''رسول اللہ'' کا لفظ بھی اڑا دیا۔ کیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یہ ہتک رسول نہ تھی؟ کیا آپ رسول نہ تھے؟ 1500 صحابہ جانثاری کا نمونہ دکھانے کے لئے بے تاب تھے مگر آپ نے تو ایسا کچھ بھی نہ کیا منافقین کے سردار عبد اللہ بن سلول سے آپ نے کیا سلوک فرمایا؟

آنحضرت ﷺ کو تو قرآن کریم کے اس حکم پر تعمیل کرنا تھا۔ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وہ آپ کو مجنون، دیوانہ اور نہ جانے کیا کیا کہتے تھے۔ لیکن آپ نے صبر کیا اور کسی کو قتل کی سزا نہ دی اور دنیا کے لئے آپ ایک نمونہ بن گئے۔

پس جب آپ کو صبر کی تلقین ہے تو آپ کے ماننے والے کیسے بے صبری دکھائیں گے اور اگر خدانخواستہ کس سے آپ کی شان میں گستاخی ہو جائے تو اس پر دکھ، ملال، تکلیف، بے چینی، اضطراب اور گھبراہٹ تو ضرور ہو گی مگر ہم خدا کے رسول ﷺ کے نمونے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ ہمیں یہی حکم ہے کہ آپ کے نمونہ کو اختیار کیا جائے۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 18 دسمبر 2010ء صفحہ A14 پر ہمارے 25 ویں جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے کہ ''مسلمانوں کا کنونشن ہو رہا ہے'' اور پھر جلسہ سالانہ کی تفصیل دی ہے کہ مسلمانوں کا وہ گروہ جو کہتا ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' چینو میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہا ہے جو کہ تین دن ہو گا۔ خواتین بھی اس موقعہ پر اپنا ایک علیحدہ اجلاس کریں گی۔ ہستی باری تعالیٰ، قرآن کریم اور بانی اسلام کے بارے میں تقاریر ہوں گی۔ امام شمشاد نے کہا ہے کہ جلسہ سالانہ کا

مرکزی نقطہ یا موضوع مسلم فار پیس ہو گا تا کہ اسلام کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 31 دسمبر 2010ء تا 6 جنوری 2011ء صفحہ 12 پر خاکسار کے مضمون توہین رسالت اور مرتد کی سزا کی قسط دوم خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ قسط اول کے مضمون کا خلاصہ اس سے قبل گزر چکا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے مضمون کے بقیہ حصہ کو درج کیا ہے۔

ان احادیث کا ذکر ہے جن پر بعض مکتبہ فکر مرتد کی سزا قتل اور اہانت رسول کی سزا سنگساری یا موت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر قرآنی آیات اور سنت رسول یعنی اسوہ رسول کو اچھی طرح سمجھ لیتے تو پھر انہیں باقی واقعات کو سمجھنے میں آسانی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ قول قرآن اور فعل رسول میں نَعُوْذُ بِاللّٰہِ کوئی تضاد ہو۔ قرآن مقدم ہے اس کے بعد سنت رسول ﷺ اور پھر احادیث نبویہ ﷺ۔

حدیث نبوی کی تشریح قرآنی آیات کی روشنی میں ہو گی۔ بعض لوگ قرآن کریم کے احکامات پر زیادتی کر جاتے ہیں وہ بھلا احادیث پر کیوں زیادتی نہ کریں گے۔

پہلی روایت یا حدیث۔ مولانا مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ 15 پر ایک حدیث کا حوالہ درج کیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی سرح جو کاتب وحی تھے اسے شیطان نے پھسلا دیا۔ فتح مکہ پر آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمان نے اس کی سفارش کر دی اور اس طرح وہ بچ گیا۔ حالانکہ جس طرح یہ واقعہ پیش کیا گیا ہے ایسا نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے محض ارتداد کی وجہ سے کسی کو نہ قتل کیا اور نہ اس کے قتل کئے جانے کا حکم دیا۔

یہ شخص نہ صرف مرتد ہوا بلکہ اپنی شرارت میں بڑھ چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف محاربت میں شامل تھا۔

حضرت عثمان نے کیوں ان کی معافی کرائی اور پناہ دی کیا آپ کو پتہ نہیں تھا کہ مرتد کی سزا قتل ہے؟ ایسے شخص کو پناہ دینا ہی بہت بڑا جرم تھا اور پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کو یہ نہیں فرمایا کہ عثمان یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟

تمہیں یہ علم نہیں کہ یہ خدا کی حدود ہیں اور خدا کی حدود میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک چوری کرنے والی خاتون کے بارے میں اسامہ کو جواب دیا تھا۔

خاکسار نے اس ضمن میں قریباً دس (مرد و خواتین) کا ذکر کیا ہے کہ انہیں صرف مرتد ہونے کی بنا پر سزا نہیں ہوئی تھی نہ سزا دی گئی تھی۔ کیونکہ یہ قرآنی منشاء کے خلاف ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ان کے اور بہت سے گھناؤنے جرم تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں سزا دی گئی اور بعض کو معاف بھی کر دیا گیا۔ اگرچہ اس فہرست میں مرتد بھی شامل ہیں لیکن ارتداد کی وجہ ان کے لئے قتل کی سزا نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ بعض لوگوں نے صرف قتل کرنے کے شوق میں بعض ضعیف روایت کا سہارا لیا ہے اور حد سے گزر گئے۔ پس آنحضرت ﷺ کی زندگی میں کوئی ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ثابت ہوتا کہ محض کسی کو ارتداد کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی کو (جو مرتد ہوا تھا) سزا دی گئی ہے تو وہ اس کے دوسرے جرموں کی وجہ سے تھا۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 31 دسمبر 2010ء صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”مرتد کی سزا قرآن و حدیث کی روشنی میں“ قسط اول خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

اس مضمون کا خلاصہ دوسرے اخبار کی اشاعت کی تفصیل میں آچکا ہے۔

نوٹ: یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ ان پاکستانی اخبارات (اردو) جو امریکہ کے مختلف شہروں سے شائع ہوتے ہیں میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ جو عین قرآن کریم کے احکامات، سنت رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تعلیمات کے مطابق ہیں کو شائع کرانے کی توفیق ملی اور بہت سے اردو دان طبقہ نے اس کو سراہا لیکن نیویارک میں خصوصاً علماء اور ان کے ماننے والوں نے اس کی سخت مخالفت بھی کی لیکن حق ہمیشہ بالا ہی رہا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

اب ہم سال 2011ء میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سال میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے پیغام حق کے پہنچانے میں پریس اور میڈیا نے بہت تعاون کیا۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز نے اپنی اشاعت 6 جنوری 2011ء میں اس عنوان سے خبر دی:۔

پاکستانی گورنر تاثیر جو اقلیتوں کے مددگار تھے، کے بہیمانہ قتل پر امریکن مسلمان غمزدہ اور افسردہ ہیں۔

خبر کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو انہی کے باڈی گارڈ نے قتل کر دیا ہے۔ باڈی گارڈ نے یہ قتل اس لئے کیا کہ سلمان تاثیر نے اقلیتوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ آسیہ بی بی ہیں۔ آسیہ بی بی پر یہ الزام تھا کہ اس نے توہین رسالت کی ہے۔ جب کہ آسیہ بی بی نے اس سے انکار کیا۔ لیکن عدالت نے انہیں سزائے موت سنائی۔ گورنر سلمان تاثیر نے پاکستان کے صدر جناب آصف علی زرداری صاحب سے ان کی معافی کی درخواست کی تھی۔ نیز بتایا کہ پاکستان میں ایک ایسا قانون ہے جس کی وجہ سے اقلیتوں کو بے شمار مشکلات کا سامنا ہے۔ ان اقلیتوں میں شیعہ، عیسائی، سکھ، ہندو اور احمدی مسلمان بھی شامل ہیں۔

اخبار نے گذشتہ سال 2010ء میں لاہور میں ہماری احمدیہ مساجد پر حملہ کا بھی ذکر کیا کہ اس میں 100 سے زائد افراد مارے گئے اور اَسّی سے زائد زخمی بھی ہوئے۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستان کے یہ

گورنر واحد شخص ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر اظہار ہمدردی کیا۔ اور سلمان تاثیر نے ہسپتال جاکر زخمیوں کی عیادت بھی کی اور ایک بیان میں یہ بھی کہا کہ ”احمدی مسلمان ہمارے بہن بھائی ہیں“ اس موقعہ پر انسانی ہمدردی کے ناطے پر بین الاقوامی طور پر اُن کی بہت پذیرائی ہوئی۔ لیکن اندرونِ ملک بہت سے متشدّد طبقہ نے اُن کے قتل کئے جانے کا اعلان بھی کیا۔

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ نے اس موقعہ پر ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ”انسانی زندگی ایک مقدس امانت ہے اور یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام میں توہین مذہب پر اس قسم کی کوئی سزا نہیں ہے“

لوکل جماعت کیلی فورنیا میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے گورنر پاکستان سلمان تاثیر کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے اور متاثرہ افراد اور خاندان کے ساتھ تعزیت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”سلمان تاثیر ایک نڈر شخص تھے جو آمریت اور تشدّد کے خلاف آواز بلند کرتے تھے“

امام شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ ”ہمیں برداشت کا مادہ اختیار کرنا چاہیئے اور اس قسم کے قانون کو ختم کرنا چاہیئے۔ کیوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک میں برداشت کی اور مذہبی آزادی کی تعلیم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی انتہا پسندی، دہشت گردی اور دوسرے کی جان لینا اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام میں ان چیزوں کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔“

ایشیاٹربیون

ایشیاٹربیون نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2011ء کے صفحہ 5 پر پورے صفحہ پر ہمارے جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ کی خبر 12 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

”جماعت احمدیہ امریکہ ویسٹ کوسٹ کا تین روزہ جلسہ سالانہ۔“

جلسہ میں امریکہ کی 35 جماعتوں سے 1300 احباب نے شرکت کی۔ تصاویر میں ایک تصویر نائب امیر ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کی، ایک تصویر مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ کی،

ایک تصویر ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد سیکرٹری نیشنل تعلیم القرآن کی۔4 تصاویر سامعین جلسہ کی، ایک تصویر سٹیج پر بیٹھے ہوئے افراد اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی تقریر کرتے ہوئے، ایک تصویر میں احباب جماعت آپس میں گفتگو کرتے ہوئے اور ایک تصویر میں خاکسار تقریر کرتے ہوئے۔ دوسری تصویر میں خاکسار دوران تقریر ہاتھ میں ''مسلم فار پیس'' کا پمفلٹ دکھاتے ہوئے، ایک تصویر میں ایک خادم تقریر کرتے ہوئے دکھائے ہیں۔ خبر کے نیچے لکھا ہے کہ مزید معلومات کے لئے امام شمشاد ناصر سے رابطہ کریں۔ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے۔ خبر کا متن یوں ہے:

جماعت احمدیہ امریکہ ویسٹ کوسٹ کا 25واں تین روزہ جلسہ سالانہ کرسمس کی تعطیلات 24 تا 26 دسمبر کو چینو میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں امریکہ کی 35 جماعتوں سے 1300 احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعض قریبی ممالک سے بھی احباب شامل ہوئے۔ جلسہ کا آغاز 24 دسمبر کو مسجد بیت الحمید میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ہوا۔ ساؤتھ ویسٹ ریجن کے امام شمشاد ناصر نے خطبہ جمعہ دیا۔اس جلسہ کا مرکزی موضوع مسلم فار پیس اور مسلم فار لائلٹی تھا۔ جلسہ کے پہلے دن کی صدارت مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور جلسہ میں شرکت کرنے پر مہمانوں کو خوش آمدید اور شکریہ کہا۔

جلسہ سالانہ میں روحانی اور علمی موضوعات پر متعدد تقاریر کی گئیں جن میں ''قرآنی رہنمائی اور اصلاح کا بہترین ذریعہ'' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امن کے داعی اور بچوں کی اسلامی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں جیسے موضوعات پر تھیں۔ جماعت احمدیہ کی خواتین (لجنہ اماء اللہ) کا بھی ایک علیحدہ سیشن ہوا۔ جس میں خواتین کے حوالے سے تقاریر کی گئیں جن کے موضوعات خانگی حالات میں خواتین کا کردار، ایک خدا پر ایمان لانے کی اہمیت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے

بہترین اسوہ ہیں۔ جلسہ کے موقع پر بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ نیز جلسہ کے تینوں دن لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ سے احباب کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 7/ جنوری 2011ء کے صفحہ 1 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”سال نو کا تحفہ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ “ خصوصی مضمون کے تحت خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ ہم نئے سال 2011ء میں داخل ہوئے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ یہ سال ہم سب کے لئے بہت بابرکت ہو۔ خدا اس سال کو سب کے لئے پیار، محبت اور امن والا بنادے۔ ہر ایک کے دکھ دور ہوں۔ ہر ایک کی تکلیف آسان ہو۔ ہر ایک کی نیک تمنا پوری ہو اور ہر ایک کو امن نصیب ہو۔ ہر ایک دل میں خدا اپنی محبت ڈال دے، خدا کے سوا کسی اور کا خوف دامنگیر نہ ہو۔ ہر ایک کو خدا اپنا بندہ بنالے اور شیطان کے پنجہ سے رہائی دے۔ دجال کے رعب سے سب بچ جائیں، خدا ہر ایک کو دجال کی چالاکیوں اور دھوکہ بازیوں سے محفوظ رکھے۔ ہم الٰہی وعدہ سے ہر ایک کو بلا تخصیص سال نو کو تحفہ، جو ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مسکراتے چہرہ سے عنایت فرماتے تھے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ '' دیتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے السلام علیکم کے اہمیت احادیث کی روشنی میں بیان کی کہ صحابہ بازاروں میں صرف ایک دوسرے پر سلامتی کا تحفہ بھیجنے کے لئے نکل جاتے تھے۔ یہ امن کا حقیقی معاشرہ تھا۔ اب تو مسلمان کو مسلمان سے ڈر لگتا ہے۔ پاکستان کے گلی کوچوں میں مسلمان مسلمان کو قتل کرنے کے درپے ہے۔ مارنے والا بھی غازی اور قتل ہونے والا بھی شہید، ہر دو کلمہ گو ہیں۔

ہم کیسے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت والا اور امن بانٹنے والا بنائیں؟ جواب تو ہر ایک جانتا ہے مگر اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ جواب یہ ہے کہ معاشرہ میں عدل اور انصاف کے ذریعہ۔ عدل کے نام پر خون نہ کریں۔ عدل کے ترازو میں ہر ایک کو برابر تولیں۔ یہ نہ ہو کہ اپنے لئے تو عدل کا پیمانہ اور رہو اور غیر کے لئے پیمانہ بدل جائے۔ اس پر قرآن کریم کی آیت 91 جو سورۃ النحل

کی ہے لکھی گئی ہے کہ اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ صلح کرو اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق تو ہمیں دشمن سے بھی انسان کرنا چاہیئے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کسی اور مذہب نے بھی دشمن کے ساتھ عدل وانصاف کی ایسی تعلیم دی ہے جیسی قرآن کریم نے! لیکن اس تعلیم سے مسلمان کہلانے والے بالکل غافل ہیں۔ خصوصاً پاکستان میں تو عدل وانصاف کا گویا نام ہی نہیں ہے۔ ایسا ملک جس کے باشندے مسلمان کہلاتے ہیں رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام اور حرمت پر مٹ مرتے ہیں لیکن ان میں اتنی کرپشن، اتنی بے ایمانی، رشوت، جھوٹ پایا جاتا ہے کہ کافروں کا معاشرہ بھی اس کے سامنے شرمسار ہو جاتا ہے بلکہ کافر ملک انہیں اپنے ملک میں آنے سے پہلے کئی مرتبہ سوچتے ہیں کہ انہیں ویزہ دیا جائے یا نہیں؟ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث بیان کی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سات اشخاص ایسے ہوں گے جن پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو گا۔ اور ان میں ایک اور پہلے نمبر پر ''امام عادل'' ہے یعنی ایسا حاکم جو اپنی رعایا سے بلا تمیز و تفریق انصاف کرے۔ یعنی اس کے نزدیک شیعہ، سنی، احمدی، عیسائی، سکھ، ہندو سب برابر ہوں۔ ریاست کے شہری ہونے کے لحاظ سے ہر ایک سے مساویانہ سلوک کرے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر جب ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تنازعہ تھا۔ یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ خاکسار نے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تعلیم کا ایک حصہ درج کیا ہے۔ جو کشتیٔ نوح سے ہے۔

''اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو...... تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو......... بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا...... نوع انسان کے لئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام

آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سوتم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(ہماری تعلیم، کشتیٔ نوح)

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2011ء میں صفحہ 23 پر خاکسار کا ایک مضمون انگریزی زبان میں اس عنوان سے شائع کیا ہے۔

"If Jesus Visited Pakistan"

کہ اگر عیسیٰؑ پاکستان کا وزٹ کریں۔ تو پھر ان کے ساتھ کیا ہو گا۔

خاکسار نے مضمون کے شروع میں لکھا کہ اگر مسیح علیہ السلام آج مسلمانوں اور عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق آسمان سے نازل ہوں جائیں اور وہ پاکستان جانا چاہئیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ کیا ان کا گرمجوشی سے والہانہ استقبال ہو گا یا انہیں فوراً قید کر کے جیل بھیج دیا جائے گا؟

یہ میں ایسا کیوں لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ اب اگر کوئی نبی ہونے، مصلح ہونے، ریفارمر ہونے کا دعویٰ کرے گا تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔ 1974ء میں مسلمان طبقہ کے پریشر کی وجہ سے حکومت پاکستان کی قومی اسمبلی نے یہ قانون پاس کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نبی، رسول، مصلح وغیرہ کہتا ہے تو اس کو قید کر کے جیل خانہ بھیج دیا جائے گا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاءڈکٹیٹر نے اس قانون میں مزید ترمیمات کیں اور خاص طور پر یہ قانون احمدیہ مسلم کمیونٹی کے خلاف بنایا گیا۔ یہ قانون سراسر بے انصافی پر مبنی ہے کیونکہ دنیا کی کسی پاور اور حکومت کو اللہ نے یہ اختیار دیا ہی نہیں کہ وہ کسی کے ایمان کا فیصلہ کرے یا کسی کے ایمان میں دخل اندازی کرے۔ اور اس قانون کے نتیجہ میں پاکستان میں اقلیتیں اپنے بنیادی حقوق سے محروم کر دی گئی ہیں۔ بلکہ اس قانون کی آڑ میں بعض لوگ دوسرے پر محض الزام لگا کر اپنے حسد اور کینہ کی وجہ سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں اور اسے جیل بھجوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایسا ہوا ہے اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا جب تک یہ قانون ہے۔ ایک شخص دوسرے پر

جھوٹا الزام لگا کر کہ یہ احمدی ہے یا اس نے توہین مذہب اور توہین رسالت کی ہے اس کی زمین اور جائیداد پر بھی قبضہ کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا قانون بناتے وقت انہوں نے یہ بات بالکل نہیں سوچی کہ ان کا اپنا ہی یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام مہدی نے آنا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آنا ہے۔ تو کیا یہ مصلح یا ریفارمر نہ ہوں گے (حالانکہ آنے والے عیسیٰ کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں 4 دفعہ نبی اللہ کے نام سے پکارا ہے) پھر ایک اور نکتہ یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ آئیں گے۔ اگر ان کے پاس دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اتھارٹی (نبی یا مصلح یا ریفارمر) والی نہ ہوگی تو وہ اپنے فرائض منصبی کس طرح ادا کریں گے۔ وہ تبلیغ کس حیثیت سے کریں گے؟

قرآن کریم نے تو انہیں (سورہ آل عمرآن آیت50) کے مطابق نبی کے نام سے یاد کیا ہے۔ تو جب وہ آئیں گے تو قرآن تو انہیں نبی کے نام سے پکارے گا۔ اور مسلمان سکالر کس نام سے پکاریں گے۔ اگر نبی کے نام سے تو پھر پاکستان کا قانون کیا کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی یا ریفارمر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ایک اور بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ قرآن مجید سے قطعاً اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ حضرت عیسیٰؑ اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور پھر اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ آسمان سے ہی اس مادی جسم کے ساتھ اتریں گے۔

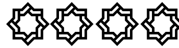
جماعت احمدیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (لعنتی موت) سے بچایا (جو بائیبل کہتی ہے) اور جب انہیں صلیب پر لٹکایا گیا تو وہ بے ہوش ہوگئے۔ اور سپاہیوں نے انہیں اتار کر ان کے حواریوں کے حوالے کیا۔ اور صحت یاب ہونے پر وہ کشمیر گئے۔ جہاں انہوں نے اسرائیل کے گھرانے کی بھیڑوں کو تبلیغ کی۔

پاکستان میں جو یہ قانون بنایا گیا ہے اس کی وجہ سے گزشتہ سال 28 مئی 2010ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کی 2 بڑی مساجد پر حملہ کیا گیا جس میں 80 سے زائد لوگ موقعہ پر ہی مارے گئے اور سو سے

زیادہ زخمی ہوئے اور یہ سب اس قانون کی وجہ سے ہے جو 1974ء اور پھر 1984ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف بنا۔

میں تمام امریکنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ آ بھی جائیں گے تو خدارا انہیں پاکستان کے وزٹ پر مت بھیجیں۔ انہیں وہاں گرفتار کر لیا جائے گا یا موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 اگست 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط57

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 7 جنوری 2011ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''سال نو کا تحفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔اس مضمون پر گزشتہ ایک اخبار کے حوالہ سے لکھا جاچکا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت اس وقت کیا ہے۔ خصوصاً پاکستان میں۔ وہاں نہ عدل ہے نہ انصاف۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ: تعجب اس بات پر ہے کہ پاکستان میں اس قدر ظلم ہوا ہے، حقوق غصب کئے جارہے ہیں قتل وغارت ہے کہ انسانی قدروں اور جانوں کا کوئی احترام ہی نہیں۔ دراصل ایسے لوگوں کا اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا ہی توہین رسالت ہے۔ ایسے ہی اشخاص جو ان جرائم میں ملوث ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں یہ توہین رسالت ہے ایسے لوگوں کو موت اور سنگساری کی سزا کیوں نہیں دی جاتی۔ حیرانی ہے کہ توہین رسالت کی تعریف بھی کرتے ہیں اور پھر ظلم بھی بے انتہاء کرتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان، خود ہی غازی اور خود ہی شہید۔ خود ہی دہشت گرد اور خود ہی منصف۔
اس مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ کشتی نوح سے درج کیا ہے۔ ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو...... غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ...... تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر خون'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کو خاکسار نے اس حقیقت کے ساتھ شروع کیا ہے کہ ایک ایسی بیل ہوتی ہے جو درخت پر چڑھ جاتی ہے تو اس کو گھیر لیتی ہے۔ جسے آکاس بیل کہتے ہیں اور جب وہ درخت پر چڑھ کر اسے چاروں طرف سے گھیر لے تو پھر درخت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حالت اس وقت پاکستان کی ہے۔ جو وطن اور ملک ہمیں لاکھوں قربانیوں کے بعد قائداعظم محمد علی جناح نے دیا تھا۔ اس پر بھٹو کے دور میں آکاس بیل چڑھنی شروع ہوئی۔ مولویوں نے بھٹو سے کہا تھا کہ اگر وہ ملک میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں تو ہم ساری عمر تمہیں اپنا صدر یا وزیر اعظم بنالیں گے۔ اور یہاں تک انہوں نے التجا کی کہ اگر تم ایسا کر دو تو ہم اپنی داڑھیوں سے تمہارے جوتے صاف کریں گے۔ یہ تھی ابتداء اس آکاس بیل کی جس کو پھر ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے پروان چڑھایا۔ وہ لوگ جو پاکستان کی پ بننے کے حق میں نہ تھے۔ قائداعظم کو کافراعظم کہتے تھے اور پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے اس باغ کے مالی بن گئے۔ نہ صرف مالی بنے بلکہ ملکیت بھی لے لی۔ ملائیت اور مذہبی جنونیت نے اس قدر پاکستان پر اپنا سایہ ڈالا کہ اس درخت (پاکستان) کی ٹہنیوں، شاخوں اور پتوں اور پھلوں کو سکھا کر رکھ دیا۔ وطن عزیز کی پامالی کے لئے ایسے ایسے قوانین وضع کئے کہ جس کی آڑ میں پاکستان کے سپوتوں کا بے گناہ خون بہایا گیا۔ ایک شخص بھی پاکستان میں ایسا نہیں جو اپنے آپ کو محفوظ خیال رکھتا ہو کیونکہ بھیڑوں کی رکھوالی کرنے والے ہی بھیڑوں کا خون کئے جارہے ہیں۔ اور یہ خون ناحق مذہب اسلام کے پاک نام اور ناموس رسالتؐ کے نام پر کئے جارہے ہیں۔ ملائیت کی یہ آکاس بیل ایسی بڑھی ہے اور چڑھی ہے کہ اترنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

پاکستان کے ایک روزنامہ ایکسپریس میں ایک کالم نویس رؤوف کلاسرا کا کالم پڑھا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''آخر کیوں؟''۔ اس میں وہ رقمطراز ہیں کہ سعودی عرب کے ایک اخبار نے سلمان تاثیر (گورنر پاکستان) کے قتل کے اگلے روز ہی اپنے اداریہ میں لکھا کہ بلاشبہ وہ ایک شہید تھا جو ان مذہبی

جنونیوں کے ہاتھوں گولیوں کا شکار ہوا۔ اس اخبار کے بقول سلمان تاثیر کو ایک انتہائی ظالم قاتل نے شیطانی قوتوں کے زیر اثر مار ڈالا۔ اخبار لکھتا ہے کہ سلمان تاثیر ایک سچا مسلمان تھا۔ جن لوگوں نے اسے شہید کیا اور اس کی موت پر خوشیاں منائیں انہوں نے ایک ناپسندیدہ فعل کیا۔ عرب نیوز کے بقول سلمان تاثیر ایک بہادر مسلمان تھا جو سچ اور انصاف کے لئے لڑ رہا تھا۔"

خاکسار نے ایک اور کالم نویس سید انجم گوہر کا ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے مضمون "دریچہ" میں لکھا۔ "گورنر پنجاب کا قتل ایک افسوسناک واقعہ ہے یہ قتل مذہب کے نام پر ایک انتہا پسند نے کیا اس کا خیال ہے کہ اس نے ایک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا۔ کیوں کہ سلمان تاثیر نے توہین رسالت کے قانون کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کھل کر کیا تھا کیوں کہ یہ قانون امتیازی ہے اور اس کا استعمال ذاتی دشمنی کی بنیاد بنتا ہے۔ اس قانون کو انہوں نے "کالا قانون" قرار دیا تھا۔"

وہ مزید لکھتے ہیں کہ "مذہبی انتہاء پسندی جو اس وقت پاکستان میں ہے اس میں ضیاء الحق کے 11 سالہ دور کا بڑا ہاتھ ہے اس دور میں جہاد، کلاشنکوف، ہیروئن اور مذہبی انتہاء پسندی نے ہمارے معاشرہ میں جگہ بنائی اور پھر اسے خوب پھلنے پھولنے کا موقع ملا جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور کالم نگار سلیم سید نے اپنے کالم میں لکھا کہ "سلمان تاثیر! شہید قانون رسالت اختلاف رائے کا انجام قتل!" وہ لکھتے ہیں کہ "پاکستان میں جس جس طرح سے توہین رسالت کا قانون دشمنیوں اور جھگڑوں کو نمٹانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سلمان تاثیر نے اس کے خلاف آواز بلند کی تھی اس سے اختلاف رائے کیا تھا جس کی سزا موت ٹھہری۔" یہ ایک بہت لمبا کالم تھا اور کالم نگار نے حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ اور انہوں نے خدا لگتی بات کہی۔ مگر یہ شرافت آج تک گونگی ہے۔ جماعت احمدیہ کی لاہور میں 28 مئی کو 2 مساجد پر حملہ کر کے 86 افراد کو موقعہ پر ہی شہید کر دیا گیا اور اس سانحہ میں سو سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ یہ سب کچھ اس کالے قانون کی وجہ سے ہی ہوا۔ خاکسار نے اس کے بعد انڈونیشیاء، ملائیشیاء، بنگلہ دیش، سعودی عرب، اردن، مصر، نائیجیریا وغیرہ ممالک کی فہرست دی اور ان کی آبادی اور وہاں کے سسٹم کا ذکر کیا ہے اور سزاؤں کا ذکر کیا ہے۔

پاکستان میں ضیاء الحق کے بعد آنے والی جس حکومت نے بھی اس قانون کے انتقامی استعمال کو روکنے کے لئے آواز اٹھائی اسے شریعت کا دشمن قرار دیا گیا۔ یہاں تک کہ عدالتیں بھی ہجوم کے دباؤ میں آتی چلی گئیں اور مقدمے کے دوران باعزت بری ہونے پر بھی ملزمان کو قتل کر دیا گیا۔ یا انہیں چھپنا پڑا۔ یا ملک چھوڑنا پڑا۔ خاکسار نے مضمون کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین تھے۔ آپ نے کسی کو توہین رسالت پر قتل کی سزا نہیں دی۔ بلکہ گستاخی کرنے والوں پر یہ الفاظ ہیں وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ کہ ایسے لوگوں کی باتوں پر صبر کرو۔ پس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپؐ کے نام کو بدنام نہ کریں۔ اور نہ ہی مذہب کے نام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کسی کا خون کریں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 43 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

"Without Justice, There is never true peace"

”عدل وانصاف کے بغیر صحیح معنوں میں امن قائم نہیں ہو سکتا“

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ سال شروع ہونے پر ہر جگہ سے، ہر ملک سے، ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارکباد دیتے نظر آتے ہیں اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے لیکن اس مبارک باد میں صرف خواہش ہوتی ہے جس کے پیچھے کوئی امن کا پختہ لائحہ عمل نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک صحیح معنوں میں کسی بھی معاشرے اور سوسائٹی میں عدل قائم نہیں ہوگا وہاں امن کا قیام ناممکن ہے۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ میں ایک احمدی مسلم ہوں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ مسیح موعود آچکے ہیں اس لئے عدل وانصاف کے بارے میں سب سے پہلے قرآن کریم سے تعلیمات پیش کروں گا۔ پھر اس کے بعد بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کے اسوہ کو بیان کروں گا۔ اس کے بعد آپؐ کے غلام صادق بانیٔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات لکھوں گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (16:91) اسی طرح (49:10) اور (6:153)، (5:9) کی آیات میں بار بار عدل و انصاف کی تعلیم بیان کی گئی ہے اور مومنوں کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ وہ خود بھی انصاف سے کام لیں۔ اور یہاں تک اسلام کی تعلیم ہے کہ وہ دشمنوں سے بھی انصاف کریں۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ارشاد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس شخص پر رحمت کا سایہ ہوگا جو امام عادل ہے۔ خاکسار نے مضمون میں پوری حدیث یہاں لکھی ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں عدل وانصاف کی تعلیم کو بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا...... سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔“

(کشتیٔ نوح)

پس آیئے کہ ہم نئے سال میں داخل ہونے پر ساتھ ساتھ اپنے اندر بھی تبدیلی پیدا کریں اور ان تعلیمات پر عمل کر کے معاشرہ میں عدل و انصاف قائم کریں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 40 پر ایک سے زائد صفحہ پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں خبر کے علاوہ 4 بڑی تصاویر بھی ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ صدارت کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ مکرم مرزا نصیر احسان صاحب ہیں۔ اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں

مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر صدارت کر رہے ہیں۔ ایک تصویر سامعین کرام کی ہے اور ایک تصویر میں ایک خادم تقریر کر رہے ہیں۔

خبر کا عنوان یہ ہے کہ

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ۔ حقیقی مسلمان امن پسند ہوتا ہے"

چینو کیلی فورنیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ گذشتہ 25 سال سے جماعت احمدیہ کے ممبران اس ویسٹ کوسٹ ریجن میں بڑی خاموشی کے ساتھ اور امن کے ساتھ ہر سال اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں اور یہ ایام یہاں پر چھٹیوں کے ہوتے ہیں۔ جن میں لوگ کرسمس کی چھٹیاں مناتے ہیں جس کا مقصد آپس میں اخوت و محبت بڑھانا اور اپنی روحانیت کو تیز کرنا ہے۔ اور جس کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ تا وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ اور حکومتی اہل کاروں کے ساتھ اپنے تعلقات کو استوار کریں اور ان کے تعاون پر ان کا شکریہ بھی ادا کریں۔

یہ سلور جوبلی 25 واں جلسہ سالانہ ہے جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا جو اپنی روایات کے ساتھ جمعہ کے دن مؤرخہ 24 دسمبر کو خطبہ جمعہ کے ساتھ شروع ہوا۔ جو امام شمشاد ناصر نے دیا یہ تین دن کا جلسہ مسجد بیت الحمید میں منعقد ہوا۔

اخبار لکھتا ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ نے اس جلسہ کے لئے 1300 مہمانوں کی مہمان نوازی کی۔ اور یہ 1300 احباب جماعت امریکہ کی 35 جماعتوں سے تشریف لائے تھے اس جلسہ میں نیشنل لیول کے آفس ہولڈرز بھی شامل ہوئے تھے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع Muslim For Peace اور Muslims For Loyalty تھا۔

مسٹر غفار (مسلم امریکن احمدی) نے اخبار کو بتایا کہ دیکھیں کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے آپ کے لئے کہ 1300 مسلمان 3 دن کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور کوئی لڑائی جھگڑا، فساد نہیں ہوا۔ پولیس کو نہیں بلایا گیا اور کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہوا۔ کیا یہ آپ لوگوں کے لئے حیرانی کی بات نہ ہوگی؟ اس کا جواب مسکراہٹ میں دیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی مسلمان واقعۃً امن پسند ہوتے ہیں۔

جمعہ کے روز پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے کی جو کہ امریکہ جماعت کے نائب امیر ہیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے جلسہ کے شاملین کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کا پس منظر اور غرض و غایت بھی بیان کی اور دعا کرائی۔ جلسہ سالانہ کے عناوین اور تقاریر میں ایک یہ بھی تقریر تھی کہ ''قرآن عظیم متقین کے لئے ہدایت''، ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کا شہزادہ''۔ ''بچوں کی تربیت، کامیاب عائلی زندگی''

خواتین نے بھی جلسہ کے دنوں میں اپنا ایک الگ سیشن کیا جس میں انہوں نے خواتین کے بارے میں اور ان سے متعلقہ مسائل کے بارے میں تقاریر کیں۔ ان کا مرکزی موضوع بھی یہی تھا کہ ''خواتین اور عائلی زندگی کی کامیابی''

اخبار مزید لکھتا ہے کہ تین دن کے جلسہ میں مہمانوں کی ضیافت بھی کی گئی اور انہیں تین وقت کھانا مہیا کیا گیا۔ (کھانے کی بھی تفصیل ہے) جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر نیشنل آفس ہولڈرز بھی شامل ہوئے۔ اخبار نے لکھا کہ امام نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، ملک مسعود صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری امریکہ، خواتین کی نیشنل صدر اور ان کے ساتھی بھی شامل ہوئے۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ انہوں نے جماعت کی 122 سالہ تاریخ سے بتایا کہ کس طرح جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا اور تکالیف پہنچائی گئیں لیکن یہ خدائی جماعت تھی اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کا پودا خود اپنے ہاتھ سے لگایا تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی اور جماعت کو ترقیات پر ترقیات عطا فرمائیں۔

فجی سن نے اپنی جنوری 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 12 اور صفحہ 13 پر جلسہ سالانہ کی بڑی تفصیل کے ساتھ اور 24 رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ ویسٹ کی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)انور محمود خان صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب صدارت کر رہے ہیں (2)امام نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج تقریر کر رہے ہیں(3)رشید رینو صاحب امریکن احمدی مسلم تقریر کرتے ہوئے (4) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کرتے ہوئے (5) امام مبشر احمد صاحب تقریر کرتے ہوئے(6)ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب تقریر کرتے ہوئے(7)مسجد بیت الحمید کی پورے سائز کی تصویر(8)سامعین کی تصویر(9)افسر جلسہ سالانہ اور امام بلال (غیر از جماعت) کے ساتھ فوٹو(10)افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ، آپس میں جلسہ کے انتظامات کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے(11)سامعین کی تصویر جس میں مہمانان کرام اور فجی کے احباب نیز ایڈیٹر اخبار فجی سن(12) تین تصاویر سامعین کی(15)ایڈیٹر فجی سن، امام بلال اور دوسرے مہمان(16)سامعین کی ایک تصویر جس میں نیشنل آفس ہولڈرز، ملک مسعود صاحب، فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور دیگر احباب (17) سٹیج کی ایک تصویر اور پوڈیم پر ایک سکھ مہمان تقریر کرتے ہوئے (18)ایک سٹیج کی تصویر مکرم امام نسیم مہدی صاحب صدارت کرتے ہوئے اور خاکسار تقریر کر رہا ہے(19)مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کا تقریر کرتے ہوئے(20) امام مبشر صاحب کی تصویر (21)ایک فجی احمدی کی تصویر (22) خاکسار کی ایڈیٹر فجی سن اور دیگر فجین احمدیوں کے ساتھ تصویر(23)ایک تصویر میں خاکسار امام بلال (غیر از جماعت) کے ساتھ مل رہا ہے(24)ایک فجی احمدی دیگر احباب کے ساتھ سامعین میں نمایاں ہیں۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے۔

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 11 اور صفحہ 14 پر ہمارے جلسہ سالانہ کی دو تصاویر کے ساتھ تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا 25واں جلسہ سالانہ جو امن کے بارے میں ہے پر 1000 لوگوں کو اجتماع۔

ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔ اور سامعین بھی ہیں۔ دوسری تصویر میں ایک نوجوان خادم رضوان جٹالہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ خبر پوری تفصیل کے ساتھ دی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے لکھی جاچکی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 13-16 پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ ہمارے ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ کی تفصیل کے ساتھ خبر شائع کی ہے۔ جو سٹاف رائٹر کے حوالہ سے اس عنوان پر ہے۔ ’’جماعت احمدیہ مسلمہ کے 25 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد‘‘ تصاویر میں ایک بڑی تصویر سامعین جلسہ کی ہے اور ایک تصویر میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے خبر کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا کہ امسال چینو کی مسجد بیت الحمید میں ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں کا 25 واں سلور جوبلی جلسہ ہوا جس میں ارد گرد کی جماعتوں سے 1300 کے لگ بھگ لوگ شریک ہوئے۔ جلسہ کا مرکزی عنوان امن تھا، جمعہ کے روز یہ جلسہ شروع ہو کر اتوار کے روز ختم ہوا۔ جلسہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ خواتین نے بھی الگ اپنا ایک سیشن کیا۔ امسال جلسہ میں نیشنل آفس ہولڈرز بھی میری لینڈ اور دیگر ریاستوں سے شامل ہوئے جن میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج اور مسعود ملک صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری شامل ہیں۔ افتتاحی سیشن میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر نے احباب کو جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ امام شمشاد ناصر نے جماعت احمدیہ کی ترقیات پر تقریر کی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 17 اگست 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط58

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”خدا، اسلام اور رسول خدا کے نام پر خون“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل تفصیل کے ساتھ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جس میں پاکستان میں ملائیت کی آکاس بیل اور بھٹو کے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے نیز ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے آرڈیننس کو آکاس بیل کے طور پر بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جو پاکستان کو پنپنے نہیں دیں گی اور احمدیوں کی 2 بڑی مساجد جو لاہور میں تھیں ان پر وحشیانہ حملے کے نتیجہ میں 80 سے زائد افراد کا موقعہ پر ہی مارا جانا، اس آرڈیننس اور بھٹو کا قومی اسمبلی میں سیاسی فیصلہ، کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ A9 پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر اس عنوان سے دی ہے۔

”احمدی مسلمانوں نے چینو میں اپنا جلسہ سالانہ کیا“

اخبار نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ ہے۔ انہوں نے اپنا 25 واں جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ کے ریجن کی جماعتوں کا چینو کی مسجد بیت الحمید میں کیا۔ امام شمشاد نے بتایا کہ گزشتہ 25 سالوں سے جب سے کہ یہ مسجد بنی ہے ہمارا سالانہ جلسہ یہاں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوتے رہے اور جلسہ کی اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے تا ہم اپنے ہمسایوں کو اس میں آنے کی دعوت دیں اور ان کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوں اور انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ حکومتی اہل کاروں کا بھی ہم شکریہ ادا کریں۔ اس سال یہ گروپ

اپنے جلسہ میں 1200 لوگوں کی شرکت متوقع کر رہے ہیں اور جلسہ کا مرکزی موضوع مسلم فار پیس ہے۔ جلسہ کی اغراض و مقاصد بانیٔ جماعت احمدیہ نے 100 سال پہلے سے ہی بیان کر دیئے ہیں اور جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 14 جنوری 2011ء میں صفحہ 43 پر ایک خبر اس عنوان سے دی ہے کہ

''احمدی سلمان تاثیر کے قتل کی مذمت کرتے ہیں''

خبر میں سلمان تاثیر کی فوٹو بھی شائع کی گئی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ پنجاب پاکستان کے گورنر جناب سلمان تاثیر صاحب کو اس جرم میں کہ انہوں نے توہین مذہب و رسالتؐ کے قانون کے خلاف آواز بلند کی۔ نیز احمدیوں کو اپنا مسلمان بھائی کہا قتل کر دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ اس قتل کی مذمت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ سلمان تاثیر کا قتل ایک ظالمانہ اور سفاکانہ فعل ہے۔ ہم ان کی فیملی سے دلی طور پر تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ قاتل کو اس کے جرم کی واقعہ سزا دی جائے۔

پریس ریلیز میں مزید کہا گیا ہے کہ انسانی زندگی ایک مقدس امانت ہے اور اسلام میں توہین مذہب یا توہین رسالت کی کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ اسلام کی صحیح تعلیم ہے جو ہمیں مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) بانیٔ جماعت احمدیہ نے سکھائی ہے۔ یہ بیان ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نائب امیر امریکہ نے دیا۔

میڈیا کی رپورٹ کہتی ہے کہ سلمان تاثیر کو اس جرم میں قتل کیا گیا ہے کہ انہوں نے توہین مذہب کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ ہمیں چاہیئے کہ دنیا کو بتائیں کہ وہ پاکستان کو کہے کہ اس قسم کے قوانین کی روک تھام کریں۔

مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے بتایا کہ سلمان تاثیر گورنر پنجاب حقیقت میں ایک بے باک اور نڈر اور بہادر شخص تھے جنہوں نے ملاؤں کے خلاف آواز بلند کی جو کہ پاکستان میں مذہبی دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سلمان تاثیر نے اس کالے قانون کے ختم ہونے کے بارے میں اپنی آواز کو بلند کیا جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کی

جانوں جو ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن دوسروں کی نظر میں مسلمان نہیں کو خطرہ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگ ہیں جو مذہبی اختلاف کی بنیاد پر دوسرے کو ان قوانین کی آڑ میں قتل کر رہے ہیں۔ جب قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہی مذہبی آزادی اور برداشت کی تعلیم دیتے ہیں اور توہین مذہب کی کوئی سزا تجویز نہیں کرتے ملاں اور مذہبی جنونی لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19 جنوری 2011ء میں صفحہ 9 پر حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ اسلامی اصول کی فلاسفی سے چند اقتباسات پیش کئے ہیں۔

(1) اخبار لکھتا ہے کہ: ”انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں: پہلا سوال انسان کی طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تین حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ تین مبداء ٹھہرائے ہیں یا یوں کہو کہ تین سرچشمے قرار دیئے ہیں جن میں سے جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں۔

پہلی حالت نفس امّارہ: پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورَد اور مصدَر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امّارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ یعنی نفس امّارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اسکے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے......... یہ حالت اس وقت تک طبعی حالت کہلاتی ہے جب تک کہ انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھلانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے۔ اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں۔

(2)دوسری حالت نفس لوّامہ: اور اخلاقی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفس لوّامہ ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَلَآ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ (القیامہ:3)یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس لوّامہ انسانی حالتوں کا دوسرا سرچشمہ ہے۔ جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں اور اس مرتبہ پر انسان دوسرے حیوانات کی مشابہت سے نجات پاتا ہے۔ اور اس جگہ نفس لوّامہ کی قسم کھانا اس کو عزت دینے کے لئے ہے گویا وہ نفس امّارہ سے نفس لوّامہ بن کر بوجہ اس ترقی کے جناب الٰہی میں عزت پانے کے لائق ہو گیا۔ اور اس کا نام لوّامہ اس لئے رکھا کہ وہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ انسان اپنے طبعی لوازم میں شُتر بے مہار کی طرح چلے اور چارپایوں کی زندگی بسر کرے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس سے اچھی حالتیں اور اچھے اخلاق صادر ہوں.........اس لئے اس کا نام نفس لوّامہ ہے یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ اور نفس لوّامہ اگرچہ طبعی جذبات پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں ملامت کرتا رہتا ہے لیکن نیکیوں کے بجالانے پر پورے طور سے قادر بھی نہیں ہو سکتا اور کبھی نہ کبھی طبعی جذبات اس پر غلبہ کر جاتے ہیں۔ تب گر جاتا ہے اور ٹھوکر کھاتا ہے۔ گویا وہ ایک کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ جو گرنا نہیں چاہتا ہے۔ مگر کمزوری کی وجہ سے گرتا ہے۔ پھر اپنی کمزوری پر نادم ہوتا ہے۔

(3)تیسری حالت نفس مطمئنہ: پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے جس کو روحانی حالتوں کا مبداء کہنا چاہئے۔ اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفس مطمئنہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۡ وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ (الفجر:28-31)

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 جنوری 2011ء میں صفحہ 25 پر خاکسار کا ایک مضمون انگریزی سیکشن میں بعنوان ''امن تو صرف عدل و انصاف سے ہی قائم ہو سکتا ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔ نئے سال کی مناسبت سے امن قائم کرنے کے لئے عدل و انصاف کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو کسی صورت میں بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں قرآن مجید سے متعدد آیات بھی لکھی گئی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہر ایک کے ساتھ حتّٰی کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ مشہور حدیث کا حصہ بھی شامل مضمون ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امام عادل'' کہ وہ حکمران جو انصاف سے اور عدل سے کام لیتا ہے قیامت کے دن اس پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو گا اور مضمون کے آخر میں کشتیٔ نوح سے ہماری تعلیم کا ایک حصہ درج کیا گیا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19 جنوری 2011ء میں صفحہ 21 پر ہمارے ویسٹ کوسٹ کے 25ویں جلسہ سالانہ کی خبر 5 تصاویر کے ساتھ شائع کی جس کا عنوان یہ ہے۔

1300 Ahmadi Muslims gather for peace at 25th annual West Coast Convention in Chino.

ایک بڑی تصویر سامعین کی اور ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ صدارت کر رہے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ہی مکرم مرزا احسان نصیر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال تشریف رکھتے ہیں اور مولانا نسیم مہدی صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر بھی سامعین کی ہے۔ تیسری تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ ایک تصویر میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مشنری انچارج تقریر کر رہے ہیں۔

خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

اردو ٹائمز نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2011ء میں صفحہ 8 پر ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔
یہ اخبار نیو یارک کے علاوہ امریکہ کی دیگر ریاستوں سے شائع ہونے والا کثیر الاشاعت اخبار ہے۔

"ناموس رسالت ﷺ قانون کے تحت اب تک ساڑھے نو سو 950 مقدمات درج ہوئے"

480 "مقدمات مسلمانوں اور 350 احمدی فرقے کے ارکان کے خلاف درج کئے گئے"

اسلام آباد: (خصوصی رپورٹ) پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت قانون کے تحت اب تک 950 مقدمات درج ہو چکے ہیں 480 مقدمات مسلمانوں اور 350 احمدی فرقے کے ارکان کے خلاف درج کئے گئے ہیں۔ ان مقدمات کا ریکارڈ رکھنے والے اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق اس قانون کے غلط استعمال نے نہ صرف غیر مسلم اقلیتوں بلکہ مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے پر اس قدر سنگین الزامات عائد کرنا جس میں بیشتر ابتدائی پولیس تحقیق ہی میں ثابت نہیں ہو سکے۔ ملک میں مختلف فرقوں کے درمیان بڑھتی ہوئی مخاصمت کا پتہ دیتی ہے۔ ناموس رسالت کے قانون پر تحقیق کرنے والے ایک غیر سرکاری ادارے کے مطابق اس قانون کے تحت اب تک ملک میں 950 سے زائد مقدمات درج کئے گئے ہیں...... اس عرصے میں جتنے مقدمات درج ہوئے وہ ان درخواستوں کا پانچواں حصہ تھے جو اس طرح کے مقدمات درج کروانے کے لئے پولیس کے پاس دائر کی گئیں۔ چار ہزار درخواستیں پولیس نے ابتدائی تفتیش کے بعد بالکل ہی بے بنیاد ہونے کی بناء پر مسترد کر دیں۔ انسانی حقوق سے متعلق ایک غیر سرکاری ادارے کا ناموس رسالت قانون پر تحقیق کرنے والے ایک اہل کار نے بی بی سی کو بتایا کہ اس قانون کے معرض وجود میں آنے کا ابتدائی چند برسوں میں یہ قانون صرف احمدی فرقے کے ان ارکان کے خلاف استعمال کیا گیا جنہیں تازہ تازہ دائرہ اسلام سے خارج کیا تھا۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 20 جنوری 2011ء میں صفحہ 2، 3 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

Agricultural Leadership Training Group Visits Chino Mosque

زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے ایک گروپ کے لیڈر شپ نے چینو مسجد کا وزٹ کیا۔

تصویر میں زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب، میزوں پر احمدی احباب کے ساتھ بیٹھے محو گفتگو ہیں اور آپس میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں جس میں نمایاں مکرم مونس چوہدری صاحب تبلیغ سیکرٹری اور دیگر احباب ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ 30 لوگ (لیڈر شپ) شعبہ زراعت تعلق رکھنے والے احباب نے چینو کی مسجد احمدیہ کا وزٹ کیا جہاں انہیں امام شمشاد کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ کے دیگر ارکان نے استقبال کیا۔ یہ گروپ کے سوال و جواب کا سیشن بھی تھا۔ امام شمشاد نے اسلام کے پانچ ارکان اور دیگر بنیادی عقائد کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ سوالوں میں سب سے زیادہ سوال ”عورت کا مقام“ کے بارے احمدی اور غیر احمدی میں فرق اور دنیا میں کس طرح امن کا قیام ممکن ہے جیسے سوالات پوچھے گئے۔ امام شمشاد نے سوالوں کے جواب دینے کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کرایا کہ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے اس کے بارے میں تعلیم دی ہے۔ اور بتایا کہ مسیح و مہدی کے آنے سے جنگوں کا خاتمہ ہو گا۔ ہمارا ماٹو تو یہ ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 27 جنوری میں صفحہ 12 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ایک مضمون بعنوان ”امن اور رحمت کا مذہب“ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اپنے اس مضمون کی ابتداء یوں کی ہے کہ آج کل وطن عزیز پاکستان میں اخبارات اور T.V پر جو خبریں آرہی ہیں ان سب کا موضوع سخن سلمان تاثیر صاحب مرحوم سابق گورنر پنجاب کے بہیمانہ قتل اور ناموس رسالت کی توہین کے بارے میں علماء کرام و سیاسی لیڈروں کے بیانات پر مبنی ہیں۔ علماء میں سے ہر ایک جب بھی اپنا مؤقف بیان کرتا ہے تو بغیر سانس لئے یہی کہتا ہے کہ اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تصور پیش کیا کہ اسلام امن، پیار اور محبت کا مذہب معلوم نہیں ہوتا۔ حیرانگی کی یہ بات ہے کہ ایک

طرف تو اپنے لئے بیانات کے آخر میں وہ یہ کہتے ہیں رسول خدا رحمۃ للعالمین تھے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات گردن زنی، قتل وغارت کے بیان کر رہے ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے جب اسلام نام کا رہ جائے گا۔ قرآن صرف کتابی شکل میں رہ جائے گا اور علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اس حدیث کے صحیح ہونے پر کسی کو بھی شک نہیں ہے آج کل یہی کچھ تو ہو رہا ہے۔ سلمان تاثیر کے قاتل کو غازی کہا جا رہا ہے اس پر پھول کی پتیاں نچھاور کی جا رہی ہیں کہ اس نے ناموس رسالت کی خاطر انہیں مارا ہے۔ سلمان تاثیر نے اس خیال سے کہ اقلیتوں کے بارے میں جو قانون ہے اس کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اسے ’’کالا قانون‘‘ قرار دیا ہے۔ حالانکہ اگر سچ کی نظر سے دیکھا جائے تو اس قانون کے ذریعہ ایک بھی اقلیتی فرقہ کے مذہب کو اور لوگوں کو آج تک تحفظ حاصل نہیں ہو سکا۔ بلکہ الٹا نقصان ہوا ہے۔ ایک فرقے کا شخص مخالفت میں دوسرے فرقہ کے آدمی پر الزام لگا کر FIR کٹوا دیتا ہے۔ اور پولیس اسے بے جا پکڑ کر حوالات میں ڈال دیتی ہے۔ اور اسے جھوٹے مقدمات میں گھسیٹا جاتا ہے۔ پولیس بھی ظالموں ہی کی مدد کرتی ہے اور جنونی لوگ عدالتوں میں ہلڑ بازی کرتے ہیں اور جج پر اپنے حق میں فیصلہ کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں۔ تو کس طرح یہ قانون اقلیتوں کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ’’سلمان تاثیر کے قاتل کی جو پذیرائی دیکھنے میں آئی اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان پر جاہلوں کی حاکمیت قائم ہو چکی ہے اور انتہاء پسند طبقہ پاکستان پر قابض ہو چکا ہے۔ اور بدقسمتی یہ ہے کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر وہ کچھ کر رہے ہیں جو کہ نہ صرف انسانیت کے خلاف ہے بلکہ خود مذہب کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ یہ لوگ توہین خدا کرتے ہیں دل بھر کر کرتے ہیں مزاروں پر دیکھ لیں کیا کچھ ہو رہا ہے لیکن اس پر کسی کو غصہ نہیں آتا۔ توہین خدا پر کسی کو غیرت نہیں آتی بس توہین رسالت پر گردن زنی ہو رہی ہے حالانکہ یہ ان کی اپنی سمجھ کا قصور ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآنی احکامات لکھے ہیں۔ کہ

”(اے نبی! ہمیشہ) درگذر سے کام لے اور مطابقِ فطرت باتوں کا حکم دیتا رہ اور جاہل لوگوں سے منہ پھیر لے“۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عفو اور درگذر کی ایسی مثالیں قائم فرمائی ہیں جن کو پیش کرنے سے دوسرے مذاہب بالکل قاصر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیس المنافقین کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی۔ ستر مرتبہ سے زیادہ دعائیں مانگیں طائف کے موقع پر عکرمہ بن ابی جہل کو اور دیگر لوگوں کو معاف فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے شخص کو جس نے آپؐ کی نعوذ باللہ توہین کی ہو گردن زنی نہیں کی۔ بلکہ محبت کے تیر سے گھائل کیا اور لوہے کی تلوار سے نہیں مارا۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

مضمون کے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام صلح سے ایک اقتباس دیا ہے جس میں آپ (علیہ السلام) نے فرمایا ہے:

”مگر جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجنابؐ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں، اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔“

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 21 جنوری 2011ء میں صفحہ 4 پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس میں خاکسار کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ ”گذشتہ 25 سال سے جب کہ یہ مسجد تعمیر (مسجد بیت الحمید) ہوئی ہے ہم اپنا جلسہ یہاں کرتے چلے آرہے ہیں جس کی وجہ صرف بانئ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا فروغ اور اسلام کی صحیح تعلیمات پر آگاہی کے علاوہ ہمسایوں اور حکومتی سطح پر تعلقات استوار کرنا ہے۔“

باقی خبر کی تفصیل وہی ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 27 جنوری 2011ء میں صفحہ 14 پر پورے صفحہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2010ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ دی ہے۔

"دکھوں اور تکلیفوں کے مقابلے میں صبر واستقامت دکھانے اور مضبوطی ایمان کے اعلیٰ نمونوں کی ایک جھلک"۔ صبر کے ساتھ قربانیاں دینے اور اپنے ایمانوں کو سلامت رکھنے والے دائمی جنتوں کا اجر پانے والے ہیں"۔

فرمایا: "جو بیٹیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک بن جائیں گی"۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کی آیات 59 اور 60 تلاوت فرمائی تھیں۔

فرمایا: "مذکورہ آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے اپنے اندر ایک عظیم انقلاب لانے والے لوگوں کا ذکر ہے۔...... جنہوں نے انتہائی صبر سے قربانیاں دیں۔ پس ایمان میں مضبوطی اور اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ان صحابہؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور قوت قدسی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ حضور انور نے عائلی زندگی میں بھی میاں بیوی کو صبر کے نمونے دکھانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بیان فرمایا۔

فرمایا: مومنوں پر جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

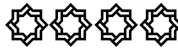
نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 27 جنوری 2011ء میں صفحہ 13 پر 6 تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، مکرم میاں ظہیر الدین احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر کو تقاریر کرتے ہوئے دکھایا ہے۔ باقی تین تصاویر سامعین کی ہیں۔

خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کو نمایاں ہیڈ لائن میں دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا ویسٹ کوسٹ کا 25 واں جلسہ سالانہ۔ آخر میں خاکسار کا فون نمبر اور مسجد کا ایڈریس بھی دیا ہے۔

دنیا انٹر نیشنل نے اپنی اشاعت 27 جنوری 2011ء کو خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''کیا اسلام واقعۃً پیار، محبت اور امن و رحمت کا مذہب ہے یا قتل و غارت اور گردن زنی کا؟'' خاکسار کا یہ وہی مضمون ہے جو اس سے پہلے دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔ یہ مضمون سلمان تاثیر کے حوالہ سے اور پاکستانی علماء جو TV یا اخبارات میں اپنے بیانات دے رہے تھے، کے بارے میں ہے۔ ان بیانات سے قطعاً نہیں لگتا کہ اسلام واقعی امن اور پیار کا مذہب ہے بلکہ جتنی مثالیں بھی دیں ان سے یہی پتہ لگتا ہے کہ اسلام قتل و غارت کا مذہب ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں ان سب باتوں کی تردید کی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امن کا شہزادہ نیز آپ کی حیات طیّبہ سے عفو و درگذر کے واقعات بیان کر کے آپ کی شان کو اجاگر کیا ہے۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد و بارك وسلم انك حمید مجید۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 اگست 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط59

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2011ء میں 2 تصاویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے:۔

”جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں وضو سکھانے کی خصوصی کلاس“

ایک تصویر سٹیج ٹیبل کی ہے جس میں ایک طرف مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ اور درمیان میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، خاکسار کے ساتھ مکرم عاصم انصاری صاحب صدر جماعت تشریف فرماہیں۔ ایک تصویر سب شاملین کلاس کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے بچوں اور نوجوانوں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کے لئے ایک ہفتہ وار کلاس شروع کی ہے۔ جس میں نماز کے بنیادی جزو یعنی وضو کا طریقہ بتایا جائے گا۔ اس سلسلہ کی پہلی کلاس گزشتہ جمعرات کو ہوئی جس میں 250 بچوں اور نوجوانوں نے حصہ لیا۔ امام شمشاد نے اس موقع پر وضو اور تیمم کے طریقوں کے ساتھ ان کے لوازم اور احتیاطوں کا ذکر کیا۔ اور ان کی اہمیت سمجھائی اس کلاس کا ذکر انہوں نے اپنے ریڈیو پروگرام میں بھی کیا جو منگل کے روز کے سی اے 1050 پر ہر ہفتے ہوتا ہے۔ امام شمشاد نے ریڈیو پر والدین سے اپیل کی کہ وہ نہ صرف اس خصوصی کلاس میں شریک ہوں بلکہ بچوں کو بھی لائیں تاکہ ان کی بھی اخلاقی اور مذہبی تربیت ہو۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کون مرتکب ہورہا ہے؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اخبار نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ آج کل اخبارات اور TV پر توہین مذہب اور توہین رسالت کے موضوع پر بات ہورہی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے درگزر اور عفو سے کام لیا۔ لیکن دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے لیکن آپؐ نے فلاں فلاں موقعہ پر لوگوں کو قتل کرنے کا فیصلہ اور حکم بھی صادر فرمایا۔

میرے نزدیک دیکھنے والی بات یہ ہے کہ توہین رسالت کیا ہے؟ اور یہ کس طرح ہوتی ہے۔ کیا غیر مسلم ہی توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں یا مسلمان بھی اس کے مرتکب ہورہے ہیں۔ پھر جو سزا غیر مسلم کے لئے ہے کیا وہی سزا مسلمان کے لئے بھی تجویز کی جاتی ہے؟

یہ اٹل حقیقت ہے کہ ایک سچے اور خوف خدا رکھنے والے مسلمان کے سامنے اگر توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے تو وہ اس پر بے چین ہوجائے گا اور اس کا خون کھول اٹھے گا۔ لیکن کیا توہین رسالت کرنے والے پر ہر ایک شخص اس کو سزا دے سکتا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ اسلام کی اس بارے میں کیا تعلیم ہے؟ یہ سوالات ہیں جو لوگوں کے ذہنوں میں اٹھ رہے ہیں۔ جہاں تک شریعت اسلامیہ کا تعلق ہے یعنی قرآن کریم یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا احادیث مبارکہ کا، ان کے مطابق کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ توہین رسالت کے مرتکب کی گردن اڑا دی جائے۔ ایسے علماء یا ایسا گروہ جو ان احادیث وواقعات کو پیش کرتا ہے جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے قتل کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ان پر صرف توہین رسالت کا الزام نہ تھا بلکہ ان پر غداری اور دوسروں کو قتل کرنے کے الزامات تھے جن کی وجہ سے وہ قتل کئے گئے۔ علماء ایسے واقعات کو بیان کرتے وقت صرف اس کا ایک ہی پہلو سامنے رکھتے ہیں اور دوسرے حصہ یا پہلو سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں شائد وہ اسلام کا مطلب پیار، محبت، امن نہیں بلکہ خون خرابے والا مذہب

سمجھتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہے۔ انہی امور کی وجہ سے مغرب اور غیر مسلموں کو ہم اسلام پر ہنسی اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ایک طرف تو ان کے لئے ایسے مواقع بھی خود مہیا کریں پھر ان کی گردن زنی بھی کریں۔ عجیب قسم کا اسلام ہے۔ حالانکہ قرآن تو کہتا ہے اِصْبِرْ عَلٰی مَایَقُوْلُوْنَ کہ جو وہ تجھے کہتے ہیں تُو اس پر صبر کر۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ پاکستان کے ایک TV چینل پر ایک پروگرام دیکھا جس میں میزبان نے دو علماء جماعت الدعوۃ اور جماعت اسلامی کے بلا رکھے تھے اور 4 دیگر صائب الرائے سینئر صحافی اور تجزیہ نگار تھے۔ ان دو علماء نے یہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توہین رسالت کی سزا گردن زنی یا قتل ٹھہرائی ہے۔ باقی 4 احباب کی رائے تھی کہ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ان چاروں حضرات نے بڑے اچھے دلائل دیئے اور قرآن و حدیث سے دیئے۔ جماعت اسلامی کے نمائندہ نے سورۃ الاحزاب کی چند آیات پیش کیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غلط باتیں کر کے ایذاء دیتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے لعنت مقدر کر دی ہے۔ اور پھر فرمانے لگے کہ لعنت کا معانی اور تشریح کچھ آیات چھوڑ کر اللہ نے بیان کی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں مار دیا جائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ حالانکہ اس بات کا کوئی جوڑ ہی نہیں بنتا۔ لعنت کا مفہوم قتل کہاں سے نکل آیا اس قسم کی تشریحات نے ہی اسلام کا خون خرابہ کیا ہے۔ حالانکہ دوسری آیات میں یہود کا ذکر ہے جو غداری کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کے منصوبے باندھتے تھے اور درپردہ مسلمانوں کے خلاف پالیسیاں بناتے ہیں اور جنگ ٹھونستے ہیں یہ بات ایسے لوگوں کے بارے میں ہے کہ پھر تم انہیں جہاں پاؤ ان سے ویسا ہی سلوک کرو۔ خاکسار نے اس کے بعد عبدالمنان ناہید (مرحوم) پنڈی کے شاعر کے یہ اشعار بھی درج کئے ہیں۔

بدگمانی تمہاری فطرت تھی

جس کا اظہار کر دیا تم نے

عقل بھی اِک خدا کی نعمت ہے
جس کو بے کار کر دیا تم نے

اتنے فتوے دیئے کہ ملت کو
بزم کفار کر دیا تم نے

کتنا آسان تھا دین کا رستہ
کتنا دشوار کر دیا تم نے

علامہ اقبال نے بھی کہا تھا کہ
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم توہین رسالت کے مرتکب کی گردن زنی کر کے جنت میں جائیں گے۔ دراصل یہی لوگ توہین رسالت کے مجرم ہیں اور مرتکب ہیں لیکن انہیں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ خاکسار نے اس کے بعد پاکستان میں ہونے والے جرائم کی ایک فہرست بھی دی ہے جو ایک سینئر صحافی منو بھائی کے کالم سے لی گئی تھی۔ انہوں نے چند حقائق پاکستان میں ہونے والے جرائم کے بارے میں لکھے ہیں۔ اور یہ حقائق صرف ایک صوبہ پنجاب کے تھے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں میں اتنے جرائم؟ پاکستان کا تو یہ حال ہے۔

جانے کب کون کس کو مار دے گا کافر کہہ کر
شہر کا شہر مسلمان ہوا پھرتا ہے

خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جنوری 2011ء سے ایک اقتباس بھی اس مضمون میں درج کیا ہے۔ آپ نے

فرمایا:۔ سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سے کوشش بھی جو کرے گا وہ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی تجھ سے ہنسی، ٹھٹھہ اور استہزاء و توہین سے پیش آئے گا ہم اس کے مقابلہ میں تیرے لئے کافی ہیں) یعنی ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہلاک کیا جائے گا۔ حضور انور نے قرآن کریم کے اس ارشاد کو بھی بیان کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں اور رحمتیں نازل کر رہے ہیں اور درود بھیج رہے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی ایسا ہی کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہے ناموس رسول کہ دشمن کا منہ بند کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر پورا پورا عمل کریں۔ اور مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آئینہ کمالات اسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع شان کے بارے میں اقتباس درج کیا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت جنوری 28 تا 3 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب کون؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اس سے قبل گذشتہ ایک اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت 29 جنوری 2011ء میں صفحہ اول پر مصر میں ہونے والے جلوسوں میں جو ہنگامے ہوئے جس کی وجہ سے عمارتوں کو جلا دیا گیا۔ اور کئی جگہ لوٹنے اور نقصان کرنے کی وارداتت بھی ہوئیں۔ اس پر اخبار نے مصر اور تیونس میں ایسے مظاہروں کی خبر دیتے ہوئے خاکسار کے حوالہ سے یہ بیان شائع کیا ہے کہ اسلام اپنے ملک سے اور وطن سے محبت اور وفاداری کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں ان مظاہروں میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ جو ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہوں۔ امام شمشاد نے کہا کہ اسلام قتل وغارت لوٹ کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اور اسلام میں کسی قسم کی دہشت گردی کی بھی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ 2 خطبات میں انہوں نے پاکستان میں توہین

مذہب اور توہین رسالت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔ امام شمشاد نے ہر قسم کی دہشت گردی، قتل وغارت اور ہنگامہ آرائی جو ملک و قوم کو نقصان پہنچانے والی ہو کی بھرپور مذمت کی ہے۔

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 31 جنوری 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "Peace Really Amount To Justice" شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے نئے سال کے حوالہ سے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاشرہ میں اگر عدل و انصاف نہیں ہوگا تو امن قائم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں پاکستان میں جو قوانین بنائے گئے ہیں۔ جن پر اقلیتوں کے حقوق غصب کئے گئے ہیں خصوصاً جماعت احمدیہ کے ساتھ غیر منصفانہ اور ناروا سلوک کیا جارہا ہے اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان امور کو بیان کیا گیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت یکم جنوری 2011ء میں صفحہ 7 پر 8 تصاویر کے ساتھ ہمارے ویسٹ کوسٹ کے سالانہ 25 ویں جلسے کی خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔ "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"

جماعت احمدیہ امریکہ ویسٹ کوسٹ کا 25واں جلسہ سالانہ

2 تصاویر سامعین اور شاملین جلسہ کی ہیں۔ ایک تصویر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی تقریر کرتے ہوئے۔ ایک تصویر مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر کی تقریر کرتے ہوئے، ایک تصویر خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے، ایک تصویر ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن کی تقریر کرتے ہوئے اور ایک فوٹو سٹیج کی ہے۔ خبر کا نفس مضمون قریباً وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت فروری 2011ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں

حضور انور نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ جب حکام یا لوگ ظلم کریں تو کس حد تک ان کے ظلموں پر صبر کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں حضور انور نے قرآن کریم کی آیت وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ کو پیش فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس بھی پڑھا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کو افراط و تفریط سے ہر معاملہ میں بچنا چاہئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ حاکم کو چاہئے کہ وہ قوم کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اور عوام کو چاہئے کہ وہ حکومت کی فرمانبرداری کریں اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری احادیث کو بھی بیان فرمایا ہے۔ مثلاً بخاری کی حدیث زید بن وھبؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ تم میرے بعد بہت سے ایسے ناپسندیدہ امور دیکھو گے جو غلط ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے فرائض ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ سے طلب کرو۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ایسے امور دیکھو جو ناپسندیدہ ہیں تو اس پر صبر کرو۔ اور ایک یہ حدیث بیان فرمائی کہ صحابہؓ نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت یہی حالت ہے آپ نے اس ضمن میں سورۃ النساء کی آیت 60 بھی پڑھی۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اس میں بھی حکام کی اطاعت کا حکم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور حدیث بھی بیان فرمائی کہ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں (وصیت کرتا ہوں) اور پھر یہ کہ سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ آپ پر حبشی شخص کو مقرر کر دیا گیا ہو۔ آپؐ نے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ کی آیت کی بھی تشریح فرمائی۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کا صحیح ادراک عطا فرمائے اور حکام اپنے

عوام کی خدمت کرنے والے ہوں اور ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اور لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنیں تاکہ اسلام کی صحیح تعلیمات دنیا میں اجاگر ہوں۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 4 تا 10 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''شان خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) عجز و انکسار کے آئینہ میں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے یہ مضمون ماہ ربیع الاول کے حوالہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے متعلق لکھا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ اور درج ذیل احادیث بھی نقل کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

1. کہ میں تو اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ آدم ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔
2. پھر یہ کہ مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔
3. مجھے خاتم النبیین بنایا گیا۔
4. لیکن آپ اتنی شان کے باوجود یہ دعا بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھنا اور اسی حالت میں موت دینا اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھانا۔
5. آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری تعریف میں اس طرح مبالغہ سے کام نہ لینا جس طرح عیسائیوں نے مسیح ابن مریم کی ناجائز تعریف کر کے مبالغہ سے کام لیا۔ فرمایا میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو یہی کافی ہے۔

الغرض آپؐ عجز و انکسار کا پیکر تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مضمون میں وہ دعا بھی لکھی جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں کی۔ آپؐ جب فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں داخل ہوئے ہیں اس وقت بھی عجز و انکسار سے آپ کا سر خدا کے حضور جھکا ہوا تھا۔

ہم بھی آپؐ کے نام لیوا ہیں اور آپؐ کی تعلیم بھی یہی ہے اور اسوہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہی عاجزی وانکساری اپنانی چاہئے۔ ہمیں بھی دوسروں کا احترام اور احترام انسانیت کا سبق حاصل کرنا چاہئے۔ پس اس وقت جیسا کہ ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے ہم مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن اس وقت ہو کیا رہا ہے۔ لوٹ مار، قتل و غارت، بے ایمانی، بے حیائی، عورتوں سے بدسلوکی، معصوموں کی بے دریغ جان لینی، یہ معاشرہ کے جرائم ہیں اور یہ مسلمان کر رہے ہیں اور پھر اس پر کوئی ندامت بھی نہیں ہے۔ کہنے کو تو غیرت رسول لیکن عملی لحاظ سے صفر۔ پس خود سوچیں کہ آپ اسلام کے کس قدر نزدیک ہیں یا اسلام سے کس قدر دور ہیں۔

توہین رسالت تو خود کرتے ہیں اور سزائیں دوسروں کو دیتے ہیں۔ جس قدر بھی بُرے کام ہیں اس میں مسلمان ملوث ہیں اور پھر غیرت رسول میں دوسروں کے سر قلم کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔

کتاب رنگیلا رسول کے شائع ہونے کے بعد جماعت احمدیہ اور امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے اسی وقت اس کتاب کا جواب لکھا تھا اور مسلمانوں سے بھی اس میں دردمندانہ اپیل کی گئی تھی کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے وہ بزدل ہے کیوں کہ وہ اپنے نفس سے دب گیا ہے بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کر لیتا ہے اور جب تک وہ اس کو پورا نہ کر لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا پس اسلام کی ترقی کے لئے اپنے دل میں عہد کر لو۔ ایک یہ خشیت اللہ سے کام لیں۔ دوسرے یہ کہ تبلیغ اسلام میں دلچسپی لیں۔ اور تیسرے یہ کہ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 596-597)

پس اس وقت بھی جو امت انتشار کا شکار ہے ناموس رسالت یہ ہے کہ آپؐ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ ربیع الاول کے مہینے کی مناسبت سے جلسے کرائے جائیں جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو بیان کیا جائے اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ کو اجاگر کیا جائے اور اس بات کی تلقین کی جائے کہ اصلی نجات آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ اصل عزت وناموس رسالت آپؐ کے

لائے ہوئے پیغام کو حرزِ جان بنانے میں ہے نہ کہ کسی کو مار دینے سے یا قتل کر دینے سے !وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیك الصلوٰۃ علیك السلام

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4 تا10 فروری 2011ء میں صفحہ 1 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”توہین رسالت کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

یہ مضمون وہی ہے جو نیویارک عوام نے شائع کیا ہے لیکن عنوان تبدیل کر دیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے پاکستان کی حالت، دہشت گردی، توہین رسالت کے قوانین اور پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو آرڈیننس ہے اس کے بارے میں، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے واقعات لکھے ہیں۔ اور پاکستان میں جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے لکھ کر پوچھا ہے کہ بتائیں توہین رسالت کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟ یہ لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، بے ایمانی، ملاوٹ، آپ پھر بھی مسلمان رہتے ہیں اور قبروں پر سجدے کریں پھر بھی مسلمان رہتے ہیں۔ یہ لوگ خود توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5 فروری 2011ء میں صفحہ B5 پر مختصراً ہماری ایک خبر شائع کی ہے اس عنوان سے ”اسلامی تعلیمات“۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے امام مسجد، مسجد میں اسلامی تعلیمات بیان کریں گے اور مسجد کا ایڈریس بھی دیا گیا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ ممبران مسجد بیت الحمید کے علاوہ غیر مسلم اور وہ بھی جن کا کوئی Faith نہیں ہے وہ بھی آسکتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 11 فروری 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری مندرجہ بالا خبر تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر اسلام کے 5 ارکان اور 6 ایمانیات کے اصول بیان کئے نیز حیاء کے بارے میں اسلامی تعلیم بیان کی اور یہ کہ

شراب کیوں اسلام میں منع ہے اور جوئا کے نقصانات وغیرہ امور پر اسلامی تعلیمات بیان کی جائیں گی۔ ہر مذہب کے پیروکار اس میں شامل ہوسکتے ہیں اور سوالات کر سکتے ہیں۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 11 تا 17 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''صلح و صفائی اور امن و آشتی کی گم شدہ جنتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک فاضل دوست مکرم عبد السمیع خان صاحب نے جو کہ الفضل کے ایڈیٹر ہیں ایک کتاب اس عنوان سے خاکسار کو یہاں بھجوائی ہے۔ یہ کتاب بہت عمدہ ہے اور بہت عمدہ لکھا ہے۔ انہوں نے اس کے پیش لفظ میں یہ بات لکھی ہے کہ معاشرہ کی تشکیل کے لئے اور انہیں ارضی جنت میں تبدیل کرنے کے لئے قرآنی ہدایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور پھر بزرگان دین کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں:

''اصل حُسن تو انسانوں کی سوسائٹی کا اخلاق اور باہمی امن و محبت سے وابستہ ہے۔ چنانچہ دنیا کے کتنے ہی خطے ایسے ہیں جو بلاشبہ خدائی حسن سے مالا مال ہیں مگر انسانوں کی باہمی نفرت اور آویزش نے انہیں جہنم بنا رکھا ہے'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت پر مبنی معاشرہ کی بنیاد ڈالی اور اسے پروان چڑھایا اور اس نے پھر ایک عالم پر اپنی دھاک بٹھائی۔ مگر افسوس کہ یہ پھر نوحوں میں تبدیل ہوگئی اور جنت اہل حق کے ہاتھ سے جاتی رہی۔

مصنف موصوف نے متعدد قرآنی آیات سے یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو۔ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اس کے بعد متعدد احادیث نبویہ بھی نقل کی ہیں۔ مثلاً فرمایا تم میں سے نیک وہ جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور برائی کا خدشہ نہ ہو اور بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔

پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بد ظنی سے بچو، بد ظنی بدترین جھوٹ ہے ایک دوسرے کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہو۔ دھوکہ نہ دو۔ حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو۔

اس کے بعد خاکسار نے اس کتاب سے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات نقل کی ہیں جس میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

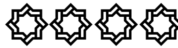
”میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جائے تو پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ......فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زور دیا جائے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے تو صبر کرے۔

مکرم مولانا عبد السمیع خان صاحب نے ایک واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا اس کتاب میں درج کیا ہے۔ کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ایک ایسا آدمی ہے جو جنت میں جائے گا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ وہ کون ہے؟ تو ایک صحابی ان کے گھر چلے گئے اور ان کے مہمان بنے تا یہ کھوج لگائیں کہ کس وجہ سے وہ جنتی ہیں۔ وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں تین دن ان کے گھر مہمان رہا۔ اور تین دن خوب ان کا مطالعہ کیا مگر تین دن میں مَیں نے ایک دفعہ بھی ایسا نہیں دیکھا کہ انہوں نے کوئی غیر معمولی عبادت کی ہو ہاں یہ ضرور تھا کہ جب بھی رات کو اُن کی آنکھ کھلتی وہ ذکر الٰہی

کرتے۔ اچھی بات کے سوا انہیں کچھ اور کہتے نہ سنا۔ تین دن کے بعد میں نے ان سے پھر پوچھ ہی لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ آپؓ جنتی ہیں۔ تب میں نے سوچا کہ دیکھوں آپ کا وہ کون سا عمل ہے جو آپ کو جنت میں لے جانے کا سبب بن رہا ہے۔ یہ سن کر وہ بولے کہ میں کوئی خاص عمل تو بجا نہیں لاتا مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں کسی مسلمان کے لئے دل میں کھوٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی کے لئے دل میں کینہ لے کر سوتا ہوں اور ہر قسم کے حسد سے میرا دل پاک ہے۔“

پس یہی وہ باتیں ہیں جن کے آنے سے معاشرہ میں جنت کا ماحول پیدا ہو گا۔ اپنے دلوں کو بغضوں، کینوں اور حسد سے پاک کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے نمونے اپنائیں تو اس معاشرہ میں آج بھی جنت پیدا ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 31 اگست 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط60

الاخبار

الاخبار نے اپنی اشاعت 17 فروری 2011ء پر عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 1 نومبر 2011ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (154) تلاوت فرما کر ان کے معانی کی وضاحت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف مستقل مزاجی سے ہر وقت جھکے رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس کے ساتھ صبر اور دعاؤں سے مومنین کو کامیابی ملتی ہے۔ تمام انبیاء نے بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی حکم فرمایا ہے اور ہمیں کامیابیاں صبر اور دعا سے ہی حاصل ہونی ہیں اگر اللہ کے راستے میں تکالیف آنی ہیں تو پھر بھی کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لاؤ۔

اس کے بعد حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو جن تکالیف سے گذرنا پڑا اس کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے چلے جاؤ اور اگر تکالیف آئیں تو ان کو برداشت کرو ان سے پریشان نہ ہو۔ یہ نہیں کہ آج تو دعاؤں پر زور دے دیا۔ آج نمازیں پڑھ لیں اور اگلے دن نمازوں کی طرف توجہ نہ ہوئی۔

فرمایا آج کل بعض لوگوں نے احمدیوں کو اپنے ایمان سے ہٹانے کی بھی کوشش شروع کی ہوئی ہے۔ کہ آپ کے خلیفہ یہ خوش فہمی پیدا کر رہے ہیں کہ صبر کرو اور تکلیف کا دور گذر جائے گا اور سو سال کا عرصہ گذر گیا یہ تکالیف ابھی تک پھر دور کیوں نہ ہوئیں۔ اگر ان اعتراض کرنے والوں نے قرآن کریم پڑھا ہو تو پتہ لگ جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو کتنا لمبا عرصہ تکالیف سے گذرنا پڑا بعض علاقوں میں تو غاروں میں چھپ کر زندگی بچائی گئی اور اپنے ایمان کی حفاظت کی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دور دیکھ لیں مکہ میں کیا کچھ نہ ہوا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ بھی پیش فرمایا جس میں آپؑ فرماتے ہیں: ”اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیوں کر ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس تک دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانہ کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچی ہیں مگر آپؐ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے...... تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے........ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہوتا ہے صبر جیسی کوئی شئے نہیں“

(ماخوذ از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 583)

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 17 فروری 2011ء میں صفحہ 23 پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی فوٹو کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 12 نومبر 2010ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ کا خلاصہ گزشتہ دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

حضور انور نے اس خطبہ میں انبیاء اور ان کی جماعتوں پر آنے والے ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے اور قرآنی آیات اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ سے صبر اور دعا کی تلقین، دیگر قرآنی آیات، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے پیش فرمائی ہیں۔ اخبار نے اپنے پورے صفحہ پر یہ خلاصہ خطبہ دیا ہے۔ اور آخر میں ہمارے مشن کا فون نمبر بھی دیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 فروری 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ''صلح و صفائی اور امن و آتشی کی گم شدہ جنتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔

ڈیلی بلیٹن

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 23 فروری 2011ء میں صفحہ A-9 پر ایک مضمون شائع کیا ہے جو ہمارے نو احمدی مسلم امریکن بھائی محمد عبد الغفار صاحب نے (چینو مسجد) لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے کہ ''مسلمانوں کا قتل کرنا درست اور صحیح اسلام نہیں ہے''

وہ لکھتے ہیں کہ میں نے اسلام کو قبول کیا ہے۔ اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے اسلام کو قبول کیا مگر مجھے اس بات پر بہت افسوس ہے کہ بعض مسلمان مسلمانوں کا قتل جائز سمجھتے ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں کا قتل جائز سمجھتے ہیں یہ صحیح اسلام ہے ہی نہیں۔ اور یہ سب کچھ ان نام نہاد مسلمان علماء کی طرف سے ہے جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کی خاطر ایسے کرتے ہیں۔ ان کا یہ غلط کام اسلام کو بدنام کرنے والی بات ہے۔ میں ان کے ان غلط اقدام کی وجہ سے ان کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ معصوم لوگوں کو قتل کرنا اور وہ بھی اللہ کے نام پر کہاں کا اسلام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں کس قدر غم زدہ ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک فرقہ مسلمہ احمدیہ جس کا میں بھی ممبر ہوں ان کے افراد کو قتل کیا جا رہا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ ابھی 6 فروری کو ایک گھناؤنا جرم کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا کے ایک دیہات میں 1500 مسلمانوں کے ایک طبقہ نے 20 بے گناہ اور غیر مسلح افراد پر حملہ کیا جن میں سے 3 احمدیوں کو سفاکانہ اور ظالمانہ طور پر مارا گیا اور قتل کیا گیا جب کہ وہاں کی پولیس موجود تھی اور یہ سب کچھ تماشا دیکھتی رہی۔ ان معصوم لوگوں کا صرف یہ جرم تھا کہ ”وہ احمدی مسلمان تھے“ جن کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے۔

میں جب یہ دیکھتا ہوں کہ وہ اسلام جو بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا اور آپؐ نے ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے امن کی تعلیم کو فروغ دیا۔ اس کے ماننے والے اس قدر ظلم کرتے ہیں۔ اور صرف اپنے نکتہ نظر کی وجہ سے دوسروں کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں تو مجھے سخت افسوس ہوتا ہے۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام شروع میں تو امن والا ہو اور اب وہ بدامنی کا پیغام دیتا ہو۔ یہ ناممکن ہے، اسلامی تعلیمات وہی ہیں جو آپؐ سے شروع ہوئیں اور قیامت تک وہی رہیں گی۔ وہ مسلمان جو خون ریزی اور اس قسم کے جہاد پر یقین رکھتے ہیں اور دوسرے معصوموں کا قتل جائز سمجھتے ہیں۔ یہ تو صحیح اسلام کی تعلیمات سے بہت دور ہے۔ حالانکہ اسلام کا صحیح معانی ہی امن، محبت اور اخوت ہے۔

ہم نے صحیح اسلام پر عمل کرنے سے اس زمانے کے امام مہدی، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو قبول کیا۔ جنہوں نے اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں ڈالی اور اب یہ جماعت دنیا کے 195 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ وہ مسلمان جو امن پسند ہیں اور امن کے خواہاں ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ لوگ جو غیر مسلم ہیں اور وہ بھی امن چاہتے ہیں۔ انہیں مل کر ان لوگوں کے خلاف اقدام کرنا چاہئے جو خون ریزی کرتے ہیں اور معصوموں کا قتل عام کرتے ہیں اور وہ سب یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے ساتھ کھڑے ہو کر کر سکتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ہی یہ ہے ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“

ہمیں ہر ایک کے ساتھ بلا امتیاز، بلا تفریق مذہب و ملت پیار، محبت کا سلوک کرنا چاہئے کیونکہ یہی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں۔ میں اپنے آپ کو احمدی مسلمان کے طور پر فخریہ پیش کرتا ہوں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اچھی باتوں کے لئے میں ہمیشہ مدد کروں۔

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا 24 فروری 2011ء میں صفحہ 1 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کا عنوان ہے۔"اس سے ہوگی تیرے غم کدہ کی آبادی"

خاکسار نے لکھا کہ مکرم عبد السمیع خان صاحب کی ایک کتاب کے حوالہ سے کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ آج بھی اس مضمون میں اسی کتاب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ مہینہ ربیع الاول کا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی سیرت مبارکہ کے بارے میں کچھ لکھا جائے۔ کیوں کہ دنیا میں جو روحانی انقلاب آیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور سیرت طیّبہ کی وجہ سے ہی آیا تھا۔ اور آج بھی اسی بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں یہی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اس زمانے میں جو بدامنی اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ ہوتے تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں مگر عمل اس کے مطابق نہیں ہیں۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ اس وقت میرے سامنے لاس اینجلس کا ایک بڑا اخبار ڈیلی بلیٹن پڑا ہے اس کے مذہبی سیکشن میں صفحہ A 4 پر جکارتہ انڈونیشیا کی ایک خبر ہے کہ وہاں مسلمانوں نے عیسائیوں کے دو چرچوں کو آگ لگادی۔ کیوں کہ عدالت نے وہاں غیر مسلم کو توہین رسالت پر کم سزا دی تھی غصہ میں آکر مسلمانوں کے ایک گروپ نے یہ کام سرانجام دیا۔ ایک چرچ پر پتھروں کی بارش اور ان کے سکول کی بلڈنگ کو نقصان پہنچایا۔

اسی طرح گذشتہ ہفتے انڈونیشیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جہاں احمدیوں کے سات خاندان اور قریباً 30 ممبر رہتے تھے کو ایک گروپ نے ان پر حملہ کر دیا انہیں گھسیٹ کر مسجد سے باہر لائے، چاقوں کے ساتھ، چھریوں کے ساتھ، ڈنڈے سے مار مار کر تین احمدیوں کو بے دردی سے مار ڈالا اور ان کی لاشیں لٹکا کر انہیں پھر بھی ڈنڈے مارتے رہے اور پھر لاشوں کی ایسی بے حرمتی کی کہ لاشیں بھی نہ پہچانی جاتی تھیں۔ اس کی ویڈیو لوگوں نے یوٹیوب پر دیکھی۔

یہ مسلمان ہیں! اور یہ ان کے افعال ہیں! اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور ہے (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے جو خطبہ 11 فروری کو ارشاد فرمایا اس واقعہ کی پوری تفصیل بیان کی ہے۔ اور صبر اور دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اے دشمنان احمدیت! دنیا کے کسی کونے پر بھی احمدیوں پر جو ظلم کرنا چاہتے ہو کر لو لیکن یہ ظلم تمہارے ہمیں اپنے ایمانوں سے نہ ہٹا سکے گا۔ ہر جگہ پر احمدی نے جب بھی اس پر ظلم ہوا انہوں نے فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ کا جواب دیا کہ جو چاہو کر لو۔

کیا مذہب اسلام اس قسم کی بربریت سکھاتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس زمانہ جاہلیت میں لاشوں کی جو بے حرمتی ہوتی تھی اس سے منع فرمایا ہے۔ کاش مسلمان اس تعلیم کو پڑھیں، سوچیں اور عمل کریں۔

اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے چند واقعات لکھے ہیں جن سے آپ کی سیرت کا یہ پہلو کھل کر سامنے آتا ہے کہ آپؐ کس قدر رحم دل تھے۔ کس قدر عجز و انکسار کے پیکر تھے۔ اور حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث بھی لکھی کہ ایک دفعہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہا کہ (نعوذباللہ) آپ پر لعنت ہو۔ حضرت عائشہؓ نے بار بار کہا کہ ”تم پر لعنت ہو“ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! نرمی اختیار کر۔ سختی سے بچو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے آپ کے بارے میں کیا کہا۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے میرا جواب نہ سنا تھا۔ میں نے صرف یہ جواب دیا تھا کہ ''وعلیکم'' کہ جو تم نے کہا تم پر بھی وہی ہو۔ میری دعا تو ان کے لئے قبول ہو گئی مگر ان کی دعا میرے لئے قبول نہ ہو گی۔

کیا یہود ''السام علیکم'' توہین رسالت نہ کر رہے تھے۔ مگر آپؐ نے کیا طریق اختیار فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسے مواقع پر طیش اور غصہ میں نہ آتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے مسلسل انکار، تکذیب دیکھ کر حلم اور صبر سے کام لیا اور بد دعا نہیں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دعا کرتے تھے کہ اے اللہ ان کو ہدایت فرما۔ ان کو پتہ نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلیں۔ آپؐ کی سنت کی پیروی کریں۔ کوئی تمہیں دکھ بھی دے تو اس کے لئے دعا کرو۔

ڈیلی بلیٹن

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 25 فروری 2011ء میں صفحہ A4 پر ہمارے متعلق ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

“Terrorist Activities Concern Local Muslims”

''دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے لوکل مسلمانوں میں تشویش''

یہ خبر جماعت احمدیہ کے 3 افراد کا سفاکانہ اور بہیمانہ قتل کے بارے میں ہے جو واقعہ انڈونیشیا میں پیش آیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران جو یہاں مسجد بیت الحمید چینو سے تعلق رکھتے ہیں نے دنیا میں احمدی مسلمانوں کے ساتھ دہشت گردی کے واقعات پر بے چینی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔

گذشتہ ہفتے 3 احمدی مسلمانوں کو انڈونیشیا کے ایک گاؤں میں بے دردی اور بہیمانہ اور سفاکانہ طریق سے قتل کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کے ممبران نے اس پر پریشانی اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ دنیا میں احمدی مسلمانوں کے ساتھ ناروا اور امتیازی سلوک کر کے انہیں بے دردی سے دہشت

گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نام پر کیا جارہا ہے۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس کام سے باز رہا جائے اور اس کی بجائے رحم دلی، محبت اور ہمدردی کا اور انصاف کا وطیرہ اختیار کیا جائے۔ امام شمشاد نے ان خیالات کا اظہار کیا۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 25 فروری 2011ء میں صفحہ 19، 20 پر ہمارے تعلق سے ایک خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

"Ahmadiyya Pained By Murders In Indonisia"

احمدیوں کو انڈونیشیا میں ان کے افراد کے قتل پر بہت دکھ اور درد ہے

اخبار نے انڈیا پوسٹ کی سروس کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ گذشتہ اتوار 6 فروری 2011ء کو جماعت کے تین افراد کا انڈونیشیا میں بہت ہی بے دردی سے سفاکانہ اور بہیمانہ قتل ہوا ہے۔ ایک ہزار سے زائد لوگوں نے جماعت احمدیہ کے چند افراد پر چاقوؤں اور چھریوں سے حملہ کیا۔ ان احمدیوں کے قتل کے علاوہ 5 احمدیوں کو شدید زخمی کیا گیا اور اس کے علاوہ ایک احمدی گھرانہ، دو کاریں اور ایک موٹر سائیکل کو بھی نذر آتش کیا گیا۔

لوکل پولیس موقعہ پر موجود ہونے کے باوجود اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام رہی باوجود اس کے کہ پولیس کو اس حملہ کی پہلے سے خبر بھی تھی انہوں نے کوئی حفاظتی قدم نہیں اٹھایا۔ اور اخبار نے لکھا کہ اس بھیانک جرم کے باوجود کسی کو پکڑا ابھی نہیں گیا۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا (حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے جماعت احمدیہ کو اس موقعہ پر صبر اور دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بہیمانہ اور سفاکانہ جرم سے ہمیں اور ہر امن پسند کو شدید دکھ اور درد پہنچا ہے۔ جب ان مردہ لاشوں کو ڈنڈوں سے مزید مارا جارہا تھا اس وقت پولیس بے بس کھڑی تماشا دیکھتی رہی اور انہیں اس ظلم اور سفاکی کا مظاہرہ اور لاشوں کی بے حرمتی کرنے دی گئی۔

دنیا میں جماعت کے خلاف جب بھی جہاں کہیں بھی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو ہم صبر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور انتقامی کارروائی نہیں کرتے بلکہ خدا ہی کی طرف جھکتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ یقینی اور پکی بات ہے کہ جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کو یقیناً جوابدہ ہوں گے اور اس کے عذاب کا مزہ چکھیں گے۔ جماعت احمدیہ نے انڈونیشیا کے حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں اور اپنی قانونی ذمہ داری ادا کریں اور وہ یہ کہ اپنے تمام شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کرے۔بد قسمتی سے انڈونیشیا میں 2008ء میں ایک قانون پاس ہوا جس کی وجہ سے انڈونیشیا میں جماعت اپنا لٹریچر شائع نہیں کر سکتی اور نہ ہی اپنے مذہب کے مطابق عمل کر سکتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جماعت کے خلاف ہر شخص کارروائی کر سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اور عیسائی فرقہ کے لوگ بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں۔

اس موقعہ اور قتل اور سفاکانہ ظلم پر تبصرہ کرتے ہوئے جنیوا میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے کہا ہے کہ اس واقعہ پر ہم سخت درد اور تکلیف اور افسوس محسوس کر رہے ہیں خصوصاً یہ واقعہ جس میں بے دردی کے ساتھ بہیمانہ طور پر 3 احمدیوں کو قتل کیا گیا ہے۔

اس بات کے جواب میں کہ حملہ کرنے والے بھی مسلمان ہی تھے، آپ کیا کہیں گے۔ امام شمشاد نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اور پھر ایسا ظلم بھی کرے۔ پھر ایسے لوگ کس منہ سے لوگوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اسلام میں داخل ہو جاؤ اسلام امن پسند مذہب ہے جب کہ خود ایسے گھناؤنے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ایسے گھناؤنے جرم کرنے والوں سے تو لوگ دور بھاگیں گے کجا یہ کہ ان کا مذہب اختیار کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ مذہب اسلام کی تعلیمات سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام اس قسم کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات امن اور محبت پر مبنی ہیں۔ ''اسلام'' کے لفظی معنی ہی یہ ہیں کہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اور امن کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینا۔

دنیا انٹر نیشنل

دنیا انٹر نیشنل نے اپنی اشاعت 25 فروری 2011ء اور مارچ کی اشاعت میں دو مرتبہ ایک مضمون بعنوان ”صلح و صفائی اور امن و آشتی کی گم شدہ جنتیں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 25 فروری تا 3 مارچ 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق“ (تحمل اور لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا خیال) خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے یہ مضمون بھی ماہ ربیع الاول کے مہینے کی اہمیت کے پیش نظر لکھا اس مضمون میں خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہی چند باتیں لکھی تھیں کہ لوگ اس بابرکت مہینے میں جلسے کرتے ہیں جن میں اخلاق نبوی کی باتیں بھی ضرور کرتے ہوں گے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت سے عید میلاد النبی ثابت نہیں۔ نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کرام نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔ ہاں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا ذکر ملتا ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم کوئی ایسا جلسہ کریں جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو۔ جس میں آپؐ کی سیرت کے واقعات ہوں تا لوگ اپنی اصلاح کریں۔ تربیت کریں اور اپنی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو درست کریں اور آپؐ کے اسوہ اور چال چلن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ تو یہ جائز ہے۔ بلکہ بہت ضروری ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے 1927-1928ء میں سب سے پہلے ہندوستان میں شروع ہوئے اور اس کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ ہندوستان میں آریوں، ہندوؤں اور دیگر مخالفین اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر بے جا گندے حملے کئے۔ ”رنگیلا رسول“ اور ”امہات المومنین“ جیسی کتابیں لکھیں جس سے مسلمانوں کی دلآزاری ہوئی اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

صاحبؓ نے ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کی اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر سارے ہندوستان میں جلسے کریں اس سے غیر مسلموں کے شکوک و شبہات دور ہوں گے۔ دوسرے یہ جلسے مسلمانوں کی اپنی حالت بدلنے کے لئے بھی ضروری ہیں اور ان جلسوں میں غیر مسلموں کو شامل کیا جائے۔ بلکہ ان کے مقررین کو بھی آپؐ کی سیرت پر تقاریر کے لئے کہا جائے۔

افسوس کہ اب مسلمانوں کے ہاں اس کی شکل بدل گئی ہے وہ جلوس نکالتے ہیں ریلیاں نکالتے ہیں۔ کبھی سمندروں میں تو کبھی خشکی پر۔ اس کا کیا مقصد ہے یہ تو وہی جانتے ہوں گے۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ چند دن ہوئے TV پر ایک پروگرام دیکھا جس میں میزبان نے ہندوستان کے ایک عالم دین مولانا وحید الدین صاحب کو فون پر بات چیت کرنے کی دعوت دی۔ جب اینکر نے ان سے ایک سوال کیا تو اس کے جواب میں مولانا نے کہا کہ مسلمانوں نے دین کی تعلیم میں نقص پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ مدارس میں بھی صحیح تعلیم نہیں دی جا رہی کیوں کہ اس میں شدت پسندی آگئی ہے۔ اور دہشت گردی نے جنم لے لیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اور بتا رہے ہیں اور ہم کچھ اور کر رہے ہیں۔ اسلام کی تعلیم نے مسلمانوں پر کچھ اثر نہیں کیا۔ وہ اس وقت اہل مغرب کو اسلام کا پیغام دینے کی پوزیشن میں ہرگز نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا اس وقت احترام انسانیت تو نام کو بھی نہیں ہے۔ اسلام میں احترام، عفو اور درگذر کی تعلیم ہے غلو کی نہیں، دوسروں کے ساتھ ہم بالکل الٹ معاملہ کر رہے ہیں۔ قرآن میں تو خیر کی تعلیم ہے"۔

مولانا وحید الدین نے بالکل صحیح اور بجا فرمایا ہے۔ کاش اس پر مسلمان عمل کریں۔ خاکسار نے اس مضمون میں ایک اور مثال بھی لکھی ہے کہ ایک دوست نے مجھے ای میل بھجوائی ہے جس میں ایک TV پر میزبان نے مہمان مولوی صاحب سے احترام انسانیت اور دہشت گردی کے ضمن میں توہین رسالت کا ایک سوال پوچھا۔ مولانا کا جواب سنئے اور پھر اپنا سر دھنئے......جواب ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا نے کہا کہ ایک دفعہ بادشاہ کے دربار میں امام یوسف تھے، یہ امام یوسف امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ کھانا پیش ہوا تو کسی نے کہا مجھے کدو بہت پسند ہے کیوں کہ رسول خدا کو کدو شریف بہت پسند تھا۔ حاضرین میں سے ایک اور نے کہا مجھے تو کدو بالکل پسند نہیں۔ اس پر امام یوسف اٹھے اور انہوں نے اس شخص پر تلوار تان لی کہ تمہارا ابھی میں قلع قمع کرتا ہوں کہ تم نے توہین رسالت کی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ علماء کا یہ حال ہے۔ اور یہ ہے توہین رسالت کا سبق۔

میزبان نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ کدو کے مقابلہ میں انسان کی اتنی ہی قدر ہے کہ تلوار کھینچ کر قلع قمع کر دیا جائے یہ کونسا اسلام ہے؟ ایسے ہی قصوں پر اسلام کا دارومدار رہ گیا ہے۔ سچ فرمایا تھا ہادیٔ برحق نے کہ آخری زمانہ میں اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور قرآن صرف کتابی صورت میں۔ اور مساجد ہدایت سے خالی ہو جائیں گی۔ عقلمندوں کے لئے اس میں ایک سوال ضرور ہے اور ذرا خود سوچئے۔ کہ کیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرومنزلت ہم تلوار سے منوائیں گے؟ اس سارے مضمون کو لکھنے کے بعد خاکسار نے دیباچہ تفسیر القرآن سے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس درج کیا ہے۔

تحمل

تحمل آپ میں اِس قدر تھا کہ اُس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرمادی تھی آپ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کی بجائے آپ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ ! کہہ کر بُلاتے تھے اور غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپ کا ادب اور احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمد کہہ کر بلانے کے ابو القاسم کہہ کر بلاتے تھے جو آپ کی کنیت تھی (ابو القاسم کے معنی ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپ سے آکر بحث شروع کر

دی۔ بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا۔ اے محمد! بات یوں ہے، اے محمد! بات یوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی انقباض کے اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر صحابہؓ اُس کی یہ گستاخی دیکھ کر بیتاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا اور اُس نے یہودی سے کہا کہ خبردار! آپ کا نام لے کر بات نہ کرو تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابو القاسم کہو۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو اِن کے ماں باپ نے اِن کا رکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اپنے صحابہؓ سے کہا دیکھو! یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرے ماں باپ نے میرا نام محمد ہی رکھا تھا جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپ جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض لوگ آپ کا رستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے آپ کھڑے رہتے جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپ آگے چل پڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت دیر تک آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتے۔ گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا آپ بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔ ہر قسم کے حاجت مند آپ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپ مانگنے والے کو اُس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اَور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور آپ پھر بھی اُس کی خواہش پورا کر دیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی بار مانگتے چلے جاتے اور آپ اُن کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک مخلص صحابیؓ نے متواتر اصرار کر کے آپ سے کئی دفعہ اپنی ضرورتوں کے لئے روپیہ مانگا۔ آپ نے اُس کی خواہش کو پورا تو کر دیا، مگر آخر میں فرمایا سب سے اچھا مقام تو یہی ہے کہ انسان خدا پر توکل کرے۔ اس صحابی کے اندر اخلاص تھا اور ادب بھی تھا جو کچھ وہ لے چکا ادب سے اُس نے واپس نہ کیا لیکن

آئندہ کے متعلق اُس نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! یہ میری آخری بات ہے اب میں آئندہ کسی سے کسی صورت میں بھی سوال نہیں کروں گا.........

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 ستمبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط61

لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا خیال

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بہت خیال رکھتے تھے کہ کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ ایک دفعہ حضرت صفیہؓ بنت حُیی کے ساتھ آپؐ باہر کسی جگہ جارہے تھے تو راستہ میں دو شخص ملے، جن کے متعلق آپ کو شبہ تھا کہ شاید اُن کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے ساتھ رات کے وقت کہاں جارہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ٹھہرالیا اور فرمایا۔ دیکھو! یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اُنہوں نے کہا یارسول اللہ! ہمیں آپ پر بدظنی کا خیال پیدا ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے خون میں پھرتا ہے میں ڈرا کہ تمہارے ایمان کو ضعف نہ پہنچ جائے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعودؓ)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر رحم فرمائے اور انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق“ مسجد نبوی کی بڑی ساری تصویر اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون من و عن وہی ہے جو اس سے قبل والے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزرچکا ہے۔

دنیاانٹر نیشنل نے اپنی مارچ کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''اتنی ہی ضرورت آج بھی ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کی 11 فروری کے حوالہ سے راجہ نصر اللہ خان صاحب نے جو ایک شذرہ انہیں بھجوایا تھا جس میں انہوں نے ایک وسیع المطالعہ صحافی جناب غلام اکبر صاحب کے کالم ''شناخت'' مطبوعہ نوائے وقت میں لکھا گیا ہے۔اس مضمون کے کچھ حصہ قارئین کی دلچسپی کی خاطر لکھتا ہوں۔

''ترقی کے تمام سچے دعوؤں کے باوجود انسان آج بھی اپنی ان جبلتوں کا قیدی ہے جن جبلتوں نے ہزارہاسال پہلے کرۂارض کو حق وباطل اور عدل وجبر کے درمیان نہ ختم ہونے والی جنگ کا میدان بنایا تھا۔ جو جنگ ابراہیم علیہ السلام و نمرود، موسیٰؑ و فرعون، عیسیٰؑ وہیر وڈ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قریشانِ مکہ کے درمیان ہوئی تھی۔ وہ جنگ آج بھی جاری ہے۔ اگر ہم اپنے آس پاس نظریں دوڑائیں تو ہمیں ابوجہل بھی ملیں گے، ابولہب بھی ملیں گے، عتبہ، امیہ اور شیبہ بھی ملیں گے اور عبد اللہ بن ابیّ تو بے حساب ملیں گے۔ پھر ہم کس دلیل کی بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں؟

مضمون نگار اور کالم نگار نے لکھا کہ کیوں نہ ہم حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وہ الفاظ یاد کریں جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کی خبر پر اہل مدینہ سے کہے تھے۔ ''لوگو! اگر آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ لیکن اگر آپ کو عشق رسول اللہ اور ان کے دین سے ہے تو وہ تا قیامت زندہ رہے گا۔''

انہوں نے مزید لکھا کہ مطلب اس بات کا یہ ہے کہ جو پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور جو انقلاب انسانی معاشرے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بپا کیا تھا وہ پیغام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس لئے زندہ رہے گا کہ جب تک دنیا میں ظلم و بے انصافی موجود ہے، وحشت و درندگی کا راج ہے، اور بد اعمالی اور بد کرداری کا دور دورہ ہے، محمدیؐ انقلاب کی ضرورت نہ تو مٹے گی اور نہ ہی کم ہوگی۔

انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ لوگ کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب Mohammad , Prophet For Our Time (ہمارے عہد کا پیغمبر) ضرور پڑھیں۔ اس کتاب کے دیباچہ میں وہ لکھتی ہیں کہ ساتویں صدی کے Arabia میں جو واقعات رونما ہوئے، ان کی مماثلت مجھے آج کے دور میں نظر آتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مذہبی عقیدہ نافذ نہیں کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کے دل و دماغ تبدیل کر رہے تھے۔ انہوں نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ دور جہالت کی اصطلاح کا تعلق تاریخ کے کسی دور سے نہیں، اس ذہنی حالت سے تھا جو قتل و غارت ظلم و جبر اور وحشت و بربریت کی وجہ بنی ہوئی تھی۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ آج کی دنیا (مغرب ہو یا مشرق) اسی حالت کی شکار ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمان و مکان کی قید سے آزاد شخصیت کا نام ہے۔ جتنی ضرورت ساتویں صدی کی دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اتنی ہی ضرورت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی دنیا کو بھی ہے۔"

(نوائے وقت 11 دسمبر 2010ء کالم نمبر 3-4)

خاکسار کو موصوفہ کی ساری باتوں سے اتفاق ہے لیکن یہ بات تو بہت ہی خوبصورت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے دل اور دماغ تبدیل کرنے آئے تھے۔ یہی آپؐ کی بعثت کا مقصد ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس وقت عربوں کی کیا حالت تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نے اس قوم کو گندے گوبر کی طرح پایا لیکن جب وہ تیری صحبت میں آئے تیری تربیت میں آئے تو تُو نے انہیں ایک چمکتے ہوئے سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا وہ کندن بن گئے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جو روحانی انقلاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے جو کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا اور نہ ہی آسکتا ہے۔

آج بھی اسی انقلاب کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی اس وقت تھی۔ کیوں کہ وہی عربوں جیسی جاہلیت آج بھی پائی جاتی ہے۔ وہی قتل و غارت وہی بدسکونی آج کے دور میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ایک طرف تو نوائے وقت یہ لکھتا ہے کہ آج کے دور میں بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت

ہے۔ دوسری طرف 1974ء میں فیصلہ کیا گیا کہ کوئی بھی مصلح، ریفارمر اور مذہبی رہنما کسی رنگ اور کسی طرز پر نہیں آسکتا۔ تو پھر انقلاب کیسے آئے گا۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ شائد آج کا مولوی یہ انقلاب لے آئے۔

پس آیئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی انقلاب کی طرف آج واقعی مسلمان اس بات کے محتاج ہیں کہ ان کے لئے ”کوئی مسیحا بنے خدا کے لئے“ صادق آرہی ہے۔ اس زمانے کے مولوی میں تو وہ روحانیت ہی نہیں کہ ایسا انقلاب لا سکے اور جس نے آنا ہے اس کے آنے کا قانون نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4 مارچ 2011ء میں صفحہ 11 پر پورے صفحہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ فرمودہ 28 جنوری 2011ء حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کی ہیڈ لائن یہ ہیں۔

”خدا تعالیٰ سے انتہائی قرب پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں کی نجات، محبت الٰہی اور شفاعت کا مقام ملا“

”اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین اور آپؐ سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا“

”صبر و تحمل، برداشت، عفو اور مستقل مزاجی سے اسلام کا، محبت اور امن کا پیغام پھیلانا ہے“

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ بیان فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی مقام کی نشاندہی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور تاقیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن واحسان، پیار، عفو اور صبر سے دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انبیاء سے لوگوں کے سلوک کا جو طریق چلا آرہا ہے۔ اے نبی! تجھ سے بھی ہوگا لیکن تو نے صبر و تحمل، برداشت، عفو اور مستقل مزاجی سے یہ کام کرتے چلے جانا ہے۔ حتی الوسع سختی سے پرہیز کرنا ہے۔

بے ہودہ لوگوں پر، ایذاء دہی پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتا چلا جا کہ اسلام کا، محبت اور امن کا پیغام اسی طرح پھیلنا ہے۔ پس تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر، آخر کار کامیاب وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔

فرمایا: پس جہاں تک انبیاء کے مخالفین کی پکڑ کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک سب سے بڑھ کر دکھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام ونشان مٹا دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے نظارے اور خدا تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا سلوک دکھاتا چلا جائے اور ہم حقیقی رنگ میں قرآنی تعلیم کو بھی اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ (آمین)

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 4 تا 10 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”اتنی ہی ضرورت آج بھی ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ گذشتہ اخبار کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

انڈیا ٹربیون نے اپنی اشاعت 4 مارچ 2011ء میں مکرم عبد الغفار صاحب (نو مسلم احمدیہ) کا ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان یہ دیا ہے کہ

”مسلمان تو صرف امن کے لئے ہے اور جہادیوں کی وجہ سے اسلام کی حقیقی امن اور اس کی خوبصورت تعلیم او جھل ہوگئی ہے“

یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اتنی ہی ضرورت آج بھی ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل دنیا انٹر نیشنل کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

دنیا انٹر نیشنل کی اشاعت 11 مارچ 2011ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’صلح و صفائی اور امن و آشتی کی گم شدہ جنتیں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون بھی قبل ازیں نیویارک عوام اور پاکستان ایکسپریس کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 11 مارچ تا 17 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’عالم اسلام کے لئے دعائیں اور قیام خلافت کی تحریک‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا ہے کہ عالم اسلام اس وقت بہت ساری بے چینیوں کا شکار ہے۔ لیبیا، مراکش، تیونس، مصر، عراق، انڈونیشیا، ایران، شام، پاکستان۔ مَیں کس کس ملک کا نام لوں۔ دل ان سب کی حالت دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔ اور بار بار یہ سوچ ابھرتی ہے کہ ان مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ اپنے ہی لوگوں، اپنے ہی بھائیوں اور ہم وطنوں کے خون کے پیاسے کیوں ہو گئے ہیں۔ یہ کلمہ گو، کلمہ پڑھنے والوں ہی کو کیوں قتل کر رہے ہیں۔ ان کے دل اتنے بے رحم کیوں ہوئے ہیں۔ ان میں اتنی بے حسی آخر کیوں ہے؟ کیا اسلام نے انہیں ہر قسم کی بُرائی، قتل و غارت، خون بہانے کی چھٹی دے دی ہے۔ اسلام نے بتایا ہے کہ انسان کو احسن تقویم بنایا گیا ہے۔ اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے عزت و تکریم عطا فرمائی ہے۔ لیکن پھر یہ بھی بتایا ہے کہ اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے اسفل السافلین بھی کر دیا ہے۔ یعنی بد تر۔ اس سے زیادہ بدتری اور کیا ہو گی جس کا نظارہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار تو نہیں۔ وہ تو اس پر رحم فرماتا ہے جو اپنے آپ کو رحم کے قابل بناتا ہے۔ جب بغداد میں لڑائی ہو رہی تھی اور ہلاکو خاں سب کو قتل و غارت کر رہا تھا تو ایک بزرگ نے دعا کی کہ:

اے اللہ ! مسلمانوں پر رحم فرما۔ اور ان کو بچالے۔ تو اس بزرگ کو الہام ہوا۔ ”اے کافرو! اِن فاجر اور فاسق لوگوں کو قتل کرو۔“

فاسق و فاجر سے مراد مسلمان ہی ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو خوب مارو۔

خدا تعالیٰ نے تو فرمادیا ہے کہ اللہ اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جو اپنے آپ کو نہ بدلیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ بیمار پڑ گیا۔ ہر قسم کا علاج کرایا گیا مگر شفاء نہ ہوئی۔ کسی نے کہا یہاں ایک بزرگ ہیں ان سے دعا کرائیں جب انہیں کہا گیا تو انہوں نے کہا میں تو دعا کروں گا۔ مگر وہ بے شمار لوگ جو بے قصور اس بادشاہ نے جیلوں میں ڈالے ہوئے ہیں ان کی بددعائیں بھی تو جاری ہیں۔ پھر اکیلے کی دعا کیا کام کرے گی۔ چنانچہ بادشاہ نے ان سب کی رہائی کا حکم دیا اور بادشاہ تندرست ہو گیا۔

خاکسار نے لکھا کہ ہمارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے گذشتہ جمعہ تمام عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک کی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے خاص طور پر زور دیا کہ دعاؤں سے تمام اہل اسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں۔ آپ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ مسلمانوں کی لیڈر شپ میں بھی تقویٰ ہونا چاہیئے اور یہ سب کچھ تقویٰ کی کمی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ جو اب لوگ لیڈر بن جاتے ہیں تو وہ نہ ہی حقوق اللہ ادا کرتے ہیں اور نہ ہی حقوق العباد۔ لوگوں سے خدا خوفی بالکل ختم ہو گئی ہے۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ کچھ عرصہ سے اخبارات میں خلافت کے بارے میں بھی لکھا جارہا ہے کہ موجودہ بحرانوں کا حل خلافت کا قیام ہے۔ دو سال قبل انڈونیشیا میں بھی ایک لاکھ مسلمان جمع ہوئے اور انہوں نے اپنے جلسے میں خلافت کے حق میں نعرے لگائے اور تقریریں کیں۔ ہندوستان میں بھی یہ تحریک خلافت کے قیام کی اٹھی تھی۔ اور اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً یہ تحریک قیام خلافت کی اٹھتی رہتی ہے۔ لیکن افسوس کیوں مسلمان ابھی تک خلافت کو قائم نہیں کر سکے۔ مضامین بھی لکھے جارہے ہیں جس میں کہا جارہا ہے کہ قیام خلافت کے لئے لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور زور لگائیں۔

خاکسار نے لکھا کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان بحرانوں سے خلافت ہی نکال سکتی ہے۔ یہ تو بالکل درست ہے۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور زور لگائیں۔ یہ طریق غلط ہے نہ پہلے کبھی ایسا ہوا اور نہ آئندہ اس طریق سے خلافت قائم ہو سکے گی۔ لوگ خلافت کو قائم نہیں کرتے اور نہ ہی لوگوں کے زور لگانے سے یا چاہنے سے کوئی خلیفہ بن سکتا ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو عالم اسلام سب اکٹھا ہو کر ایسا کر سکتے تھے لیکن ایسا نہ ہوا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خلیفہ بنانا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر وہ بن بھی گیا تو وہ سیاسی خلیفہ ہو گا لوگوں کے ووٹ سے بنے گا اور وہ اس کو کسی وقت معزول بھی کر سکتے ہیں پھر۔

اصل بات یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور اس بات پر سورۃ النور کی آیت 56 شاہد و ناطق ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ انعام خلافت ان کو دیا جاتا ہے جو اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ اب سوچیں پاکستان میں کتنے اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں؟ اخبارات اور T.V دیکھ لیں ایک حشر برپا ہے۔ تقویٰ کی کمی ہے۔ عبادات کی روح نہیں ہے۔ لوگوں کے حقوق مارے جارہے ہیں۔ ہر نیکی کا جنازہ نکل گیا ہے۔ اور باقی دنیا کے مسلم ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ پھر خلافت کیسے قائم ہو گی!
ایک امام دوسری مسجد کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو قائل نہیں۔ پھر ایک کی خلافت کو کون مان لے گا؟

پھر جو طریق خلافت کے قیام کا خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس سے تو انحراف ہے۔ پھر خلافت کیسے قائم ہو گی۔ وہ دروازہ جس کے ذریعہ خلافت نے آنا ہے اس کو تو مسلمان بند کر چکے ہیں اور وہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اسلام کی پہلی تین صدیاں ٹھیک رہیں گی اس کے بعد جابر و ظالم حکمران بن جائیں گے پھر خدا تعالیٰ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم فرمائے گا۔ گویا پیشگوئی آخری زمانے سے تعلق رکھتی ہے کہ جب مسیح موعود اور امام مہدی آئے گا تو ان کی وفات کے بعد خلافت جاری ہو گی۔ پس خلافت خدا کا انعام ہے۔ خدا ہی اسے جاری کرے گا۔

اپنی کوششوں سے خلافت نہیں آسکتی۔ اور نہ آئے گی مسلمان اس کو آزما چکے ہیں۔ خدائی قاعدہ اور خدائی تدبیر کو چھوڑ کر خلافت کا قیام عبث ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا عقیدہ لکھا ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہی مسیح و مھدی نے آنا ہے۔ کوئی باہر سے نہ آئے گا یعنی بنی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ تشریف نہیں لائیں گے کیوں کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ''۔ پس قرآن پر دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ جوش کی بجائے ہوش سے کام لیں۔ ہمارے پیارے رسول زندہ رسول ہیں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے بلند مقام ختم نبوت پر فائز ہیں کہ ان کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کئی عیسیٰ بنا سکتا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 11 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”عالم اسلام کے لئے دعائیں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے نفس مضمون بالکل وہی ہے۔

پاکستان جنرل نے اپنی اشاعت 11 مارچ 2011ء میں صفحہ 2 پر پورے صفحہ پر 12 رنگین تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی۔ تصاویر میں 3 تصاویر سامعین کی ہیں۔ ایک میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں عاصم انصاری صاحب تقریر کر رہے ہیں اور سٹیج ٹیبل پر خاکسار، ایک غیر مسلم مہمان، مولانا نسیم مہدی صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب۔ ایک تصویر میں ایک خادم تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں برادر علیم ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ ایک میں مہمان تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مولانا نسیم مہدی صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں امجد محمود خان صاحب کا تعارف کرا رہے ہیں۔ صرف تصاویر ہی ہیں اور ہیڈ لائن یہ ہے کہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس بیت الحمید چینو میں منعقد ہوئی اس موقع پر لی گئی چند تصاویر۔

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 12 مارچ میں ایک خبر شائع کی ہے اور اس اخبار نے لکھا ’’دہشت گردی سے متعلق ایوان زیر سماعت کی تنقید اور امام کا جواب‘‘۔ یہ خبر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ جس کے نیچے لکھا کہ امام شمشاد اے ناصر آف مسجد بیت الحمید چینو۔

خبر کا ماحصل یہ ہے۔ مقامی احمدیہ کمیونٹی نے اس ہفتے شہر میں ہونے والی دہشت گردی کی تحقیقات کرنے والی ٹیم کے پینل کے خلاف سخت رویے کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ نیویارک کے ریپبلکن پیٹر کنگ جس نے اس مقدمہ کی سماعت کرنی تھی کا کہنا ہے کہ امریکی مسلم کمیونٹی، دہشت گردی کے خلاف بولنے کے لئے خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہی اور پولیس کی مدد کرنے سے بھی گریزاں ہے۔

اوبامہ انتظامیہ کو تشویش ہے کہ جو لوگ بھی القاعدہ کے خلاف بیانات دیتے ہیں اس میں وسیع تر مفاد کے پیش نظر صرف اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ امریکہ اسلام کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔

چینو میں موجود مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے بھی انتظامیہ کے ان خدشات کی تصدیق کی ہے جو کہ انہیں ہوم لینڈ سیکیورٹی کے مقدمہ کی سماعت کے بارہ میں لاحق ہیں۔

امام شمشاد نے کہا کہ پیٹر کنگ کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیئے کہ اس طرح کا بیان اس کے مقاصد کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ جنہوں نے ان کی حمایت اور مدد کا سوچا ہوگا اب وہ اس کے مقاصد کے بارے میں بہت شکوک وشبہات میں مبتلا ہیں۔

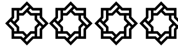
امام شمشاد نے پیٹر کنگ کے حالیہ تبصرے پر خاص طور پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ انہوں نے امریکہ کو مسلم برادری کی طرف سے ایک حقیقی خطرہ قرار دیا ہے حالانکہ انہیں پہلے تحقیقات کرنا چاہیئے تھی کہ اس کی تہہ میں اصل کیا بات ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ان کے بیان نے تمام مسلمانوں کو ہر ممکن خطرہ کے طور پر شامل کر لیا ہے۔ بدقسمتی سے ایسے بے سوچے سمجھے بیانات ہی مسلمانوں کو اس کے مقصد کی حمایت کرنے سے روکتے ہیں۔

کنگ نے یہ بھی کہا کہ شہر میں ہونے والی دہشت گردی القائدہ کی ہی طرف سے ہوئی ہے اور یہ ان کی حکمت عملی کا حصّہ ہے کہ وہ امریکہ پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

امام شمشاد نے اس بات پر زور دے کر کہا کہ یہ ان امریکی مسلمانوں کا ہی مسئلہ نہیں ہے اور پھر یہ کہ اگر مسٹر کنگ کی اجتماعی سماعت کا اصل مقصد تمام امریکی مسلمانوں کو متاثر کر رہا ہے یا پھر بڑے پیمانے پر اسلام پر حملہ کرنا ہے تو ایسی سماعت بہت ہی گمراہ کن ہے اور اسے فوری طور پر روکنا چاہیئے۔اس کے اچھے نتائج نہیں نکلیں گے۔

ڈیلی بلٹن نے 12 مارچ 2011ء میں صفحہ A13 پر ہمارا مختصر اشتہار شائع کیا ہے جس میں اسلام کے تحت، ہماری مسجد کا نام اور ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے نیچے مسجد میں روزانہ ہونے والے پروگرام کی تفصیل لکھی ہوئی ہے مثلاً روزانہ پانچ نمازیں، درس القرآن اور درس الحدیث، فری لیکچر اسلام پر، اسلامی تعلیمات پر سنڈے کلاس، جمعہ اور خطبہ انگریزی میں، ہفتہ وار ریڈیو پروگرام، قرآن کریم مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ میسر ہیں، اور جماعت کی ویب سائٹ بھی دی ہوتی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 ستمبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط62

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 مارچ 2011ء میں صفحہ A11 پر خاکسار کا ایک مضمون انگریزی میں شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ لکھا ہے۔

"Religious Terrorism Must End"

"مذہبی دہشت گردی کو ختم ہونا چاہئے"

یہ مضمون خاکسار نے انڈونیشیا میں اپنے 3 احمدیوں کے بہیمانہ قتل پر لکھا تھا۔ جماعت احمدیہ پر تکالیف اور ظلم نیز یہ کہ بے جا مخالفت اور پھر انڈونیشا میں جو مخالفت کا واقعہ گذرا اس کو بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا کہ یہ اسلام کی تعلیم بالکل نہیں ہے۔ جس طرح مسلمان عمل کر رہے ہیں۔ یہ تو ایک قسم کی اسلام کے خلاف ہی دہشت گردی ہے۔ جسے ختم ہونا چاہئے۔ ہم جماعت احمدیہ کے افراد اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ مضمون اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالے سے پہلے آچکا ہے۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 16 مارچ 2011ء میں صفحہ 23 پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے سورۂ فاطر کی آیات تلاوت فرمائیں اور ان کی تشریح فرمائی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ

نے زمین میں تکبر کرنے والے اور بُرے مکر کرنے والوں کے انجام کے بارے میں فرمایا ہے۔
حضور انور نے فرمایا:
ہمارا خدا تعالیٰ پر یقین ہے کیوں کہ اس کا وعدہ ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کہ انجام متقیوں کا ہی ہے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے وہاں فتنہ وفساد اور داؤ پیچ کے نمبر نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر پوچھا جائے گا تو تقویٰ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کیوں کہ یہ تقویٰ ہی ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔
دوسرے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی اور فتوحات، داؤ پیچ، فتنہ وفساد، بڑائی اور علوّ سے حاصل نہیں ہونے بلکہ عاجزی اور انکساری دکھانے سے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے سے اور یہی لوگ ہیں جو ان شاء اللہ پھر فتح کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ پس یہ ظلم یہ فساد یہ سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فرعون پیدا ہوئے بڑے بڑے ظالم اور جابر پیدا ہوئے لیکن سب ختم کر دیئے گئے۔
فرمایا یہ فرعون صفت لوگ جنہوں نے اپنی حکومت کو اور اپنی طاقت کو ہی خدا بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا ہوتا ہے اس لئے یہ لوگ دشمنی میں بڑھ جاتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی اپنی حکومت کے چلے جانے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ دیکھو! فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوتا ہے؟ انبیاء کے مخالفین کے انجام کی طرف نشاندہی فرما دی ہے کہ ان کا ظلم اور فتنہ وفساد دیرپا ان کو نہ بچا سکے گا۔

الاخبار

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 17 مارچ 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 16 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو

پیش کیا ہے جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم سے وہ عبارت پیش ہے۔

”اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اَتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے“

حضور انور نے اس کے بعد فرمایا کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عبارتیں پڑھ جائیں آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور قرآن سے محبت کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ چنانچہ یہی عبارت جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے اسی پر آپ کی ساری زندگی گواہ ہے۔ آپ نے دوسرے ادیان کو چیلنج دیا اور فرمایا کہ اس وقت اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ مذہب اسلام ہے اور اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔ اور اگر اس وقت کوئی ایسی ذات ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملا سکتی ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ و مطہرہ ہی ہے۔

اور اگر اس وقت الہامی کتابوں کو دیکھا جائے تو ان سب میں صرف اور صرف قرآن کریم ہی ایک زندہ کتاب ہے جو ہر قسم کی آلودگی اور تحریف و تبدل سے پاک ہے۔ اس کی تلاوت دلوں کو پاک اور مطہر بناتی ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ اخلاص سے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ الجمعہ میں وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ فرمایا جس کے معانی ہیں کہ آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کا ایک عاشق صادق ہو گا جسے اللہ تعالیٰ وحی سے نوازے گا۔ اور ایمان جو ثریا پر چلا گیا ہو گا اسے واپس لائے گا۔ اور یہ سارے

کام وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں کریں گے اور یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ پس آج اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر کوئی کتاب زندہ ہے تو قرآن کریم ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روحانی کمالات انتہا تک پہنچا دیئے اور آپ کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا۔ آپ نے جب یہ اعلان فرمایا تو کوئی بھی میدان میں نہ آیا۔ حتیٰ کہ عماد الدین اور ان جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے اسلام کو ترک کیا اور اسی طرح پنڈت لیکھرام۔ یہ تمام حالات تاریخ احمدیت میں درج ہیں۔

اسی طرح ازالہ اوہام کی یہ عبارت بھی شامل ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

"یہ عاجز اسی قوت ایمان کے جوش سے عام طور پر دعوت اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیان ملک کے نام روانہ کئے یہاں تک ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈ سٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے۔ جن سے ایک صندوق پُر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ یہ بات خودستائی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت نمائی کے طور پر ہے تا حق کے طالبوں پر کوئی بات مشتبہ نہ رہے۔"

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا 24 مارچ 2011ء میں ایک پورے صفحہ کا اشتہار جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ آپ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 25 فروری 2011ء کو بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ کی ہیڈ لائنز جو اخبار نے دی وہ یہ ہے۔

”عوام الناس اور ارباب حکومت و اقتدار میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کی طرف سے امن عالم کے لئے دعا کی تحریک۔ دنیا دنیوی داؤ پیچ کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن ایک احمدی کے لئے خدا کے آگے جھکنا ہی سب کچھ ہے“

حضور نے مزید فرمایا کہ مَیں آج ایک دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے تمام ممالک سے ہے اس وقت ان کی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو کسی بھی قسم کے نقصان کا نشانہ بنایا جارہا ہے یا کسی ملک میں کسی بھی طرح کی بے چینی اور لاقانونیت ہے اس کے لئے ایک احمدی کو دعا کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھنے والا ہی ایمان رکھنے والے پر ظلم کر رہا ہے۔ (یعنی مسلمان ہی مسلمان پر ظلم کر رہا ہے۔ ناقل) اور برداشت بالکل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ گذشتہ ہفتوں سے مصر، تیونس اور لیبیا وغیرہ میں جو ہو رہا ہے یہ سب کچھ دنیا میں بدنامی کا باعث ہے۔ یہ سب اس بھائی چارے کے نفی ہو رہی ہے۔ جس کا انہیں حکم ہے کہ آپس میں بھائی چارہ پیدا کرو۔ تقویٰ کے ساتھ توبہ واستغفار کرتے ہوئے خدا کے آگے جھکنا چاہیئے۔ اور تقویٰ کا حصول خدا تعالیٰ سے تعلق کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مومنوں کو ایک کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یقیناً نظام خلافت ہی ہے۔ جو صحیح رہنمائی کر سکتا ہے۔ فرمایا خلافت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ خلافت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف پر جوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی سنایا کہ۔

”یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دے۔ فرمایا: مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہر گز نہیں مرے گا۔“

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن '' قرآن مجید کی تصویر اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔
دراصل یہ کتاب ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن '' میرے پیارے ایک بزرگ استاد نے مجھے تحفۃً دی تھی۔ جس میں انہوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے آئینہ میں بیان کیا اور لکھا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں، استغفار اور لوگوں سے حسن سلوک، عمدہ اخلاق اور نمازوں کے قیام، تہجد کے قیام، اور آپ کی روزمرہ کی زندگی میں ہونے والے واقعات کو بیان کیا ہے۔ قرآن کریم میں یہ تعلیم ''لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ '' کہ قرآن جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کس طرح عمل فرمایا۔ آپ نے سب غیر مسلموں کو امان دی، ان کے ساتھ امن کے معاہدات کئے۔ جو قیامت تک سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

دنیا انٹرنیشنل

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "عالم اسلام کے لئے دعائیں اور قیام خلافت کی تحریک" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون قبل ازیں دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے کہ خلافت نعروں، تقاریر سے قائم نہیں ہوگی۔ بلکہ خلافت تو خدا تعالیٰ کا انعام ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں بھی خلافت نبوت کے بعد ہوگی۔ (یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ)

پاکستان ایکسپریس نے

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان یہ لکھا۔

"انتہاء پسندی ایسا مسئلہ نہیں جو مسلمانوں تک محدود ہو"

جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں کو خطرے کی وجہ قرار دینے سے مسلمان قریب نہیں آئیں گے۔

کیلی فورنیا

کیلی فورنیا۔ جماعت احمدیہ کے اراکین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکن مسلم کمیونٹی میں انتہاء پسندی کے رجحانات کے تعین کے لئے کانگریس مین پیٹر کنگ کی قیادت میں گذشتہ جمعرات کو شروع کی گئی سماعتوں کی مخالفت کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پیٹر کنگ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس مقصد کے تحت وہ یہ سماعتیں کر رہے ہیں بے فائدہ ثابت ہوں گی۔ اور مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ جو لوگ ان کی مدد کر سکتے تھے اب وہ خود کانگریس مین کے اپنے عزائم کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جب پیٹر کنگ نے پچھلے ماہ ایک انٹرویو میں کہا کہ ملک (امریکہ) کو اصل خطرہ مسلم کمیونٹی سے ہے۔ تو اس بیان نے سارے مسلمانوں کو خطرے کی وجہ قرار دے دیا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سوچے سمجھے بغیر اس قسم کی باتیں مسلمانوں کو قریب لانے کی بجائے انہیں دور کر دیں گی۔

انتہاء پسندی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو امریکہ مسلمانوں تک محدود ہو۔ انفرادی طور پر امریکی جن کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو یا نظریات اور روایات سے ہو وہ بھی انتہاء پسند نقطۂ نظر رکھ سکتے ہیں جو ہمارے ملک کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر پیٹر کنگ سارے مسلمانوں کو شکوک کی نظر سے دیکھتے ہیں تو پھر یہ سماعتوں کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے بیان میں مینا سوٹا کے ایک کانگریس مین کے بیان کو بھی سراہا کہ جس میں انہوں نے کہا کہ یہ کہنا مناسب نہیں کہ ہم ایک پوری مذہبی اقلیت کے خلاف تحقیقات کریں گے۔ یہ ایک غلط اقدام ہوگا۔ اسلام پر مقدمہ چلانے کی ضرورت نہیں۔ سماعتیں اگر کرنی ہیں تو ان لوگوں تک محدود رکھیں جو اس سرزمین کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

اپنے بیان میں امریکن جماعت احمدیہ نے کہا کہ ”قادیان کے مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں اور اپنے اس یقین کا اعادہ کرتے ہیں کہ اسلام میں تشدد کی قطعی کوئی گنجائش نہیں۔

پچھلے 120 برسوں سے ہم اپنے اس مؤقف پر قائم ہیں اور ان افراد کی مذمت کرتے ہیں جو اپنے ذاتی یا سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔ ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے اور نہ ہی اس بنیاد پر ہمارا کسی سے اتحاد ہے ہم ہر اس ملک سے محبت کرتے ہیں جہاں ہم رہتے ہیں۔ امریکہ وہ عظیم سرزمین ہے جس نے ہمیں اپنے عقائد پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی فراہم کی ہے“

نیو یارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا 24 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 25 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”قائد اعظم، پاکستان اور ہم“۔ قائداعظم کی اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کو اس طرح شروع کیا ہے کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ وہ قومیں جنہیں 1947ء کے لگ بھگ آزادی ملی، وہ اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں کو ایمانداری اور حب اوطنی کے جذبہ سے بروئے کار لاکر کہیں سے کہیں بلندی کی طنابیں چھو رہی ہیں۔ لیکن قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 1947ء میں یہ عظیم کارنامہ انجام دیا کہ پاکستان بنایا تا اسمیں ہر ایک کو سکھ کا سانس میسر آئے۔ جس میں ہر ایک کے ساتھ انصاف ہونا تھا کیونکہ آپ کا فرمان ہی یہ تھا کہ پاکستان میں ہر ایک آزاد ہے۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کا پاکستان قائداعظم کے خواب کی تعبیر بالکل نہیں ہے۔

جس ملک کو ہزاروں لاکھوں جانوں کے نذرانے دے کر حاصل کیا گیا تھا وہ سارے کا سارے ناانصافی کے خون میں نہلایا جاچکا ہے۔ آج ہی کی خبر تھی کہ قائد کے شہر میں خون کی ہولی کھیلی گئی۔

شہر قائد کو نظر لگ گئی۔ خبریں تھیں کہ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پھر شروع ہوگئی ہے۔ 16 افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اب کیا ہوگا؟ ہر ایک کی زبان پر یہ سوال ہے۔ پاکستان میں نہ عزت محفوظ نہ جان کی، نہ مال کی حفاظت۔ پولیس کی کارکردگی دیکھ لیں تو وہ بھی صفر ہے۔ بلکہ اکثر جرائم میں پولیس خود شامل ہے۔ جب ملک کی حفاظت کرنے والے ہی بھیڑیوں کا کردار ادا کریں تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔

1971ء کی جنگ کے بعد ایک ریسٹورانٹ پر یہ ملی نغمہ لگا ہوا تھا۔ "اے قائد اعظم ترا احسان ہے ترا احسان"۔ ایک شخص نے جب یہ سنا تو کہنے لگا کہ آدھا احسان تو ہم نے چکا دیا ہے اب آدھا ہی احسان رہ گیا ہے۔ (یعنی مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھوں سے چلا گیا)

خاکسار نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا کہ وطن ماں کی طرح ہوتا ہے۔ اور ماں کے قدموں میں جنت ہوتی ہے ملک کی حفاظت کرنا ملک کو ہر بد ارادہ سے بچانا ملک کے اندر انصاف قائم کرنا۔ ملک کو ترقی کی راہ پر چلانا۔ ہر محب وطن شہری کا فرض ہے۔

آنجہانی شہباز بھٹی جو اقلیتی امور کے وزیر تھے انہیں چند ہفتے قبل ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اس ملک پاکستان کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی دے دوں گا۔ جو اس شخص نے کہا تھا کر دکھایا۔ یہی ہر پاکستانی کی روح ہونی چاہیے۔

اب 23 مارچ آئے گا جس میں یوم تاسیس منایا جائے گا، ملی نغمے گائے جائیں گے۔ پریڈ ہوں گی۔ سب بڑے بڑے لوگ سلامی لیں گے۔ قومی ترانہ بجایا جائے گا۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔ لیکن ان لوگوں کے دکھوں کا مداوا کون کرے گا جنہیں پاکستان میں انصاف نہیں مل رہا۔ جن کے عزیز دن دہاڑے مار دیئے گئے۔ مساجد شہید کر دی گئیں۔ پھر اور جرائم بھی بڑھ گئے ہیں۔ قوت برداشت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ پس یہ تو عذاب ہے۔ اور قرآن نے کہا ہے کہ منکروں پر عذاب آتا ہے۔ ہماری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو نظر بد سے بچائے۔ اور قومی ترانے کی یہ دعا

''سایۂ خدائے ذوالجلال'' ساکنانِ پاکستان کے حق میں قبول ہوتی رہے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک اور دعا حضرت مصلح موعودؓ کی لکھی۔

ایمان مجھ کو دے دے
عرفان مجھ کو دے دے

قربان جاؤں تیرے
قرآن مجھ کو دے دے

جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک کی نگاہیں
اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دے دے

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اور دعا بھی لکھی۔ جو ایک نظم ہے۔

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

نظم کے چند اشعار لکھنے کے بعد خاکسار نے لکھا کہ ان دعاؤں کے ساتھ یوم پاکستان کے موقعہ پر ہمارا آپ کو یہی پیغام ہے کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 25 تا 31 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قائداعظم، پاکستان اور ہم'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 25 مارچ 2011ء میں صفحہ 19، 20 پر ہمارے بیان کو شائع کیا ہے جو جماعت احمدیہ نے پیٹر کنگ کے بارے میں دیا ہے۔ یہ خبر اور بیان اس سے قبل دوسرے کئی اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکی ہے۔

ہائی ڈیزرٹ (High Desert)

ہائی ڈیزرٹ (High Desert) اخبار نے اپنی اشاعت 26 مارچ 2011ء میں صفحہ B4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ اس خبر کا عنوان اخبار نے اس طرح لگایا ہے۔

"Ahmadi Muslims Concerned About Peter King's Congressional Hearings."

اس خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے قبل اردو اور انگریزی اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ جس میں پیٹر کنگ کے بیان پر ہمارا ردّ عمل ہے کہ تمام مسلمانوں کو موردِ الزام ٹھہرانے کی بجائے تحقیق کرلیں۔ اور ان کا یہ بیان کہ مسلمان متشدد ہیں یا دہشت گرد ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے دور کردے گا اور جماعت احمدیہ تو اس زمانے میں مسیح موعود پر ایمان لاتی ہے۔ اور ہر قسم کے جبر و تشدد اور دہشت گردی کی مذمت کرتی ہے۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 28 مارچ 2011ء میں صفحہ A-9 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان یہ ہے۔

"Ahmadis Reject Bloody Messiah"

"کہ جماعت احمدیہ خونی مسیح کی آمد کا انکار کرتی ہے"

اس مضمون میں خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ میں Mr. G. MeAlpin اور مسٹر غفار کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اخبارات میں سارے مضامین اور خبریں پڑھتے ہیں اور انہوں نے میرے مضمون پر تبصرہ

کیا ہے۔ مسٹر می آلپائن نے خاکسار کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ لوگ ہم سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ ہمیں جان سے مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تو میں چاہوں گا کہ یہ ہم سے کم محبت کریں اور ہمیں جینے کا حق دیں۔ ان کا یہ تبصرہ اور ریمارکس غلط فہمی کی بنیاد پر ہے۔ اس کا جواب خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو مانتی ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کا نزول دمشق کے مشرقی مینارے کے پاس ہوگا۔ اور وہ سب کفار کو قتل کر دیں گے“

میں مسٹر آلپائن سے عرض کروں گا کہ وہ میرے بیان کو دوبارہ پڑھیں۔ اور اس عبارت کو پڑھیں کہ یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے بلکہ دیگر مسلمانوں کا عقیدہ ہے ہم ایسے مسیح کا انتظار نہیں کر رہے جو ظاہری طور پر آکر سب کفار کا صفایا اور قلع قمع کر دیں گے۔ ہمارا تو پیغام ہی یہ ہے۔ اور ہمارا ایمان یہ ہے کہ ایسا مسیح بالکل نہیں آئے گا۔ ہم تو ایسا ہرگز نہیں مانتے۔ یہ عقیدہ دیگر مسلمانوں کی اکثریت کا ہے۔ ہم تو صحیح معنوں میں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“۔ یہ ہماری جماعت کا ماٹو ہے۔ ہم تو امن پسند مسیح پر ایمان لائے ہیں جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (1835ء–1908ء) ہے جو کہ دمشق کے مشرق میں انڈیا کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے۔ میرے اخبارات میں متعدد مضامین اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں اور میرا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام بھی چلتا ہے جس میں ہم اپنے اس عقیدے کا بار بار اظہار کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسیح نہیں آئے گا جو خون بہائے گا۔

اور یہ کہ ہم تو امن پسند گروہ ہیں جو برداشت کی صفت پر عمل پیرا ہیں۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام مذاہب کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ اس لئے یہ باتیں خاکسار پھر دہراتا ہے۔

ہم امن پسند اور امن قائم کرنے والے اور محبت کرنے والے مسیح پر یقین اور ایمان لاتے ہیں۔

اسی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت ہمیں مسلمان بھی نہیں سمجھتی کہ ہم خونی مسیح پر ایمان نہیں لاتے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ہم ان پر ایمان لائے ہیں۔ انہوں نے 80 سے زائد کتب لکھی ہیں اور ان میں اس بات کا شدت سے انکار کیا ہے اور اسے ردّ فرمایا ہے کہ کوئی مسیح آسمان سے آئے گا اور جو پھر زبردستی مسلمان بنائے گا اور جو نہ مانے گا اسے تلوار کے زور سے وہ قتل کر دے گا۔ جماعت احمدیہ اس پر بالکل یقین نہیں رکھتی۔ ہم نہ تو کسی نفرت انگیز اور شر انگیز کارروائی میں شرکت کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی مدد کرتے ہیں۔ جس طرح آپ نے خبروں میں پڑھا ہو گا کہ کچھ عرصہ ہوا ہمارے 3 احمدیوں کو انڈونیشیاء میں بہیمانہ اور سفاکانہ طور پر قتل کیا گیا۔ ہمارے لوگوں کو (فرقہ احمدیہ مسلم کے لوگوں کو) تکالیف کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور انہیں قتل کیا جارہا ہے۔ اور اس بات پر انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی تردید کریں۔ اور یہ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیاء اور دیگر اسلامی ممالک میں ہم سے یہ ناروا سلوک ہو رہا ہے۔

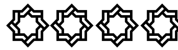
ہماری جماعت کے عالمگیر خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) بار بار جماعت کو صبر، برداشت اور دعاؤں کی تلقین کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ 28 مئی 2010ء کو جب لاہور کی ہماری دو بڑی مساجد پر مسلمانوں نے حملہ کر کے 90 سے زائد لوگوں کو موقع پر ہی شہید کر دیا اور سو سے زائد لوگ بری طرح زخمی ہوئے تب بھی انہوں نے جماعت کے ممبران کو یہی تلقین کی کہ وہ صبر کریں اور دعائیں کریں۔ اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں اور نہ ہی کسی کا بُرا چاہیں اور نہ ہی انتقامی جذبہ اختیار کریں۔

میں Mr. G Mc Alpin کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارا لٹریچر بھی پڑھیں اور ہماری مسجد کا وزٹ بھی کریں۔ تاکہ ہم آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کریں اور تاکہ میں ان کی غلط فہمیوں کو دور کر سکوں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومتی سطح پر بھی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں اور ارد گرد کے علاقہ میں

بھی ہماری امن کی وجہ سے شہرت ہے اور حال ہی میں انڈونیشیاء میں جو ہمارے احمدی مسلمانوں کے ساتھ یہ بہیمانہ اور سفاکانہ ظلم ہوا ہے۔اس پر 28 کانگریس مین نے دستخط کر کے انڈونیشیاء کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ احمدی مسلمانوں کو اپنے ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیں۔اور اس قسم کے حملوں سے باز رہیں اور درحقیقت یہ ہمارا حق ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔

مضمون کے آخر پر خاکسار کا اخبار نے مختصراً تعارف لکھا ہے۔میرا ای میل، ہماری ویب سائٹ، مسجد کا فون نمبر، ایڈریس معلومات کے طور پر بھی دیئے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 ستمبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 63

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت یکم اپریل 2011ء میں صفحہ 17 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "جمال وحسن و قرآن، نور جان ہر مسلمان ہے" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ قبل اس کے کہ خاکسار مضمون کا خلاصہ بیان کرے۔ یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ یہ مضمون گینز ول میں ایک غیر معروف پادری نے جو قرآن کریم کو نَعُوْذُبِاللّٰہِ جلانے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں ہے۔ باقی دنیا کی طرح یہاں بھی مسلمانوں نے وہی ردّ عمل دکھایا جو دیگر ممالک میں مسلمانوں کی تنظیموں نے دکھایا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ردّ عمل خلیفۂ وقت حضرت سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اور آپ کی راہنمائی میں تھا۔

1. ایک تو یہی کہ دنیا کو قرآن کریم کی صحیح تعلیمات سے مع نمونہ کے آگاہ کیا جائے۔
2. قرآن کریم کے بارے میں نمائش لگائی جائے۔
3. قرآن کریم کے بارہ میں گینز ول میں خصوصاً پڑھے لکھے طبقہ اور سیاسی و مذہبی لیڈروں سے رابطہ کر کے اس غیر معروف پادری کو اس مذموم حرکت سے باز رکھا جائے۔
4. اور امریکہ کی ساری جماعتوں میں اس پر عمل کیا جائے۔

5. پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا کیا بھی گیا اور جس کے نتیجے میں ملک میں ہر جگہ سیاسی و مذہبی لیڈروں نے اس مذموم حرکت کی مذمت بھی کی۔ اور اس شخص کے ساتھ اپنے رابطے کی نفی کی کہ ہمارے ساتھ یا ہمارے چرچ کے ساتھ یا عیسائی عقائد کے ساتھ اس کا بالکل بھی کچھ تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاذ پر اس رنگ میں اسے شکست ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ فلوریڈا۔ گینز ول کے ایک غیر معروف چرچ کے ایک پادری "ٹیری جونز" نے آخر وہ مذموم حرکت کر ڈالی جس سے اسے باز رکھنے کے لئے امریکہ کی بہت ساری مذہبی و سیاسی تنظیموں نے روکا تھا۔ یعنی قرآن پاک جلانے کی مذموم حرکت۔ نَعُوْذُ بِاللہِ من ذالك

قرآن حکیم تو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو متقین اور محسنین کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ پادری کی اس حرکت پر مسلمانوں کے دل بہت مجروح ہوئے ہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنی شکایت اور گریہ وزاری کرتے ہیں جس طرح حضرت یعقوبؑ نے خدا کے حضور کی تھی۔ اور جس طرح ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور اس طرح گریہ وزاری پیش فرمائی۔ میں اپنا شکوہ اور غم بس خدا کے حضور ہی پیش کرتا ہوں۔ یہی ہمارا ردّ عمل ہے۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ ادھر آج پاکستانی TV پر خبریں بھی دیکھیں اور سنیں جس میں اس ناپاک حرکت اور مذموم حرکت پر جلوس نکالے جارہے تھے۔ شعلہ بیان تقریریں بھی تھیں، ٹائر جلائے جارہے تھے۔ امریکہ کے جھنڈے کو پاؤں تلے روندا جارہا تھا۔ توڑ پھوڑ بھی تھی۔ ایک یہ ردّ عمل بھی دیکھنے میں آیا۔

ایک اور ردّ عمل جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت عالمگیر کو یہ بھی نصائح فرمائیں کہ مخالفین اسلام کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے خلاف اپنے دلوں کے بغض، عناد اور کینہ نکالنے کا وبال اٹھتا رہتا ہے۔ بد فطرت امریکی پادری نے قرآن حکیم کو جلانے کی حرکت کی ہے۔

ہر مومن کو اس سے تکلیف ہوئی ہے لیکن اس پر مسلمانوں کا یہ ردّ عمل کہ اس کے سر کی قیمت لگاؤ، جلوس نکالو، یا توڑ پھوڑ کرو۔ یہ درست نہیں ہے اس سے تو آپ دشمن کے ہاتھ اور مضبوط کرنے والے ہوگے۔ اصل ردّ عمل یہ ہے کہ قرآن کریم کی اپنے قول و عمل اور کردار سے ایسی تعلیم پیش کرو کہ دنیا خود ہی اس پر لعن طعن کرنے لگ جائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ سب دجالی چالیں ہیں جو کہتے ہیں کہ مسلمان تو بُرے نہیں البتہ قرآن کریم کی بعض ایسی تعلیمات ہیں جو انہیں دہشت گرد بناتی ہیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سر کی قیمت لگانے، توڑ پھوڑ یا جلوس نکالنے سے قرآن کریم کی برتری ثابت نہیں ہوگی۔ اس کی خوبصورتی تو اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ثابت ہوگی۔ اسی سے مومنوں کی اور قرآن کریم کی فتح ہوگی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس ضمن میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات بھی پیش فرمائیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے“

برکات الدعا میں آپ فرماتے ہیں:

”اے بزرگانِ اسلام! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بناوے۔ میں اس وقت محض لِلّٰہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمتیں ظاہر کروں

اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

آپ علیہ السلام نے فرمایا: "مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھادوں۔"

آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کردار سے، اعمال سے اسلام اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا تک پہنچائیں۔ دنیا کے دل فتح کریں۔ اس وقت امریکہ ویورپ میں اسلام کی تعلیم کو پھیلانا ایک چیلنج بن چکا ہے۔ جس کی ایک بڑی وجہ اسلام کے احکامات کی مسلمان فرقوں کی طرف سے مختلف تشریحات ہیں جن سے لوگ کنفیوژ ہو رہے ہیں۔ خاکسار نے مضمون میں یہ احادیث بھی نقل کی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سے لوگوں کا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ دیناو آخرت میں ان کو عزت عطا فرماتا ہے اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے ان کو ذلیل ورسوا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیوں کہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں" یہی بات سچ ہے...... خدا نے تم پر بہت احسان کیا کہ قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا

ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے......... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے“

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت یکم تا 7 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون بالکل وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالے سے اوپر گذر چکا ہے۔

یو ایس اے ٹوڈے۔ امریکہ کا لیڈنگ اور بہت بڑا اخبار ہے جسے نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے، نے اپنی اشاعت 4 اپریل 2011 میں صفحہ A9 پر ایک رنگین تصویر شائع کی ہے اور یہ خبر شائع کی ہے کہ ”افغانستان میں بے چینی بڑھ رہی ہے“ یہ خبر USA Today کے رپورٹر ولیم ایم ویلیچ نے دی ہے۔ سب سے اوپر جو تصویر دی گئی ہے اس میں بہت سارے مسلمان دکھائے گئے ہیں (یہ رنگین تصویر ہے) یعنی مسلمان نوجوانوں نے اپنے سر پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی پٹی باندھی ہوئی ہے بعض نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی، کلمہ کا جھنڈا بھی دکھائی دے رہا ہے۔ ایک شخص نے ہاتھ لمبا کیا ہوا ہے اور ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کرتے دکھائی دے رہا ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا گیا ہے۔

جلال آباد (افغانستان) احتجاجی مظاہرہ کرنے والے امریکہ کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔ مظاہرین اس بات پر احتجاج کر رہے ہیں جو امریکہ میں پادری جونز ٹیری نے قرآن شریف جلایا ہے۔ اور یہ احتجاجی مظاہروں کا آج تیسرا دن ہے۔ اور طالبان نے اپیل کی ہے کہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اخبار نے پاسٹر کی تصویر بھی دی ہے کہ اس نے قرآن جلا دیا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ افغانستان میں مظاہرے ہو رہے ہیں، پاسٹر کے خلاف جس نے امریکہ میں قرآن جلایا ہے اور ان مظاہروں میں شدت ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ امریکہ میں مسلم لیڈروں نے اور سیاسی لیڈروں نے اس حرکت کی مذمت بھی کی ہے۔ اخبار نے اس ضمن میں دیگر لیڈروں کے بیانات بھی شامل کئے ہیں۔ جلال آباد میں مظاہرین کی وجہ سے ایک پولیس اہلکار کو مار بھی دیا گیا

ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ پادری اب فون کالز کا جواب نہیں دے رہا۔ جب بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی۔

اخبار نے خاکسار کا بیان بھی شائع کیا ہے۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر جو کہ جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید چینو کے لیڈر ہیں نے کہا ہے کہ پادری جونز ”بے وقوف“ ہے۔ اس کے ساتھ ہی شمشاد نے کہا کہ ان کی جماعت اور گروپ ان تمام احتجاجوں اور قتل وغارت کی بھی نفی کرتی ہے جو مذہب کے نام پر دنیا میں کسی جگہ بھی کئے جارہے ہیں یا کئے جاتے ہیں۔ اور خواہ وہ دنیا میں کسی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ اور بزرگ کتاب الٰہی کے بارے میں کیوں نہ ہو۔“

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 7 اپریل 2011ء میں نصف صفحہ پر ہمارا تبلیغی اشتہار شائع کیا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔ اور عنوان یہ لکھا ہے۔ Waiting for jesus کیا آپ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں؟

اس میں بائبل کا بیان لکھا گیا ہے کہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ان کی آمد ثانی ایک چور کی طرح ہوگی جو رات کو آتا ہے۔ اور لوگ اس کو نہ پہچانیں گے اور نہ ہی دیکھ سکیں گے۔

اس کے بعد اشتہار میں بتایا گیا ہے کہ مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید سے رابطہ کریں۔ فون نمبر، ایڈریس اور ویب سائٹ دی گئی ہے۔ نیز یہ کہ ہمارے ریڈیو کے ہفتہ وار پروگرام میں بھی آپ ہمیں سوال کر سکتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 8 تا 14 اپریل 2011ء میں ایک مضمون اس نام سے شائع کیا ہے ”ٹیری جونز کے نام کھلا خط“ یہ خط مکرم و محترم مولانا عبدالسمیع خان صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے لکھا تھا۔ لیکن اخبار نے خاکسار کے نام اور تصویر سے شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں انہوں نے لکھا کہ:

ٹیری جونز!تُو نے 21 مارچ 2011ء کو امریکہ میں قرآن کریم کو جلایا۔ تُو نے قرآن کریم کا تو کوئی نقصان نہیں کیا کیوں کہ وہ خدائے قادر کی حفاظت میں ہے۔ ہاں !تُو نے لاکھوں کروڑوں سینوں کو جلا دیا۔ تُو نے اُن کے دلوں پر وہ چرکہ لگایا ہے جس کا کوئی مداوا نہیں۔ کیا دنیا کے قوانین اور ہتک عزت کے قواعد کے تابع کروڑوں انسانوں کے جذبات کے خون کا بدلہ خون نہیں ؟ کیا امریکہ میں ہی معمولی لڑائیوں پر ایک دوسرے کو قتل نہیں کر دیتے ؟ کیا ذرا سی خانگی لڑائی پر میاں بیوی ایک دوسرے پر سخت تشدد نہیں کرتے اور بہت سے ایک دوسرے کو مار نہیں دیتے ؟ پھر کروڑوں جذبات کا خون کرنے کے بعد کون سی چیز تمہارا خون کرنے میں مانع ہے ؟ قرآن اور صرف قرآن ! یہ قرآن کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں تمہاری زندگی بخش دی ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دی ہے کہ وہ عفوودرگذر کو اپنا شعار بنائیں، سخت جانی دشمنوں پر بھی احسان کریں، بُرائی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ اور بدلہ لیتے ہوئے بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تم نے قرآن جلانے سے پہلے اپنی حمائتی انتہاء پسندوں کی عدالت لگائی، خود ہی وکیل خود گواہ اور خود ہی جج بن گئے اور انصاف کے منہ پر تھپڑ مارا۔ کیا طرفہ تماشا ہے کہ یہ سب تو امن کے داعی، اور قرآن نَعُوْذُ بِاللہِ دنیا میں فساد پھیلا رہا ہے جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین سے معمور ہے........ قرآن نے تو جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ سر ولیم میور کا بیان ہی پڑھ لو۔ ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا''۔ انہوں نے مشہور مستشرق سٹینلے پول کا فتح مکہ پر جو بیان ہے اسے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد صحابہ نے اپنی زندگیوں میں جو غلام آزاد کئے ان کی تعداد لکھی گئی ہے۔ محترم سمیع خان صاحب لکھتے ہیں:

ٹیری جونز! قرآن تو وہ کتاب ہے جو تمام پیشوایان مذاہب کی عزت اور تعظیم کی تعلیم دیتا ہے۔ تمام نبیوں کی حرمت قائم کرتا ہے۔ اگر قرآن یسوع مسیح کی پاکیزگی بیان نہ کرتا تو دنیا کے لئے انہیں سچا

اور پاکباز نبی تسلیم کرنے کا کوئی ثبوت نہ تھا کیوں کہ یہود کے الزامات نے ان کا دامن داغدار کر رکھا تھا۔ پس جس یسوع مسیح کے نام پر تم قرآن کی بے حرمتی کر رہے ہو وہی قرآن ہے جو مسیح کو خدا کے پیاروں میں داخل کرتا ہے اور الزام لگانے والے یہودیوں کو لعنتی قرار دیتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے عیسائیوں کی تاریخ کو دہرایا ہے کہ کس طرح انہوں نے سپین میں اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر مظالم کئے جس کے مقابل پر مسلمانوں کی ساری تاریخ عیسائیوں کے ساتھ امن اور رواداری کی ہے۔

آج تم قرآن کے مرہون احسان ہونے کی بجائے اسے جلاتے اور اس کی بے حرمتی کرتے ہو۔ یہ درست ہے کہ امریکہ کے سارے لوگ قرآن کی توہین نہیں کرتے۔ بہت کثرت سے وہ بھی ہیں جو قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہ سب لوگ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اختلاف رائے کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ مگر اس کو ظلم اور تعدی اور فساد کے مقام پر پہنچا دینا یہ ظالموں اور بے راہ رووں کا وطیرہ ہے۔ تم قرآن پر جائز اور باعزت طریق سے اعتراض کرو ہم اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہیں مگر تم نے جو آگ لگانے کا طریق اختیار کیا ہے یہ تو دنیا میں نئے فساد کو جنم دے گا"۔

انڈیاویسٹ

انڈیاویسٹ نے اپنی اشاعت 8 اپریل 2011ء میں صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے۔ یہ خط اس مضمون پر مشتمل ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ جس میں ریپلیکن پیٹر کنگ نے تمام مسلمانوں کو مورد الزام ٹھہرایا جس پر خاکسار نے بیان بھی دیا اور پیٹر کنگ کے الزامات کو مسترد کیا۔ اور بتایا کہ اس قسم کے بیانات مسلمانوں کو نزدیک کرنے کی بجائے اور دور کریں گے۔ اور اس طرح وہ جو سماعت کر رہے ہیں اس کا نتیجہ بھی صفر نکلے گا۔ یہ پوری خبر اور مضمون اس کے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 14 اپریل پر ہماری ایک خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ "جنوبی کیلی فورینا کی احمدیہ مسلم کمیونٹی نے یوم مسیح موعود منایا"۔ تصویر میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب اور مکرم عاصم انصاری صاحب سٹیج پر تشریف رکھتے ہیں جب کہ خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔

خبر کا خلاصہ یہ ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو کے امام سید شمشاد احمد ناصر یہاں مسجد میں یوم مسیح موعود کے موقع پر تقریر کر رہے ہیں جس میں کہ 350 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ ایک تصویر بھی دی گئی ہے۔ امام کی تقریر کا مرکزی موضوع یہ تھا کہ "مسیح موعود کا مشن کیا ہے؟" یعنی یہ کہ آپ کے ماننے والے اخلاقی اور روحانیت کی قدروں میں مزید آگے بڑھیں۔ اور تزکیہ نفوس کریں۔ اور تقویٰ کی اعلیٰ راہوں پر قدم ماریں۔ اس ضمن میں امام ناصر نے 6 اہم باتوں کا ذکر کیا جس سے وہ اس بات کو تقویت دے سکتے ہیں اور اپنے اندر ان خصوصیات کو پیدا کریں۔

اخبار نے ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے احباب کا بھی تعارف کرایا کہ اس یوم مسیح موعود کی صدارت عاصم انصاری صاحب نے کی۔ اور بتایا کہ جس مسیح کا لمبے عرصہ سے انتظار ہو رہا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے اس زمانے میں مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور انہوں نے ہی اس جماعت کی بنیاد 23 مارچ 1889ء کو رکھی۔

الانتشار العربی اور الاخبار

الانتشار العربی اور الاخبار جو کہ دونوں عربی کے اخبارات ہیں۔ ہر دو نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنی اپنی اشاعت میں حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سورۃ المومنون کی آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡیَةِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ بیان کر کے مومنوں کی خاصیت اور صفت بیان فرمائی ہے۔

آپ نے بیان فرمایا کہ مومن اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان رکھتے ہیں اور ہر تکلیف اور مصیبت کے وقت اسی کے آستانہ پر جھکتے اور مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اور اس بات پر خوف زدہ رہتے ہیں کہ ان سے کوئی ایسا عمل یا زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکل جائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جائے۔ اور ان کے دل خدا کے خوف سے بھرے رہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ہر معاملہ میں، خواہ تکلیف و مصیبت کا ہو یا خوشی کا ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی خشیت رکھتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بھی اس ضمن میں بیان کی جب بھی تیز ہوا، آندھی چلتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً خدا کے حضور عاجزانہ دعا میں لگ جاتے۔ اے اللہ! میں اس آندھی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور خیر کا طالب ہوں اور تجھ سے ہر بھلائی کا طالب ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار خشیت تھا۔

پھر یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار خشیت تھا کہ جب سورہ ہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا" شَيَّبَتْنِيْ هُوْد "مجھے ہود نے بوڑھا کر دیا کیوں کہ اس میں آپ کی بہت بڑی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ یعنی فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ۔ اس لئے مومنوں کو اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔

حضور انور نے اس ضمن میں سورہ لقمان کی آیت وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ بھی پیش فرمائی۔ اور بتایا کہ حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی اپنی توجہ رکھنی چاہئے خواہ اس پر کیسے ہی حالات کیوں نہ آئیں۔ یہ نہ ہو جب اللہ تعالیٰ نعمتوں سے نوازے تو ناشکری کرے۔ اور جب مصیبت میں ہوں تو دعا کرنے لگ جائے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان میں آنے والے زلزلہ اور اس کی تباہی کا بھی ذکر فرما کر جس نے اس قدر تباہی مچائی دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور ہر ممکن مدد کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 15 تا 21 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”ایمان کی حقیقت“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب سیر روحانی سے ایک واقعہ لکھا ہے۔ آپؓ نے فرمایا:

آیت کریمہ کہ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ جب تم خود ہدایت پر قائم رہو گے تو کسی کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ فرماتے ہیں تم اپنی ذات کے لئے یہ کوشش کرتے رہو کہ ہدایت پر قائم رہو اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے رہو پھر اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی اور اس کا راہ حق سے بھٹک جانا تمہیں کوئی نقصان نہ دے گا۔ آپ نے اس کی روشنی میں ایک دلچسپ واقعہ بھی لکھا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ

”سردار دیال سنگھ کے نام پر لاہور میں کالج بنا ہوا ہے کسی مولوی سے انہیں اسلام کا علم ہوا اور جب اسلامی تعلیم پر انہوں نے غور کیا تو بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنی مجلس میں اسلام کی خوبیوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ میں اب اسلام قبول کرنے لگا ہوں۔ اس کا ایک ہندو دوست تھا جو بڑا چالاک تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان ہونے لگے ہیں تو اس نے انہیں کہا کہ سردار صاحب! ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، اور دکھانے کے اور۔ یہ تو محض مسلمانوں کی باتیں ہیں کہ اسلام بڑا اچھا مذہب ہے ورنہ عمل کے لحاظ سے کوئی مسلمان بھی اسلامی تعلیم پر کاربند نہیں۔ اگر آپ کو میری اس بات پر اعتبار نہ ہو تو جو مولوی آپ کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آتا ہے آپ اس کے سامنے ایک سو روپیہ رکھ دیں اور کہیں کہ ایک دن تو میری خاطر شراب پی لے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ شراب پیتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔

چنانچہ جب دوسرے دن وہی مولوی آیا تو انہوں نے سو روپیہ کی تھیلی اس کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ مولوی صاحب اب تو میں نے مسلمان ہو ہی جانا ہے۔ ایک دن تو آپ بھی میرے ساتھ شراب پی لیں اور دیکھیں میں نے تو آپ کی باتیں مانی ہیں کیا آپ میری اتنی معمولی سی بات بھی نہیں مان

سکتے۔ اس کے بعد تو میں نے شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگانا۔ صرف آج شراب پی لیں۔ اس نے سو روپیہ کی تھیلی لے لی اور شراب کا گلاس اٹھا کر پی لیا۔ سردار دیال سنگھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بجائے مسلمان ہونے کے برہمو سماج سے جا ملے اور انہوں نے اپنی ساری جائیداد اس کے لئے وقف کر دی۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ یہ نتیجہ تھا در حقیقت اس آیت کی خلاف ورزی کا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ اگر روٹی کا سوال ہو تو بے شک خود بھوکے رہو اور دوسرے کو کھانا کھلاؤ۔ لیکن جہاں ہدایت کا سوال آجائے اور تمہیں محسوس ہو کہ اگر تمہارا قدم ذرا بھی ڈگمگایا تو تم خود بھی ہدایت سے دور ہو جاؤ گے تو تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی صورت میں تمہیں مضبوطی سے ہدایت پر قائم رہنا چاہیے اور دوسرے کی گمراہی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

اس کے بعد خاکسار نے ایک اور مضمون جو نیویارک کے ایک اخبار میں مولانا یوسف لدھیانوی کا شائع ہوا ہے جس میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپؐ نے 5 ارکان اسلام بیان فرمائے۔ جب پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ پر ایمان لاؤ، اسکے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جامع و مانع بیان کے بعد کسی چیز کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن آج کل کے علماء اپنی طرف سے بہت کچھ اس میں کمی اور زیادتی کر رہے ہیں۔ علماء اختلافی امور کی آڑ میں من گھڑت باتیں شامل کر دیتے ہیں جن سے مندرجہ بالا امور کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس مضمون میں مولانا سے مسلمان کی تعریف کے بارے میں بھی پوچھا گیا۔ مولانا موصوف نے مسلمان کی تعریف میں کافر کی تعریف کو بھی شامل کر دیا ہے گویا مسلمان کی تعریف مکمل نہ ہوگی جب تک اس کے ساتھ کفر کی تعریف نہ لکھیں۔ مثلاً وہ فرماتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ماننے والا مسلمان ہے۔ دین اسلام کے وہ امور جن کا دین میں داخل ہونا قطعی

تواتر سے ثابت ہے اور عام و خاص کو معلوم ہے ان کو ضروریات دین کہتے ہیں ان ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار یا تاویل کرنے والا کافر ہے“

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 ستمبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط64

سوال تو تھا مسلمان کی تعریف کیا ہے جواب اتنا ہی ہونا چاہیئے تھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مگر کافر کی تعریف بھی ساتھ ہی شامل کر کے مسلمان کی خود ساختہ تعریف بنا دی۔ پھر یہ تعریف کہاں سے لی گئی نہ قرآن کا حوالہ نہ حدیث کا! گویا اس کے ساتھ کفر کو شامل نہ کر دیں گویا تکفیر کے بغیر نہ اسلام کی تعریف مکمل اور نہ ہی ایمان کی تکفیر مکمل۔ العجب!!!

علماء کی ایسی ہی من گھڑت باتوں سے جن میں اسلام کی تعریف کم اور تکفیر کے بارہ میں زیادہ بیان بازی سے عامۃ المسلمین کی ایک بڑی تعداد اسلامی تعلیمات سے دور جارہی ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف یوں کی ہے کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے۔ اور جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے (نماز پڑھے) اور جو شخص ہمارے ذبیحہ سے کھائے۔ وہ مسلمان ہے۔

1953ء میں جب پاکستان میں فسادات ہوئے تو ایک انکوائری کمیشن بٹھایا گیا تھا اور فسادات پنجاب کی تحقیقات کے لئے ایک عدالت قائم کی گئی تھی جس میں چیف جسٹس محمد منیر اور جسٹس (M.R) ایم آر کیانی صاحب تھے انہوں نے تمام سیاسی اور مذہبی لیڈروں کو شامل تفتیش کیا اور ایک سوال علماء کے سامنے یہ بھی رکھا کہ مسلمان کی کیا تعریف ہے؟ جب سارے مذہبی علماء اپنی اپنی تعریف عدالت میں داخل کر چکے تو عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا۔

”ان بہت سی تعریفوں کے پیش نظر جو کہ علماء نے پیش کی ہیں۔ کیا ہمیں کسی تبصرے کی ضرورت ہے؟ سوائے اس کے کہ کوئی بھی دو مقدس عالم اس بنیادی اصول پر متفق نہ تھے۔ اگر ہم خود اسلام

کی تعریف پیش کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ فاضل عالم دین نے کی ہے اور ہماری تعریف ان سے مختلف ہو جو دوسروں نے کی ہے تو ہم متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج اور اگر ہم کسی ایک عالم کی بتائی ہوئی تعریف کو قبول کر لیں تو ہم صرف ایک عالم کی تعریف کے مطابق ہی مسلمان رہتے ہیں۔ لیکن باقی علماء کی تعریفوں کے مطابق ہم کافر بن جاتے ہیں"

خاکسار نے یہ لکھ کر علماء کو یہ نصیحت بھی کی ہے کہ پس ہمارے علماء کو کم ظرف بننے کی بجائے وسعت حوصلہ دکھانا چاہئے اور ایمان کی اتنی ہی حقیقت جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کو حرزِ جان بنانا چاہیئے نہ کہ یہ اپنی خود ساختہ تاویل و تشریح کو ہی حتمی اور آخری سمجھیں۔ جس طرح آپ کو تاویل اور تشریح کرنے کا اختیار ہے ویسا ہی دوسروں کو بھی ہے۔ علماء نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالہ جات اور تعلیمات اور تشریح کو بھی کانٹ چھانٹ کر لکھا اور آپ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا حالانکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربّانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو، اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔"

(اربعین نمبر4 صفحہ 6-7)

پس مضمون کے سب سے آخر میں خاکسار نے کشتی نوح (ہماری تعلیم) سے ایک حوالہ درج کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے متعلق، اللہ تعالیٰ کی توحید سے متعلق، تقویٰ سے متعلق اور آپس میں پیار و محبت اور صلح کرنے سے متعلق اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھنے اور ایمان لانے سے متعلق ہے۔ اور عقائد کا ذکر ہے۔ درثمین سے کچھ اشعار بھی درج کئے گئے ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت کے انگریزی سیکشن میں 20 اپریل 2011ء میں صفحہ 24 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ

”احمدی مسلمان عیسائیوں کے ایک فرقہ مارمن کے فلاحی کاموں اور محبت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔“

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ چینو اور مارمن چرچ کے لوگوں کے درمیان ایک لمبے عرصہ سے آپس میں بھائی چارہ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی روح قائم ہے۔ اور ہر دو گروپس کی عبادت گاہیں بھی ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہیں۔ جماعت احمدیہ نے مارمن چرچ کے لوگوں کے لئے ایک ڈنر کا اہتمام کیا تھا جو مسجد بیت الحمید میں 8 اپریل 2011ء کو کیا گیا ڈنر کے اختتام پر مسجد بیت الحمید کے امام اور ریجنل مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے تمام حاضرین جن کی تعداد ستّر 70 تھی کو خوش آمدید کہا۔ اور مارمن چرچ نے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا اس پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

یاد رہے کہ 2003ء میں جب مسجد بیت الحمید چینو کو آگ لگی اور مسجد کا بہت سا حصہ جل گیا تھا اس وقت مسجد کو ہر قسم کی کارروائی کے لئے بند کر دیا تھا۔ اس وقت مارمن چرچ کے لوگوں نے اپنے چرچ کو ہمیں نمازوں کے لئے دے دیا۔ اور یہ چند دن کی بات نہ تھی بلکہ ایک لمبے عرصہ کے لئے۔ شروع میں جب مسجد بند کی گئی اس وقت پھر ایک وقت کے بعد مسجد میں عبادت کا حصہ کونٹی کی اجازت سے کھل گیا اور نمازیں اور دیگر مساعی کی جانے لگی۔ اس وقت بھی مارمن چرچ نے ہمیں عبادت کے لئے جگہ مہیا کی۔ پھر 2007ء میں جب ہماری مسجد از سر نو تعمیر ہونے لگی اس وقت بھی ایک لمبے عرصہ 2009ء تک کے لئے نماز جمعہ اور دیگر تقریبات کے لئے ہم ان کے چرچ کا استعمال کرتے رہے۔ اور چرچ کی انتظامیہ ہمارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرتی رہی اور ہمیں ہر قسم کی سہولت مہیا کرتی رہی۔

چنانچہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے 3 ٹرافیاں بنوائیں جو مارمن چرچ کے صدر Mr Danial Stevenson کو اور دو اور چرچ کے ممبران کو جو ہر جمعہ کو ہمیں سہولت مہیا کرتے، دی گئیں۔ ایک ٹرافی پر قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ بھی لکھ کر پیش کیا۔ انہیں مسلم سن رائز کی کاپیاں بھی تحفہ

دی گئیں۔اس کے بعد مار من چرچ کے صدر جناب ڈانیل سٹیون سن (Danial Stevenson) نے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ جس طرح جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے، ہمارا بھی وہی ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی بولتا ہے اور جس پر چاہے وحی نازل کر سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ کچھ عرصہ ہوا پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے سو سے زائد افراد کو قتل کیا گیا ہے جس پر وہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

تقریب کے اختتام پر سوال وجواب بھی ہوئے۔مار من چرچ کے ایک دوست نے اسلام میں عورت کے مقام پر سوال بھی کیا جس کا امام شمشاد نے تفصیل سے جواب دیا۔ اخبار نے تصویر بھی شائع کی جو کہ سب کا ایک گروپ فوٹو ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 22 تا 28 اپریل 2011ء میں صفحہ 13 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

"کیلی فورنیا کی مسجد بیت الحمید چینو میں جلسہ سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)"

جلسہ کی صدارت نائب امیر امریکہ نسیم مہدی نے کی، امام سید شمشاد ناصر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بات کی۔ اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید چینو میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 13 فروری بروز اتوار صبح 11 بجے سے لے کر نماز ظہر تک منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عاصم انصاری صاحب نے پہلی تقریر کی۔ اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ کہ ہندوستان میں عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے بارے میں غلیظ باتیں کیں۔ اور کتب شائع کیں۔اس وقت جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے کہا کہ اگر لکھنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس سے ہمارے دلوں کو

کس قدر تکلیف پہنچی ہے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے اور پھر اپنی جماعت کو حکم دیا کہ ”ملک بھر میں سیرت کانفرنسوں کا انعقاد کریں۔“

اس موقعہ پر علاقہ کے میئر نے بھی جلسہ میں شرکت کی انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ مجھے اس موقعہ پر مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے بارے میں لوگ اچھی باتیں کرتے ہیں اور آپ کا یہ نعرہ بہت ہی عمدہ ہے کہ ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کاش سب اس پر عمل کرنے لگیں۔

آج کے جلسہ کے دوسرے مقرر محترم رضوان جٹالہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیّبہ پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے آخر پر صدر مجلس مولانا نسیم مہدی صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ میں آپ کو 1400 سال پہلے جنگ تبوک کا واقعہ سناتا ہوں۔ اس وقت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب پر 30 ہزار صحابہ اس کے لئے تیار ہوگئے اور بے شمار مالی قربانی بھی پیش کی۔ اس سے قبل امام شمشاد ناصر نے دیباچہ تفسیر القرآن سے آپ کی سیرت کا ایک پہلو پیش کیا جس کا تعلق تحمل سے تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے لکھا کہ ”آپ ہر ایک کی بات سنتے اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔“

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 22 تا 28 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”مفتی حرم کے دلچسپ فتوے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے ہیوسٹن کے لئے اردو میں ریڈیو پر ایک پروگرام کیا کہ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ خاکسار نے اس ضمن میں بتایا کہ بانی جماعت احمدیہ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تشریف لائے، نے قرآنی دلائل سے ثابت کیا کہ ہمارا خدا کائنات کا حاکم ہے اور ہماری کتاب قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ آپ نے ہمیں عبادتوں کے لئے اسلوب سکھائے امن، پیار اور محبت سے اسلامی تعلیم پھیلانے کی تلقین کی۔

خاکسار نے مزید بتایا کہ اسلام میں کسی قسم کا جبر اور اکراہ بھی نہیں ہے۔ ابھی بات یہاں تک پہنچی تھی کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ جو بات بتا رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو بہت خون خرابہ ہو گا پھر جو بچ جائیں گے وہ اسلام لے آئیں گے۔

خاکسار نے انہیں بتایا کہ ہمارا مذہب ایسا نہیں ہے بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا کو پیار اور محبت اور امن کا پیغام دیتے ہیں جس طریق سے آپ نے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ہم بھی وہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ ہم قتل وغارت اور بغاوت کے نہ حق میں ہیں اور نہ کرتے ہیں کیوں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ مگر وہ دوست بار بار یہی کہتے رہے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو وہ بہت لڑیں گے (یعنی خون خرابہ، قتل وغارت) پھر یہ لوگ درست ہوں گے۔

میں نے عرض کی کہ جناب خون خرابہ تو پہلے ہی مسلمان بہت کر رہے ہیں، کون سی کسر باقی رہ گئی ہے جو امام مہدی پوری کریں گے؟

ایک وقت تھا کہ جب حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے مگر ایک آیت سن کر ہی ایمان لے آئے۔ مگر اب مسلمان سارے کا سارا قرآن بھی پڑھ لیں تو اثر نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ دراصل اس میں عوام الناس کا قصور بھی نہیں۔ جب وہ اپنے علماء سے فتوے ہی ایسے سنتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ایسا نہ کرے تو اسے قتل کر دو۔ اور اگر غیر مسلم ایسا کرے تو اسے بھی قتل کر دو۔ جب اس قسم کے واقعات سنائے جائیں گے۔ تو ایک مسلمان جس کا علم سطحی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ اسلام میں صرف قتل وغارت ہی ہے اور پھر یہی اس کا مذہب ہو جاتا ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم ہفتہ میں دو بار ریڈیو پر پروگرام کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات بیان کی جاتی ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے جاتے ہیں۔

خاکسار نے بتایا کہ مسلمان اسلام کے بارے میں کیوں اتنے شدت پسندی رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر دوسرے فرقہ والا غیر مسلم اور کافر ہے۔ اور پھر فوراً مارنے اور مرنے پر تُل جاتے ہیں۔ بات کرتے ہیں تو منہ سے جھاگ آنا شروع ہو جاتی ہے۔ برداشت بالکل نہیں ہے۔ کیا یہی اسلام

ہے؟ جب ہم لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اسلام امن اور محبت اور پیار والا مذہب ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں کہ بتائیں کس جگہ، کس اسلامی ملک میں امن ہے اور وہ پیار و محبت سے رہ رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیا جائے؟

خاکسار نے ایک کتاب ''فتاویٰ'' کا ذکر کیا جو شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کے فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب 1995ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں جناب شیخ عبد العزیز کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مملکت سعودی عرب کے مفتی اعظم، دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ ہیں اور فتاویٰ کتاب کا اردو ترجمہ پاکستان کے مشہور عالم دین جناب مولانا عبد الرحمان کیلانی نے کیا ہے۔ اس کتاب میں بڑے دلچسپ فتوے درج ہیں۔ مثلاً کتاب کے صفحہ 100 پر یہ فتویٰ درج ہے

سوال: میرا بھائی نماز ادا نہیں کرتا۔ کیا اس سے صلہ رحمی کروں یا نہیں؟

جواب: جو شخص دیدہ دانستہ نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہے۔ تارک نماز اس لئے بھی کافر ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور اہل علم و ایمان کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے۔ لہٰذا اس کا کفر اکبر و اعظم ہے۔ بخلاف اس کے کہ جو نماز کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا تارک ہے۔ دونوں صورتوں میں حکام پر لازم ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائے اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک .... ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ کیوں کہ اس بارہ میں دلائل موجود ہیں۔ نماز کے تارک سے بائیکاٹ لازم ہے۔ اور جب تک وہ اس کام سے باز نہ آجائے۔ اس کی دعوت بھی قبول نہ کی جائے۔

سوال: میرا دوست ہے جو نماز نہیں پڑھتا اور نہ ہی روزہ رکھتا ہے۔ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں یا نہ؟

جواب: اس شخص اور اس جیسے دوسرے لوگوں سے اللہ کی خاطر بغض و عناد رکھنا لازم ہے تا آنکہ وہ توبہ کرلیں......... لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اللہ کی خاطر اس دوست سے نفرت کریں۔ اور اس وقت تک مقاطعہ کریں جب تک وہ اللہ کے حضور توبہ نہ کرے۔ اور مسلمان حکام پر واجب ہے کہ

جن لوگوں کے متعلق انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تارک نماز ہیں ان سے توبہ کرائیں اگر توبہ کر لیں تو خیر ورنہ قتل کر دیں۔

ایک اور سوال تھا کہ کیا علماء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی انسان کو کافر کہہ دیں۔ اور اس پر کفر کا الزام لگا دیں۔

جواب میں مفتی حرم نے فرمایا کہ کسی معین شخص کو اس صورت میں کافر کہا جاسکتا ہے جب وہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا جزو دین ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو مثلاً نماز، زکوٰۃ یا روزہ وغیرہ۔ جو شخص اس کا علم ہونے کے بعد بھی انکار کرتا ہے اسے کافر کہنا واجب ہے، لیکن اسے نصیحت کرنی چاہیئے اگر توبہ کر لے تو بہتر ہے۔ ورنہ اسلامی حکمران اسے سزائے موت دیں۔

یہ چند فتاویٰ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں۔ تا آپ کو معلوم ہو کہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں مفتی حرم نے کیا فتاویٰ صادر کئے ہیں۔ ان فتاویٰ کی موجودگی میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت کتنے مسلمان ممالک میں کتنے مسلمانوں کا قتل عام صحیح ہوگا۔ یہ خود ہی فیصلہ فرمائیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 22 اپریل 2011ء میں صفحہ 9 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''ایمان کی حقیقت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 23 تا 29 اپریل 2011ء میں صفحہ A8 پر ہماری اس عنوان سے خبر دی ہے کہ ''مسلمانوں کے اجتماع کا انعقاد''۔ ساؤتھ کیلی فورنیا کے ریجن میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی کمیونٹی نے 27 مارچ کو مسجد بیت الحمید میں ''یوم مسیح موعود'' منایا۔ یہ ان کا سالانہ فنکشن ہوتا ہے جو ہر سال ان تاریخوں میں منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر 350 لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ یوم مسیح موعود کی صدارت عاصم انصاری صاحب نے کی جو کہ اس حلقہ کے صدر جماعت ہیں۔ عاصم انصاری نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (مسیح

موعود علیہ السلام) کے آنے کی غرض وغایت بیان کی۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”بدعات اور بد رسومات سے بچیں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون کی ابتداء اس واقعہ سے کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھجوایا تو اس موقعہ پر خاص طور پر آپؐ نے انہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ”لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرنا، انہیں مشکلات میں نہ ڈالنا۔ آپ نے یہاں تک نصیحت فرمائی کہ لوگوں کا جو امام بنے وہ لمبی لمبی نمازیں نہ پڑھائے بلکہ کمزور، بوڑھوں، بیماروں، بچوں اور خواتین کا بھی خیال رکھے“ اور اس ضمن میں آپ نے اپنا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھا رہے ہوتے اور کسی بچے کی رونے کی آواز آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی کر دیتے یہ تھا رحمۃ للعالمین کا نمونہ۔

لیکن افسوس آج اس آسان مذہب کو دین متین کو مولوی نے بہت ہی مشکل بنا دیا ہے۔ دین میں بدعات، رسومات داخل ہو چکی ہیں اور شرک اپنی انتہاء کو پہنچ رہا ہے۔ پیروں کے سامنے سجدہ کرنا تو عام سی بات ہے مزاروں پر عرسوں میں صاحب قبر کی مٹی ماتھے پر لگاتے ہیں اور منتیں مانگی جاتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ یہ حالت مسلمانوں نے اسلام کی کر دی ہے۔

اس سے زیادہ مصیبت کا وقت اسلام پر اور کون سا آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ آج وہی کام جس سے مسلمانوں کو منع کیا گیا تھا۔ خیر سے مسلمان ہی کر رہے ہیں۔ یہ باتیں خدا کے غضب اور غصہ کو بھڑکانے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا تصور بھی عجیب قسم کا ہے۔ وہ زبان سے خدا خدا تو کہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ پر نہ ہی توکل اور نہ ہی ایمان۔ پھر بے ایمانی، ہیرا پھیری، رشوت، بد دیانتی، دوسروں کا مال لوٹ لینا، کسی کے مال پر ناجائز قبضہ ان کے نزدیک بڑائی کا نشان ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ ہم یورپ اور امریکہ کو کوستے رہتے ہیں لیکن یہ لوگ مسلمانوں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں دیانتداری اور محنت سے کام کرتے ہیں۔ احترام کرتے ہیں جو باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے بیان کی تھیں یہاں کی اکثریت ان پر عمل کرتی ہے۔ ان شاء اللہ ایک دن یہ لوگ شرف بہ اسلام ہوں گے۔ اس کے بعد خاکسار نے چند بدعات کا ذکر کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ درج کیا ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں:

"آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلام کی راہ اختیار کی جائے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 67-71)

حضرت امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) فرماتے ہیں:

"آج کے دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسانوں کو ترقی کی راہوں پر ڈالا ہے وہاں انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز سے بہت سی برائیاں بھی ماحول کا حصہ بن گئی ہیں، آئے دن نئے نئے فیشن متعارف ہورہے ہیں اور اُن میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک مہذب قوم ہرگز اختیار نہیں کرسکتی۔ اپنے بچوں پر بچپن سے نگاہ رکھیں اور ان کی سوچیں اور طرز زندگی اسلامی اقدار کے مطابق بنائیں۔

(روزنامہ الفضل 3 مارچ 2010ء صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا

"بہت سے والدین اپنی اولاد کے لئے فکر مند اور پریشان رہتے ہیں اور معاشرے کی برائیوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ قرآن شریف نے ان کی اس پریشانی کا حل نماز بتایا ہے۔ یعنی نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔"

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو، موجودہ فلسفہ کا زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو، نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔"

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

”پھر تلاوت قرآن کریم ہے اس میں بھی باقاعدگی ہونی چاہیئے روزانہ صبح کے وقت ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز اٹھنی اور سنائی دینی چاہیئے......... تلاوت قرآن کریم یقیناً ایک ایسا بابرکت اور بااثر عمل ہے کہ جس سے انشاء اللہ آپ کی آئندہ نسلیں سنور جائیں گی۔“

پس بدعات کا دروازہ اس زمانے میں اتنا کھل چکا ہے کہ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے اور اس کے علاج کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ پس اللہ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ۔ نمازیں باقاعدہ پڑھو، تہجد بھی پڑھو، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مقدم رکھو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو مقدم رکھا۔ لوگوں کے ساتھ اخلاق، نرمی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ برداشت اور تحمل پیدا کرو، لوگوں کے دل جیتنے والی باتیں کریں۔ نہ کہ ہم خونی مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ بد رسومات جنہوں نے معاشرے میں جڑ پکڑی ہے سے توبہ کریں۔ اس کی جگہ وہ نیکیاں اختیار کریں جن کے کرنے کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔ قرآن کریم پر پورا پورا عمل کریں۔ یہ نہیں کہ جب مصیبت پڑ جائے پھر لوگوں سے پوچھتے پھریں کہ ہمیں کون سا وظیفہ کرنا چاہیئے۔ کون سی سورت پڑھیں وغیرہ۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ A12 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

”چینو کی مسجد 8 مئی کو خون کے عطیہ دینے کا پروگرام منعقد کر رہی ہے“

اخبار لکھتا ہے کہ 8 مئی کو مسجد چینو میں خون کے عطیہ جات اکٹھے کرنے کے لئے امریکہ کی دو آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر پروگرام کر رہی ہے۔ جو بھی خون کا عطیہ دے گا یہ آرگنائزیشن ان کے بچوں کے لئے واٹر پارک کا ٹکٹ مفت مہیا کرے گی۔ خون کے عطیہ جات کے لئے پروگرام دوپہر ایک بجے سے شام 6 بجے تک ہوگا۔ جو صحت مند نوجوان ہیں اور جن کی عمر 15 سال سے اوپر ہے ان کو ترغیب دی گئی ہے کہ اس کارِ ثواب میں حصہ لیں۔ اس آرگنائزیشن کا نام Life Steam ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 5 تا 11 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''توہین رسالت اور مرتد کی سزا۔ قرآن و سنت و حدیث نبوی کی روشنی میں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانا انتہائی مکروہ اور قبیح فعل ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کسی کلمہ گو سے ناممکن ہے۔ اسلام تو ایک امن پسند، اخوت اور محبت کا درس دینے کا مذہب ہے۔ اسلام نے ہر ایک کے لئے ضابطہ اخلاق بھی مقرر کئے ہیں۔ اگر کچھ قوانین اسلام کو ماننے والوں کے لئے ہیں تو پھر کچھ قوانین کفر اختیار کرنے والوں کے لئے بھی مقرر ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام ایک بین الاقوامی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات سب کے لئے اور سب جہانوں کے لئے اور سب وقتوں کے لئے ہیں۔

مغرب آج اسلام پر معترض ہے کہ اسلام مذہبی آزادی نہیں دیتا۔ اور اس پر سب سے بڑی مصیبت خود مسلمانوں کی طرف سے ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام جبر واکراہ روا رکھتا ہے۔ بلکہ بعض مکتبہ فکر تو یہی کہتے ہیں کہ اسلام پھیلا ہی تلوار کے زور سے ہے۔ نہ کہ اپنی خوبصورت تعلیم کی وجہ سے یا روحانی تعلیم کے اثرات کی وجہ سے۔ مغرب کا یہ نظریہ مسلمانوں کی بعض قرآنی آیات کی غلط معانی اور تشریح کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''دین میں کوئی جبر نہیں''

یہ آیت بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب کے بارے میں جبر جائز نہیں رکھا۔ ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ کیونکہ یہ انسان اور بندے کا معاملہ ہے۔ زبردستی کسی کا ایمان بدلنے کا اشارہ تک نہیں ہے۔

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں''

اس آیت میں ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے جانے کا ذکر ہے۔ آپ بتائیں کہ اگر ایمان لانے کے بعد کوئی کافر ہو جائے اور اس کی سزا گردن زنی ہے تو پھر وہ کیسے کفر میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ اس کے صاف معانی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کی سزا گردن زنی نہیں ہے۔

سورۃ النساء کی آیت میں یہ ارشاد ربانی ہے:

”یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے“

یہ آیت بھی باقی آیات کی طرح اس عقیدہ کی نفی کرتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جاہل مولویوں اور ان کے پیروکاروں کو اختیار نہیں دیا گیا کہ اس پر ہلّہ بول دیا جائے اور اسے قتل کر دیا جائے۔ پس قرآن کریم تو علی الاعلان یہ بات واضح کر رہا ہے کہ ایک تو مذہب میں جبر و زیادتی نہیں دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جائے۔ تو اس کی سزا قتل اور گردن زنی ہرگز نہیں ہے۔

دوسری بات مضمون کے عنوان میں یہ ہے کہ ”توہین رسالت“ بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی مسلمان ہے تو وہ ایسی بے ہودہ اور لغو حرکت نہیں کرے گا۔ لیکن اگر کسی نے اپنی جہالت اور ناسمجھی میں کوئی ایسا کلمہ منہ سے نکال دیا ہے تو اس بارے میں قرآن کریم کا کیا یہ ارشاد ہے کہ اُسے کوڑے مارے جائیں۔ اور اسے بھی قتل کر دیا جائے؟

سب سے پہلے تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھنا ہوگا۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی میں بے شمار ایسے واقعات ہوئے کہ لوگ ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے۔ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مروا دیا؟ طائف کا واقعہ کون نہیں جانتا؟

پھر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے نفس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ انسان انتقام اسی وقت لیتا ہے جب اس کی ہتک کی

جائے اسے بے عزت کیا جائے۔ قرآن کریم میں تو آپ کے عمدہ اخلاق کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ وہ بڑھیا جو آپؐ پر گند پھینکتی تھی۔ کیا یہ ہتک رسول کی مرتکب نہ تھی؟ لیکن آپؐ نے کیا نمونہ اختیار کیا؟

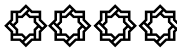
پھر حدیبیہ کی صلح کے موقعہ پر جب کفار نے کہا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔ اور حضرت علیؓ نے مٹانے سے انکار کر دیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود "رسول اللہ" کا لفظ مٹادیا۔ کیا نعوذ باللہ یہ ہتک رسول نہ تھی؟

پھر منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کتنی مرتبہ آپؐ کی ہتک فرمائی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مروادیا؟

میں کہاں تک آپؐ کے اس اخلاق محمدی کا تذکرہ کروں۔ یہ اخلاق کا سمندر تو ختم ہونے والا نہیں ہے۔ مگر مولویوں کی عقل اور سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے اور ہتک کرتے ہیں اس پر تو صبر کر۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو صبر کی تعلیم ہے۔ آپؐ کے ماننے والے کیسے بے صبری دکھائیں گے؟ اور اگر خدانخواستہ کسی سے آپؐ کی شان میں گستاخی ہو جائے تو اس پر دکھ، ملال، تکلیف اور بے چینی تو ضرور ہوگی مگر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ ہمیں بھی حکم ہے کہ آپؐ کے نمونہ کو اختیار کریں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 05 اکتوبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط65

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 3 مئی 2011ء میں صفحہ A5 پر اس عنوان سے خبر شائع کی ہے کہ

"کیا" اسلام فوبیا" ختم ہو گیا ہے؟ مسلمان اس وقت یہ امید کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ امتیازی سلوک کو ختم کیا جائے گا۔"

یہ خبر Mr. Neil Nisperos نے دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ریجن میں اسامہ بن لادن کی موت کے اعلان کو سراہا گیا ہے اور اس وقت تک جو خوف ان کو درپیش تھا وہ اب ختم ہو جائے گا۔ کیوں کہ 11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کو اڑانے کا جو واقعہ پیش آیا تھا اس سے مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ اتنی خبر کے بعد اخبار نے کچھ لوگوں کے انٹرویوز شائع کئے ہیں جن میں کچھ نوجوان بھی ہیں۔ اور کچھ مسلمانوں کے لیڈرز ہیں۔ آخر پر اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے انٹرویو بھی دیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام شمشاد ناصر جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے اس ریجن میں لیڈر ہیں، کہا ہے کہ وقت کی یہ ایک اہم ضرورت ہے کہ ہم سب میں اتحاد ہو تا کہ ہم سب مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ دہشت گردی خواہ کسی شکل میں بھی اور کسی جگہ کیوں نہ ہو۔

امام شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ اس وقت کی سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ جاہلیت کی وجہ سے اور کم علمی اور اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں جو سلوک غیر مسلم سے کیا جاتا ہے وہ درست نہیں ہے اور اسی طرح اسلام کے اندر بھی بعض فرقے ایسے ہیں جو دوسروں کے ساتھ امتیازی سلوک اور انہیں زدوکوب کرنا روا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ شیعہ، صوفی اور احمدی مسلمانوں کے ساتھ

دیگر مسلمان فرقے امتیازی سلوک کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ غلط عقائد اور غلط سوچ کی وجہ سے ایسا سلوک کیا جارہا ہے خصوصاً پاکستان اور انڈونیشیا میں۔

محمد عبد الغفار جو مسلمان ہے اور مسجد احمدیہ سے اس کا تعلق ہے نے بھی کہا ہے کہ جو لوگ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں انہیں ضرور سزا ملنی چاہیئے۔

ڈیلی پریس نے جو وکٹرول سے شائع ہوتا ہے اپنی اشاعت 4 مئی 2011ء میں سیکشن B کے صفحہ اوّل پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ''اسلام'' کے عنوان سے خبر شائع کی ہے کہ ''مسلمان بن لادن کی موت کی وجہ سے کچھ پر سکون نظر آرہے ہیں''

اخبار کے سٹاف رائٹر Tomoya Shimura لکھتے ہیں کہ اسامہ بن لادن کی موت پر میڈیا ملا جُلا ردّ عمل پیش کر رہا ہے۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے کہا ہے کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسامہ بن لادن اسلامی تعلیمات کی نمائندگی نہیں کر رہے تھے۔ کیوں کہ اسلام قطعاً دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ امام شمشاد نے کہا کہ میں صدر امریکہ باراک اوباما سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ ہماری جنگ اسلام سے نہیں ہے۔ اور اسامہ بن لادن مسلمان لیڈر نہیں تھا۔ القاعدہ نے بہت سے ممالک میں خود مسلمانوں کو ذبح کیا ہے۔

اخبار نے خاکسار کا تعارف بھی خبر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر امریکہ میں 1987ء میں آئے تھے۔ اخبار خاکسار کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے کہ امام شمشاد نے کہا ہے کہ ہم سب کو مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہوگا خواہ وہ کسی جگہ بھی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کی اہم ضرورت اور بات یہ ہے کہ جاہلیت کی وجہ سے اور کم علمی کی وجہ سے اور اسلامی تعلیمات کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں جو سلوک غیر مسلموں سے کیا جاتا ہے وہ بالکل درست بات نہیں ہے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کے اندر بھی بعض فرقے دوسرے فرقوں کے ساتھ نازیبا اور امتیازی سلوک اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں جیسے کہ شیعہ، صوفی اور احمدی ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 5 مئی 2011ء میں ہمارا ایک تبلیغی اشتہار حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ آ چکے ہیں۔ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔ کتب کے نام اور مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ 41 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر تمام سامعین پروگرام کی ہے جس میں مارمن چرچ کے لوگ اور جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ دوسری تصویر میں خاکسار مارمن چرچ کے علاقہ کے پریذیڈنٹ مسٹر Danial Stevenson کو ان کے تعاون پر پلیک دے رہا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عاصم انصاری صاحب اور مکرم مونس چوہدری صاحب بھی کھڑے ہیں۔ خبر کا عنوان ہے۔

”احمدی مارمن چرچ کی خدمات اور اخوت و محبت کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں“

اخبار لکھتا ہے کہ 8 اپریل کو جماعت احمدیہ نے ایک پروگرام منعقد کیا جس میں مارمن چرچ کے تعاون کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا۔ دونوں مذاہب کی عبادت گاہیں قریب قریب ہیں۔ اس پروگرام میں ڈنر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا گیا جس میں ہر دو طرف سے قریباً 70 لوگ شامل ہوئے۔

ڈنر کے بعد ساؤتھ کیلی فورنیا ریجن کے مبلغ امام سید شمشاد احمد ناصر نے مارمن چرچ کے لوگوں کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے صدر مارمن چرچ مسٹر ڈینیل سٹیوون سن کو ان کے تعاون اور خدمات پر پلیک (ٹرافی) بھی پیش کی۔ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی تھی اور خدمات کا تذکرہ تھا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر مارمن چرچ کے دیگر 3 مزید افراد کو ”مسلم پریئر بک“ بھی تحفہ دی۔ اس کے بعد امام نے کہا کہ 2003ء میں ہماری مسجد میں بجلی کی تاروں کی وجہ سے اچانک کچن کی طرف سے آگ لگی جس سے مسجد کا بہت سارا حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔ یہ وقت ہمارے لئے بہت تکلیف دہ

تھا۔ ہماری مسجد عبادت کے لئے بالکل بند ہو گئی تھی۔ اور مارمن چرچ نے جو ہماری مسجد کے بہت ہی قریب واقع تھا۔ ہمیں اپنی پانچوں نمازوں کے لئے چرچ مہیا کر دیا۔ اور ہم ایک لمبے عرصہ تک چرچ میں اپنی پانچوں نمازوں کی ادائیگی (نماز باجماعت) کرتے رہے۔ جب 2007ء میں مسجد کی دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو انہوں نے پھر ہمیں یہ آفر کی۔ اور جو آخر تک جاری رہی اور ہم نمازیں تو مشنری ہاؤس میں جو کہ ایک کرائے کا گھر تھا ادا کر لیتے تھے لیکن نماز جمعہ کے لئے ہمیں دوبارہ چرچ کی بلڈنگ مہیا رہی۔

اس تفصیل کے بعد مارمن چرچ کے صدر جناب ڈینیل سٹیوون سن نے اپنے ریمارکس میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ اور مارمن لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا جس طرح پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے (یعنی الہام کرتا ہے)

صدر محترم نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' سے ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (مسیح موعود) نے 1896ء میں لکھی تھی۔

اسی طرح مارمن چرچ کے صدر نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح جماعت احمدیہ پر مظالم کئے جاتے ہیں اسی طرح ان کے چرچ کے لوگوں پر بھی ظلم کیا گیا ہے۔ انہوں نے احمدیوں پر مظالم کے بیان میں لاہور میں دو احمدی مساجد میں 100 سے زائد شہید ہونے والے احمدیوں کا بھی ذکر کیا۔

پروگرام کے آخر میں مختصراً سوال و جواب بھی ہوئے۔ ایک سوال مارمن چرچ والوں نے یہ کیا کہ ''اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے'' اس کا جواب امام شمشاد نے دیا کہ اسلام میں عورت کا بہت بلند مرتبہ ہے۔ وہ تھرڈ کلاس سٹیزن نہیں ہے جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے۔ بلکہ وہ ان کے لئے جنت میں جانے کا راستہ ہے۔ اور بچوں کی اعلیٰ تربیت کر کے وہ قوم کو اچھے طریق پر کامیابی کی راہ دکھاتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک اور سوال بھی عورتوں کے بارے میں کیا گیا کہ ''مسلم خواتین'' اپنے سر کو کیوں ڈھانپتی ہیں؟ اس کے جواب کے بعد دعا پر یہ پروگرام ختم ہوا۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 5 مئی 2011ء میں صفحہ 19 میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حکام کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم کی آیت وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ کی تشریح فرمائی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میرے بعد بہت سے فتنے دیکھو گے اور ایسے امور دیکھو گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی پھر ہمارے لئے ایسے مواقع پر کیا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کے حقوق ادا کرو خدا تعالیٰ سے اپنے حقوق کے لئے دعا کرو۔

(بخاری کتاب الفتن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور حدیث بھی بیان فرمائی جس کے راوی حضرت ابن عباسؓ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی اپنے امیر کے بارے میں ناپسندہ بات دیکھتا ہے تو وہ اس پر صبر کرے کیوں کہ جو جماعت سے الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(بخاری کتاب الفتن)

آپ نے ایک اور حدیث پیش کی۔ ایک صحابی نے تین مرتبہ ایک سوال دریافت فرمایا۔ کہ اگر ہمارے والی اور امراء ہم سے اپنے حقوق تو مانگیں لیکن ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں۔ (یعنی اپنی ذمہ داریاں رعایا کے بارے میں پوری نہ کریں) تو ہم کیا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی سنو اور ان کی اطاعت کرو جس بات کے تم ذمہ دار ہو اس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا اور جن امور کے وہ ذمہ دار ہیں ان کے وہ ذمہ دار ہیں یعنی تم اپنی ڈیوٹی ادا کرتے چلے جاؤ۔ (سن کر اطاعت کرنے کی) باقی اپنے اعمال کے وہ خدا کے حضور جواب دہ ہیں۔

(مسلم کتاب الامارہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں مزید قرآنی آیات اور احادیث نبویہؐ سے اس مضمون کو واضح فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے کہ اگر آپ پر کوئی حبشی منقی کے سر جیسا غلام بھی حاکم بنایا جائے پھر بھی اس کی اطاعت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 7 پر ایک مختصراً ہماری خبر شائع کی ہے جس میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا ہے کہ دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف پرعزم طریقے سے جدوجہد جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر انتہاء پسندی پر قابو نہ پایا گیا تو عدم برداشت کا رویہ دہشت گردی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر دہشت گردی کی برائی کا مقابلہ کرنا ہوگا تا کہ اقتصادی، سیاسی اور انسانی حقوق کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کا فوری حل تلاش کیا جاسکے۔

انہوں نے مزید کہا کہ جہالت، عدم برداشت اور تشدد کا نشانہ غیر مسلم ہی نہیں اسلام کے اندر موجود فرقوں مثلاً شیعہ اور صوفی بھی بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہاء پسندی پر مبنی برسوں کی تعلیم انڈونیشیا اور پاکستان جیسے ملکوں کے غریب اور کم تعلیم یافتہ افراد کو متاثر کر رہی ہے اور اس کی وجہ سے مسلمان ملکوں میں تحفظ ناموس رسالت جیسے سخت قوانین بن چکے ہیں۔ جو مقابلۃً کمزور فرقوں کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہماری جماعت نے 120 سال قبل پرامن اور دانشورانہ جہاد کی راہ اختیار کی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''مفتی حرم کے دلچسپ فتوے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6 تا 12 مئی 2011ء میں صفحہ 14 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 2011ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کی ہیڈ لائن اس طرح ہے۔

''نیک نتائج اسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں اور برکت اسی میں پڑتی ہے۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں۔ نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے۔ اگر تم مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور خدا سے بہتری کی دعا مانگو۔''

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الہدیٰ'' سے کچھ اقتباسات بھی پیش کئے جن میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے، نیکی نایاب ہو گئی ہے، نہ اخلاق رہے اور نہ ہمدردی، لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے بلکہ تکلیفیں دیتے ہیں، بددیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ بادشاہ اور امراء اس زمانہ کے، دنیا کی طرف جھک گئے ہیں وہ فانی لذات کے حصول کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں اور اپنی رعیت اور قوم کی خبر گیری کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے ...... اگر تم ان کے فیصلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ سو ایسے لوگوں کو خدا سے کیوں کر مدد ملے۔ جب کہ ان کے ایسے پُر معصیت اور برے اعمال ہوں۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عوام الناس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سو تم اگر نیکوکار ہو تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جائیں گے۔ اس لئے متقی کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے اور بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر ان کے خیر خواہ ہو تو ان کے لئے استغفار پڑھو۔ سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور انہیں ان کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو۔ اور لغویات پر انہیں اطلاع دو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو کہ وہ باز آ جائیں۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے ان لوگوں کا کچھ حال پیش فرمایا ہے۔ جو اپنے آپ کو دین کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ فرمایا:۔

”یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں جب کہ بے دینی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں۔ دراصل لوگ خدا کی نصیحت اور قرآن کریم کی ہدایت کو بھول چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا اور حقیقی صور ان کے دل ہیں جن میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھونکا جائے گا اور لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں گے۔ یہی خدا کی سنت ہے کہ جس قوم کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے۔ اس میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے۔“

پاکستان ایکسپریس نے بھی اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 11 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا خطبہ جمعہ کا خلاصہ انہی الفاظ میں جو اوپر درج ہو چکا ہے پورے ایک صفحہ پر شائع کیا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6 مئی تا 12 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس قسط نمبر 2 میں خاکسار نے کتاب ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ“ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو قرآنی تعلیمات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس قسط میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں کہ قرآنی ارشاد کے مطابق کیسے التزام و اہتمام فرماتے۔ خواہ بیمار بھی ہوتے۔ پھر بھی نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے اور مسجد نبوی میں تشریف لاتے اور نماز پڑھاتے۔ لمبی نماز نہ پڑھاتے تھے تا بیمار اور بچوں والوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کھانا بھی کھا رہے ہوتے۔ یا مجلس لگی ہوتی۔ جوں ہی نماز کی اطلاع ملتی۔ سب کچھ چھوڑ کر مسجد چلے جاتے۔ پھر آپ کے جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ صرف یہی نہیں آپ نے بیوہ اور مساکین کی خدمت کو بھی جہاد قرار دیا اور آپ کی بیوگان اور مسکینوں کی خدمت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر قرآن کریم نے صبر کی تعلیم فرمائی ہے تو آپ

نے صبر کا اعلیٰ مقام اور اس کی مثال قائم فرمائی۔ پھر اگر قرآن کہتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی تحفہ دے تو تم ویسا ہی یا اس سے بہتر دو کی مثال بھی آپ ہی نے قائم فرمائی۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ '' کی پہلی قسط شائع کی ہے۔ جس کا خلاصہ اس سے قبل گذر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ B20 پر ایک تصویر کے ساتھ ''مسیح موعود ڈے'' جلسہ کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں ''مسیح موعود'' کا بینر لگا ہوا ہے۔ اور ہیڈ ٹیبل پر مکرم چوہدری جلال الدین احمد صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ، ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ علاقہ اور مکرم عاصم انصاری صدر جماعت ان لینڈ ایمپائر تقریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ خبر میں سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''مسلم یوم مسیح موعود منا رہے ہیں''

اخبار لکھتا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے ممبران اور کیلی فورنیا میں ان کی برانچ کے احباب مسجد بیت الحمید میں 27 مارچ کو اکٹھے ہوئے اور جلسہ یوم مسیح موعود منایا۔ انہوں نے بتایا کہ 19 ویں صدی میں جو مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان میں آئے تھے وہ اس زمانے کے مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی اطلاع کے مطابق عین ضرورت کے وقت تشریف لائے ہیں۔

اس جلسہ کے موقع پر مقررین نے حاضرین کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ وہ جماعت کی تعلیمات پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور عملی زندگی کو دوسروں کے لئے نمونے بنائیں اور اسلام کی مثبت تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 14 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اپریل 2011ء کا

خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے ان امور کی طرف توجہ دلائی۔ اخبار نے یہ ہیڈ لائن بنائی۔

”حق کی تلاش میں مبشر خوابوں کی بناء پر نور ہدایت پانے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات“

”اللہ تعالیٰ ان سعید فطرتوں کی راہنمائی فرماتا ہے جو حق کی تلاش میں سنجیدہ ہیں چاہئے کہ جو انوار و برکات آسمان سے اتر رہے ہیں اس کی قدر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی“

حضورؒ نے فرمایا کہ حق کی تلاش کرنے والوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں لیکن شرط یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ راہنمائی فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں یہ طریق بھی بتایا ہے کہ توبۃ النصوح کر کے رات کو دو رکعات نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں 21 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر بعد اس کے تین مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں کہ اے اللہ تو پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے مجھ پر حق آشکار کر دے۔ آپ نے فرمایا لیکن اگر دل بغض سے بھرا ہوا ہو، بدظنی غالب ہو تو پھر شیطانی خیالات ہی آئیں گے اور حق کی جستجو باطل ہو گی۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ بہت سے سعید فطرت ہیں جو اس نسخے کو آزماتے ہیں آج بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں کی راہنمائی فرماتا چلا جا رہا ہے۔ جو حق کی تلاش میں سنجیدہ ہیں۔ چنانچہ بہت سے ملکوں میں خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور وہ احمدیت میں شامل ہو گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”میں دیکھتا ہوں اور آپ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا ہے۔ اور میری جماعت کو بڑھایا ہے۔“

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت اور شوکت ظاہر ہو اور اس مقصد کو لے کر میں آیا ہوں چاہئے کہ جو انوار اور برکات آسمان سے اتر رہے ہیں اس کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا۔‘‘

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 16 پر مندرجہ بالا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ انہی الفاظ میں پورے ایک صفحہ پر شائع کیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ ’’انصاف کا بول بالا ہوا۔‘‘ جب اسامہ بن لادن کو مارا گیا۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں جہالت ختم کر کے صحیح اسلامی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ خون بہاؤ اور معصوم لوگوں پر ظلم کرو۔ اسلام برداشت، اخوت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ہر قسم کی دہشت گردی کو کلیۃً ردّ کرتا ہے۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ 1974ء میں پاکستان میں بعض ایسے قوانین بنائے گئے جن کی بناء پر اقلیتی فرقوں پر بہیمانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر ’’كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ ‘‘ کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس قسط کا خلاصہ اس سے قبل شائع ہو چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 18 مئی 2011ء میں صفحہ 19 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی سیکشن میں حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ لکھی ہے۔ ’’لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ‘‘ یہ حدیث قدسی ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام اور شان کے بارے

میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بیان کیا کہ یہ صحیح حدیث قدسی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے تمام زمانوں اور جہانوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انسان بڑے بڑے ارفع و اعلیٰ مدارج خدا تعالیٰ کے حضور سے پا سکتا ہے۔ ''دَنَا فَتَدَلّٰی'' قرآنی آیت کی تشریح بھی فرمائی۔ اسی طرح ''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ'' ''قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا'' ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کی وضاحت کے ساتھ ساتھ آپ نے صلح حدیبیہ کا ذکر، تفصیل اور شرائط بھی بیان کیں۔

حضور نے آیت قرآنی فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (ق :41)۔ لوگوں کی ایذاء رسانیوں پر آپ کا استقلال، صبر اور ہمت کا بیان فرمایا۔ سورۃ الاحقاف آیت 37 اور الحجرات آیت 8 وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ سے آپ کا صبر دشمن کی ایذاء رسانیوں پر بیان فرمایا۔

سورۃ الفرقان کی آیت وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اور سورۃ آل عمران کی آیت 188۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان بیان کرتے ہوئے دشمنوں کی ایذاء رسانیوں پر آپؐ کے مقام صبر کا بیان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 اکتوبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط66

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 20 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''نہ سوال وصل نہ عرض غم نہ حکائتیں نہ شکائتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ گذشتہ دنوں جناب فیض احمد فیض صاحب کی برسی منائی گئی۔ یہ شعر انہوں نے نہ جانے کس مقصد کے لئے کہا ہو گا اور پھر شاعروں کے تخیل، فکر اور پیغام بھی قوم کے نام ہوتے ہیں۔ اگر قوم سمجھ لے، ورنہ بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہوتی ہے اور یہی کچھ آج کل پاکستان میں عوام کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ابھی ایک مسئلہ ختم نہیں ہوتا تو دوسرا مسئلہ جنم لے لیتا ہے۔ کس کے پاس شکایت کریں۔ کس کے پاس ان حکایتوں کا بیان ہو۔ چند دن ہوئے اسامہ بن لادن کا مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا تھا کہ چارسدہ میں 13 مئی کو صبح 6 بجے کے قریب ایف سی ٹریننگ کے سینٹر کے گیٹ پر یکے بعد دیگرے دو خودکش حملے ہوئے جن میں ایف سی اہل کاروں سمیت 8 لوگ لقمہ اجل بن گئے اور 115 زخمی ہوئے 15 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ کالعدم تحریک طالبان نے اس کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔

پاکستان کے کسی شہر یا صوبہ میں بھی امن نہیں ہے۔ امن کا فقدان اور خودکش حملے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ پھر سیاسی لیڈروں کے بیانات بھی سننے کے قابل ہیں، کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ کون کر رہا ہے؟ اگر پتہ ہے تو پھر ان کی گرفت کیوں نہیں کی جاتی؟ حکومت کے اولین فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ملک کے ہر شہری کی عزت، جان اور مال کی حفاظت کرے۔ لیکن پاکستان میں نہ کسی کی عزت محفوظ ہے نہ جان اور نہ ہی مال۔

پھر ان خودکش حملوں کے نتیجہ میں کچھ دہشت گرد پکڑے بھی جاتے ہیں مثلاً 28 مئی 2010ء کو جب جماعت احمدیہ لاہور کی دو بڑی مساجد پر گرنیڈ سے حملہ کر کے 80 کے قریب لوگ شہید کر دیئے گئے اور سو سے زائد زخمی ہوئے تو احمدیوں نے دہشت گرد کو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا۔ اب تک کچھ خبر نہیں کہ اس دہشت گرد کو سزا بھی ملی کہ نہیں۔ پھر اسی طرح سلمان تاثیر صاحب مرحوم گورنر پنجاب کو بھی ان کے ہی باڈی گارڈ نے مار دیا۔ اسی طرح اقلیتی امور کے وزیر کو بھی مار دیا گیا۔ ابھی چند دن پہلے ایک مزار پر بھی خودکش حملہ ہوا۔ حکومتی و سیاسی بیانات ہی آتے ہیں کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ تو ایک روایتی بیان ہے جو ویسے دیا جاتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ فرمائیں تو پھر کیا فرمائیں گے؟

خاکسار نے مزید لکھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں کئی دہائیوں سے اسلام کی تبلیغ کی توفیق مل رہی ہے اور سب سے بڑی دقت تبلیغ میں ہمیں پیش آرہی ہے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ دکھاؤ یہ تینوں چیزیں کس اسلامی ملک میں ہیں؟ وہاں تو خود مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور پھر مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ ان مسلمان ملکوں کے کچھ قوانین ایسے بھی ہیں جو اقلیتوں کو تحفظ نہیں دیتے اور حکومت ظالموں کا ساتھ دیتی ہے، جیسا کہ احمدیوں کے ساتھ پاکستان اور انڈونیشیا میں ہو رہا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس بات کا جواب قرآن کریم میں دیا ہے کہ جب قوم ہنسی و استہزاء کرتی ہے اور خدا کے فرستادہ کا انکار کرتی ہے تو اس پر عذاب آتا ہے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ خود مسلمانوں کے بیانات میں بھی تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جس کے معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی، مصلح، ریفارمر نہیں آسکتا۔ دوسری طرف ایک اسرائیلی نبی (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی آمد کے منتظر بیٹھے ہیں اور پھر یہ دیکھیں کہ جس نبی کو قرآن یہودیوں کا نبی کہتا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں وہ امتی ہے۔ ان لوگوں کے پاس قرآن مجید تو ہے مگر قرآن کے معانی سمجھنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس

سے قبل خاکسار نے مضمون لکھا تھا کہ ”متی حرم کے دلچسپ فتوے“۔ ان فتووں سے ہی آپ ان کی قرآن دانی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ بالفرض اگر ان کی امیدوں کے مطابق امام مہدی آ بھی جائیں تو یہ لوگ اس کا بھی انکار کر دیں گے کیوں کہ وہ تو ان کے عقائد کے اصلاح کریں گے اور یہ لوگ بات ماننے کو تیار ہی نہیں کہ یہ غلطی پر ہیں۔ یہی حالات اس وقت کچھ پاکستان کے بھی ہیں۔ کیا علماء اور کیا عوام ہر کسی نے جہالت کا لبادہ اوڑھ لیا ہوا ہے۔ آنکھوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔ اسلام کی غلط تشریحات کی نشاندہی جب امام مہدی علیہ السلام ہی فرمائیں گے تو یہ ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

ان مسلمان ممالک میں جو بڑے بڑے علماء ہیں کیا وہ صحیح راستہ پر گامزن ہیں؟ اگر وہ ٹھیک ہیں اور ٹھیک راہنمائی کر رہے ہیں تو پھر امام مہدی کی کیا ضرورت ہے؟ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ”ہمیں اس بات میں شک نہیں کہ یورپ میں اسلام نہیں پھیلے گا۔ اسلام یورپ میں پھیلے گا اور ضرور پھیلے گا۔ اگر کسی بات کی فکر ہے تو یہ ہے کہ مسلمان اپنی کجروی کے باعث اسلام کی غلط تشریح اور تفسیر کر کے اسلام کا حلیہ ہی نہ بگاڑ دیں۔“

؎ تیرے عہد میں دل زار کے سبھی اختیار چلے گئے

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 20/مئی 2011ء میں صفحہ A17 پر خاکسار کا ایک مضمون جہادیوں اور اسامہ بن لادن کی موت کے بارے میں شائع کیا۔ اس مضمون کا خلاصہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔

موجودہ تاریخ کے سب سے زیادہ مارے یا قتل کئے جانے والے دہشت گرد کی ہلاکت نہ صرف ایک شخص کی موت ہے بلکہ مغربی اور خصوصاً امریکی مخالفت جذبات کے خاتمے کی علامت بھی ہے۔ جو جہادیوں کے دل و دماغ میں ہیں۔

یہ یقینی طور پر حاصل ہونے والے نتائج میں سے ہے کہ اسامہ بن لادن کی ہلاکت، القاعدہ اور طالبان (اپنی تمام شکلوں میں) کو مطمئن نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں آئندہ آنے والی دہشت گردی کے

مرتکب ہونے سے روکے گی بلکہ اس کے بالکل برعکس ہو گا۔ ہمیں بار بار اور جلد انتقامی حملوں کو دیکھنا پڑے گا۔

ذیل میں جو کچھ اس کی موت کے ساتھ پیش آیا ہے وہ انتہاء پسند مسلمانوں کے پکے اعتقاد کا نتیجہ ہے کہ ''کافر'' اور مغرب کے غضب اور انتقام سے خدا ہمیشہ بن لادن کی حفاظت کرے گا۔ یکم مئی کو موت کی رات پاکستان میں بن لادن کے ہائی سیکیورٹی کمپاؤنڈ میں امریکی بحریہ کے خاص تربیت یافتہ اہل کاروں نے فیصلہ کن خدمات سرانجام دیں۔

اس سوال کے جواب میں ''کیا واقعی اسامہ کا انتقال ہو گیا ہے؟'' بن لادن کی قسمت سے متعلق صرف تین قابل احتمال امکانات ہیں۔

اس کی موت برسوں قبل ہوچکی ہو اور یکم مئی کو پاکستان میں صرف اس کے ایک ہم شکل کو مارا گیا ہو۔

اصلی اسامہ کو یکم مئی کو مارا گیا ہو اور اسے سمندر میں ڈالا گیا ہو تاکہ اس کی زمین پر واقع قبر کو مستقبل کے جہادیوں کے لئے مزار بننے سے روکا جاسکے۔

اصلی اسامہ کو یکم مئی کو زندہ گرفتار کیا گیا ہو اور سی آئی اے کے ذریعہ مفید معلومات کے لئے خفیہ طور پر پوچھ گچھ کی جارہی ہو۔ جو بھی صورت حال سچ ہو وہ دن کی روشنی نہیں دیکھے گی اور نہ ہی کبھی کسی کو نظر آئے گی۔ بالآخر بن لادن منظر سے ختم ہو گیا ہے۔

جو بات یکساں طور پر ناقابل تردید ہے وہ یہ ہے کہ ان گمراہ کن انتہاء پسندوں نے اپنی مشہور شخصیت کے پوسٹر بوائے کو جذباتی جہاد کی بنا پر کھو دیا ہے اور کوئی بھی اس کی جگہ لینے کے قابل نہیں ہوا ہے۔ کوئی بھی طالبان اور القاعدہ کارکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہے کہ خدا نے اسامہ بن لادن کو کافروں سے محفوظ نہیں رکھا۔ وہ اب جنگ اور سیاسی خلافت کے ذریعہ عالم اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت اور دنیاوی سلطنت کی بحالی کے لئے اہل مغرب کے خلاف جہاد میں رہنمائی نہیں

کر رہا۔ خواب مر گیا ہے اور کبھی حقیقت نہیں ہو گا۔ کیوں؟ کیونکہ اسلام اسامہ بن لادن کی پیش کردہ ہر چیز سے منع کرتا ہے۔

قرآن مجید میں خدا کا فرمان ہے کہ جو لوگ جنگ میں جارحیت کرتے ہیں وہ ظالم ہیں اور یہ کہ جو لوگ زمین میں فساد کرتے ہیں اور بے گناہوں کا قتل کرتے ہیں وہ بھی سزا کے مستحق ہیں۔ ایک بے قصور شخص کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو تو یہاں تک حکم ہے کہ وہ اپنے ہی قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف پولیس میں سب سے پہلے پیش ہوں، اگر وہ خوفزدہ ہوں یا ایسا کرنے میں ناکام ہو جائیں تو جیسے پاکستان میں ایسا ہی ہو رہا ہے جہاں دہشت گردی اور دہشت گردوں کا تحفظ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور یہ ذمہ داری دوسروں پر عائد کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں خدا بار بار مسلمانوں کو متقی، شائستہ، مشفق، معاف کرنے والا، پُرامن اور بردبار رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ نادانستہ طور پر برائی کرنے کی صورت میں ان کو ان کے کاموں کے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو اسی طرح انتباہ کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ خدا کو بھول جاتے ہیں اور تقویٰ کو چھوڑتے ہیں اور شیطان کی طرف رجوع کرتے ہیں خودغرضی سے عیش اور برائیوں کی زندگی کا انتخاب کرتے ہیں تو ان کو جہالت، غربت، بدکاری اور ظلم و بربریت کی سزا دی جائے گی۔ شریر بدعنوان اور دنیاوی رہنماؤں کی صورت میں۔ کیا آج مسلمانوں کی اکثریت کا یہی افسوسناک حال نہیں ہے؟ پھر آخر کار اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل ایک ایسے اسلام کو اپنانے میں مضمر ہے۔ جو روشن خیال، پرامن، روادار، عدم تشدد، عقلی اور خدا اور انسانیت، تعلیم، انسانی حقوق، انصاف اور سب کے مذہبی اظہار کی آزادی کے لئے پرعزم ہو۔ چاہے وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے عقیدے کو قبول کرنے کے لئے کوئی جبر نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کو چھوڑنے کی کوئی دنیاوی سزا ہو گی۔ اسلام جو ان سچائیوں کے ذریعے زندہ رہنے کا اعلان اور جدوجہد کر رہا ہے۔ آج وہ دنیا میں 120 سالوں سے

موجود ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی اصل اسلام ہے۔ جو جماعت 40 ممبروں پر مشتمل 1889ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس وقت جس میں قریباً 200 ممالک میں لاکھوں ''امن پسند مسلمان'' ہیں۔ جو قادیان کے مسیح مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''۔ یہ وہی اسلام ہے جو القائدہ کے اسلام کو شکست دے گا اور احمدیت ہی وہ واحد اسلام ہے جو اسلام کو اپنے جہادی اغواکاروں سے بچا سکتا ہے۔

(نوٹ: یہ مضمون اس وقت کے حالات کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا تھا۔)

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20 تا26 مئی 2011ء صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''نہ سوال وصل نہ عرض غم نہ حکائتیں نہ شکائتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل پاکستان ایکسپریس کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 20/ مئی 2011ء میں صفحہ 7 پر 3 چھوٹی تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کیا ہے۔ ''مسجد بیت الحمید میں سیر الیون کا یوم آزادی منایا گیا۔'' سیر الیون کے تقریباً 50 باشندوں کی تقریب میں شرکت۔

کیلی فورنیا۔ (پ۔ر) مغربی افریقہ کے ملک سیر الیون کے تقریباً 50 باشندوں نے گذشتہ ہفتے اپنے ملک کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ چینو کی مسجد بیت الحمید میں منائی۔ اس تقریب کا اہتمام امام شمشاد احمد ناصر نے کیا تھا۔ اس موقعہ پر مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ 1980ء کا عشرہ انہوں نے مغربی افریقہ میں گذارا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس علاقہ کے باشندوں سے مجھے خصوصی محبت ہے۔ تقریب کے آغاز میں عبدالقاسم نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور بتایا کہ سیر الیون میں جماعت احمدیہ کس نوعیت کی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ ان کے بعد شیخ سبحان نے قرآن کریم کی چند آیتوں کی تلاوت کی جن کا ترجمہ لاس اینجلس کی سیر الیون کی کمیونٹی کے صدر مسٹر حمید حمیدو نے کیا۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر حاضرین کو سیر الیون میں اپنے قیام کے دوران

پیش آنے والے تجربات بیان کئے۔ امام شمشاد ناصر سیرالیون میں 1982ء تا 1986ء تک خدمات بجالا چکے ہیں۔

اس موقعہ پر سیرالیون کی دیگر شخصیات نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ نیز واشنگٹن میں سیرالیون کے .... سفیر مسٹر بوکاری سٹوینز نے بذریعہ فون خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے اس پروگرام کو سراہا۔ اس موقعہ پر سیرالیون اور امریکہ کے قومی ترانے بھی گائے گئے۔ آخر میں مہمانوں کی تواضع پاکستانی اور سیرالیونی کھانوں سے کی گئی۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 26 مئی 2011ء میں رنگین اور بڑی تصاویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی کہ ''جماعت احمدیہ کی مسجد میں سیرالیون کا یوم آزادی منایا گیا''

ایک تصویر میں خاکسار سیرالیون کے مقامی باشندوں اور آفس ہولڈر کو لٹریچر پیش کر رہا ہے۔ ایک تصویر میں سیرالیون کے مقامی صدر جناب حمید حمید و صاحب تقریر کر رہے ہیں جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ اس طرح ایک اور سپیکر Dr. Leslic Cross تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں مختلف احباب بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں اور لوکل جماعت چینو کے برادر علیم نمایاں نظر آرہے ہیں۔ خبر کا متن وہی ہے۔ جو اوپر دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 27 مئی 2011ء میں صفحہ 21 پر خاکسار کا ایک مضمون اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے موقعہ پر شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا متن وہی ہے جو اس سے قبل ڈیلی بلٹن میں شائع ہو چکا ہے اور اوپر گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 27 مئی 2011ء میں صفحہ 7 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

''جماعت احمدیہ جنوبی کیلی فورنیا کا مارمن چرچ کے اعزاز میں عشائیہ''

مہمانوں کو تختی پیش کی گئی جس پر قرآنی آیت درج تھی۔

کیلی فورنیا۔ جماعت احمدیہ جنوبی کیلی فورنیا کی چار ذیلی تنظیموں نے مارمن مذہب کے ماننے والوں کی طرف سے خیر سگالی کے اظہار پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ ہفتے جماعت احمدیہ کے زیر انتظام مسجد بیت الحمید کے قریب واقع ''چرچ آف جیز ز کرائسٹ آف لیٹر ڈیز'' کے اراکین کے اعزاز میں دیئے گئے ایک عشائیہ میں مارمن چرچ کے اراکین کی ہمسائیگی، دوستی اور حمایت کا اعتراف کیا گیا۔

عشائیہ کے بعد چینو کے مشنری و امام شمشاد ناصر نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور انہیں ایک تختی پیش کی گئی جس پر قرآنی آیت کا ترجمہ درج تھا جس کے نیچے جماعت احمدیہ کی طرف سے دونوں جماعتوں کے درمیان پُر خلوص تعلقات کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

مارمن چرچ کے صدر مسٹر سٹیونس نے کہا کہ دونوں مذاہب کے ماننے والوں کو تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا انہیں 19 ویں صدی میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا جب کہ آپ کو (یعنی جماعت احمدیہ کو) اب بھی تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جیسا کہ پاکستان اور انڈونیشیا میں ہو رہا ہے۔

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 27 مئی 2011ء میں صفحہ 7 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ'' اپنے اداریہ میں شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے حالات پر روشنی ڈالی ہے اور اقلیتوں کے ساتھ جو مظالم ہو رہے ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً یہی کہ دہشت گردی کے ضمن میں جن مجرموں کو پکڑا جاتا ہے۔ پھر پتہ نہیں لگتا کہ ان کے ساتھ عدالتی کارروائی میں کیا ہوا۔ بہت سے مجرموں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کیوں کہ حکومت ملاں سے خوف زدہ رہتی ہے۔ خاکسار نے چند واقعات کا بھی ذکر کیا۔ مثلاً لاہور میں جماعت احمدیہ کی دو بڑی مساجد پر حملہ جو 2010ء میں کیا گیا۔ شہباز بھٹی کا قتل، گورنر سلمان تاثیر کا قتل، ایک مزار پر بم دھماکہ پھر ملک میں دوسری ابتریوں کا ذکر۔ بے ایمانی، رشوت، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ وغیرہ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دوسرے کی جان لے لینا کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ کسی کی عزت و آبرو، مال، جان کی حفاظت نہیں ہے۔ عوام الناس بے وجہ ریلیاں اور جلوس نکال کر،

سڑکوں کو بند کر دیتی ہے۔ جس سے عوام الناس کو تکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جارہا ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ لاالہ الا اللہ کے لئے پاکستان کا حصول ہوا ہے۔

خاکسار نے چند قرآنی آیات بھی درج کیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ خاکسار نے لکھا کہ ہماری جماعت کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے نہ ہی سیاست سے کوئی سروکار ہے۔ ہمیں تو 1984ء سے بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھا ہوا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا کوئی شکوہ کسی سے بھی نہیں ہے۔ ہم جو کہہ رہے ہیں وہ بس یہی ہے کہ اے عزیزو! اے دوستو، بھائیو اور بہنو! آپ اللہ تعالیٰ سے اپنا سچا تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے آج کے خطبہ جمعہ میں بھی توجہ دلائی ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں یہ نمازیں حضور قلب، رقت اور درد سے پُر ہوں پھر خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کریں اور دعائیں بھی صرف رسمی نہ ہوں بلکہ تمہارے اعمال میں اس کا اثر ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ تمام احمدیوں کو اپنے ملک وطن عزیز پاکستان کے لئے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ خاکسار نے لکھا کہ ”اے ہمارے پاکستانی وطن عزیز کے ساتھیو! اور اے دوستو! ہم دعاؤں سے تمہاری مدد کر رہے ہیں لیکن آپ کا بھی فرض ہے کہ جیسا کہ حضرت امام الزماں نے فرمایا ہے ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں“ اگر ہم تو دعائیں کریں لیکن آپ اپنے اخلاق میں ذرہ بھی تبدیلی پیدا نہ کریں تو ہماری دعائیں ضائع جائیں گی۔ جیسا کہ خاکسار نے لکھا کہ ہماری جماعت کے قیام کا مقصد خدا تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ بانیؑ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں اور لوگوں کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کروں۔

خاکسار نے ملفوظات جلد نہم صفحہ 101-103 سے اقتباس بھی درج کیا جس میں انسانوں کو خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور آخر پر یہ لکھا ہے کہ

''پس ہمیں ان باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور توجہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور پیروی میں یہ بات ضروری ہے کہ ہم درحقیقت خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کریں۔ اگر ہمارے دل میں کسی کے خلاف نفرت، برائی، کینہ، بغض ہوگا تو ہماری دعائیں بھی قبول نہ ہوں گی۔''

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 27 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ اس عنوان کے ساتھ ''بھائیو نصیحت ہے غریبانہ'' شائع کیا ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالے سے پہلے گذر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 27 مئی 2011ء میں اس عنوان سے خبر شائع کی ہے اور خاکسار کی تصویر بھی لگائی ہے کہ ''بیت الحمید مسجد اعلان کرتی ہے'' کہ آج ایک سال ہونے والا ہے جب کہ جماعت احمدیہ کی دو بڑی مساجد واقع لاہور میں دہشت گردی کا نشانہ بنایا۔ آج ہم اس موقعہ پر خون کے عطیات اکٹھے کریں گے اور ضرورت مندوں کی زندگی بچانے کے لئے سامان کریں گے۔ دوسرے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ریجنل اجتماع 28 اور 29 مئی 2011ء کو ہو رہا ہے اور خبر کے نیچے جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس، فون نمبر اور دیگر معلومات بھی شائع کی ہوئی ہیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 جون 2011ء صفحہ اول پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ایک خبر شائع کی ہے۔ اس تصویر میں علامہ طاہر القادری کو خطاب کرتے دکھائی دے رہے ہیں اور ساتھ ہی سامعین کی ایک تعداد بھی ہے۔ خبر کا عنوان اس طرح ہے۔

''علامہ طاہر القادری نے جہاد پر مرزا غلام احمد قادیانی کا مؤقف اپنا لیا''

"مسلمانوں کو مغرب کی مسلط کر دہ لڑائی میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت نہیں۔ نیویارک اور نیو جرسی میں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب"

نیویارک خصوصی رپورٹ: تحریک منہاج القرآن کے بانی علامہ طاہر القادری نے اسلام کے ایک رکن "جہاد" کی از سر نو تشریح کے لئے ایک نیا فتویٰ جاری کیا ہے جس میں انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا مؤقف اختیار کیا ہے۔ گذشتہ ہفتے کوئنز میں ایک بڑے اجتماع سے انہوں نے اپنے فتویٰ کی تفصیلی وضاحت کی اور کہا کہ جہاد اسلامی تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے جسے اب دہشت گرد لے اُڑے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ نظریہ معصوم لوگوں کی ہلاکت، قتل اور انتقامی کارروایوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کو دہشت گردی کے ساتھ ہم آہنگ کرنا اور معصوم لوگوں کے قتل کو جہاد قرار دینا نامناسب بات ہے۔ علامہ طاہر القادری کے فتویٰ کا امریکہ محکمہ خارجہ نے خیر مقدم کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کو دہشت گردوں سے واپس لینے میں آسانی ہو گی۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 3 تا 29 جون 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ پاکستان اس وقت دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ یہ مضمون اس وقت لکھا گیا تھا۔ جب پاک بحریہ کی مہران بیس پر دہشت گردوں نے حملہ کیا تھا۔ گویا ملک کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اس دہشت گردی کے یہ سب لوگ ذمہ دار ہیں خصوصاً سابقہ حکومت اور جنرل ضیاء الحق نے جب ان دہشت گردوں کی پشت پناہی کی اور ملک میں بڑے ہی ظالمانہ قوانین رائج کئے جن سے اقلیتوں کے حقوق پامال ہوئے اور ان قوانین سے ملک میں فساد خون خرابہ کو مزید تقویت ملی اور اس نے اب سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس پر سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں اسی وجہ سے اسلام کی تصویر دہشت گردی سے تعبیر کی جاتی ہے اور یہ کہ اسلام ہے ہی صرف خون خرابے کا نام۔ حالانکہ اسلام اور پیارے مذہب امن و شانتی والے مذہب کے نام کے ساتھ خون خرابہ اور قتل و غارت کا نام جب ہم

سنتے ہیں تو ہمیں رونا آتا ہے۔ اب میں اس مضمون میں اسلام کی بعض خصوصیات کا ذکر کرتا ہوں جس سے اسلام کی حسین تعلیم ابھر کر سامنے آئے گی۔ان شاء اللّٰہ۔

پہلی خصوصیت : اسلام جو خدا پیش کرتا ہے وہ رب العالمین ہے تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ جب کہ دوسرے مذاہب نے اللہ کو صرف اپنے تک محدود رکھا ہے۔ جیسے ’’بنی اسرائیل کا خدا‘‘ وغیرہ۔ قرآن شریف فرماتا ہے: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ (البقرۃ)

دوسری خصوصیت : اسلام سے قبل جتنے بھی انبیاء آئے اسلام ان سب کو سچا جانتا ہے اور یہی اس کی تعلیم ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سب رسولوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل دنیا میں تشریف لائے انہیں سچا جانے۔ بلکہ ان پر بھی ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔

تیسری خصوصیت : دوسرے مذاہب کے لیڈروں کی عزت وتکریم کرتا ہے خواہ وہ کسی قوم کے کسی ملک کے اور کوئی زبان بولتے ہوں جیسا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ’’یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے، خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی‘‘

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 259)

چوتھی خصوصیت : قرآن کریم کی حفاظت۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ جیسا کہ فرمایا: ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ دعویٰ کسی اور الہامی کتاب نے نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی لفظی حفاظت کا بھی انتظام فرمایا کہ دنیا میں بے شمار حفاظ موجود ہیں اور معنوی حفاظت کا سامان بھی جو مجددین / ریفارمرز کے ذریعہ ہوا۔ کسی اور مذہب کو یہ خصوصیت نہیں۔

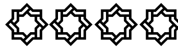
پانچویں خصوصیت :سیاسی امور میں بھی اسلام راہنمائی کرتا ہے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جو نصیحت کرتا ہے وہ بہت عمدہ ہے“۔ (النساء:59)

اس میں لیڈروں کے انتخاب کے لئے زریں اور سنہری اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ وطن عزیز پاکستان میں جو اس وقت خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ارباب حل و اقتدار میں تقویٰ کی کمی ہے۔ کسی میں بھی خوف خدا نہیں ہے۔ ہر ایک نے مولوی کو اپنی گردن پر سوار کرایا ہوا ہے۔ جس کا اترنا اب ناممکن ہے اور ان سب نے مل کر دہشت گردی کو جنم دیا ہے۔ جب تک مولوی حکومت کی گردن پر سوار رہے گا یہ کیفیت اسی طرح رہے گی اور پھر عمال اور حکومت کے کارندے ہر جگہ دیانتداری سے کام کریں ہر ایک شہری کو آزادی حاصل ہو۔ پھر حکومت ان کے یعنی شہریوں کے جان و مال کی بلاامتیاز مذہب وملت حفاظت کرے۔

یورپ دہشت گردی کی خبریں سن سن کر تمام مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھنے لگا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پس

اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 19 اکتوبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط67

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 جون 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کا یہی مضمون ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' ایک اور تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس تصویر میں وطن عزیز میں تباہی وبربادی دکھائی گئی ہے۔ یہ مضمون بالکل وہی ہے جس کا ذکر اوپر دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 8 جون 2011ء میں صفحہ 19 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

حضور انور نے سورۃ التوبہ کی آیت كُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ سے استدلال فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض پایا اور پھر اسی فیض کو ہم تک پہنچانے کا حق ادا کیا۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک خطبہ جو آپ نے 1907ء میں ارشاد فرمایا تھا کا اقتباس بھی پڑھا کہ جس میں دعا کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتداء بھی دعا سے ہوتی ہے اور قرآن کریم کے آخر میں بھی دعائیہ سورت ہے۔ انسان کمزور ہے اور فضل الٰہی کے بغیر وہ کسی قسم کے درجات حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اس کے بس میں ہے کہ وہ اپنی

تطہیر خود کر سکے اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کسی قسم کی نیکی کرنے کے قابل ہے۔ اگر آپ خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی خدا کے حضور دعا کرنی چاہئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر نماز میں وساوس آتے ہوں تو اس کا علاج بھی یہی ہے کہ نماز پڑھتے جائیں اور خدا کے حضور دعا کرتے رہیں کہ وہ اس سے بچائے۔

انسان زبان سے تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھتا رہتا ہے لیکن اس کا دل دنیا کے ہموم و غموم میں مشغول رہتا ہے اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ ہی سے دعا کرے اور دعا کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ سوز و گداز سے کرے۔ آپؑ نے فرمایا :اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَا کہ نماز ہی دعا بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جب بھی کوئی حاجت درپیش ہوتی یا کوئی تکلیف ہوتی یا کسی مصیبت کا سامنا ہوتا تو آپ فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ عبد کامل بن کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرے تب اس کی مشکلات کا حل ہو جاتا ہے۔

دعا کی اجابت کے لئے استقامت بھی شرط ہے۔ یعنی یہ کہ دعا سے اکتا نہ جائے بلکہ کرتا ہی چلا جائے۔ کیوں کہ استجابت کے لئے استقامت شرط ہے۔ حضور نے قرآن کریم کی اس آیت سے بھی استدلال فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ کہ بعض نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جو کہ اپنی نماز سے غافل ہیں۔ بعض لوگ نصیحت ایک کان سے سنتے ہیں تو دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ انسان کو دیکھو کہ جب اس کی بیوی یا بچہ بیمار ہو جائے تو پھر کس قدر قلق اور پریشانی کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور اضطراب سے دعائیں کرنی چاہئے کیوں کہ قبولیت دعا کے لئے اضطراب بھی شرط ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف کی آیت فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا بھی تلاوت کی اور اس کی تشریح بھی فرمائی۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 10 جون تا 16 جون 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”لغو اور فالتو کاموں سے پرہیز“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون کچھ اس طرح ہے:

”میں نے کسی کتاب میں ایک واقعہ پڑھا تو خیال آیا کہ آپ کو بھی میں یہ واقعہ سناؤں۔ کہتے ہیں کہ اٹلی کے ایک باشندہ نے امریکہ میں آئس کریم بیچنے کا پیشہ اختیار کیا۔ کچھ دنوں بعد اس شخص نے حکومت امریکہ کو امریکہ کی شہریت اختیار کرنے کی درخواست بھی دی جو منظور کر لی گئی جب اسے انٹرویو کے لئے بلایا گیا تو اس سے چند سوالات پوچھے گئے۔ اس نے سب سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دیے۔ آخر میں اس سے جب یہ سوال پوچھا گیا کہ تم امریکہ کی شہریت اختیار کرنے کے بعد یہاں کے صدر بننے کی خواہش بھی کرو گے؟ تو اٹلی کے باشندے نے جواب دیا۔ جی نہیں۔ کیوں کہ میں آج کل آئس کریم بیچنے میں اتنا مصروف ہوں کہ میرے پاس فالتو کاموں کے لئے ایک منٹ بھی نہیں ہے۔“

اسے ایک حقیقت سمجھ لیں۔ مفروضہ سمجھ لیں۔ میرا مقصد اس واقعہ کو بیان کرنے سے امریکہ کی سیاست میں دخل اندازی نہیں ہے اور نہ ہی کسی سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ضرور امریکہ کے صدر بننے کی خواہش کریں۔ میں نے جو عنوان باندھا ہے کہ لغو اور فالتو کاموں سے پرہیز کریں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی طرف توجہ دلاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو نعمتیں ایسی عطا کی ہیں کہ وہ ان کے بارے میں ناشکری، ناقدری اور تغافل برتتا ہے ان میں سے ایک صحت ہے دوسرے فارغ اوقات (یعنی فراغت کے لمحے) صحت کے دنوں میں عبادت سے کتراتا ہے اور جب انسان قوی ہو صحت مند ہو تو عبادت بہتر رنگ میں بجالا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک اور حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ سات 7 ایسے اشخاص ہیں کہ قیامت کے دن ان پر سوائے میری رحمت کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا اور ان سات میں سے ایک وہ جوان جس نے اپنی جوانی عبادت الٰہی میں گزاری۔

اصل عبادت جوانی کے ایام میں ہی ہوتی ہے۔ جب انسان ریٹائر ہو جائے، بوڑھا ہو جائے کچھ کرنے کے قابل نہ رہے تو عبادت بھی صحیح رنگ میں نہیں ہوسکتی۔ پس نوجوانوں سے ایک بات تو یہ کہنی ہے کہ ان ایام کو غنیمت جانو اپنی صحت کا خیال رکھو اور خدا کی عبادت بجالاؤ۔ جس میں نماز اول ہے۔ بلاناغہ 5 وقت کی نمازیں اپنے وقت پر پڑھنے کی کوشش کرو اور اگر تہجد بھی پڑھو تو پھر تو بہت ہی خوب اور اچھا ہو گا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۲ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۳ کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

سورہ مومنون کی آیات میں مومنوں کی چند خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ اوّل نماز عاجزی اور خشوع و خضوع سے، دوسرے لغو کاموں سے پرہیز، لغو کام کیا ہیں اس کی تفصیل میں جانا تو اس وقت ممکن نہیں صرف چند باتیں گنوائی جاسکتی ہیں۔ مثلاً شطرنج، تاش کھیلنا، فضول گپیں ہانکنا، مجلسیں لگائے رکھنا، بے کار زندگی بسر کرنا۔ فارغ اوقات TV کے آگے گزارنا۔ ہر وقت گیمز ہی دیکھتے رہنا اور وقت ضائع کرنا۔ بعض بچے تو گھنٹوں TV دیکھتے رہتے ہیں اور پھر اس سے اور قسم کی برائیاں بھی معاشرہ میں جنم پا رہی ہیں۔ پھر شادی بیان کے مواقع خوشی کے ہوتے ہیں ایسے موقعوں پر فضول خرچی سے کام لیا جاتا ہے حالانکہ سادگی سے بھی وہی کام کیے جاسکتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نے ان مندرجہ بالا آیات کی تشرح بھی فرمائی ہے جو پڑھنی چاہئے۔ اس میں آپ نے نصیحتاً فرمایا کہ وہ تمام ایسے کاموں سے بچیں گے جن سے ان کی ذات یا قوم یا ملک کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو اور وہ اپنے ملک اور قوم کی ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کو تیار رہیں گے۔ اس ضمن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مرد ریشم اور سونا نہ پہنیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ پھر زیورات پر زیادہ خرچ بھی نہ کرنا چاہئے۔ جس سے تفاخر کی روح کو ختم کرنا

مراد ہے۔ پھر آج کل سینما اور تھیٹر سے وقت کا ضیاع ہو رہا ہے۔ مومن صرف لغو کاموں ہی سے نہیں بلکہ لغو خیالات سے بھی بچتے ہیں۔

ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے بھی متعدد مواقع پر اپنے خطبات میں لغو کاموں اور فضول خرچی سے منع فرمایا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی توجہ دلائی جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

آپ نے اس حدیث کو بھی بیان فرمایا کہ ”جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوارک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔“

پس صحت کے ایام سے فائدہ اٹھائیں اور فارغ اوقات سے بھی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 10 جون 2011ء میں صفحہ 18 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہمارے ”خلافت ڈے“ کے پروگرام کی خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں مکرم عبدالرحیم صاحب حبس (امریکن احمدی) تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں ایک نوجوان تقریر کر رہے ہیں ایک تصویر سامعین کی ہے اور ایک تصویر خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے۔

خبر کا متن یہ ہے۔ جنوبی کیلی فورنیا میں احمدیہ مسلم جماعت کے افراد مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہو کر اپنا خلافت ڈے منا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں گذشتہ 103 سال سے خلافت احمدیہ جاری ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف مقررین نے ”خلافت“ کے زیر عنوان تقاریر کیں جس میں خلافت کی ضرورت، خلافت کے ذریعہ اتحاد، خلافت کامیابی کا ذریعہ، اختتامی تقریر امام شمشاد ناصر نے کی۔ جماعت احمدیہ جس میں یہ نظام خلافت جاری ہے۔ دنیا کے 190 ممالک میں ”خلافت ڈے“ مناتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ہیں جو ان کے پانچویں

خلیفہ ہیں۔ آپ اپریل 2003ء میں خلیفہ بنے تھے۔ آپ سے پہلے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفہ تھے جو1982-2003ء تک خلیفہ رہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ آج کل ''خلیفہ'' کا لفظ غیر مسلم دنیا کو بہت پریشان کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض سیاسی گروہ اس لفظ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اسلام اور خلافت کی شکل بگاڑ کر پیش کی ہے۔ اسلام تو جبر کی تعلیم بالکل نہیں دیتا۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہ مسیح موعود ہیں جن کے آنے کی خبر پہلے سے الہامی کتب میں موجود ہے۔ ان کا ایک ٹائیٹل امام مہدی کا بھی ہے۔ ان کی وفات پر جماعت کے پہلے خلیفہ (حضرت) حکیم مولانا نور الدین (رضی اللہ عنہ) منتخب ہوئے اور اس وقت سے لے کر اب تک جماعت میں خلافت کا نظام رائج ہے۔ یہ جماعت انڈیا سے شروع ہوئی اور اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں 40 لوگوں کی شمولیت سے رکھی گئی اور آج جماعت احمدیہ دنیا کے 198 ممالک میں ہے۔

امام شمشاد ناصر نے پروگرام کے آخر میں تقریر میں کہا کہ یہ روحانی نظام جس کا وعدہ خدا تعالیٰ نے کیا ہے خلافت کی صورت میں جماعت احمدیہ میں رائج ہے۔ خلافت کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جارہی ہے۔ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کا بعض مسلمان فرقوں سے اختلاف ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک بھی ہوتا دیکھا جاتا ہے اور گذشتہ سال مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کی دو بڑی مساجد جو لاہور پاکستان میں واقع ہیں ان پر جمعہ کے دن گرنیڈ سے حملہ کیا جس میں 86 سے زائد احمدی احباب موقع پر ہی مارے گئے اور ایک سو سے زائد اشخاص زخمی بھی ہوئے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 جون 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”لغو اور فالتو کاموں سے پرہیز“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون کا خلاصہ اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے دیا جاچکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 16 جون 2011ء میں صفحہ 16 پر عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ بعنوان ”نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق“ پر شائع کیا۔ یہ خطبہ اس سے قبل الانتشار العربی کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 17 تا 23 جون 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون کی ابتداء میں لکھا گیا ہے کہ اس مضمون میں گزشتہ ہفتہ کی دو خبروں پر تبصرہ کرنا اور صحیح حقیقت سے روشناس کرانا ہے۔

روزنامہ امت کراچی کی 28 مئی کی ایک خبر بعنوان ”قادیانیوں سے متعلق بند کمرہ اجلاس کی کارروائی 36 برس بعد منظر عام پر لانے کا فیصلہ۔“ بعض اور اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ ہم اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ چلو 36 سال بعد ہی منظر عام پر تو لائیں۔ لیکن ہمیں خطرہ ہے کہ اتنے عرصہ میں منظر عام پر لاتے ہوئے خدانہ کرے اس کو ایڈٹ کر کے اور ردوبدل کر کے نہ پیش کیا جائے۔ کیوں کہ ہم نے ایسے ہوتا دیکھا ہے جو لوگ 1974ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی میں موجود نہ تھے انہوں نے قومی اسمبلی کی کارروائی کے عنوان سے خود ہی باتیں گھڑی تھیں اور پھر کتابی صورت میں شائع کر کے عوام کو دھوکہ بھی دیا تھا گویا یہ وہی کارروائی ہے جو اسمبلی میں ہوئی تھی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 26 اکتوبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 68

دوسری خبر امریکہ میں شائع ہونے والے ایک اخبار کے صفحہ اول پر یہ خبر تھی کہ علامہ طاہر القادری نے جہاد پر مرزا غلام احمد قادیانی کا مؤقف اپنالیا۔ (یہ خبر اس سے قبل گزر چکی ہے) حضرت بانی جماعت احمدیہ نے ایک کتاب لکھی "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" جو 22/ مئی 1900ء کو شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں آپ نے حقیقت جہاد اور اس کی فلاسفی بڑی وضاحت کے ساتھ لکھی ہے نیز قرآن و حدیث اور تاریخ سے جہاد کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اوائل اسلام میں مسلمانوں کو بحالت مجبوری جو جنگیں کرنا پڑیں وہ محض وقتی اور مدافعانہ تھیں۔ جس کا مقصد صرف مذہبی آزادی ہی قائم کرنا تھا ورنہ اسلام سے بڑھ کر صلح و آشتی اور امن و سلامتی کا علمبردار کوئی اور مذہب نہیں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی متعدد تصانیف میں جہاد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا مشن ادیان عالم پر دلائل اور براہین کی رو سے اتمام حجت اور اسلام کا غلبہ ثابت کرنا تھا اور مغربی فلسفیوں اور مستشرقین علماء کا سب سے بڑا اعتراض اسلام پر یہ تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور وہ مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ رکھتا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ چونکہ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا تھا اور ادھر اکثر علماء اسلام کا خیال تھا کہ جب مسیح مہدی آئیں گے تو کافروں سے جنگ کریں گے اور پھر بزور شمشیر اسلام کی اشاعت کریں گے۔

چنانچہ عیسائی پادریوں اور ان کے ہم خیال لوگوں نے جب آپ کے دلائل سے شکست کھائی تو اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے یہ آسان صورت اختیار کی کہ گورنمنٹ کو آپ کے خلاف بدظن کر کے آپ کو قید کرا دیں۔ یا تبلیغ اسلام کی آپ پر پابندی کرا دیں۔ اس وجہ سے آپ نے مذکورہ بالا رسالہ ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' لکھا۔

جہاد بالسیف کی سب سے بڑی مناہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے کہ ''یَضَعُ الْحَرْبَ ''یعنی جب مسیح موعود آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کرے گا۔ خاکسار نے اتنا لکھنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی نظم کے چند اشعار بھی لکھے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

اس کے بعد خاکسار نے متعدد اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب سے جہاد کی فلاسفی اور یضع الحرب کے بارے میں لکھے ہیں اور اس کے بعد آپ کی جماعت کو نصائح بھی لکھی ہیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17/جون 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”اسلام سے نہ بھاگو راہِ ھدیٰ یہی ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 22/جون 2011ء صفحہ 19 پر حضور انور کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے شائع کیا ہے: ”نماز، دعا اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا“

اس دوسرے حصہ میں اخبار نے بیان کیا کہ حضور انور نے فرمایا ”اس وقت بہت سے ایسے لوگ ہیں جو زبان سے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اگر تم غور سے ان کے کرتوتوں اور اعمال کو دیکھو تو تمہیں ان سے الحاد کی بُو آئے گی۔ وہ دنیوی امور میں اس قدر غرق ہیں کہ خدا کو بالکل ہی بھول گئے ہیں بلکہ یہ بات بھی بھول گئے ہیں کہ ایسے لوگوں پر جو خدا سے غافل ہو جائیں، لاپرواہ ہو جائیں ان پر پھر خدا کا غضب بھی نازل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے اس کی معرفت کے حصول کے لئے دعا سے کام لیا جائے۔ دعا کے لئے انسان کماحقہ اس کا ادراک نہیں پاسکتا۔ خدا تعالیٰ سے قطع کرنے کا مطلب سوائے ہلاکت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ انسان کو اس بات کی فکر رکھنی چاہیئے کہ اس کا دل ہر وقت دنیوی افکار و مشاغل میں لگا ہوا ہے یا کچھ دین کی طرف بھی رغبت ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس کی ساری دعائیں بھی دنیاوی امور ہی کے لئے وقف ہیں یا دین کے لئے بھی ہیں؟

انسان کو ہر دم دعا میں لگا رہنا چاہیئے یہ نہیں کہ جب ہموم و غموم آگھیریں تو پھر دعا کی طرف توجہ ہو۔ حضور انور نے قرآن کریم کی درج ذیل آیات کی تفصیل و تشریح بھی فرمائی۔

- وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ:3)
- مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ (آل عمران:54)
- اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (المومن:52)
- وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں چند دعائیں پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی۔

• اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

• رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

• رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

• رَبِّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْن

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر میں 23/جون 2011ء کی اشاعت 1/4 صفحہ کا ہمارا تبلیغی اشتہار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس اشتہار میں بائبل کا حوالہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر آپ حضرت عیسیٰؑ کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ آچکے ہیں۔ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی رات کے وقت چور کی طرح ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ مسجد بیت الحمید کا ایڈریس، فون نمبر، مسجد کا فوٹو اور کتب کی فہرست وغیرہ بھی شائع ہوئی ہیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 24/جون 2011ء میں صفحہ 5 پر 3 تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی "جماعت احمدیہ جنوبی کیلی فورنیا نے یوم خلافت منایا۔"

کیلی فورنیا: (پ۔ر) جنوبی کیلی فورنیا کے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے احباب اور ان کے اہل وعیال نے گزشتہ ہفتے 103 واں یوم خلافت منایا۔ اس موقعے پر مسجد بیت الحمید میں تقریباً 350 مرد وخواتین اور بچے جمع ہوئے۔ نظمیں پڑھیں اور تقاریر کیں۔ افتتاحی تقریر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کی، اس موقعے پر انہوں نے حاضرین کو ایک سال قبل جماعت احمدیہ لاہور پر ہونے والا ایک حملہ یاد دلایا جس میں 80 افراد جو نماز جمعہ ادا کر رہے تھے شہید کر دیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ "عقائد میں اختلاف کی بنیاد پر انتہاء پسندوں کی طرف سے ہمیں نشانہ بنایا جاتا ہے۔ تاہم ہماری جماعت نے نہ پہلے کبھی تشدد کا پرچار کیا اور نہ آئندہ کرے گی۔"

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 24 تا 30/جون 2011ء میں صفحہ 11 پر خاکسار کے مضمون کی اگلی قسط بعنوان "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اس مضمون

میں خاکسار نے ”جہاد“ کے بارے میں اسلامی تعلیم اور نظریہ کا ذکر کیا ہے۔ جب ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں جہاد کی 3 اقسام کا پتہ چلتا ہے۔

اوّل جہاد : یہ ہے کہ انسان اپنی اصلاح کرے۔ اپنے نفس کی اصلاح کرنا اور اسے پورے طور پر خدا کا مطیع اور فرمانبردار بنانا اصل جہاد ہے۔ (العنکبوت:7)

دوسری قسم کا جہاد : انسان قرآنی تعلیمات کو دنیا میں پھیلائے، تبلیغ کرے۔ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۳﴾ یہاں پر تبلیغ قرآن کو بڑا جہاد قرار دیا گیا ہے۔

تیسری قسم کا جہاد : دشمن کے خلاف دفاعی جنگ کی جائے جس کا ذکر سورۃ الحج آیت 40، 41 میں ہے۔ وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے...

حدیث میں ایک شخص کے جنگ پر جانے کی اجازت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ماں باپ کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تمہارا جہاد یہی ہے۔

جہاد کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہر وقت لڑائی پر تلے رہو اور دوسروں کو مارنا، قتل کرنا ہی جہاد ہے۔ یہ جہاد کے بالکل غلط معانی ہیں۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”گورنمنٹ انگریزی اور جہاد“ سے ایک لمبا اقتباس بھی لکھا جس میں آپ نے فرمایا کہ:

اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی اور جہاد کیا چیز ہے؟ سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہو گئیں تھیں لہٰذا وہ اسی فکر میں لگ گئے کہ اس طرح اسلام کو صفحہ دنیا سے مٹادیں......... نہایت ہی ظالمانہ اور جابرانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم

بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو...... تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا۔ اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور میں خدائے قادر ہوں۔"

پھر فرماتے ہیں:

"قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔"

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: "مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تاکہ دین کے کام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں"

(ملفوظات جلد سوم)

یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ جہاد کے بارے میں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس وقت ایک ایسے ہی مہدی اور مسیح کا انتظار کر رہے ہیں جو آکر مزید خون خرابہ کرے گا اور یہی وجہ ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان دوسروں کا خون بہانے اور دوسروں کو کافر ٹھہرانے میں ہرگز دیر نہیں لگاتے۔ خاص طور پر جہاد اور مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں انہوں نے بہت ہی من گھڑت باتیں بنالی ہوئی ہیں۔

فیصل آباد کے عالمی تحفظ ختم نبوت شفاعت محمدی اور آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ایک ورقہ پمفلٹ شائع کر کے عام تقسیم کیا اور اشتعال دلایا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "ایسے لوگوں کو بھرے بازار میں گولی مارنا جہاد ہے ان کو مارنا ثواب ہے۔

اسی پمفلٹ میں جماعت احمدیہ کے خلاف یوں اشتعال دلایا ہے۔

''اگر آپ قیامت کے دن محمدؐ کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپؐ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ٹولے کے مقابلہ میں بھی آنا پڑے گا۔ لہٰذا اپنے ضمیر کو جگائیں اور ختم نبوت کے نڈر مجاہد ہو کر ان کو قتل کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کریں''

یہ پمفلٹ کثیر تعداد میں شائع کرایا گیا اور تقسیم ہوا۔ جب بھی کوئی مّلاں اس قسم کے کام کرتا ہے اس وقت پھر کوئی نہ کوئی جہاد اور شہادت کا رتبہ حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کرتا ہے پھر حکومت بھی اس پر کوئی نوٹس نہیں لیتی قانون ایسے لوگوں کو ایسے جرم کی اجازت دیتا ہے۔

آپ بانیٔ جماعت احمدیہ کی تحریرات پڑھ لیں اور ان نام نہاد مولویوں کے فتاویٰ بھی پڑھ لیں آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کون صحیح اسلام کی تعلیمات پیش کر رہا ہے اور کون دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو آشکار کر رہا ہے۔

ہم تو یہی کہیں گے کہ ان ظلموں سے باز آجاؤ۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر آپ کو سمجھانے کے لئے کوشش کر رہی ہے اگر سمجھ جائیں تو بہتر ہے ورنہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ اس وقت جو حالات پاکستان پر گزر رہے ہیں کہ یہ واقعی ان لوگوں کے حالات ہیں جن پر خدا کے پیار کی نظر پڑتی ہے۔ یا جن پر خدا کا غضب ہوتا ہے۔ کون سی بُرائی ہے جو ان میں پائی نہیں جاتی۔ ہر قسم کا گھناؤنا جرم خدا اور اس کے رسول کے نام پر کیا جارہا ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ صحیح اسلام ہے اور تحفظ ختم نبوت۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اے اللہ! ان کو سمجھ اور عقل اور رشد عطا فرما۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 نومبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط69

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 24/جون 2011ء میں صفحہ B-24 پر سامعین کی ایک تصویر کے ساتھ ہمارے جلسہ یوم خلافت کی خبر شائع کی ہے۔ جو کہ سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے ہے جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کیلی فورنیا کی مسجد بیت الحمید میں 22/مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ 103 سال سے (یہ 2011ء کی بات ہو رہی ہے) جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہے۔ اس جلسہ میں خلافت سے متعلق مختلف عناوین پر مقررین نے تقاریر بھی کیں۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے افراد اس نعرہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ امام ناصر نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کا راز خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ خلافت ہمارا روحانی نظام ہے جو جماعت احمدیہ میں بانی جماعت کی وفات 1908ء سے قائم ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت 198 ممالک میں پائی جاتی ہے جس کے کوئی سیاسی عزائم نہیں بلکہ خدمت انسانیت اولین ترجیح ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 24/جون 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے‘‘ کی تیسری قسط شائع کی۔ اس کا خلاصہ اس سے قبل نیویارک عوام کے حوالہ سے آچکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے یکم جولائی 2011ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”ہمارا جلسہ سالانہ و اغراض و مقاصد “ ایک تصویر کے ساتھ جس میں حضرت مصلح موعودؓ مسجد فضل لندن کی جگہ پر نماز باجماعت کی امامت فرمارہے ہیں شائع کیا۔

مضمون لمبا تھا۔ ایڈیٹر نے کافی کانٹ چھانٹ کی اور جلسہ کے بارے میں سب سے آخر میں تھوڑی سی بات لکھی۔ لیکن مضمون کا باقی حصہ خود دیا ہے۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی مخالفت، تعصب اور جماعت پر کئے گئے اعتراضات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کیوں کہ ایک اعتراض یہ بھی تو کیا جاتا ہے کہ احمدی حضرات حج کرنے قادیان جاتے ہیں وغیرہ۔ مضمون کا خلاصہ یہ ہے: ”برا ہو تعصب اور جہالت کا، جب کسی کے بارے میں دل میں تعصب پیدا ہو جائے اور پھر اوپر سے جہالت کا لبادہ بھی اوڑھ لیا جائے تو انسان دیکھتے ہوئے بھی حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہی کچھ جہالت جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی وطن عزیز میں ہو رہی ہے اور دیگر ممالک میں بھی جہاں علمی پستی ہے۔ گزشتہ 120 سال سے احمدیوں پر مختلف قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں اور ہمارا لٹریچر ان الزامات اور اعتراضات کے جواب میں بھرا پڑا ہے، مگر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی وجہ سے آئے دن وہی پرانے اعتراضات کو دشمنوں کی کتب سے لے کر پھر شائع کر دیا جاتا ہے گویا یہ اعتراضات ایسے ہیں کہ کسی قادیانی کے پاس ان کا جواب نہیں ہے۔

میڈیا بھی پھر انہی کی مدد کرتا ہے خصوصاً پاکستان میں۔ یہاں امریکہ میں چونکہ مذہبی آزادی بھی ہے اور میڈیا کو آزادی ہے اور اس وجہ سے بعض شرفاء ہماری باتوں کو شائع کرنے میں عار نہیں سمجھتے بلکہ اخلاقی فرض سمجھتے ہیں ہم میڈیا کے تمام ایسے لوگوں کے شکر گزار ہیں۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ ایک دوست نے کچھ دن پہلے مجھے ای میل بھیجی جس میں جماعت احمدیہ کی اسرائیل میں موجودگی اور ہمارے عقائد کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہوا تھا میں اس دوست کا مشکور ہوں اس ای میل میں بہت سے پرانے اور معاندین کی کتب سے لئے گئے اعتراضات تھے مثلاً جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے نبوت کا دعویٰ کر کے

ختم نبوت کے عقیدہ کو پاش پاش کر دیا ہے۔ پھر یہ کہ یہ لوگ مکّہ کی بجائے قادیان میں حج کرتے ہیں جو کہ ان کا ساتھ سالانہ جلسہ ہوتا ہے غرض یہ اور اس قسم کے دوسرے سوالات تھے۔

امریکہ میں چونکہ یکم تا 3/جولائی ہمارا جلسہ ہو رہا ہے۔ (یعنی سال 2011ء میں) اور اسی حوالے سے اس ہفتے جرمنی میں ہو رہا ہے اور کینیڈا کا جلسہ بھی یکم تا 3/جولائی ہے اور پھر برطانیہ کا جلسہ سالانہ 24 تا 27/جولائی 2011ء ہو رہا ہے جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے وفود آ کر شامل ہوں گے۔ اس لئے خاکسار مناسب سمجھتا ہے کہ خاکسار اس اعتراض کا جواب دے کر جماعت احمدیہ کے افراد مکّہ کی بجائے قادیان میں یا جہاں جہاں جلسہ ہوتا ہے حج کرتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ احمدی حضرات مکہ نہیں جاتے اور قادیان کے جلسہ میں حاضر ہو کر حج کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ 5 ارکان اسلام پر بدل و جان ایمان لاتی اور اس کے مطابق عمل کرتی ہے۔ جب ہم 5 ارکان اسلام پر ایمان لاتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حج مکہ کی بجائے قادیان میں کر لیں؟

ایسے معاندین احمدیت جو یہ اعتراض کرتے ہیں ذرا انصاف سے کام لیں۔ یہ ایک طرف تو ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کے خانے میں احمدیت / قادیانیت لکھتے ہیں پھر ایک حلف نامہ بھی پُر کرنے کے لئے دیتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو جھوٹا تصور کرتے ہیں۔ پھر سعودی حکومت کے قانون کے مطابق بھی غیر مسلم وہاں نہیں جاسکتے۔ ہمارا داخلہ ممنوع کرایا ہوا ہے۔ ایک طرف تو ہمارے خلاف یہ سب اقدام تو دوسری طرف یہ الزام کہ ہم حج پر نہیں جاتے۔ ایسے معاندین کو تو ہم یہی کہتے ہیں کہ خدا کے لئے کچھ تو انصاف سے کام لو کہ تمہارا اسلام تمہیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاؤ اور ہمارے خلاف مکر و فریب سے کام لو۔ بہر حال یہ جھوٹا پروپیگنڈا جماعت کے خلاف ہوتا چلا آ رہا ہے۔

ہمارے پہلے خلیفہ (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) نے بھی حج کیا اور دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) نے بھی حج کیا۔ آپ تو بانیٔ جماعت احمدیہ کے بیٹے تھے۔1974ء سے پہلے سینکڑوں احمدیوں نے حج کیا۔

پھر حج پر جانے کی ایک بڑی شرط یہ ہے کہ راستہ کا امن میسر ہو۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے راستہ کا امن نہیں ہے بلکہ ہمارے خلاف ایسے ایسے فتوے ہیں ”جوں ہی انہیں دیکھو جان سے مار دو“ اور بھرے بازار میں انہیں قتل کر دو۔ حال ہی میں پاکستان کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، آل پاکستان سٹوڈنٹس ختم نبوت فیڈریشن کی طرف سے فیصل آباد شہر اور دیگر علاقوں میں یہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا جس میں احمدیوں کے بارے میں لکھا گیا کہ ”ایسے لوگوں کو بھرے بازار میں گولی مارنا جہاد ہے۔ ان کو مارنا بھی ثواب ہے۔ لہٰذا اپنے ضمیر کو جگائیں اور ختم نبوت کے نڈر مجاہد ہو کر ان کو قتل کر کے شہادت کا رتبہ حاصل کریں۔“

یہ خلاصہ ہے پمفلٹ کا، ساتھ ہی لکھا ہے کہ قادیانیت زہر قاتل ہے پھر اسی اشتہار میں اس علاقے کے نمایاں30-40احمدیوں کے نام شائع کئے ہیں تا کہ انہیں قتل کرنے میں آسانی ہو۔ اس پمفلٹ میں احمدیوں کو قتل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ کچھ 1974ء کے بعد قومی اسمبلی میں ہمارے خلاف قانون پاس کرنے کی وجہ سے اور پھر یہ دشمنی 1984ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں اپنے عروج کو پہنچی۔ جوں ہی کوئی شخص احمدی کو قتل کرتا ہے اسے قانون کا سہارا مل جاتا ہے اور وہ قاتل جنت کا پروانہ حاصل کرلیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے تمام دنیا کے احمدیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دعائیں کریں اور خدا سے مدد چاہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے شر سے جماعت کے افراد کو محفوظ رکھے اور یہ ہدایت بھی کی ہے کہ تمام احمدی صرف اور صرف خدا سے دعا مانگیں یہی قرآن کی تعلیم ہے۔

خاکسار بات کر رہا تھا جلسہ سالانہ کی اور اس اعتراض کا جواب دینے کی کہ احمدیوں کا یہ عقیدہ ہر گز نہیں اور نہ رہا ہے کہ حج قادیان میں ہو جاتا ہے مکہ جانے کی ضرورت نہیں جیسا کہ لکھ چکا ہوں کہ حج کی کچھ شرائط ہیں ان میں سے ایک شرط راستہ کا امن ہے ''یہ مسلمان حضرات'' ہمارے لئے راستہ کا امن خراب کر رہے ہیں۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22/جون 2011ء میں صفحہ 9 A پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے:

Murders in Pakistan should concern Americans

پاکستان میں جو قتل ہو رہے ہیں امریکہ کو اس پر تشویش ہونی چاہیئے۔ یا پاکستان میں جو قتل ہو رہے ہیں امریکنوں کو اسے سمجھنا چاہیئے۔ 14/جون کو انڈو ایشین نیوز سروس کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی دہشتگردوں نے یہ کہتے ہوئے ممتاز، احمدی مسلمان، کاروباری افراد کی ''ہٹ لسٹ'' جاری کی ہے کہ مسلمانوں کو ''گمراہ'' کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

پچھلے ایک ہفتہ سے پنجاب کے شہر فیصل آباد میں انتہاء پسند مسلمان پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ جس میں وہ مخصوص احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پمفلٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک احمدی کے قتل کے عمل سے انسان ایک مقدس جنگجو بن جاتا ہے اور جو بھی ایسا کرے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن مبارکباد پائے گا۔

انگریزی میں اردو کا ترجمہ کر کے ایک پمفلٹ میں کچھ اس طرح ہے کہ ''اے مسلمان بھائیو، ہمارے درمیان کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمیں گمراہ کر رہے ہیں اور ان کی سزا موت ہے''۔ ایک اور پمفلٹ میں پوچھا گیا ہے کہ ''کیا کوئی ایسا شخص ہے جس میں احمدیوں کو سبق سکھانے کی ہمت ہے؟'' ایک سال پہلے 28/مئی کو متعدد پاکستانی طالبان نے مشین گن، دستی بم اور خودکش

جیکٹوں سے لیس ہو کر نماز جمعہ کے دوران لاہور میں دو احمدی مساجد پر حملہ کیا تھا۔ جس میں 86 نمازی ہلاک اور سو سے زیادہ زخمی ہوئے تھے۔

ایک دہشت گرد کو خود احمدیوں نے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا لیکن حکام کا کہنا ہے کہ وہ مشتبہ شخص اب ان کی تحویل میں نہیں اور انہیں اندازہ بھی نہیں کہ وہ اب کہاں ہے؟

پاکستان، انڈونیشیا اور کہیں بھی، یکساں طور پر غیر متشدد پُر امن احمدی مسلمانوں پر، مذہبی جنونیوں کے ظلم و ستم اور قتل کے سانحات کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہاں تک کہ اسے پوری دنیا کے مسلمانوں کی حمایت بھی حاصل ہے۔ اس سے امریکیوں اور دیگر مغربی اقوام کی بے حسی اور لاعلمی نے مزید شدت اختیار کر لی ہے۔ جو کہ شاید اس کو اپنا مسئلہ نہیں سمجھتے لیکن جن کے فوجی بیٹے اور بیٹیاں افغانستان اور عراق میں متاثر ہو رہے ہیں اور نتیجۃً وہ لوگ بھی ان ہزاروں بے گناہ شہریوں کے ساتھ مشکلوں کا شکار ہیں۔ جو مسلمان، احمدیوں کی صورتحال سے واقف ہیں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان پر حملہ کرنا اور ان کا قتل کرنا درست نہیں ہے لیکن ان ہی مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں نے اعلان کیا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں یا اس سے بھی زیادہ بدتر ہیں اور جیسا کہ تاریخ واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ جب کبھی بھی کسی گروہ کو پسماندہ کر دیا جاتا ہے اور قانون کے تحت اس کے حقوق اور تحفظ سے انکار کیا جاتا ہے۔ یہ عدم رواداری سے لے کر شیطانیت تک کی پیش گوئی ہے جس سے پر تشدد ہجوم اور ریاستی پابندیوں اور ظلم و ستم، قتل کو بڑھاوا ملتا ہے۔ پاکستان میں 1974ء میں ایسا ہی ہوا تھا۔ جب اسلامی علماء اور ان کے سیاسی حلیفوں نے ایک آئینی ترمیم کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا اعلان کیا تھا۔

توہین مذہب کے خلاف قانون کو انیسویں صدی میں برطانوی حکمرانی کے تحت نافذ کیا گیا تھا جو اصل میں بین المذاہب نفرت انگیز تقاریر کو روکنے کے لئے بنایا گیا تھا اور سن 1980ء کی دہائی کے وسط میں احمدیوں کے لئے اسلام کے مطابق عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کے عمل کو اختیار کرنے کے جرم میں جرمانے، قید اور یہاں تک کہ موت کی سزا مقرر ہوئی۔ توہین رسالت کے یہ قوانین تیزی سے

احمدیوں، شیعوں، مسیحیوں، ہندوؤں اور دیگر لوگوں کو مرکزی سنی مسلمانوں کے ظلم وستم اور قتل کا نشانہ بنائے جانے کا ذریعہ بن گئے۔ اسی حکومت نے پاکستان میں احمدی مسلم اور دیگر مذہبی اقلیتوں کے خلاف لا قانونیت اور نفرت، تعصب اور عدم رواداری کی منظوری دے دی ہے جو مسلم انتہاپسندوں کی پُر تشدد اور مہلک حملے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ خوف اور انتشار کی یہ کیفیت پاکستان میں تمام اقلیتوں کو متاثر کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں ہر سال کئی اموات واقع ہوتی ہیں۔ ان قاتلوں کو عام طور پر سزا بھی نہیں دی جاتی اور معاشرے کی مرکزی اکثریت ان کی تعریف کرتی ہے اور جشن منایا جاتا ہے جیسا کہ اس وقت ہوا جب پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو جنوری میں ان کے اپنے ہی محافظ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس قاتل پر عدالت کے باہر جہاں اسے پیش کیا گیا تھا گلاب کے پھول نچھاور کئے گئے اور بڑے پیمانے پر ہجوم نے مبارکباد پیش کی۔

یہ ایک گہری جڑوں والے روحانی اور اخلاقی کینسر کی علامت ہے جو آہستہ آہستہ لیکن یقیناً پاکستان کو اندر سے ہی تباہ کر رہا ہے۔ تو پھر ان کروڑوں پاکستانی مسلمانوں کے دلوں میں ہمدردی، ضمیر، شائستگی اور انصاف کی بنیادی انسانی خوبیاں کہاں گئی ہیں؟ اکثریت کی خاموشی کو آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے کہ زیادہ تر مرکزی سنی مسلمان یا تو سیاست اور طالبان اور اسی طرح کے جنونیوں کے طریق کار سے ہمدردی رکھتے ہیں یا پھر ایسے دہشت گردوں کے ہاتھوں اپنا بھی وہی انجام ہونے سے ڈرتے ہیں جو انہوں نے احمدی، عیسائی اور دیگر اقلیتوں کا کیا۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت یکم جولائی 2011ء میں صفحہ 18 پر خاکسار کا یہی مندرجہ بالا مضمون من وعن شائع کیا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت یکم تا 7/ جولائی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''امریکہ میں میڈیا کی آزادی'' کے عنوان سے خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

دراصل یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار میں ”جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر نے اس مضمون کا عنوان از خود تبدیل کر دیا ہے۔ مضمون کے اندر اسی بات کا جواب ہے کہ احمدی حج کرنے کیوں نہیں جاتے۔ یا قادیان میں احمدی حضرات حج کرتے ہیں۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے انگریزی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”پاکستان میں احمدیوں کا قتل امریکن لوگوں کے لئے کیوں باعث تشویش نہیں ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جو اس سے قبل ڈیلی بلٹن اور انڈیا پوسٹ نے بھی شائع کیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 8/جولائی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”امریکہ کی یوم آزادی کے موقع پر“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ:

4/جولائی کو ہر سال امریکہ میں یوم آزادی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک اپنی اپنی یوم آزادی کے موقعہ پر یوم آزادی مناتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ جائز ہے اور ضرورت بھی ہے تا ہر قوم کے لوگوں کو یہ احساس رہے کہ انہوں نے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی ہے اور آزادی کے بعد کیا ترقی کی اور کیا کھویا کیا پایا؟ گویا تاریخ دہرانے سے تاریخ یاد رہتی ہے اور اسلاف کے کارناموں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جس سے آگے ترقی کے میدان کھلتے ہیں۔

امریکہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو دوسرے ممالک سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں وہ امریکن شہریت حاصل کرنے پر خوش بھی ہوتے ہیں اور یہاں کی روایت کو بھی بڑی جلدی اپناتے ہیں۔ چنانچہ 4/جولائی اور یوم آزادی کی مناسبت سے ہم سب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09نومبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط70

مکرم عبد الستار خان، مبلغ سلسلہ کولمبیا (ساؤتھ امریکہ) لکھتے ہیں:

مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر مبلغ امریکہ کے مضامین ''تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے، ذاتی تجربات کی روشنی میں'' کی 66ویں قسط روز نامہ الفضل آن لائن مؤرخہ 29/اکتوبر 2022ء میں شائع ہوئی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ محترم مولانا موصوف کے جملہ مضامین داعیان الیٰ اللہ، مربیان سلسلہ اور احباب جماعت کے لیے تبلیغ کے سلسلہ میں بہترین مشعل راہ ہیں۔ مولانا سید شمشاد ناصر صاحب نے حالات کی مناسبت سے نہایت پر حکمت انداز میں وقتاً فوقتاً یہ مضامین تحریر کیے جو امریکہ اور پاکستان کے مختلف اخبارات و رسائل کو بھجوائے جاتے رہے اور اشاعت کی زینت بنتے رہے۔ ان مضامین کی خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ، صداقت قرآن کریم، سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء احمدیت کے خطبات و تقاریر کا خلاصہ، پاکستان و دیگر ممالک کے احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی داستان بار بار بیان کی جاتی رہی۔ نیز مخالفین احمدیت کے بدانجام کا تذکرہ اور اخلاقی و تربیتی امور پر سیر حاصل بحث کی جاتی رہی۔ اس طرح امریکہ، پاکستان بلکہ دیگر ممالک کے لاکھوں افراد تک اسلام و احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچا۔ اکثر مضامین انگلش و اردو زبان میں شائع ہوئے جبکہ بعض مضامین عربی ممالک میں عربی زبان میں شائع ہوئے۔

ان مضامین سے ہماری موجودہ نسل بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے اور خاص طور پر ہمارے مربیان اور واقفین زندگی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح پریس اور میڈیا سے اس زمانہ میں فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔

؎ سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور داعیان الی اللہ واحباب جماعت کو ان سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ امریکن قوم۔ ایک اور بات کی بھی خاص طور پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ امریکن آئین انہیں ہر قسم کی آزادی بلا تفریق اور بلا امتیاز مہیا کرتا ہے۔ اصل میں تو یہ ایک مسلمان کا فخر تھا۔ کہ اسلام ہر ایک کو بلا امتیاز و تفریق آزادی ضمیر، آزادی مذہب اور آزادی خیالات کا اظہار عطا کرتا ہے۔ لیکن اس عیسائی حکومت یا سیکولر حکومت نے جہاں اکثریت عیسائیوں کی ہے سب قوموں کو آزادی دے رکھی ہے جب کہ اسلام نے یہ آزادی سب سے پہلے دی مگر مسلمان اور اسلامی ممالک اب تک یہ آزادی دینے کو نہ تیار ہیں اور نہ ہی آزادی دینے کے حق میں ہیں۔

قائداعظم محمد علی جناح نے بھی خواب دیکھا۔ جو کہ پاکستان کا تھا انہوں نے اپنی ایک تقریر میں وطن عزیز کے لوگوں کو بتایا کہ یہاں ہر ایک کو آزادی حاصل ہو گی۔ تم آزاد ہو، مندر جانے میں، آزاد ہو ٹیمپل جانے میں تم آزاد ہو مساجد میں جانے کے لئے۔ تم سب برابر ہو۔ ریاست کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے مگر قائداعظم کے اس خواب کی تعبیر اب تک نہیں ہو سکی۔

پاکستان میں تمام اقلیتیں غیر محفوظ ہیں کیوں کہ آئین میں ایسی ایسی شقوں کا اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے عوام الناس اور اقلیتیں سب غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔

اسلام نے قرآن کریم میں سب کو آزادی دی ہے سب کو انسانیت کی بنیاد پر برابری کے حقوق دیئے ہیں۔ ''لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ''کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔ سب کو یکساں آزادی دے دی۔ لیکن پاکستان

کے آئین میں حکمرانوں نے ایسی شق ڈال دی کہ جس کی وجہ سے اب اقلیتیں تو بالکل غیر محفوظ ہوگئی ہیں بلکہ ان کو توان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔

آج پاکستان کے آئین پر ملاں کا قبضہ اور دہشت گردوں کی اجارہ داری ہے وہی اس کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔ کہتے تو ہیں کہ وطن عزیز میں جمہوریت ہے اس کے ساتھ ہی ہر ایک کے ہاتھ میں دوسروں کو مارنے کے ہتھیار بھی ہیں۔ جہاں قائداعظم نے فرمایا تھا کہ تم آزاد ہو مساجد میں جانے، مندر میں جانے کے۔ وہی جگہیں آج سب سے زیادہ غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔

مجھے یہ کہنے میں بالکل ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ امریکہ کا آئین اسلام کے بہت قریب ہے۔ جب کہ مسلمان ممالک کے آئین اسلامی تعلیمات اور اسلامی منشور سے کہیں دور ہیں جہاں ہر کسی کو تحفظ نہیں اور نہ ہی کسی کو آزادی حاصل ہے۔

امریکہ میں آئینی طور پر انسانیت کا احترام ہے اور تحفظ ہے اور آزادی ہے۔ اسی وجہ سے اس قوم نے ترقی کر کے آج سپر پاور کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ جو باتیں اسلام سکھاتا ہے ان کی اکثریت میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔

جب ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سردار انسانیت، محسن انسانیت حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دی تو وہ ہجرت ایک عیسائی بادشاہ اور عیسائی سلطنت کی طرف ہی تو تھی۔

امریکہ میں اس وقت ہزاروں مساجد ہیں مسلمانوں کی۔ یہ ہے آئین کی بالا دستی اور آئین کا احترام کہ مسلمانوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ خدا ان کو یہ یوم آزادی مبارک کرے۔ اب ایک سوال ہے کہ کیا وطن عزیز پاکستان میں ایسا ممکن ہے کہ ہر شخص اپنی مرضی سے زندگی بسر کر سکے۔ اس کا ایک حل تو خاکسار نے یہ بتایا کہ وطن عزیز کا آئین ایسا ہو جس میں بلا تفریق ملت و مذہب ہر ایک کے لئے احترام اور تحفظ ہو۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ ایسا ہے یہ بالکل جھوٹ اور دھوکا ہے۔ جن

دہشت گردوں کو پکڑا گیا۔ ان کے ہاتھ اسی آئین ہی نے مضبوط کئے تھے۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو سربازار مار دیا گیا۔ اقلیتوں کے وزیر کو سرعام گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

احمدیوں کی مساجد پر دن دیہاڑے نماز پڑھتے ہوئے بم گرا دیئے گئے اور 86 آدمیوں کو موقع پر ہی جان سے مار دیا گیا۔ گوجرہ میں عیسائیوں کے گرجا گھر کو جلا دیا گیا۔ کہیں ختم نبوت والوں کی اجارہ داری ہے تو کہیں احرار کی۔ تو کہیں ملاں کی۔ یہ سب کچھ آخر کیا ہے؟ یہ سب کچھ اسی آئین کی آڑ میں کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے پولیس بھی کسی کی حفاظت نہیں کرتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ حکومتی اداروں، سیاسی لیڈروں اور ارباب اقتدار کے سروں پر سے ملاں ازم کا بھوت اتار دیا جائے۔ جب تک ان سب کی گردنوں پر ملاں چڑھا رہے گا امن قائم نہ ہوگا اور نہ ہی کسی کو تحفظ۔

مساجد اور ریاست کو الگ الگ کیا جائے مساجد کے ملاں کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ اگر ملاں کو حکومت میں دخل اندازی کی اجازت دیں گے تو سیاسی لوگ اسے اپنی جھولی میں بٹھائیں گے۔ علاج آپ کو بتا دیا ہے کرنا آپ کا کام ہے۔ یہ کریں گے تو بچ جائیں گے ورنہ خمیازہ آپ سب بھگت رہے ہیں اور پھر آخری بات یہ لکھی کہ قرآن کریم کی اس بات پر کان دھریں۔ ''ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک اس میں اپنا فرستادہ اور مامور نہ بھیج دیں'' اس پر غور اور فکر کریں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 8 تا 14/جولائی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون ''امریکہ کی یوم آزادی کے موقعہ پر'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر میں 14/جولائی 2011ء کی اشاعت میں ہمارا تبلیغی اشتہار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''کیا آپ انتظار کر رہے ہیں؟'' اس کے بعد حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے۔ بائبل کے حوالہ سے۔ نیز دیگر معلومات دی گئی ہیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 15 ر جولائی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ”اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے“ کی اگلی قسط تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زندہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اسوہ حسنہ کے مطابق بسر کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جس سے معاشرہ میں امن قائم ہو سکتا ہے لیکن حالات اس کے برعکس ہیں۔ اب تو مسلمان ہی مسلمان سے ڈرتا ہے کیوں کہ مسلمان ہی مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ مسلمان ہی مسلمان کا خون پی رہا ہے۔ اسلام پر عمل، زندگی کی ضمانت ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

”ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا، حضرت علیؓ نے اس کا تعاقب کیا اور آخر اسے پکڑ لیا اس سے کشتی کر کے اسے زیر کر لیا۔ جب آپؓ اس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کے لئے بیٹھ گئے تو اس کافر نے آپؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علیؓ اس کی چھاتی سے الگ ہو گئے وہ کافر اس معاملہ پر بڑا حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔ حضرت علیؓ نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جب جنگ کرتے ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ کسی نفسانی غرض کے لئے نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصہ آ گیا تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جب کہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کر دوں تو میرا سارا ساختہ و پرداختہ ہی برباد نہ ہو جائے اور جوش نفسی کی وجہ سے میرے نیک اعمال بھی ضبط نہ ہو جائیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے اس نے کہا میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو لہٰذا وہ وہیں مسلمان ہو گیا۔

دیکھو! اگر ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر اور دجال نہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال کہنے سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا اور اگر ہم واقعی خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے سے ہم خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ پس تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہئے کہ دلوں کو فتح کرو اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے۔"

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے 3/اپریل 2010ء سپین کے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں فرمایا کہ احمدیوں کو اسلام کی تعلیمات پر مکمل عمل کرنا چاہئے۔ مسلمان تو خیر امت ہیں جو دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں: "خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے پر چلیں اور آپؐ کے ہر قول وفعل کی پیروی کریں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ آج کل روزمرہ کی گھریلو زندگی میں ایک بہت بڑا مسئلہ میاں بیوی کے تعلقات میں دراڑیں اور ناچاقیاں بنتی چلی جارہی ہیں۔ مرد اور عورت دونوں بے صبری کے نمونے دکھاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو۔ آپ نے نصیحت کرتے ہوئے مزید فرمایا طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو رکھتا ہے۔

آپؐ نے نصیحت کی کہ دین کا خلاصہ یہ ہے کہ زبان کو روک کر رکھو۔

حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ) نے مزید فرمایا کہ عورتوں سے حسن سلوک کیا کرو اور ان کے جذبات کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس ہوتا تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ نماز کے دوران بچے کے رونے کی آواز پر میں نماز جلدی ختم کر دیتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس بچے کی ماں کو تکلیف ہو رہی ہوگی۔“

آپؐ نے اپنی آخری وصیت یہی فرمائی تھی کہ ”عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہنا“۔ آپؐ نے بچوں کی عمدہ تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اسلامی معاشرہ میں ایک اور بات بھی اہم ہے کہ دوسروں کی کمزوریاں دیکھ کر ادھر ادھر پھیلانے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ پس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلے گا وہ اللہ کا بھی محبوب بن جائے گا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 15/ تا 21/ جولائی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے“ کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اس مضمون کا خلاصہ اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 20/ جولائی 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا مختصراً خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے یہ لکھا ہے کہ ”وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ“ اور پھر آل عمران کی یہ آیت 103-104 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ کامل تقویٰ حقیقی موت چاہتا ہے۔ جب انسان اپنے ہوائے نفس پر موت وارد کر لیتا

ہے تب وہ مقرب بنتا ہے۔ اس لئے جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اپنی خواہشات کو دبائیں اور تقویٰ کے حصول کی کوشش کریں۔

انسان کی زندگی میں بے شمار ایسے لمحات آتے ہیں کہ جب وہ تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور جب وہ خدا خوفی اور تقویٰ چھوڑتا ہے تو پھر شیطان کے قبضہ میں آجاتا ہے۔ یہ آسان بات نہیں ہے کہ حقیقی تقویٰ و طہارت حاصل کیا جائے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں رسول اسی وجہ سے بھیجتا ہے کہ وہ شیطان کے پنجہ سے آزاد ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ پس ہر عمل انسان کا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔

حضور نے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی آیت بھی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس کے لئے بھی بس خدا تعالیٰ سے ہی دعا کرنی چاہئے اور اسی سے استمداد کرنی چاہئے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ اللہ ضرور صحیح راستہ کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔ انسان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ تقویٰ کے بغیر خدا تعالیٰ کے بندوں میں شمار ہو۔ پس کوشش کرو کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 22/ تا 28/ جولائی 2011ء میں ایک مضمون بعنوان ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں یہ باور کرایا ہے کہ دنیا کی موجودہ حالت اور بحران سے نکلنے کا واحد ذریعہ صرف اور صرف اسلام میں ہے۔ اسلام میں تمام امور عدل و انصاف پر مبنی طے ہونے چاہئیں۔ اسلام میں کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اسلام ایک مکمل مذہب اور ضابطہ حیات ہے۔ نہ صرف یہ کہ اسلام موجودہ بحرانوں سے نکال سکتا ہے بلکہ آخرت میں کامیابی بھی اسی مذہب سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرما دیا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ یقیناً دین خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اسلام ہے۔ لیکن نام کا ہی اسلام اور نام کا ہی مسلمان ہونا کافی نہیں ہے۔ جب تک دین اسلام کی تعلیمات پر پورا پورا عمل نہ ہو مثلاً عبادت کو ہی لے لو۔ نماز کا طریق اور دعاؤں کے طریق کو ہی دیکھ لو۔ قبروں پر جا کر

سجدے کئے جارہے ہیں۔ دعائیں کی جارہی ہیں منتیں مانگی جارہی ہیں کہیں اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے تو کہیں مردہ روحوں سے اولاد طلب کی جارہی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی یہاں درج کیا ہے:

”پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دُعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں...... ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔ تو روح اور دل بھی اس کی طرف جھکتا ہے...... اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے......... پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔“

(ملفوظات جلد9 صفحہ 10-11)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 نومبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 71

کلمہ طیبہ کی حقیقت

آپؑ فرماتے ہیں:

''میں کئی بار ظاہر کر چکا ہوں کہ تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف زبانی قیل و قال سے کبھی راضی نہیں ہوتا اور نہ نری زبانی باتوں سے کوئی خوبی انسان کے اندر پیدا ہو سکتی ہے جب تک عملی حالت درست نہ ہو کچھ نہیں بنتا۔''

حضور علیہ السلام نے یہودیوں کی مثال دی کہ وہ بھی تو تورات پر ایمان لاتے تھے۔ مگر ان کا اندرونہ صاف نہ تھا اس لئے ان کو سور اور بندر بنا دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی بات کو پسند نہ کیا کہ وہ نِرے زبان سے ہی ماننے والے ہوں اور ان کے دل زبان سے متفق نہ ہوں۔ فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص زبان سے کہتا ہے کہ میں خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں...... لیکن اگر یہ اقرار صرف زبان ہی تک ہے اور دل معترف نہیں تو یہ زبانی باتیں ہوں گی اور نجات اس سے نہیں مل سکے گی......! اب یاد رکھنا چاہئے کہ کلمہ جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں اس کے کیا معنے ہیں؟ کلمہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود، محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اِلٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لئے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا

خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں۔ اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تا کہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مد نظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے۔ سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے...... یعنی جس نے صدق دل سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بے کار اور نکمے ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 102-103)

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار اپنی جماعت کے لوگوں کو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کیوں کہ مذہب اسلام یہی سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور پیوند ہو۔ اگر مذہب یہ بات نہیں سکھاتا تو وہ مذہب مذہب ہی نہیں اور یہ تعلق صرف اور صرف نماز کے ذریعہ قائم ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک قوم آپؐ کے پاس آئی اور اسلام قبول کیا اور کہنے لگے کہ ہم اسلام کی سب باتیں ماننے کو تیار ہیں مگر ہمیں نماز معاف فرمائی جاوے کیوں کہ یہ مشکل بھی ہے اور ہم مصروف لوگ ہیں آپؐ نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ جب نماز ہی نہیں تو پھر ہے ہی کیا؟

خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور وفا کا تعلق پیدا کرنے کے بعد مزید لکھا کہ یہ جو آج کل پاکستان میں ہو رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اسلام صرف نام کا رہ گیا ہے۔ عملی حالت بالکل ٹھیک نہیں رہی۔ زبان سے صرف لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار ہے اور دلوں سے خوف خدا بالکل نکل چکا ہے اور صحن سینہ سے ایمان اسی طرح پرواز کر چکا ہے جس طرح پرندہ گھونسلے سے اُڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی جان لینا، قتل و غارت کرنا اور درندگی سے پیش آنا ان کا دینی مشغلہ بن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 22/ جولائی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے'' کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 22/ جولائی 2011ء میں خاکسار کا مضمون ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' کی پانچویں قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام بحرانوں کا حل پیش کرتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ جہاں زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا جائے وہاں دل کی عزیمت سے اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ نیز کلمہ طیبہ کی حقیقت بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ صرف زبان سے کہہ دینا کہ ہم مسلمان ہیں کافی نہیں۔ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنا چاہئے اور وہ نماز کے ذریعہ ہی ہوتا ہے اور آخر میں پاکستان کے لوگوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

ڈیلی بلٹن اپنی اشاعت 26/ جولائی 2011ء میں صفحہ A9 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان

"Freedom Impossible Without Justice"

کہ ''آزادی بغیر انصاف کے ممکن نہیں ہے'' شائع کرتا ہے۔

امریکی اپنا یوم آزادی 4/ جولائی کو مناتے ہیں جبکہ پاکستانی 14/ اگست کو یوم آزادی مناتے ہیں۔ یہ امریکہ اور پاکستان کے ایام آزادی کی قربت ہی صرف ایک ایسی چیز ہے جس سے امریکہ کے پاکستان سے تعلقات کو ''قریب'' قرار دیا جاسکتا ہے۔ دیگر تمام معاملات میں ہم رات اور دن کی طرح الگ الگ ہیں۔ اس بات کا سہرا ابھی امریکہ کو جاتا ہے کیونکہ اس کے آئین اور ترامیم میں شہریوں کو ان کے حقوق اور تحفظ کی حفاظت کے ذرائع فراہم ہوتے ہیں۔ بیشک مختلف گروہوں اور طبقوں کے ذریعہ ان حقوق اور آزادی کے حصول کے لئے کئی دہائیاں لگ گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ جس آزادی کی نمائندگی کرتا ہے وہ ایک چمکتی ہوئی روشنی ہے جو لوگوں کو پوری دنیا سے ہمارے ساحلوں کی طرف کھینچتی ہے۔ امریکہ ایک مثالی جگہ ہے جہاں کے لوگ پہلے نمبر پر امریکی

ہیں اور پھر دوسرے نمبر پر قومیت اور مذہب ہے۔ امریکی خواب میں یہ انوکھے پن کا خاصہ خواب ہی ہے جس کو سب کے لئے حقیقت بنانا چاہئے۔ افریقی باشندے غلام بنا کر امریکہ لائے گئے تھے اور آخر کار نہ صرف اچھے دل کے لوگوں کی کوششوں سے آزاد ہوئے تھے بلکہ تھامس جیفرسن (غلام مالک اور آزادی کے اعلان کے مصنف) کے وعدے کے الفاظ سے فیضیاب بھی ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمیں ان سچائیوں کو خود کو ظاہر کرنے کے لئے رکھنا ہے کہ تمام انسان برابر پیدا ہوئے ہیں اور یہ کہ انہیں اپنے خالق کے ذریعہ کچھ ناقابل اعتبار حقوق سے نوازا گیا ہے جن میں زندگی، آزادی اور خوشی کی جستجو ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جنہوں نے بالآخر ہمارے آئین بل آف رائیٹس کو جنم دیا ہے۔ وہ آزادی جو تمام مسلم اقوام کے حکومتی منشور میں ہے کیا وہ واقعی قرآن مجید میں بیان کردہ انصاف کے احکام پر عمل پیرا ہیں؟

ایک مسلمان ملک، پاکستان نے انصاف کی سمت صحیح راہ پر اس وقت آغاز کیا جب 14/اگست 1947ء کو اس کے بانی محمد علی جناح نے ریاست کے کنٹرول سے پاک مذہبی آزادی سے لطف اٹھانے کے لئے تمام پاکستانیوں کے بنیادی حقوق بیان کئے تھے۔ اس تقریر میں جناح نے اعلان کیا کہ ہر پاکستانی، مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو یا سکھ اپنی مساجد، گرجا گھروں، عبادت خانوں یا مندروں میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ ریاست پاکستان کسی بھی شہری کے مذہبی معاملات یا مذہب کے انتخاب میں مداخلت نہیں کرے گی۔ تاہم جب جناح انتقال کر گئے مذہبی آزادی کا خواب بھی ان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا۔ اس دور کے ملّاں وقت ضائع کئے بغیر قومی اسمبلی میں پاکستان کو ایک غیر مذہبی ریاست کی بجائے اسلامی ریاست کی حیثیت سے ظاہر کرنے کے لئے برسرپیکار ہوگئے۔ چونسٹھ سال بعد (یہ 2011ء کی بات ہے) پاکستان میں تمام مذہبی اقلیتیں مرکزی سنی ملاؤں اور ان کے اجتماعات کے تعصب، ظلم و ستم اور خوف و ہراس میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے آئین اور تعزیزی ضابطے لوگوں کے مذہبی حقوق، آزادی اور جناح کے تصور کے مطابق زندگیوں کے تحفظ کی بجائے، توہین مذہب اور مذہبی اظہار کے آزادانہ استعمال کو مجرم قرار دینے والے،

خوفناک توہین رسالت کے قوانین کے ذریعہ ان کی موت کی منظوری دیتے ہیں اور وہ یہ سب کچھ اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے نام پر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں کسی کو بھی محض اسلام کے ذریعہ توہین رسالت کے الزام میں جرمانہ، جیل یا یہاں تک کہ موت کی سزا بھی دی جاسکتی ہے اور توہین کے لفظ یا فعل کے ذریعہ پیغمبر اسلام کے لئے کوئی ثبوت درکار نہیں ہے کیونکہ اسے پیش کرنے سے اس مبینہ جرم کو دوبارہ کرنے کے مترادف سمجھا جائے گا۔

احمدی مسلمان، عیسائی، شیعہ مسلمان، سکھ اور ہندو سب ان بدنما توہین رسالت کے قوانین کے سب سے بڑے شکار ہیں۔ جو اپنے ہی گھروں، رہنماؤں اور یہاں تک کہ اپنی زندگیوں تک سے اپنے پڑوسیوں اور کاروباری حریفوں کے ہاتھوں باقاعدگی سے بے دخل ہو رہے ہیں۔ یہ ایک روحانی کینسر ہے جس سے تین دہائیوں سے ہزاروں بے گناہ جانیں شکار ہوئی ہیں۔ اس کینسر سے اصل فائدہ اٹھانے والے اشتعال انگیز ملّاں ہیں۔ مذہبی علماء اور جنونی طور پر گستاخ رسول کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل مسلمانوں کو متنبہ کیا تھا اور انہیں ”آسمان کے نیچے بدترین مخلوق“ قرار دیا تھا لیکن کیا پاکستانی مسلمان یہ سنتے ہیں اور اپنے مذہب کے بانی کی اس وارننگ والی پیشگوئی پر عمل کرتے ہیں تاکہ خود کو مسلمانیت کے اس طاعون سے نجات دلا سکیں؟ اس کے برعکس، پاکستانیوں کی اکثریت یا تو ملّاؤں کے خوف سے کاربند ہے یا خوشی خوشی ان ہی ملّاؤں کی قابل نفرت حرکتوں کی حمایت کرتی ہے۔ اگرچہ پاکستان کو ”جمہوریت“ کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں کوئی جمہوریت نہیں۔ نہ ہی انصاف ہے اور نہ ہی شہری حقوق، نہ قانون کے تحت یکساں تحفظ موجود ہے۔ قانون کی حکمرانی کو ان ملّاؤں نے اپنی مٹھیوں میں بند کر رکھا ہے جو نفرت اور قتل کی زہر آلود آوازوں کے ساتھ خود کو اجاگر کر رہے ہیں اور ان کی جماعتیں عملی طور پر پاکستان کی ہر مسجد میں اس جہنم میں داخل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں مستقل مذہبی اقلیتوں کی زندگیوں میں حقیقی ٹھوس روحانی تبدیلی اور حقیقی انصاف پر اثرانداز ہونے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ملک کو مولویت سے پاک کیا جائے۔ اس مقصد کی طرف پہلا اور سب سے مؤثر قدم یہ ہے کہ پاکستان کے آئین اور تعزیری ضابطوں سے توہینِ رسالت کے قوانین اور سزاؤں کو نکالا جائے اور اگلا قدم قانون کی حکمرانی کو سختی سے نافذ کرنا ہے اور تمام پاکستانیوں کو قانون کے تحت یکساں تحفظ فراہم کرنا ہے۔ جب پاکستان کا آئین، امریکی آئین سے مشابہ ہونے لگے گا تب ہی دونوں ممالک کے مابین ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم ہونے لگیں گے۔ جنہیں باہمی احترام، انسانی حقوق اور حقیقی مذہبی آزادی پر مبنی ایک ''قریبی'' کہا جاسکتا ہے۔ تب ہی بانی پاکستان محمد علی جناح اپنی قبر میں سکون سے رہ سکتے ہیں اور پاکستان یعنی ''پاک سرزمین'' پر فخر کیا جاسکتا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 29/جولائی 2011ء میں خاکسار کا یہی مضمون کہ انصاف کے بغیر آزادی کا کیا مطلب؟ من وعن شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے۔

نیوز انڈیا ٹائمز نے اپنی اشاعت 22/جولائی 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں بعنوان کہ آزادی بغیر انصاف کے؟ من وعن خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن کی 27/جولائی 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 8 پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کی ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنا'' یہ خطبہ اس سے قبل الانتشار العربی کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 29/جولائی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے قرآن و حدیث، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعودؑ کے

ملفوظات، خلفاء کرام کے خطبات اور اقوال بزرگان سے رمضان میں نیکیوں کے بجالانے کی ترغیب دی ہے اور ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(1) نماز باجماعت (2) قیام اللیل یعنی تہجد (3) نماز تراویح (4) تلاوت قرآن کریم (5) دعائیں کریں، دعائیں کریں (6) ذکر الٰہی، توبہ و استغفار اور درود شریف کا ورد (7) صدقہ و خیرات کی فضیلت (8) صدقۃ الفطر (9) رمضان کا آخری عشرہ لیلۃ القدر و اعتکاف (10) لیلۃ القدر (11) عید الفطر

ان 11 باتوں کی تشریح، توضیح اور ان کی اہمیت خصوصاً رمضان المبارک کے حوالہ سے اور فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29/جولائی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔ 11 پوائنٹس رمضان المبارک کے حوالہ سے استفادہ کی غرض سے بیان کئے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 2/اگست 2011ء میں صفحہ 20 پر انگریزی سیکشن میں ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

”ماہ رمضان کا مہینہ یکم اگست سے شروع ہو رہا ہے۔“

”رمضان کا مہینہ انسان کی روحانی حالتوں کو ترقی دینے اور تزکیہ نفس کے لئے آتا ہے۔“

”مسلمان اور غیر مسلم سب کو مسجد بیت الحمید میں رمضان کی عبادات اور ڈنر میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔“

اخبار لکھتا ہے امریکہ میں رمضان یکم اگست سے شروع ہو رہا ہے جب کہ یورپ اور دیگر علاقوں میں دو اگست سے رمضان شروع ہو گا۔ رمضان کا مطلب ہے کہ صبح سے شام تک خدا کی خاطر انسان اپنے آپ کو کھانے پینے اور دیگر حوائج ضروریہ سے باز رکھے۔ امام شمشاد نے رمضان کا مقصد بیان

کرتے ہوئے بتایا کہ رمضان انسان کی روحانی حالتوں کو مزید صیقل کرنے اور تزکیہ نفس کے لئے آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان اپنی اصلاح کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے۔ اس سے ضبط نفس بھی بڑھتا ہے اور قربانی کرنے کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ نیز دوسروں کا خیال رکھنا بھی رمضان کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ رمضان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کے اندر دوسروں کے لئے ہمدردی بھی پیدا ہوتی ہے اور وہ اچھے اعمال بجالانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ضرورت مندوں کے لئے مالی قربانی اور ان کی مدد کی بھی ترغیب ملتی ہے۔

اس قسم کا پیغام اس سے قبل جماعت احمدیہ برطانیہ کے سالانہ جلسہ پر بھی دیا گیا تھا جو 22 تا 24/ جولائی کو لندن میں احمدیہ مسلم جماعت کا ہوا تھا۔ جس میں 30 ہزار احباب شامل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے اپنی جماعت کے لوگوں کو تقویٰ اور عملی حالتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی اور جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا مقصد خدا کا قرب پانا ہے۔

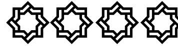
امام شمشاد نے رمضان کے بارے میں مزید بتایا کہ وہ مسلمان جس کی صحت اچھی ہے اور وہ سفر پر بھی نہیں ہے اسے اس مہینہ میں خدا کا قرب پانے کے لئے روزے رکھنے چاہئیں نیز بنی نوع انسان کی خدمت بھی ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ بجالانی چاہئے۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اس مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کو امن قائم کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ دنیا میں اسلامی تعلیمات کے مطابق صحیح معنوں میں امن قائم ہوجائے اور جب رمضان میں ان سب باتوں کی ٹریننگ حاصل ہوجائے تو ان تمام باتوں کو سال کے دوسرے دنوں میں بھی اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں۔ پانچ وقت کی نمازوں کے علاوہ نوافل، استغفار اور ذکر الٰہی کی بھی ایک مسلمان کو عادت ڈالنی چاہئے۔ رمضان میں ایک اور خاص نفلی عبادت قیام اللیل یعنی تہجد کا قیام ہے۔

مسجد بیت الحمید میں روزانہ پانچ نمازوں کے علاوہ تراویح کی نماز کا بھی انتظام ہو گا اور درس القرآن کا بھی جو کہ روزانہ نماز عصر سے نماز مغرب تک ½1 گھنٹہ کا درس ہو گا جو امام شمشاد دیا کریں گے۔ اس کے علاوہ سوال و جواب کا بھی پروگرام ہو گا۔

ہم اپنے ہمسایوں کو اور مسلمان و غیر مسلموں کو دعوت دیتے ہیں کہ اس میں روزانہ شامل ہوں۔ خبر کے آخر میں مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 نومبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 72

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 2/ اگست 2011ء میں صفحہ 20 پر اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں نصف صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکات پر قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنی تلاوت فرمائیں۔

(1) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (البقرہ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

(2)یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۸۴ (البقرہ:184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

(3)اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ (البقرہ:122)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔

(4)وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۹۲ (النمل:92)

ترجمہ: اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

(5)وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ (النمل:93)

ترجمہ: اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں۔

(6)وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۱ (الفرقان:31)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

حضور انور نے جو حدیث نبویہ بیان فرمائی:

اِنَّ جِبْرِیْلَ كَانَ یُعَارِضُنِیْ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِی الْعَامَ مَرَّتَیْنِ

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ترجمہ: جبرائیلؑ ہر سال ایک دفعہ قرآن کا دَور مجھ سے کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دوبار دَور کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات وملفوظات سے

”اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ تم قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ اسی میں تمہاری زندگی ہے“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 13)

حضور انور نے فرمایا کہ اس میں تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ نہ ہو صرف اس کو پڑھو بلکہ عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ورنہ روحانی زندگی کا بالکل مزا نہ ہو گا۔"

آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ:

"جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی پڑھا جس میں آپؑ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے

غافل اور لاپرواہیں، اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے۔ یہ علم اُس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اُس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفابخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اُس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔"

(خطبات مسرور جلد نہم صفحہ 619-620)

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5/ اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان "رمضان المبارک اور قبولیت دعا" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں پہلے رمضان المبارک کی اہمیت اور برکات بیان کی گئی ہیں اور رمضان المبارک سے ملنے والے سبق کی طرف توجہ دلائی گئی پھر قبولیت دعا کے بارے میں آیت کریمہ (البقرہ:187) کی روشنی میں "جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔" یہی بات اسلام کو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کو جواب دیتا ہے۔ لیکن اس آیت میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کی شرائط بیان کی ہیں یعنی پھر ایسے بندے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ کی شرط کو پورا کریں۔ حضرت عمرؓ کی یہ روایت بھی درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اِس ماہ اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔ اس کے بعد قبولیت دعا کے طریق لکھے گئے ہیں۔

پہلا طریق قبولیتِ دعا کا:۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ میں ہے۔ تم میری ہر بات ماننا۔

دوسرا طریق : وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ۔ مجھ پر ایمان بھی لائیں۔

تیسرا طریق : قبولیت دعا کے لئے یہ ہے کہ کسی انسان کے دکھ اور تکلیف کو دور کرے کیونکہ جو خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی دعا قبول ہو گی۔

چوتھا طریق : دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف بیان کرے۔

پانچواں طریق : اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس ضمن میں چند احادیث بھی درج کی گئی ہیں۔ ایک حدیث یہ ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء بیان کی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلد بازی سے کام لیا اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی ثناء بیان کرے پھر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔“

چھٹا طریق:۔ اپنی دعا سے قبل اپنے کپڑوں اور بدن کو بھی صاف کرلے۔ کیوں کہ اسلام نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کو شرط قرار دیا ہے۔

ساتواں طریق : اپنی دعا سے قبل وہ دعائیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرنا ہی ہے پڑھے۔ مثلاً دین اسلام کی برتری اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور قدرت کے اظہار اور غلبہ کے لئے پھر بعد اس کے اپنی حاجات بیان کرے۔ اس قسط میں اتنی باتیں لکھی گئی تھیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 5 تا 11/ اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک اور قبولیت دعا“ کی پہلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 6 تا 12/ اگست 2011ء میں صفحہ B5 پر ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے:

”رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔“

اخبار لکھتا ہے یکم اگست سے مسلمانوں کا بابرکت ماہ صیام شروع ہو چکا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ مسلمان صبح سے غروب آفتاب کچھ کھائیں اور پئیں گے نہیں۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے کہا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ ہم تقویٰ اور محبت الٰہی میں مزید قدم آگے بڑھائیں، تقویٰ کے ساتھ اپنی اصلاح بھی مدنظر ہوگی نیز صبر کا خلق بھی اپنانا ہوگا اور خدمت خلق بھی۔

خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ کوئی بھی ہماری مسجد آسکتا ہے اور رمضان کی عبادتوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ نیز شام کو درس القرآن اور ڈنر میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔

یوکے ٹائمز انٹرنیشنل۔ لندن یوکے۔نے اپنی اشاعت 11/اگست 2011ء میں صفحہ 7 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''عدل و انصاف کا فقدان اور یوم آزادی'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے وطن عزیز میں یوم آزادی اور وہاں کے تشویشناک حالات کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے گذر رہے ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی استعداد اور استطاعت کے مطابق نمازیں، روزے، صدقہ و خیرات اور دیگر نیکی کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس بابرکت مہینہ ہی میں اس دفعہ وطن عزیز میں 14/اگست کے حوالہ سے یوم آزادی بھی جوش و خروش سے منایا جائے گا۔ خدا کرے کہ رمضان المبارک جو سبق دینا اور سکھانا چاہتا ہے قوم وہ سبق بھی حاصل کرے۔ اس دن روایتی طور پر ارباب حل و اقتدار سلامیاں بھی لیں گے اور ملک و قوم کے لئے سلامتی کی دعائیں بھی مانگی جائیں گی۔

خاکسار نے اس مضمون میں روزنامہ ایکسپریس 12/جنوری 2010ء سے جناب جاوید چوہدری صاحب کے کالم کا ایک حصہ بھی لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: عذاب اور کس کو کہتے ہیں؟

''پاکستان اس وقت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی ہے۔ ہم اس جنگ میں وہ سب کچھ کھو چکے ہیں جو 62 برسوں میں حاصل کیا تھا۔ ہماری معیشت آخری دموں پر

پہنچ چکی ہے۔ ہماری انڈسٹری، کاروبار، سیاحت اور بازار بند ہو چکے ہیں، پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کے تعلیمی ادارے تک دہشت گردی کی وجہ سے بند ہو گئے تھے۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری ختم ہو چکی ہے۔ پورے ملک کا انفراسٹرکچر ٹوٹ چکا ہے۔ ملک میں 18-18 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے۔ تمام بڑے شہروں پر خودکش حملوں کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں۔ ہمارے قبائلی علاقوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ اس لئے پہلے سوات میدان جنگ تھا سوات کی جنگ ختم ہو گئی مگر زندگی ابھی تک وہاں پر معمول کے مطابق نہیں آئی۔ سارا معاشرہ بے روزگاری، مہنگائی، تشدد، دہشت گردی، ڈپریشن اور لا لیسنیس (Law Lessness) کی انتہاء کو چھو رہا ہے اور اس جنگ میں ہمارے اتنے فوجی افسر اور فوجی نوجوان شہید ہو چکے ہیں جتنے 3 جنگوں میں نہیں ہوئے تھے۔ لیکن اس خدمت کا صلہ ہمیں تذلیل، بے عزتی اور توہین کی شکل میں مل رہا ہے۔“

خاکسار نے یہ اتنا حصہ لکھ کر بتایا کہ میں اس تراشہ کے سیاسی پہلوؤں پر تو گفتگو نہیں کرنا چاہتا لیکن اخلاقی پہلوؤں کو ضرور چھوؤں گا کہ جس قوم کے اخلاق بگڑ جائیں وہ پھر عذاب ہی کی مستحق ہوتی ہے اور ہر قسم کی آفتیں اس پر آتی ہوتی ہیں۔ ایسے میں یوم آزادی کا کیا مطلب ہو گا؟

وہ کیا عزائم اور مقاصد تھے جن کی بنیاد پر پاکستان کو حاصل کیا گیا تھا۔ قائداعظم کا پاکستان بنانے کے لئے وہ کون سا خواب تھا جو آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا؟ جس ملک میں انصاف کا فقدان ہو جائے جس ملک میں انسانیت کی عزت و احترام ختم ہو جائے۔ جس ملک میں لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، بے ایمانی اپنی حدوں کو بھی پھلانگ جائے وہاں کس قسم کی یوم آزادی منائی جائے گی؟

قوم کس بات پر نازاں ہے کہ ہم بے ایمانی میں بڑھ گئے ہیں! قوم کس بات پر خوش ہے کہ ہم نے گزشتہ 63 سالوں میں اپنے ہی لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کافر بنا دیا!

قوم کس بات پر نازاں ہے اور فخر سے سر بلند کر رہی ہے کہ ملاں ازم کا بھوت حکومت کے سر پر سوار ہے۔ جو ان کی گردن کو اب خدائے واحد کے آگے جھکانے کی بجائے ملاں ازم کے آگے جھکا رہا ہے۔

جس قوم میں عزت واحترام ختم ہو جائے۔ مذہب کی آڑ میں انسانی قدروں کا خون کر دیا گیا ہو۔ پھر وہ یوم آزادی کس طرح منا سکتی ہے؟

جیسا کہ میں نے کہا بس سلامیاں لے کر، مساجد میں دعائیں مانگ کر۔ یہ دعائیں جو مانگتے ہیں خدا ان کو سنتا کیوں نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قوم کرتوتوں پر شرمندہ نہیں ہوتی، تائب نہیں ہے۔ لبوں پر دعا اور دل میں کچھ اور ورنہ اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ بندے خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

خاکسار نے ایک مضمون لکھا تھا جو امریکہ کے دیگر اخبارات میں شائع ہوا جس کا عنوان تھا:

Freedom isn't Freedom Without Justice

یہ ملک امریکہ جس کی اکثریت عیسائیت اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھتی ہے۔ جب اس نے اپنا آئین بنایا تو ہر ایک شخص کو خواہ وہ کسی مذہب، قوم اور ملت سے تعلق رکھتا ہو اسے اس میں پوری آزادی دی ہے۔ وہ کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے لیکن وائے افسوس وطن عزیز کو آزادی حاصل کرانے میں جس گروپ اور لوگوں نے قربانیاں دیں انہیں ہی آج اس ملک میں بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔

ہر دو ملک کے آئین اور قوانین کو دیکھئے آپ کو بہت بڑا فرق نظر آئے گا۔ امریکہ ہر ایک کو مذہبی آزادی دیتا ہے جب کہ وطن عزیز میں یہ آزادی آئین اور قانون کے ذریعہ ختم کر دی گئی ہے۔ قائد اعظم نے تو آزادی حاصل کر کے سب کو آزادی دے دی تھی کہ تم سب آزاد ہو مساجد میں جانے میں تم آزاد ہو اپنے مندر میں جانے میں، ریاست کا تمہارے مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو گا لیکن جوں ہی بانئ پاکستان نے آنکھیں بند کیں تو وہ آزادی سلب کر لی گئی اور اس پر فخر یہ کہ اسے اب آئین کو درجہ دے دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اٹل قانون بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی جو خود اپنی حالت نہیں بدلتی اور حالت بدلنے کی نشانیاں اور علامات یہ ہیں کہ قوم میں

سچائی آجائے، بے ایمانی ختم ہو جائے، ہر ایک کو آزادی دی جائے۔ احترام انسانیت ہو امتیازی سلوک ختم کیا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قوم میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور تقویٰ پیدا ہو جائے۔

وطن عزیز میں رہنے والے 14؍اگست کو بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کو کس چیز پر خراج تحسین پیش کریں گے ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچانے، شائد فاتحہ خوانی بھی کریں لیکن اس کا کیا مقصد ہو گا؟

کہ اے ہمارے محسن بانیٔ پاکستان! ہم نے تیرے احسان کا بدلہ پاکستان کو ملاؤں کے اور دہشت گردوں کے سپرد کر کے پوری قوم کا جینا حرام کر دیا ہے۔ ہم نے اقلیتوں کی آزادی سلب کر لی ہے اور اب وہی ہاں وہی جنہوں نے اس ملک کی آزادی کی خاطر قربانیاں دی تھیں ان کو ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا ہے۔ اب بتاؤ ہم تیرے احسانوں کا کس طرح شکریہ ادا کریں۔

پس میں وطن عزیز میں رہنے والے ہر دردمند پاکستانی سے عرض کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور قائداعظم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کریں۔ صرف ساز کی دھنوں پر ہی وجد میں نہ آئیں بلکہ سیدھے راستہ پر ساری قوم کو گامزن ہونا پڑے گا اور ہر اس حرکت سے باز آئیں جو وطن کے کسی شخص کے لئے بھی امن کو برباد کرتا ہو۔ پھر خدا تعالیٰ ذوالمنن کے اس قول پر بھی دھیان دیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے :وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا کہ ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک قوم میں اپنا فرستادہ نہ بھیج دیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 30 نومبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط73

سایۂ خدائے ذوالجلال

پاکستان ٹائمز جو امریکہ اور کینیڈا سے شائع ہوتا ہے اس کے اخبار مؤرخہ 11 تا17/ اگست 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''عدل وانصاف کا فقدان اور یوم آزادی'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔

نیویارک عوام نے بھی اپنی اشاعت 12 تا18/ اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''عدل وانصاف کا فقدان اور یوم آزادی'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 11/ اگست 2011ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان یہ دیا ہے کہ چینو کی مسجد میں روحانی موسم بہار، موسم تطہیر اور غیر مسلموں کو شمولیت کی دعوت۔

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا ماہ رمضان یکم اگست سے شروع ہو چکا ہے۔ خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ امام شمشاد ناصر نے جو کہ مسجد بیت الحمید کے امام ہیں نے بتایا کہ رمضان ہمارے لئے روحانی موسم بہار اور پاکیزگی اختیار کرنے اور خدا کا قرب حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے کے حوالہ سے بھی اخبار نے لکھا کہ لندن یوکے میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں 96 ممالک سے 30 ہزار مندوبین شامل ہوئے۔ جلسہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے خطابات کئے۔ آپ نے احمدیہ

جماعت کے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ تقویٰ اور راستبازی کو اپنا شعار بنائیں اس سے آپ خدا کا قرب اور اس کی رضا حاصل کر سکیں گے جس سے ایمانوں میں تازگی اور مضبوطی بھی ہوگی۔

اخبار نے اس کے بعد پھر رمضان کے حوالہ سے رمضان کی برکات اور اہمیت ایک مسلمان کے لئے کتنی ہے، کی وضاحت کی اور خبر کے آخر پر مسجد احمدیہ چینوبیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12/اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”رمضان المبارک اور قبولیت دعا“ کی دوسری قسط مع خاکسار کی تصویر کے شائع کیا۔ اس مضمون میں رمضان المبارک کے حوالہ سے باتیں لکھی گئی ہیں مثلاً:

”اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور وہ اپنے بندوں کی ہر وقت سنتا ہے، صرف سنانے والا اور مانگنے والا چاہئے۔ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی قبولیت کے دروازے مزید وسیع اور کھل جاتے ہیں چنانچہ ان اوقات کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہت زیادہ سنتا ہے۔

(1) تہجد یا قیام اللیل: یہ وقت دعا کی قبولیت کا بہت اہم ہے۔ آدھی رات گزرنے کے بعد جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور گڑ گڑائے، دعا کرے تو خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔“ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام اتنا لمبا فرماتے کہ پاؤں بھی متورم ہو جاتے تھے۔

بعض لوگ نماز تراویح پڑھتے ہیں۔ ٹھیک ہے انہیں پھر بھی نماز تہجد کی کوشش کرنی چاہئے کیوں کہ دعاؤں کی قبولیت کا اصل وقت تہجد کا وقت ہی ہے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ پس افطاری کا وقت بھی قبولیت دعا کا وقت ہے۔ اس وقت سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور کسی طور پر بھی اس وقت کا ضیاع نہ ہو۔

ایک اور وقت قبولیت دعا کا مساجد سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعائیں درجہ قبولیت کو پہنچتی ہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ تین لوگوں کی دعاؤں کو ردّ نہیں فرماتا بلکہ قبولیت کے درجہ سے نوازتا ہے۔ امام عادل کی دعا۔ روزہ دار کی دعا۔ یہاں تک وہ افطار کرے۔ (یعنی روزہ کی حالت میں انسان دعاؤں میں وقت گزارے) تیسرے مظلوم کی دعا اور ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے۔

(2) جمعہ کا دن اور قبولیت دعا: اس ضمن میں ایک حدیث لکھی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے اور جب مسلمان کو وہ گھڑی ملے اور وہ اس میں کھڑا دعا کر رہا ہو تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ گھڑی بہت ہی مختصر ہے۔ خاکسار نے اس حوالہ سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟ اس میں تذکرۃ الاولیاء سے حضرت ابراہیم بن ادھم کا ہے کہ ”آپ سے کسی نے دریافت فرمایا کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا خدا کو جانتے ہوئے بھی اس کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے، حق تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو مگر ان کی شکر گزاری نہیں کرتے، بہشت کے بارے میں جانتے ہو کہ مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے ہے پھر بھی اس کی طمع اور کوشش نہیں کرتے۔ جانتے ہو کہ دوزخ نافرمانوں کے لئے ہے۔ مگر اس سے دور نہیں بھاگتے۔ جانتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے مگر اس سے عداوت کی بجائے دوستی کرتے ہو۔ یہ بھی جانتے ہو کہ موت ضرور آئے گی مگر موت کا سامان نہیں کرتے۔ والدین، دوستوں اور بچوں کو خاک میں دفن

کر کے بھی عبرت نہیں پکڑتے۔ دوسروں کے عیب نکالتے ہو اور اپنے عیب پر اطلاع نہیں پاتے۔ جس آدمی کا یہ حال ہو اس کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے۔“

خاکسار نے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعا کے بارے میں ایک حوالہ لکھا ہے:

”مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے...... وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیاء والا، صادق و فادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا کہ بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے...... غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔“

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223)

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 12/ اگست 2011ء میں صفحہ 17 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں پہلے تو ”خون کے عطیہ جات“ دینے اور اکٹھا کرنے کے بارے میں ہے کہ 9/11 کی سالانہ تقریبات سارے ملک میں ہوں گی۔ اس مناسبت سے انسانیت کے احترام اور جانوں کو بچانے کے لئے ہم احمدی مسلمان خون کے عطیات دیں گے۔ جس کا اہتمام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ دوسرے اس میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بلکہ کوئی مذہب بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے کہ انسان کی زندگی ایک مقدس امانت ہے جس کا احترام ضروری ہے اور جو شخص اس کو پامال کرتا ہے اس کے لئے خدا کی طرف سے دردناک سزا تجویز ہے۔

جو لوگ دہشت گرد ہیں وہ قطعاً مسلمان ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے اور نہ ہی یہ اسلام ہے۔ خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور ایڈریس بھی شائع کیا گیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 12/اگست 2011ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کا انٹرویو اور پریس ریلیز شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ''مسلمانوں کا مقدس ماہ صیام یکم اگست کو شروع ہو رہا ہے۔'' رمضان المبارک کے حوالہ سے مسجد بیت الحمید میں پروگرامز کی تفصیل ہے۔ نیز رمضان المبارک میں روزہ کی اہمیت اور برکات اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ انٹرویو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 17/اگست 2011ء میں صفحہ 20 پر خاکسار کا مضمون عربی زبان میں خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ ''کیف یمکن ان نستفید من شهر رمضان المبارك؟'' کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے ہم کس طرح فائدہ اٹھاسکتے ہیں؟

خاکسار نے اس میں 11 باتیں لکھی ہیں۔ رمضان کی برکات اور یہ کہ مسلمانوں کو حتی المقدور رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے لئے یہ باتیں ہیں جن پر عمل کر کے رمضان سے حقیقی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(1) نماز باجماعت۔ (2) نماز تہجد۔ (3) صلوٰۃ تراویح۔ (4) تلاوت قرآن کریم۔ (5) دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔ (6) ذکر الٰہی، استغفار، درود شریف کی کثرت۔ (7) صدقہ و خیرات مالی قربانی۔ (8) صدقۃ الفطر کی ادائیگی۔ (9) رمضان کے آخری عشرہ کی اہمیت و برکات۔ (10) لیلۃ القدر کی تلاش۔ (11) عید الفطر۔

ان تمام 11 باتوں کے لئے خاکسار نے قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت، تحریرات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام، بزرگان دین کی باتیں، شرعی مسائل اور فقہی مسائل۔ ان باتوں کو تفصیل سے بیان کیا۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کینیڈا نے اپنی اشاعت 18/ اگست 2011ء میں صفحہ 3 پر بڑی ہیڈ لائن میں یہ سرخی دی۔ ’’مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں۔‘‘ اس کے ساتھ 3 تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار درس دے رہا ہے۔ دوسری تصویر میں سامعین درس سن رہے ہیں اور تیسری تصویر میں حاضرین افطاری کر رہے ہیں۔

خبر میں یہ لکھا ہے کہ امریکہ میں روایت کے مطابق اس سال بھی رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ٹھیٹ اسلامی طریق جاری ہیں۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تراویح، درس قرآن کریم اور دروس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہیں۔ امام شمشاد ناصر نے خصوصی طور پر مغرب کی نماز سے قبل ایک گھنٹہ درس قرآن کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ درس میں شامل ہونے والوں کے لئے باقاعدگی سے روزانہ افطار اور پھر کھانے کا خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔ عام دنوں میں تقریباً 175 کے قریب مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوتے ہیں۔

لیکن ہفتہ اور اتوار کو شاملین کی تعداد تقریباً چار سو تک پہنچ جاتی ہے۔ امام شمشاد احمد ناصر نے قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت سے پہلے چند روز تک صرف قرآن کریم کی فضیلت، اس کے نزول کی ضرورت اور افادیت کو بیان کیا۔ اسی طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی قرآن کریم کے جمع ہونے اور ایک جلد میں مرتب ہونے کا ذکر کیا۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے کے بارے میں بھی بتایا۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ امام سید شمشاد احمد ناصر نے پہلے دس دن تک متواتر سورۃ الفاتحہ کا درس دیا اور سورۃ الفاتحہ کی اہمیت اور فضیلت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ احادیث اور بانئ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے پیش کی۔ درس پر جمع ہونے والے افراد کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی جارہی ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں کیوں کہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مقدس مہینہ کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ماہ میں غرباء کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی

سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ یہ مہینہ تنویر قلب اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے۔ دنیا ایک بحران سے گزر رہی ہے اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کیونکہ دعا کے ذریعہ ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ماہ رمضان کے لئے دعا کا ماحول پیدا کر دیا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ خبر کے آخر میں خاکسار کا نام، مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت اگست 2011ء پر 20 سے زائد تصاویر کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی۔ اس اخبار کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ یہ اخبار واشنگٹن، نیویارک، ٹوکیو اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے۔ تصاویر میں جماعت احمدیہ کے سرکردہ افسران مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ، مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ، مولانا اظہر حنیف صاحب (موجودہ مشنری انچارج) امجد محمود خان صاحب، سیکرٹری نیشنل امور خارجہ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ لاس اینجلس، مکرم ملک وسیم احمد صاحب نائب امیر امریکہ، ڈاکٹر آغا شاہد خان صاحب، حسن حکیم صاحب سیکرٹری تبلیغ، سامعین کی ایک بڑی تعداد، مہمانان کرام، حکومتی اہل کار شامل ہیں۔ اخبار نے خبر کی سرخی یہ لگائی ہے: ”جماعت احمدیہ کے 63 ویں سالانہ جلسہ میں امریکہ بھر سے ہزاروں افراد کی شرکت“

”اسلام آفاقی مذہب ہے اس کے ماننے والے امن و آشتی کے پیامبر ہیں، ہم امن، بھائی چارے اور مساوات کے نظام کے لئے کوشاں ہیں۔“ (ڈاکٹر احسان اللہ ظفر)

”اقوام متحدہ کا چارٹر آج 14 سو سال بعد بھی وہی کلمات ادا کر رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 14 سو سال قبل کہہ دیئے تھے کہ ہر انسان کو مکمل آزادی ہے۔“ (مولانا اظہر)

پنسلوینیا ہیرس برگ (منظور حسین سے) جماعت احمدیہ کے 63 ویں جلسہ سالانہ میں امریکہ بھر سے ہزاروں کی تعداد میں افراد کی شرکت۔ امسال جلسے کا مقصد پیار، محبت، بھائی چارے اور امن کا فروغ تھا۔ امریکہ بھر کی تمام مساجد کے اماموں اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے اور ان کی فیملیوں نے اس جلسہ میں بھرپور شرکت کی۔ مقررین نے حاضرین کی ایک بڑی تعداد کو اسلام کے

سنہری نظام مساوات، عدل و انصاف اور بھائی چارے کے حوالے سے بتایا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے سرداروں اور کفار مکہ کو تبلیغ کرنے کے لئے گئے تو نہ ہی ان کے پاس تلوار تھی اور نہ ہی کوئی فوج وہ صرف اللہ کے ایک برگزیدہ بندے کی حیثیت سے کفار کے پاس گئے۔ ان کا مقصد صرف اللہ کا پیغام، اللہ کے بندوں تک پہنچانا تھا۔ مگر آپ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ آپ سے معاشی قطع تعلق کر لیا گیا یہاں تک کہ شعب ابی طالب میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قید کر دیا گیا۔

مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جو حقوق ایک مسلمان کو حاصل تھے وہی حقوق ایک یہودی اور نصرانی کو بھی حاصل تھے اور جب لوگوں نے ایک موقع پر آپ کی آواز پر کان نہ دھرے تو آپ نے اللہ کے حکم سے یہ کہہ دیا اے کافرو تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے کافی ہے۔ مولانا اظہر حنیف نے کہا کہ اقوام متحدہ کا چارٹر آج 14 سو سال بھی وہی کلمات ادا کر رہا ہے جو آپ نے 14 سو سال پہلے کہہ دیئے تھے کہ ہر انسان کو اپنے مذہب اور آزادی تقریر و تحریر کی مکمل آزادی ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں پاکستان افیئرز کے ڈائریکٹر مسٹر ٹم لینڈر کنگ نے کہا کہ اگر آج کی دنیا میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو معاشرے میں یکساں مقام حاصل نہیں ہو گا تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ معاشرہ ایک مہذب معاشرے کی صورت اختیار کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ وہ سات سال پاکستان میں رہے انہیں معلوم ہے کہ اس معاشرے میں مذہبی رواداری مکمل طور پر موجود نہیں۔ مذہبی انتہاء پسند وہاں معصوم لوگوں کو خود کش حملوں پر اکسا رہے ہیں۔ ہم سب کو مل کر ایسے معاشروں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے......... انہوں نے مزید کہا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ احمدیہ کمیونٹی کی امریکہ میں کی جانے والی مذہبی رواداری کی خدمات کو سراہتا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ

احمدیہ جماعت امریکہ کے صدر (امیر جماعت) ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے کہا کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اور اس کے ماننے والے امن و آشتی کے پیامبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا بھر کی طرح امریکہ میں امن، بھائی چارے اور مساوات کے نظام کے لئے کوشاں ہیں۔

جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نسیم مہدی صاحب نے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی دنیا بھر میں امن اور آزادی کے علمبر دار ہے اور یہ سلسلہ پچھلے 120 سال سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ گزشتہ 90 سال سے اسلام کے پر امن پیغام کو پھیلانے میں کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 9/11 کے بعد بھی ہمارے حوصلے پست نہیں ہوئے اور آج مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے 14 سو سال پہلے دیئے گئے پیغام امن کو پھر عام کر دیا ہے۔ جماعت احمدیہ دہشتگردی کی پرزور مذمت کرتی ہے اور بحیثیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ان کا دہشتگردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مولانا اظہر حنیف صاحب نے کہا کہ اسلام ہمیں سبق دیتا ہے کہ جہاں بھی رہو اس ملک کے قوانین اور حکمرانوں کی اطاعت کرو۔

مولانا نسیم مہدی صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے امن کے فروغ کے لئے ایک مہم بھی شروع کر رکھی ہے جس کے پیش نظر بسوں، ٹرینوں اور دیگر مقامات پر امن و اسلام کا پیغام محبت اور آزادی کے لئے تشہیری مہم جاری ہے اور پیغام 60 ملین امریکنوں تک پہنچ چکا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ دنیا انٹرنیشنل سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے ہیرس برگ کی میئر مِس لنڈا تھامسن نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے اس کنونشن میں شرکت پر خوش ہیں نیز وہ چاہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ اپنے محبت اور امن کے ایجنڈے کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے مزید آگے بڑھے کیوں کہ اس کٹھن دنیا میں یہی پیغام اصل پیغام ہے۔

احمدیہ جماعت امریکہ کا یہ سب سے بڑا جلسہ مانا جاتا ہے اس جلسہ میں 5 ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے میں پاسٹر ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مجید کو جلانے کی بھی مذمت کی گئی جب

کہ جماعت احمدیہ کے مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ وہ بہترین مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ امریکہ سے بھی محبت رکھتے ہیں اور اس کے قوانین کا احترام کرتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے قادیان میں سو سال پہلے رکھی تھی جس کی شاخیں آج دنیا کے 80 ممالک میں موجود ہیں۔

پہلے پہل جماعت احمدیہ کے اجتماعات (مراد جلسہ سالانہ ہے) مرزا غلام احمد کی ہدایات پر ہر سال قادیان (انڈیا) میں قائم کئے جاتے رہے مگر بعد ازاں انہیں ربوہ پاکستان منتقل کر دیا گیا۔ مگر حکومت پاکستان کی جانب سے جماعت احمدیہ پر پابندی کی وجہ سے اب ہر سال یہ اجتماع امریکہ میں کئے جارہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی کمیونٹی کا ہیڈ آفس برطانیہ میں موجود ہے۔ آج ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا ہے۔ پاکستان میں احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد اذان نہیں دے سکتے اور انہیں مذہبی رسومات ادا کرنے کی بھی مکمل آزادی نہیں ہے...... احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسے میں لوگوں کو مفت کھانا تقسیم کیا گیا۔

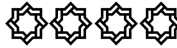
نوٹ: ہم انٹرنیشنل دنیا اخبار کے ایڈیٹر اور نمائندہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے جلسہ کی خبر شائع کی۔ آخر میں جو انہوں نے لکھا کہ بعد ازاں قادیان سے جلسہ سالانہ ربوہ منتقل ہو گیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ قادیان میں جلسہ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں ہر سال دسمبر کے آخر میں یہ جلسہ بلا روک ٹوک ہو رہا ہے اور دنیا کے قریباً سبھی ممالک اپنے اپنے موسم اور دیگر سہولتوں کے پیش نظر ہر سال جلسہ سالانہ کرتے ہیں۔

امریکہ میں بھی ہر سال اپنا جلسہ ہوتا ہے۔ یہ ربوہ کے جلسہ کا بدل نہیں ہے۔ 1984ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس XX شائع ہوا اور آئین میں مزید ہمارے خلاف ترامیم کی گئیں۔ اس کے بعد سے اب تک وہاں جلسہ کرنے کی اجازت حکومت کی طرف سے نہیں ملتی۔ جب کہ جماعت کی طرف سے ہر سال حکومت کو اجازت کے لئے لکھا جاتا ہے مگر اجازت نہیں ملتی۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے مخالفین اور معاندین ہیں جن کا صبح و شام مشغلہ

ہمیں گالیاں دینا اور ہمارے بزرگوں کو بُرے نام سے یاد کرنا ہے انہیں ہر سال ہمیں گالیاں دینے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

اخبار نے جلسہ کی خبر شائع کی ہے ہم اس پر شکر گزار ہیں لیکن ساتھ ہی خبر سے جو غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی وہ دور کی گئی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اپنے اپنے حالات کے مطابق جلسے ہو رہے ہیں اور یہ خدا کا فضل ہے کہ قادیان کی بستی سے صرف 75 افراد سے جو جلسہ شروع ہوا تھا وہ آج دنیا کے کونے کونے میں ہو رہا ہے اور یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان بن رہا ہے۔ بصیرت رکھنے والوں کے لئے یہی ایک صداقت کی دلیل کافی ہونی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 دسمبر 2022ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط74

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14/ اگست 2011ء میں صفحہ 7 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں ایک سامعین کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں ہے اور دوسری تصویر خاکسار کی ہے جس میں خاکسار درس قرآن دے رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے:۔ ''مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں''

کیلی فورنیا(پ ر)روایت کے مطابق اس سال بھی مسجد بیت الحمید میں پانچوں نمازوں کے علاوہ نماز تراویح اور درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہے۔ مغرب کی نماز سے ایک گھنٹہ قبل درس قرآن ہوتا ہے۔ درس میں شامل ہونے والوں کے لئے باقاعدگی سے افطار اور کھانے کا خصوصی بندوبست ہوتا ہے۔ عام دنوں میں تقریباً 175 مرد وخواتین اور بچے شامل ہوتے ہیں جب کہ ہفتہ و اتوار کو یہ تعداد چار سو تک پہنچ جاتی ہے۔ رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور قرآن کریم کی فضیلت، اس کے نزول کی ضرورت اور افادیت پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

امام شمشاد یہ تلقین بھی کرتے ہیں کہ احباب رمضان کی برکتوں سے بھرپور فائدہ بھی اٹھائیں کیوں کہ احادیث میں اس ماہ کے بہت سی برکتیں اور فضائل بیان ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا ایک مشکل دور سے گزر رہی ہے اور دعا کے ذریعہ ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ رمضان کے مہینہ میں دعا کا موقع اور ماحول میسر آتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ہفت روزہ یو کے ٹائمز نے اپنی اشاعت 18/ اگست 2011ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''پاکستان زندہ باد...... قائد اعظم زندہ باد'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ ساری قوم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے جوش و خروش اور جذبہ سے یوم آزادی منایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آزادی ہمارے وطن کو جو آج سے قریباً 64 سال پہلے عطا فرمائی تھی جس میں قائد اعظم اور دیگر بہت سے لوگوں کی جدوجہد اور قربانیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ پوری قوم کو بہت مبارک کرے۔

قوم کا جذبہ تو واقعی قابل دید تھا۔ ایسے مواقع پر قوم کے لیڈروں نے TV پر بہت بلند دعاوی بھی کئے مثلاً ایک لیڈر نے کہا کہ ہم ملک سے کرپشن ختم کر دیں گے، مساویانہ حقوق دیں گے اور اسے پھر سے قائد اعظم کا پاکستان بنا دیں گے۔ مجھے یہ سن کر خوشی تو ہوئی مگر انہوں نے یہ نہ بتایا کہ قائد اعظم والا پاکستان بنا دینے کا کیا مطلب ہو گا؟

یہ حقیقت بالکل مسلمہ ہے کہ آج کا پاکستان قائد اعظم کا پاکستان نہیں ہے جس قسم کے پاکستان کا خواب قائد اعظم کا تھا وہ انہوں نے اپنی تقاریر میں بیان کیا ہے۔ مگر آج ویسا پاکستان تو چھوڑ ان کی تقاریر کو دہراتا بھی نہیں ہے۔ انہوں نے ایک بات یہ کی تھی کہ ریاست اور مذہب الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔ ہر شخص کو اس معاملہ میں آزادی ہو گی مگر یہ آزادی سلب کر لی گئی اور پاکستان کے آئین کا حلیہ ہی بگاڑ دیا گیا جس سے ملک میں دہشت گردی پھیل گئی۔

کیا صرف آزادی حاصل کر لینا کافی تھا؟ یا آزادی کے بعد کچھ ذمہ داریاں بھی تھیں جو ہر پاکستانی نے ادا کرنی تھیں۔ ریاستی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ لوگوں کو مساویانہ حقوق دلانا۔ ان کی حفاظت کرنا۔ ان کے جان و مال کی حفاظت یہ تو کم سے کم ذمہ داری ہے ریاست کی۔

اس وقت دنیا کے ہر خطہ میں بے چینی اور بدامنی ہے۔ اس کا علاج اور حل ہمارے روحانی پیشوا (حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے یہ بتایا ہے کہ:

(1) تقویٰ پر گامزن ہوں۔ (2) دعاؤں پر زور دیں۔

خاکسار نے بتایا کہ اگر سب لوگ تقویٰ سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں تو یہی موجودہ بحران کا علاج ہے۔ لوگ دعا کرتے ہیں مگر لبوں پر ہی دعا ہوتی ہے۔ اور اعمال دیکھو تو بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ، بددیانتی اور دوسروں پر ظلم۔ ان کے حقوق غصب کر رہے ہوں گے تو تقویٰ نام کو بھی نہیں۔ پھر دعائیں کیسے قبول ہوں گی۔

بعض لوگ نمازیں نہیں پڑھتے، بعض مسلمان کہہ کر شرک میں مبتلا ہیں۔ مزاروں پر سجدے کرتے ہیں۔ مردہ لوگوں سے اولاد مانگ رہے ہیں۔ کسی کی جان لینا بڑا آسان ہو گیا ہے۔ جان کا احترام اور تقدس ختم ہو گیا ہے۔ نمازوں میں رسماً اُٹھک بیٹھک ہے روح ختم ہو گئی ہے۔ (اُن دنوں کی ہی بات ہے کہ) ایک شخص ایک پوسٹر دکھا رہا ہے جس میں ایک کارکن اس پوسٹر کو سجدہ کر رہا ہے اور وہ پوسٹر بینظیر بھٹو کی تصویر تھی۔ ایک اور جگہ ایک عالم کو لوگ سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ مشرکانہ حرکات کیا اس کو تقویٰ کہتے ہیں؟ جب لوگوں نے خدا کو ہی چھوڑ دیا ہے تو دعائیں کیا قبول ہوں گی۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے نسخہ پر عمل کریں۔ آیئے چند واقعات سن لیں:۔

(1) ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے لوگوں سے فرمایا ”تم لوگ سیدھی راہ کو لازم پکڑو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کے طریقہ سے ہٹ کر کوئی دوسری راہ مت اختیار کرو۔ اور خدا کی قسم اگر تم نے اللہ کی راہ سے ہٹ کر دائیں بائیں رخ کیا تو پھر تم ذلیل ہو کر گمراہی کے گڑھے میں گر جاؤ گے“۔ (اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے)

(2)حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ اور ہر ایک نگران سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(3)حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران بنایا ہے اگر وہ اپنی نگرانی میں کوتاہی کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

(4)خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہو گا جو انصاف پسند حاکم ہو اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہو گا۔ (اس وقت خود نظر دوڑا کر دیکھ لیں کہاں کتنا انصاف ہے۔)

پس نظر دوڑائیے کہ اس وقت ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ پاکستان قائداعظم والا پاکستان بنے، ہر ایک کو سکون، عزت و احترام ملے۔ مساویانہ حقوق ہوں۔ امتیازی سلوک نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر عدل و انصاف سے کام لیں۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 14 تا 25/ اگست 2011ء میں صفحہ 5 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی خبر کا عنوان ہے ''مسجد بیت الحمید چینو میں رمضان المبارک کی سرگرمیاں''

پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تراویح اور درس قرآن کریم اور درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہے۔ ایک تصویر سامعین کی ہے جو درس سن رہے ہیں اور ایک تصویر خاکسار کی ہے درس قرآن دیتے ہوئے۔ باقی خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 19 تا 25/ اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''پاکستان زندہ باد، قائداعظم زندہ باد'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ یوم آزادی پاکستان کے حوالہ سے شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19/ اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”عدل و انصاف کا فقدان۔ اور یوم آزادی“ خاکسار کی تصویر کے علاوہ ایک اور تصویر جس میں پاکستان کا جھنڈا دکھایا گیا ہے۔ مگر سفید رنگ میں جھنڈا جیسے پھٹا ہوا ہو۔ دکھایا گیا ہے۔ کیوں کہ مضمون میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہاں پر اقلیتیں غیر محفوظ ہیں اور یہ پاکستان قائد اعظم والا پاکستان نہیں ہے۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ تصویر میں پاکستان کے پرچم کے ساتھ 14/ اگست یوم آزادی بھی لکھا ہوا ہے۔

ڈیلی بلٹن 20/ اگست 2011ء میں صفحہ A12 پر ہماری ایک مختصر سی خبر دی ہوئی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ”مسجد میں رمضان کی سرگرمیاں“۔ مسجد بیت الحمید اور خاکسار کے حوالہ سے رمضان کے بارے میں، رمضان میں پانچ نمازیں، نماز تراویح، درس قرآن کریم، درس حدیث، افطار ڈنر کے بارے میں معلومات دی ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں خاکسار کا ایک مضمون عربی زبان میں بعنوان ”شهر رمضان المبارك و عيد الفطر السعيد“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور استفادہ کے طریق کے علاوہ رمضان المبارک کے مسجد بیت الحمید میں پروگرامز اور عید کے مسائل وغیر بیان کئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ A9 پر یہ خبر شائع کی ہے۔ ”کلیریامانٹ چرچ بیت الحمید مسجد کا وزٹ کرتے ہیں“

اخبار خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کلیریامانٹ کے یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے ممبران اپنے مذہبی لیڈر Pastor Rob Petton کی سربراہی میں مسجد بیت الحمید کے وزٹ کے لئے آئے۔ قریباً 30 کے قریب خواتین و مرد (غیر مسلم) مسجد بیت الحمید آئے تو ان عیسائی خواتین نے مسجد کے آداب کی وجہ سے اپنے سر بھی ڈھانپے ہوئے تھے۔ اس وقت وہ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کو اسلامی تعلیمات کے بارے میں سن رہے تھے۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر

کفارہ کے مسئلہ کو بیان کیا نیز توبہ، مغفرت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ 45 منٹ تک تعلیمات کے بعد سب نے مل کر روزہ افطار کیا اس کے بعد سب نے غروب آفتاب والی نماز (نماز مغرب) پڑھی۔ جس میں قریباً 300 لوگ شامل تھے۔ اس کے بعد کھانا ہوا۔ کھانے میں چکن کا سالن، چاول، سلاد، میٹھا نیز پانی اور چائے بھی تواضع میں پیش کی گئی۔

اس سے ایک دن پہلے عیسائیوں کے ایک چرچ کے لوگوں نے مسجد کا وزٹ کیا تھا اس گروپ کی لیڈر محترمہ Rev. Jan Chase تھیں۔ ان کے علاوہ نزدیکی ایک اور چرچ کے گروپ کے لوگ بھی تھے۔ یہ گروپ جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک لمبے عرصہ سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔

رمضان کے آخری دن کے لئے بھی امام شمشاد نے سب کو کھانے پر دعوت دی۔ خبر کے آخر میں ضرورت مندوں کے لئے عطیات اکٹھے کرنے اور تقسیم کرنے کے بارے میں بھی خبر ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 26/ اگست 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''کیا پاکستان میں شیطان جکڑ دیا گیا ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے ایک بار پھر مضمون کو رمضان کی برکتوں سے اور فضائل سے شروع کیا کہ لوگوں نے حتی المقدور استفادہ کیا۔ برکات تلاش کیں، دعائیں کیں وغیرہ۔ خدا کرے کہ یہ کوششیں جاری رہیں۔ اس حدیث کا ذکر کرکے کہ رمضان میں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے خاکسار نے سوال اٹھایا کہ کیا

(1) رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں چند دن ہوئے ایک مسجد میں بم پھینک کر جمعۃ المبارک کے روز 60 افراد کو مار دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(2) پھر کراچی کی صورت حال کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر روز لوگوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ ایک جگہ اخبار میں یہ شہ سرخی تھی کہ ''قائد کا شہر آگ میں جل رہا ہے''۔

(3) کرپشن اور بے ایمانی رمضان میں بھی زوروں پر رہی۔

(4) بارشوں سے تباہی ہو رہی ہے۔ یہ عذاب ہے یا رحمت؟

یہ سب چیزیں تو قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے رحمت ہرگز نہیں بلکہ خدائی عذاب ہے۔ رمضان کے دنوں میں اور وہ بھی جمعہ کے دن نمازیوں کو مار دینا۔ لگتا ہے کہ پاکستان میں شیطان جکڑا نہیں گیا تھا۔ اور یہ باتیں پاکستان میں اب عام ہیں یعنی نمازیوں پر حملے کرنا۔ خاکسار نے لکھا کہ گزشتہ سال 28/مئی 2010ء کو لاہور میں احمدیوں کی دو بڑی مساجد پر گرینیڈ سے حملہ کیا گیا جس میں 86 سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے ایک گرجا گھر کو گوجرہ میں نشانہ بنا کر اور عیسائیوں کے گھروں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ حالانکہ اسلام ہر قسم کے مذاہب کے لوگوں کی عبادت گاہوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری کراتا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 26/اگست 2011ء میں صفحہ 19 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ''روحانی باتیں اور روحانی اچھا کھانا''۔ یہ خبر رمضان المبارک کی سرگرمیوں سے متعلق ہے جو جماعت احمدیہ ہر سال رمضان المبارک کے بابرکت دنوں میں مسجد بیت الحمید چینو کیلی فورنیا میں کرتی ہے۔ اس میں رمضان کے پروگرامز کی تفصیلات ہیں اور ہمسایوں کو دیگر غیر مسلموں کو جو شامل کیا جاتا رہا اس بارے میں ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار درس قرآن دے رہا ہے اور دوسری تصویر میں لوگ افطار کرتے ہوئے اور ڈنر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ خبر کا نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 26/اگست 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''رمضان اور شیطان'' شائع کیا۔

یہ مضمون عنوان کی تبدیلی سے شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے کہ کیا پاکستان میں بھی رمضان کے دنوں میں شیطان جکڑا گیا تھا؟

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 27/اگست تا 2/ستمبر 2011ء میں صفحہ 61 پر مذہبی سیکشن میں ہماری مختصر سی خبر اس عنوان سے شائع کی کہ ''رمضان کا اختتام ہونے لگا ہے''۔ اخبار نے اس مختصر خبر

میں ہمارے مسجد میں رمضان کے پروگراموں کے بارے میں اطلاع دی ہے نیز عید الفطر کے بارے میں کہ کب منائی جائے گی۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت یکم ستمبر 2011ء میں ہمارا ایک ¼صفحہ کا تبلیغی اشتہار شائع کیا۔ اس اشتہار میں ہم نے قرآن کی 50 زبانوں میں نمائش کی ہیڈ لائن کے ساتھ پومونا فیئر میں اپنے بوتھ کی تفصیلات دی ہیں۔ یہ فیئر سالانہ ہوتا ہے اور لاکھوں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا بھی یہاں پر ایک بک سٹال لگتا ہے۔ اس اشتہار میں جماعت کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت یکم ستمبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ رمضان المبارک میں دعا کی اہمیت اور قبولیت کے بارے میں ہے۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ کی تلاوت فرما کر اس کی توضیح و تشریح فرمائی۔

حضور نے ''رب العالمین '' اور لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُوْلَى وَالْآخِرَةِ کا مضمون بیان فرمایا اور عِبَادِيْ سے مراد ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خدا تعالیٰ کی کلیۃً فرمانبرداری کرتے، ایمان لاتے اور خدا کے حکموں پر چلتے ہیں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب اعجاز المسیح سے بھی اقتباس پیش فرمایا۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 2/ ستمبر 2011ء میں دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی جس کا عنوان یہ ہے ''کرسچن مہمانوں کا جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کا دورہ''۔ ایک تصویر سامعین کی ہے۔ دوسری تصویر میں مہمان کھانا کھا رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ گزشتہ اتوار کو چینو میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کا یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ اِن کلیر مانٹ کے ایک وفد نے دورہ کیا۔ وفد میں مرد اور خواتین شامل تھے۔ تیس افراد کے اس وفد نے امام شمشاد احمد ناصر کا اعتراف گناہ (مراد کفارہ) اور معافی کے موضوع یعنی (خدا تعالیٰ کا گناہوں کا معاف کرنا) پر لیکچر سنا۔ امام سید شمشاد احمد ناصر نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی تشریح کی۔

ان کا لیکچر 45 منٹ جاری رہا جس کے بعد افطاری کی گئی اور مغرب کی نماز ادا کی گئی جس میں تقریباً 300 مرد و خواتین شامل تھے۔ خواتین کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ کرسچن مہمان کھانے میں شامل ہوئے۔ اس سے ایک ہفتہ قبل کرسچن مہمانوں کا ایک اور وفد مسجد آیا تھا یہ وفد بھی رمضان کی سرگرمیوں کو مشاہدہ کرنے آیا تھا۔ اس گروپ کی سربراہ جین چیز تھیں۔ یہ گروپ جماعت احمدیہ کا پرانا دوست ہے اور کئی اجتماعات میں شرکت کر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 2/ستمبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”عید کی خوشیوں میں اسلامی تعلیمات کو نہ بھولیں“ صفحہ 13 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے تفصیل کے ساتھ اس مضمون میں اسلامی عید، فلسفہ اور عید کس طرح منانی چاہئے کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ مسلمان سال میں 2 عیدیں مناتے ہیں اور یہ کہ ہم یعنی مسلمان یہ تہوار کس طرح سے مناتے ہیں۔ خدا کی عبادت کر کے، نماز پڑھ کے، خدمت خلق کر کے، مقصد صرف اچھا کھانا اور نئے کپڑے نہیں ہے بلکہ اصل خدا کی حمد اور شکر ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ ہماری خوشیوں کا سارا محور اور ہماری عیدوں کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہونی چاہئے۔ جس بات پر وہ راضی ہو وہی ہماری عید ہے۔

ہماری دونوں عیدیں (عید الفطر۔ عید الاضحیہ) قربانی چاہتی ہیں۔ اور دونوں عیدیں ہمیں بھی قربانی کا سبق ہی دیتی ہیں۔ لیکن ان عیدوں کی جائز خواہشات کے ساتھ ساتھ لوگ کچھ ایسی حرکتیں بھی کر جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلامی احکامت کو ایک چٹی سمجھ کر کر رہے ہیں کیوں کہ رمضان

کے پورے مہینہ میں ان پر تقویٰ کا یا خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ پھر رمضان کے آخری دن ہی اپنی سابقہ فضولیات کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ ”چاند رات“ میں جو کچھ بے پردگی، فضول خرچی، ناچ گانے ہوتے ہیں کیا یہ طرز مسلمانی ہے؟ عید ملن پارٹیوں میں وہی ساز وہی دھن اور وہی مکس پارٹیاں جو قرآن کی روح کے خلاف ہیں عود کر آتی ہیں۔

خاکسار نے یہ واقعہ بھی یہاں لکھا کہ ایک دفعہ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نابینا صحابی تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پردہ نہ کیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ عائشہ تم نے ان سے پردہ کیوں نہ کیا؟ وہ کہنے لگیں یا رسولؐ یہ تو نابینا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔

قرآن کریم نے اپنی زینت چھپانے کی خواتین کو ہدایت فرمائی ہے مگر آپ خود دیکھ لیں کہ وہ کتنا زینت کو چھپاتی ہیں۔ خاکسار نے مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم کا ذکر کیا جس میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا اس میں قریباً 2 ہزار مسلمان شامل ہوئے تھے۔ لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ وہ ڈنر مکس پارٹی لگ رہا تھا۔ ہر میز پر مرد و خواتین اور بچے تھے۔ سٹیج پر بھی خواتین نظامت کرا رہی تھیں اگرچہ انہوں نے سکارف پہنا ہوا تھا اور بعض نے نہیں بھی پہنا ہوا تھا۔ نوجوان بچیاں ہی استقبال پر تھیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر اسی معاشرہ میں ہو رہا ہے۔ مسلمان ان حرکتوں سے اس وقت اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں اور مغرب کی تقلید کر رہے ہیں انہیں یہ احساس کمتری ہے کہ اگر ان کی تقلید نہ کی گئی تو انہیں معاشرہ میں بُرا سمجھا جائے گا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ ان کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے یہ کر رہے ہیں۔ اور خدا کی نظروں کا ان کو کچھ خوف اور احساس نہیں ہے۔ کیا خدا کے حکم کو بالائے طاق رکھ کر ہم اچھا بن سکتے ہیں؟

افسوس ہے کہ مسلمان خواتین بھی اپنے مقام کو نہیں سمجھ رہیں۔ کچھ عرصہ ہوا نیویارک میں ایک خاتون نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آخر یہ سب کچھ کیسے اور کیوں ہو رہا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہ مغربی معاشرہ چاہتا ہے کہ مسلمان خواتین بھی انہی کی طرح ہو جائیں اور یہ مسلمان جو آئے دن یہ

ڈھول بجاتے رہتے ہیں کہ ہمارا دین افضل ہے یہ جھنجٹ ہی ختم ہو جائے۔ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مسلمان خواتین کو اپنے جیسا کرلیں تو ان کی اگلی نسلیں خود بخود تباہ ہو جائیں گی اور ان کا رنگ اختیار کرلیں گی۔

بعض انٹر فیتھ میٹنگ میں مسلمانوں کی طرف سے خواتین نمائندگی کر رہی ہوتی ہیں (تقریر وغیرہ) جب کہ اسی گروپ کے مسلمان مرد خاموشی سے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خاکسار نے اس قسم کی ایک میٹنگ کا ذکر کیا کہ مجھے ایک سوال کیا گیا کہ آپ مسلمان عورت کو لیڈر شپ کیوں نہیں دیتے۔ میں نے پوچھا کس قسم کی لیڈر شپ؟ کہنے لگی ان کو امام کیوں نہیں بناتے؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ نے کس خاتون کو لیڈر بنایا تھا۔ کیا انجیل یا تورات میں کوئی اس قسم کی بات ہے؟ کیا حضرت موسیٰ نے کسی خاتون کو لیڈر بنایا تھا؟ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی خاتون کو امام اور لیڈر نہیں بنایا۔ اس پر وہ کہنے لگیں کہ یہ سب پرانی باتیں ہیں اب زمانہ بہت ترقی کر چکا ہے۔

میں نے کہا آپ جو چاہیں کریں۔ آپ کی تعلیمات میں سے بہت سی تعلیمات بگڑ چکی ہیں مگر اسلامی تعلیمات قیامت تک وہی رہیں گی۔ آخر میں خاکسار نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کو ہر شئے پر مقدم رکھنے کے بارے میں تلقین کی اور حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ لکھا:۔

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے“ اور یہ کہ ”غیر قوموں کی تقلید نہ کرو“ (کشتی نوح)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 04 جنوری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط75

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 8/ستمبر 2011ء میں صفحہ 8 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر اس طرح شائع کی تھی۔ ’’بین المذاہب دوستی‘‘۔ اخبار نے جو تصویر شائع کی ہے وہ رنگین ہے۔ اس میں خاکسار پاسٹر Rob Patton کو اسلامی لٹریچر دے رہا ہے۔ خبر میں لکھا ہے کہ 21/ اگست کو مسجد بیت الحمید چینو میں پاسٹر راب پیٹن اپنے چرچ کے قریباً 30 ممبران کے ساتھ مسجد بیت الحمید آئے جو کہ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کا چرچ ہے۔ انہوں نے مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد احمد ناصر کا اسلام کے بارے میں لیکچر سنا جس کا مرکزی موضوع تو رڈ کفارہ تھا۔ اس کے ساتھ امام نے توبہ واستغفار اور گناہ کے معافی پر بھی سیر حاصل تقریر کی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں نے مسجد میں کھانا کھایا۔ اس موقعہ پر پاسٹر پیٹن نے بھی تقریر کی۔ اس کے علاوہ گزشتہ جمعہ کو ایک اور چرچ سے بھی لوگ آئے تھے اور انہوں نے احمدیہ مسلم کی رمضان کی عبادات اور کھانے میں شرکت کی تھی۔ اس کے علاوہ پاسٹر جین چیز بھی اپنے لوگوں کو لے کر رمضان میں شام کے وقت درس قرآن میں اور ڈنر میں شامل ہوئیں۔ سب کے ساتھ سوال وجواب بھی ہوئے تھے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 2/ستمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اپنی خوشیوں اور عیدوں میں اسلامی تعلیمات کو نہ بھولیں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ نیوز پیپر سٹوری۔ اخبار نے خاکسار کا 9/11 کے حوالہ سے ایک مضمون شائع کیا ہے خاکسار کی تصویر کے ساتھ۔ جس کا عنوان یہ ہے۔ ’’9/11۔ دس سال بعد‘‘ یعنی اس نے کس طرح

امریکنوں کی زندگی کو متاثر کیا ہے اور کیا کیا خدشات لاحق ہیں اور کون کون سی باتیں غلط ہیں وغیرہ امور پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔ یہ خبر اخبار نے اپنے پہلے صفحہ پر شائع کی تھی۔

11/ستمبر کا ہولناک واقعہ جس نے سب امریکنوں کو خوف زدہ کیا بلکہ یوں کہنا مناسب گا کہ ساری قوم جس سے بے حد متاثر ہوئی اور اس زخم کو مندمل کرنا سب کے لئے مشکل تھا۔ جس کی وجہ سے قریباً ساری ہی قوم میں غم اور غصہ کی لہر بھی دوڑی۔ جو کہ ایک طبعی امر تھا۔ جس کی وجہ سے ہر ایک یہی کہتا اور سنائی دیا کہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لا کر عبرتناک سزا دی جائے اور چونکہ اس کی ذمہ داری ایک مسلم آرگنائزیشن نے لی جس کی وجہ سے یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ کیا واقعی اسلام کی یہی تعلیم ہے؟

بعض نے کہا کہ مسلمان ممالک میں 9/11 کا دن خوشی والا دن منایا گیا۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ تمام مسلمانوں نے 9/11 کے دن کو خوشی کا دن منایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ سب نے اس واقعہ پر دکھ اور تکلیف کا اظہار کیا اور ہمدردی دکھائی اور جو لوگ اس دن اس واقعہ کی وجہ سے اپنی معصوم جانوں کو کھو چکے ان کے ساتھ اور ان کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی بھی کی۔

اب جب کہ ساری قوم میں ''یہ دس سالہ'' سالگرہ منائی جارہی ہے۔ اس پر بھی بہت سے سوالات اٹھ رہے ہیں مثلاً کہ کیا اب تک آپ پر اس کا اثر ہے۔ آپ اب تک اس واقعہ سے کتنا متاثر ہورہے ہیں؟

جہاں تک خبروں کا تعلق ہے اس سے سب کو یہی تاثر ملتا ہے کہ ''مسلمان'' نے کوئی اچھی مثال قائم کی ہے؟ اور جنہوں نے خاص کر اپنے نام کے ساتھ ''القاعدہ'' کا ٹائیٹل لگایا ہے اور اس وجہ سے القاعدہ یا طالبان میڈیا میں توجہ بھی حاصل کر رہے ہیں۔ ہر وقت کی خبروں میں یہی ایک موضوع مل رہا ہے اور ہر دو کی اسلام کے بارے میں تعریف سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس جو مسلمان امن پسند ہیں اور جن کا دہشت گردی یا اس قسم کی حرکتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میڈیا ان کی بات نہ سنتا ہے اور نہ ہی ان کی بات کو عوام تک پہنچاتا ہے۔

خاکسار جو کہ جماعت احمدیہ کا ممبر ہے اور جو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اس زمانے میں ایمان لاتی ہے اور جنہوں نے حقیقت جہاد بھی بیان کی ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کا اصل جہاد یہ ہے کہ ہم سب مل کر دنیا میں امن قائم کریں اور ایسے لوگوں کا ساتھ دیں جو حقیقت پسند ہیں اور اسلام کے امن کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعہ عام کریں۔

میڈیا کہ وجہ سے 50 فیصد سے بھی زائد امریکی عوام یہی گمان کرتی ہے کہ سب مسلمان دہشت گرد ہیں اور اسلام کے مذہب کو اب مزید نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ اسی خیال کو ان سے دور کرنا اس وقت کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ جہاں میڈیا پر ہر وقت دہشت گرد لوگوں کا اسلام سے تعلق جوڑ کر آپ خبریں شائع کریں اور امن پسند مسلمانوں کو نہ ہی سنیں اور نہ ہی ان کے امن کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ تو وہاں منفی اثرات ہی مرتب ہوں گے اور شائد وہی میڈیا کا مقصد بھی ہے اور یہ سب کچھ ایک طرف کی کہانی بیان ہو رہی ہے۔ ''یہ القاعدہ یا طالبان'' تمام مسلمانوں کی اور اسلام کی نمائندگی تو نہیں کر رہے۔ ان کروڑہا مسلمانوں کو بھی تو دیکھیں جن کا اس واقعہ سے یا اس گروپ اور تنظیم سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے صرف چند لوگوں نے اسلام کو ہائی جیک کیا ہے اور میڈیا انہی کے نظریات کو اچھال رہا ہے اور لوگوں میں اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کا کارنامہ سر انجام دے رہا ہے۔ حالانکہ اب عوام الناس کو چاہیئے کہ جب وہ اتنا منفی پروپیگنڈا سن رہے ہیں اسلام کے بارے میں تحقیق بھی کریں تاکہ انہیں اسلام کی صحیح تعلیمات کے بارے میں علم ہو۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ''القاعدہ اور طالبان'' کا گروپ سب کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ وہ بہت خطرناک گروپ ہے۔ لیکن یہ آپ کو بھی تو اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ آپ خود غیر جانبدارانہ اسلام کے بارے میں تحقیق کر کے حقیقت حال سے واقف ہوں۔

اس وقت میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ''احمدی مسلمان''، ''امن کی بہترین مثال ہیں''۔ جو کہ نہ صرف امن پسند ہیں بلکہ اپنے ملک کے وفادار بھی ہیں۔ احمدی مسلمانوں نے اس وقت لاکھوں

پمفلٹ تقسیم کئے ہیں تا کہ لوگوں کو حالات کا صحیح علم ہو اور اسلام کے امن پسند ہونے کی صحیح تعلیمات سے آگاہی ہو۔ مسلمان اپنے اپنے ملک میں جہاں کہیں بھی وہ رہتے ہیں یہ تعلیم ہے کہ وہ ہر ملک میں وفاداری کریں۔ یہ ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ ہم احمدی مسلمانوں نے سارے امریکہ میں اس سالگرہ کے موقعہ پر خون کے عطیہ جات دینے کی بھی مہم چلائی ہوئی ہے کہ مسلمان تو زندگی عطا کرتا ہے۔

Muslim for Life Muslim for Peace

یہ طرز ہے احمدی مسلمانوں کی۔ ایک تو یہ کہ مسلمان زندگی بخش ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان امن قائم کرتا ہے۔ اس کے لئے آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر بھی مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی 1889ء میں انڈیا قادیان سے شروع ہوئی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جن کا ماٹو یہی ہے کہ ”محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں“۔ مضمون کے آخر میں خاکسار کا بھی تعارف ہے اور ریڈیو کے پروگرام کا وقت اور اعلان بھی ہے۔

دی سن نے خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”9/11۔ ستمبر 11 کے واقعہ نے کس طرح مجھے متاثر کیا“ کے عنوان سے اپنی اشاعت 8/ستمبر 2011ء میں صفحہ A6 پر تفصیل کے ساتھ انگریزی میں شائع کیا۔ اس کا متن آپ کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

کون بھول سکتا ہے کہ وہ کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا؟ جب 9/11 کا دہشت گرد حملہ ہوا۔ میں اپنے دفتر میں کام کر رہا تھا جب مجھے ایک دوست کا فون آیا اس نے پوچھا کہ کیا میں ٹی وی کی خبریں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کو ابھی دیکھنی چاہیئے!

میں نے ٹی وی لگایا اور چند منٹوں میں میں نے لاکھوں دوسرے لوگوں کے ساتھ ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے ٹکرانے والے دوسرے طیارے کو براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتے دیکھا۔ میں مکمل طور پر دنگ رہ گیا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چیز تھی جس کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھنے کی بجائے صرف فلموں

میں دیکھنے کی توقع کرتے ہیں۔ خوفناک سانحے کا علم میرے سامنے ہو رہا تھا۔ سینکڑوں لوگ جو اب مر چکے ہیں ان کا میرے دل اور روح پر ایک بھاری اور گہرا اثر پڑ گیا تھا اور دن کے اختتام تک یہ تعداد تقریباً 3000 تک پہنچ گئی تھی جو اس وقت ناقابل تصور تھا اور اس کے بعد کے سالوں اور آئندہ کی 9/11 کی سالگرہوں میں ہم سب پر ایک دکھ کا ناقابل برداشت بوجھ بن جانا تھا۔

حالیہ تاریخ میں کسی بھی سانحے کی کوئی بھی دوسری سالگرہ نائن الیون سے پیدا ہونے والے دکھوں کی برابر نہیں ہو سکتی اور نہ صرف مجھے بلکہ دنیا بھر کے قانون پسند، امن پسند مسلمانوں کی اکثریت کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ یہ کہ جو کچھ دنیا میں اتنے شیطانی اور خوفناک انداز میں کیا گیا۔ وہ 10 سال پہلے 3000 معصوم جانوں والا خوفناک دن تھا۔ لاکھوں لوگوں کے ذہنوں میں پہلے یہ تاثر تھا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمان پُر امن، مہذب لوگ ہیں۔ اب پورے امریکہ اور یورپ میں رائے عامہ کے مطابق ان کا ردّ عمل بالکل برعکس ہے۔ واضح طور پر یہ رائے اور حقیقت کے کسی بھی احساس کی عکاسی نہیں کر سکتی۔ لیکن حقیقت ایک تصور ہے اور یہ کہ جب لوگوں کے ذہنوں میں اس خیال کا بار بار تکرار کیا جاتا ہے تو یہ مشکل سے حیران کن ہوتا ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لیکن آپ نے کبھی ان لوگوں کے حوالے سے ایسا ہوتا نہیں دیکھا ہو گا جنہیں ٹموتھی جم جونز جیسے عیسائی کہا جاتا ہے اور آپ کو میڈیا کی رپورٹوں میں ایسا ہوتا ہوا نظر نہیں آتا جو کہ ناروے کے 77 لوگوں کے قتل عام اور خود ساختہ عیسائیوں اینڈرس بریوک کے بارے میں ہے۔ ”تمام عیسائی دہشت گرد ہیں“ اور ”عیسائیت ایک دہشت گرد مذہب ہے“ کے بورڈ کا کوئی میڈیا برش سڑوک نہیں ہے پھر بھی یہ بالکل وہی پیغام ہے جو انٹرنیٹ اور مغربی میڈیا کے ذریعے ڈینیل پائپس، رابرٹ اسپینسر اور پامیلا گیٹلر جیسے اسلام فوبیس کے ذریعے پھیل رہا ہے۔ اینڈرس بریوک پر ان کی اشتعال انگیز اور نفرت بھری بیان بازی کا اثر ان کے 1500 صفحات کے ”منشور“ میں واضح طور پر ظاہر ہے جہاں صرف رابرٹ اسپینسر کے 162 حوالوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس نے خدا کے نام پر اپنی ناقابل معافی برائی کو اسی طرح جائز قرار دیا جس طرح جہادی مسلم انتہاء پسند اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ ”انتہاء اسباب کا جواز بنتی ہے“۔ جب کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتا ہے کہ دہشت گردی، زمین میں فساد اور بے گناہ لوگوں کا قتل مکمل طور پر حرام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ القاعدہ اور طالبان نے ایک ہی قرآنی آیت (سیاق و سباق سے ہٹ کر) کا حوالہ دے کر اپنے بُرے کام کو جائز قرار دیا۔ جیسا کہ اسلام مخالف پنڈتوں کو آپ کچھ بتانا چاہیئے کہ وہ دونوں ایک ہی ”نظریاتی نقطہ“ پر ہیں بس مخالف ایجنڈے ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں اور جو چیز تاریخی طور پر اہم ہے وہ خوف و ہراس پھیلانے اور شیطان سازی کے حربے ہیں جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت کو بھڑکانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں (بشمول نازی جرمنی میں) یہودیوں اور ان کے مذہب کے خلاف ایک عیسائی قوم اور پادریوں کے۔

11/9 کو دن اب بھی مجھ پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟ اس کی بڑھتی ہوئی ضرورت یہ ہے کہ میرے عمل اور تعلیمی کوششوں سے اسلام کی حقیقی تصویر اور پیغام کو پیش کیا جائے۔ جو چیز متاثر کن ہے وہ یہ ہے کہ بیشک بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں سچائی کے لئے سرگرمی سے جستجو نہیں کرتے لیکن بہت سے کم از کم آپ کی بات سننے کو تیار تو ہیں۔

امید ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کریں گے اور دنیا پر اپنی توجہ کو وسیع کریں گے تاکہ اسلام کو کھلے دل و دماغ سے صحیح طور پر معلوم کیا جاسکے اور نہ صرف آنکھیں بند کر کے قبول کریں جو بھی آوازیں ان کو آرہی ہیں کہ اسلام اور مسلمان کیا ہیں؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ غیر جانبدارانہ جانچ پڑتال ان لوگوں کے چہروں پر جھلکتی ہے جو اسلام قبول کرتے ہیں اور میڈیا میں مسلمانوں کی تمام منفی تصویروں کے باوجود 11/9 مجھے تعلیم اور دنیا کو واپس دینے کے لئے کس طرح حوصلہ افزائی کرتا ہے احمدیہ مسلم کمیونٹی کی حالیہ میڈیا مہموں میں دیکھا جاسکتا ہے کہ امریکہ اور دیگر جگہوں پر اسلام کا حقیقی چہرہ ہمارے ”مسلمان امن کے لئے“، ”مسلمان وفاداری کے لئے“ اور اب ”مسلمان زندگی کے لئے“ کی آگاہی کی کوششیں شامل ہیں۔

11/9 کو ضائع ہونے والی تین ہزار روحوں کے اعزاز میں احمدیہ مسلم کمیونٹی یو ایس اے 11ر ستمبر کو اور اس کے آس پاس ملک بھر میں 100 سے زائد مقامات پر بلڈ ڈرائیوز کو سپانسر کر رہی ہے جس کا مقصد 10 ہزار یونٹ خون کا عطیہ جمع کرنا ہے تاکہ 30000 زندگیاں بچائی جاسکیں۔

ہم سب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس زندگی بخش مسلمانوں کی حمایت میں اکٹھے ہوں۔ آپ آن لائن www.muslimsforlife.org پر جا کر اپنے قریبی دن، وقت اور عطیہ کا مرکز ڈھونڈ سکتے ہیں یا آپ 11ر ستمبر کو صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک چینو کے 11941 رمونا ایونیو میں بیت الحمید مسجد میں عطیہ دینے آسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے 2252-627-909 پر رابطہ کریں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 9ر ستمبر 2011ء میں صفحہ A6 پر خاکسار کا مضمون 9/11 کے حوالہ سے "دس سال بعد 9/11" عنوان سے شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے۔ جو اس سے قبل اوپر گزر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 8ر ستمبر 2011ء میں صفحہ 8 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کا عنوان یہ دیا کہ "دس سال بعد 11ر ستمبر کا سانحہ" اخبار نے خاکسار کا پورا مضمون شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو پہلے گذر چکا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 8ر ستمبر 2011ء میں OPINION کے تحت خاکسار کا مضمون شائع کیا۔ جس کا عنوان تھا کہ "9/11 کے حادثہ نے مجھے کس طرح متاثر کیا" یہ بھی وہی مضمون ہے جس کا ذکر دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

دیسی ٹاک اخبار۔ انڈین اخبار ہے اس نے اپنی اشاعت 9ر ستمبر 2011ء میں صفحہ 4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون اس عنوان سے شائع کیا۔

"11/9 Changed The Way Islam Is Viewed"

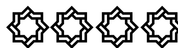
یہ وہی مضمون ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے شائع ہو چکا ہے کہ اس 9ر ستمبر کے سانحہ نے کس طرح مجھے متاثر کیا۔ اصل میں تو امریکن اور دوسری پبلک کو یہ بتانا مقصود تھا اور ہے

کہ اسلام کا صحیح تصور، اسلام کے صحیح معانی اور اسلام کی صحیح تعلیمات تو پُر امن رہنے کی ہے۔ محبت اور بھائی چارے کی ہے۔ جس رنگ میں میڈیا اسلام کی تصویر پیش کر رہا ہے یا طالبان اور القاعدہ پیش کر رہے ہیں وہ نہ سہی اسلام کے نمائندے ہیں اور نہ ہی یہ اسلامی تعلیمات ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی اور اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کا ہر جگہ موقع ملا۔ سکولز، کالجز میں، یونیورسٹیز میں، نیز بہت سارے دیگر مذاہب کے لیڈرز نے خاکسار کو اپنے چرچوں اور عبادت گاہوں میں تقریر کرنے کے لئے بلایا اور بہت عرصہ تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہوا کہ ان تقاریر کے دوران پبلک زیادہ آتی رہی اور لوگ ہماری مساجد کا وزٹ کرتے رہے جبکہ اس سے قبل انہوں نے کبھی مسجد دیکھی بھی نہ تھی۔ اسلام کا بہت زیادہ چرچا ہوا اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کے مواقع میسر آئے۔ اس کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی ایسا ہوا بلکہ پولیس کے محکمہ میں بھی خاکسار کو بلایا جاتا اور چیف پولیس یہ درخواست کرتا کہ ہمارے پولیس کے لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتائیں چنانچہ جب بتایا جاتا تو وہ بہت حیران ہوتے اور ان لوگوں کے سوالوں کا اچھی طرح پتہ چل جاتا کہ انہیں اسلام کے بارے میں کچھ بھی معلومات نہیں ہیں اور جو ہیں وہ صرف پریس اور میڈیا اور TV سے سن کر بات کر رہے ہیں۔ اس لئے جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ ہمیں اس کے ذریعہ اسلام کی صحیح تعلیمات پہنچانے کا موقع ملا۔ سوالات میں اکثر جہاد کے بارے میں سرفہرست رہتا۔ پھر عورتوں کے بارے میں، پھر یہ کہ قرآن میں بعض آیات ایسی ہیں جو تشدد کی تعلیم دیتی ہیں اور جب انہیں ساری آیات اس کا محل سمجھایا جاتا تو وہ سمجھ جاتے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 جنوری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 76

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 3 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ خبر کے ساتھ 5 تصاویر بھی ہیں۔ خبر کا عنوان ہے

”سادگی سے بچت ہوتی ہے جو ضرورت مندوں کے کام آسکتی ہے“

”افریقہ اس وقت قحط سالی کا شکار ہے اس کی مدد کریں“، امام شمشاد ناصر

کیلی فورنیا۔ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ آج کل شیطانی حملے انٹرنیٹ کے ذریعے ہو رہے ہیں جو گھروں کی بربادی کا سبب بن رہے ہیں اور بن سکتے ہیں۔ وہ گزشتہ ہفتے نماز عید کے بعد خطبہ دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان آنے پر شیطان جکڑ دیا جاتا ہے اور اب رمضان ختم ہو چکا ہے لیکن شیطان کو جکڑا ہی رہنا چاہئے۔ امام شمشاد نے کہا کہ بعض اوقات لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، جمعہ بھی پڑھتے ہیں مگر کاروبار میں دوسرے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں یہ سب شیطان کے کام ہیں اگر تم شیطان کی بات مان لوگے تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ گے۔ انہوں نے والدین کو کہا کہ وہ اپنی اولاد کا تعلق بچپن ہی سے خدا کے ساتھ جوڑیں اور سات سال کی عمر تک نماز سکھائیں تا جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں تو خود ہی شوق سے نماز ادا کریں۔

انہوں نے کہا کہ میاں بیوی کے تعلقات میں بھی دوستانہ رنگ ہونا چاہئے اور اگر کبھی کچھ اونچ نیچ آجائے تو برداشت کی عادت ڈالنی چاہئے اور سادگی کو شعار بنائیں اور بچت سے ضرورت مندوں کی

مدد کریں۔ امام شمشاد نے اس ضمن میں دہشت گردی سے متاثر ہونے والے اور سیلاب متاثرین کا ذکر کیا۔ عید کے اجتماع میں 800 سے زائد احمدی شامل ہوئے۔

ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں احباب خطبہ سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں احباب عید کے بعد کھانا لے رہے ہیں۔ اور دو گروپ فوٹوز ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 9 تا 15/ستمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''امریکہ پر 9/11 کے اثرات'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ بھی دراصل وہی مضمون ہے جو پہلے اوپر گزر چکا ہے۔ صرف عنوان بدل گیا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحبان ایسا کرتے ہیں۔ نفس مضمون وہی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 9/ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''امریکہ پر 9/11 کے اثرات'' خاکسار کی تصویر اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سانحہ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کا بھی نفس مضمون وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت 11/ستمبر 2011ء میں A7 پر اس عنوان سے لکھا ''An Imam's message''۔ ''امام کا پیغام''۔ اخبار لکھتا ہے کہ امام شمشاد 9/11 کے سانحہ کے روز واشنگٹن ڈی سی میں تھے جب یہ ہولناک حادثہ پیش آیا۔ اب جب کہ اس پر ایک مدت گزر چکی ہے۔ ابھی بھی بہت سارے امریکنوں کے ذہن پر نقش ہے۔

امام شمشاد اس وقت یہاں پر ہفتہ وار ایک ریڈیو پروگرام چلا رہے ہیں جس میں وہ اپنے فرقہ احمدیت کی تعلیمات کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے سوالوں کے جواب بھی دیتے ہیں۔ ان کا فرقہ احمدیہ اس وقت 200 سے زائد ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کی تعلیمات میں سے ایک تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد ہندوستانی (علیہ السلام) اس وقت کے مسیح ہیں اور خدا کی طرف سے ہیں۔

امام شمشاد عام طور پر ''برداشت'' کے موضوع پر اور پیار اور اخوت کے موضوع پر تقریر اور تعلیمات بیان کرتے ہیں لیکن اسی وقت کچھ عرصے سے وہ 9/11 کے حادثہ پر بات چیت کر رہے

ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ’’اسلام معصوم لوگوں کی جان لینے کے لئے نہیں آیا بلکہ ان کو زندگی بخشنے کے لئے آیا ہے‘‘۔ انہوں نے کہا یہی ہمارا پیغام ہے۔ ہمیں کوئی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے اس پیغام انسانیت کو نقصان پہنچے۔ انہوں نے کہا ہمارے پیغام میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم امریکن لوگوں کے اسلام کے بارے میں خدشات کا ازالہ کرسکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ ہم اپنے پیغام کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ 2010ء میں ہم نے بڑے بڑے پوسٹر بنا کر شہر کی بسوں پر لگائے تھے جن میں یہی پیغام تھا کہ ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ ’’مسلم فار پیس‘‘ اور ’’مسلم فار لائف‘‘۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 14/ستمبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ دراصل حضور انور کے ایک سابقہ خطبہ جمعہ کا دوسرا حصہ ہے۔ جو حضور انور نے رمضان المبارک میں ارشاد فرمایا۔

سب سے اول اخبار نے قرآن کریم کا یہ ارشاد نقل کیا۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آیت مبارکہ سے متعلق تفسیر بیان فرمائی حضور انور نے قرآن کریم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آیت قرآنی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ بھی تلاوت فرمائی۔

حضور نے فرمایا: آج شمال میں جنوب میں، مغرب و مشرق میں ہر جگہ، ہر ملک میں فساد نظر آتا ہے۔ کہیں بھی امن نہیں ہے۔ جس کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ جب انسان حقیقی طور پر ’’عِبَادِیْ‘‘ بن جائیں گے۔ خدا کے حکموں پر عمل کریں گے۔ اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی اور اس کے حقوق ادا کریں گے تب امن قائم ہوسکتا ہے۔ قبولیت دعا کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی پہلی اور اولین شرط تقویٰ ہے۔ اور یہ بھی بغیر کثرت دعا کے ممکن نہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ خشیت الٰہی بھی بے حد ضروری ہے۔ اور انسان کو

چاہئے کہ اس کے دل میں خوف خدا کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہونا چاہئے۔ دعا کے لئے بس اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ انسان کی زبان پر دعائیہ کلمات ہوں بلکہ دعائیہ کلمات اس طور پر ہوں کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے ایک رقّت ہو اور محبت ہو۔ اور پھر یقیناً وہ دعا جو اضطراب، تواضع اور انکساری کے ساتھ کی جائے گی خدا تعالیٰ کے حضور استجابت دعا ہو گی۔ پھر ایک اور بات جو ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں خلق خدا کی ہمدردی بھی رکھے۔ جب انسان رو رو کر خدا کے حضور خلق خدا کے لئے بھلائی چاہے گا تو وہ دعا بھی قبولیت کا درجہ پائے گی۔ حضور انور نے اس خطبہ میں مزید یہ ارشاد فرمایا کہ قبولیت دعا کے لئے ایک اور شرط یہ ہے کہ انسان ہر قدم پر خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور مخلوق خدا کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہمہ تن تیار رہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ انسان جب صحیح سالم ہو یعنی تندرست ہو۔ اسے کوئی فکر دامن گیر نہ ہو تو وہ اس وقت بھی دعا کرے۔ یہ نہیں کہ جب مصیبت پڑ جائے تو پھر خدا خدا کرنا شروع کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے اور برائیوں سے اپنے آپ کو دور رکھے، عاجزی و انکساری کے ساتھ خدا کے حضور جھکے، خشیت اللہ اور خدا کا خوف اس کے دل میں ہو، وہ تمام محرمات سے بچے تو قبولیت دعا کا دروازہ ایسے انسان کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور یہ ساری نیکیاں جو اس وقت رمضان کے بابرکت مہینہ میں کی جا رہی ہیں ان کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا چاہئے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 16؍ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و خدمت خلق“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا کہ حال ہی میں امریکہ میں 9/11 کی برسی منائی گئی ہے۔ اس دن 3 ہزار جانیں ضائع ہوئیں۔ جنہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ دعائیں کی گئیں اور خدمت انسانیت کے جذبے کو بھی سراہا گیا۔ اس دوران جماعت نے سارے امریکہ میں Muslim For Life کے

فلائرز تقسیم کئے۔ ایڈریس کے ساتھ رابطہ کر کے ہزاروں یونٹ خون کے عطیات اکٹھے کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزادے۔ آمین

خاکسار نے لکھا کہ اس وقت وطن عزیز (پاکستان) بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے بھی دوچار ہے۔ TV پر خبریں دیکھی نہیں جاسکتیں کہ کس طرح لوگ بے گھر اور آسمان کے نیچے بسیرا کر رہے ہیں جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ نہ جانوروں کے کھانے کو کچھ ہے اور نہ ہی انسانوں کے کھانے کے لئے۔ اور مہلک بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں۔ انسانیت کو پاکستان میں کسی بھی رخ تسکین نہیں ہے۔ ایسے میں ضرورت ہے کہ خدمت خلق اور نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا سبق دیا جائے۔ خاکسار نے کچھ قرآنی آیات لکھیں جن میں انسانیت اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ہے۔ مثلاً سورۃ النساء آیت 37۔ پھر کچھ احادیث کا بھی تذکرہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ پھر ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی تکالیف اور بے چینی کو دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخر میں اس کے لئے آسانیاں مہیا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم فرمائے گا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔"

خاکسار نے اس کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے کچھ اقتباسات پیش کیے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔"

فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتے رہو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔“

یہ نصائح پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ہیں کہ وہاں پر انسانیت کا احترام ختم ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع جانوروں کی طرح کیا جارہا ہے۔ درندگی بڑھ گئی ہے۔ مخلوق خدا کی ہمدردی ختم ہوگئی ہے۔ تکبر نے جڑ پکڑ لی ہے جس کی وجہ سے وطن عزیز آفتوں میں گھرا ہوا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 16 تا 22/ستمبر 2011ء میں صفحہ 42 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی و خدمت خلق“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے (انگریزی سیکشن میں) اپنی اشاعت 21/ستمبر 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے:

Holy Quran in 50+ Languages Display at L.A County Fair.

یعنی ”قرآن کریم کی 50 سے زائد زبانوں میں لاس اینجلس کونٹی کے میلہ میں نمائش“

اخبار لکھتا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی لاس اینجلس کی شاخ نے کونٹی فیئر میں 50 سے زائد قرآن مجید کے تراجم کی نمائش کی۔ اس وقت جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی ستر 70 سے زائد معروف زبانوں میں تراجم قرآن کی سعادت پائی ہے۔ یہ تراجم آن لائن بھی میسر ہیں۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن کی 21/ستمبر 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 21 پر 2 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید الفطر دے رہا ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں احباب کا گروپ فوٹو ہے۔

اخبار لکھتا ہے 29/اگست رمضان کا آخری دن (روزہ) تھا۔ جو کہ یکم اگست کو شروع ہوا تھا۔ اخبار نے رمضان المبارک کی تفصیل بیان کی ہے کہ مسلمان روزے صبح سے شام تک رکھتے ہیں اور اس

دوران کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ رمضان اسلام کے 5 ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کے حوالہ سے رمضان کی فرضیت اور مسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔ عید الفطر 30 اگست کو مسجد بیت الحمید میں منائی گئی۔ امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ اس موقعہ پر 600 سے زائد حاضرین تھے۔ امام نے رمضان کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ امام نے آئندہ ہونے والے چند پرگراموں کے بارے میں بھی بتایا مثلاً خون کے عطیات لینے کے بارے میں اور 9/11 کا ذکر کیا جس میں 3 ہزار سے زائد جانیں تلف ہوئیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 21/ستمبر 2011ء میں صفحہ 9 پر عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس خطبہ کا عنوان اخبار نے ''سچائی کا خُلق'' باندھا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین اسلام سچائی ہے۔ اور سچائی کے خلق کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ دنیا اپنے مطالب کے حصول کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتی ہے لیکن اسلام کسی پہلو سے بھی جھوٹ کو اپنانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ بلکہ جھوٹ ایک شرک کی قسم ہی ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے انفرادی حقوق کے لئے اور بعض اوقات ممالک اجتماعی طور پر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں جو کسی بھی رنگ میں درست اور ٹھیک نہیں ہے۔ اور بعض اوقات جھوٹ پر اتنی ملمع سازی کی جاتی ہے کہ اسے سچ کر کے دکھایا جاتا ہے۔ یہی جھوٹ ہے جو گھروں کو اجاڑنے کا بھی باعث بن رہا ہے (عائلی زندگی کے مسائل کے بارے میں)۔ اس کے علاوہ آج کل سیاست میں تو جھوٹ بولا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سیاست میں جب تک جھوٹ نہ بولا جائے وہ چل نہیں سکتی۔ یا بعض دنیاوی لوگ کہتے ہیں کہ اگر کاروبار میں جھوٹ کا سہارا نہ لیا جائے تو کاروبار چل نہیں سکتا۔ یہ سب کچھ غلط ہے تقویٰ کی راہ سے دوری ہے اور خدا سے دوری ہے۔

اسلام کے نقطہ نگاہ سے جھوٹ بولنا، جھوٹ کا سہارا لینا بھی شرک ہے۔ حالانکہ تمام برائیوں کی جڑ اور تمام گناہوں کی اساس جھوٹ ہی ہے۔ یہ تو دنیاوی لیڈروں اور حکومتوں کی باتیں ہیں۔ اگر ہم دینی

امور دیکھیں تو حامل دین متین بھی جھوٹ کے ذریعہ سچائی کو پھیلانا چاہتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ آپ نے ہر قدم پر صدق و سچائی کو اعلیٰ معیار کو اپنایا جس کی وجہ سے آپ صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضور انور نے اس ضمن میں وہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ جب آپ کو یہ حکم ہوا کہ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ تو آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں اور رؤساء مکہ کو دعوت تبلیغ دی۔ اور انہیں فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ مکہ کے اس طرف ایک بہت بڑا لشکر ہے جو آپ پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا آپ اس بات کو مان لوگے ؟ انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ کیوں کہ ہم نے آپ سے کبھی بھی سچائی اور صدق کے اور کچھ نہیں سنا اور نہ دیکھا۔ مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے آنے کا مقصد ہی سچائی اور صدق کو قائم کرنا ہے۔ اور انبیاء کی اپنی زندگی، نبوت سے قبل، اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے سچا نبی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دلیل کفار کے سامنے پیش کی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا:۔ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (یونس:17) پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔

حضور انور نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صدق اور سچائی کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ہفت روزہ یو۔کے ٹائمز نے اپنی اشاعت 22/ستمبر 2011ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”آپ کی صرف ایک مسکراہٹ دل جیت سکتی ہے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ: ”کافی عرصہ پہلے کی بات ہے امریکہ کے ایک اخبار نے اپنے ریڈرز سے سوال کیا تھا کہ ان کے نزدیک خوبصورتی کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟ اس کے جواب میں 93 فیصد لوگوں نے لکھا ”ایک دلکش مسکراہٹ“۔

(نوائے وقت میگزین 14/اگست 1989ء صفحہ 21)

یہ ملک جو دنیا میں اپنی حکمرانی منوانے کا اختیار رکھتا ہے جسے دنیا کی ہر قسم کی نعمت میسر ہے لیکن یہ بھی ایک دلکش مسکراہٹ کو ترستا ہے کیوں کہ ایک دلکش مسکراہٹ صرف اس قوم کے دل کی آواز نہیں ہے بلکہ یہ عالمی معیار ہے۔ ہر شخص دنیا میں یہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ پیار و محبت کا معاملہ ہو۔ خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کیا جائے۔

اسلام کے لفظ میں یہ سب کچھ پیار، محبت، خندہ پیشانی سے ملنا، مسکرا کر ملنا شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نصیحت فرمائی:۔ کسی معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنے کی ہی کیوں نہ ہو۔

ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی اپنے اموال سے مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم بشاشت اور حسن خلق کے ساتھ ان سے ملو تا کہ کچھ تو ان کی دلداری ہو۔ پس آپ کا کسی کو مسکرا کر ملنا کسی دکھی دل کے لئے آبِ بقاء سے کم نہ ہو گا۔ خاکسار نے اس ضمن میں مزید لکھا کہ رسالہ لاہور اپنی 11/ اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ مسکرانا، تیوری چڑھانے سے زیادہ مفید ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مسکراتے وقت چہرے کے 17 ریشے یا اعصابی تار حرکت کرتے ہیں جب کہ تیوری چڑھاتے وقت یا گھورتے وقت 43 ریشے حصہ لیتے ہیں اور دو لاکھ تیوریاں چڑھانے سے چہرے پر نشان پڑ جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی شگفتہ مزاج اور بہت مسکرانے والے تھے۔ اس ضمن میں اور بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ طبقہ غرباء کا تو آپ بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی ہر قسم کی دلداری فرماتے تھے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 23/ ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’آپ کی صرف ایک مسکراہٹ دل جیت سکتی ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 جنوری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 77

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 23-29/ستمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''آپ کی صرف ایک مسکراہٹ دل جیت سکتی ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون پہلے گزر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 23/ستمبر 2011ء میں صفحہ B-30 پر ہماری ایک خبر ایک تصویر کے ساتھ اس عنوان سے شائع کی ''رمضان میں چینو کی مسجد میں روحانی باتیں''۔ تصویر میں احباب مسجد میں بیٹھے درس سن رہے ہیں۔ تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا کہ ''یکم اگست سے رمضان شروع ہوا تھا۔ چنانچہ ہر روز مسجد بیت الحمید چینو میں لوگ جمع ہوتے اور رمضان کی عبادات بجالانے کے ساتھ ساتھ روزانہ امام شمشاد ناصر سے قرآن کریم سے روحانی باتیں بھی سنتے۔''

الانتشار العربی نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ اپنی 28/ستمبر 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 20 پر ''صدق اور سچائی کا خلق'' کے عنوان سے شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو دوسرے اخبار (الاخبار) کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 30/ستمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قوم کا رخ کس طرف ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے اس زمانے میں پریس اور میڈیا کی افادیت کے بارے میں لکھا۔ اس کے بعد انصار عباسی صاحب نے

اپنے ایک کالم میں جو انہوں نے ہفت روزہ پاکستان ٹائمز جمعرات 22/ستمبر 2011ء میں صفحہ 5 پر لکھا، کا ایک حصہ درج کیا جس میں وہ لکھتے ہیں:۔ ''کیا ہم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہو چکے ہیں''۔ انہوں نے یہ لکھ کر قوم کو جھنجوڑا ہے۔

اور ایک مولانا کی تقریر کے حوالہ سے ترمذی شریف کی ایک حدیث بھی پیش کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جب حکمران حکومت کے خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنا شروع کریں گے امانت کو ہڑپ کیا جائے گا، مالدار لوگ زکوٰۃ چھوڑ دیں گے، علم دنیا کے لئے حاصل کیا جائے گا........ ماؤں کے نافرمان ہوں گے، دوست سے تو اچھا سلوک کریں گے، باپ سے بدسلوکی کریں گے۔ قبیلے کا سردار فاسق ہو گا۔ حکومت نکمے انسانوں کے ہاتھوں میں ہو گی۔ بظاہر ایک دوسرے کا احترام کیا جائے گا اندر شر چھپا ہو گا۔ لوگ ایک دوسرے کے شر سے مسکرا کر ملیں گے، مسجدوں میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور گانے والیاں عام ہو جائیں گی، موسیقی کے آلات عام ہو جائیں گے، شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔ اس امت کا اول آخر کو بُرا بھلا کہے گا (یعنی نئے دور کا مسلمان پرانے دور کے مسلمان کو برا بھلا کہے گا) تو ایسے میں نبی کی امت انتظار کرے، موسم کی بے رحمی کا، ہواؤں کا، سرخ آندھیوں کا، خوفناک موسم کا، زلزلوں کا، زمین میں دھنسائے جانے کا، آسمان سے اللہ کے عذاب کے اترنے کا اور اوپر سے نیچے سے تابڑ توڑ عذاب کے حملوں کا۔'' یہ لکھ کر انہوں نے مزید لکھا ہم اس پر (حدیث کے مضمون پر) پورا اترتے ہیں بلکہ ہم تو شاید اللہ کی نافرمانی میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔

اس کے علاوہ خاکسار نے ہفت روزہ اردو لنک کی 23/ستمبر 2011ء کی اشاعت صفحہ 5 سے محمود بن عطاء کے ایک مضمون سے بھی اقتباس پیش کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''رمضانی میاں کا رمضان'' انہوں نے وطن عزیز پاکستان میں رمضان کے حوالے سے مسلمانوں کے جوش و خروش کا ذکر کیا اور پھر لکھا یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جس کے بارے میں ہم پروپیگنڈا تو یہی کرتے ہیں کہ پاکستان کے تمام شہریوں کو مساویانہ حقوق حاصل ہیں یہ صرف کہنے کی حد تک ہے۔ عملاً اقلیتوں سے تعلق

رکھنے والے شہری دوسرے اور تیسرے درجہ کے شہری ہیں۔ اقلیت سے تعلق رکھنے والا ایک مرکزی وزیر شہباز بھٹی دارالحکومت میں دن دیہاڑے قتل کر دیا گیا۔ قاتل جائے واردات پر پمفلٹ پھینک کر فرار ہوگئے۔ آج تک قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا جاسکا۔ عذاب الٰہی کی شکل میں زلزلے، سیلاب، خون خرابے، قانون شکنی، اغواء، اقتصادی بدحالی، طوائف الملوکی، مہنگائی سب اسی عذاب کے شعبے ہیں۔

اس کے بعد کالم نویس رمضان کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ قتل وغارت، خون خرابہ، ٹارگٹ کلنگ، غریبوں اور رشتہ داروں کے حقوق کی پامالی، پولیس اور فوج کے اہل کاروں کے ہاتھوں قتل کا جنون، اغوابرائے تاوان، اغوابرائے زنا بالجبر، پبلک تنصیبات پر حملے کرنے کا کلچر، اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ، چوری، لوٹ مار، ڈکیتی، توہین رسالت کا شرمناک داغ، ناجائز آتشیں اسلحہ اور شراب کی بوتلوں کی برآمد، قسمیں اور لعنتیں۔

انہوں نے میڈیا سے وابستہ شخصیات کے خیال افروز مشاہدات سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ ایک بزرگ نے اسی رمضان میں بڑے درد سے متوجہ ہو کر فرمایا قرآن مجید میں جن جرائم کی وجہ سے یہود پر فرد جرم عائد کی گئی ہے وہ سب جرائم آج مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ایک اور اخبار نے اپنے کالموں کے صفحہ پر جو سرخیاں لگائیں وہ بھی خاکسار نے لکھیں مثلاً ”ہماری قیادت اور مجرمانہ غفلت“، ”قدرتی آفات اور پاکستان“، ”حکمران چلتی پھرتی لاشیں ہیں“، ”ڈینگی سیاست“، ”سیلاب، سیاست اور سرد مہری“ اور ”دہشت گردی کا المناک واقعہ۔“

ان کالموں کے بارے میں خاکسار نے الگ مختصر طور پر یہ لکھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کی بیماریوں کا ذکر کیا۔ حدیث اوپر درج کی جاچکی ہے۔ وہی امت کی بیماریاں ہیں۔ تو کیا آپ نے صرف بیماریوں کو ہی بتایا یا ان کا کچھ علاج بھی تجویز فرمایا ہے؟ کیا کوئی مریض جب ڈاکٹر کے پاس جائے اور ڈاکٹر اسے بتائے کہ تمہارے اندر یہ یہ بیماریاں پائی جاتی ہیں اور وہ صرف بیماری کی

نشانہ ہی کر کے اسے واپس بھیج دے۔ تو کیا وہ مریض تندرست ہو جائے؟ کبھی نہیں اور نہ ہی ایسا ڈاکٹر، ڈاکٹر کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کے سب سے بڑے حکیم تھے۔ آپ نے مرض کی شناخت بھی کر دی اور مرض نہ صرف پیدا ہو گیا ہے بلکہ لاکھوں اس مرض میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم بھی ہو چکے ہیں۔ حیرت ہے کہ اس علاج کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمایا تھا۔ اس کا پہلا علاج تو سورۃ الفاتحہ میں ہے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ یعنی اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا اور ان انعام یافتہ لوگوں کی تشریح اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادی ہے کہ وہ کون ہیں؟ نبی، صدیق، صالح اور شہید۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے۔ اس زمانے کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ کیا کوئی مسیحا نہیں ہے جو ان بیماریوں کا علاج کرے؟

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6-11/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قوم کا رخ کس طرف ہے'' حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو پہلے اوپر گذر چکا ہے۔

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 30/ ستمبر تا 6/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''توہین رسالت اور مرتد کی سزا، قرآن و سنت نبوی کی روشنی میں'' مسجد نبوی اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ رنگین صفحہ پر شائع کیا۔ یہ مضمون دوبارہ شائع کیا گیا تھا۔ یہ مضمون بھی اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 7 تا 13/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”حج کے آداب اور عید الاضحی“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔اس مضمون میں خاکسار نے تفصیل کے ساتھ یہ بتایا کہ حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے انہیں حج کے لئے ضرور جانا چاہیئے۔ حج کا بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کے لئے اس گھر کی زیارت کے لئے یہاں آیا اور بے حیائی اور شہوانی باتوں سے بچا اور فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا تو وہ پاک و صاف ہو کر ایسا لوٹتا ہے جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

حج زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ زیادہ کی توفیق ملے تو بہت ہی اچھا ہے۔ حج سے واپس آکر انسان کو اپنی زندگی یاد الٰہی، خوف خدا، تقویٰ و طہارت، لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری میں گذارنی چاہیئے۔ نام کا حاجی انسان نہ بنے۔ بلکہ اپنے اعمال سے ثابت کرے کہ حج نے اس کی ذات پر نیک اثر ڈالا ہے۔ حج کے ساتھ قربانی کا بھی تعلق ہے۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قربانی متقین کی ہی قبول کی جاتی ہے اور جو قربانی تقویٰ کے معیار پر پوری نہ اترے وہ خواہ مکہ میں کی جائے یا مدینہ میں اس کی قبولیت کی کوئی ضمانت نہیں ہے اور جو تقویٰ کے ساتھ ہوگی۔ خدا اسے ہر جگہ قبول فرمائے گا۔ قرآن کریم نے قربانیوں کے ضمن میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے دل کا تقویٰ خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ خاکسار نے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس خطبہ الہامیہ سے بھی پیش کیا ہے جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں۔“ اس کے بعد خاکسار نے ”عید“ کے معانی بیان کئے اور عید کے موقعہ پر خوشی کیسے منانی چاہیئے۔ کیا اس عید کے موقع پر ہم اس وجہ سے خوش ہیں کہ

1. حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ یا

2. اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی جان بچالی تھی۔ یا
3. اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ یا
4. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اسلام کے لئے بہت ساری قربانیاں دیں۔ یا
5. ہم اس وجہ سے خوش ہیں کہ ہم نے آج گوشت کھانا ہے یا اچھے کھانے کھانے ہیں یا اچھے کپڑے پہننے ہیں؟

میرے خیال میں عید منانے کے لئے یا خوشیاں منانے کے لئے ان میں سے ایک بات بھی درست نہیں ہو گی بلکہ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ حضرت ابراہیمؑ سے کیا تیری ذریت دنیا میں پھیلے گی۔ اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اور یہ وعدہ ہر سال اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو ماننے والے آپ پر درود پڑھنے والوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جارہا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا اور ہوتا جارہا ہے۔ پس جہاں یہ عید ہم نے منائی ہے یا منانی ہے وہاں اس بات کو نہیں بھولنا کہ ہم نے اس پیغام کو بھی ساری دنیا میں پہنچانا ہے۔ جو پیغام توحید حضرت ابراہیمؑ لائے اور جس کو آگے پہنچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے بے شمار قربانیاں دیں اور تا وہ پیغام آگے ہی آگے پہنچتا چلا جائے۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآنی آیت مع ترجمہ لکھی ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ میں نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ دیا ہے تا کہ وہ نمازوں کا قیام کریں۔ پس عبادت الٰہی کے قیام کا پیغام بھی اس عید میں مضمر ہے جس کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے۔

ایک اور پیغام اس عید سے بچوں کی صحیح تربیت کا بھی ملتا ہے۔ خصوصاً اس مغربی معاشرہ میں جہاں بچوں کے پھسلنے کے امکانات ہر وقت موجود رہتے ہیں بہت ہی سنبھل کر رہنے کی ضرورت ہے جس میں صحیح تربیت اور دعا کا بہت بڑا دخل ہے اور تربیت میں بھی سب سے اول نمبر پر نماز ہے۔ بچوں کو نماز سکھانی چاہئے۔ ترجمہ سکھانا چاہیئے اور انہیں باقاعدہ نمازی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس

سے انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور یہ انسان کو بُرے کاموں سے بے حیائیوں اور فحشاء سے روکتی ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کا بھی قرآن کریم میں اس حوالہ سے مزید ذکر ہے کہ وہ باقاعدگی سے اپنی اولاد اور اہل و عیال کو نماز کا عادی بنانے کے لئے ترغیب دیتے تھے۔ پس جانوروں کی قربانی دیناہی کافی نہیں۔ بلکہ وہ سبق بھی اس عید سے لیناچاہیئے جس کے لئے یہ عید ہر سال آتی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 7/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ بعنوان "حج کے آداب اور عید الاضحی" شائع کیا ہے نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز شکاگو نے اپنی اشاعت 13 تا 19/اکتوبر 2011ء صفحہ 3 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "اے لوگو! ظلم مت کرو، ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ عربی زبان میں ظلم اللیل کے معانی ہیں رات کا تاریک ہونا۔ اندھیرے میں داخل ہونا۔ الظلم کے معانی ہیں کسی چیز کا غلط استعمال یا کسی چیز کو غیر محل رکھنا، شرارت، حق کی کمی وغیرہ۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو سمجھ آئی ہے کہ اپنے مظلوم بھائی کی مدد کریں مگر یہ سمجھ نہیں آئی کہ ظالم کی بھی مدد کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کا ہاتھ ظلم سے روک دو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ہم نے آل فرعون کو غرق کیا وہ ظالم تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا بھی سکھائی ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم میں سے نہ بنایو۔ حضرت یونسؑ کی دعا بھی قرآن کریم مذکور ہے:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

ان آیات کے لکھنے کے بعد یہ لکھا کہ اس وقت دنیا میں بہت ظلم ہو رہا ہے ایک دوسرے کا گلا کاٹا جارہا ہے۔ خواتین پر کتے چھوڑ کر انہیں بے عزت اور رسوا کیا جارہا ہے۔ (یہ خبر اس وقت دو تین دن پہلے ٹی وی پر آئی تھی) بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ایک دوسرے کا مال ناحق لوٹا جارہا ہے۔ دیہاتوں میں ایک دوسرے کی زمینوں پر قبضہ کر لینا تو عام سی بات ہے۔

لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے حکومتی تنصیبات کو نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ بس سے لوگوں کو نکال کر جان سے مار دیا گیا۔ ہڑتالیں کرنا، ٹائر جلانا، بسوں کو آگ لگانا، توڑ پھوڑ کرنا، جلسے جلوس، ریلیاں، دھرنا مارنا اور راہگیروں کی لوٹ مار عام ہو گئی ہے۔ خاکسار نے یہ لکھ کر بتایا کہ یہ سب کچھ مسلمان کر رہے ہیں اور اسلامی مملکت پاکستان میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور ظلم کی یہ داستان شائد لکھنے میں تو آسان ہے مگر جب TV پر یہ خبریں سنی جاتی ہیں تو انسانی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یقین کریں کہ بعض خبریں تو دیکھی اور سنی بھی نہیں جاسکتیں۔ اس وقت دعا کا سہارا کام آتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ظلم ہے اور قوم کو پھر بھی سمجھ نہیں آرہی اور یہ قوم اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں کے نام سے منسوب کرتی ہے۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بیان کرتا ہوں۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیوں کہ ان چیزوں نے پہلوں کو ہلاک کیا۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا ظلم سب سے بڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے کچھ حصہ زمین دبا لے۔ پھر اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے لیا ہو گا طوق بن کر قیامت کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل)

اس حدیث میں انذار ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے بھائی بہنوں کا حصہ دبا لیتے ہیں اور اس جائیداد میں سے حصہ نہیں دیتے۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کی جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کا مال کھایا ہو گا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا یا کسی کو مارا ہو گا پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اس شخص کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے“۔ پس اس حدیث کا مطلب تو واضح ہے انسان کو نہ ہی ظالم بننا چاہیئے اور نہ ہی ویسا مفلس جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ اس وقت وطن عزیز پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ اسے ظالم بھی بنا رہا ہے اور مفلس بھی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

خاکسار نے اس سلسلہ میں کچھ اور احادیث بھی بیان کی ہیں اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کا حصہ بھی لکھا ہے اور آخر میں لکھا کہ اگر آپ لوگ ظلموں سے باز نہ آئے تو اس کا بھیانک نتیجہ نکلے گا۔ جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔ سایۂ خدا ذوالجلال۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 7/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 7 پر ایک مختصر خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔ ”موسم گرما کی چھٹیوں کے دوران تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد“ کلاس 5 تا 10/ جولائی ہوئی۔ امام شمشاد خصوصی کلاسوں کے پرنسپل تھے۔

کیلی فورنیا۔ جماعت احمدیہ کے نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن منصور احمد اور سیکرٹری تربیت ملک ناصر محمود کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق ہر سال کی طرح اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں قرآنی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ قرآنی کلاسز کے یہ پروگرام سارے امریکہ میں 1999ء سے ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی رپورٹ کے مطابق اس سال 8 جماعتوں میں کلاسز کا پروگرام کیا گیا۔ ان جماعتوں میں شکاگو، ڈیٹرائٹ، ہیرس برگ، ہیوسٹن، نیویارک، سی آٹل، واشنگٹن اور لاس اینجلس شامل تھے۔

پریس ریلیز کے مطابق ریجنل مبلغ، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری تربیت نے پروگراموں کو کامیاب بنانے میں ایک دوسرے سے تعاون کیا۔ اس ضمن میں جو نصاب مرتب کیا گیا تھا اس میں کلاس کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا تھا اور اختتام سوال و جواب پر۔ روزانہ پانچ نمازوں کے قیام کے علاوہ درس قرآن، درس حدیث اور درس ملفوظات بھی دیا جاتا رہا۔ مسجد بیت الحمید میں یہ کلاس 5 تا 10/جولائی کو ہوئی۔ کلاس کے پرنسپل امام سید شمشاد ناصر تھے اور وائس پرنسپل عاصم انصاری صاحب تھے۔ کلاس کی معاونت کے لئے 3 جامعہ کے طلباء بھی کینیڈا سے آئے تھے۔ مذکورہ کلاس میں پڑھائے جانے والے مضامین اور اساتذہ کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ حاضری 120 طلباء پر مشتمل رہی۔ کلاس کی اختتامی تقریب میں ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 25 جنوری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط78

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''ظلم قیامت کے دن تاریک بن کر آئے گا'' حدیث نبویؐ۔ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 13/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ دعا کی اہمیت و برکات اور رمضان المبارک سے متعلق ہے۔ اس کا متن بھی اس سے قبل الاخبار کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 14 تا20/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اے لوگو! ظلم مت کرو'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون بھی پہلے گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19/ اکتوبر 2011ء میں حضور انور کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور نے دعا کی ماہیت اور کیفیت پر شرح و بسط کے ساتھ تشریح فرمائی۔ اس خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی'' :اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ''

حضور نے فرمایا: نمازیں انسان کو برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہیں لیکن اس قسم کی نماز انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی خاص مدد شامل حال

نہ ہو۔ یعنی ایسی نماز جو بداخلاقیوں، بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ وہ خدا کی مدد کے بغیر ادا نہیں ہو سکتی اور اسے صراط مستقیم خدا کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہمیں ایسی دعاؤں اور عبادت کے حصول کے لئے وہ طریق اختیار کرنا پڑیں گے جن کے اندر ایسی تاثیر ہو کہ انسان خدا کی طرف کھینچا چلا جائے اور پھر اس کے نفس پر ان دعاؤں اور نمازوں کا اثر ہو گا۔ اس کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو بھی سامنے رکھیں۔

آپ جانتے ہیں کہ ہم سورہ فاتحہ کی دعا کو سب نمازوں میں تکرار کے ساتھ پڑھتے ہیں صرف نمازوں میں ہی نہیں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں اور ہر دعا میں اس کو متقدم رکھا جاتا ہے اور اس میں یہ دعا۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا کثرت سے تکرار کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہم تیری عبادت خالص ہو کر کریں لیکن ہم اپنے طور پر کچھ بھی ایسا نہیں کر سکتے تاوقتیکہ تو ہماری مدد فرمائے۔ ہم عبادت کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکتے جب تک تیری مدد ہمارے شامل نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی یہ ہمارے پر مہربانی ہے کہ ہر سال ہمارے لئے رمضان کا مہینہ بھی برکتوں کے ساتھ آتا ہے جس کا مقصد تقرب الیٰ اللہ ہے اور جس کا مقصد شیطان کو جکڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان خالص نیت کے ساتھ میرے پاس آتا ہے تو میں اپنے فضل سے اس کے لئے قبولیت دعا کے دروازے بھی کھولتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ قلب سلیم لے کر حاضر ہو۔ خالصۃً عبادت خدا کے لئے کرے اور اپنی ساری استعدادوں کو بروئے کار لائے۔ اس ضمن میں حضور انور نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تشریح فرمائی۔

اس کے ساتھ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی تمام نعمتوں کا شکر بھی ادا کرے اور اس کی ربوبیت اور رحمانیت کی صفت سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے اپنے ہر معاملہ میں مدد چاہے۔

آدمی جب صبح کو اٹھتا ہے تو اسے خدا کی نعمتوں کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں۔ خدا کے حضور عاجزی و انکساری سے جھکتے ہوئے اس سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی

بھی ترغیب دی ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہوں اور صبر و استقلال سے اس پر کاربند رہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے متعلق حوالہ بھی پڑھا اور قرآن قریم کی آیت وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ کی اس ضمن میں تشریح بھی فرمائی۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19/اکتوبر 2011ء میں انگریزی سیکشن میں صفحہ 21 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "11/9 کے موقعہ پر خون کے عطیہ جات دینے اور لوگوں کی جان بچا کر خدمت انسانیت" اس مضمون میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اس سکیم کے بارے میں تفصیل سے بتایا ہے کہ 11/ستمبر کا واقعہ جس میں 3 ہزار سے زائد جانیں تلف ہوئیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اس موقعہ کی یاد میں خون کے عطیات دیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 20 تا 26/اکتوبر 2011ء شکاگو ایڈیشن میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان "فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو! اسلامی تعلیم" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے درج ذیل امور کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے لکھا کہ گزشتہ مضامین میں مَیں نے بتایا تھا کہ ظلم مت کرو اور قوم کا رخ کس طرف ہے۔ یہ مضامین انگلستان، امریکہ اور کینیڈا کے اخبارات میں شائع ہوئے تھے۔ جس پر بہت سے قارئین نے ہر ملک سے فون کر کے ان مضامین پر پسندیدگی کا اظہار کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ اس وقت معاشرہ میں اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ انہیں اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا جائے کیوں کہ اس وقت وطن عزیز میں ہر طرف فساد ہی فساد نظر آتا ہے جب قوم کو ان کی برائیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو پھر اچھے کاموں کی طرف بھی توجہ دلائی جانی چاہیئے۔ تا کہ وہ اعلیٰ اخلاق اپنا سکیں اور تا معاشرے میں اصلاح کے دروازے کھل سکیں۔ میں ان سب بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مضامین پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور میں امریکہ، انگلستان اور کینیڈا کے اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان

کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ مضامین شائع کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

آج کے مضمون کے لئے میں فساد اور بغاوت کا عنوان چنا ہے کیوں کہ اس وقت ہر دو بہت عام ہو چکے ہیں۔ ”جمہوری“ اور ”جمہوریت“ اور ”آزادی“ کی آڑ میں ہر وہ کام کر لیا جاتا ہے اور کیا جارہا ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اسلام چونکہ امن و آشتی کا مذہب ہے اس لئے اسلام نے فساد اور بغاوت سے کلّی طور پر منع فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ (القصص:78) کہ زمین میں فساد نہ چاہو، فساد پھیلانا پسند نہ کرو یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

بعض لوگ تو فساد کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیتے ہیں بعض اپنی شعلہ بیانی سے فساد کرتے ہیں اور اس طرح ان کی زبان ہی فساد کی وجہ بن جاتی ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے۔ زبان پر کنٹرول کرنے سے انسان بہت سے فساد سے ویسے ہی بچ جاتا ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں ایک چینی کہاوت بھی لکھی ہے کہ برائی بھی منہ کے ذریعہ آتی ہے اور بیماری بھی منہ کے ذریعہ آتی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ میں تم کو بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ جو تم میں اچھے ہیں وہ جب کوئی ایسا منظر دیکھتے ہیں جو اچھا ہو تو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو شریر لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ شریر وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کی غرض سے چلتے پھرتے ہیں۔ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں اور فرمانبردار لوگوں کے بارے میں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ گناہوں میں پڑ جائیں۔

اسلام اور قرآن تو آیا ہی اس لئے ہے کہ فساد دور کرے اور اگر مسلمان کہلا کر ”فسادی“ بن جائیں تو کتنے شرم کی بات ہے۔ لوگ ہم سے بار بار یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر اسلام واقعی امن کا مذہب ہے تو پھر مسلمان ممالک میں فساد ہی فساد کیوں ہے۔ مار کٹائی، قتل وغارت، بے ایمانی کیوں ہے؟ اس کا

آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ جب قرآن کی تعلیم نے مسلمانوں پر تو اثر نہ کیا تو غیر مسلموں پر کیسے اثر انداز ہو گا؟

میں نے یہ بھی لکھا کہ مجھے تو بہت حیرانگی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے علماء جن کے پاس ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں ہیں۔ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کو قتل کرایا، فلاں کو مروا دیا، فلاں کو قتل کرنے کا حکم دیا، فلاں کو سنگسار کر دیا وغیرہ۔ یہ علماء کہلانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس رسالت کے حوالہ سے یہ سب غلط باتیں کرتے ہیں۔ گویا یہی ناموس رسالت ہے کہ ہر ایک کی گردن زنی کی جائے۔

خدا کے لئے علما کو اور دوسرے لوگوں کو اس بارے میں غور وفکر کرنا چاہیئے۔ خاکسار نے طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو واقعہ گزرا لکھ کر بتایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے کفار کے حق میں دعائیں کیں۔ حالانکہ وہ توہین رسالت کے مرتکب ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول کے آپ نے قتل کی اجازت نہ دی۔

اس قسم کے لوگ رسول سے محبت نہیں کر رہے بلکہ رسول کے نام پر فساد پھیلا رہے ہیں اور یہ بغاوت ہے جس کی نہ خدا کی کتاب اجازت دیتی ہے اور نہ رسول کا اسوۂ حسنہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ بارہا تمہیں ہدایت کروں کہ تم ہر قسم کے فساد اور ہنگاموں کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔“

فرمایا: ”یادرکھو! وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں، خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے۔“

خاکسار نے مزید لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کی پیشگوئی فرمادی تھی کہ ایسا وقت بھی آنے والا ہے جب ملکی قوانین اور بادشاہ تمہارے حقوق تلف کریں گے اپنے حقوق تو تم سے مانگیں گے اور تمہارے حقوق ادا نہ کریں گے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پھر ایسے وقت کے آنے پر کیا کیا جائے۔ آپؐ نے یہی جواب دیا تھا کہ تم اپنے حقوق ادا کرنا یعنی اطاعت کرتے رہنا۔ اگر وہ تمہارے حقوق ادا نہ کریں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کرنا اور دعا کرتے رہنا خدا تعالیٰ خود جب چاہے گا اس بات کا فیصلہ کر دے گا۔ خدا کی عدالت میں دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں۔ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ بغاوت کا پھیلانا اور امن میں دخل اندازی کرنا قتل سے بڑھ کر ہے۔

آج وطن عزیز میں انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں ہے کہیں بسوں سے اتار کر کہیں کاروں کے اندر، کہیں مساجد پر حملہ کر کے، کہیں مندروں اور چرچوں کو نذر آتش کر کے اور کہیں ناموس رسالت کے نام پر، کہیں بازاروں میں، کہیں سکولوں میں بم گرا کر معصوموں کی جان لے لی جاتی ہے۔

پھر اسلامی حکومتوں میں بھی جو مسند پر بیٹھتا ہے ان کے اندر بھی خدا خوفی نہیں ہے تقویٰ کو بالکل خیر باد کہہ دیا ہوا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ یہ سب باتیں دکھی دل سے لکھی گئی ہیں۔ قرآن و حدیث کی باتیں لکھ کر یہی باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ خدا کے لئے اپنے اخلاق بدلیں۔ خدا کے لئے نہ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور نہ دوسروں کی جانوں پر ظلم کریں۔ خدا کے لئے نہ فساد کریں۔ نہ بغاوت کریں۔ یہ اسلام کی تعلیم بالکل نہیں ہے اور ایسے لوگوں کو جو ایسے گھناؤنے کام کر رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی محبت ہے بلکہ محبت کے لبادہ میں اسلام اور آپؐ سے دشمنی ہے۔ خدا کے لئے اپنی آنکھیں کھولیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 21-27/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل اوپر گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 21/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو'' خاکسار کی تصویر ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر کی 27/اکتوبر 2011ء کی اشاعت میں 1/4 کے صفحہ کا ہمارا تبلیغی اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ انگریزی میں شائع ہوا۔ سب سے اوپر ہیڈ لائن میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی ہیں۔

پھر لکھا گیا ہے کہ جو شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے اسے کلمہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ترجمہ دیا گیا ہے۔ پھر توحید کے بارے میں ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں اور شرائط بیعت کا حصہ بیان کیا گیا ہے اور یہ لکھا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق اپنانے ہیں نیز بدنظری، جھوٹ، خیانت اور قسم کی دوسری بد اخلاقیوں سے بچنا ہو گا گویا شرائط بیعت کی پہلی اور دوسری شرط کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور نیچے جماعت احمدیہ لاس اینجلس کی مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر ز ہیں اور جماعت کا ماٹو، ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔''

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 27/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ خطبہ جمعہ کا نصف ثانی کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جس میں حضور انور نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تشریح حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر سے بیان فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"پھر اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کہتے ہوئے اس کے حضور کھڑے رہیں۔ گویا یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم مجاہدات کرنے، تیرے احکامات کے بجا لانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے........ اور ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد و یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں........ یہ دُعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دُعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے اور اس میں اللہ نے مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقّت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقّت میں ڈالتا ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے۔"

(کرامات الصادقین)

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اعجاز المسیح سے بھی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تشریح کو بیان فرمایا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 28/اکتوبر 2011ء تا 3/نومبر 2011ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کا مضمون بعنوان "عدم برداشت سے بھرا ہوا بے حس معاشرہ اور قوم" خاکسار کی تصویر کے

ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ ہم اس وقت ایسے دور سے گذر رہے ہیں جو قوموں کی زندگی کے لئے بہت خطرناک ہے۔ مسلمان تو دلیر قوم سمجھی جاتی ہے اور مسلمان نے کبھی بھی کسی دوسری قوم سے شکست نہیں کھائی۔ اگر مسلمان نے شکست کھائی ہے تو صرف اپنے ہی بھائی مسلمان سے شکست کھائی ہے۔ اندلس کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ بغداد کی تباہی اس پر ناطق ہے ہندوستان کی سلطنت مغلیہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ ایسے المیے ہیں کہ اگر ہم بھلانا بھی چاہئیں تو نہیں بھلا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے ان واقعات سے عبرت نہیں پکڑی۔ کوئی سبق نہیں سیکھا۔ TV سنیں۔ تو رونا آتا ہے اور وہی احساس تکلیف کی صورت میں کاغذ پر لکھا جاتا ہے اور اس لئے میں ہمیشہ سب کو یہی کہتا ہوں کہ ’’ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ‘‘

ہمارے وطن عزیز کا معاشرہ بہت ہی بے حس اور عدم برداشت سے بھر گیا ہے۔ آپ نے TV ، اخبارات پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا مثلاً ایک ڈاکو پکڑا گیا۔ پکڑنے والے نے پولیس کو دینے کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ خود ہی منصف بن کر اس کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔ جب پوچھا گیا کہ تم نے اسے پولیس کے حوالے کیوں نہ کیا۔ اس کا جواب تھا کہ پولیس والے نے تو اس سے کچھ لے دے کر چھوڑ دینا تھا۔ گویا قانون نافذ کرنے والوں کے بارے میں یہ بداعتمادی کی فضا ہے۔

پھر خاکسار نے ایک اور خبر لکھی کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ہیلتھ سپروائزر خواتین نے چند دن تک تنخواہوں کے نہ ملنے پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ قوم کی بیٹیاں سڑکوں پر نکل آئیں کس کے خلاف، حکومت کے خلاف، کیونکہ انہیں تنخواہیں نہیں دی گئیں تھیں۔ پھر ٹرینوں کی آمدورفت میں 12-12 گھنٹے تک تاخیر، مسافروں نے ریلوے سٹیشن کے ماسٹر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ فرنیچر توڑ دیا، شدید احتجاج ہوا۔ پھر ایک اور خبر کہ ملتان میں ڈاکٹر کی مبینہ غلطی اور غفلت سے نومولود نے جان ہار دی۔ کسی نرس اور ڈاکٹر نے بروقت علاج نہیں کیا۔

ایک خبر تعلیمی ادارے سے متعلق بھی لکھ دیتا ہوں کہ۔ ’’انٹر کے نتائج میں غلطیاں‘‘ طلباء نے ہر شہر میں مظاہرے کئے۔ انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی، توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ، یہ تو عام سی بات ہو

کر رہ گئی ہے۔ کالجوں اور سکولوں کی عمارات کو نقصان، ادھر قوم کی بیٹیاں بھی احتجاج میں شامل ہو گئیں۔ اس سے ٹریفک جام، شہریوں کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا۔ مظاہرے، جلوس اور ریلیاں حکومت کے خلاف۔ محکمہ تعلیم کے خلاف، ایک نوجوان شہزاد نے تو خود کشی کر لی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

TV پر ایک تجزیہ نگار کے ساتھ میزبان نے سوال کیا کہ جب ہم تبدیلی کا کہتے ہیں تو یہ تبدیلی کون لائے گا۔ کیا یہی لوگ اور یہی چہرے دوبارہ نہ آئیں گے۔ کیا آسمان سے کوئی اترے گا؟ یہ سوال بہت معقول تھے۔ چہرے بدلنے سے انقلاب نہیں آسکتا اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کیا کوئی آسمان سے آئے اس کا جواب پاکستان کے آئین کے مطابق نفی میں ہے۔ کیوں کہ 1974ء میں قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کوئی ریفارمر اس امت مرحومہ کے لئے نہیں آسکتا۔

جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ بھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ابھی آنا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے سورہ ابراہیم کی آیات 20 تا 24 کا ترجمہ لکھا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تکبر کرنے والوں کے بارے میں ناراضگی کا اظہار اور شیطان کے پیچھے چلنے والوں کا بد انجام کا ذکر ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے احسن انجام کے بارے میں ذکر ہے اور پھر تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سے ایک اقتباس درج کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "قوموں کی تباہی کے متعلق یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے...... عذاب سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو جرم کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں ہم ذمہ دار ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم سورۃ ابراہیم صفحہ 460-462)

یہی کچھ حالات وطن عزیز کے ہیں جرم کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ مجرم کے ہاتھ مضبوط کئے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ناموس رسالت کے نام پر سلمان تاثیر کا قتل ہوا۔ اگرچہ قاتل کو سزا ہوئی مگر قاتل کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے عوام الناس اس کی تائید میں کھڑی ہوئی، وکلاء، علماء سب قاتل کی طرف داری کر رہے تھے۔ نہ تو یہ انصاف ہے اور نہ ہی ناموس رسالت سے محبت، جن جرائم کا اوپر

ذکر کیا گیا ہے وہ سب مسلمان ہی تو کر رہے ہیں۔ سب کچھ ناموس رسالت کی خاطر ہی کیا جارہا ہے۔ جج صاحبان بھی انصاف سے کام نہیں لیتے اگر سزا سنا بھی دی تو پھر عوام جج کو دھمکیاں دیتی ہے۔ جس سے جج مرعوب ہو کر ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

خدارا! اپنی بے حسی کو دور کریں۔ شعور پیدا کریں اور جہالت کا خاتمہ کریں۔ اسی لئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور اب آخری زمانے میں اس کام کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آنا تھا۔ انہوں نے ہی انقلاب لانا تھا لیکن خون خرابہ کر کے نہیں بلکہ امن، محبت، ہمدردی اور پیار کے ذریعہ۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 فروری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط79

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28/اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ’’تنگ نظر، بے حس معاشرہ اور قوم‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون اوپر گذر چکا ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 3/نومبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’تیری خیر شام و سحر مانگتا ہوں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے لکھا کہ اس دعا کو میں اپنے وطن عزیز پاکستان کی نذر کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وطن عزیز کے بے شمار سنجیدہ اور سعید فطرت خدا تعالیٰ کے حضور وطن عزیز کے لئے یہ دعا کرتے ہوں گے اور ہمیں خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ ایک دن ضرور حالات بدلیں گے اور ایسا وقت ضرور آئے گا کہ دہشت گردی، مذہبی منافرت اور لوٹ مار اور بے ایمانی ختم ہو گی اور لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں گے۔

جس شاعر کے کلام سے خاکسار نے یہ دعائیہ مصرع لیا ہے ان کا مختصراً ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ شاعر نے تو یہ مصرع کسی اور موقعہ کے لئے کہا تھا۔ وہ واقعہ بھی آپ کے علم کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ اس عظیم شاعر کا نام ’’حسن رہتاسی‘‘ ہے اور بہت سے لوگ انہیں جانتے بھی نہ ہوں گے مگر اپنے وقت کے یہ ہجو گو، بدیہہ گو کے بادشاہ، مزاحیہ شعراء کے سرخیل اور شاعر دارالاماں تھے۔ یہ دعائیہ مصرعہ انہیں کا ہے اور جس موقعہ کا ہے وہ یہ ہے کہ:

چند دوست آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جن میں ڈاکٹر محمد احمد سرساوی، مولانا احمد خاں نسیم صاحب، مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب اور فضل الٰہی خان صاحب تھے۔ ایک موقع پر حضرت

میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے ''تَریں'' (جو کھیرے کی طرح ہوتی ہیں) خریدیں کہ مجلس میں ان اصحاب کے ساتھ مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھ کر کھائیں گے۔ مسجد کی سیڑھیوں میں انہیں حسن رہتاسی صاحب نظر آئے۔ انہوں نے ان کو بھی اس ''تر مجلس'' میں شرکت کی دعوت دی۔

حسن صاحب نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے اس دعوت کے جواب میں ایک شعر کہہ دیا۔

نہ کدو، نہ توری، نہ تر مانگتا ہوں
تیری خیر شام و سحر مانگتا ہوں

(کلام حسن رہتاسی صفحہ 99)

اسی طرح ایک اور مجلس لگی ہوئی تھی جہاں عموماً حسن رہتاسی کو دعوت کلام دی جاتی تھی حسن صاحب نے اپنی تازہ نظم ''بند'' سنائی جو چند روز قبل تیار ہوئی تھی۔ اس نظم کی نزول کی وجہ یہ بنی کہ آپ جہلم کے محلہ ''ملاحاں'' میں رہتے تھے ایک دن گوشت خریدنے بازار گئے۔ قصاب سے اپنی پسند کا گوشت طلب کیا۔ قصاب نے کہا حسن صاحب وہ حصہ تو فروخت ہو چکا ہے۔ آپ ''بند لے جائیں''بس اس سے تخیل کی راہیں کھل گئیں اور یہ نظم لکھی۔ چند اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

دریا ہی نہیں، کرتے ہیں کوزے میں جری بند
گر چاہیں تو آسکتے ہیں شیشے میں پری بند

جو بند کیا حق نے اسے کھول لیا ہے
نہ شرک خفی بند ہے نہ شرک جلی بند

مغضوب کی ضالین کی آمد ہے مسلسل
انعمت علیھم کی ہوئی کب سے لڑی بند

القصہ ہر اک قسم کی سب راہیں کھلی ہیں
اک بند ہے ان پر تو فقط راہ نبی بند

ان سادہ مزاجوں سے کوئی اتنا تو پوچھے
فیضان خداوندی بھی ہوتے ہیں کبھی بند

حسن رہتاسی صاحب آخری عمر میں اکثر مسجد ہی میں شب بسر کر لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے حسن صاحب سے دریافت کیا ان دنوں آپ کا قیام کہاں ہے؟ بولے:

نہ ابا کے نہ دادا کے نہ اپنے گھر میں رہتا ہوں
چُھٹا ہے جب سے گھر اپنا خدا کے گھر میں رہتا ہوں

مضمون کے شروع میں یہ دعائیہ الفاظ انہیں کے ہیں:

''تیری خیر شام و سحر مانگتا ہوں۔''

وطن عزیز کے حالات کچھ ایسے ہی ہیں اور ایک لمبے عرصہ سے کشتی وطن ہچکولے کھا رہی ہے۔ ایک اخبار کے کالم نویس فاروق عادل صاحب نے بعنوان ''سمجھ میں نہیں آتا'' میں انہوں نے پاکستان میں مذہبی منافرت اور دہشت گردی اور نمازیوں اور عبادت گاہوں پر حملوں کے بارے میں لکھ کر آخر میں لکھتے ہیں کہ اگر میرے دوست نے مجھ سے پوچھ لیا کہ ''ایسے ہوتے ہیں مسلمان'' تو کیا جواب بن پڑے گا؟

اسی طرح ایک اور کالم نویس اپنے کالم میں ''لعل و گہر'' کے عنوان سے لکھتے ہیں ''تاہم یہ بات طے ہے کہ معمول کے حالات میں بھی انہیں کم از کم وہ مذہبی آزادی میسر نہیں جو کسی دوسری اقلیتوں کو حاصل ہے''۔

اسی طرح ایک اور کالم نگار ارشد محمود اپنے کالم ''بات یہ ہے'' میں لکھتے ہیں کہ ''اگرچہ علما کے بیانات کا عوام پر کوئی اثر دیکھنے میں نہیں آیا لیکن یہ حقیقت ضرور سامنے آئی کہ مذہبی تنگ نظری کی جڑیں

کس قدر گہری ہو چکی ہیں حتی کہ اب دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی خوشی اور غمی میں شرکت بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔"

سبط حسین گیلانی نے اپنے کالم "دست بریدہ" میں "فرقہ واریت اور سیاسی رویے" کے بارے میں جو کالم لکھے ہیں اور وطن عزیز میں اقلیتوں کے بارے میں کھل کر تحریر کیا ہے کہ ان سے کیسا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں وطن عزیز ہم سے دعا کا تقاضا کرتا ہے اور ہمارے پاس دعا کے سوائے کوئی اور ہتھیار نہیں اور ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں اپنی اصلاح کرے۔ خاکسار نے قرآن کریم سے دعا کے بارے میں چند آیات کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔ مثلاً

(1) تمہارا ربّ کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔(40:61)

(2) تم اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔(اعراف:56-57)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا"۔

قبولیت دعا کے بارے میں لکھا گیا کہ "جب تک تیرا سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق مارتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیوں کہ وہ ظالم ہے"۔ "یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔"

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4/ نومبر 2011ء میں صفحہ 9 پر خاکسار کا مضمون "تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں" خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ وہی مضمون ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 3/ نومبر 2011ء میں صفحہ 2 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ

"انٹر فیتھ میٹنگ کی دعائیہ تقریب میں مسلمان، یہودی، بہائی اور عیسائی سب اکٹھے ہوئے۔"

تصویر میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر اور برادر محمد علیم کی اَپ لینڈ کی انٹر فیتھ دعائیہ تقریب میں شرکت۔ امام شمشاد دوسرے مذاہب کے ساتھ رابطے میں بہت مستعد ہیں جس سے بین المذاہب ہم آہنگی کی راہیں کھل رہی ہیں اور امن، محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی قائم ہو رہی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے ریجنل مبلغ ہیں جو اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ 25/ اکتوبر کو مختلف مذاہب کے مرد اور عورتیں یہاں اپ لینڈ کے فائر سٹیشن کے احاطہ میں جمع ہوئے۔ یہ ان کی 16ویں تقریب تھی جس میں سب کو صبح کا ناشتہ (کھانا) بھی دیا گیا اور روحانیت بڑھانے کی باتیں بھی بیان کی گئیں۔ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا جو Rev. Jim Rhoads فرسٹ میتھوڈسٹ چرچ آف اپ لینڈ نے کرائی۔ اس سال اس دعائیہ تقریب کے کا مرکزی نقطہ کا موضوع تھا ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“۔ یہ ماٹو عالمگیر جماعت احمدیہ کا ہے اور ان کے نمائندہ امام سید شمشاد احمد ناصر اس تقریب میں مع برادر علیم صاحب کے تھے۔

اپ لینڈ کے میئر مسٹر Ray- Musser نے اس موقعہ پر افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے اپنے بیٹے اور بیٹی کی بیماری کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور وہ صحت یاب ہوئے۔

یہودی ٹیمپل کے کینٹر پاؤل بُچ نے موسیقی سے (گیٹار) کے ذریعہ اپنا پیغام دیا۔ اس موقعہ پر مسٹر ولیم لیشر نے بھی تقریر کی جو کہ عالمی مذاہب کے سابقہ صدر تھے انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ / تقریب کا جو ماٹو ہے اسے سب مذاہب کو اختیار کرنا چاہیے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنانا چاہیے۔ جس سے ان کی اپنی اصلاح بھی ہو گی اور دنیا کی بھی امن کی راہ کھلے گی۔

امام شمشاد ناصر نے اس موقع پر قرآن کریم کی دعائیں بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں اور اس موقع پر اپنی دعاؤں کے بعد انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب سے ایک اقتباس بھی سنایا جس میں انہوں نے قبولیت دعا اور دعا کے بارے فرمایا تھا۔ مثلاً ایک حوالہ

یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کی دعا قبول نہیں کرتا۔ اس موقع پر دوسرے عیسائی مذاہب کے لیڈروں نے بھی تقاریر کیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 4-10/ نومبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اوپر بیان ہو چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4/ نومبر 2011ء میں صفحہ 7 پر 6 تصاویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

”چینو کیلی فورنیا میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام دعائیہ ناشتہ“۔ ”بین المذاہب ناشتے میں امام شمشاد احمد ناصر نے ابتدائی عیسائیوں کا ذکر کیا“

تصاویر میں میئر اپ لینڈ، اپ لینڈ کے پاسٹر، ربائی اور خاکسار تقاریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ دو تصاویر سامعین کی ہیں ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ خبر کا متن یہ ہے:۔

کیلی فورنیا (پ ر) جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام گذشتہ ہفتے 16 واں بین المذاہب ناشتے کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے 120 افراد شریک ہوئے۔ ناشتہ سے قبل مختلف مذاہب کے علما نے اپنی اپنی دعائیں کیں جبکہ اپ لینڈ کے فرسٹ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ کے پادری جم رھوڈس نے ناشتہ میں برکت کی دعا کی۔ تعارفی کلمات میری لی رھوڈس نے ادا کئے اور ان کے بعد اپ لینڈ کے میئر نے اپنے بچوں کی بیماری کے واقعات سنائے......... امام شمشاد احمد ناصر جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں نے قرآن کریم کی ایک سورۃ مع ترجمہ پڑھی انہوں نے کہا کہ اس سورت کا تعلق ان ابتدائی عیسائیوں سے ہے جو اپنی جانیں بچانے کے لئے روم کے زیر زمین تہہ خانوں میں جا چھپے تھے اور جہاں وہ اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرتے تھے۔ آخر میں ماریو ریوین نے کچھ دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5/ نومبر 2011ء میں صفحہ B-5 پر ایک مختصر سی خبر اس عنوان سے شائع کی ”حج کی تقریب اختتام پذیر ہوگئی“ (مراد عید الاضحیہ ہے)۔ اخبار نے خبر میں لکھا کہ احمدیہ

مسلمہ جماعت عید الاضحیہ کی تقریب منا رہی ہے۔ یہ اتوار کے روز صبح دس بجے ہو گی۔ مسجد بیت الحمید میں جو کہ چینو کیلی فورنیا میں واقع ہے جس میں نماز کے بعد امام شمشاد خطبہ دیں گے اور بعد میں ریفریشمنٹ بھی سب کو دی جائے گی۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 16 / نومبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات اور ان کا حل'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے قارئین کی توجہ بعض ضروری امور کی طرف مبذول کرائی ہے۔ خاکسار نے لکھا:

امسال (2011ء) خدا تعالیٰ کے فضل سے عالم اسلام نے عید الاضحی کی تقریب بڑے جوش و جذبہ سے منائی اور ایک خبر کے مطابق 3 ملین سے زائد لوگوں نے حج کا فریضہ ادا کیا۔ اس عید کا تعلق تو حج سے ہے اور دوسرے ان قربانیوں سے بھی ہے جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ نے کیں۔ گویا پورے خاندان نے قربانیاں خدا کے حضور پیش کیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں سے بنی اسرائیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قربانیوں کا ایک نیا اسلوب دنیا نے سیکھا۔

ان قربانیوں کو تو ویسے ہی ایک مسلمان کو ہر روز یاد رکھنا چاہیے لیکن حج کے دنوں میں اور عید کے دن یہ قربانیاں ایک الگ رنگ پیدا کرتی ہیں پھر حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس لکھا گیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں........ اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے کیوں کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور صدقات کا موجب ہیں۔''

(خطبہ الہامیہ)

قربانیوں کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کا قرب ہے اور یہ قربانیاں اس کا موجب بن جاتی ہیں اور بننا بھی چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہی فرمایا ہے کہ یہ قربانیاں متقین کی ہی قبول کی جاتی ہیں۔

خاکسار نے لکھا کہ عید کے دن صبح کو جو TV کھولا تو قریباً سب پاکستانی چینل مہنگائی کا رونا رو رہے تھے اور قریباً ہر چینل سے یہ آواز آرہی تھی کہ ”سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات“ یعنی مہنگائی اتنی ہے کہ سنت ابراہیمی کو ادا کرنا ناممکن ہو رہا ہے اور وجہ یہ کہ بکرے، گائیں، بھیڑیں سبھی جانور اتنے مہنگے داموں سے فروخت ہو رہے ہیں کہ خریدنے والے کی استطاعت سے بات باہر ہو گئی ہے اور لوگ جیبوں میں پیسے ڈالے حیرت سے ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ ٹی وی والے مختلف لوگوں سے انٹرویوز بھی لے رہے تھے جو ساتھ کے ساتھ نشر ہو رہے تھے۔ گاہکوں سے بھی اور جانور بیچنے والوں سے بھی۔ واقعی مہنگائی بہت ہے اور لوگ خریداری سے معذور نظر آرہے تھے۔ اس پر مجھے یہ خیال بڑی شدت سے آیا کہ مسلمان صرف ایک بات کو ہی سنت ابراہیمی خیال کرتے ہیں اور وہ یہ کہ عید کے دن بکری، بھیڑ، گائے وغیرہ ذبح کی جائیں حالانکہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی اور بھی بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں انہیں بھی مدنظر رکھنا چاہیے وہ بھی آپ ہی کی سنت ہیں اور یہ ”سنت“ بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنی کہ قربانی کرنا۔ اگر قربانی نہ بھی ہو سکے تب بھی دوسری باتوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جن کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الحج، سورۃ ابراہیم، سورۃ مریم اور سورۃ الصافات میں ہے۔ اس سلسلہ میں اول بات جو دیکھنی ضروری ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشن کیا تھا۔ سب سے اہم مشن آپ کا خدا تعالیٰ کی توحید اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام۔ اس کے لئے سورۃ الحج کی آیت 27 پڑھیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خالص توحید کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ شرک سے منع کیا اور عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بزرگوں کے بت بھی توڑ دیئے تھے۔ اس لئے یہ بھی سنت ابراہیمی ہے کہ اپنے دلوں کو بتوں سے پاک اور صاف کیا جائے کیوں کہ دلوں میں ہزاروں ایسے بت چھپے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے سے روکتے ہیں۔ پاکستان میں بزرگوں کے مزاروں پر جا کر دیکھ لیں آپ کو واضح شرک نظر آجائے گا۔ ان کی قبروں پر سجدہ کیا جاتا ہے اور صاحبِ قبر سے مرادات مانگی جاتی ہیں۔ یہ سب شرک اور بت ہی تو ہیں۔

اگر دلوں میں یہ بت ہوں اور انسان صرف بکرا خرید کر اس کے گلے پر چھری پھیر دے اور کہے کہ میں نے سنت ابراہیمی پوری کر دی ہے تو غلط ہو گا۔ اس سنت سے قبل اپنی خواہشات اپنی مرادات جو شرک کی طرف لے جا رہی ہیں ان پر چھری پھیرنی پڑے گی۔ اگر خواہشات کے بت اسی طرح دل میں ہیں اور خدا کے دین کو مقدم نہیں کیا گیا تو یہ قربانی کسی کام کی نہیں۔

جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں

دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے (22:38) یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے۔ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی بہت اعلیٰ تربیت کی انہیں باخدا انسان بنایا اور پھر اس خواب کا ذکر قرآن مجید میں ہے جس کی بنا پر آپ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور جب حضرت ابراہیمؑ نے وہ خواب اپنے بیٹے کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ اے میرے باپ وہی کر جس کا تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے۔ تو ان شاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ یہ جواب کیا شاندار اور اعلیٰ جواب ہے۔ جب تک انسان کے دل میں خدا کی عظمت اس کی محبت اور وحدانیت نہ ہو ایسا جواب ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ پس یہ اعلیٰ تربیت کا نتیجہ تھا۔

پس اس سنت ابراہیمی پر بھی عمل کر کے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنی چاہیے اور ان کے دلوں میں بھی اللہ کی محبت، اس کی وحدانیت پیدا کرنی چاہیے۔ تاکہ پھر ایسے لوگ معاشرہ میں توکل والے بن جائیں گے جس سے معاشرہ کی بے ایمانی دور ہو گی۔

پھر آپ کی ایک اور سنت کا قرآن مجید میں یوں ذکر ہے۔ اے میرے خدا میں نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے چھوڑا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں۔

اب سب کو معلوم ہے کہ وہ کیسی جگہ تھی جہاں پانی اور زندگی، خوراک کا نام ونشان نہ تھا۔ لیکن عبادت الٰہی، نماز کے قیام کے لئے یہ ساری قربانی سب نے دی۔ اس سنت ابراہیمی کی طرف بھی تو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ان سنتوں کو زندہ رکھیں گے تب بکرے والی قربانی بھی مقبول ہوگی۔ اگر یہ سنتیں زندہ نہ ہوئیں تو صرف خون بہادینے سے کیا حاصل ہوگا؟

خاکسار نے ملفوظات سے نماز کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی درج کیا۔ جس میں آپ نے ایک نواب کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ صبح کی نماز کے لئے نہ اٹھتا تھا ایک دن مولوی سے وعظ سنا اس پر نواب نے اپنے خادم سے کہا کہ صبح نماز کے لئے جگادینا۔ وہ بے چارا جگاتا رہا اور نواب صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جب خادم نے بار بار جگایا تو اس کی شامت آئی اور نواب نے اسے مارا پیٹا۔ کہ جب ایک دفعہ کہنے سے نہ اٹھا تو تجھے سمجھ آجانی چاہیے تھی کہ ابھی نہ اٹھوں گا۔ حالانکہ خود خادم سے کہا تھا کہ نماز کے لئے جگادینا۔

اس کے ساتھ ہی ایک کہاوت اور بھی لکھی جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہی بیان فرمائی ہے کہ ہارون الرشید کی ایک کنیز تھی ایک دن اس نے جو بادشاہ کے کمرے میں بستر کو صاف کیا تو اسے وہ بستر گدگدا، ملائم اور خوشبوؤں سے معطر پایا۔ اس کے دل میں بھی خیال آیا کہ میں اس پر لیٹ کر دیکھوں۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پاکر اس پر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی تھی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں اس بستر پر چند لمحہ سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کہ کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔

پس غفلت سے آنکھ کھولئے۔ خدا پر اپنا بھی اور اولاد کا بھی کامل یقین و توکل پیدا کریں ایسا ایمان جو ابراہیم علیہ السلام نے پیدا کیا اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی اعلیٰ بنائیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 فروری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط80

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 7/ نومبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون انگریزی میں شائع کیا جس کا عنوان یہ رکھا:

"Giving Back To The Community"

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے کوشش مومن کا ایک فریضہ ہے۔ حال ہی میں امریکہ میں جو 9/11 کی دسویں سالگرہ منائی گئی اور جسے میڈیا کی بھرپور کوریج بھی ملی۔ احمدیہ مسلم جماعت امریکہ میں وہ واحد کمیونٹی ہے جس نے اس موقعہ پر خون کے عطیات اکٹھے کرنے کی مہم شروع کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جو تین ہزار لوگ 9/11 کو حملہ میں اپنی جان کھو بیٹھے ان کے عوض 30 ہزار لوگوں کی جانوں کو "خون کے عطیات دے کر" بچایا جائے۔ اس موقعہ پر دس ہزار یونٹ خون اکٹھے کئے گئے یہ دس گنا زائد ہے ان اموات سے جو 9/11 میں ہوئی تھیں اور اس کے علاوہ ابھی بھی یہ کام جاری ہے۔ ہمارا خون کے عطیات اکٹھے کرنے کا جو ٹارگٹ تھا اس سے کہیں زیادہ جمع کیا گیا۔ یہ خیال کہ کمیونٹی کی اس طرح خدمت کی جائے دراصل اسلام ہی کی تعلیم ہے۔ ہم ان لوگوں کے بھی شکر گذار ہیں جنہوں نے خدمت انسانیت کر کے خون کے یہ عطیات دیئے۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خون کے عطیہ جات دیئے، جنہوں نے اس کام کو احسن رنگ میں آرگنائز

کیا، تمام رضا کار جنہوں نے اس کو کامیاب بنانے میں اپنے اپنے رنگ میں خدمت کی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡجَزَاءِ

ہم اس وقت خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں یہ کام کرنے کی توفیق دی تا وہ لوگ جن کی زندگی بچانے کے لئے خون کی ضرورت ہے یہ ان کے کام آئے۔ ریڈ کراس اور لائف سٹریم نیز سارے امریکہ کی 70 جماعتوں میں جتنے رضاکار ہیں اور وہ سب رحم دل انسان جنہوں نے جس قدر کام بھی کیا اور خون کے عطیات بھی دیئے سب کے شکر گذار اور سب کے لئے دعا گو ہیں۔ اس وقت تک 168 شہروں میں 276 بلڈ ڈرائیوز کا انتظام ہوا۔ جس سے گیارہ ہزار یونٹ (بوتلیں) خون کی اکٹھی ہوئیں۔ کئی جگہ پر تو خون کے عطیات دینے والے ہمارے اندازے اور انتظام سے بھی زیادہ تھے اور ان کو واپس بھیجنا پڑا۔ مثلاً مسجد بیت الحمید میں 50 یونٹ (بوتلیں) خون کی اکٹھی کی گئیں یہ کام یہاں پر 6 گھنٹے میں ہوا اور 20 آدمیوں کو جو خون کا عطیہ دینے آئے تھے ٹائم نہ ہونے کی وجہ سے واپس بھیجنا پڑا۔

ملک کے کیپٹل واشنگٹن کے علاقہ میں بھی ہماری طرف سے بلڈ ڈرائیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں کانگرس کے ممبرز نے بھی خون کے عطیہ جات دیئے جس میں ریپبلکن کے مینسوٹا کی کیتھ الیسن بھی شامل ہیں۔

حال ہی میں مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر امریکہ نے صدر اوباما کو بھی اس بارے میں بتایا کہ جماعت احمدیہ خون کے عطیہ جات 9/11 کے حوالہ سے اکٹھی کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بات صدر اوباما کو حال ہی میں عید کے ڈنر کے موقع پر بتائی۔ اسی طرح صدر اوباما کے وائس صدر جو بائیڈن کو بھی ایک فلائر کے ذریعہ جو کہ یہ تھا Muslim For Life پتہ لگا۔

جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے 200 ممالک میں اسلام کی صحیح تعلیمات کو پھیلا رہی ہے۔ کیوں کہ مغربی دنیا میں یہ تاثر عام پایا جاتا ہے کہ اسلام تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے اثرات کو ختم

کرنے کے لئے جماعت احمدیہ یہ تقاریب منعقد کر رہی ہے اور Muslim For Life سے پہلے Muslim For Peace پمفلٹ بھی سارے ملک میں تقسیم کر چکی ہے۔

مضمون کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہے کہ یہ جماعت 1889ء میں انڈیا میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ وجود میں آئی جس کا مقصد اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانا ہے اور اس کا ایک مقصد مخلوق کا اپنے خالق کے ساتھ رشتہ جوڑنا ہے۔ ہمارا گول، نعرہ اور ماٹو یہ ہے ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 11/نومبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات اور ان کا حل'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اس سے پہلے دوسرے اخبار کے حوالہ سے آچکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 11 تا17/نومبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا یہی مضمون ''سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات اوران کا حل'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جو اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 9/نومبر 2011ء میں صفحہ 20 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔اس خبر کی ہیڈ لائن یہ ہے کہ

''چینو میں مقیم احمدیہ جماعت کے امام میری لینڈ میں سیر الیون کی 50ویں یوم آزادی مناتے ہیں''۔

ایک تصویر میں مسٹر بکاری سٹیون سفیر سیر الیون اور مسٹر ایم پی بابیو سابقہ ایمبیسیڈر آف نائیجریا کھڑے ہیں جبکہ دوسری تصویر میں ایمبیسیڈر سیر الیون مقیم واشنگٹن، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور دیگر سیر الیون کے دوست ہیں۔ یہ گروپ فوٹو ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ اپریل 1961ء میں مغربی افریقہ کے ملک سیر الیون کو برٹش سے آزادی ملی 16/اپریل 2011ء کو ملک سیر الیون سے تعلق رکھنے والے قریباً 125 لوگ مسجد بیت الرحمان جو کہ سلور سپرنگ میں واقع ہے اور جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے، میں اپنا 50 واں یوم آزادی

منانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ 25 کے قریب احمدی بھی شامل ہوئے اور کیلی فورنیا سے امام شمشاد ناصر بھی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے پہنچے۔ امام شمشاد نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کے طور پر 1982ء تا 1986ء تک خدمت کی ہے۔

اس تقریب کا افتتاح دعا سے ہوا جو پاسٹر ریورنڈ گلوریا نے کی پھر قرآن کریم سے تلاوت کی گئی جو سلیمان باری (آف سیرالیون) نے کی۔ ایک سیرالیون کی لڑکی نے جو چھٹی جماعت کی طالبہ ہے امریکہ اور سیرالیون کا قومی ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے حاضرین کو استقبالیہ دیا اور سب کے آنے پر 50 ویں یوم آزادی کے موقعہ پر مبارکباد اور خوشی کا اظہار کیا۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین سیرالیون کے سفیر متعین امریکہ مسٹر بکاری سٹیون اور مسٹر ایم پی بایو جو سیرالیون کے نائیجریا میں بھی سفیر رہ چکے تھے (جماعت احمدیہ کا فعال ممبر تھے سیرالیون میں) اور دیگر شخصیات کو بھی خوش آمدید کہا۔ امیر صاحب نے سیرالیون کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیرالیون کی آزادی مبارک ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی چاہئیں خصوصاً علم کے میدان میں خاصی ترقی کریں۔

مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی طرف سے بھی اس موقعہ پر مبارکباد پیش کی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ملک سیرالیون کے 6 مختلف علاقوں میں ٹیوب ویل سولر سسٹم سے چلنے کی منظوری بھی دی ہے۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مسٹر بنگورا آف واشنگٹن نے بھی مختصراً تقریر کی "یہ بھی سیرالیون کے احمدی ہیں" جس میں انہوں نے "جماعت احمدیہ کی خدمات سیرالیون میں" کے حوالہ سے بات کی یعنی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک سیرالیون میں تعلیمی و طبی میدان میں جو خدمات کر رہی ہے اسے بیان کیا اور سیرالیون کے عوام کو جو ان سے فائدہ مل رہا ہے اس کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 1920ء سے جب

سے کہ احمدیت اس ملک میں آئی ہے جماعت احمدیہ کے مبلغین، ڈاکٹرز اور اساتذہ سیر الیون کے عوام کی ہر میدان میں خدمت کر رہے ہیں اور ملک سیر الیون میں اس وقت 200 پرائمری سکولز، 53 سیکنڈری سکولز اور 550 احمدیہ مساجد ایک ریڈیو سٹیشن اور ایک احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج بھی ہے۔ الحمدللہ (یہ 2011ء کی بات ہے)

ان کے بعد اگلے سپیکر مسٹر ایم پی بایو تھے۔ یہ فری ٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے 25 سال تک پرنسپل بھی رہے ہیں اور سیر الیون کے نائیجیریا میں سفیر بھی اور تعلیم کے شعبہ سے بھی منسلک رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس وقت حکومتی اہل کار، نمائندے اور چیفس اور دیگر اہم شخصیات نے جماعت احمدیہ کے سکولوں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی ایسی خدمت ہے جس نے سیر الیون کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اسے کبھی بھی بھلایا نہیں جاسکتا اس موقعہ پر مسٹر ایم پی بایو نے سیر الیون کے یوم آزادی کے موقعہ پر ایک تحفہ بھی امام شمشاد کی خدمت میں پیش کیا۔

امام شمشاد کے دل میں سیر الیون کے لوگوں سے بہت محبت ہے۔ کیوں کہ انہوں نے 1982ء سے 1986ء تک کا عرصہ سیر الیون میں گزارا ہے۔ اگلے سپیکر سفیر عزت مآب جناب Hon. Mr Bockarie Stevens تھے۔ انہوں نے بھی جماعت احمدیہ کی سیر الیون میں تعلیمی و طبی میدان میں خدمات کو سراہا۔ انہوں نے اس بات کی بھی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ نے کس طرح آزادی کے لئے اپنا کردار ادا کیا۔ اس کے بعد مسٹر سلمان باری کی قیادت میں سابقہ طلبا آف سیر الیون نے مل کر سیر الیون کے احمدیہ سکولوں میں پڑھا جانے والا ترانہ پیش کیا۔ جس میں صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا، اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد، نعرہ تکبیر بھی شامل تھا اور اردو میں بھی اشعار پڑھے گئے۔ (یہ بھی سیر الیونین تھے)

اس کے بعد امام شمشاد ناصر نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس موقعہ پر انہیں مبارکباد پیش کی۔ امام شمشاد نے پھر ان لوگوں کو جنہیں سیر الیون میں خدمات کا موقع ملا تھا۔ اساتذہ، ڈاکٹرز،

مبلغین اور ان کی اولادوں کو دعوت دی کہ اگر ان میں سے بھی کوئی آکر اپنے تجربات بیان کرنا چاہتا ہے۔ تو پوڈیم پر آجائیں چنانچہ ایک پاکستانی نوجوان مسٹر عبد القدوس جو کہ سیر الیون ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ (ان کے والد صاحب مسٹر عبد الرشید فوزی صاحب ہیں جو احمدیہ سکول فری ٹاؤن میں 27 سال ٹیچر رہے تھے) نے بتایا کہ وہ سیر الیون میں کس طرح پلا بڑھا اور آج بھی اس کے دل میں وہ یادیں تازہ ہیں۔ یہ نوجوان جب یہ باتیں بیان کر رہا تھا تو سیر الیون کے لوگوں کی محبت کی وجہ سے ہچکیاں لے کر رو بھی رہا تھا۔ جس نے سب حاضرین کو بہت متاثر کیا۔

آخر میں پھر امام شمشاد نے سب کا شکریہ ادا کیا اور پاکستانی مبلغین کرام جنہوں نے سیر الیون اور مغربی افریقہ میں کام کیا تھا کہ نام بھی سنائے۔ مکرم داؤد حنیف صاحب (جو اس وقت کینیڈا کے جامعہ کے پرنسپل ہیں) امام ظفر اللہ ہنجرا صاحب، امام ارشاد ملہی صاحب، امام ظفر سرور صاحب اور امام سعید خالد صاحب کا بھی ذکر کیا۔

مکرم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے دعا کرائی اور سب حاضرین کو جماعت کی طرف سے کھانا بھی پیش کیا گیا۔ جس میں پاکستانی کھانے کے ساتھ ساتھ سیر الیون کے ٹریڈیشنل کھانے بھی پکوائے گئے تھے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 14/ نومبر 2011ء پر رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی جس کی ہیڈ لائن یہ ہے ”احمدیہ مسلم کمیونٹی سیر الیون کا یوم آزادی مناتی ہے۔“ تصویر میں خاکسار پوڈیم پر تقریر کر رہا ہے۔ جب کہ ہیڈ ٹیبل پر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امریکہ درمیان میں، آپ کے ساتھ سٹیج پر ایمبیسیڈر سیر الیون اور دیگر اہم شخصیات بیٹھی ہیں۔ خبر کا متن وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عید الاضحیہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ صفحہ 9 پر شائع کیا۔

حضور نے اس خطبہ میں سورہ الصافات کی آیات

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۴﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۵﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۷﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ (الصافات:103-109)

حضور انور نے ان آیات کا ترجمہ اور تشریح اور حضرت ابراہیمؑ کی رؤیا کا ذکر اور آپ کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر فرمایا اور پھر ذِبْحٍ عَظِيْمٍ کا ذکر کیا۔ جو مینڈھے یا دنبے کی قربانی نہیں تھی۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی قربانیوں کا ذکر کیا پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا یہ ان قربانیوں کا ہی نتیجہ تھا جو انہوں نے کیں اور جن کے اسلوب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے۔ پھر خدا تعالیٰ انہیں نہ صرف اخروی زندگی میں جنت اور نعماء عطا فرمائے گا بلکہ انہیں اس زندگی میں بھی بے شمار نعمتوں سے نوازا اور وہ عرب میں حکمران بنائے گئے اور اس کی ایک وجہ ان کی وہ دعائیں تھیں اور عبادات تھیں جو وہ انہماک سے خدا تعالیٰ کی کرتے تھے۔ حضور نے اس سال مفتی سعودی کا خطبہ حج کا ذکر کیا جس میں انہوں نے کہا کہ جب حکام عدل و مساوات اور انصاف سے کام نہ لیں تو پھر فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور پھر جب حکام عوام کے حقوق نہ دیں پھر بھی فساد شروع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان مسلمان کا اس وقت خون کر رہا ہے۔

آپ نے مسلمانوں کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ آپس میں لڑائی کٹائی اور قتل و غارت کرنے کی بجائے اتحاد پیدا کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اتحاد اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام زمانہ پر ایمان نہیں لایا جاتا۔ حضور نے فرمایا کہ مفتی مکہ نے تو ٹھیک کہا ہے کہ

ہمیں اپنی حالتوں میں تغیر لانا چاہیئے لیکن یہ تغیر کیسے آئے گا۔ کاش وہ اس آسمانی آواز پر بھی کان دھریں جو اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھیجی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قبول حق سے انکاری ہیں۔

حضور نے اس کا آسان طریقہ بھی بتایا کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ اگر یہ مدعی خدا کی طرف سے سچا ہے تو ہمیں ہدایت عطا فرما اور اگر یہ لوگ صحیح نیت اور اخلاص سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا جب وہ یہ طریق اختیار کریں گے تب جہاد کے حقیقی معنی پر بھی ان کو اطلاع ملے گی اور پھر وقت آئے گا کہ خدا تعالیٰ احمدیوں کے ذریعہ تمام لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے گا۔

حضور نے تکالیف اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی جو قربانیوں سے بھری پڑی ہے آپ نے فرمایا کہ جماعت کی تاریخ دیکھ لیں کہ مصائب اور تکالیف پر ہم نے ہمیشہ ہی صبر اور دعا سے کام لیا ہے اور جنگ نہیں کی کیونکہ مسیح اور امام مہدی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیا ہے وَيَضَعُ الْحَرْبَ کہ وہ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ پس ہم احمدی ہی ہیں جو اس وقت اپنے نفسوں اور اموال سے اور اوقات کی قربانی دین اسلام کی سربلندی کے لئے کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ 120 سالوں سے ہو رہا ہے۔

آپ نے مندرجہ بالا آیت کی مزید روشنی اور وضاحت فرمائی کہ یہ امتحان صرف اکیلے باپ یعنی حضرت ابراہیمؑ کا ہی نہ تھا۔ بلکہ ان کے بیٹے کا بھی تھا جب اس نے کہا کہ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ اور پھر دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کا بدلہ کیا دیا کہ قرآن کریم میں فرمایا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۵﴾ اس زمانے میں ذبح عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظہور پذیر ہوا۔ جنہوں نے صبر م دعا اور وفا سے خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کیں۔

حضور نے اس ضمن میں قرآنی آیت قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:163) کی تشریح بھی فرمائی۔ پس یہ وہ ادراک ہے ذبح عظیم کا جو اللہ تعالیٰ نے

جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اور دنیا کے سارے ممالک میں خواہ وہ پاکستان ہو، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ہندوستان یا افریقہ کے ممالک ہوں یا عرب ممالک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 17/نومبر 2011ء پر پہلے صفحہ پر ہماری خبر شائع کی۔ اس خبر کا عنوان ہے۔

"یوم آزادی کے موقع پر سیرالیون کے لئے سولر سسٹم اور پانی کی فراہمی کے لئے دو واٹر ویل کا اعلان"

اخبار نے ایک بڑی رنگین تصویر بھی ہیڈ لائن کے بعد پرنٹ کی ہے جس میں سیرالیون کے افریقن احباب دکھائے گئے ہیں جس کے نیچے لکھا ہے کہ سیرالیون کے خواتین اور مرد مسجد بیت الرحمان میری لینڈ میں سیرالیون کے یوم آزادی کے موقع پر تقاریر سن رہے ہیں۔ شاملین نے کھانے کو بھی بہت پسند کیا جو ان کی ضیافت کے لئے مسجد بیت الرحمان میں تیار کیا گیا تھا۔ جس میں پاکستانی اور سیرالیون کے کھانے شامل تھے۔ اس خبر کی تفصیل اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 16/نومبر 2011ء میں صفحہ 21 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری عید الاضحیہ کی خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید الاضحیہ دے رہا ہے اور کچھ سامعین بھی نظر آرہے ہیں جب کہ دوسری تصویر مسجد بیت الحمید کی ہے اور باہر لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ اخبار نے خبر دیتے ہوئے لکھا کہ 6 نومبر کو مسجد بیت الحمید میں قریباً 700 مرد و خواتین اور بچے حج کے اختتام پر اپنی عید الاضحیہ منانے کے لئے اکٹھے ہوئے جس میں انہوں نے نماز پڑھی اور امام کا خطبہ سنا۔ اس سال 3 ملین لوگوں نے مکہ جاکر حج کیا اور اس عید کا تعلق بھی حج کی عبادات سے ہے۔ جن میں سب سے بڑی عبادت اللہ تعالیٰ کی توحید ہے اور حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کی قربانی ہے۔ ہر تین نے خدا کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی خاطر قربانیاں پیش کیں۔ امام شمشاد نے خطبہ عید مسجد بیت الحمید میں دیا اور کہا کہ ہمیں اس اطاعت کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ نے سکھائی۔ امام شمشاد نے مزید

بیان کیا کہ سورہ حج کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان سب کے لئے حضرت ابراہیمؑ ایک رول ماڈل اور اسوہ تھے۔

امام شمشاد نے عید کے حوالہ سے مزید بتایا کہ مسلمانوں کو خدمت انسانیت بھی کرنی چاہیئے۔ اس موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ غریب اور کمزور اور نادار لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے ان کی مدد کرنی چاہیئے اور صرف اس موقعہ پر ہی نہیں بلکہ خدمت انسانیت کے لئے ہر وقت چوکس اور بیدار رہنا چاہیئے۔ قرآن مجید کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے امام نے مزید بتایا کہ خدا تعالیٰ کو تو گوشت اور قربانیوں کا خون نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ ہے جو کام آتا ہے۔

ایک اور پیغام جو اس عید میں پنہاں ہے اور جس کا نمونہ حضرت اسماعیلؑ ہیں وہ یہ ہے کہ بچوں کو والدین کی اطاعت سکھائی جائے اور اس رنگ میں تربیت کی بجائے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا صحیح نمونہ بنیں اور تقویٰ اپنانے والے ہوں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18/نومبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام و رحمت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام جو قرآن مجید میں بیان ہوا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) سے آپ سے محبت کرنے اور پھر خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضرت عائشہؓ کے قول کان خلقه القرآن اور وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۝۵ کا مضمون بیان کیا۔ یہ حدیث بھی اس مضمون میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان والوں میں کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو کہ اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے اچھے ہوں۔

اسی طرح یہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے کہ ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی خندہ پیشانی سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے''۔

اس مضمون میں زیادہ تر عمدہ اخلاق اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی نرم خو تھے، بات آہستہ آہستہ فرماتے تالوگ آسانی سے سمجھ سکیں۔ کسی پر سختی نہ فرماتے نہ خادموں پر نہ غلاموں پر، نہ بچوں پر، نہ عورتوں پر، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کی خاطر انتقام نہیں لیا۔ آپ ہمیشہ عفو اور درگذر سے کام لیتے۔ اگر صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی گستاخی کی وجہ سے غصہ کا اظہار فرماتے تو آپ ان کو روک دیتے ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے اپنے قرضہ کی ادائیگی کے بارے میں گستاخی کے ساتھ مطالبہ کیا۔ صحابہ کو طیش آیا، قریب تھا اسے مار دیتے مگر آپ نے منع فرمایا دیا جب کہ آج کل خدا کی پناہ انصاف اور عدل تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اٹھ گیا ہے۔ ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر ان کے اعمال کو دیکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بالکل الٹ اور برعکس ہیں پھر اس پر مزید تعجب اور حیرت یہ ہے کہ ہر قسم کے ظلم اور تمام ناانصافیاں آپ ہی کے نام سے منسوب کر کے کی جاتی ہیں۔ آیئے اس محسن انسانیت پر درود بھیجیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

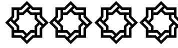
خاکسار نے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نبویہ سے درود شریف کی اہمیت والی احادیث کو نقل کیا ہے اور دعا کرنے کا صحیح طریق بھی سمجھایا ہے اور آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب سراج منیر سے ایک اقتباس بھی نقل کیا ہے کہ:

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ہے جس کے سایہ میں دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی“۔

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ ہی سے اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 فروری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط 80

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا24/ نومبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام و رحمت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 15 تا 22/ نومبر 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کی مضمون بعنوان ''مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام و رحمت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون اوپر گزر چکا ہے۔ یہ اخبار امریکہ کی مختلف ریاستوں میں شائع ہونے کے علاوہ کینیڈا سے بھی شائع ہوتا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 25/ نومبر تا یکم دسمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اے قادر و توانا! آفات سے بچانا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ اب ہم اسلامی کیلنڈر کے حساب سے جلد ہی نئے اسلامی سال میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ آخری مہینہ سال کا اور اگلے سال کا پہلا مہینہ (ذی الحجہ اور محرم کا مہینہ) بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ہر دو مہینے قربانیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ایک مہینہ میں جو ذوالحجہ کا ہے جانوروں کی قربانی حج کے تعلق میں کی جاتی ہیں اور اسلامی کیلنڈر کے پہلے مہینے یعنی محرم میں حضرت امام حسینؓ کی قربانی ہے جس میں اہل بیت نے اپنا خون دینا تو گوارا کیا لیکن باطل کے آگے نہیں جھکے اور جو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے تھا مسلمان آج اسی سے غفلت کر رہے ہیں۔ اسی لئے آج کے مضمون کے لئے یہ عنوان چنا ہے جو کہ ایک دعا ہے کہ

”اے قادر و توانا! آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا“

”غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ“

خاکسار نے محرم الحرام کے مہینہ کے بارے میں مزید بتایا کہ ان دنوں میں کثرت سے درود شریف پڑھا جائے اور پھر 4 احادیث لکھی ہیں جن میں درود شریف کی اہمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔

ایک حدیث درج کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

خاکسار نے اس کے بعد زاہدہ حنا صاحبہ ایک کالم نگار کے مضمون سے چند اقتباسات بھی لکھے۔ وہ لکھتی ہیں:

پاکستان کی آبادی میں غیر مسلموں کا تناسب بمشکل 2 سے 3 فیصد ہے ان غیر مسلموں کے حوالے سے ایک امریکن کمیشن کی رپورٹ سامنے آئی ہے۔ جو نصاب کی 100 سے زیادہ کتابوں کی چھان بین کے بعد مرتب کی گئی ہیں اور اس کے لئے سینکڑوں طلبہ اور اساتذہ سے بھی سوالات کئے گئے

ہیں اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پہلی سے میٹرک تک کی نصابی کتابوں میں ہندو، عیسائی اور دوسرے غیر مسلموں کے خلاف ذہنوں کو آلودہ اور انتہا پسندی کو ترویج دینے کا کام اس وقت سے شروع کر دیا جاتا ہے جب ذہن کچے ہوتے ہیں اور یوں اکثریت کے ذہنوں میں ان لوگوں سے نفرت کا بیج بو دیا جاتا ہے جو آگے چل کر لوگوں کو تشدد پر مائل کرتا ہے......اس رپورٹ میں نفرت کی جس رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے اس کی فصلیں آج لہلہا رہی ہیں۔ ایچ آر سی پی کی سالانہ رپورٹیں پڑھیئے تو ہمیں سال بہ سال پاکستانی غیر مسلموں کا حال زار سناتی ہیں کہ کتنے عیسائیوں کے گھر جلے۔ ان کی عبادت گاہوں کی کس طرح بے حرمتی ہوئی۔ کتنے ہندوؤں نے جان کے خوف سے نقل مکانی کی اور اپنی دھرتی کو چھوڑ کر روتے ہوئے ہندوستان گئے۔ احمدیوں کی جان کس طرح ہر وقت سولی پر رہتی ہے، انہیں ملازمتوں سے نکالنے کا برسرِ عام مطالبہ ہوتا ہے۔ ان کی دکانوں کو نشان زدہ کر کے اکثریت سے کہا جاتا ہے کہ ان کا معاشی مقاطعہ کیا جائے۔ یہ سب کچھ ہمارے ہاں روزمرہ امور ہیں۔ اکثریت کو اس بات کا گمان بھی نہیں گزرتا کہ ان کے درمیان رہنے والے غیر مسلم جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں وہ ہر لمحہ خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ کب ان کے گھر پر حملہ ہو جائے۔ کب ان پر توہین رسالت کا الزام لگ جائے کہ غیر مسلموں سے ذاتی دشمنی چکانے کا سب سے آسان طریقہ یہی رہ گیا ہے اور جانے کب ان کی دوکان جلا دی جائے۔ کسی کی نظر اگر ان کی بیٹی اور بہن پر ہے تو اسے اٹھا لیا جائے اور پھر جبراً اسے مسلمان کر کے اس سے شادی کر لی جائے اور لڑکی اور اس کے گھر والوں کی فریاد سننے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

ابھی اس امریکی رپورٹ پر پاکستان بھر میں واویلا ہو رہا تھا اور اسے جھوٹ قرار دیا جا رہا تھا کہ عید کے موقع پر شکارپور میں تین ہندو ڈاکٹر قربان کر دیئے گئے۔ اس قتل کے بارے میں کئی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ کوئی مسلمان لڑکی اور ہندو لڑکے کے عشق کی بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کسی ہندو کا مسلمان لڑکی سے عشق ہماری توہین تھا لہٰذا سبق سکھانے کے لئے تین ڈاکٹر قتل کر دیئے گئے۔ یاد

رہے کہ تین مقتولین میں سے ایک زندہ تھا اور بچایا جاسکتا تھا لیکن سکھر کے ہسپتال میں اس لئے اس کا علاج نہیں ہوا کہ وہ غیر مسلم تھا۔

اس اندوہناک واقعے کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ چند ہندو ڈاکٹر ایک مسلمان رقاصہ کو مجرے کے لئے لائے تھے۔ چنانچہ اس علاقے میں رہنے والی برادری کو غیرت ایمانی جوش میں آگئی اور مجرا دیکھنے والوں میں سے تین قتل کر دیئے گئے۔ گویا مسلمان رقاصہ کا مجرا مسلمان دیکھیں تو غلط نہیں لیکن ہندو دیکھیں تو واجب القتل ہیں!

دنیا بھر میں اور خود پاکستان میں مختلف جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کی کمی نہیں لیکن غریب اور مسلک کی بنیاد پر ہمارے یہاں جس تیزی سے تشدد میں اضافہ ہوا اس نے ہمیں دنیا کے اور خود اپنے سامنے شرمسار کر دیا ہے۔ ایک طرف وہ ہیں جو خودکش بمباروں کے ذریعے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ ہماری مسجدیں، امام باڑے، صوفیوں اور بزرگوں کے مزار اُن کے ہاتھ سے محفوظ نہیں۔ عورتوں کو وہ آہنی پنجروں میں بند کر کے رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ان کے گھر سے باہر نکلنے، محنت مزدوری کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کو خلاف شرع خیال کرتے ہیں۔ اس لئے لڑکیوں کے سینکڑوں سکول بارود سے اڑا چکے ہیں۔ ان لوگوں کے اندر انتہا پسندی کا یہ زہر جنرل ضیاء الحق کی سرپرستی میں پھیلا۔ اچانک سماج میں ایک ایسا طبقہ نمودار ہوا جو اپنے مسلک کے سوا دوسرے مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمان کو بھی "کافر" اور "واجب القتل" سمجھنے لگا اور اس کا نتیجہ آج ہم سب کے سامنے ہے۔ ایک مکتبہ فکر پاکستان بننے کے فوراً بعد سے ہی تعلیمی اداروں سے نفرت کا زہر بہت سلیقے سے پھیلا رہا تھا۔ اسی مکتبہ فکر نے ذرائع ابلاغ میں اپنا اثر ورسوخ قائم کیا اور پاکستان کے روادار اور کثیر المشرب سماج کو تقسیم کرنے کا کام کیا۔"

میں زاہدہ حنا کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت حد تک اپنے اس کالم میں پاکستان کے حالات، مسلمانوں اور غیر مسلموں سے رویہ اور ناروا سلوک کا ذکر مختصر الفاظ میں کر دیا ہے ...... اسلام ہمیں اختلاف عقیدہ کی بھی اجازت دیتا ہے .... اور مذہب آزادی بھی مہیا کرتا ہے .... اسلام ہر ایک کی

جان......... عزت اور آبرو کی بھی ضمانت دیتا ہے لیکن حیرت اور افسوس ہے کہ اسلام کے نام پر ہی یہ سب زیادتیاں اور ظلم روا رکھے جارہے ہیں۔ کاش کوئی ان پر غور کرے۔ غور کرنا تو الگ رہا اگر کوئی غیر مسلم اس اسلامی مملکت کے ججوں کے پاس اپنا کیس لے کر جائے تو کیس درج ہی نہ ہو گا۔ اگر ہو بھی جائے تو انصاف نہیں ملے گا۔ خدا کے لئے اپنے حالات پر غور کرو......... ہر ایک کو اس کے عقیدہ کے مطابق مذہبی آزادی جو اسلام دیتا ہے دینی چاہئے۔

میں نے ایک اور ای میل پڑھی جسے میرے کئی دوستوں نے بھی بھجوائی جس میں لکھا تھا کہ کیا مسلمان پاکستان میں خوش ہیں؟ کیا مسلمان مصر میں خوش ہیں؟ کیا مسلمان فلسطین میں خوش ہیں؟ کیا مسلمان عراق، ایران اور دوسرے اسلامی ملکوں میں خوش ہیں؟ پھر وہ لکھتے ہیں کہ مسلمان یورپ کے ہر ملک میں خوش رہتے ہیں۔ امریکا کے ویزے مل جائیں تو سبھی بھاگ کر یہاں آجائیں گے......... کسی یورپین ملک میں جانے کے لئے وہ ہر وقت تڑپتے ہیں؟ آخر اس کا سبب کیا ہے؟

بات پوچھنے والی ہے......... ان ملکوں میں مذہبی آزادی ہے؟ ہر ایک آزادی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزار سکتا ہے......... کاش مسلمان قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھیں۔ جس میں یہ آزادیاں سب قوموں کو بلا تفریق دی گئی ہیں......... جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ پہلی سے دسویں جماعت تک کے بچوں کو ان کے نصاب میں واقعی دوسرے مذاہب سے نفرت کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ ہم سب کلمہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' خدا کے فضل سے پڑھتے ہیں۔ اس کا ترجمہ بھی کتب میں .... مساجد کی دیواروں پر......... اور شہروں کے گلی کوچوں کے دروازے پر غلط لکھا جاتا ہے......... اس کا صاف، سادہ اور آسان ترجمہ یہ ہے اور اس کے علاوہ جو ہے وہ غلط ہے صحیح ترجمہ یہ ہے:۔

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں......... اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

خدا تعالیٰ ہمیں اس کلمہ کے ساتھ زندہ رکھے اور اسی کلمہ پر ہمارا انجام ہو۔ آمین

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 17/نومبر 2011ء میں صفحہ A10 پر خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا عنوان اخبار نے یہ دیا ہے:۔

"Efficient Charity"۔"کارآمد صدقہ وخیرات"

یہ خاکسار کا ایک خط ہے ہیومینٹی فرسٹ کے لئے لکھا گیا تا عوام الناس کو اس کی اہمیت سے آگاہی ہو نیز دوسری آرگنائزیشن سے بھی اس کا تقابلہ کیا کہ باقی تنظیمیں جو کچھ وہ حاصل کرتی ہیں اس کا بہت کم حصہ لوگوں کی فلاح وبہبود پر لگاتی ہیں باقی رقم اپنے ورکرز کی تنخواہوں پر صرف کرتی ہیں جب کہ ہیومینٹی فرسٹ کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ میں نے ایک شخص کا بہت غور سے یہ خط پڑھا جس کا عنوان ہے "ریسرچ کریں اور پھر دیں (16/ستمبر)" جس میں کہا گیا ہے کہ بہت سے فلاحی ادارے ہر ڈالر کے صرف 20 سینٹ فلاحی کاموں پر خرچ کرتے ہیں باقی فنڈز اکٹھا کرنے کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے ان کے ورکرز کو تنخواہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔

یہ اعداد و شمار بہت خوفناک ہیں خاص طور پر اس وقت جب ان فلاحی اداروں کے اعلیٰ سی ای اوز کی تنخواہوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میں فلاحی عطیات کے حصول میں دلچسپی رکھنے والے ڈیلی بلیٹن کے قارئین کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ایسی فلاحی تنظیم موجود ہے جو ہر ڈالر کے 90 سینٹ فلاحی کاموں پر خرچ کرتی ہے اور اس رقم کو تباہ کاریوں اور انسانی امداد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس تنظیم کو ہیومینٹی فرسٹ کہا جاتا ہے اور آپ https://humanityfirst.org/ پر آن لائن جا کر مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ گروپ اوپر سے نیچے تک رضاکاروں کے ذریعے چلایا جاتا ہے اور "زمین پر" رضاکاروں کا یہ نیٹ ورک تقریباً 200 ممالک میں انتظامی اور رسد کے اخراجات کو کم سے کم کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

اس طرح ہیومینٹی فرسٹ، ان فنڈز اور وسائل کو جتنا ممکن ہو سکے اتنا اچھے طریقے سے جہاں ان کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں پہنچاتی ہے اور خرچ کرتی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کی امریکہ میں مقامی آفات اور انسانی امداد کے لئے امریکی بنیاد پر ویب سائٹ

(us.HumanityFirst.org) بھی موجود ہے۔ آپ امریکی سائٹ یا برطانیہ میں مقیم مرکزی HumanityFirts.org سائٹ پر آفات یا انسانی امداد کے لئے عطیات دے سکتے ہیں۔

تنظیم کی جاری انسانی خدمت کی کوششوں میں سے کچھ میں تو افریقی دیہات میں شمسی توانائی سے چلنے والے پمپوں کے ساتھ تازہ پانی کے کنویں فراہم کرنے کے منصوبے اور لاطینی امریکہ اور دیگر جگہوں پر آنکھوں کی سرجری کا مشن شامل ہیں۔ میں ہر اس شخص سے گزارش کرتا ہوں جو اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ وہ جتنا پیسہ خیرات یا عطیہ جات میں دے وہ چیک کرے کہ وہ اصل میں ان لوگوں تک پہنچتا بھی ہے جن کا مقصد Humanity First یعنی انسانیت پہلے ہے۔ پھر آپ یقین کر سکتے ہیں کہ آپ کی نیکی مزید وسعت اختیار کر رہی ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 24/نومبر تا 30/نومبر 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''اے قادر و توانا! آفات سے بچانا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر دوسرے اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 تا 25/نومبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون ''اے قادر و توانا آفات سے بچانا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 24/نومبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الاضحیہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل الاخبار کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 2/دسمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''ہے شکر رب عزوجلّ خارج از بیاں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ: امریکہ میں بسنے والے مکین اور تمام وہ لوگ جو اس ملک میں دیگر ممالک سے آکر آباد ہوئے ہیں ہر سال نومبر کی آخری جمعرات کو Thanks Giving (یوم تشکر) مناتے ہیں یہ ان کا قومی تہوار

ہے۔ ہر جگہ چھٹی ہوتی ہے لوگ دور دراز کا سفر اختیار کر کے اپنے ماں باپ، بیوی بچوں، عزیزو اقارب کے پاس آکر یہ دن گزارتے ہیں اور اس دن کے متعلقہ خوشیوں میں شامل و شریک ہوتے ہیں۔ اس دن اکٹھے ہو کر اور اس دن کو روایتی انداز منانے کے لئے ساری قوم میں ایک جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو Homeless بے گھر ہوتے ہیں یا جو اپنے دن رات سڑکوں پر گزار لیتے ہیں ان سب کو بھی اس دن کھانا کھلائے جانے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

خاکسار نے ان سب باتوں کے لکھنے کے بعد مسلمان کو کس طرح جذبہ شکر ادا کرنا چاہیئے بھی لکھا ہے کہ ہر مسلمان کی زندگی کا ہر لمحہ ہی جذبہ شکر سے لبریز ہونا چاہیئے۔ اگر انسان دن کے صرف ایک لمحہ کو ہی سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ نے کس قدر انعامات سے نوازا ہے مثلاً صحت دی ہے۔ چلنے پھرنے کی طاقت، دیکھنے کے لئے آنکھیں، کام کرنے کے لئے دو ہاتھ، کھانے کا ذائقہ، چکھنے کے لئے زبان، پھر بولنے کی طاقت، پھر ماں باپ، عزیزو اقارب، بہن بھائی، یار دوست خدا نے اور بہت کچھ دیا جن کو گنا بھی نہیں جاسکتا تو ان سب پر شکر واجب ہے! اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان نبی کی امت بنایا۔ قرآن جیسی نعمت دی اس زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی زندگی کا ہر لمحہ شکر خداوندی میں گذرتا تھا۔ کچھ انبیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ”عبد شکور“ کے لقب دیئے ہیں۔ مگر آپ کی شکر گزاری سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مومن کی بھی عجیب بات ہے کہ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کی خاطر صبر کرتا ہے اور اگر اسے نعمت ملے تو شکر کرتا ہے۔

قرآن کریم نے بھی اس کی اس طرح ترغیب دی۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 153 میں ہے۔ ”مجھے یاد کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے مت بنو“۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ”تم اللہ کی عبادت کرو اور خدا کے شکر گزار بندے بن جاؤ“

عبادت اور تہجد میں آپؐ کا قیام بہت لمبا ہوتا، پاؤں متورم ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر فرمایا اَفَلَآ اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ قرآن کریم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو گے تو وہ تم سے راضی ہو گا۔

اسی طرح اس ضمن میں ایک دعا بھی لکھی گئی ہے۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ ”اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعا مانگا کرتے تھے اے میرے رب مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنایو۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے بہت راضی اور خوش ہوتا ہے جو ایک لقمہ بھی کھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کی حمد اور تعریف کرتا ہے۔ پھر کھانے کے بعد بھی شکر کے لئے دعا کرتے۔ رات کو بستر پر جاتے تو شکر کرتے اور اللہ کی تعریف کرتے۔

پس شکر گزاری تو مومن کا شیوہ ہے۔ بے شک یہ دن منائیں دوستوں کے ساتھ بیوی بچوں کے ساتھ، ماں باپ کے ساتھ لیکن خدا کو نہ بھول جائیں، نمازیں بروقت مساجد میں آکر ادا کریں۔ اپنی فیملی اور بچوں کے ساتھ آکر جب نماز ادا کریں گے تو اس کا مزا ہی کچھ اور ہو گا۔ جس طرح کھانے کی میز پر اگر سب بیٹھ کر کھانا کھائیں تو اس کی لذت اور ہو گی بہ نسبت کے اکیلے کھانے کے۔ اس طرح مسجد میں اپنے بچوں کو لے کر آئیں روحانی مائدہ کھائیں تو اس کی لذت اور ہو گی۔ ہمارا جذبہ شکر خدا کی عبادت سے ہونا چاہیئے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت یکم دسمبر 2011ء میں صفحہ 3 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون ”ہے شکر ربّ عزوجلّ خارج از بیاں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون اوپر لکھا جا چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 2/ دسمبر 2011ء میں صفحہ B26 پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے ”اپ لینڈ میں بین المذاہب ناشتہ پر دعائیہ تقریب“۔ تصویر میں سامعین اور جماعت احمدیہ کا وفد بیٹھا نظر آرہا ہے۔ خبر کا نفس مضمون وہی ہے جو پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 2 تا 8/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون ”ہے شکر ربّ عزوجلّ خارج از بیاں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ مضمون کا خلاصہ وہی ہے جو دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 8/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”جس نے میری سنت زندہ کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا کہ:۔

مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم نے ”ربانی واعظوں کو بیش قیمت نصائح“ کے عنوان سے تقریباً 13 احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کر کے 23/ جنوری 2009ء کے الفضل میں شائع کرایا۔ یہ احادیث انہوں نے جامع الصغیر للسیوطی، احادیث زیر لفظ ''مَنْ'' سے لی ہیں۔ ہر حدیث ہی جوامع الکلم ہے اِن میں سے چند احادیث کا تذکرہ کرتا ہوں۔

(1) ایک حدیث میں ارشاد ہے ”افضل عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مومن بھائی کے دل کو سرور سے بھر دے، اس کا قرض ادا کرے، اس کی ضرورت کی تکمیل کرے، اسے غم سے نجات دے۔“

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل عمل قرار دیئے ہیں۔ مومن کی تکلیف کا خیال رکھنا اس کو خوشی اور راحت پہنچانا۔ اگر اس حدیث پر لوگ عمل پیرا ہوجائیں تو سوچیں کہ کتنے مسائل کا حل ہوجائے گا۔ اس وقت تو لوگ ایک دوسرے کی جان لینے کے درپے ہیں۔ دنگا فساد، قتل و غارت، لوٹ مار میں ماہر بن رہے ہیں۔ کجا یہ کہ دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف کا احساس کریں اور اس کی تکلیف کو دور کریں۔

(2)دوسری حدیث یہ بیان کی گئی ہے۔ ”بہترین اسلام یہ ہے کہ بے تعلق اور بے مقصد باتوں سے قطعی طور پر اجتناب کیا جائے۔“

ہمارے معاشرہ میں غیر ضروری باتوں کا تو حساب ہی نہیں ہے۔ پھر ساتھ ہی وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔ انسان جتنی زیادہ باتیں کرتا ہے اتنی ہی غیر مقصد اور غیر ضروری باتیں ہو جاتی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس پر مواخذہ ہو گا۔پہلے تولو پھر بولو پر عمل ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انسان کو اپنی زبان پر کنٹرول رکھنا چاہیئے اپنی زبان کو قابو میں رکھے گا تو جنت میں جائے گا۔

(3)ایک حدیث یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔”جو شخص مومنوں کو سرعام تکلیف پہنچاتا ہے اس پر خدا کی لعنت واجب ہو جاتی ہے۔“

اس وقت وطن عزیز میں کیا ہو رہا ہے۔ سرعام تکلیف کا بازار گرم ہے۔

اس ضمن میں یہ حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک مومن کی بر سرعام تحقیر دیکھی اور اس کی کوئی مدد نہ کی تو ربّ ذوالجلال حشر کے روز تمام مخلوق کے سامنے اسے رُسوا کرے گا“

(4)ایک حدیث یہ ہے جس کا متن عنوان میں درج ہے۔ ”جس نے میری سنت زندہ کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا“۔

اس میں سنت سے کیا مراد ہے؟”سنت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔ قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔“

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی، چکڑالوی صفحہ 203)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل ہمارے لئے سنت اور واجب العمل ہے۔ صحابہ کرامؓ تو اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کے مطابق کریں۔

اب میں ان چند باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو عام ہیں لیکن ان سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ جنت میں آپ کے ساتھ ہو گا۔ وہ کون سی بنیادی باتیں ہیں۔

اول: السلام علیکم کو رواج دو۔ صحابہ تو بازاروں میں صرف السلام علیکم کہنے کے لئے نکل جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور اس وقت نماز پڑھو جب دوسرے لوگ سوئے ہوئے ہوں (نماز تہجد اور نماز فجر مراد ہے) تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔ بعض لوگ جب دوسروں کو ملیں گے تو سلام کرلیں گے لیکن اپنے گھر میں داخل ہوں گے تو السلام علیک نہیں کہتے۔ قرآن کریم میں خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "جب تم اپنے گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے گھر والوں کو السلام علیکم کیا کرو یہ دعائے خیر خدا کی طرف سے بڑی ہی بابرکت اور پاکیزہ تعلیم ہے۔"

سلام تو ہر واقف کار اور ناواقف کار کو کرنا چاہیئے۔ بچوں کو خود آج کل السلام علیکم کہہ کر پہل کرتے ہوئے انہیں السلام علیکم سکھانے کی ضرورت ہے۔ اس سے وہ سنت پر عمل کرنا سیکھیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت یہ تھی کہ گھروں میں، مساجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھتے۔ اسی طرح قمیص پہنتے ہوئے، جرابیں، جوتے پہنتے ہوئے بھی پہلے دایاں بازو یا دایاں پاؤں جوتے اور جراب میں ڈالتے تھے۔

پھر ایک سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور کھانا کھاتے وقت بھی بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ پڑھتے۔ آج کل تو بائیں ہاتھ سے کھانا پینا فیشن بن گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کا ہاتھ پکڑ کر جو کھانے کی

پلیٹ میں ہر طرف گھوم رہا تھا فرمایا: بچے اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

آج کل ٹوپی کو بھی خیر باد کہا جا رہا ہے۔ یعنی ننگے سر نماز پڑھنے کو رواج دیا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے کہ آپ سر پر عمامہ، پگڑی باندھتے تھے اور سر ڈھانک کر نماز پڑھنی بھی سنت ہے۔

ہر کام دائیں طرف سے فرماتے تھے۔ یہ بھی ایک سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کام دائیں طرف سے کرو۔ خواہ سر میں کنگھی کرنا ہو یا جوتا پہننا ہو۔

ایک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ آپ رات کو سونے سے قبل جب بستر پر فراش ہوتے تو دونوں ہاتھوں پر دعا کرنے کے بعد سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی اور آخری تینوں قل پڑھتے اور ہاتھوں پر پھونک مار کر سارے بدن پر مل لیتے تھے۔

ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد اب ایک بڑی بات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت ادا فرماتے تھے اور مسجد میں ادا فرماتے تھے۔ اس طرف بھی مسلمانوں کی توجہ بہت کم ہے۔ نماز کسی صورت میں معاف نہیں ہے۔ ایک نابینا صحابی کو جسے مسجد پہنچنے میں تکلیف بھی راستہ میں ہوتی تھی پھر بھی آپ نے اُسے فرمایا کہ مسجد آکر ہی نماز ادا کرو۔

اسلام کی پہلی دفاعی جنگ، جنگ بدر، نماز کے دفاع اور عبادت الٰہی کے دفاع ہی میں لڑی گئی تھی۔ آپؐ نے الحاح کے ساتھ یہ دعا فرمائی کہ ”اے اللہ یہ تیری عبادت کرنے والے اگر آج ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت نہ ہو گی۔“

خواتین کو بھی اس جنگ (جہاد) نماز کے جہاد میں شریک ہونا چاہیئے اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے نماز کا قیام بہت ضروری ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 فروری 2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط81

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 9 تا15/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”جس نے میری سنت زندہ کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون اوپر درج ہو چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 16 تا22/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”دلِ خون ہے غم کے مارے کشتی لگا کنارے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے امریکہ، کینیڈا کے اخبارات میں جو وطن عزیز کی خبریں اور حالات پڑھنے کو ملے ان کے بارے میں تحریر کیا ہے اور پھر TV پر بھی خبریں سن کر اور دیکھ کر جو دل کی کیفیت ہوتی ہے وہ لکھنے سے بھی قاصر ہے اور یہ سب کچھ کیوں ہے۔ اس لئے کہ دلوں میں خوف خدا نہیں رہا۔ تقویٰ جو کہ تعلیم القرآن کا خلاصہ ہے بالکل مفقود ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے بھی درخواست کی کہ وہ بھی تعصب سے کام نہ لیں بلکہ انسانیت پر جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں اور یہ مظالم انسانیت سوز ہیں ان کی نشاندہی بھی کریں اور عقیدہ کے اختلاف کے باوجود انسانیت کو تو کم از کم ہاتھ سے نہ جانے دیں اور وہ عقیدہ اور مذہب بھی کیا ہے۔ جس میں انسانیت کا احترام اور قدر نہ ہو۔ انسانیت سے پیار نہ ہو۔ بعض اخبارات اور میڈیا کی تعریف بھی کرتا ہوں کہ وہ صحیح خبریں بھی دیتے ہیں اور بغیر تعصب اور حسد کے بلا امتیاز بات کرتے ہیں۔

خاکسار اب آپ کی خدمت میں کچھ کالم نگاروں کے اقتباسات پیش کرتا ہے:

ایک کالم نویس محترم محمود بن عطاء (مرحوم) ٹیکساس سے اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں ''ایک معتوب لیڈر کی آخری رسوم'' کے عنوان سے جس میں انہوں نے کرنل قذافی مرحوم کے جنازے اور تدفین کے بارے میں لکھا ہے۔ (میں اس کی کوئی سیاسی حیثیت سے بات نہیں لکھ رہا۔ صرف کالم نگار کا اقتباس پیش کر رہا ہوں) وہ لکھتے ہیں۔ قذافی صاحب کی نماز جنازہ جس میں لے دے کے کم و بیش 20 مومن شامل ہوئے اور امام نے بھی ڈرتے ڈرتے اس سنت پر عمل کیا۔ (یعنی نماز جنازہ پڑھانے کا) مجھے دو اور سیاسی شخصیات کے جنازے یاد آگئے۔ بابائے بنگلہ دیش شیخ مجیب الرحمان صاحب ان کا جناز پڑھانے کے لئے ایک امام صاحب کو مکلف کیا گیا اس نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی کہ اس فوجی انقلاب کا ان کے اعصاب اور یادداشت پر کچھ ایسا اثر ہے کہ نماز جنازہ کی دعا ہی ذہن سے ماؤف ہو گئی ہے اور اب جنازہ کی دعا کا ایک حرف بھی یاد نہیں۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ گورنر سلمان تاثیر کے جنازہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا۔ افسوس ہے کہ لاہور جیسے شہر میں اچانک اماموں کا کال پڑ گیا۔ دراصل اماموں کو کال کر کے دہشت گردوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر کسی نے سلمان تاثیر کا جنازہ پڑھنے کی جسارت کی تو اگلے دن خود اس کا جنازہ تیار ہو گا لہٰذا ہر ملّا نے معذرت کر دی۔ اسی طرح کی کال جج صاحبان کو بھی موصول ہوتی ہے اور وہ دھڑا دھڑ دہشت گردوں کو رہا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ قصہ مختصر کوئی بھی لاہور میں ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہاں تک تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ ہمارے ملّاں دین کا کتنا علم رکھتے ہیں حالانکہ نماز جنازہ میں جو دعا پڑھی جاتی ہے 80 فیصد لوگ یہ دعا جانتے ہی نہیں پھر بہت کم لوگ اس کے ترجمہ سے واقف ہیں۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''یہ حضرات کس قسم کی نماز جنازہ پر اتراتے پھرتے ہیں انہوں نے 25/ اکتوبر 2011ء کی دنیا چینل پر نشر ہونے والی یہ روح افزا خبر سنی ہو گی اور دیکھی ہو گی کہ پاپوش نگر کے قبرستانوں کی قبروں کی حفاظت پر مامور ریاض نامی ایک بدبخت شخص اور سیاہ کار مسلمان قبروں سے عورتوں کی لاشیں نکال کر ان کی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ اس درندے نے 48 قبروں میں

مدفون خواتین کی بے حرمتی کا اعتراف کیا ہے۔ قبرستان میں رات کی تاریکی میں ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی بے حرمتی کرنے والے کی نہ معاشرے کو خبر ہوئی اور نہ جنازہ کا بائیکاٹ کرنے والے اماموں کو! کوئی مانے نہ مانے مجھے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ یہ رسوائی، بدنامی اور بے چینی خدا تعالیٰ کی طرف سے برسنے والی لعنت کا تازیانہ ہے۔“

ایک اور اخبار سے ایک بزرگ سید ارشاد حسین صاحب کا مضمون بعنوان ”مساجد کا احترام“ سے ایک حصہ نقل کرتا ہوں جنہوں نے بڑی دیانتداری کے ساتھ یہ مضمون لکھا ہے:

”مساجد مسلمانوں کے لئے ایک محترم جگہ ہے تاہم یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سب مذاہب کی عبادت گاہیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں بعض ناسمجھ مسلمان چرچوں کو جلا کر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ نیکی ہے ان کے لئے سورۃ الحج کی آیات قابل غور ہیں۔

یہ مستند بات ہے کہ ہمارے مرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں عیسائیوں کو اپنے طریقہ پر عبادت کرنے کی اجازت دی تھی۔ استنبول میں مسجد صوفیہ اور چرچ ہے۔ اسی طرح یہ ایمسٹرڈیم ایئرپورٹ پر ایک کمرہ عبادت گاہ کے لئے ہے جہاں پر ہر مذہب والے اپنے طور پر عبادت کر سکتے ہیں۔ مساجد اللہ کے لئے ہیں لیکن ہم نے مسجدوں میں بھی تفریق کر دی ہے یہ اہل سنت کی مسجد ہے، یہ اہل تشیع کی مسجد ہے، یہ بوہری مسجد، یہ قادیانی مسجد، آغا خانی، صوفیا اور کالے امریکن کی۔ اس سے اجتناب چاہیئے مسجد ہر مسلمان کے لئے ہے“

اس قسم کی ایک خبر روزنامہ الفضل میں بھی پریس ریلیز کی شکل میں شائع ہوئی ہے۔ آپ کسی سے ضرور اختلاف عقیدہ رکھیں لیکن اس بنیاد پر کہ دوسرے کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے اُسے جینے کا حق بھی نہ دیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مرنے کے بعد بھی اس کی بے حرمتی کریں یہ کون سا اسلام ہے جس کی خدمت ہو رہی ہے۔ پریس ریلیز ملاحظہ فرمائیں:۔

”دنیاپور ضلع لودھراں میں احمدیہ قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کا افسوسناک واقعہ“

دنیاپور ضلع لودھراں میں شر پسند عناصر نے رات کے اندھیرے میں احمدیہ قبرستان میں داخل ہو کر قبروں کی بے حرمتی کرڈالی اور قبروں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ 7 قبروں کے کتبے بھی توڑ دیئے۔ تفصیلات کے مطابق دنیاپور ضلع لودھراں میں 1976ء سے احمدیہ قبرستان موجود ہے جس میں 29 قبریں ہیں۔ 3/ دسمبر 2011ء کی رات شرپسندوں نے رات کی تاریکی میں قبروں کی بے حرمتی کی اور قبروں کے کتبے توڑ کر ان کو ویرانے میں پھینک گئے۔ جن کو مقامی پولیس نے برآمد کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان نے اس غیر انسانی واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں میں جو امتیازی سلوک رہا ہے وہ اپنی جگہ ایک تلخ حقیقت ہے لیکن جو احمدی اس دنیا سے رخصت ہوگئے ان کو بھی نہیں بخشا جارہا ہے۔ ان کی قبروں کی بے حرمتی انتہائی انسانیت سوز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 1984ء کے جاری کردہ امتیازی قوانین کے بعد سے قبروں کی بے حرمتی کے اب تک 24 واقعات ہو چکے ہیں........ترجمان نے مزید کہا کہ ایسے واقعات کی بڑی وجہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت و تعصب پر مبنی بے بنیاد اور شر انگیز پراپیگنڈہ کی مسلسل جاری مہم ہے جس سے انگیخت ہو کر شر پسند افراد احمدیوں کے خلاف مجرمانہ کارروایاں کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تک جماعت احمدیہ کے حوالہ سے جاری کئے گئے مخصوص امتیازی قوانین ختم نہیں ہوجاتے اس طرح کے واقعات پر قابو پانا مشکل ہے۔“

ایک اور کالم نویس زاہدہ حنا لکھتی ہیں:

”کتنے عیسائیوں کے گھر جلے، ان کی عبادت گاہوں کی کس طرح بے حرمتی کی گئی۔ کتنے ہندوؤں نے جان کے خوف سے نقل مکانی کی اور اپنی دھرتی کو چھوڑ کر روتے ہوئے ہندوستان گئے۔ احمدیوں کی جان کس طرح ہر وقت سولی پر رہتی ہے، انہیں ملازمتوں سے نکالنے کا برسرِ عام مطالبہ ہوتا ہے۔ ان کی دکانوں کو نشان زدہ کر کے اکثریت سے کہا جاتا ہے کہ ان کا معاشی مقاطعہ کیا جائے۔ یہ سب کچھ ہمارے ہاں روزمرہ امور ہیں۔ اکثریت کو اس بات کا گمان بھی نہیں گزرتا کہ ان کے درمیان رہنے والے غیر مسلم جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں وہ ہر لمحہ خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ کب

ان کے گھر پر حملہ ہو جائے۔ کب ان پر توہین رسالت کا الزام لگ جائے کہ غیر مسلموں سے ذاتی دشمنی چکانے کا سب سے آسان طریقہ یہی رہ گیا ہے۔"

یہ ہے پاکستانی مسلمان کا نقشہ جو ہمارے مہربان کالم نویسوں نے اپنے اپنے مضامین میں کیا ہے۔ پاکستانی ملّاں کا تو علم ہے ہی نہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ قرآن میں کیا لکھا ہے، یہی بات کہ احمدی اپنی مسجد کو مسجد بھی نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ قرآن کریم نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو بھی مسجد کہا ہے اس کے لئے سورۃ الکھف کی آیت 22 پڑھیں۔ پس مسلمانوں کے جاہلانہ رویّے اور انسانیت سوز اعمال سے ہمارا تو یہ حال ہے اور لبوں پر دعا ہے:

دلِ خون ہے غم کے مارے کی کشتی لگا کنارے

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے دوستو! پیارو عقبیٰ کو مت بسارو

کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

سایہ خدائے ذوالجلال

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 16/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ "دلِ خوں ہے غم کے مارے کشتی لگا کنارے"۔ نفس مضمون وہی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 17/ دسمبر 2011ء میں صفحہ B5 پر مختصراً ہمارے ہونے والے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

"Convention at Chino Mosque"۔ "چینو کی مسجد میں جلسہ کا انعقاد"

خبر میں لکھا ہے کہ چینو کی مسجد میں اندازاً ایک ہزار احمدی احباب اپنے جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ یہ جلسہ 23 تا 25/ دسمبر 2011ء ہو رہا ہے۔ سلور سپرنگ میری لینڈ

ہیڈ کوارٹر سے بھی مقررین جلسہ میں خطاب کرنے کے لئے آرہے ہیں اس موقعہ پر ان عناوین پر تقاریر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن کریم، امام شمشاد ناصر اس جلسہ کے انعقاد کے لئے منتظمین سے مل کر کام کر رہے ہیں۔ اس موقع پر دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی جارہی ہے۔ آخر میں مسجد کا فون نمبر بھی درج ہے۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 19/ دسمبر 2011ء کی اشاعت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ خطبہ عید الاضحیہ کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ یہ خلاصہ اس سے قبل الانتشار العربی کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 23 تا29/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''جو ہو مفید لینا، جو بد ہو اس سے بچنا۔ عقل وخرد یہی ہے فہم وذکا یہی ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے خاکسار نے اس میں لکھا کہ:۔

دنیا تیزی کے ساتھ ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کو نہ صرف بھول گئی ہے بلکہ ہر زیادتی، ظلم، فساد، شرارت، بدچلنی اور فسق وفجور کو شیر مادر کی طرح استعمال کر رہی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے ہر دو جنگوں (جنگ عظیم اول و دوم) کے نقصانات کا ذکر کیا اور پھر لکھا اس وقت تو معاشرے میں اتنی بے حسی پائی جاتی ہے کہ ساتھ والے گھر میں اگر کوئی بھوکا ہے تو اس کی بلا کو۔ حالانکہ اسلامی تعلیم ایسی نہیں ہے۔ اسلام میں تو ہر ایک کی خیر خواہی ہے۔ ملک (وطن عزیز پاکستان مراد ہے) کی سیاسی حیثیت اور ان کی سیاست پر تبصرہ کرنا میرا کام نہیں ہے میرا کام صرف اتنا ہے کہ

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

خبریں سن کر، تبصرے دیکھ کر، حالات دیکھ کر، اخبارات میں پڑھ کر جو آج کل ہو رہا ہے (یہ 2011ء کی بات کر رہا ہوں) ایک شریف آدمی کچھ نہ کچھ سوچنے پر تو مجبور ہو ہی جاتا ہے۔ بس یہی کچھ کیفیت اس وقت ہماری ہے۔

مضمون کے عنوان کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس وقت جو کچھ معاشرہ میں ہو رہا ہے۔ اگر کوئی واقعی مفید بات ہے تو اسے لینا چاہیئے اور اگر خراب اور غلط ہے تو اس سے الگ ہو جانا چاہیئے عقلمندی اسی میں ہے اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ نیکیوں میں قدم آگے بڑھاؤ۔ برائیوں سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ ورنہ تم خود ظالم شمار کئے جاؤ گے!

جنگ عظیم اول اور دوم تو دور کی بات ہے۔ 1947ء میں پاکستانی قوم نے کس قدر عظیم قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا۔ مگر افسوس آج وہ قربانیاں بھلادی گئی ہیں۔ قوم جس طرح برائیوں میں ملوث ہے وہ غالباً قربانیوں کے نام سے ہی بے خبر ہو گئی ہے۔ وہ قربانیاں اس لئے دی گئی تھیں کہ سب امن کا سانس لیں گے۔ مگر آج 60 سال گذرنے کے بعد بھی حال پہلے سے بھی بدتر ہے۔ وطن عزیز کے کسی گوشہ اور کونہ میں بھی امن نہیں ہے۔ نہ مذہبی امن، نہ سیاسی امن، نہ معاشی اور نہ ہی اقتصادی امن، جائیں تو جائیں کہاں؟

ہفت روزہ لاہور کے صفحہ 14 پر "آج کل" سے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ "پاکستان میں شیعہ فرقہ کے خلاف ہونے والے دو واقعات انتہائی افسوسناک ہیں اور اس نے خطرے کی گھنٹی بجادی۔ لیکن محسوس یہ ہو رہا ہے کہ پاکستان کی ریاست کو اس خطرے کا احساس نہیں ہے۔

1980ء، 1990ء فرقہ وارانہ کارروائیاں پاکستان میں ایک معمول بن گیا تھا اور یہ سب کچھ ضیاء الحق کی پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ فوجی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں نے لشکر جھنگوی، سپاہ صحابہ پاکستان سمیت دوسری جماعتوں کی مدد اور انہیں پروان چڑھایا تاکہ وہ ان کے گھناؤنے منصوبوں کو آگے بڑھا سکیں...... سیکورٹی ایجنسیوں کی وجوہات کچھ بھی ہوں۔ مگر وہ پاکستان میں عوام کا تحفظ کرنے

میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ انتہائی قابل نفرت بات ہے کہ ہم شیعہ افراد کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کو مسلسل نذر انداز کر رہے ہیں........کیوں کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنائے خواہ ان کا تعلق کسی بھی فرقہ، نسل یا مذہب سے ہو۔ پاکستان دنیا کے ان معاشروں میں سے بنتا جارہا ہے جو تیزی سے ”عدم برداشت“ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ احمدیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف حملے تو ہو ہی رہے ہیں ....لیکن ان حملوں کو روکنے یا ان عناصر کو جڑ سے اکھیڑنے کے لئے کچھ نہیں کیا جارہا اور ہم تیزی سے ایک اچھوت ریاست کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اسلام تو رواداری کا سبق دیتا ہے۔ صرف ملک کا اسلامی جمہوریہ نام رکھ دینے سے اسلام کی خدمت نہیں ہو سکتی۔

پس جنرل ضیاء کے دور میں یہ دہشت گردی پھیلی اور پنپی ہے اور اس وقت وطن عزیز اس کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ احمدی ہوں، شیعہ ہوں، ہندوں یا عیسائی کوئی بھی ہو کسی فرقہ یا مذہب کے ساتھ امتیازی سلوک رکھنا یا ان کے حقوق کو غصب کرنا ظلم ہے۔ اگر اسے پہلے قدم پر نہ روکا گیا تو یہ اژدھا سب کو نگل جائے گا۔ عدل کا نام لینے سے تو عدل قائم نہیں ہو جاتا۔ انصاف، انصاف کرنے سے تو انصاف قائم نہیں ہو جایا کرتا جب تک ایسے قوانین نہ ہوں اور جھوٹ کو جھوٹ نہ کہا جائے اور جھوٹوں کو عبرت ناک سزا نہ دی جائے۔ یہ کام اسی طرح رہے گا۔

ہم ہر ایک قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں خواہ وہ کسی کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اس کا علاج یہی ہے کہ برداشت کا مادہ پیدا کیا جائے اور پھر آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک امام مہدی کے آنے کی خبر دی ہے اسے مانا جائے۔ کیوں کہ جس مسیحا کی خبر آپؐ نے دی تھی جب تک اسے نہ مانیں گے علاج نہ ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری تو یہاں تک تھی کہ آپ ایک مجلس کے پاس سے گذرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت، پرست، یہود سب ملے جلے تھے۔ آپ نے ان سب کو السلام علیکم کہا۔ آپ نے بلا تفریق السلام علیکم کہہ کر سب کو امن کی دعا دی ہے۔ یہی اسوۂ رسول اپنائیں گے تب بات بنے گی ورنہ نہیں!

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 23/ دسمبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون بعنوان ”جو ہو مفید لینا، جو بد ہو اس سے بچنا، عقل و خرد یہی ہے، فہم و ذکاء یہی ہے“ کو خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ لیکن مضمون کا عنوان یہ رکھ دیا کہ ”دلِ خوں ہے غم کے مارے کشتی لگا کنارے“ بہر حال نفس مضمون وہی ہے جو اوپر دوسرے اخبار کے حوالہ سے بیان کیا جاچکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 29/ دسمبر 2011ء پر ہمارا ایک تبلیغی اشتہار شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔

”مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) بانئ جماعت احمدیہ“

اس کے درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہے اور شرائط بیعت پہلی اور دوسری لکھی ہوئی ہے۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کی تصویر اور جماعت کا ایڈریس ہے۔ اس اشتہار کی تفصیل اس سے قبل بھی آچکی ہے۔

ڈیلی بلیٹن نے ایک بڑی رنگین تصویر کے ساتھ اپنے پہلے صفحہ پر اور پھر خبر کا بقیہ حصہ کو A4 پر دیا ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

”Muslims Gather in Chino“ ”مسلمان چینو میں اکٹھے ہو رہے ہیں“ (ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ کے لئے)

تصویر کے نیچے لکھا ہے: امام شمشاد بیت الحمید مسجد، 26 ویں ویسٹ کوسٹ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔ یہ خبر Monica Rodrigues نے لکھی ہے۔ خبر کا خلاصہ یہ ہے کہ لوکل مسجد 3 دن جلسہ کی مہمانی کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کے ممبران، مسجد بیت الحمید میں اپنے جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں یہ جلسہ مذہبی نوعیت کا ہے جس میں اپنے ایمان کی تازگی اور روحانیت بڑھانے کی باتیں ہوں گی۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ جلسہ سالانہ میں ایک ہزار سے زائد لوگوں کی شرکت متوقع ہے۔ ”اس جلسہ میں لوگ ربّانی باتیں سنیں گے اور مذہب کو سمجھ پائیں گے اس کے ساتھ ساتھ تین دن نمازیں اکٹھی پڑھیں گے اور سوشل تعلقات بڑھانے کا بھی یہ ذریعہ ہوگا۔“

یہ باتیں راشد سید نے بتائیں۔ اس موقع پر فیملیز بھی آتی ہیں اور دوسرے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس جلسہ میں بچوں کے لئے بھی باتیں ہوں گی اور خواتین کا بھی الگ ایک پروگرام ہوگا۔ جلسہ سالانہ میں غیر مسلم مہمان بھی بلائے جاتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ روابط کو مضبوط کر کے افہام وتفہیم کو بھی بڑھایا جاسکے۔ یہ لوگ عمومی طور پر انٹر فیتھ میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ممبران نے کہا کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مل جل کر امن کے قیام کے لئے کام کیا جانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت کے لئے بھی کام کرنا چاہیئے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عقائد کو بھی لوگ غلط طور پر سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) ہیں۔ جنہوں نے انڈیا سے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اس زمانے کے امام اور ریفارمر ہیں۔ جماعت احمدیہ سب نبیوں پر ایمان لاتی ہے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر بھی ایمان لاتی ہے۔

چینو کے ایک رہائشی نے کہا کہ وہ گذشتہ 14 سال سے متواتر جلسے میں شامل ہو رہا ہے جس سے وہ ہر سال اپنے ایمان، علم اور روحانیت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو لوگ عرصہ دراز سے نہیں ملے ہوتے وہ بھی آپس میں مل پاتے ہیں۔ یہ بات محمد عبد الغفار نے بتائی جو ریڈیو شو میں امام شمشاد ناصر کے ساتھ بطور میزبان ہوتے ہیں۔ اخبار نے آخر میں جلسہ کے پروگرام کی تفصیل بھی دی ہے۔ کہ تلاوت ہوگی، نظمیں ہوں گی اور تقاریر ہوں گی۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت میں ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی۔ خبر کا عنوان یہ ہے۔

”جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا کنونشن 24/دسمبر سے شروع ہوگا“

اخبار لکھتا ہے۔ چینو کیلی فورنیا۔ دسمبر کی 24 تا 26 تاریخوں کو جماعت احمدیہ ویسٹ کوسٹ کا 25 واں سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ تین روزہ اجتماع بیت الحمید مسجد چینو میں ہو گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس اجتماع میں تقریباً 12 سو احمدی شریک ہوں گے۔ جماعت احمدیہ کے اراکین کے لئے سہ روزہ کانفرنس کے انعقاد کی روایت کی وضاحت کرتے ہوئے امام شمشاد احمد ناصر نے کہا ہماری اس مسجد کی تعمیر سے بہت قبل سے ہم اپنا کنونشن تعطیلات سرما میں منعقد کرتے آرہے ہیں اور اس طرح ہر سال اس ذریعہ سے ہم اپنے ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان کی حمایت اور تعاون ہمیں حاصل ہے۔ اس کنونشن میں ہمارے قومی سطح کے رہنما بھی آتے ہیں اور ہماری طرف سے دیگر اہم شخصیتوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ ہمارے اس سال کے جلسہ کا مرکزی موضوع ''مسلمان اور وفاداری'' ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین روزہ کنونشن کی روایت ایک سو سال قبل احمدیت کے بانی (علیہ السلام) نے ڈالی تھی۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 24/ دسمبر 2011ء میں صفحہ B5 پر ہمارے ہونے والے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ کنونشن مسجد بیت الحمید میں ہو رہا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا 26 واں جلسہ ہو گا اور 24 تا 26/ دسمبر کی تاریخوں میں چینو میں ہو رہا ہے۔ انتظامات جلسہ میں امام شمشاد ناصر نے دوسری انتظامیہ کے ممبران سے مل کر کام کر رہے ہیں۔

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 30/ دسمبر 2011ء میں ایک عیسائی مسٹر James Logan کا ایک خط شائع کیا ہے۔ اس خط میں انہوں نے ڈیلی بلیٹن کے ایڈیٹر کو شکایت کی ہے کہ کیا وجہ ہے 25/ دسمبر کو آپ نے عیسائیوں کو بھلا دیا اور بجائے عیسائیوں کی خبر دینے کے آپ نے مسلمانوں کی 25/ دسمبر کو خبر دی اور وہ بھی صفحہ اول پر۔ جب کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے یہاں پر امام سید شمشاد ناصر کی تصویر اور ان کے جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی اور عیسائیوں کو بھول گئے کہ عیسائی 25/ دسمبر کو (حضرت) عیسیٰ کی تاریخ پیدائش کرسمس کی صورت میں مناتے ہیں۔ خط کا متن درج ذیل ہے:۔ خط کی ہیڈ لائن یہ ہے: ''واقعات کا نظر انداز کرنا''

روزنامہ ڈیلی بلیٹن کے صفحہ اول پر عیسائی برادری کی طرف سے کرسمس کے واقعات کا ذکر نہ ہونے پر میں حیران ہو گیا ہوں کہ کیا اخبار بھول گیا کہ عیسائی 25/دسمبر کو خدا کے بیٹے کی پیدائش کا جشن مناتے ہیں؟ ہفتے کے آخری شمارے کے پہلے صفحے پر 25/دسمبر کو ”چینو میں مسلمانوں کے اجتماع جلسہ سالانہ“ کی تصویر کو دکھایا گیا ہے۔ جس میں امام شمشاد احمد ناصر، احمدیہ مسلم ویسٹ کوسٹ کے چھبیس ویں جلسے کے دوران جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں۔ اس تصویر کو شائع کرنے میں کیا خرابی ہے؟ مسلمان یسوع کو خدا کا بیٹا نہیں بلکہ نبی مانتے ہیں۔ ان کے جلسہ کو کرسمس کے مقابلے میں پہلے صفحہ پر چھاپا جاتا ہے اور بیت المقدس یا ویٹیکن یا ٹمبکٹو میں عیسائی تقریبات کا بالکل بھی ذکر نہیں کیا جاتا۔ اسلام کا یہ فرقہ (حضرت) مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مانتا ہے۔ جن کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ 120 سال پہلے زمین پر آئے تھے۔

اس کہانی کو صفحہ اول پر چھاپا جاتا ہے اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں، جو خدا کے بیٹے کی سالگرہ منانے کے لئے بیت المقدس کی زیارت کرتے ہیں اور جو پوری دہائی کا سب سے بڑا ہجوم ہے۔ عیسائیوں کے اہم ترین دن کو نظر انداز کرنے پر روزنامہ ڈیلی بلیٹن کو شرم آنی چاہیئے۔ کرسمس کے دن کے حوالے سے انہوں نے کم از کم پہلے صفحہ کے اوپر (Merry) ”میری کرسمس“ تو لکھ دیا ہے۔ لیکن میں بڑی مشکل سے ہی اس کو ”کرسمس بند“ کہہ سکتا ہے کیونکہ یہ نورمز ریستوران کا یسوع کی سالگرہ کے لئے رات کے کھانے کی مناسبت سے خاص صفحے پر کھانوں کی فہرست کا شائع کرنا ہے۔ مسلمانوں کا جلسہ یقیناً کسی اور صفحے پر ہو سکتا تھا اور کرسمس کے جشن منانے والی تقریبات کو پہلے صفحہ پر ہونا چاہیئے تھا۔

نوٹ: آپ اس خط کو پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں کہ بعض عیسائیوں میں کس طرح مسلمانوں سے تعصب پایا جاتا ہے۔ ان کو یہ بھی ہضم نہیں ہو سکا کہ ہمارے جلسہ کی خبر کیوں پہلے صفحہ پر شائع ہوئی۔ لیکن

یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ اخبار نے انصاف کرتے ہوئے شائع بھی کی اور اس کا خط بھی شائع کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت سلسلہ اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01مارچ2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط82

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب خاکسار سال 2012ء میں پریس اور میڈیا سے تعلق اور پیغام حق بجانے کے سلسلہ میں جو خدمت کی توفیق اور سعادت ملی اس کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ خاکسار ازیں قبل بھی بتاچکا ہے کہ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور خلیفہ وقت کی دعائیں اور راہنمائی ہی ہے جس نے ہمیں یہ کامیابیاں عطا فرمائیں اور پریس اور میڈیا جو امریکہ اور یورپ میں کسی کی نہیں سنتا اور نہ کسی پر رحم کھاتا ہے۔ ہمیں ہر موقعہ پر اسلام کی صحیح اور حسین تعلیم کو بیان کرنے اور اسے نشر کرنے اور اشاعت کا موقع ملا۔ جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر بجالائیں۔ کم ہے۔

پاکستان ایکسپریس کی اشاعت 20/ جنوری 2012ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ایک اور تصویر بھی اس مضمون کے ساتھ ایڈیٹر نے شائع کی اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو قرآن کریم کے صفحات پڑھتے دکھایا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے سب کو سال 2012ء میں داخل ہونے پر مبارکباد دی ہے اور لوگوں کے رویے کا اظہار بھی کیا ہے کہ لوگ اس سال اچھائی کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے خود بھی اچھا بننا پڑتا ہے اور اچھائی کی تلقین بھی کرنی ہوتی ہے۔ صرف اچھا اچھا کہہ دینے سے اچھائی نہیں آجاتی جب تک عمل اچھا نہ ہو۔

اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنا۔ اچھی باتیں کرنا۔ اچھے کام بجالانا اور خود اچھا بننا۔ یہ سب باتیں اچھائی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے یا تو اچھی

باتیں کرو، اور اچھائی کی تلقین کرو، یعنی امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو خدا تمہیں ہلاک کر کے ایک اور قوم لے آئے گا جو اچھائی کی طرف بلائے گی اور خود بھی اچھے بنیں گے۔

خاکسار نے یہ بتایا کہ جو لوگ مایوس ہو جاتے ہیں۔ مایوسی اچھی بات نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ قرآن کریم کی اس بات پر عمل کریں جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے۔ تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اس کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کی جائے۔

خاکسار نے بتایا کہ مجھے ایک چرچ جانے کا اتفاق ہوا انہوں نے ایک انٹر فیتھ میٹنگ بلائی ہوئی تھی۔ اس میٹنگ کا عنوان تھا ”مذہب یا کلچر میں کون ایک دوسرے پر اثرانداز ہو رہا ہے؟“ اس مضمون پر دیگر مذاہب والوں میں سے کسی نے بھی مذہب کے بارے میں کچھ نہیں بتایا سب نے کلچر پر ہی زور دیا۔ خاکسار نے اپنی باری پر بتایا کہ مذہب خدا کی طرف سے آتا ہے اور مذہب کی غرض و غائیت انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور جو مذہب اس غرض کو پورا نہیں کرتا وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ خدا جب چاہتا ہے تو نبی بھیجتا ہے اور اس نے آکر ہی لوگوں کو بُرے کلچر سے نکالنا ہوتا ہے اور جب نبی ایسا کرتا ہے تو لوگ اس کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن ان باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ لوگ نبیوں کی بات کیوں نہ مانتے تھے کیوں کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ دادا کی روایات پر قائم ہیں تو نبی نے آکر ان سے وہ کلچر ختم کرانا ہوتا ہے اور ایک نئے کلچر کی بنیاد رکھنی ہوتی ہے۔ جس کا تصادم مذہب کے ساتھ نہ ہو بلکہ وہ مذہب کے تابع ہو۔ مذہب خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور کلچر انسان خود بناتے ہیں۔ کلچر کو تو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مذہب کو نہیں۔ اس لئے کلچر کو مذہب کے تابع ہونا چاہیئے۔ خاکسار نے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کی کہ آپؐ کی بعثت سے پہلے عربوں کی کیا حالت تھی وہ کس قسم کے کلچر میں تھے۔ پانچ وقت تو شراب پیتے تھے۔ ہر قسم کی برائیاں تھیں جنہیں وہ نیکیاں خیال کرتے تھے۔ پس ایسے کلچر اور ماحول میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا۔ صرف عبادت الٰہی کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ جب شراب کی مناہی کا حکم آیا تو سب نے دل و جان سے اس حکم پر عمل کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو اسلامی پردے کے بارے میں بتایا اور حیاء کی تعلیم بیان کی اس ضمن میں عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے کا بھی بیان ہوا۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی لکھا ہے کہ ”پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا بلکہ اس کا ایمان مردہ ہے۔ تو اس پر اعمال صالحہ کے طیب اشجار بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔“

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 20/ جنوری 2012ء میں صفحہ 7 پر ایک مختصراً خبر اس عنوان سے دی

”چینو، کیلی فورنیا میں انٹر فیتھ میٹنگ“

چینو، کیلی فورنیا۔ (پ ر)۔ گذشتہ ہفتہ چینو کے ایک چرچ کی خاتون پادری ریورنڈ جان چیز نے ایک انٹر فیتھ میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد اور ان کے دیگر ساتھیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ میٹنگ کا موضوع تھا مذہب اور کلچر کس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میٹنگ میں بدھ، عیسائی اور یہودی بھی شامل تھے۔ امام شمشاد نے اس موقعہ پر اپنی تقریر میں کہا کہ مذہب خدا کی طرف سے آتا ہے جب کہ کلچر انسان خود بناتا ہے۔ کلچر میں تبدیلیاں حالات کے مطابق ہوتی رہتی ہیں یہی کلچر جب بگڑ جاتا ہے تو انسان کو خدا سے دور لے جاتا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 20/ جنوری 2012ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کا خلاصہ گذشتہ اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 27/ جنوری 2012ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”موجودہ بحران کا اسلامی حل“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے لکھا دنیا کا کوئی ملک بھی اس وقت امن میں نہیں ہے کہیں معاشی واقتصادی بدامنی ہے تو کہیں سیاسی بدامنی اور اگر

کسی کو کہیں کچھ بن نہیں پاتا تو مذہبی منافرت پھیلانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ہر قوم اپنے اپنے مفادات کے پیچھے دوڑ رہی ہے۔ حرص نے شدت اختیار کر لی ہے امیر امیر تر بننے کی کوشش میں ہے اور غریب بے چارہ پِس رہا ہے۔ غربت و افلاس نے ہر جگہ ڈیرے ڈال رکھے ہیں لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، بے ایمانی اور رشوت کا دور دورہ ہے۔ خدا خوفی کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ انسانیت کا قتل بڑے بہیمانہ انداز میں ہو رہا ہے۔ انسانوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک ہو رہا ہے۔ خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی اور ان کا قتل بھی اب عام بات ہوگئی ہے۔ جس طرف بھی نگاہ اٹھائیں، نگاہیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ لیکن اس قسم کی حرکتیں کرنے والوں کو ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ بے حسی نے پوری طرح معاشرہ کو جکڑ لیا ہے۔ شرم کے پردے چاک ہوگئے ہیں۔

اسلامی تعلیم میں اب بھی کرن امید کی ہے۔ فلاح اور کامیابی کے دروازے خدا کے حضور اب بھی کھلے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان حالات کے بارے میں بھی ہمارے پیارے آقا سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے میں یہ سب کچھ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ اور تبع تابعین کے بعد جھوٹ رواج پا جائے گا اور بلا وجہ قسمیں کھائی جائیں گی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب لوگ ظلم و فسوق و فجور میں بڑھ جائیں گے اور کوئی ان کو روکنے نہ ہوگا تو خدا کا عذاب ان پر نازل ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ ایک لشکر اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ امانت چھِن جائے گی۔ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں بھی نیک بندے ہوں گے۔

آپؐ نے فرمایا کہ ہاں جب فسق و فجور غالب آجائے گا۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آخری زمانے کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ آپؐ نے یہ بھی نصیحت فرمائی تھی کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن زنی (قتل)

کرنے لگو۔ یہ وہ علامات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے بارے میں فرمائی ہیں اور ان سب باتوں کا ظہور ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ خوشخبری بھی امت کو دی کہ ایسے وقت میں امام مہدی مبعوث ہوں گے اس وقت تم "بالجماعۃ" کے ساتھ ہو جانا یعنی جماعت کو لازم پکڑنا اور فتنوں میں حصہ نہ لینا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو یہ امام المہدی کیوں آئیں گے؟ کیا قرآن شریف مکمل شریعت نہیں ہے۔ یہ بات تو مسلمانوں کے مروجہ عقیدہ کے خلاف ہو گی۔

پھر جب پاکستان کے آئین اور قانون کو دیکھتے ہیں تو اس میں بھی بالکل کسی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہر ایک کا آنا محال ہے اور آنے کا دروازہ تو بالکل کسی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہر ایک کا آنا محال ہے اور آنے کا دروازہ تو بالکل آئین نے بند کر دیا ہے۔ اگر وہ کسی اور ملک میں آجائیں تو پاکستان کا ویزا لینا مشکل ہو گا انہیں۔ اگر پاکستان چلے گئے تو 3 سال قید ہو گی اور جرمانہ الگ۔

ادھر جب انجیل پڑھو اور عیسائیوں کے عقائد دیکھو تو لکھا ہے کہ مسیح نے کہا جب میں دوبارہ آؤں گا تو میرا آنا رات کو چوروں کی مانند ہو گا۔ اگر ان کی بعثت اس طرح مخفی ہو گئی تو لوگ کس طرح ان کو آسمان سے اترتا دیکھیں گے۔ چنانچہ مان لیتے ہیں وہ آئیں گے لیکن کب آئیں گے، امت تو اب کس قدر کرپٹ ہو چکی ہے۔ آنے والے نے کب آنا ہے؟

اس کے بعد خاکسار نے چند قرآنی آیات نقل کی ہیں کہ مثلاً سورہ ہود کی یہ آیت۔ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں یقیناً اس کی طرف سے نذیر یعنی نبی اور ہوشیار کرنے والا ہوں اور پھر بشیر بھی ہوں یعنی خوشخبری دینے والا بھی اور یہ کہ تم خدا سے استغفار کرو اور توبہ کرو اور رجوع کرو۔

یہ بحران جس کا اوپر ذکر گذر چکا ہے کا اصل سبب خدا سے دُوری ہے۔ اس کی عبادت سے غفلت کا نتیجہ ہے اور یہ کہ انسان اپنے مقصد پیدائش کو بھول چکا ہے۔ پس مخلوق کو دوبارہ خدا کی طرف آنا ہو گا۔ گناہوں سے معافی، توبہ اور رجوع کرنا ہو گا۔ اگر یہ نہیں تو پھر نہ نجات ہو گی بلکہ بحران ہی

بحران رہیں گے۔ عبادت میں صرف نماز ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل ہے۔ جب تک یہ نہ ہو گا راہ نجات نہیں ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے بھی اپنی اشاعت 27/ جنوری تا 2/ فروری 2012ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون ''موجودہ بحران کا اسلامی حل'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خلاصہ اوپر گزر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 27/ جنوری 2012ء میں صفحہ B26 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں ایک کلرڈ تصویر بھی دی گئی ہے۔ تصویر میں خاکسار کے ساتھ برادر علیم ہیں اور چرچ میں قرآن کریم کی آیت پر تبصرہ کیا جارہا ہے۔ خبر کی تفصیل یہ ہے کہ ان لینڈ ویلی میں ایک انٹر فیتھ میٹنگ میں مذہب اور کلچر پر پروگرام۔ اس خبر کی تفصیل بھی پہلے گذر چکی ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 2/ فروری 2012ء میں صفحہ 8 پر ¼صفحہ پر ہمارا تبلیغی اشتہار شائع کیا۔ اشتہار کی ہیڈ لائن یہ ہے:''مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان۔ بانیٔ جماعت احمدیہ'' درمیان میں حضور علیہ السلام کی تصویر ہے۔ اس کے بعد ایک طرف یہ لکھا گیا ہے کہ جو شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا ہوتا ہے اور احمدیہ مسلم کمیونٹی میں شمولیت کے لئے دس شرائط بیعت ہیں۔ شرط نمبر 5، شرط نمبر 6 اور شرط نمبر 7 کو لکھا گیا ہے۔

سب سے نیچے ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' اور مسجد بیت الحمید چینو کا ایڈریس ہے اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے بارے میں ہے کہ 1889ء میں قائم ہوئی۔ امریکہ میں جماعت 1921ء میں قائم ہوئی اور ریڈیو پروا گراموں کی تفصیل ہے کہ کب نشر ہوتا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی شاعت 3 تا 9/ فروری 2012ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''انسان اور شیطان'' شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے بتایا ہے کہ ہم لاکھ جرم کر کے بھی انسان ہی رہے۔ ابلیس ایک جرم سے شیطان ہو گیا۔ خاکسار نے لکھا کہ اس مضمون میں چند لطائف

بیان کرتا ہوں۔ شائد یہ حقیقت ہی ہوں جسے پڑھ کر قاری اندازہ لگا سکے گا کہ واقعۃً معاشرے کی یہی تصویر ابھر رہی ہے یا نہیں۔ یہ ایک رسالے سے لئے گئے ہیں۔

پہلا لطیفہ: ایک شخص بال کٹوانے حجام کی دکان پر گیا۔ جب وہ کرسی پر بیٹھا تو حجام نے تازہ اخبار پکڑا دیا۔ وہ شخص بولا کہ میں اخبار نہیں پڑھوں گا کیوں کہ میں اخبار سے الرجک ہوں۔ کیوں کہ اس میں چوری، ڈکیتی اور قتل وغارت کی خبریں ہوتی ہیں جسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حجام کہنے لگا کہ اسی لئے تو اخبار دیا ہے۔

دوسرا لطیفہ: کہتے ہیں کہ ایک دفعہ پاکستانی وزیر قانون اور افغانی وزیر ایک دوسرے سے ملے۔ پاکستانی وزیر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میرے پاس وزارت قانون کا عہدہ ہے۔ افغانی وزیر بولا کہ میں ریلوے کا وزیر ہوں۔ پاکستانی وزیر نے کہا کہ افغانستان میں تو ریلوے ہے ہی نہیں آپ کیسے وزیر بن گئے؟ افغانی وزیر نے جواب دیا آپ کے ملک میں تو سرے سے قانون ہی موجود نہیں پھر بھی آپ وزیر ہیں۔ اسی طرح میں بھی افغانستان میں ریلوے کا وزیر ہوں۔

خاکسار نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار میں لکھا کہ اس لطیفہ پر تو مجھے چنداں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ وطن عزیز میں قانون کی حکومت ہے یا دہشت گردی کی اور سب خبروں کا منبع ایک ہی ہے یعنی لا قانونیت اور دہشت گردی۔ دہشت گردی کا پتہ بھی لگ جائے پھر بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے معذور ہو جاتے ہیں بلکہ عدالتوں کے ججز کو عدالتی فیصلہ سنانے کے بعد چھپنا پڑتا ہے اور بعض صورتوں میں ملک سے ہی فرار ہونا پڑتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا اپنا بنایا ہوا قانون بھی انہیں صحیح فیصلہ کی وجہ سے بچا نہ سکے گا۔

ایک اور لطیفہ: ایک ایس پی(SP) صاحب گھر پر تھے ان کی بیگم کار پر شاپنگ کرنے بازار گئیں۔ واپسی پر انہیں معلوم ہوا کہ ان کے ہاتھ کی گھڑی غائب ہے۔ بیگم نے SP صاحب سے کہا تم بھی عجیب حاکم ہو بازار میں کسی نے میرے ہاتھ سے گھڑی اتار لی ہے SP ! صاحب نے اسی وقت تھانے میں فون کیا اور تھانے دار کو سخت لہجہ میں بُرا بھلا کہا کہ میری بیگم کی گھڑی بازار میں کسی نے اتار لی

ہے۔ گھڑی فوراً بر آمد کرو۔ ایک گھنٹے بعد ایس پی صاحب اسی کار میں بیٹھ کر باہر جانے لگے تو اس نے دیکھا کہ گھڑی گاڑی میں گری پڑی ہوئی ہے۔ ایس پی صاحب نے گھڑی بیگم کو دے دی اور تھانے دار کو فون کیا کوئی بات نہیں گھڑی مل گئی ہے۔ تھانے دار نے جواب دیا میں نے گھڑی بر آمد بھی کر لی ہے اور آدمی کا چالان بھی کر دیا ہے اور اسے حوالات میں بند کیا جاچکا ہے۔ اب سر بتائیں میں کیا کروں۔ مزید کیا حکم ہے؟

کیا ایسے ہی ہوتا ہے؟ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے بعض پروگراموں سے اس کی سو فی صد تصدیق ہو جاتی ہے کہ بعض مجرم بے گناہ جیلوں میں پڑے ہیں اور ان پر کوئی مقدمہ بھی نہیں ہوتا۔ صرف ذاتی دشمنی یا بعض اوقات افسران بالا سے دوستی کی وجہ سے کسی کو حوالات میں بند کر دیا جاتا ہے۔ انصاف زبانوں پر ہے لیکن ایوانوں اور ایمانوں میں نہیں۔

اس مضمون کا آخری لطیفہ: آوارہ کتوں کے خلاف بلدیہ کی مہم زوروں پر تھی ایک صاحب اپنے کتے کو نہلانے کے لئے نکلے تو ایک پولیس نے انہیں روک لیا اور پوچھا کیا آپ نے کتے کا لائسنس بنوالیا ہے؟ وہ صاحب بولے نہیں۔ اس نے ابھی ڈرائیونگ نہیں سیکھی۔

یہ لطائف خاکسار نے ایک رسالے سے لئے ہیں۔ دراصل یہ لطائف نہیں، حقیقت حال ہے۔ ہمارے معاشرہ کی۔ لیجئے اسی مضمون کے آخر پر خاکسار نے چند احادیث بھی لکھی تھیں۔

ظلم سے بچو: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ قیامت کے دن ظلم تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔

ایک صحابی رو رہے تھے۔ رونے کا سبب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے بارہ میں شرک اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو گی۔ کسی پر تہمت لگائی ہو گی۔ کسی کا مال کھایا ہو گا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا۔ پس ان مظلوموں کو

ان کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا کرنے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”یادرکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں۔ خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے“

پس ہماری یہ دعا ہے کہ

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 4 تا 10/ فروری 2012ء میں صفحہ B5 پر ہماری ایک خبر تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ امام شمشاد ناصر آف احمدیہ مسلم کمیونٹی سٹیٹ سینیٹر گلوریا نیگریٹ State Set, Gloria Negrete Mecleoud کو اسلامی لٹریچر دے رہیں۔ خبر کا عنوان ہے۔ ”مسجد میں لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پروگرام۔“

قریباً 450 احمدی مسلم مرد وخواتین بچے۔ مہمانوں کے ساتھ خصوصاً سیر الیون مغربی افریقہ سے تعلق رکھنے والے احمدیہ مسلم کمیونٹی کی مسجد میں اکٹھے ہوئے اور لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پروگرام کیا گیا۔

سٹیٹ سینیٹر گلوریا نیگریٹ اور سیرالیون سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی اسی پروگرام میں تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر مسجد بیت الحمید چینو کے امام سید شمشاد ناصر نے سٹیٹ سینیٹر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعلق ایک کتاب دی جو جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کی ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 8/ فروری 2012ء میں صفحہ 9 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

حضور نے اس خطبہ جمعہ میں سورہ آل عمران کی آیات 115-116 اور ان کا ترجمہ سنایا۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٦﴾

(آل عمران:115-116)

ترجمہ: وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں مومنوں کی علامات ہیں۔ کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور اصلاح نفس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وہ باتیں ہی جو انسان کو نیک بناتی ہیں اور یہ ایمانی قوت کی علامت ہیں اور انہی سے انسان کو زندگی میں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی یہی اعمال محبوب ہیں اور ایسے نیک اعمال کرنے والوں کی نیکیوں کو کبھی خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تو غیب اور حاضر سب چیزوں کو جانتا ہے اور یہ کہ انسان کی نیت میں کیا ہے۔ یعنی وہ نیتوں کے بھید سے بھی خوب واقف ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ جو اس زمانے میں مسیح موعود کو بھیجا کہ جس نے آکر فساد، ظلم اور فتنوں کو دور کرنا ہے۔ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسے نیکی کے عمل کرنے میں جلدی کرنی چاہئے جس سے کہ ہمارے اعمال میں ترقی ہو اور ایمان میں ترقی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی امر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے کہ جب انسان قرب خداوندی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔

حضور نے اپنے خطبہ میں اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ آپ کے ماننے والے دوسروں پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ان شاء اللہ۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس اور تعلیم بھی سنائی کہ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اقوال اور افعال ایک جیسے ہونے چاہئیں۔ ان میں ہرگز تضاد نہیں ہونا چاہیئے اور ہمارے افعال قیل و قال اور ریاکاری سے پاک ہونے چاہئیں جو کہ ہم اور ہمارے غیر میں ایک واضح فرق کر کے دکھائے۔

اگر کسی کے دل میں ناپاکی ہے تو وہ قبول کے لائق نہیں ہے اور نہ ایسے شخص کی کوئی قیمت ہے اور اگر ہمارے افراد بھی ایسے ہوں کہ وہ کہتے کچھ ہوں اور ان کے دلوں میں کچھ اور ہے۔ تو ان کی عاقبت محمود نہیں ہوسکتی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے متقی کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ مسکینی اور فقر کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ توبہ کا اثر اس دنیوی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ جو شخص اپنی آخرت ٹھیک کرنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ یہ دعا بھی کثرت سے پڑھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ:202)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی اور ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مومن حقیقی وہی ہے۔ جس کی توجہ کلیۃً اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور اس بات کی تعلیم اور تربیت وہ خود اور اپنے بچوں اور بیوی کی بھی کرے تا سب موحد بن جائیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 9/ فروری 2012ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع فرمایا۔ یہ خلاصہ ''علامات المومنین'' کے تحت لگایا گیا ہے۔ جو اوپر دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 8/ فروری 2012ء میں صفحہ 21 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔ ’’450 شاملین نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروگرام میں احمدیہ مسجد چینو میں شرکت‘‘

چینو، کیلی فورنیا۔ 450 احمدی مسلمان مرد وخواتین اور مہمانوں نے 29/ جنوری 2012ء کو مسجد بیت الحمید چینو میں سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک پروگرام میں شرکت کی۔ میٹنگ کا آغاز 11 بجے ہوا اور ایک بجے ختم ہوئی۔ کیلی فورنیا کی سٹیٹ نمائندہ گلوریا نے بھی اس میں شرکت کی اور کیلی فورنیا میں سیر الیون مغربی افریقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی اسی جلسہ سیرت النبی میں شرکت کی۔ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مدح شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نظم پڑھی گئی۔ کالج کے ایک طالب علم عثمان مظفر صدیقی نے پہلی تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ اخلاق کے عمدہ نمونے‘‘ جس میں مقرر نے آپ کی صبر کی طاقت اور قوت برداشت صفات کا ذکر کیا۔ ان کے بعد رمضان جٹالہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ برائے عائلی زندگی۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک پر تقریر کی۔ ناصرات نے بھی ایک نظم پڑھی۔ ڈاکٹر احسن خان صاحب نے ’’صلح حدیبیہ‘‘ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ نیز فتح مکہ کے واقعات پیش کئے۔ سٹیٹ کے نمائندہ نے بھی اس موقعہ پر مختصر سا خطاب کیا اور انہیں اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت پر شکریہ کہا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08مارچ2023ء)



تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
ذاتی تجربات کی روشنی میں
قسط83

الانتشار العربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں 9 فروری 2012ء میں صفحہ 20 پر ہمارے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر 3 تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ خبر کی تفصیل قدرے وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے۔ تین تصاویر کی تفصیل یہ ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار (سید شمشاد ناصر مربی سلسلہ) تقریر کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں خاکسار سینیٹر کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے۔ تیسری تصویر شاملین جلسہ کی ہے۔

اس خبر میں زائد بات یہ ہے کہ سیر الیون کے نمائندہ پاٹمبو نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لئے نبی بن کر نہ آئے تھے بلکہ آپ تمام جہانوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اس کا ایک مطلب انہوں نے یہ بتایا کہ مسلمان جو آپ کو مانتے ہیں انہیں بھی ساری انسانیت کے ساتھ یکساں اور مساویانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی اچھا سلوک کریں۔ اور باقی دنیا کے لئے اچھا سلوک نہ کریں۔ یہ غلط ہوگا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی دوسروں کی عزت و احترام کریں۔ ان کے ساتھ مہربانی اور احسان کا سلوک کریں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نبی کے کردار کو اپنائیں اور نبی کریمؐ کے اسوہ کو اس طرح اپنائیں کہ اس طریق سے وہ دنیا کے لوگوں کے دل جیت لیں۔ اور یہ صرف اسی وقت ایسا ہو سکتا ہے جب وہ اپنے نبی رحمت کے طریق پر چلیں گے۔

اس کے بعد سٹیٹ کے نمائندہ مِس گلوریا نے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور انہیں اس جلسہ میں دعوت دینے کا شکریہ کہا۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اٹھائے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا۔ امام نے مزید کہا کہ دنیا کے سارے مذاہب دفاع کی اجازت دیتے ہیں۔ یعنی جب دشمن ان پر حملہ کرے تو وہ اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ بات اسلام کے بارے میں آتی ہے تو اسے غلط رنگ دے کر پیش کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی صحیح تصویر اور اسلام کی صحیح تاریخ کا مطالعہ کریں۔ اور تعصب سے پاک ہو کر مطالعہ کریں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 فروری 2012ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''محمد ہی نام اور محمد ہی کام علیك الصلوٰۃ علیك السلام'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے ربیع الاول کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی پیدائش پر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کے حوالہ سے باتیں لکھی ہیں۔ اس ضمن ہی خاکسار نے چند مثالیں بیان کیں۔

(1) ایک مسلمان ایک یہودی کو تبلیغ کرتا تھا۔ لیکن اس کا اپنا عمل نیک نہ تھا۔ ایک دن اس یہودی نے مسلمان کو کہہ دیا کہ تم مجھے کیا تبلیغ کرتے ہو تمہارا اپنا نمونہ ہی ٹھیک نہیں ہے۔ یعنی جب اسلام نے تم پر اثر نہیں کیا تو تم مجھے کیا تبلیغ کرتے ہو؟ صرف نام کے مسلمان ہونے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ میرے بیٹے کا نام خالد تھا۔ وہ چند دن زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ تو اس کے نام نے اسے کچھ فائدہ نہ دیا۔ اسی طرح تم مسلمان کہلاتے ہو صرف مسلمان کہلانے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا جب تک تمہارے اعمال اس کے مطابق نہ ہوں۔

ربیع الاول کے بابرکت مہینہ کی مناسبت سے خاکسار نے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند واقعات لکھے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوقات کے تین حصے مقرر کئے ہوئے تھے۔ اول عبادت الٰہی، یاد الٰہی اور ذکر الٰہی۔ دوم عام خلق اللہ کی بھلائی، بہتری اور تعلیم وتربیت و تبلیغ۔ سوم اپنی ذات، بیوی بچے، رشتہ دار وغیرہ

عبادت الٰہی۔ ہمیشہ آپؐ نماز باجماعت کو ترجیح دیتے۔ اور اس کی ہی تلقین فرماتے۔ اس کا 27 گنا زیادہ ثواب ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت آخری جمعہ یا آخری وصیت میں بھی یہی فرمایا اور تاکید فرمائی کہ نماز اور اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کے بارے میں میری تعلیم نہ بھولنا۔

پھر ذکر الٰہی کی طرف بھی بار بار آپ نے توجہ دلائی۔ نماز بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت بھی ذکر الٰہی ہے۔ اور کم از کم ذکر الٰہی ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ۔ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر۔ پھر ہر موقع کی دعا بھی سکھائی۔ کھانے کی، کھانے سے فراغت کی، سونے کی، جاگنے کی۔ ہر موقعہ کی دعا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔

پھر آپؐ کی وصیت ماتحتوں سے حسن سلوک کی تھی اسمیں سب سے اہم بات آپ نے اپنے غلاموں سے حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ۔ جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔ یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن مجھے کمزوروں میں تلاش کرنا۔

خاکسار نے بہت سی مزید حدیثیں لکھ کر توجہ دلائی کہ اپنے معاشرہ میں ان باتوں کو رواج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا۔ آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے 6 احادیث بھی بیان کی ہیں۔

بیاں کر دیئے سب حلال و حرام

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 17 فروری 2012ء میں صفحہ 25B پر ہماری ایک خبر تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ''سیرت النبی کا جلسہ مسجد احمدیہ میں''۔ تصویر میں خاکسار سٹیٹ سینیٹر کو اسلامی لٹریچر پیش کر رہا ہے۔ خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے چینو چیمپئن اور دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 10 تا 16 فروری 2012ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''محمد ہی نام اور محمد ہی کام۔ عليك الصلوٰة عليك السلام'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ مضمون کے آخر میں جو چند احادیث ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں وہ درج کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1) ''بہترین زاد راہ تقویٰ ہے''۔ آجکل تو تقویٰ اور خوف خدا کی بہت کمی ہے۔ اگر تقویٰ پیدا ہو جائے تو سارے مسائل حل ہو جائیں۔ سارے مسائل کا حل خدا خوفی اور تقویٰ ہی ہے۔

(2) ''جو ہمیں دھوکا دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں''۔ دھوکہ دہی بھی معاشرہ کا حصہ بن چکی ہے۔ اور بہت عام ہوگئی ہے۔ ہر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش میں ہے۔

(3) ''سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے'' ذرا دیکھیں معاشرہ میں کتنے لوگ سچ بولتے ہیں اور کتنے جھوٹ؟ خود اندازہ لگائیں۔

(4) ''اپنی اولاد کی عزت کرو اور انہیں ادب و اخلاق سکھاؤ''۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔

(5) ''غیبت قتل سے زیادہ بُری ہے''۔ معاشرہ کس قدر اس بُرائی میں پھنسا ہوا ہے؟

(6) ''راستہ سے کانٹا ہٹا دینا بھی نیکی ہے'' گویا چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی تم حقیر نہ سمجھو۔

ہفت روزہ نیویارک نے اپنی اشاعت 17 تا 23 فروری 2012ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم وصیت اور نصیحت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث نقل کی ہے اور مضمون سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت معاذؓ سے فرمایا۔

''اے معاذ! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں اگر تو نے اسے یاد رکھا تو یہ تمہیں نفع پہنچائے گی اور اگر بھول گئے تو تم اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل نہ کرسکو گے...... اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے سات دربان فرشتوں کو پیدا کیا اور ان میں سے ہر ایک فرشتہ کو ہر آسمان پر بطور دربان مقرر کر دیا۔ جن کی ڈیوٹی یہ تھی کہ یہاں سے صرف ان لوگوں کے اعمال گذرنے دو جن کی اجازت ہم دیں(یعنی اللہ تعالیٰ) چنانچہ وہ فرشتے جو انسان کے اعمال نامہ لکھتے ہیں وہ خدا کے ایک بندے کے اعمال لے کر جو اس نے صبح سے شام تک کئے تھے آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ وہ جب اس کے اعمال لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو فرشتہ جو وہاں مقرر تھا اس نے کہا ٹھہر جاؤ۔ تمہیں آگے جانے کی اجازت نہیں تم واپس لوٹو اور جس شخص کے یہ اعمال ہیں۔ انہیں اس کے منہ پر دے مارو۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں غیبت کرنے والے بندہ کے اعمال یہاں اس دروازہ سے نہ گذرنے دوں۔ یہ شخص تو ہر وقت غیبت کرتا رہتا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ وہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ اعمال اچھے ہیں اور پاکیزہ ہیں۔ ان میں غیبت کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ اس لئے پہلے فرشتہ نے انہیں گزرنے دیا۔ جب دوسرے آسمان پر پہنچے تو دربان فرشتے نے پکارا ٹھہر جاؤ اور واپس لوٹو ان اعمال کو بجالانے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں فخر و مباہات کا فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے مقرر کیا ہے کہ میں کسی ایسے شخص کے اعمال یہاں سے نہ گزرنے دوں جس میں فخر و مباہات ہو جو اپنی مجلس میں بیٹھ کر فخر سے اپنی نیکیاں پیش کرتا ہو۔ چونکہ یہ شخص ایسا ہی تھا مجلس میں اپنی نیکیوں کا ذکر کرتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتوں کا ایک اور گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا۔ فرشتوں کی نگاہ میں وہ بہت اچھے اعمال تھے۔ اس کے اعمال میں صدقہ و خیرات تھا روزے اور نمازیں بھی تھیں۔ فرشتے بھی تعجب کرتے تھے کس طرح یہ شخص خدا کی عبادت میں محنت کرتا ہے اس کے اعمال میں نہ غیبت تھی نہ فخر و مباہات تو پہلے دونوں دروازوں سے وہ گذر گیا۔ لیکن تیسرے نے کہا کہ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، اس شخص کے اعمال اس کے منہ پر دے مارو کیونکہ اس میں تکبر بہت زیادہ تھا۔ وہ دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اپنی مجلس میں اونچی گردن کر کے بیٹھنے والا تھا اس لئے خدا کی نظر میں یہ مقبول نہیں۔ فرشتوں کا ایک چوتھا گروپ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان پر گیا۔ اس کے اعمال لے جانے والے فرشتوں کو وہ چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح نظر آرہے تھے۔ اتنے اچھے اعمال تھے جب وہ فرشتے چوتھے آسمان پر پہنچے تو اس نے کہا لے جاؤ یہ اعمال اور اس کے بجالانے والے کے منہ پر دے مارو۔ میں خود پسندی کا فرشتہ ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس حکم کے ساتھ یہاں کھڑا کیا ہے کہ جس شخص کے اعمال میں خود پسندی ہو اس کے اعمال یہاں سے نہ گزرنے دوں۔

فرشتوں کا پانچواں گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر روانہ ہوا۔ فرشتے اس کے اعمال کو دیکھ کر کہہ رہے تھے یہ اعمال تو سجی ہوئی دلہن کی طرح ہیں۔ چنانچہ وہ چاروں آسمانوں سے گزر گئے مگر پانچویں آسمان کے فرشتہ دربان نے روک لیا کہ اس کے اعمال لے جاؤ اور اس شخص کے منہ پر دے مارو۔ کیونکہ یہ شخص دوسروں سے بہت زیادہ حسد کرتا تھا۔ مجھے حکم ہے کہ حسد کرنے والے کے اعمال میں یہاں سے نہ گزرنے دوں۔

پھر فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک بندہ کے اعمال لے کر روانہ ہوا۔ پہلے پانچ دروازوں سے وہ بخیریت گزر گیا اس کے اعمال میں تو ہر قسم کی نیکی پائی جاتی تھی۔ مگر چھٹے دربان فرشتے نے کہا اس کے اعمال واپس لے جاؤ۔ یہ ایسا شخص ہے کہ جو انسانوں پر رحم نہ کرتا تھا۔ چنانچہ یہ لے جاؤ اور اس شخص کے

منہ پر دے مارو کہ تم خداتعالیٰ کے بندوں پر رحم کی بجائے ظلم کرتے تھے۔ پس اب خداتعالیٰ تم پر کیسے رحم کرے۔

(الفضل مورخہ 9 فروری 1966ء۔ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

ایشیاء ٹوڈے نے اپنی اشاعت جون 2012ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان

"Make Life a Journey of Good"۔ "اپنے زندگی کے سفر کو اچھا بنائیں"

خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے مضمون کی ابتداء Mr. J. A. Carney جو ایک ادیب اور شاعر تھا، اس نے 1845ء میں ایک بڑا مشہور جملہ کہا تھا کہ "چھوٹی چھوٹی کنکریاں اور چھوٹے چھوٹے پانی کے قطرات مل کر سمندر اور پہاڑ بن سکتے ہیں" سے کیا۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کی طرف ان آیات 16:129 میں یوں توجہ دلائی ہے کہ خداتعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوں اور جو لوگوں کے ساتھ احسان، نیکی کا سلوک کرتے ہوں۔ اور اس آیت کریمہ میں 2:195 کہ اللہ یقیناً ان کو پسند کرتا ہے جو اچھے کام کرتے ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو نیکی کے کام بجالائیں اور دوسروں سے بھی حسن سلوک، نیکی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہوں۔ انسان کو اپنی زندگی کا اہم مقصد یہی بنانا چاہیئے جو دو باتیں ان آیات میں بیان کی گئی ہیں۔

مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنی زندگیوں میں اختیار کرتے ہیں جن کا مقصد بھی ہی دو باتیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاص طور پر ہر معاشرہ میں غریب، بے کس، یتامیٰ، مساکین، نادار، بیوگان کا خیال رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں احادیث میں بہت سی تعلیمات اور اسوہ حسنہ بیان ہوا ہے۔ آپ نے مذکورہ بالا لوگوں کے علاوہ ہمسایوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس معاشرہ میں لوگ ایک دوسرے کے ہمسایہ میں سالہا سال رہتے ہیں لیکن ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں۔ یہ درست بات نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ہزاروں ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں کہ معمولی سی نیکی سے خداتعالیٰ نے بہت بڑا اجر دیا۔ اور ان کے گناہ

بخشے گئے۔ اس مضمون میں خاکسار نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص پیاسا تھا۔ وہ ایک کنویں میں گیا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا بھی پیاس کی وجہ سے گیلی زمین چاٹ رہا ہے۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی تھی۔ اسی طرح اس کتے کو بھی پیاس لگی ہو گی۔ وہ دوبارہ کنویں میں گیا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کر لایا اور کتے کو دیا۔ اس نیکی سے خدا نے اس کے سارے گناہ بخش دیئے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ ایک بدکار عورت تھی۔ خدا نے اس فعل کی وجہ سے اسے بخش دیا۔

پھر خاکسار نے لکھا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔ اسلام پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنی روزمرہ کی زندگی میں یا لین دین میں جھوٹ بولے، خیانت کرے، دھوکہ بازی کرے۔ اسی طرح غیبت اور چغلخوری سے منع کیا ہے۔ یہ ساری باتیں بڑے گناہ بن جاتے ہیں اور انسان کو خدا کی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہمیں بنی نوع انسان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ ان کی خدمت اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

ہمیں اپنے خیالات اور اعمال میں ایسی یکسانیت پیدا کرنی چاہیئے جس میں دوسروں کے لئے بہتری ہو، بھلائی ہو۔ تا دونوں باتیں پوری ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور مخلوق کی بھلائی۔

Peace Mag Canada نے اپنی اشاعت جولائی 2012ء میں دو تصاویر کے ساتھ جماعت کی خبر اس عنوان کے ساتھ شائع کی۔

Hazrat Mirza Masroor Ahmad makes historical address at Capital Hill.

دو تصاویر بھی ہیں ایک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درمیان میں تشریف ہیں۔ اور ایک طرف امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اور حضور کی دوسری طرف کیتھ ایلیسن مسلم کانگریس مین بیٹھے ہیں۔ ڈیموکریٹک نینسی پلوسی تقریر کر رہی ہیں۔ دوسری تصویر میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے قافلہ کے ارکان اور جماعت احمدیہ امریکہ کے ممبران کے ساتھ کیپٹل ہل سے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ اس مضمون میں کیپٹل ہل میں جو حضور نے تقریر فرمائی تھی اور جو کارروائی ہوئی تھی اسے بیان کیا گیا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ 27جون 2012ء کو حضرت مرزا مسرور احمد واشنگٹن ڈی سی میں کیپٹل ہل میں خوش آمدید کہا گیا جہاں پر انہوں نے ''امن'' کے بارے میں اپنا خطاب کیا۔ اس موقعہ پر 30 کے قریب یونائیٹڈ سٹیٹس کے کانگریس ممبران نے شرکت کی جن میں عزت مآب نینسی پولوسی (Nancy Polosi) جو ڈیموکریٹ پارٹی کی نمائندہ لیڈر ہیں اس موقعہ پر دیگر سیاسی شخصیات، پروفیسرز، مذہبی لیڈران، میڈیا کے لوگ اور حکومتی سطح پر لوکل شخصیات مدعو تھیں۔ مزید برآں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو کیپٹل ہل کا ٹور بھی کرایا گیا۔ اس موقعہ پر ایک ریزولیوشن بھی متعارف کرایا گیا تھا۔ آپ کی آمد کے موقع پر اور آپ کے آنر میں۔ جس میں کہا گیا تھا کہ ہم آپ کی واشنگٹن ڈی سی میں آمد پر شکر گزار ہیں اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو کہ امن کی خاطر اسلامی تعلیمات کو بیان کر رہے ہیں اور جو امن کے ساتھ انصاف اور عدم تشدد کے لئے بھی آواز بلند کر رہے ہیں اور مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کے لئے بھی کوشاں ہیں۔

یہ کارروائی 9:55 صبح کو شروع ہوئی جس میں اظہر حنیف صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور امجد محمود خاں نے تعارفی اور خوش آمدید خطاب پیش کیا۔ سینیٹر رابرٹ کیسی (Robert Casey USPS) نے کہا کہ ''میں آپ کی لیڈر شپ پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امن و انصاف کے لئے آپ کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں''۔

امریکہ میں پہلے مسلمان کانگرس مین کیتھ الیسن (Keith Ellision) نے کہا کہ یہ موقعہ ہمارے لئے، امریکہ کے لئے بہت عزت افزائی کا ہے کہ جناب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا یہاں ہمارے ہاں ایڈریس کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور یہ امریکہ کے لئے بھی ایک بابرکت موقعہ ہے۔ اسی موقعہ پر اور بھی بہت سارے لیڈروں نے مختصراً تقاریر کیں جن میں انہوں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی آمد کو باعث برکت قرار دیا۔

اس موقعہ پر کانگریس نے آپ کی آمد پر جو ریزولیوشن پاس کیا تھا اس کی کاپی حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ ڈیموکریٹ لیڈر نینسی پلوسی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت حسین اور خوبصورت موقعہ ہے جبکہ ڈیموکریٹ اور ری پبلیکن کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کیا گیا ہے۔ اس موقعہ کی وجہ سے وہ فخر محسوس کرتی ہیں۔ نیز حضور کی لیڈر شپ اور آپ کے کارہائے نمایاں کو جن میں امن کی کوشش، مذہبی آزادی، رواداری سب کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے نیشنل امیر ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کرایا کہ آپ کی لیڈر شپ میں دعاؤں کا بہت بڑا حصہ اور دعاؤں کے ذریعہ ہی ہم تمام مشکلات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

حضور نے اپنے خطاب میں قرآنی تعلیمات کو بیان کیا اور فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ امن اور انصاف کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ امن کے حصول کے لئے انصاف قائم کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا میں دن رات بدامنی اور بے چینی بڑھ رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں نہ کہیں ایسا ضرور ہے کہ انصاف سے کام نہیں لیا جارہا۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ تمام انسان برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ تمام انسان خواہ کسی نسل یا قوم یا ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ سب خدا کی نگاہ میں برابر ہیں۔ اگر ہم اس بات کو تسلیم کرلیں تو دنیا میں امن کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا امیر ممالک اور قوموں کو چاہئے کہ وہ ترقی پذیر قوموں کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کا سلوک کریں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس سلوک کے بدلے اپنے مفاد کو مدنظر رکھ کر کریں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 مارچ 2023ء)



بعض اخبارات کے تراشے

Ahmadi Muslims celebrate Khilafat Day

Baitul hameed Mosque - Chino

Every year, near the end of May, Ahmadi Muslims (who believe Mirza Ghulam Ahmad was the Promised Messiah and Imam Mahdi) gather in the more than 200 countries where they reside in order to celebrate the re-birth in the Muslim world of divinely-guided Khilafat or Islamic spiritual leadership. Ahmad claimed under Divine direction to be the long-awaited Messiah and Mahdi, and founded the Ahmadiyya Muslim Community in northern India on March 23rd, 1889.

Following the demise of Mirza Ghulam Ahmad on May 26th, 1908, and in fulfillment of prophecies in the Quran and the sayings of the Holy Prophet Muhammad (pbuh), rightly-guided spiritual leadership – Khilafat – was reinstated on May 28th with the election of Hakeem Nooruddin. Since then, the Ahmadiyya Community has been blessed with an uninterrupted line of Khalifas -- the current one being Mirza Masroor Ahmad, who governs the Community from London and is the 5th Khalifa and successor to the Promised Messiah and Imam Mahdi.



Imam Shamshad with younger graduating class from Tahir Academy

This year, the L.A East and Inland Empire chapters of the Community gathered on Sunday, May 25th at the Baitul Hameed Mosque in Chino to celebrate Khilafat Day with Quran recitation, Urdu poems and speeches on topics related to the Khalifa (Caliph) and the institution of Khilafat (Caliphate). But before the main event began at 11:30 am, there was a graduation ceremony for the children and young teens who successfully completed their Islamic education curriculum for the Winter and Spring semesters. Dr. Hamidur Rahman and Imam Shamshad A. Nasir presided over the awarding of diplomas, congratulating each student as they came forward to receive their educational certificates and diplomas. A group photo of all students and teachers was taken at the end of the ceremony.

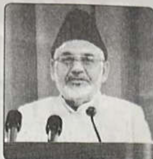
Khilafat Day started with recitation from the Holy Quran by Saeed Saud, with English translation by Zafrullah Nooruddin, a recent convert to Ahmadiyya Islam. This was followed by an Urdu poem (nazm) recited by Waseem Janjua and with the English translation read by Israh Siddique.

L.A. East chapter president Dr. Ahsan M. Khan gave the opening remarks, welcoming everyone to the event. The first speech, by Jazib Ahmad, was titled "Allah makes the Khalifa" and focused on the idea that the selection of the Khalifa of Islam is not done by the mere hand of man, but by the Divine Will of God. The history of the Khilafat in Ahmadiyya bears this out with striking clarity when compared to attempts by other Muslim groups to either destroy the system of Khilafat in Ahmadiyya or set up a khalifa of their own, on their own, without the blessings and support of God.

The next speech, "Blessings of Khilafat in our homes," was delivered by Muizz Momen and covered the importance of making the Khalifa a central part of a family's life, especially inside one's home.

The next speaker was Anwer M. Khan, who spoke on the topic of: "Obedience to system of Khilafat." He explained how this system is a reflection of the Khalifa and is a critical element in keeping Ahmadis and their families connected to the Khalifa and the institution of Khilafat. Another key aspect was regularly watching the Khalifa's Friday sermons and other public addresses broadcast on the Community's 24-hour Islamic satellite & internet TV channel, Muslim Television Ahmadiyya.

The concluding speech was delivered by SW regional missionary and religious leader at the Baitul Hameed Mosque in Chino, Imam Shamshad A. Nasir. The Imam spoke about the necessity of prayer in congregation in the mosque and in private in the late hours of night. Both strengthen one's connection to the Khalifa and the institution of Khilafat – the first through sharing in the unifying strength one receives through praying together in the mosque with one's Muslim brothers and sisters, and the other through the connection one can strengthen through impassioned pleas before God when one is all alone, begging before God in the solitude and privacy in the late hours before dawn.



Imam Shamshad Naser



Anwer Khan



Qari Saeed Saud



Dr Rahman & Imam Shamshad present students with their Tahir Academy Graduation Certificates

In closing, Imam Shamshad said that every Ahmadi needed to assess themselves and their connection to Khilafat. Every Ahmadi should remember the sacrifices made by their fellow Ahmadis in Pakistan and elsewhere in Muslims countries where Ahmadis face terrible hardships and persecution, and where more and more, Ahmadis are being called on to make the high sacrifices of their very lives, and that we all can see how they do this willingly and without a second thought. We all need to be willing and able to do the same.

Ahmadis living in the Western countries are free to practice their faith and preach it and live it without fear of reprisal or even death, and they should never be forgetful of this freedom, which is denied to so many others

Al Akhbar
Published by the AIC
Tel: (626) 852-2722
Email: AlakhbarUSA@yahoo.com
P.O.BOX 1034; Glendora, CA 91740
Al-Akhbar
Al Akhbar Newspaper
Vol. 19 No. 250 June 18, 2014 - P.O.Box 1034; Glendora, CA 91740 - USA - Tel: (626) 852

Page 2

ASIA Today
Uniting all South Asians in the Valley
Monthly Newspaper
• Vol-VII • Issue-6 • Phone : 480-250-2519 • sales@asiatodayaz.com • June 2014

Local Thoughts

Ahmadi Muslims join Nat'l Day of Prayer

By Imam Shamshad A. Nasir

The first Thursday in May is designated as America's National Day of Prayer and all across the country representatives from across the spectrum of religions gathered to offer prayers and spiritual insights into how to foster and maximize the power of prayer in our lives, our communities, our religious congregations and in our world.

This year the National Day of Prayer fell on May 1st, and at 6:00 pm representatives from the Upland Interfaith Council, along with members from local area churches, synagogues and mosques, convened ... the court- ... be- ... the ... and City ... and the ... in ... and ... and ... sity of ... r. The ... began with students from West- ... Christian High School performing a ... al number.

... im Thomas from the local LDS ... mon Church then welcomed all the ... ndees and participants and gave ... ief introduction of the speakers ... other presenters in the order they ... d appear. Rev. James Pike from ... e Lutheran Church in Upland then ... he audience in the Pledge of Al- ... nce.

Mike Ingram from the Church of ... tian Science read a prayer dedi- ... d to First Responders, followed by ... al verses from the Old and New ... ments on the subject of brotherly ...

... fter this, Rehana Mowjood from ... land Empire Islamic Center in ... o Cucamonga read the English ... tion of verse 13 from chapter 49 ... Quran explaining how God made ... into tribes and sub-tribes so ... ay know one another in peace ... ndship and not as adversaries, ... t God recognized no superior- ... e group or person over another ... n matters of righteousness and ... rks.

... bi Zev-Hayyim Feyer delivered ... ual English-Spanish rendition ... e piece that was very affecting ... udience.

... n Shamshad A. Nasir from the Ahmadiyya Muslim Community's Baitul Hameed Mosque in Chino recited the Arabic text of verses 10-11 from chapter 10, Yunus (Jonah), and then read aloud the English translation:

As for those who believe and do good works, their Lord will guide them because of their faith. Rivers shall flow beneath them in the Gardens of Bliss. Their prayer therein shall be "Glory be to Thee, O Allah!" and their greeting therein shall be 'Peace.' And the conclusion of their prayer shall be "All praise be to Allah, the Lord of the worlds."

Imam Shamshad said, "These verses show that humbleness is the key to having peace. God loves humbleness, and it is humility that lays the foundation for peace – within ourselves and within our communities. We mu... all work at being humble in orde... create peace in this life. Then ... experience peace in the next ..."

The Imam continued ... that God made us diffe... another not so that we ... rate and fear each o... come closer tog... also reminded ... pants that "talking the talk" is easy but "walking the walk" is hard. A key to successfully doing that is by working for justice, because without real justice – which affirms people's equality before God – there can never be real peace. So to make this a reality, we must all strive to be just in our personal lives. This will start to create peace by itself.

Imam Shamshad said living in peace goes hand-in-hand with justice, respect, and better understanding of each other. "Everyone know the expression 'you can't just talk the talk -- you ha... days th... know ... im... I-... the interfaith experience of coming together to strengthen bonds of friendship while working to better the world.

A representative of Catholicism spoke about the recent canonization of Pope John 23rd and Pope John Paul II and the impact these Church leaders – the former responsible for Vatican II and initiating interfaith dialog and outreach programs never before seen in Catholicism, and the latter being perhaps the most well-known ... Pope ... 20...

High School cho... by the closin... Chase of U... read a ... the e... an...

INLAND VALLEY DAILY BULLETIN
Saturday, June 21, 2014 $1.00 FACEBOOK.COM/DAILYB...

A10 FAITH
Saturday • Sunday, Jun. 21 - 22, 2014 » MORE AT FACEBOOK.COM/DAILY... AND TWITTER.COM/IVDAILYBULLETIN
dailybulletin.c...

FROM THE PULPIT

Fasting is good for body, soul

By Imam Shamshad A. Nasir
[illegible]

BAITUL HAMEED MOSQU...
11941 Ramona Ave., Chino
909-627-2252
Friday sermon in English at 1:30 p.m.

June 29th will be the first day of the fast in Ramadhan this year for all healthy Muslim men and women. The fast, which starts an hour and 20-minutes before sunrise and ends after sunset, will run for 30 days, concluding with the sighting of the new moon on July 28. The following day, July 29, will be Eid-ul Fitr, the festival commemorating the end of Ramadhan. The Eid prayer and sermon will start at 10 a.m. at the Baitul Hameed Mosque in Chino for any Muslims or non-Muslims who wish to participate.

For many non-Muslims who don't fast (and for many Muslims who do), a few questions may arise: Why does God require fasting? Are we doing it to voluntarily experience hunger so we know what those less fortunate — many billions of people, in fact — suffer on a daily basis? Are there other, spiritual, reasons why we should fast? Regarding fasting, God tells us clearly in the Quran in ch.2, v.184:

"O ye who believe! fasting is prescribed for you, as it was prescribed for those who were before you, so that you may become righteous."

Therefore, the primary purpose of fasting in Ramadhan is to increase and strengthen your righteousness to protect yourself against moral and spiritual dangers. Verses 186-187 of chapter 2 relate how God does not desire any hardship for you but provides the means to complete the required number of days for the fast so that: "... you may exalt God for having guided you and that you may be grateful. And when my servants ask thee [Prophet Muhammad] about me, say: 'I am near. I answer the prayer of the supplicant when he prays to me. So they should hearken to me and believe in me, that they may follow the right way.'"

Those who are exempted from fasting include: travelers, the sick, the elderly who are in bad health, pregnant and nursing mothers, and children. Adults who cannot fast or who miss any days during the fast due to illness are expected to make up their missed fasting days at a later time. If a person cannot fast for health reasons, they are expected to feed a certain number of poor people during Ramadhan. Giving charity, regardless of whether one is fasting or not, is highly encouraged in Ramadhan.

Join us this Ramadhan for all of God's blessings as we strive to increase in righteousness and love of God and his creation. All are welcome to visit the Chino Mosque — to pray to God and seek hfis forgiveness, to learn more about Islam and its teachings, or to just meet Ahmadi Muslims and share a meal together in peace and friendship.

There will also be nightly lectures in English on Islam about an hour before sunset. After we break the fast just after sunset, join us for congregational prayer, followed by a free dinner, then another congregational prayer. After this, the long recitation of the Quran (called Taraveeh) will begin.

WSS NEWS
WESTSIDE STORY NEWSPAPER
Sharing The Quest for Excellence
$1.00 COMPLIMENTARY
SINCE 1987
MAIL@WESTSIDESTORYNEWSPAPER.COM | Thursday, May 26, 2011 - Volume 25 No. 36 | www.WSSNEWS.com

Sierra Leone Independence Day Celebrated at Baitul Hameed Mosque



CHINO, CA – Imam Shamshad Nasir, right, spiritual leader of the Baitul Hameed Mosque in Chino, CA and regional representative of the Ahmadiyya Community, spent eight years stationed as an Ahmadi Muslim missionary in Sierra Leone and Ghana during the 1980's. The Imam is shown here presenting a souvenir copy of "Mosques Around the World" to guests at the May 8, 2011 Sierra Leone Independence Celebration, along with the gift of a Muslim prayer book, with a souvenir copy of "Mosques Around the World," in addition to a gift of the Muslim prayer book. Mr. Abdul Kassim, president of the United Brothers and Sisters of Sierra Leone (UBSSL) is shown seated at the table. The Ahmadi Muslim Community has built hundreds of schools and dozens of hospitals in the West African countries of Ghana, Sierra Leone, Senegal, Ivory Coast, Benin, the Gambia, and Burkina Faso. The celebration brought 50 Ahmadis, Christians, and others together in peace and mutual brotherhood. For more information about the Ahmadiyya Muslim Community, call Imam Shamshad A. Nasir at 909-627-2252 or go online to TheChinoMosque.org or www.alislam.org – full article and photo gallery at wssnews.com. (Photo courtesy S. Nasir©2011) See "Ahmadiyya" Page 4.

Ahmadiyya Mosque Hosts Sierra Leone Independence Day Celebration



HISTORY AND CULTURE – Dr. Leslie Cross, PhD., was the keynote speaker at the 50th Anniversary Celebration of Sierra Leone's independence from British rule. Dr. Cross gave an overview of the economic and historical developments in Sierra Leone from 1961 to the present, and spoke on the positive relationship Ahmadi Muslims had built with the people of that nation. Dr. Cross is an astrophysicist, who worked at NASA and the Jet Propulsion Laboratory (JPL) in the 1970s and '80s on Mars mapping missions, and in the defense industry specializing in radar research.



LEADERSHIP – Mr. Hamidu Hamid, president of a Los Angeles-based Sierra Leone Islamic organization, was one of the speakers at the May 8, 2011 Sierra Leone Independence Day celebration held at the Baitul Hameed Mosque in Chino, CA. Mr. Hamid spoke on the contributions of the Ahmadiyya Community to Sierra Leone and introduced Imam Shamshad, spiritual leader of the mosque and regional representative for Ahmadiyya, to the guests. For the full article, go online to wssnews.com.



CELEBRANTS ENJOY A MEAL – Rahman Abdul Aleem, left, a member of the Baitul Hameed Mosque in Chino, CA, joins with guests from the Southern California Sierra Leone community in a buffet meal of flavorful Pakistani and Sierra Leone dishes at the end of the Independence Day celebration for the 50th anniversary of Sierra Leone's independence as a democratic nation. The May 8 celebration, hosted by the Los Angeles area Ahmadiyya Muslim community led by Imam Shamshir Nasir, also celebrated the culture and spirit of the people of Sierra Leone where all religions are tolerated and the people often marry across religious and ethnic lines. The celebrants also received a special phone call from Sierra Leone's Ambassador to the U.S. Bockari Stevens (Photo courtesy S. Nasir©2011)

امریکہ و کینیڈا سے بیک وقت شائع ہونے والا
ہفت روزہ
پاکستان
PAKISTAN TIMES
Published Weekly From USA and Canada

عدل و انصاف کا فقدان اور یوم آزادی

مسلسل اشاعت کا چوتھا سال
ہفت روزہ
یو کے ٹائم
UK TIME
لندن
E-mail: news@ukt.co.uk Web: www.uktimelondon.com Thursday, August
Ph: 02083553484, Fax: 020 8355 3475, Mob: 07930742143 Vol: 4 Issue

عدل و انصاف کا فقدان اور یوم آزادی

Freedom isn't Freedom without Justice

WEEKLY PAKISTAN EXPRESS

ہفت روزہ

پاکستان ایکسپریس

35.52,73rd street, Jackson Heights, NY 11372 Tel:718-505-2418 Fax: 718-335-2613

Volume 17: Issue 20 Dated December 16, 2011

چیف ایڈیٹر / پبلشر: ظفر قریشی

13 نمبر

اعمال صالحہ

امام سید شمشاد احمد ناصر

دل خوں ہے غم کے مارے کشتی لگا کنارے

دنیاپور ضلع لودھراں میں شر پسند عناصر نے رات کے اندھیرے میں احمدیہ قبرستان میں داخل ہو کر قبروں کی بے حرمتی کر دائی اور قبروں کو نقصان پہنچانے کے علاوہ 7 قبروں کے کتبے بھی توڑ دیے

WSSNEWS
WESTSIDE STORY NEWSPAPER
Sharing The Quest for Excellence
$1.00 COMPLIMENTARY
MAIL@WESTSIDESTORYNEWSPAPER.COM | Thursday, October 27, 2011 - Volume 25 No. 77

Interfaith Prayer Breakfast in Upland Brings Muslims, Jews, Baha'i's, and Christians Together in Prayer and Music



Imam Shamshad Nasir and Raymond Aleem Brown of the Baitul Hameed Mosque in Chino are show here outside the Upland, CA fire station which was the site of this year's Interfaith Prayer Breakfast. Imam Nasir has been actively involved in outreaching to other faiths for mutual understanding and respect, and is the regional representative of the Ahmadiyyah Muslim community in the United States. (Photo courtesy of Imam Nasir)

UPLAND, CA – Last Tuesday, on October 25 men and women of various faiths came together at a local fire station in Upland to hold the 16th Annual Interfaith Prayer Breakfast, sharing a meal, as well as spiritual food was provided by area civic and religious leaders, who offered prayers and insightful comments, beginning with uplifting introductory remarks, an invocation and the blessing of the meal by Rev. Jim Rhoads of First United Methodist Church of Upland, whose wife Marilee made the introductions and acknowledgements.

The theme of this year's prayer breakfast was "Love for All, Hatred for None," the motto of the worldwide Ahmadiyya Muslim Community, represented by Imam Shamshad Nasir and Raymond Aleem Brown of the Baitul Hameed Mosque in Chino. Upland mayor Ray Musser gave a heart-wrenching story about his son and daughter, both battling terminal diseases, and how through faith, prayer and patience they have overcome their ailments and are now living healthy and productive lives.

Cantor Paul Buch from Temple Beth Israel livened up the crowd with a guitar-backed singalong audience participation number. William Lesher, past president of the Parliament of the World's Religions, said the theme was an appropriate motto that the followers of all religions should embrace and strive to embody in their daily lives for the betterment of themselves and the world.

Imam Nasir recited a soul-stirring prayer from the Holy Quran which referred to the early Christians who sought refuge from persecution in the catacombs in Rome, and ended his remarks by reading from the wisdom of the Promised Messiah and founder of the Ahmadiyya Muslims, Mirza Ghulam Ahmad, on the topic of the conditions for the divine acceptance of Prayer, in part, "God does not accept the prayers of those who have cruelty in their hearts."

Attorney Soheila Azizi of the Bahai faith spoke passionately about the Iranian Christian minister facing a death sentence or life in prison for leaving Islam for Christianity. Baha'i's also suffer religious persecution in Iran. Mario Raven of the First United Methodist Church of Upland got busy on the keyboard with some good ol' down-home Baptist revival music and singing that took many a participant back to their Gospel roots, even some who were now Muslim.

Rev. Jan Chase from Unity Church of Pomona then took the podium and recounted the well-known story of the group of blind people where each one was given a different part of an elephant to feel and try to deduce what they perceived the elephant to be. The point being, that all perspectives and evidence need to be weighed collectively to

See "Interfaith..." page 3

Continued from page 2

Interfaith Prayer Breakfast

arrive at the truth of the matter, not just relying on one source of information.

After final remarks by Mrs. Rhoads, Steve Serembe of St. Anthony's Catholic Church provided the closing prayer, and Cantor Buch closed the festivitie with another group sing along that left everyon sated and serene, wi "Love for All, Hatr for None." (Story co tesy Imam Nasir)

Chino Champion

mpion Newspapers | 50 cents

Saturday-Friday, October 24-30, 2009

Classified Advert... www.Champion...

Muslims celebrate rejuvenation of mosque

By Melodie H. Magouirk

A generation rejuvenated are the Ahmadiyyas, says the vice president of the Muslim community.

According to Ahmadiyya belief, the second coming of the Messiah has been fulfilled in the prophet Harzat Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Ahmadiyya movement.

"The character of a Messiah is rejuvenating," said Wassem Syed, vice president of the Ahmadiyya Community at the Baitul Hameed Mosque in Chino. "The progressive nature of this community is a result of our belief in that prophet."

This is what sets the Ahmadis apart from traditional Muslims, according to Mr. Syed.

"They are stuck in old ways," he said.

Ahmadiyya groups live in 193 countries, Mr. Syed said, with the largest movement in Pakistan. Hundreds of thousands of Ahmadis have fled Pakistan to avoid persecution for their beliefs, he said.

Ahmadis are not considered to be Muslim by members of the traditional Muslim faith. Because of a copyright on certain Muslim words, Ahmadiyya mosques are regularly attacked and defaced in order to remove those words from the place of worship.

"They do not want to listen when we talk about what is in the Holy Quran," Mr. Syed said. "That's because they know they are wrong. If they were interested in the truth, they would allow us to speak."

The Quran, Mr. Syed said, teaches love for all, hatred for none. The Ahmadis reject the idea of jihad, or use of the sword to force people into a faith.

Though the Ahmadis practice the main Muslim principles, traditionalists say they cannot call themselves Muslims.



Champion photo by Melodie H. Magouirk

Wassem Syed (left), vice president of the Ahmadiyya Community at the Baitul Hameed Mosque, and Imam Shamshad Nasir

> The Baitul Hameed Mosque will celebrate its reopening with an open house from 4 to 6 p.m. today (Oct. 24) at 11941 Ramona Ave. Guests will be invited to tour the facility and share a meal.

"Who are they to put a name to our religion?" Mr. Syed asked.

The Ahmadiyya community has grown since the Baitul Hameed Mosque was built in Chino in 1989. According to Mr. Syed, who lives in Chino Hills, Muslims lived in the area before the mosque, but it attracted a large number.

The mosque regularly has attendance of 400 to 500 people. During times of festival, as many as 900 people attend.

The mosque encountered opposition when it was in the planning phase, Mr. Syed said. Fred Aguilar, mayor of Chino at that time, was strongly opposed when the community applied for a building permit, he said.

"I believe he said something like, 'over my dead body,'" Mr. Syed said. "But he gave us an opportunity to speak to the council, and said if we could convince them, we could build. And do you know that we convinced them? And Mr. Aguilar is now one of our great friends."

Imam Shamshad Nasir, leader of the mosque, has often said the mosque serves as a beacon of peace in the community.

On Sept. 11, 2001, Mr. Syed said common sense prompted him to close the iron gates at the entrance to the mosque. After a time, he said he noticed a woman standing at the gates.

"She said that since the mosque was built, she had never seen the gates closed, and it made her sad to see them closed that day," Mr. Syed said. "Here, we have the most wonderful neighbors you could have."

Congregations from other faiths are welcome at the mosque, Mr. Nasir said, and pastors of local churches have visited together.

"We can never have peace until we understand each other," Mr. Nasir said.

Referring to their loyalty to the United States, Mr. Syed said, for Muslims, the answer is simple.

"Love of a country is part of faith — it's not a question of what comes first. If you love God, you love all of his creation," he said.

الأخبار المهجرية
AL AKHBAR
Arab-American Publication
006 - P. O. Box 1034, Glendora, CA 91740 - USA - Tel: (626) 852-272
www.AlAkhbar-USA.com
No. 139 (March 29, 2006) Arab-American Newspaper



Ahmadiyya Muslim Delegates Presents Literature to Victorville Police Department

Recently, Ahmadiyya Muslim delegates, Los Angeles East led by Imam Shamshad A. Nasir visited Victorville Police Captain's office. The members were, Mr. Monas Chaudhry, Mr. Ghffar, and Mr. Aleem. Members of the delegation were cordially received by Lt. Cliff Raynolds, Assistant to Police Captain. Imam Shamshad introduced Ahmadiyya Muslim Community and its beliefs to Lt. Raynolds. He explained that the Ahmadiyya Muslim Community is one that is peaceful and obeys the laws of the land and offered any help the community could offer to the police department to spread peace. The Imam then presented Lt. Raynolds with the copy of the Holy Quran with short commentary, Life of Mohammad, The Philosophy of the Teachings of Islam, Understanding Islam, and Jihad and World Peace, Islam's Response to Contemporary Issues. Imam Shamshad expressed the Muslim community's hurt and disappointment at the publication of caricature of the Holy Prophet Muhammad (*Sallalaho Alaehay Wassalam*). Imam Shamshad also expressed dismay at the violent reaction by some muslims.



Imam Shamshad presents the books to Lt. Raynolds

Lt. Raynolds asked a few questions about Islam and expressed his deep gratitude to the delegation for taking time out of their schedules to come visit the Police Department from the Baitul Hameed Mosque at Chino. Lt. Raynolds extended an open invitation to Imam Shamshad to visit the Police Department and introduce and answer questions at the Police Officers briefing.

After that Imam Shamshad presented the same set of books and literature to the library of Victorville.



Mr. Ghaffar, Imam Chaudhry, Lt. Cliff Raynolds, Imam Shamshad, and Mr. Aleem

الإنتشار العربي
Al Enteshar Al Arabi
عربية - سياسية - تصدر مؤقتاً نصف شهرية
تصدر عن الشركة العربية الأمريكية للإعلام والنشر والتوزيع
بالتعاون مع مكتب المراسلات الإعلامية والإعلانية باريس - لندن - بيروت
جريدة الوطن العربي في المهجر
"الإنتشار العربي" ١ أيلول (سبتمبر) ٢٠٠٥
(Page 20)

ليس الوقت وقت السيوف والأسنة

حضرة مرزا غلام أحمد القادياني



حضرة مرزا غلام أحمد القادياني

● وليس هذا الوقت وقت الغزاة وتقلد الرماح والمرهفات، بل أمرني ربي يا معشر هذه الأمة أن تتقلدوا بسلاح التوبة والعفة. فان النّصرة كلها في هذه العدة. وان الأرض ملعونة ممقوتة لكثرة الخطيات، ولترك الله والتمايل على الخزعبيلات. وليس الوقت وقت السيوف والأسنة، بل أوان تزكية النفوس وثني الأعنة. فان الفساد كما دخل قلوب أعداء هذه الملّة، كذلك دخل قلوب المسلمين من غير التفرقة، فلن يغلب الأشرار أشرارا آخرين بغزاة، بل بعفة وتقاة. فلن ينصر الله ملوك الاسلام مع وهنهم وغفلتهم في الدين بل يغضب غضبا شديدا ويؤثر الكافرين على المسلمين، ذلك بأنهم نسوا حدود الله ولا يبالون أمر ربهم وليسوا من المتقين.

(مواهب الرحمان، الخزائن الروحانية، ج١٩ ص٢٨٣ -٢٨٤)

شرح الكلمات الصعبة

المرهفات: المرهف النصل الرقيق. وسيفٌ مرهفٌ أي محددٌ.
والمرهفات أي السيوف الحادة.
الأسنة: جمع سنان وهي نصل الرمح.
الأعنة: جمع عنان. وعنان اللجام هو السير الذي تمسك به الدابة.



Shamshad points to entrance

'The ayatollah is not a pope, and no Moslem is under any obligation to do as he says.'



BILL REINKE/STAFF PHOTOGRAPHER

Syed Shamshad Ahmad Nasir kneels in prayer at mosque

Moslems: U.S. has skewed view of Islam

Western presumptions about religion off base at times, area men say

By Gary Floyd
SPECIAL WRITER

Miami Valley Moslems, like Dr. Mohammed Karim, are worried the uproar over *The Satanic Verses* could create an unfair stereotype of the religion among non-Moslem Americans.

"Many Americans equate Moslems with terrorists," said Karim, a Moslem and professor of electrical engineering at the University of Dayton. "But there is no place for murder and violence in the world of Islam."

"'The very word Islam means peace,'" said Syed Shamshad Ahmad Nasir, the spiritual leader, or Imam, of the more than 100 Dayton area adherents of the Ahmadiyya Islamic movement at the group's mosque on Randolph Street in Dayton.

"I certainly don't want Salman Rushdie's head," he said.

Rushdie is the British citizen of Indian birth whose recent book was labeled blasphemous by Moslems and triggered worldwide demonstrations and rage. Iran's Ayatollah Khomeini called for Rushdie's death.

Karim and Shamshad say that one reason for widespread misunderstanding about Islam is the presumption by Westerners that Islam is a homogeneous religion, and Iran's ayatollah is the religion's chief spokesman.

"But the ayatollah is not a pope," Shamshad said, "and no Moslem is under any obligation to do as he says."

[illegible]d at the Dayton Islamic Center, a [illegible]rted former Baptist church located [illegible] Josie Street in Dayton, spokes[illegible] echoed similar sentiments.

[illegible]ugh none of the Moslems inter[illegible]d expressed sympathy with Kho[illegible] execution order, Islamic courte[illegible] made any of them from criticizing [illegible]tollah, they said.

[illegible]s vary in rules

"[illegible]n has many sects," Shamshad [illegible]t unlike Christianity. The Aya[illegible] Khomeini is of the Shiite sect, [illegible]h of the Mideast is of the Sunni [illegible]

[illegible] sects, for example, require [illegible]o wear traditional dress, in[illegible] veils, Shamshad said, while [illegible] permit dressing in western styles.

Furthermore, followers of Islam contend much of what is reported in the west about Islam concerns the differences in its judicial system, which make judges of clerics and allows for such punishments as the amputation of the hands of thieves.

"But when you go to Moslem countries, you don't see lots of people without hands," Karim said, "and that is because the *Sharia* sets up a procedure of due process."

The *Sharia*, the Moslem judicial code contained in the Islamic holy book, the *Koran*, allows for mitigating circumstances, and allows discretion in sentencing on the part of clerics, Karim said.

Local Moslems also said Islam is not inherently anti-Christian or anti-Semitic.

"Agreed, the history between Jews and Moslems living together has not always been good," said Abraham, a Lebanese Sunni living in Dayton who asked that his real name not be used, "but we don't hate Jews. We distinguish not between Jews and Moslems but good people and bad people. We just ask to be respected and allowed to practice our faith."

"Hate?" Shamshad asked. "Islam preaches love for all and hate for none."

Of those contacted, only Karim admitted to having read any of *The Satanic Verses*. But each had specific objections to Rushdie's novel.

One of the book's central characters is a man named Mahound, which is an Arabic invective toward the prophet Mohammed. They said the novel suggested that Mohammed wrote the *Koran* rather than receiving it from God.

And they were particularly upset that five characters in the novel who were prostitutes all had the names of Mohammed's wives.

"We are taught that the prophet's wives are like mothers to all Moslems," said Abraham, "and nobody likes to have their mother slandered."

But even if Rushdie was intentionally blasphemous, a charge Rushdie denies, the *Koran* allows for his repentance and return to good standing in the Moslem community, Shamshad said.

"First, he should publicly say he is ashamed; he should do what he can to destroy what books there are; and he should go forth and not do it again," Shamshad said.

And if America's Moslems have suffered a public relations black eye, several say it is partially the fault of the Moslems.

"We are a minority," Karim sai[illegible] "and perhaps we have not done enou[illegible] to let other Americans know who [illegible] are and what we believe in."

Perceptions unfavorabl[illegible]

Yet, American public perceptions [illegible] not always favorably inclined tow[illegible] Moslems, some said.

"Too often," Abraham said, "terr[illegible]ists are called 'Moslem terrorists' [illegible] the Mujahadeen, who are conside[illegible] heroes because they are fighting Ru[illegible] in Afghanistan, are almost never [illegible]scribed as being Moslems."

Like many of their Christian con[illegible]poraries, Moslems often expre[illegible] strong evangelical mission.

"I have a dream where the [illegible] world is united under the banner [illegible]lam," Shamshad said. He said tha[illegible] Moslem missionary in the A[illegible] country of Sierra Leone, he conve[illegible] whole village.

"But instead of force, we u[illegible] own example to convince peo[illegible] convert," he said.

"I'm sure that once people in [illegible]ca know who we are and what [illegible]lieve in and the beauty of Isla[illegible] will convert to Islam [illegible] thousands."

Shamshad is spiritual leader of more than 100 Dayton area adherents of Ahmadiyy a Islam

Muslim leader takes Texas post

Imam's sect believes in latter-day messiah

By David E. Kepple
DAYTON DAILY NEWS

Syed Shamshad Ahmad Nasir — Dayton-based Midwest regional missionary for the Ahmadiyya Movement in Islam for the past 4½ years — is swapping positions with his counterpart in Houston, Texas.

Shamshad, as he is known, has served as the *imam* or spiritual leader of Dayton's Ahmadi Muslim community in addition to his missionary duties in the Midwest region. Today is his final day in Dayton.



Shamshad

His successor, Mirza Mahmood Ahmad, will arrive next week, Shamshad said.

Ahmad, like Shamshad, is a native of Pakistan. Prior to assuming his position as Houston-based missionary for the Ahmadiyya Movement's South Region, Ahmad served as a missionary in Pakistan, East Africa and England.

Shamshad has no qualms about making the move to his new post.

"I have dedicated my life for the cause of my faith and religion," he said. "Where our supreme (Ahmadi Muslim) head sends me, I have to go happily, whole-heartedly, because my aim and purpose is to serve the religion and mankind. This is the goal which I want to achieve here and there and everywhere I am sent."

Dayton's Ahmadi community numbers about 100.

The principal difference between the Ahmadi sect and most traditional Muslim groups is the Ahmadis' belief that a messiah who would lead a revival of Islam has appeared in the person of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad — a resident of India who claimed in 1889 to be the promised messiah, and laid the foundation of the Ahmadi movement.

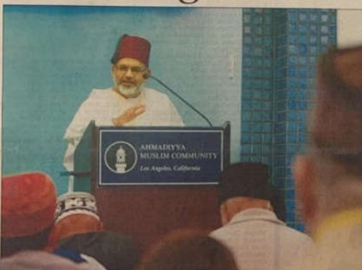
Most orthodox Muslims believe that the Holy Prophet Mohammed was the last prophet, and that no prophet can come after him.

SATURDAY, FEBRUARY 29, 1992 □ 5C

EARLY WEEKEND - SUNDAY, DECEMBER 25, 2011 INLAND VALLEY
Daily Bulletin
$1

WEST COAST CONVENTION

Muslims gather in Chino



Frank Perez Correspondent

Imam Shamshad A. Nasir gives a sermon during the 26th West Coast convention at the Baitul Hameed Mosque in Chino on Friday.

Local mosque is hosting 3-day event

By Monica Rodriguez
Staff Writer

CHINO — Members of the Ahmadiyya Muslim Community from the western United States began gathering Friday at the Baitul Hameed Mosque for the first of three days of religious talks, fellowship and spiritual renewal.

More than 1,000 members of the Ahmadiyya Muslim Community are expected to take part in their 26th annual Convention West Coast USA.

The convention offers members of the Ahmadiyya Muslim faith a chance to attend seminars where they can increase their knowledge and understanding of the faith, pray together, but also take a moment to socialize, said Rashid Syed, public relations secretary for the Chino mosque.

The convention is an event that draws individuals and families alike, Syed said.

"They come as a family and they are here all three days," he said. "We have activities for

MUSLIM A4

MUSLIM
From A1

kids, for the ladies and for the men."

The annual convention also provides those of other religions a chance to attend all or part of the events and begin to develop an understanding of the Ahmadiyya Muslim faith, Syed said.

Ahmadiyya Muslim Community members live by the strongly held principal of "love for all, hatred for none."

They often participate in inter-faith activities in order to give various religious groups, including their own, a chance to get to know and understand each other, he said.

Members of the community said they believe in working toward peace and in working in favor of their fellow human beings.

However, members of the Ahmadiyya Muslim faith are often misunderstood and persecuted because of their beliefs, Syed said.

"We think that 120 years ago the Messiah came," he said.

Ahmadiyya Muslim Community members contend Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, who established the community in India is the Messiah, Syed said.

The community also believes in the various prophets and in Jesus Christ, he said.

Among those attending the three-day convention is Jonathan M.A. Ghaffar and his wife.

The Chino resident said he has been attending the convention or assisting in putting it on for about 14 years.

"The purpose (of the convention) is to refocus ourselves spiritually," he said.

Through the convention some who may have drifted away from the Ahmadiyya Muslim faith can reconnect and become active again, said Ghaffar, who co-host a radio show on understanding Islam.

Attending the convention also provides a chance to meet and spend time with other Ahmadiyya Muslim community members living in other parts of the country, he said.

"It's sort of like a church reunion ... and a church revival," Ghaffar said.

Activities will begin at 10 a.m. today at the Baitul Hameed Mosque, 11941 Ramona Ave., and conclude at 7:30 p.m.

The program includes the reciting of portions of the Quran, poetry readings, as well as talks designed for men and talks for women with focus on raising children, the relationship among couples, the power of prayer and Islam as a way of life.

Activities begin at 10 a.m. Sunday and conclude at mid-day.

VOL. XXXI NO. 9 • CALIFORNIA • January 6, 2006 • North America's Most Honored Weekly Indian Newspaper
• 50 cents • Periodicals Postage paid at San Leandro, CA, and at additional mailing offices.

Religion

Muslim Convention Encourages Interfaith Relationships

By a Staff Reporter

Speakers at a convention in Pomona, Calif., delivered messages of spiritual growth, interfaith relationship building and clarified misinterpretations of Islam to around 1,000 members from the Ahmadiyya Muslim community last month.

Local dignitaries, leaders of different faiths and visitors from across the U.S. attended the three-day event.

In his address, Imam Shamshad of the Baitul Hameed Mosque in Chino, Calif., said, "We are trying our level best to bring people close to each other and get a better understanding of each other. Then we can achieve international peace." Then he added: "Our motto is love for all, hatred for none."

While urging community members to refrain from violent behavior, Shamshad clarified inaccurate interpretations of Islam. "We are a separate community which does not believe in violence and we can safely say to the world at large that we follow and practice the pristine teachings of the Koran."

A presentation on the Ahmadiyya community's Web site, www.Alislam.org, gave participants information about Islam, its teachings and practices. The site also gives visitors access to the Koran in Arabic, Urdu and English.

The event also offered nonprofit organizations, like Humanity First, a platform to inform attendees of the assistance it provided during hurricanes in the U.S., the floods in Guyana and the recent earthquake in Pakistan.

To commemorate the occasion, Chino Mayor Pro Tem Glenn Duncan presented a plaque on behalf of Gary Ovitt, supervisor of San Bernardino's fourth district, to the Ahmadiyya community.

Highlights included Islamic poetry recited by various members, including Asim Ansari, Waseem Ahmad, Riaz Ahmed, Sheikh Abdul Raheem and Haroon Shakoor.



Imam Shamshad of Baitul Hameed Mosque clarifies misinterpretations of Islam at the Ahmadiyya Muslim annual convention in Pomona, Calif.



Audience members listen to a speech during the convention.

INDIA WEST

VOL. XXX NO. 28 • CALIFORNIA • May 13, 2005 • North America's Most Honored Weekly Indian Newspaper
• 50 cents • Periodicals Postage paid at San Leandro, CA, and at additional mailing offices.

Community Briefs

Compiled by Ashfaque Swapan

Young Ahmadis Meet at Chino Mosque

SOME 35 young Ahmadi Muslim boys and girls, who have dedicated their lives towards the service of Islam and Ahmadiyyat, participated in their annual meeting April 10 held at Baitul Hameed Mosque located in Chino, California.

The meeting, chaired by Imam Shamshad Nasir, started with a recitation of the Quran. All of the participants recited selected portions of the Quran; then delivered speeches on a wide range of subjects.

Faraz Ahmad, age 10, reminded everyone of their daily responsibilities as a Muslim. He said, "One could discharge them only if one maintains their contact with the mosque, reads and understand the Holy Quran, and offers their five daily prayers without fail." Ahmad continued, "Honesty is essential. Falsehood is the root all evil."

Rizwan Ahmed, age 15, gave the advice, "[that] they should adopt a simple lifestyle and not get fond of material things. You should be obedient and respectful of the elders, and your heart should always be turned towards the mosque."

Umber Khan, 9, recited Al-Qaseedah, which was written in praise of the Prophet Muhammad.

Nasir reminded the parents who were present that special attention must be given towards a child's need for guidance and training. He emphasized the large role of the mothers in this regard. The Imam further reminded them to make use of the community's worldwide satellite channel, "Muslim Television Ahmadiyya," which is broadcast 24 hours a day.

Interested readers can get more information at at www.alislam.org.



... at the Baitul Hameed Mosque in Chino, Calif.



ادارہ الفضل آن لائن کی دیگر کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ارشادات نور
5. کتابِ تعلیم
6. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور اس حوالے سے مضامین
7. مجددین اسلام۔ تعارف و کارہائے نمایاں
8. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
9. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
10. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد اول
11. حیات نور الدینؓ

12. دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے
13. قرآنی انبیاء
14. معلمین وقف جدید کے لئے مشعل راہ
15. جامع المناھج والاسالیب
16. مقام و عظمت خلافت
17. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد دوم
18. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب
19. مسز ناصر کی کہانی، مسز ناصر کی زبانی
20. واقعہ افک
21. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد سوم
22. قرآنی سورتوں کا تعارف
23. سیدنا حضرت امیر المؤمنین کا دورہ امریکہ 2022ء
24. ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
25. سیدنا حضرت مصلح موعودؓ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)
26. جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں مساجد
27. احمدیت کے چمکتے ستارے۔ شہدائے برکینا فاسو
28. لجنہ اماء اللہ کے سو سال
29. دلچسپ و مفید واقعات و حکایات
30. اپنے جائزے لیں
31. دعاؤں کا تحفہ قرآنی دعائیں
32. اداریے بابت رمضان المبارک

33. خلافت۔ اہمیت، فضلیت و برکات
34. ممکنہ تیسری عالمی جنگ
35. سیدنا حضرت مسیح موعودؑ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)
36. ایک سبق آموز بات
37. حاصل مطالعہ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)
38. فقہی مسائل (الفضل آن لائن کے اوراق سے)
39. آؤ! اردو سیکھیں
40. دعاؤں کا تحفہ مناجات رسولؐ
41. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد چہارم
42. بنیادی مسائل کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
43. بچوں کی تقاریر
44. آداب معاشرت
45. تلخیص احکام خداوندی
46. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)
47. اے چھاؤں چھاؤں شخص (عابد خان صاحب کی ڈائری)
48. تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
49. آج کی دعا (زیر تکمیل)
50. پھول ہمارے آنگن کے (ادارہ الفضل آن لائن کی تمام مطبوعات کا تعارف) (زیر تکمیل)

